الحمد للہ الذی خسانہ توفیقہ کر جلد ثانی کتاب مستطاب درر بہیہ المعروف بہ زبان مولوی حیدر آزاد
خلف مولوی سمیع آزاد صاحب مرحوم مستے

روض النبی

من

ترجمہ الجنۃ

المعنی

تذکرۃ الانبیاء

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب شہر لاہور بازار کشمیری زید توفیقہ اللہ تعالیٰ کا لاجاہ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ
بمحمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ در مطبع ضیاء تقی واقع لاہور مطبوع گردید

فہرست جلد ثانی ابواب نصف الربع من ترجمۃ المجتبیٰ المعروف بسنن النسائی

صفحہ	مطالب
۱	کتاب الجہاد
〃	جہاد فرض ہے
۵	جہاد کو چھوڑنے کی سختی اور شدت کا بیان
۶	باب بیان میں اسبات کے کہ جہاد کرنیوالا اور گھر بیٹھ رہنے والا برابر نہیں ہوسکتے
۸	باب بیان میں اوسکو جو جہاد کرے اللہ کی راہ میں جان اور مال سے
〃	اللہ کی راہ میں پیادہ جانیوالے کا بیان
۱۰	جس کے قدموں پر گرد پڑی ہو اللہ کی راہ میں اسکے ثواب کا بیان
〃	جو آنکھ جاگی ہو اللہ کی راہ میں اسکے ثواب کا بیان
۱۱	اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہنسکر رونے کا بیان
〃	اللہ تعالیٰ کی راہ میں ختم کرنیوالے کے ثواب کا بیان
〃	باب بیان میں اسبات کے کہ جہاد کرنیوالا اور حج کرنیوالا برابر نہیں
〃	باب بیان میں اسبات کی کہ سب گناہ کا نہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے
۱۲	باب بیان میں ان غازیوں کے حسکو جہاد میں لوٹ کا مال نہ ملا ہو
۱۳	اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالوں کے ثواب کا بیان
۱۴	یہ باب بیان میں اسبات کی ہے کہ کونسا عمل ہے جو جہاد کے برابر ہو
۱۵	جو شخص اسلام لاوے اور ہجرت اور جہاد کرے اوس کے ثواب کا بیان
۱۷	باب ہے بیان اوس شخص کے جو جہاد کرے اللہ کی راہ میں
〃	بیان اوس مجاہد کا جو لڑے اللہ کا نام بلند کرنے کے لیے

صفحہ	مطالب
〃	بیان اوس آدمی کا جو لڑے بہادری دکھانے کے لیے
۱۹	بیان اوس آدمی کا جس نے جہاد کیا اللہ کی آخر
〃	میں اور غرض نہ رکھے جہاد کرنے میں مگر ایک چیز سے
〃	بیان اوس غازی کا جو مزدوری اور نام آوری کے واسطے جہاد کرے
〃	جو شخص تر ہو اللہ کی راہ میں اوسکی کرامت کا بیان
۲۰	اللہ تعالیٰ کے راہ کی تیر اندازی کا بیان
۲۱	اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہونیکا بیان
۲۲	جب دشمن لڑائی میں زخم لادے تو کیا کہنا چاہیے
۲۳	بیان اوس شخص کا جسکو لوگ اوسکی تلوار لائق سمجھ کر اوسکے حوالہ کریں
۲۴	اس باب میں بیان ہے اللہ کی راہ میں ہاری جانیکی آرزو کرنیکا۔
۲۵	اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہاری جانیکا بیان
〃	بیان اوس شخص کا جو لڑی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اسپر قرض ہو۔
۲۷	کس چیز کی آرزو کریگا اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والا
〃	بہشت میں کیا آرزو ہوگی اسکا بیان ہے
〃	اس بات کا بیان کہ شہید کو کسقدر دفن ہونے سے پہلے نہلانا ہے
۲۸	شہادت پانیکا بیان۔

صفحہ	مطالب
۲۹	شہید اور اسکے جو شخص قاتل ہو اوسکو جنتے ہونے کا بیان
۲۹	خوبی اور بزرگی ہجرت دینی کے
۳۰	دربارہ جہاد کرنیکے فضیلت کا بیان
۳۲	شرک اور جنگ کے جہاد کا بیان
۳۴	ناتوان آدمی سے مدد چاہنا
〃	غازی کو جہاد کے لیے روانہ کرنیوالے کی بزرگی کا بیان
۳۶	اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی بزرگی اور خوبی کا بیان
۳۷	فضیلت صدقے اور خیرات کی خدا تعالیٰ کی راہ میں۔
۳۸	مجاہدین کی عورتوں کی عزت
〃	غازی کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرنے والی کا بیان
۴۰	کتاب النکاح
۴۲	جو باتیں اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کے لیے مقرر کیں اور اور لوگوں کے لیے درست نہیں کی اپنے رسول کا مرتبہ بڑا ہونیکا بیان
۴۳	نکاح پر رغبت دلانی کا بیان
۴۴	باب مجرد رہنے سے منع کرنے کی بیان میں
۴۶	باب ہے اس بات کی بیان میں جو کوئی نکاح کرے گناہ سے بچنے کے لیے اسکا اللہ تعالیٰ مدد گار ہے

صفحہ	مطالب
۴۶	کنواری عورت کے نکاح مین لانیکی تاکید
″	عورت کا نکاح کرنا اوسکے ہم عمر سے چاہیے
۴۷	بیان نکاح کرنے مولی کا آزاد کرنیوالے سے
۴۹	حسب کا بیان
″	عورت مین کیا بات دیکھکر نکاح کیا جاوے
۵۰	بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے
″	کنچنے کا نکاح مین لانا کیسا ہے
۵۱	مکروہ سے نکاح کرنا نا کارہ عورت تو رہے
″	سب عورتون سے اچھی کونسی عورت ہے
۵۲	نیک عورت کا ملنا کیا خوبی کہنا ہے
″	جس عورت مین غیرت بہت ہو
″	نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان
″	عید کے مہینے مین نکاح کرنیکا بیان
۵۳	نکاح کیواسطے پیام کرنے کا بیان
۵۴	پیام پر پیام بھیجنے کی منع ہونیکا بیان
″	نکاح کا پیغام دینا چاہیے اجازت سے اول
	پیغام کرنیوالے کے باسکو چھوڑدینے کی تاکید
۵۵	باپ ہو اسبات کی بابت جب پوچھے کوئی
	عورت کو پیغام بھیجنے والی کا حال تو بیان
	کردینا چاہیے جو کچھ کہ معلوم ہو
۵۶	جب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے امکی بابت
	کا حال جسے نکاح کرنا منظور ہو تو کہدیوے
	وہ شخص جسقدر بافت کیا جاتا ہے
	جو کچھ جانتا ہو
۵۷	باب اس بات کے بیان مین پیش کرنی

صفحہ	مطالب
۵۸	لڑکے والا لڑکی کو آخر دے
۵۸	باب ہی اس بات مین حق رکھتا ہے جس شخص سے چاہے
	ہو اس آدمی سے خود نکاح کرنیکی درخواست
	کرسکتی ہے
″	جسکا نام لوگ کسیکیساتھ لکھا ہوا نہ پڑھے
″	اور استخارہ کرے اپنے رب سے
۵۹	استخارہ کیسی کرتے ہین
۶۰	بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتھ کرا سکتا ہے
″	کوئی آدمی جھوٹے لڑکیکا نکاح کرنا چاہے
	تو درست ہے
۶۱	کوئی شخص اپنے بڑے لڑکے کا نکاح کرا چکے
	تو درست ہے
۶۲	کنواری عورت سے اسکا نکاح کرنیکے لیے
	اجازت لینی چاہیے
″	باپ کو چاہیے پوچھ لینا کنواری لڑکے
	سے اوسکو نکاح کرنے کے لیے
″	اگر غیب کا نکاح کرنا چاہے تو اسکا حکم لیکر
۶۳	کنواری عورت کی اذن کا بیان
″	اگر عورت ثیب ہو اور اسکا باپ نکاح
	کردی اسکو نارضامندی کے ساتھ تو کیا حکم ہے
″	اگر کنواری عورت کا نکاح کرین اور وہ
	ناراض ہو تو کیا حکم ہے
۶۴	احرام کی حالت مین نکاح کرنا جایز نہیں
″	محرم کو نکاح کرنیکی ممانعت کا بیان
″	کون کلام مستحب ہے نکاح کیوقت

صفحہ	مطالب
۶۵	خطبہ کے مکروہ ہونیکا بیان
۶۶	باب ہی اس بات کے بیان مین جسکا نکاح بندے جاوے
″	نکاح کی شرطون کا بیان
۶۷	بیان اس نکاح کے جس سے حلال ہو جاتی
	ہے تین طلاق دی ہوئی عورت
″	بیان حرام ہونے جیسکا جورو کی بہن سے
″	ماں اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے
″	دو بہنون کا ہونا ایک مرد کے نکاح مین حرام ہے
۶۹	جمع کرنا پھوپھی اور بھتیجی کا کیسا ہے
۷۰	بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے
″	دودھ کی باعث سے کون کون ناطے حرام
	ہو جاتے ہین
۷۱	دودھ بھائی بیٹے کے حرام ہونے کا بیان
″	کسقدر دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے
۷۴	بڑی عمر مین دودھ پینے کا بیان
۷۶	دودھ پلانیوالی عورت ہے جماع کرنا
۷۷	نہ داخل کرنا لطفے کا رحم مین آب
۷۸	باپ کی شکوحہ سے نکاح کرنیوالے کا کیا حکم ہے
″	بیان آیات والمحصنات من النساء الخ
۷۹	بیٹے یا بھتیجے کے نکاح کی ممانعت کا بیان
″	شغار کا بیان
″	قرآن کو سوتین کہہ لینے پر نکاح کرنیکا بیان
۸۰	نکاح کرنا اس شخص پر کہ مسلمان ہو جاوے مرد
۸۱	آزاد کرنیکو مہر ٹھہرا کر نکاح کرلینے کا بیان
″	آزاد کرنا لونڈی کو اور پھر نکاح کرلینا اسکا

صفحہ	مطالب
	کہیا ہی اور کتنا اجر رکھتا ہے
〃	مہرون مین انصاف اور عدل کرنیکا بیان
۸۴	سوتی کے ایک لونڈی پر نکاح کرنا
۸۵	بغیر مہر کے نکاح کرنیکی اجازت اور جواز کا بیان
۸۷	بیان اس عورت کا جس نے شوہر کو بخش کر دیا اپنے تئین کسے مرد کو بغیر مہر کے
۸۸	حلال کر دینا فرج کسی کے لیے
۸۹	متعہ کی حرام ہونیکا بیان
۹۰	شہرت نکاح کی آواز سے اور دف بجانیکا بیان
〃	جس آدمی کا نکاح ہو گیا ہو اُسکو کیا دعا دینی چاہیے
〃	جو شخص حاضر نہوا نکاح کیوقت اُسکو دعا دینے کا بیان۔
۹۱	شادی مین زرد چیز لگانیکی رخصت
〃	خلوت کی بخشش دینے کا بیان
〃	عید کے مہینے مین دلہن کو نوشہ کے پاس بھیجنے کا بیان
〃	نو برس کے لڑکے کو خاوند کے گھر بھیجنی کا بیان
۹۲	مسافر مین دلہن کے پاس جانیکا بیان
۹۴	کھیلنا اور گانا کیا ہی شادی مین
〃	اپنی بیٹے کو جہیز دینے کا بیان
〃	فرش اور بچھونا رکھنے کا بیان
〃	حاشیہ اور جاجیرین رکھنے کا بیان

صفحہ	مطالب
〃	نوشہ کو ہدیہ اور تحفہ دینا
۹۶	کتاب عورتون کے ساتھ گذارا کرنیکا بیان
〃	ایک عورت سے زیادہ محبت کرنا
〃	ایکعورت کو دوسرون سے زیادہ چاہنا
۱۰۱	رتنک اور جلن کا بیان
۱۰۵	کتاب طلاق کے بیان مین
〃	باب بیانمین طلاق دینے کے موافق اور علت
	کے جس عدت مین عورتون کو طلاق دینے کا حکم کیا اللہ نے
۱۰۷	باب بیان مین طلاق سنت کے
〃	اگر حیض کیوقت ایک طلاق دیا کسی آدمی نے اُس شخص کے لیے کیا حکم ہے
۱۰۸	غیر عدت مین طلاق دینے کا کیا حکم ہے
〃	اگر کوئی شخص طلاق دیوے خلاف عدت کے تو کیا حکم ہے اور آیا طلاق شمار کیا جاویگا یا نہین۔
۱۰۹	تین طلاق اکٹھا دینے پر سختی اور غصہ کرنے کا بیان۔
〃	تین طلاق اکیبار دینے کی رخصت کے بیان مین
۱۱۱	تین طلاق متفرق دینے کا بیان
〃	کوئی شخص طلاق دی عورت کو جو اجازت کرنیسے پہلے
۱۱۲	طلاق قطعی کا بیان
〃	امر بیدک کی تحقیق اور اختلاف کے بیان مین
۱۱۳	باب بیان مین حلال ہونے مطلقہ کے

صفحہ	مطالب
	جسکو تین طلاق دیدگئی ہون اور نکاح
	مین اسنے نکاح کو جو حلال اور جائز کرنیوالا ہے
۱۱۵	تین طلاق دی گئی عورت کو حلالہ کرنیکا بیان
〃	باب بیانمین اسبات کے کہ مرد عورت کا ضمنہ
	دیکھتے ہی طلاق دے
۱۱۶	طلاق کہلا بھیجنا کسی آدمی زبانی اپنے جورو کو
〃	بیان آیت یا ایہا النبی لم تحرم الخ
۱۱۷	تاویل اور بیان اسی آیت کا دوسرے طریقہ پر
۱۱۸	باب بیانمین یون کہنے کے اپنے جورو کو
	جا تو اپنے گھر والون کے ساتھ ہ
۱۲۰	معقل بن عبید اللہ نے خلاف کیا ہی اور لوگون کا
〃	اور سمرہ نے معقل کا بھی خلاف کیا ہی
〃	غلام کے طلاق دینے کا بیان
۱۲۱	اور اس روایت مین خلاف کیا ہی سمرہ نے
〃	ترکیکا طلاق دینا کس مین معتبر ہوتا ہے
۱۲۲	یعنے شخص ایسے مین انکا طلاق دینا معتبر ہین
〃	کوئی شخص اپنی جی مین طلاق دیوے اسکا بیان
۲۳	طلاق دینا اور اس اشارے سے جو سمجھ مین آسکتا ہو
〃	باب بیان مین کلام کے جب ارادہ کیا جاوے مینے
	اسکلام کے پائی جاتی ہر اسکلام مین
۱۲۴	باب بیان اسبات کی کہ اگر کوئی ایک لفظ
	صاف بولی اور اس سے وہ مطلب مراد لیوی
	جو اسکے سوا سمجھ نہین نکلتا تو وہ لغو ہوگا
〃	خیار کی مدت معین کرنے کے بیان مین

صفحہ	مطالب
۱۲۶	باب بیامتین ان عورتون کے جنکو خریدا دیا گیا اور انہون نے اختیار کیا اپنے خاوند کو یا نکو
〃	جب خاوند اور جورو دونون غلام لونڈی ہون پہر آزاد ہو جاوین تو اختیار ہوگا
〃	لونڈی کو اختیار دینے کا بیان
۱۲۷	باب بیان مین با اختیار دینے اس لونڈی کے جو آدھی آزاد کی گئی ہو اور خاوند اسکا حر
۱۲۸	باب ہجو بیان مین اس مسئلہ کے کہ اختیار ہو اس لونڈی کو جسکا خصم غلام ہے آزاد ہونیکے بعد
۱۳۱	باب ایلا کے بیان مین
۱۳۲	باب ظہار کے بیان مین
۱۳۴	باب خلع کے بیان مین
۱۳۵	لعان کے شروع کا بیان
۱۳۶	لعان کرنا حمل ہونیکے وقت مین
〃	باب بیان مین لعان کے جسمین نام لیکر چہنالہ ثابت کرے مرد اپنی عورت کے لیے
۱۳۷	لعان کسطرح کرتی ہین
۱۳۹	امام کے الہام مین کہنے کا بیان
۱۴۰	باب حکم کرنیکا اس بات کے لیے کہ رکہا جاوے ہاتہہ سے پر لعان کرنیوالی کی بانچہون بار
۱۴۱	باب بیان مین اس بات کے مرد اور عورت کو امام نصیحت کرے لعان کرنیکے وقت
۱۴۲	لعان کرنیوالون کے درمیان تفریق ادا جاوے
〃	تعقیب لعان کرنیوالون سے

صفحہ	مطالب
	بعد لعان کرنیکے
۱۴۳	لعان کرنے والونکا ملاپ
〃	نفی اور انکار کرنا لڑکے کا سبب لعان کے
〃	اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی طرف سے یا کا اپنے لڑکے کی پیرایہ مین
۱۴۵	اولاد سے انکار کرنیوالی پر تغلیظ اور سخت کرنیکا باب
〃	ملاوے بچہ کو خاوند کے ساتہہ اگر انکار نکرے اس بچہ کا خاوند اس عورت کا
۱۴۶	لونڈی کے فراش ہونیکے بیان مین
۱۴۷	بیان قرعہ ڈالنے کا جب تنازع کرین لوگ کسی بچے مین
۱۴۸	مخالف ہوا انکے ابن کہیل
〃	قیافہ جاننے والون کا بیان
۱۴۹	جنسم اور جورو دونون مین سے کرے مسلمان ہو جاوے اور لڑکے کو اختیار دینا اسکا بھی بیان ہے
۱۵۰	خلع کرنیوالی عورت کی عدت کا بیان
〃	مطلقہ عورتون کے عدت کی جو آیت اسمین سے کون کون سی عورتین مستثنی ہین
۱۵۲	جسعورت کا خصم مر گیا ہو یہہ باب اسکی عدت کے بیان مین ہے۔
۱۵۳	یہ باب بیان مین ہے اس حاملہ عورت کی جسکا خصم مر گیا ہو۔
۱۶۱	اگر کسی عورت کا خاوند اسکے تئاہم ستبہ ہونے

صفحہ	مطالب
	سی بھی مر جاوے تو اسکی عدت کیا ہے
〃	باب سوگ کرنے کے بیان مین
۱۶۲	جس کتابیہ کا خاوند مر جاوے اوسپر سوگ کا حکم ساقط ہے
〃	جسعورت کا خاوند مر جاوے اسعورت کو عدت گذرنی تک اپنے گہر مین رہنا چاہیے
۱۶۳	باب علت گذرانی کی رخصت کے بیان مین
	اوسعورت کے لیے جسکا خاوند مر گیا ہو جہان چاہے وہان اپنی عدت گذاری
〃	جسعورت کا خاوند مر جاوے اسکی عدت اوسی دن سے ہے جسدن سے اسکو خبر آوے
۱۶۴	ترک کرنا زینت اسطے سوگ کے مسلمان عورت کے لیے ہے نہ ذمیہ اور نصرانیہ کے لیے
۱۶۵	سوگ کرنیوالی عورت کو رنگین کپڑے سے پہنے کرنے کا بیان
۱۶۶	باب سوگ والی کے خضاب کرنیکے بیان مین
〃	اسباب مین بیان ہے اسباب کا کہ سوگ والی کے لیے رخصت ہے سر دہونیکے بیر تیون سے
〃	سوگ کرنیوالی کو سرمہ لگانیکی ممانعت کا بیان
۱۶۷	قسط اور اظفار کے استعمال کرنیکا بیان سوگ والی کے لیے
۱۶۸	باب ہجو بیان مین ہے اس بات کا کہ جسعورت کا خاوند مر جاتا تہا اسکو خرچ دلایا جاتا تہا سال بہر کا پہر وہ منسوخ ہو گیا بسبب میراث کی
〃	رخصت دی گئی ہے تین طلاق والیکو عدت

صفحہ	مطالب
	کے دونوں میں اپنی گھر ہی دوسرے جگہ جانیکے
۱۷۱	ذکر باہر نکلنا اور سفر کا جسکا خاوند گیا
״	باندی کے نفقہ کا بیان ہے
۱۷۳	تین طلاق کے بعد رجوع کرنیکی منسوخ ہونے کا بیان ہے
۱۷۴	باب رجوع کرنیکی بیان میں عورت کیطرف
۱۷۵	کتاب گھوڑوں کے بیان میں
۱۷۷	گھوڑوں کے خرق اور محبت کے بیان میں
״	کون سے رنگ کا گھوڑا بہتر ہے
۱۷۸	گھوڑوں میں سے نر کال گھوڑی کا رکھنا کیسا ہی۔
״	گھوڑوں کے شوم اور نحس ہونیکا بیان
״	گھوڑے کی برکت کا بیان ہے
״	گھوڑوں کے پیشانی کو گوند ہنی کا بیان
۱۷۹	ادب دادن آدمی اپنے گھوڑے کو سانکا بیان
״	گھوڑی کے دعا کا بیان
۱۸۰	گھوڑیوں کو گدھوں سے جفتی کرانا ریاست ہے
״	گھوڑوں کو دانہ اور گھاس دینے کی خوبی
۱۸۱	جس گھوڑے کو اضحا نہیں کیا گیا اوس کو دوڑنے کی انتہا کا بیان
״	اختیار کرنیکی عادت ڈالنا گھوڑوں کو
״	گھوڑ دوڑ کے بیان میں
۱۸۲	حلب کا بیان
״	جنب کے بیان

صفحہ	مطالب
۱۸۲	گھوڑوں کا ڈھراحصہ ہے
״	کتاب بیان میں وقف کرنے کے
	اپنی مال کو اللہ کی راہ میں
۱۸۳	وقف کس طرح پر کرنا چاہیے
۱۸۵	جو جائداد مشترک اور تقسیم نہیں ہوئی ہو اوسکا وقف کا بیان
״	باب مسجد کیلئے وقف کرنیکی بیان میں
۱۹۳	کتاب وصیتوں کی بیان میں اور اس بات کی بیان میں کہ دیر کرنا وصیت میں مکروہ ہے
۱۹۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کیلئے وصیت کے نہیں چھوڑا
۱۹۸	تہائی مال کی وصیت کرنیکی بیان میں
۲۰۲	اور جابر کی خبر نقل کرنیوالوں نے
	جو اس جملہ کے لفظوں میں اختلاف کیا
۲۰۴	وارث کیلئے وصیت کرنا باطل ہے
۲۰۵	جب وصیت کرے کوئی اپنی ماں والد کیلئے
۲۰۶	اگر کوئی شخص یکایک جاوی اسکو دارنگی اسکیطرف سے صدقہ کرنا چاہیے
۲۰۷	بزرگی صدقہ کرنیکی میت کیطرف سے
۲۰۹	ذکر اختلاف کا جو واقع ہوا ہے سفیان سے
۲۱۰	یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت کے بیان میں۔
۲۱۱	کیا وصی کو نہیں کچھ پہونچ سکتا ہے کہ کرے
۲۱۲	یتیم کا مال کہاں پر خرچ کرنا چاہیے
۲۱۳	آخر وصیت کا

صفحہ	مطالب
۲۱۳	کتاب عطیہ اور بخشش کے بیان میں
۲۱۸	کتاب ہبہ کے بیان میں
״	مشاع ہبہ کا بیان
۲۲۰	باپ بیٹے کو دے کر پھیر لیوے تو کیسا ہے
۲۲۱	عبداللہ بن عباس کے روایت پر راویوں کا اختلاف
״	ذکر اوس اختلاف کا جو راویوں نے طاؤس کے روایت میں کیا ہے
۲۲۳	کتاب رقبی کے بیان میں
״	احدیث میں جو اہل الرقبی پر اختلاف ہے
۲۲۴	باب عمرے کرتے کے بیان میں
۲۲۵	جابر سے جو خبر اور حدیث الخ
۲۲۸	ذکر اس اختلاف کا جو زہری پر بیان کیا ہے
۲۳۱	عورت اپنی خاوند کے بیٹے پر چھپکے کچھ دیوی اسکا بیان
۲۳۲	تمام ہوئے کتاب حبس اور عمری کے بیان میں
״	کتاب قسموں اور نذروں کی بیان میں
״	مصرف القلوب کے لفظ کی قسم کھانیکا بیان
״	اللہ تعالیٰ کی عزت اور قسم کھانیکا بیان
۲۳۴	اسکے نام کے سوا کسی قسم کھانا ناپسند کرنے کا بیان
״	باپوں کی قسم کھانیکا بیان
״	ماؤں کے قسم کھانی کا بیان
۲۳۵	اسلام کے سوا اور کسی ملت کا قسم کھانی کی بیان

صفحہ	مطالب
۲۴۵	قسم کھانا اسلام سے پیشتر اور ہر قسم کی
۲۳۶	کیسے کو قسم کھانیکا بیان
〃	بتوں یعنی جو اللہ کے سوا معبود ہیں کے قسم کھانیکا بیان
〃	لات کی قسم کھانیکا بیان
〃	لات اور عزیٰ کے قسم کھانیکا بیان
۲۳۷	قسم کے پورا کرنے کا بیان
۲۳۸	کسینے قسم کھائی کسی چیز کی کرنے پر یا نہ کرنے پر پھر بعد قسم کے اسی کو خوب اور بہتر پایا تو کیا کرے
〃	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان
۲۳۹	قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینے کا بیان
۲۴۰	جس چیز کا آدمی مالک نہیں اسکی قسم کھانے کے بیان میں
〃	جو کوئی قسم کھائی کہ بعد انشاء اللہ کہیگا اسکا بیان
۲۴۱	قسم میں نیت کرنیکا اعتبار ہے
〃	حرام کرلینا اپنی اوپر اپنے چیز کو جسکو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے
۲۴۲	اگر کسینے قسم کھائی کہ میں فلان کے ساتھ بات نہ کرونگا اور کہا ہمیشہ کے لئے یا مہینہ تو کیا حکم ہے
۲۴۳	جو شخص دل سے قسم نہ کھاوے بلکہ زبان سے کہدے تو اسکا کیا کفارہ ہے
〃	بیہودہ اور جھوٹی قسم کا کیا وقت اگر زبان سے نکلے تو کیا کفارہ ہے
۲۴۴	نذر اور منت ماننے کی ممانعت کا بیان

صفحہ	مطالب
〃	نذر ناگوار چیز کی نہ ماننی چاہیئے اور نہ پوری کرنی
۲۴۵	نذر اس لیئے ہے کہ جو چیز کہ بخیل کرایا جاوے اس سے
〃	بخیل کا مال
〃	کسی عبادت کے لیئے نذر ماننے کا بیان
〃	گناہ کے کام میں نذر کرنیکا بیان
〃	نذر کو پورا کرنے کا بیان۔
۲۴۶	بیان اور نذر کا جسمیں اللہ تعالیٰ کے رضامندی کا ارادہ نہ کیا جاوے
〃	نذر کرنا واپس لینے کا جو اپنی ملک اور قبضہ میں نہ ہو
۲۴۷	جو کوئی نذر کرے کہ میں بیت اللہ کو پیادہ چلکر جاؤنگا تو اسکے لیے کیا حکم ہے
〃	اگر قسم کھاوے کوئی عورت ننگے پاؤں اور ننگے سر چلکر جانے کے کہ حج کرنے کے لیئے الخ
۲۴۸	بیان میں اس آدمی کا کہ نذر مانی اور اسنے روزہ کہنے کی پھر وہ مرگیا۔
〃	بیان اس شخص کا جو مرجاوے اور اسکو ذمہ پر نذر ہو
〃	بیان اس شخص کا جس نے نذر مانی تھی اور پہلے پورا کرنے نذر کے مسلمان ہوگیا
۲۴۹	اگر ہدیہ کری کوئی اپنے مال کو نذر کے طور پر تو کیا حکم ہے
۲۵۰	مال کو نذر کرنے سے نہیں ہوتا داخل ملک میں جانی چیز یا نہیں
۲۵۱	انشاء اللہ کہنے کا بیان

صفحہ	مطالب
۲۵۲	اگر کوئی آدمی قسم کھاوے اور دوسرا آدمی اسکو دعا انشاء اللہ کہے الخ
〃	نذر کے کفارہ کا بیان
۲۵۳	بحیرہ کے تفسیر کی بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے
۲۵۴	مصنف کو خلاف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ہے
〃	کیا چیز واجب ہوتی ہے اس آدمی پر جسنے نذر مانی ہو ایک کام کرنیکی پھر اوس سے عاجز ہوجاوے
۲۵۵	کتاب شرطوں کے بیان اور اسمیں بیان ہر قسم کی شرط پر وفا کرنے کا
۲۶۱	موقوف کی سطر کی عبد الملک بن عبد العزیز نے
〃	اور زید بن نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے مخابرہ کے منع ہونے کی روایت کی ہے
۲۷۳	امام شافعی نے کہا نہ روایت کا معاملہ کہنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہو اور جو کچھ زمین والی کا پیداوار زمین سے چوتھائی حصہ ہے
۲۷۵	بیان ان مختلف عمل برتوں کا جو مزارعت کو جائز نہیں منقول ہیں
۲۷۷	خالی زمین کو کرائے پر دینا کچھ پیدا نہیں ہوتا بلا پانی کے بیچنے اور مضاربت کو کیا تعلق
۲۷۸	قیمتی زمین میں شرکت نہ ہو تو اسکا کام نہیں کیونکر لکھا جاوے
۲۷۹	شرکت مفاوضہ جائز اور میں نہیں ہو تو اسکی کتاب کیونکر لکھی جاوے
۲۸۰	شرکت الابدان کے بیان میں

صفحہ	مطالب
۲۹۱	حصہ دار دن کی شراکت چھوڑنیکا بیان
〃	خصم اور جورو جنکی جدا ہون تو
	کیا نوشتہ کرین
۲۹۲	خلع نامہ
۲۹۳	غلام یا لونڈی کو مکاتب کرنیکے بیان مین
	جب مکاتب کرے تو یہہ اقرار نامہ لکھے
۲۹۴	غلام یا لونڈی کو مدبر کرے تو یہہ اقرار لکھے
۲۹۵	جب غلام یا لونڈی کو آزاد کرے قیمون کا بھیجنا
〃	کتابت ٹرائی کے
〃	خون کرنیکی حرمت کا بیان
۲۹۰	خون کرنا بڑا گناہ ہے
۲۹۵	کبیرے گناہون کا بیان
〃	بڑا گناہ کونسا ہے
۲۹۶	کن باتون کی وجہ سے مسلمان کا خون درست
	ہوجاتا ہے
۲۹۷	جو مسلمانون کی جماعت سے جدا ہو جاوے اسکو قتل کرنا
۲۹۸	اس آیت کی تفسیر مین انا جزاء الذین
	یحاربون اللہ اخیر تک
۳۰۰	مثلہ کی ممانعت
〃	سولی دینے کا بیان
〃	مسلمانکا غلام مشرکون کے ملک مین بھاگ جاوے
۳۰۵	مرتد کا بیان
۳۰۸	اگر مرتد توبہ کرے تو پھر مسلمان ہوجاوے
	تو کیا حکم ہے

صفحہ	مطالب
۳۰۹	جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا
	کہے اسکی کیا سزا ہے
۳۱۱	جادو کا بیان
۳۱۲	جادوگر کا حکم
〃	اہل کتاب کو جادوگرون کا بیان
۳۱۳	کرکی شخص مال لوٹنے لگے تو کیا کرنا چاہیے
۳۱۴	جو شخص اپنی زبان بچون کے بچانے مین لاوے
	جادو وہ بھی سیکھنا ہے
〃	جو شخص اپنا دین بچانے کو لیے
〃	جو شخص ظلم دور کرنے کو لیے لڑے
〃	جو شخص ہتھیار نکالکر چلانا شروع کرے
۳۱۷	مسلمان سے لڑنا کیسا ہے
〃	جو شخص گمراہی کی جھنڈی کو لیکر لڑے
۳۱۸	مسلمان کا قتل حرام ہے
۳۲۰	کتاب فئی کی تقسیم کرنیکی ہے
۳۲۲	کتاب بیعت کے بیان مین
〃	حکم ماننے اور نافرمانی کرنے پر بیعت کرنا
〃	اس بات پر بیعت کرنا جو سزاوار ہو اسکی
	مخالفت نہ کرین گے
〃	سچ کہنے پر بیعت کرنا
〃	انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنا
〃	اسرہ پر بیعت کرنا
۳۲۸	بیعت کرنا اسبات پر کہ ہر مسلمان کے بھلائے
	چاہین گے

صفحہ	مطالب
〃	لڑائی سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا
〃	مرجانے پر بیعت کرنا
〃	جہاد پر بیعت کرنا
۳۲۹	ہجرت پر بیعت کرنا
۳۳۰	ہجرت بہت مشکل ہے
〃	گاؤ نوالی کی ہجرت
〃	ہجرت کے معنے
〃	ہجرت کی ترغیب
〃	ہجرت کے ختم ہوجانے مین اختلاف
۳۳۲	بیعت کرنا ہر ایک حکم پر خواہ وہ پسند ہو
	یا ناپسند
〃	منشرک سے جدا ہونے پر بیعت کرنا
〃	عورتون سے بیعت کرنا
۳۳۳	اگر کوئی ہجرت سے بیعت کیے بغیر مرے
〃	نابالغہ لڑکی سے کیونکر بیعت کری
〃	غلامون سے بیعت کرنا
۳۳۴	بیعت کا توڑ ڈالنا
〃	ہجرت کے بعد پھر اپنے گانون مین آکر رہنا
〃	بیعت کرنا اپنی طاقت کی موافق
۳۳۵	جو شخص کسی امام کی بیعت کرے پھر کسی امام کی
〃	امام کی اطاعت کا حکم
۳۳۶	امام کی اطاعت کرنیکی فضیلت
〃	اولوالامر سے کیا مراد ہے
〃	امام کی نافرمانیکی برائی

نمبر	مطالب
۳۳۶	امام کے لیے کیا باتیں ضرور ہیں
۳۳۷	امام سے خلوص رکھنا
〃	امام کی جھنجلت کا بیان
۳۳۸	وزیر کیسا ہونا چاہیے
〃	اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کرنیکا تو وہ گناہ کرے تو اوسکی کیا سزا ہے
〃	.....
〃	.....
۳۳۹	جو شخص حاکم کی مدد کرے ظلم کرنیمیں اوسکی کیا سزا ہے
〃	جو شخص حاکم کی مدد کرے ظلم کرنیمیں اوسکا ثواب
۳۴۰	جو کوئی ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہے اوسکی فضیلت
〃	جو شخص اپنے بیعت کو پورا کرے اوسکا ثواب
〃	حکومت کی خواہش کرنی ہے
〃	عقیقہ کی کتاب
۳۴۱	لڑکی کیطرف سے عقیقہ کرنا
〃	لڑکے کیطرف سے عقیقہ کرنا
〃	لڑکے کیطرف کتنیاں بکریاں چاہیے
〃	عقیقہ کس دن کرنا چاہیے
〃	کتاب ذبح اور عتیرہ کی
۳۴۳	عتیرہ کا بیان
۳۴۴	ذبح کا بیان
〃	مردار کی کہال کا بیان

نمبر	مطالب
۳۴۵	مردار کی کہال کیچیز سے دباغت کیجاوے
۳۴۶	مردار کی کہال پر چیبہ دباغت ہو جاوی تو اس سے فائدہ اٹھانیکو اجازت
〃	درندون کی کہال سو فائدہ اٹھانی کے ممانعت
۳۴۷	مردار کی چربی سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت
〃	حرام چیز سے نفع اٹھانیکی ممانعت
〃	چوہا گھی مین گر جاوی تو کیا کرین
〃	بلی اگر بتن مین گر جاوی
۳۴۸	کتا شکار اور نجیون کے
〃	جس جانور کا نام نہ لیا جاوی اوسکے کہانیکی ممانعت
〃	سدھ ہوئی کتے کا شکار
۳۴۹	جو کتا شکاری نہین اوسکا شکار
〃	اگر کتا شکار کو مار ڈالی اسکا کیا حکم
〃	اگر اپنے کتے کی تمیز ایکا اور کتا مل
〃	جاوی جو بسم اللہ کہکر نہ چھوڑا گیا ہو
〃	جب اپنے کتے کو ساتھ دوسرے کتے پاوے
۳۵۰	کتا شکار مین سے کچھ کھا لیوی
〃	کتون کو مارنے کا حکم
۳۵۱	اگر تم اگر کتون کو مارنے کا آپنی حکم دیا
〃	جس گھر مین کتا ہو وہان فرشتے نہین جاتے
〃	جو شخص کتا پالے کھیتی کی حفاظت کی یا مویشی کی اوسکے ثواب مین سے روز قیراط کم ہوتا ہے
〃	کھیت کی حفاظت کی یا شکار کی اجازت

نمبر	مطالب
۳۵۱	کتے کی قیمت لینی سے ممانعت
〃	شکاری کتے کی قیمت لینا درست ہے
〃	اگر پلا ہوا جانور وحشی ہو جاوے الخ
۳۵۲	ایک شکار کو تیر ماری پھر دوسرے کہا کر پانیمین گر پڑے
〃	شکار تیر کہا کر غائب ہو جاوی
۳۵۳	جب شکار کر جانور سو جانے لگے
〃	معراض کا شکار
〃	جس جانور معراض آ لگا پڑے
〃	معراض کے نوک سے جو شکار زخمی ہو جاوے
۳۵۷	شکار کے پیچھے جانا
〃	خرگوش کا بیان
۳۵۸	گھوہ کا بیان
۳۵۸	بجو کا بیان
〃	درندون کی حرمت کا بیان
۳۵۹	گھوڑی کا گوشت کہانی کی اجازت
〃	گھوڑی کا گوشت حرام ہے
〃	بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہے
۳۶۰	وحشی گدہا یعنے گورخر کہانیکی اجازت
۳۶۱	مرغ کا گوشت کہانیکو اجازت
۳۶۲	چڑیون کے گوشت کہانیکو اجازت
〃	دریائی جانور کا بیان
۳۶۴	سنڈک کا بیان
〃	شیر کا بیان

صفحہ	مطالب
۳۶۴	چینی کے برتنے کا بیان
〃	کتاب قربانیون کی
۳۶۵	جس شخص کو قربانی کا مقدور نہو
〃	امام اپنی قربانی عیدگاہ مین کرے
〃	عیدگاہ مین لوگون کا قربانی کرنا
۳۶۶	جن جانورون کی قربانی منع ہو
〃	کانی
〃	لنگڑی
〃	دُبلی
〃	وہ جانور جسکا کان سامنے سے کٹا ہو
۳۶۷	مدابرہ کا بیان
〃	خرقاء کا بیان جسکے کان مین سوراخ ہو
〃	شرقاء کا بیان جسکے کان چری ہون
۳۶۹	جسکا سینگ ٹوٹا ہو
〃	سنہ اور جذعہ کا بیان
۳۶۸	مینڈھی کا بیان
۳۶۹	اونٹ گائے اور بھیڑ مین کتنے آدمیون کا شریک ہونا
〃	قربانی مین گابھن کتنی آدمیون کی طرف سے ذبح کی جاوے
〃	امام کا پہلے قربانی کرنا
۳۷۱	دیہاتی کا شہر سے ذبح کرنیکی اجازت
〃	تیر کمان سے ذبح کرنے کی اجازت
〃	ناخون سے ذبح کرنیکی ممانعت
۳۷۲	چھری کے تیز کرنیکا حکم
〃	اگر دانت کر ذبح کرین تو مکروہ ہے

صفحہ	مطالب
۳۷۲	جس جانور مین درندہ دانت مارے اسکا ذبح کرنا
〃	ایک جانور کو تین آدمیون نے مل کر ذبح کیا اور سر سے کہے تو
	اسکو کیونکر حلال کرین
〃	اگر ایک جانور بگڑ جاوے جسکو پکڑ نہ سکین
۳۷۳	اچھی طرح ذبح کرنا
〃	قربانی کی جانور کو پہلو پر ذبح کرنیکی کراہت
	پاؤن نہ رکھنا۔
〃	قربانی کے ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا
〃	اللہ اکبر کہنا قربانی کے وقت
〃	اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا
۳۷۴	ایک آدمی دوسرے کی قربانی کر سکتا ہے
〃	جس جانور کو ذبح کرنا چاہے اسکو تکلیف کرکے
	تو درست ہے
〃	جو شخص ذبح کرے سوا اللہ کے اور کسی کے نام پر
〃	تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا
۳۷۵	تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا
۳۷۶	قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنا
〃	بھیڑ دنبہ کا ذبح کیا ہوا جانور
〃	وہ جانور جسکا حال معلوم نہو کہ ذبح
	کیوقت اللہ کا نام لیا تھا یا نہین
〃	اس آیت کی تفسیر اور اکثر علماء کا اس پر
	اتفاق۔
۳۷۶	ایک جانور کو دو شخص نے ملکر مارین تو وہ
	درست نہین

صفحہ	مطالب
۳۷۶	جو شخص بھاگا ہوا جانور پکڑ کر لاوے
〃	جلد کا گوشت کہانے کی ممانعت
〃	جلالہ کا دودھ پینے سے ممانعت
۳۷۷	کتا بیچنے اور خریدنے کی کراہت
〃	کمائی مین شبہہ ہون تو پرہیز کرنا
۳۷۸	سود اور تجارت کا بیان
〃	سود اگر کوئی چیز فروخت مین کم زیادہ کرے
	تو حلال کرنا چاہیے
۳۷۹	غریب دیکر کر لینے پر قسم کہانا
〃	جو شخص کسی سے کچھ قسم کہایا ہو اور صفقہ
	دینے کا حکم
〃	جب تک بائع اور مشتری جدا نہون تب تک
	اختیار ہے
۳۸۰	حدیث کی تشریح مین عبداللہ بن دینار
۳۸۱	اور ابو نعیم کا اختلاف
〃	جب تک بائع اور مشتری ایک دوسرے
	سے جدا نہون تب تک انکو اختیار ہے
۳۸۲	بیع مین دھوکا جانا
〃	جانور کو چھپاتے مین دودھ جمع کرکے اسکو
	بیچنا
۳۸۳	نفع اسی شخص کا ہے جو ضامن ہو نقصان کا
〃	جو شخص کسی شہر مین تجارت کرنے کا ہو وہ
	باہر سے مال نہ بیچے
〃	شہر کو دیہات کا مال نہ بیچے

صفحہ	مطالب
۳۸۴	ناقلی سے آگر جاکر ملنا
〃	اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانا
۳۸۵	اپنے بھائی کی بیع پر بیع نکرے
〃	بخشش کا بیان
〃	نیلام کا بیان
〃	بیع سلاسہ کا بیان
۳۸۶	اسکی تفسیر کا بیان
〃	بیع منابذہ کا بیان
〃	اسکی تفسیر کا بیان
۳۸۷	کنکری کے بیع
〃	پہلو کا بیچنا انکی پختگی معلوم ہونے سے پہلے
۳۸۸	پہلو نکا خریدنا انکی پختگی سے پہلے اس شرط پر کہ کاٹ لینگے
۳۸۹	آفت کا نقصان دینا
〃	کئی سال کا میوہ بیچنا
〃	درخت کے پھلون کو سوکھی پھلون سے بیچنا
۳۹۰	تازی انگور سوکھی انگور کی بدلی مین بیچنا
〃	عرایا مین اندازکر کے خشک کھجور دینا
〃	عرایا مین تر کھجور دینا
۳۹۱	تر کھجور کی بدلی مین خشک کھجور دینا
〃	ایک ڈھیر کھجور کا جسکا ماپ معلوم نہین ماپے ہوئی کھجور کے بدلی مین بیچنا
〃	اناج کا ڈھیر اناج کی ڈھیر کے بدلی مین بیچنا
〃	اناج کے بدلی کھیت بیچنا

صفحہ	مطالب
۳۹۲	بالی نہ بیچنا جب تک سفید نہو
〃	کھجور کھجور کے بدلی کر زیادہ بیچنا
۳۹۳	کھجور کی بیع بدے مین کھجور کے
〃	گیہون بیچنا بدے مین گیہون کی
۳۹۴	جو کو بیچنا بدے مین جو کے
۳۹۶	اشرفی کو اشرفی کے بدلی بیچنا
〃	روپیہ کو روپیہ کی بدلی بیچنا
〃	سونیکو سونے کی بدلی بیچنا
۳۹۷	ایک ارجن مین گنینی اور سونا ہو سونے کے بدے بیچنا
〃	چاندی کو سونے کے بدلی بیچنا اودہار
۳۹۸	چاندی کو سونیکو بدلی مین اور سونیکو چاندی کے بدلی بیچنا
۳۹۹	سونیکو بدلی چاندی اور چاندی کے بدلے والینا
〃	قول مین زیادہ دینا
〃	جھگڑا تولنا
۴۰۰	غلہ بیچنے کی ممانعت جب تک اپنا پاول نلیوے
〃	جو اناج ماپ کر خریدے اسکا بیچنا درست نہین جب تک اسپر قبضہ نکرے
۴۰۱	جو اناج کا ڈھیر بغیر ماپے خریدا ہو اسکا بیچنا اور سجگہہ سے اٹھانے سے پہلے
〃	ایک بخشش غلہ خریدے ایک مدت پر اودہار
〃	اور بیچنے والا قیمت کی اطمینان کی لیے اسکی چیز گرو رکھہ لیوے

صفحہ	مطالب
〃	گہر مین رکہ کر کوئی چیز گرو رکہنا
۴۰۲	اوس چیز کا بیچنا جو اسکی پاس نہو
〃	بیع سلم کرنا اناج مین
〃	سونیکو نگور مین سلم کرنا
۴۰۳	پہلون مین سلف کرنا
〃	جانور مین سلم کرنا
〃	جانور کو جانور کے بدلی اودہار بیچنا
۴۰۴	جانور کو جانور کی بدلی نقد کم و بیش بیچنا
〃	پیٹ کے بچے کو بچے کو بیچنا
〃	اسکی تفسیر کا بیان
〃	کچی برس کا میوہ بیچنا
〃	ایکمدت مقرر کر کے اودہار بیچنا
۴۰۵	سلف اور بیع ایک ساتہہ کرنا
〃	ایک بیع مین دو شرطین لگانا
〃	ایک بیع کی اندر دو بیع کرنا
۴۰۶	بیٹنیا کی ممانعت مگر جب معلوم ہو
〃	کھجور کا درخت بیچو تو پہل کس کی ہین
〃	غلام کو اور خریدیا اسکا مال بیچی کی شرط کرکے
〃	بیع مین شرط لگانا
۴۰۹	بیع مین اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جاویگی اور شرط باطل ہوگی
〃	غنیمت کو مال کو بیچنا تقسیم ہونے سے پہلے
۴۱۰	مال مشترک کو بیچنا

صفحہ	مطالب
۴۱۰	بیچتے وقت گواہ کرنا ضرور نہین
۴۱۱	بائع اور خریدار کا اختلاف قیمت مین
〃	نہبود اور بضاری سے خرید بذریعہ وصیت کرنا
〃	مدبر کی بیع کا بیان
۴۱۲	مکاتب کا بیچنا
۴۱۳	مکاتب اگر اپنی مبل کتابت مین سے کچھ ادا کیا ہو تو اسکا بیچنا درست ہی
۴۱۴	دلار کا بیچنا
〃	پانی کا بیچنا
〃	بچھڑی ہوئی بانی کا بیچنا
〃	شراب کا بیچنا
۴۱۵	کتے کا بیچنا
〃	کرنا کتا بیچنا درست ہی
〃	سور کا بیچنا
〃	اونٹ کی جنتی کو بیچنا
۴۱۶	ایک شخص ایک چیز خریدی پھر اسکی قیمت دینے سے پہلے مفلس ہوجاوی اور وہ چیز جون کی تون موجود ہو تو بیچنی والا اسکا زیادہ حقدار ہی
〃	ایک شخص مال بیچ پھر اسکا مالک کو کوئی اور نکلے
۴۱۷	قرض لینے کا بیان
〃	قرضداری کی برائی
〃	قرضداری مین آسانی
۴۱۹	مالدار آدمی قرض ادا کرنے مین دیر کرے

صفحہ	مطالب
〃	قرض کا ادا کرنا
〃	قرض کی ضمانت کرنا
〃	اچھی طرح ادا کرنے کی فضیلت
۴۲۰	خوشحالی اور قرض وصول کرنے مین نرمی کرنے کی فضیلت
〃	شرکت بغیر مال کے
〃	غلام لونڈی مین شرکت
۴۲۱	درخت مین شرکت
〃	زمین مین شرکت
〃	شفعے کا بیان
〃	جاہلیت کے زنا مین جو قسامت مروج تھی اسکا بیان
۴۲۳	قسامت کا بیان
۴۲۴	پہلے مقتول کے وارثون کو قسم دینا مستحب ہی
۴۲۵	راویون کا اختلاف حدیث کی روایت مین
۴۲۹	قصاص کا بیان
۴۳۰	علقمہ بن وائل کے روایت مین راویون کا اختلاف
۴۳۲	اس آیت وان حکمت فاحکم الخ کی تفسیر
〃	آزاد اور غلام مین قصاص کا بیان
۴۳۴	اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالی تو اسکے بدلے قتل کیا جاوی
〃	عورت کو عورت کے بدلے مارنا
〃	مرد کو عورت کے بدلے قتل کرنا
۴۳۵	کافر کے بدلے مسلمان نہ مارا جاوی

صفحہ	مطالب
۴۳۶	ذمی کافر کا مارنا کیسا ہی
۴۳۷	غلام سے مین قصاص نہین ناجب خون سے کم قصد کرین
〃	دانت مین قصاص ہے
〃	دانت کی قصاص کا بیان
۴۳۸	کاٹ کہانی مین قصاص
۴۳۹	ایک شخص اپنے تئین بچاوی اور اسمین دوسرے کا نقصان ہو بچانیوالی پر کچھ تاوان نہوگا
〃	اس حدیث مین عطا کی اوپر راویون کا اختلاف
۴۴۱	کونچے مین قصاص
〃	تھپڑ مارنے کا بدلہ
〃	پکڑ کر کھینچنے کا قصاص
۴۴۲	بادشاہون سے بھی قصاص لیا جاوے
〃	بادشاہ کے کام مین کوئی آفت آوے
۴۴۳	سوا تلوار کے اور چیز سے قصاص لینا
۴۴۴	اس آیت نفس بنفس الخ کی تفسیر
〃	قصاص سے معاف کر دینے کا حکم
〃	کیا قاتل سے دیت لیا جاوی جب مقتول کا وارث خون معاف کرے
۴۴۵	عورت تو نکا خون معاف کرنا
〃	جو شخص پتھر یا کوڑے سے مارا جاوی
〃	شبہ عمد کی دیت کیا ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۷۰	قتل خطا کی دیت کا بیان	۴۶۱	جب چور حاکم تک پہونچ جاوی پھر	۴۷۷	ایمان اور اسلام کی صفت
۴۷۹	چاندی کی دیت کا بیان		مالک کا مالک اسکا قصور معاف کرے	۴۷۸	اس آیت قالت الاعراب آمنا کی تفسیر
〃	عورت کی دیت کا بیان	۴۶۲	کونسا مال محفوظ سمجھا جاوی گا اور	۴۷۹	مومن کی صفات کا بیان
〃	کافر کی دیت کا بیان		کونسا غیر محفوظ	〃	مسلمان کی صفت
〃	مکاتب کی دیت کا بیان	۴۶۴	احادیث مین راویونکا اختلاف	۴۸۰	جسکے شر سے شخص اچھی طرح مسلمان ہو
۴۸۹	عورت کو پیٹ کے بچے کی دیت	۴۶۷	حد قائم کرنیکی فضیلت	〃	بہتر اسلام کیا ہے
۴۹۱	شبہ عمد کا بیان	〃	کتنے کی مالیت مین ہاتھ کاٹا جاوے	〃	اچھا اسلام کیا ہے
۴۹۲	کیا کوئی شخص دوسرے کے قصور مین	〃	زہری پر راویونکا اختلاف	〃	اسلام کیسے تہم کیا مین
	پکڑا جاوی گا	۴۶۸	راویونکا اختلاف احادیث مین	〃	اسلام کے اوپر بیعت کرنا
۴۹۳	اگر انکہہ سے نظر نہ آتا ہو لیکن ہاتھ جگہہ	۴۷۰	درخت پر لگا ہوا میوہ کوئی چرا لیوے	۴۸۱	کسبات پر لوگونسے لڑنا چاہیے
	قائم ہو اسکو کوئی اکھاڑ ڈی	۴۷۱	میوہ جب درخت پر سے توڑ کر کہریان	〃	ایمان کی شاخون کا بیان
۴۹۴	دانتون کی دیت کا بیان		مین ہو اور اسکو کوئی چرا دی	〃	ایمانوالونکا ایک دوسرے پر بڑہنا
〃	انگلیونکی دیت کا بیان	〃	جن چیزونکی چرانے مین ہاتھ نکاٹا	۴۸۲	ایمان کا گھٹنا بڑہنا
〃	ان دانتون کی دیت جو ہڈی تک پہونچے		جاوے	۴۸۳	ایمان کی نشانی کیا ہے
۴۹۵	عمرو بن حزم کی حدیث کا بیان	۴۷۲	ہاتھ کاٹنے کے بعد پھر چور کا پاؤن کاٹنا	۴۸۴	منافق کے نشانی
۴۹۷	جو شخص اپنا مدعا آپ لیوی اور بادشاہ	۴۷۳	چور کی دونون ہاتھ اور دونو پاؤن کاٹنا	۴۸۵	شب قدر مین عبادت کرنا
	سے نہ کہے	〃	سفر مین ہاتھ کاٹنا	〃	زکوٰۃ کا ایمان مین داخل ہونا
۴۹۸	بیان ان حدیثونکا جو سن کبیر ہی	۴۷۴	مرد جوان ہوتا ہے اور مرد اور عورت	۴۸۶	جہاد بھی ایمان مین داخل ہے
	مین نہین لیکن محنت بڑہائی گئین		پر سن بلوغ مین حد قائم کی جاوی	۴۸۷	غنیمت کے مال مین سے پانچوان حصہ خدا کا دینا
〃	اس آیہ ومن یقتل مومنا متعمدا الخ کی تفسیر	〃	چور کی گردن مین اسکا ہاتھ کاٹکر لٹکا دینا	〃	جنازی مین حاضر ہونا ہے ایمان مین
۴۹۹	چور کا ہاتھ کاٹنے کا بیان	〃	سب عملون مین کونسا عمل افضل ہے		داخل ہے
〃	چوری کتنا بڑا گناہ ہے	۴۷۵	ایمان کی مٹھاس	〃	شرم کا بیان
۵۰۰	چور کو قید کرنے کیلیے مارنا یا قید کرنا	〃	اسلام کی مٹھاس	〃	دین آسان ہے
۵۰۱	چور کو تعلیم کرنا	〃	اسلام کسکے کہتے ہین	۴۸۸	اللہ کو کیسا دین پسند ہے

	مطالب		مطالب		مطالب
۴۸۸	دین بچانیکیلیے فتنون سے بھاگنا	〃	مسنید بال اوکھیڑنا	۵۰۸	انگوٹھی مین کتنی چاندی ہونی چاہیے
〃	منافق کی مثال	〃	بالون کو جوڑنا	۵۰۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھے کیسی تھے
〃	مومن اور منافق کے مثال جو قرآن	۴۹۷	جو عورت بالون کو جوڑی	〃	کون سونا پہنا انگوٹھی پہنے
	پہنتے ہون	〃	جسکے بال جوڑے جاوین	〃	فوجہ کی انگوٹھی پہننا جسپر جاندی چڑھی ہو
۴۸۹	مومن کی نشانی	〃	جو عورتین منہ کی رسین اوکھیڑین	〃	کانسی کی انگوٹھے پہننا
〃	کتاب آرائش کے بیان مین	〃	گودانی والیون کا بیان	۵۱۰	انگوٹھی پر عربے کندہ نہ کراؤ
〃	پیدائشی سنتین	۴۹۸	دانتونکو کشادہ کرنے والیان	〃	ظلمی کی انگوٹھی انگوٹھی پہننے کی ممانعت
۴۹۰	مونچھین کترانا	۴۹۹	دانتونکو رگڑکر باریک کرنا حرام ہے	۵۱۱	پائخانی جانیوقت انگوٹھی اتارنا
〃	سر منڈانی کی اجازت	〃	سرمہ لگانیکا بیان	۵۱۲	گھونگھرو انگشتی کا بیان
〃	عورت کو سر منڈانی کی ممانعت	〃	تیل لگانیکا بیان	۵۱۳	فطرت کا بیان
〃	قزع کی ممانعت	〃	زعفران کا رنگ	〃	مونچھین کٹوانا اور داڑھی چھوڑ دینا
۴۹۱	سر کے بال کترانا	〃	عنبر لگانیکا بیان	〃	بچہ نکا سر منڈانا
〃	ایکدن اگر کنگی کرنا	〃	مردون اور عورتون کی خوشبو مین فرق	۵۱۴	بچہ کا سر کچھ منڈانا اور کچھ پہ کہنا سنت ہے
۴۹۲	کنگی داہنی طرف سے کرنا	۵۰۰	سب سے بہتر خوشبو کیا ہے	〃	سر پر بال رکھنا۔
〃	بال رکھنا سر پر	〃	زعفران لگانا اور خلوق لگانا	〃	بالونکو برابر کرنا
۴۹۳	بالون کو طنبا کرنا	۵۰۱	عورتونکو کون خوشبو لگانا منع ہے	〃	بالونمین ہاتھ نکالنا
〃	داڑھی کو مونڈ مونڈکر چھوٹا کرنا	〃	عورت کو خوشبو دغم کرنا نہا کر	〃	کنگے کرنا
〃	مسنید بال اکھیڑنے کی ممانعت	〃	جب عورت خوشبو لگائی ہو تو جماعت مین نہ آوے	۵۱۵	کنگی داہنی طرف سے شروع کرنا
〃	خضاب کرنیکی اجازت			〃	خضاب کرنیکا حکم
۴۹۴	کالا خضاب کرنیکی ممانعت	〃	عورتون کو زیور پہننا اور سونا پہننا کیسا ہے	〃	بڑھاپے کا زرد کرنا
〃	مہندی اور وسمہ کا خضاب	۵۰۳	مردون پر سونا حرام ہے	〃	داڑھی کو زرد کرنا اور سر کو عفران سے
〃	زردی سے خضاب کرنیکا بیان	۵۰۵	جس شخص کو ناک کٹ گئی ہو وہ سونے کی ناک بنا لیوے	۵۱۶	بالون مین جوڑ لگانا
۴۹۵	عورتونکو رنگ کرنا	〃	سونیکی انگوٹھی مردونکو پہننے کی اجازت	〃	چہرہ سے بال چوڑنا
۴۹۶	مہندی کا بونا پسند ہونا	〃	سونے کے انگوٹھی کا بیان		

صفحہ	مطالب
〃	جوڑنے والی پر لعنت
۵۱۶	بال جوڑنی والی اور جوڑانیوالی دونو پر لعنت
〃	گودنی والی اور گودنی والی پر لعنت
〃	منہ کو رنگین اکھیڑنے والیوں پر لعنت
	دانتوں کو کشادہ کرنیوالیوں پر لعنت
۵۱۷	زعفران کا رنگ
〃	خوشبو کا بیان
۵۱۸	عمدہ خوشبو کون سے ہے
〃	سونا پہننے کی ممانعت
〃	سونکی انگوٹھی پہننے کی ممانعت
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا بیان اور سر جو کندہ تھا
۵۱۹	انگوٹھی کس انگلی میں پہنے
۵۲۰	نگینہ کدھر رہے
〃	انگوٹھی اتار ڈالنا اور اسکو نہ پہننا
۵۲۱	کیسی کپڑی پہننا بہتر ہیں اور کیسی بری ہیں
〃	سیر کی پہننے کی ممانعت
۵۲۲	عورتوں کو سیر کے پہننے کی اجازت
〃	سیر ایک کپڑا ہے جسمیں ریشم کی ہوتی ہیں
〃	استبرق پہننے کی ممانعت
۵۲۳	استبرق کیا ہوتا ہے

صفحہ	مطالب
〃	دیبا پہننے سے ممانعت
〃	دیبا پہننا جسمیں سنہری کام ہو
۵۲۴	اسکی منسوخ ہونیکا بیان
〃	حریر پہننے کی سزا
۵۲۵	ریشمی کپڑے کی پہننے کی ممانعت
〃	حریر پہننے کی اجازت
〃	کپڑوں کے جوڑی پہننا
〃	یمن کے چادر پہننا
۵۲۶	سبز کپڑی پہننا
〃	چادریں پہننا
〃	سفید کپڑے پہننے کا حکم
〃	قبا پہننا
۵۲۷	پائجامہ پہننا
〃	نہ بند بہت لٹکانے کی ممانعت
〃	ازار کہانتک چاہیے
〃	ٹخنوں سے نیچے ازار رکھنا کیسا ہے
۵۲۸	ازار لٹکا کیسا ہے
〃	عورتیں آنچل کتنا لٹکا دیں
۵۲۹	ساری بدن پر کپڑا لپیٹ لینا منع ہے
〃	ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت
۵۳۰	کالا عمامہ باندھنا
〃	کالی رنگ کی عمامی باندھنا
〃	دونو مونڈھوں کے بیچ میں شملہ ڈالنا
〃	تصویر پردہ کا بیان

صفحہ	مطالب
۵۳۲	سب سے زیادہ سخت عذاب کن لوگوں کو ہوگا
〃	تصویر بنانیوالوں کو قیامت کے دن کیا عذاب ہوگا
۵۳۳	سخت عذاب کسپر ہوگا
〃	اونٹنی کی چادریں
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تھی
〃	ایک جوتی پہنکر چلنا منع ہے
۵۳۴	کہانپر بیٹھنا یا لیٹنا
〃	نوکر کو کہنا خدمت کیلیے اور سوار رکھنا
〃	تلوار کا زیور
۵۳۵	سرخ رنگ کو زین پوشوں کی ممانعت
〃	کرسی پر بیٹھنا
〃	سرخ خیمونکا استعمال
〃	کتاب قاضیوں کی تعلیم کے لئے
〃	جو حاکم منصف ہو اسکی تعریف
۵۳۶	انصاف کرنیوالا بادشاہ
〃	اگر ٹھیک فیصلہ کرے
۵۳۷	جو شخص قاضی بننے کی خواہش کرے وہ کبھی قاضی نہ بنایا جاوے
〃	حکومت کی خواہش نکرنا
۵۳۸	اشعری لوگونکو حکومت دینا
〃	جبکہ کسی کو پیچھے کریں اور وہ فیصلہ کرے
〃	عورت کو حاکم بنانیکی ممانعت

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۳۹	مثال دیکر ایک حکم نکالنا		اشارہ کرسکتا ہے	〃	کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا
۵۴۱	علماء جس امر پر اتفاق کریں اسکو مرتفع حکم کرنا۔	۵۵۰	حاکم معاف کردینے کے لیے اشارہ کرسکتا ہے	〃	سستی سے پناہ مانگنا
		〃	پہلا حاکم نرمی کے لیے حکم دیسکتا ہے	۵۶۰	عاجزی سے پناہ مانگنا
۵۴۲	اس آیت کی تفسیر ومن لم یحکم بما انزل اللہ	۵۵۱	معاملہ تفصیل کرنے سے پہلے حاکم سفارش کرسکتا ہے	〃	ذلت سے پناہ مانگنا
۵۴۳	قاضی ظاہر شریعت پر حکم کرتا ہے	〃		〃	کمی سے پناہ مانگنا
۵۴۴	حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کرسکتا ہے	〃	اگر کسی شخص کو مال کی احتیاج ہو اور وہ اپنے مال کو تلف کرے تو حاکم روک سکتا ہے	۵۶۱	فقیری سے پناہ مانگنا
〃	حاکم کو اس بات کی گنجایش کہ ایک بات کرے لیکن نہ لیکن جس کے ظاہر ہونے کے لیے کہیں کرون گا	〃	تہوڑا اور بہتا مال دونو برابر ہیں	〃	قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا
		۵۵۲	جب حاکم کسی شخص کو بھیجا ہو اور وہ غایب ہو تو اوسپر فیصلہ کرنا درست ہے	〃	پناہ مانگنا اوس نفس سے جو سیر نہ ہو
				۵۶۲	بہو کہہ سے پناہ مانگنا۔
۵۴۵	ایک حاکم اپنے برابر والی کا بایا اپنے سے زیادہ والی کا فیصلہ توڑ سکتا ہے			〃	خیانت سے پناہ مانگنا
〃	جب حاکم ناحق فیصلہ کرے تو اسکو رد کرنا درست ہے	〃	ایک حکم میں دو حکم کرنا	〃	دشمنی اور نفاق اور بد اخلاق سے پناہ مانگنا
		〃	حکم کرنے سے جو مال حاصل ہو		
		〃	لڑائی کا جھگڑا لو	〃	قرضداری سے پناہ مانگنا
۵۴۶	حاکم کو کن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے	〃	جہاں گواہ نہوں تو کیونکر حکم کرے	〃	قرض سے پناہ مانگنا
〃	جو حاکم امین ہو تو وہ غصہ کی حالت میں حکم کرسکتا	〃	حاکم کا نصیحت کرنا قسم دلانے سے قوت	۵۶۳	قرضداری کے غلبے سے پناہ مانگنا
		۵۵۳	حاکم کیونکر قسم لیوے	〃	قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا
۵۴۷	اپنے گھر میں حکم کرنا	۵۵۴	کتاب پناہ مانگنے کی	〃	مالداری کے فتنے سے پناہ مانگنا
〃	مدد چاہنا	۵۵۶	اوس دل سے پناہ جسمیں ڈر نہ ہو خدا کا	〃	دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا
〃	عورتوں کو عدالت میں لانے سے بچانا	〃	سینے کے فتنے سے پناہ مانگنا	۵۶۴	فقر کے برائی سے پناہ مانگنا (کمزوری برائی سے پناہ مانگنا)
۵۴۹	حاکم کا بلا بھیجنا اوس شخص کو جسنے نہ آنا کی ہو۔	〃	کان اور آنکھ کے فتنے سے پناہ مانگنا	〃	گمراہی سے پناہ مانگنا
		〃	نامردی اور بزدلی سے پناہ مانگنا	۵۶۵	دشمن کے غلبے سے پناہ مانگنا
〃	حاکم کا خود جانا رعیت کے بیچ میں صلح کرانیکو۔	۵۵۸	بخیلی سے پناہ مانگنا	〃	دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنا
		۵۵۹	رنج سے پناہ مانگنا	〃	بڑھاپے سے پناہ مانگنا
۵۵۰	حاکم احد الفریقین کو صلح کرلینے کے لیے	〃	ناداں اور گناہ سے پناہ مانگنا	〃	بری قضا سے پناہ مانگنا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۶۵	بدبختی سے پناہ مانگنا	〃	خداوند تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگنا	۵۷۴	حب شراب کی حرمت ازی تو کون سا نبی بھیجا گیا
۵۶۶	جنون سے پناہ مانگنا	〃	جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا	۵۷۵	گدر اور کھجور خشک کی شراب کو خمر کہتے ہیں
〃	جنون کی نگاہ سے پناہ مانگنا	۵۷۰	دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگنا	〃	خلیطین کا نبیذ پینے سے ممانعت
〃	غرور کی برائی سے پناہ مانگنا	〃	جہنم کی گرمی سے پناہ مانگنا	〃	پکی اور کچی کھجور کا ملا کر نبیذ پینے کی ممانعت
〃	بڑی عمر سے پناہ مانگنا	〃	کامون کی برائی سے پناہ مانگنا	〃	کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت
〃	عمر کی برائی سے پناہ مانگنا	۵۷۱	اعمال کے برائی سے پناہ مانگنا	۵۷۶	کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت
۵۶۷	مظلوم کی بد دعا سے پناہ مانگنا	〃	جو کام ابھی نہیں کیے انکی برائی سے پناہ مانگنا	〃	گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت
〃	سفر سوئے کیوقت رنج سے پناہ مانگنا	〃	دھس جانے سے پناہ مانگنا	〃	گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونا منع ہے
〃	بری ہمسائی سے پناہ مانگنا	〃	گر پڑنے سے اور مکان گر کر دبنے سے پناہ مانگنا	〃	کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت
〃	لوگون کی بدی سے پناہ مانگنا	۵۷۲	اللہ کی غصے سے پناہ مانگنا	〃	تر کھجور اور انگور کو ملانے کی ممانعت
〃	دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا	〃	قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے پناہ مانگنا	۵۷۷	گدر کھجور اور انگور کو ملانے کی ممانعت
۵۶۸	جہنم کے عذاب سے اور دجال کے شر سے پناہ مانگنا	〃	اوس دعا سے پناہ مانگنا جو قبول نہو	〃	سبب کیا ہے جو دو چیزون کو ملا کر بھگونا منع ہوا
〃	آدمیون کے شیطان سے پناہ مانگنا۔	۵۷۳	اوس دعا سے پناہ مانگنا جو قبول نہو	〃	بھر فضیحہ گدر کھجور کو بھگونے کی اجازت
〃	فرندگے کے فتنے سے پناہ مانگنا	〃	کتاب شہ ابون کے بیان ہین۔		
۵۶۹	موت کے فتنے سے پناہ مانگنا	〃	عمر کی حرمت کا بیان		
〃	قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا				
〃	قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا				

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۸۰	ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہی	〃	کدو کو تونبی اور چوب مین باسن	.	پکڑی ہی اور شخص نے جو نشہ لانیوالی
۵۸۱	مزرا دمع کس شراب کو کہتے ہین		اور روغنی باسن اور لاکھی باسن		شراب کو درست کہتا ہی
۵۸۲	جس شراب کے پینے سے نشہ ہو		کی نبیذ پینے سے ممانعت	۵۹۶	جو لوگ نہوڑی شراب کو درست
	اسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہی	۵۸۶	روغنی برتنون کا بیان		کہتے ہین انکی دلیل
〃	جو کی شراب کی ممانعت	〃	ان برتنون سے ممانعت ضروری	۵۹۸	بیان ادرش نفت اور خرابی
۵۸۳	کن برتنون مین رسول اللہ صلی اللہ		نہی بطور تادیب کے		دو کہہ کر عذاب کا جو اللہ تعالیٰ نے
	علیہ وسلم نے نبیذ بنایا جانا تھا	۵۸۷	ان برتنون کے معنے کے بیان مین		نشہ پینی والی کے لیے تیار کیا ہی
〃	ان برتنون کا بیان جن مین	〃	کن برتنون مین نبیذ بنانا درست ہے	〃	جسچیز مین شبہ ہو اسکو چھوڑ دینا
	نبیذ بنانا منع ہے	〃	مٹی کی برتن کی اجازت		بہتر ہے
〃	مٹے کے برتن مین نبیذ بنانے	〃	ہر ایک برتن کی اجازت	۵۹۹	جو شخص شراب بناوی اور اسکی طرف
	کی ممانعت	۵۸۹	شراب کیسی چیز ہی		بیچنا مکروہ ہے
۵۸۴	سبز لاکھی برتن	〃	شراب پینے کی برائی	〃	انگور کا شیرہ بیچنا مکروہ ہی
〃	تونبے کی نبیذ سے ممانعت	۵۹۰	شراب پینے والی کی نماز قبول نہین	〃	کون سی طلا پینا درست ہی
〃	تونبی اور روغنی برتن کی نبیذ		ہوتے۔	۶۰۱	کون سا شیرہ پینا درست
	سے ممانعت	〃	شراب پینے سے کیا کیا گناہ ہوتے ہین		ہے
۵۸۵	کدو کو تونبی اور لاکھی اور چوب مین	۵۹۲	شراب پینے والی کی توبہ کا بیان	۶۰۲	بیان اون نبیذون کا جنکا پینا درست
	برتن کی نبیذ پینے سے ممانعت	〃	جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہین		ہے اور جنکا پینا درست نہین
〃	تونبی اور لاکھی اور روغنی برتن	〃	شراب پینے والی کو جلاوطن کرنا	۶۰۳	ابراہیم پر اور اونکا اختلاف
	کی نبیذ سے ممانعت	۵۹۳	بیان اون حدیثون کا جن سے دلیل	۶۰۴	کون سی شربت مباح ہے

5340

5340

اَلنِّصْفُ الثَّانِی

وَالرُّبْعُ الثَّالِثُ مِنْ کِتَابِ سُنَنِ

النَّسَائِیِّ رح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الجہاد کتاب جہاد کے بیان مین ف جہاد ایک بڑا رکن ہے اسلام کا جو ہجرت کے بعد مدینہ مین فرض ہوا اور جب سے جہاد شروع ہوا روز بروز اسلام کی عزت اور عظمت بڑہتی گئی یہانتک کہ دنیا کے اکثر ملکون مین اسلام پھیل گیا اور جب سے جہاد موقوف ہوا مسلمان ذلیل ہوگئے اور کفار غالب

باب وجوب الجہاد جہاد فرض ہے عن ابن عباس قال لما اخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ قال ابوبکر اخرجوا نبیھم انا للہ وانا الیہ راجعون لیھلکن فنزلت اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر فعرفت انہ سیکون قتال قال قال ابن عباس فھی اول آیۃ نزلت فی القتال ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکالے گئے ابوبکر رض نے کہا ان لوگون نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا انا للہ وانا الیہ راجعون اب یہ لوگ ضرور برباد ہونگے تب یہ آیت اوتری اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا اخیر تک یعنی اجازت دی گئی ان لوگون کو جن سے مشرک لڑتے ہین (لڑنے کی کیونکہ اس سے پہلے مسلمانون کو لڑائی کا حکم نہ تہا کفار انکو ستاتے ایذا دیتے مارتے تب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے آپ فرماتے صبر کرو ابھی خدا کا حکم مجھکو لڑنے کے لیئے نہین ہوا جب یہ آیت اوتری تو جہاد شروع ہوا جو تم سے لڑتے ہین تم بھی اون سے لڑو بدلا لو اور اللہ اونکی مدد کرسکتا ہے) ابوبکر رض نے کہا مین سمجہا اب لڑائی ہوگی ابن عباس رض نے کہا تو یہ آیت سب سے پہلے اوتری جہاد مین ف جہاد کہتے ہین کافرون اور باغیون سے لڑنیکو دین کے لیے اور کبھی جہاد کے معنی یہ بھی آتے ہین کہ اپنے نفس سے لڑے یا شیطان سے یا فاسقون سے نفس سے لڑائی یہ کہ دین کی باتون پر

عمل کرے اور برائیون سے اوسے روکے اور شیطان سے لڑائی یہ کہ اوسکے فریب مین نہ آوے شبہات اور شہوات شیطانیہ کو دفع کرے اور نفس سے لڑائی یہ کہ ہاتھ اور زبان اور قلم اور روپیہ سے اونکی اصلاح مین کوشش کرے اور اونکو برے کاموں سے باز رکھے عن ابن عباس ان عبد الرحمن بن عوف واصحابا لہ اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ فقالوا یا رسول اللہ انا کنا فی عز ونحن مشرکون فلما آمنا صرنا اذلۃ فقال انی امرت بالعفو فلا تقاتلوا فلما حول الی المدینۃ امرنا بالقتال فکفوا فانزل اللہ عز وجل الم تر الی الذین قیل لہم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف اور اونکے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جب آپ مکے مین تشریف رکھتے تھے اور کہتے لگے یا رسول اللہ جس زمانے مین مشرک تھے تو عزت مین تھی اور جب سے ایمان لائے ذلیل ہوگئے آپنے فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ معاف کرون لوگون کے خطاؤن کو تو مت لڑو پھر جب ہمکو اللہ تعالی مدینہ مین لے گیا تو ہمکو حکم ہوا کہ فرون سے لڑینگا اوس وقت بعضی لوگ لڑنے مین ہچکچائے (یعنی لڑائی سے ڈرے) تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری الم تر الی الذین قیل لہم کفوا ایدیکم اخیر تک یعنی تو نے نہین دیکھا اون لوگون کو جن سے پہلے کہا گیا تھا روکے رہو اپنے ہاتھون کو اور نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیا کرو (یعنی لڑنا ضرور نہین) پھر جب حکم ہوا اونہین لڑنے کا تو اون مین سے ایک گروہ لوگون سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرنا ہے یا اوس سے زیادہ اور کہنے لگا اے پروردگار تو نے ہمپر لڑائی کیون فرض کی ہمکو تھوڑی مدت تک جینے کیون نہ دیا کہدے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کا نفع تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے پرہیزگار کے لیے اور تم پر ظلم نہوگا رتی برابر یعنی جب تک مسلمان کمی مین تھے اور کافرون سے تکلیف اوٹھاتے تو لڑائی کے اجازت چاہتے پھر جب لڑائی کا حکم ہوا تو خوش ہونا تھا لیکن بعضے کچے دل کے لوگ بیتابی کرنے لگے اور موت سے ڈرے اور کافرون سے ایسا خوف کرنے لگے کہ اوتنا اللہ سے بھی نہ تھا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی قال ابو ہریرۃ فذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم تنتثلونہا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلمی دیے گئے (یعنی قرآن اور حدیث جنکے لفظ مختصر ہین اور معنی اون کے بہت ہین جامع اوسی عبارت کو کہتے ہین جسمین لفظ تھوڑے ہون پر مطلب بہت ہو) اور مجھکو مدد ملی رعب (دماک) سے (یعنی کافرون کے دلمین میری ہیبت اللہ تعالی نے ڈالدی) اور مین سویا تھا تو زمین کے خزانون کی کنجیان لاکر میرے ہاتھ مین دی گئین ابو ہریرہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو گذر گئے لیکن تم اون خزانون کو نکال رہے ہو (مراد خزانون سے روم اور ایران اور مصر و شام کے خزانے تھے

جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عنایت فرمائی اور آپ کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا تھا جب آپکی وفات ہو گئی تو اس خواب کی مطابق مسلمانوں نے یہہ سب ملک فتح کیئے اور وہاں کے خزانے تصرف میں لائے عن ابی ہریرۃ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رض فَقَدْ ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَھَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو حکم ہوا لوگوں سے لڑنیکا یہانتک کہ کہیں لا الہ الا اللہ تو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے اپنے مال اور جان کو مجھسے بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے اور اوسکا حساب خدا کے اوپر ہے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑہا تو اوسکی جان محفوظ ہو گئی اور مال بھی محفوظ ہو گیا البتہ اگر کسی کا خون کرے گا تو اوسکے بدلے مارا جاویگا اور کسی کا مال ضائع ہو گا تو اوس سے مال دلایا جاویگا پھر اگر اوس نے ظاہر میں کلمہ پڑہا ہے اور دلمیں اوس پر یقین نہیں تو خدا اوس سے سمجھیگا دلوں کے حال دریافت کرنیکا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں عن ابی ھریرۃ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَہٗ وَمَالَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِھَا فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعضے لوگ کافر ہو گئے جنکو کافر ہونا تھا حضرت عمر رض نے کہا اے ابوبکر تم کیطرح لڑو گے اِن لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا مجھکو حکم ہوا لوگوں سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں تو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے بچا لیا اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کے بدلے (یعنی قصاص یا حد میں) اور اوس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں بیشک لڑونگا اوس سے جو تفرقہ ڈالے نماز اور زکوٰۃ میں اِس لیئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے قسم خدا تعالیٰ کی یہہ لوگ اگر بندھی بکری کا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو میں ضرور لڑونگا اون سے اِس بات پر کہا حضرت عمر رضی اللہ

نے قسم جھوٹی نہیں ہے بھلا مرمیری نظر مین مگر اس لیئے کہ کھول دیا اللہ بزرگی اور عزت والے نے سینہ ابوبکر کا رضہ
لڑائی کرنیکے واسطے اور مین بھی سمجھا کہ حق یون ہی ہے ف م اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شرع شریف نے
جان اور مال پر جو حق لگا دیے ہین اگر کوئی شخص اون حقوق کو ادا نکرے تو اوسکو سزا دینا ضرور ہے عن
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ
مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ
مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاتِلٌ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ
الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ فَوَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا
عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا اجْتَمَعَ أَبُو بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَلَمْ تَقُلْ
مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ شَرَحَ
صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قصد کیا حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے اون لوگون سے لڑائی کے لیئے تب کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابوبکر کیسے لڑتے ہو ان لوگون
سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مجھکو حکم ہوا ہے لوگون سے لڑائی کا یہانتک کہ کہین وے
لا الہ الا اللہ پھر جب اونہون نے کلمہ کہا تو بچا لیا خون اور مال کو اپنے مجھسے ف یعنی دین محمدی مین کلمہ گو
کو مارنا اور اوسکا مال لینا حرام ہے ت مگر حق کا بچاؤ نہین ف یعنی اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا
یا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اور اسیطرح حد زنا وغیرہ مین عایت نکرین گے ت کہا ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے مین ضرور مارونگا اوس شخص کو جو فرق کریگا نماز مین اور زکوۃ مین قسم خدا تعالے کی اگر
نہ دیوینگے یہہ لوگ مجھکو وہ بکریکا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک مارونگا اونکو اسپات پر
کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کی قسم نہین یہہ امر میری نظر مین مگر یہہ کہ کھول دیا ہے اللہ بزرگی اور عزت والے
نے سینہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اون سے لڑنے کے لیئے اور مین بھی سمجھا کہ حق یون ہی ہے عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَالَ عُمَرُ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَا رَاَيْتُ رَاْيَ اَبِيْ بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر گئے عرب کے لوگ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابوبکر کیسے مارتے ہو عرب کو پھر جواب دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سوائے اس کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک کہ گواہی دیوین اس بات کی نہین کوئی معبود برحق اللہ کے سوا اور اس بات کی کہ مین رسول ہون اللہ تعالی کا اور پڑھین نماز اور دیوین زکوۃ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ نہ دیوینگے وہ بکری کا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ضرور مارونگا مین اونکو اوپر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا مین نے رای ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدا کی طرف سے ہے مین نے بھی جانا کہ حق اوسیطرح ہے ف مطلب اس حدیث کا اور جو حدیث اوپر گذری ایک ہی ہے لیکن راوی ضعیف ہونیکے سبب سے کچھ فرق ہوگیا ہے لفظون مین امام نسائی نے کہا عمران لقطان اس روایت مین قوی نہین اور یہہ روایت خطا ہے اور اس سے پہلے کی ٹھیک ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قالہا فقد عصم منی نفسہ ومالہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک کہ کہین کلمہ پھر جس نے کلمہ کہا اوس نے بچا لیا اپنا جان اور مال لیکن حق اوس جان اور مال کا پہنچیگا اور حساب اوسکا اللہ تعالی کے ذمہ پر ہے عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاہدوا المشرکین باموالکم وایدیکم والسنتکم ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرو مشرکون سے مال اور ہاتھ اور زبان سے ف زبان کا جہاد یہہ کہ قائم کرنا دلیلون کا اپنے مذہب کی اور رد کرنا مذہب مشرکین کا اور اپنی بڑائی کرنی لڑائی کے وقت اور ہجو کرنی کافرون کی اور اسی قسم کی باتین جسمین دین کا بول بالا ہو اور کفر اور شرک کی ذلت **التشدید فی ترک الجہاد** جہاد کے چھوڑنیکی سختی اور شدت کا بیان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بغزو مات علی شعبۃ نفاق ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرگیا اسطرح کہ نہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین لڑنے کی نیت کی تو وہ منافقون کے دھیرے پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافرون سے اللہ کیواسطے لڑیگا اور اگر سامان

ف عمران لقطان

ہوگا تو دلمین اللہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دلمین بھی کبھی جہاد کا خیال نکرے گا معلوم ہوا کہ منافقون کی طرح اسکا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہین اور دلمین قصد رکھنے کا یہ شان ہے کہ جہاد کا سباب جیسے تیر کمان یا نیزہ یا رسول لینا اور گھوڑے کی سواری سیکھنا اور جو کا آرچیرین مین تیار کرنا الرخصۃ عن الشر یۃ تشکر کے ساتھ بجانے کی رخصت عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول والذی نفسی بیدہ لولا ان رجالا من المؤمنین لا تطیب انفسہم ان یتخلفوا عنی ولا اجد ما احملہم علیہ ما تخلفت عن سریۃ تخرج فی سبیل اللہ عزوجل والذی نفسی بیدہ لوددت انی اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر نہوتی یہہ بات کہ بعضی ایمان والون کو خوش نہین لگتا مجھسے پیچھے رہنا اور مین نہین پاتا وہ چیز جسپر سوار کرون اونکو تو نہ چھوڑتا مین ساتھہ کسی لشکر کا اور قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے مجھے بہت بھلا معلوم ہوتا ہے یہہ کہ مین مارا جاؤن اللہ کی راہ مین اور پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن ف سریۃ اوس لشکر کو کہتے ہین جسمین نو سو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ساتھہ تشریف نہ لے گئے ہون اپنے دل مین کمال خواہش تھی ہر ایک لڑائی مین شریک ہونے کی لیکن ابتدائے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے سب صحابہ ساتھہ نجا سکتے تھے اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رک جاتے تھے اور آپ کو بدون صحابہ کے جانا اسواسطے پسند نہ تھا کہ نہ جانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اور اون کو آپ کا ساتھہ چھوڑنا ناگوار گذرتا اور سب کو لیجانا سواریون کی کمی سے ممکن نہ تھا اس حدیث سے جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت معلوم ہوئی

باب فضل المجاہدین علی القاعدین

باب بیان مین سبب کے کہ جہاد کرنیوالون کے برابر نہین ہوسکتے گھر بیٹھے رہنے والے عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل علیہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ فجاء ابن ام مکتوم وہو یملہا علی فقال یا رسول اللہ لو استطیع الجہاد لجاہدت فانزل اللہ عزوجل وفخذہ علی فخذی فثقلت علی حتی ظننت ان یرض فخذی ثم سری عنہ غیر اولی الضرر ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہہ آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ یعنی برابر نہین بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنیوالے اللہ کی راہ مین اتنے مین ابن ام مکتوم بھی آگئے (نام ہے صحابی کا جو اندھے ہوگئے تھے) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت مجھکو پڑھکر سنا رہے تھے یہ عرض کیا ابن ام مکتوم نے یا رسول اللہ اگر ممکن ہوتا مجھسے جہاد تو بیشک مین

مجاہد ہوتا پھر اوتارا اللہ عزت اور بزرگی والے نے غیر اولی الضرر یعنی جنکو بدن کا نقصان نہیں ف لیکن کے نقصان والے یعنی اندھے لولے اپاہج جہاد کے حکم سے معاف ہیں باقی لوگوں میں لڑنیوالوں کو بڑے درجے ہیں کہ بیٹھنے والوں کو نہیں اگرچہ بیٹھنے والے بھی جنتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں یعنے بعضے جہاد کرتے رہیں تو نہ کرنیوالے معاف ہیں اور جو سب موقوف کریں تو سب گنہگار ہیں ف اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہہ پچھلی آیت اتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران کے اوپر تھی پھر بوجھ پڑا مجھپر یہانتک کہ میں سمجھا ٹوٹ جاویگی ران میری پھر موقوف ہو گئی وہ حالت وحی کے سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجھ زید کو بہت معلوم ہوا امام نسائی کی اس روایت کی اسناد میں عبدالرحمن بن اسحاق ہے وہ کچھ بڑا نہیں عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم املی علیہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ قال فجاءہ ابن ام مکتوم وہو یملیہا علی فقال یا رسول اللہ لو استطعت الجہاد لجاہدت وکان رجلا اعمی فانزل اللہ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وفخذہ علی فخذی حتی ہمت ترض فخذی ثم سری عنہ فانزل اللہ عز وجل غیر اولی الضرر ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پڑھی یہہ آیت اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ یعنی برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنیوالے اللہ کی راہ میں اتنے میں آئے ابن ام مکتوم اور آپ بیچکہ پر شکر سنا رہے تھے پھر ابن ام مکتوم بولے یا رسول اللہ اگر میں قدرت رکھتا تو میں بھی جہاد کرتا اور تھے ابن ام مکتوم اندھے پھر اوتاری یہہ آیت اللہ تعالی نے اپنے رسول پر غیر اولی الضرر یعنی جنکو بدن میں نقصان ہے جہاد کا حکم اوپر نہیں اور اس آیت اوترنے کیوقت آپکی ران مبارک میری ران پر تھی میں سمجھا کہ چورا ہو جائیگی میری ران پھر موقوف ہو گئی وحی عن البراء قال لما انزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر کلمتہ معناہا قال ایتونی بالکتف واللوح فکتب لا یستوی القاعدون من المؤمنین وعمرو بن ام مکتوم خلفہ فقال ہل یعنی لی من رخصۃ فانزلت غیر اولی الضرر ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لوہڈی جس پر لکھتے ہیں آپنے لکھوایا لا یستوی القاعدون من المؤمنین ابن ام مکتوم آپکے پیچھے بیٹھے تھے انہوں نے کہا میرے لیئے رخصت ہے یہہ اوترا غیر اولی الضرر عن البراء قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین جاء ابن ام مکتوم وکان اعمی فقال یا رسول اللہ فکیف بی وانا اعمی فما برح حتی نزلت غیر اولی الضرر ترجمہ براء سے روایت ہے جب یہہ آیت اوتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین یعنی جہاد کرنیوالے اور گھر میں بیٹھنے والے برابر نہیں ہو سکتے تو ابن ام مکتوم آئے اور کہنے لگے پھر میرے باب میں کیا حکم ہے میں تو اندھا معذور ہوں تھوڑی دیر

نہ گذری ہی کہ یہہ اُوترا غیر اُولی الضرر (یعنی بعذور اس حکم سے معاف ہین) اَلرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَّهُ وَالِدَانِ

اجازت ہے گھر مین رہجانیکی اوسکو جسکی ماں باپ زندہ ہون عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ رواہ مسلم

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس درخواست کی جہاد مین جانے

کی آپنے پوچھا کہ تیرے ماں باپ زندہ ہین عرض کیا اوس نے کہ ہان آپنے فرمایا تو اونہی دونون مین جہاد کر ف

یعنی تو کوشش کر ماں باپ کی خدمت مین تیرے لیے یہی جہاد ہے اَلرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَّهُ وَالِدَةٌ جسکی

ماں زندہ ہو اوسکو گھر مین رہنے کی اجازت دینے کا بیان عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ

لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا ترجمہ معاویہ بن جاہمہ رضی سے روایت ہے کہ آیا جاہمہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول مین چاہتا ہون کہ جہاد کرون اور آیا ہون کہ آپسے مشورہ لون آپنے فرمایا

کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کہ تو اوسی کے ساتھ رہا کر اسلیے کہ جنت اوسکے پاؤن کے نیچے ہی

ف اکثر علماء اسطرف گئے ہین کہ ماں باپ مسلمان ہون اور لڑکے کو جہاد مین جانے سے منع کرین تو اوسکو جانا

حرام ہے اسلیے کہ اونکی فرمانبرداری فرض عین ہے **بَابُ مَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ** باب بیان مین اوسکے جو جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین جان اور مال سے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ

مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ

يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور کہا یا رسول اللہ سب لوگون مین بہتر کون ہے آپ نے فرمایا جو کوئی جہاد کرے جان اور مال سے اللہ تعالی

کی راہ مین اور کہا پھر کون یا رسول اللہ آپنے فرمایا پھر وہ ایماندار جو رہتا ہو گھاٹیون مین پہاڑون کی اور ڈرتا ہو

اللہ تعالی سے اور دور رہین لوگ شرارت سے اوسکے یعنی اوس سے کسی کو نقصان نہ پہونچے **بَابُ مَنْ عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَلَى قَدَمِهِ** اللہ تعالی کی راہ مین پیادہ جانیوالیکا بیان عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ

إِلَى رَاحِلَتِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ أَوْ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ أَوْ عَلَى قَدَمَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا

فَاجِرًا يَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ لَا يَرْعَوِي إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال تبوک کی

لڑائی ہوئی اوس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے پیٹھ لگائی ہوئی لوگون کو خطبہ سنا رہے تھے پھر فرمایا سنو مین خبر دیتا ہون تمکو پہلے آدمی کی اور بُرے آدمی کی بہتر اور پہلا آدمی لوگون مین وہ شخص ہے جس نے کام کیا اللہ تعالی کی راہ مین اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر یا اونٹ پر سوار ہو کر یا اپنے پاؤن سے چلکر یہانتک کہ لیا اوسکو موت نے یعنی مر گیا اسی کام مین اور بہتر اور بُرے سے بدتر اور شریر وہ شخص ہے جو بہکا کہ پڑتا ہے کتاب اللہ کی اور نہین خیال کرتا کسی چیز کا اوس کتاب کے مضمون مین سے ف بتوک نام ہے ایک جگہ کا جو مابین مدینے اور شام کے ہے اور مدینے سے دس رات تک چودہ مرحلہ مین نہین خیال کرتا اوسکے مضمون کی طرف یعنے قرآن کے پڑھنے سے کچھ فائدہ نہین اوٹھاتا نہ بازآتا ہے بڑی باتون سے فقط لفظون کو رٹتا ہے اوس سے کیا فائدہ **عن ابیھریرۃ قال لا یلج** اَحَدٌ مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فَتَطْعَمُہُ النَّارُ حَتّٰی یَرُدَّ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ فِی مَنْخِرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے ڈر سے رونیوالے کو جہنم کا لقمہ ہونا ایسا ناممکن ہے جیسا لوٹنا دودہ کا چھاتیون مین ف یعنی جیسا دودہ باہر کر پھر جانا اوسکا چھاتیون کے اندر محال ہے اسی طرح اللہ کے ڈر سے رونیوالیکا آگ مین جانا ممکن نہین ف اور نہ جمع ہوگا غبار خدا کے رستے کا اور دھوان جہنم کا نتھنون مین مسلمان کے ہرگز یعنی جو شخص اللہ کی راہ مین جہاد کو نکلیگا پھر اوسکے ناک مین راہ کا غبار جاویگا تو وہ جہنم مین نہین جاویگا **عن ابیھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا** یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ نَارِ جَھَنَّمَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا اللہ تعالی کے ڈر سے رونیوالا دوزخ مین یہانتک کہ لوٹے دودہ چھاتیون مین اور نہ اکٹھا ہوگا غبار خدا کی راہ کا اور دھوان دوزخ کا **عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال** لَا یَجْتَمِعَانِ فِی النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ کَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا یَجْتَمِعَانِ فِی جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَفَیْحُ جَھَنَّمَ وَلَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ الْاِیْمَانُ وَالْحَسَدُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جائیگا دوزخ مین جسنے مارا ہوکافر کو پھر سیانہ روی کی یعنی درست رہا ہو قول اور فعل مین اور غبار اللہ کی راہ کا اور پیپ دوزخ کی جمع نہین ہو سکتی دو نو مسلمان کے پیٹ مین اور حسد اور ایمان ایک مومن مین جمع نہین ہو سکتی **عن ابیھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دھوان دوزخ کا بندے کے اندر ہرگز اور کبھی اکٹھے نہ ہونگے بخل اور ایمان ایک شخص کے دل مین **عن ابی ھریرۃ رضی اللہ**

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي وَجْهِ رَجُلٍ
أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہوگا جمع غبار جہاد کا اور دھوان دوزخ کا منہ پر کسی آدمی کے اور نہیں رہ سکتے بخل
اور ایمان ہرگز ایک دل میں جمع ہو کر عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ
غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غبار جہاد کا اور دھوان دوزخ کا نہ جمع ہونگے اور
کے اندر اسیطرح بخل و ایمان کسی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مِنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار راہ اللہ کی اور دھوان دوزخ
کا نتھنوں میں کسی مسلمان کے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مِنْخَرَيْ مُسْلِمٍ وَلَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَإِيمَانٌ فِي قَلْبِ
رَجُلٍ مُسْلِمٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور
دھوان دوزخ کا ناک میں مسلمان کے اور نہیں جمع رہتے انسان کے دل میں بخل اور ایمان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَقُولُ لَا يَجْتَمِعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غُبَارًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ
وَلَا يَجْتَمِعُ اللّٰهُ فِي قَلْبِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ الْإِيمَانَ بِاللّٰهِ وَالشُّحَّ جَمِيعًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہے اللہ عزوجل نہ جمع کریگا غبار کو جہاد کے اور دھوئیں کو دوزخ کے اندر مسلمان کے اور جس مسلمان کو ایمان ہے
اللہ پر نہیں دیتا اللہ اوسکے دل میں بخل ف غبار اور دھوان جمع ہونا اشارہ ہے ثبات کا کہ جہاد میں
جسنے ذرا سی تکلیف اوٹھائی ہوگی اوسکو اللہ بزرگی اور عزت والا دوزخ میں سجانے دیگا حسد اور بخل ایمان
کے ساتھ جمع نہیں ہوتے یعنی حسد کرنیوالا اور بخیل ایماندار نہیں ہو سکتا **ثواب من اغبرت**
قدماہ فی سبیل اللہ جسکے قدموں پر گرد پڑی ہو اللہ کی راہ میں اوسکے ثواب کا بیان
عَنْ أَبِي عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ ترجمہ ابوعبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسکے پاؤں پر دھول پڑی ہو جہاد کی حرام ہوگیا وہ دوزخ پر **ثواب عین سہرت**
فی سبیل اللہ جو آنکھ جاگی ہو اللہ کی راہ میں اوسکے ثواب کا بیان عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُرِّمَتْ عَلَى النَّارِ عَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

ترجمہ ابو سیحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے حرام ہیں دوزخ پر دو آنکھیں جو جگیں
اللہ کی راہ میں **فَضْلُ غَدْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ** اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کو جانے کی
خوبی کا بیان **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں جانا ایکبار صبح یا شام کو بہتر ہے ساری دنیا اور دنیا کی چیزوں سے **باب**
فَضْلِ الرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شام کو جانیکے ثواب اور خوبی کا
بیان **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ ترجمہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار صبح کو یا شام کو جانا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے تمام دن
چیزوں سے جنپر آفتاب نکلا یا ڈوبا **ف** یعنی تمام دنیا سے آخرت کا ثواب بڑھ کر ہے اسواسطے کہ دنیا فانی ہے
اور آخرت عمدہ اور باقی ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ
حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي
يُرِيدُ الْأَدَاءَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں
کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس پر لازم کیا ہے اول تو جہاد کرنیوالا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوسرا نکاح
کرنیوالا گناہ سے بچنے کے لیے اور تیسرا مکاتب جسکی نیت ادا کرنیکی ہو **ف** مکاتب وہ غلام ہے جسے مولا یہ کہے اگر
تو اتنا مال مجھکو اتنی مدت میں ادا کردے تو آزاد ہے جسقدر مال عوض میں آزادی کے ٹھہرے اوسکو بدل
کتابت کہتے ہیں **بَابُ الْغُزَاةِ وَفْدُ اللّٰهِ تَعَالَى** باب بیان میں اسبات کی کہ جہاد
کرنیوالے مقرب ہیں اللہ کے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ
ثَلَاثَةٌ الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وفد اللہ کے تین ہیں مجاہد
اور حاجی اور عمرہ لانیوالا **ف** وفد کے معنی ایلچیوں کے ہیں لیکن اسجگہ مراد مقرب ہیں یعنی ان تینوں
شخصوں کا خدا کی جناب میں بہت بڑا رتبہ ہے **بَابُ مَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ**
فِي سَبِيلِهِ باب بیان میں اسبات کے کہ کس چیز کا ضامن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مجاہد کے لیے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي
سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ
إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ ضامن ہے اوس شخص کا جو جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلے گھر سے مگر جہاد کی نیت سے اللہ کی کلام کو سچا جانکر اسبات کا کہ داخل کریگا اوسکو جنت مین یا پھیر لائیگا اوسکو اوسکے گھر مین جہان سے گیا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ **عن** ابی ہریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انتدب اللہ من خرج فی سبیل اللہ لا یخرجہ الا ایمان فی وتصدیق برسلی فہو ضامن حتی ادخلہ الجنۃ او یرجعہ بما نال من اجر او غنیمۃ او مات فوقصتہ دابتہ او لدغتہ ہامۃ او مات علی فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شہید وانہ حی یرزق

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمانی کرتا ہے اللہ اوسکی جو نکلے راہ مین خدا کے اوپر ایمان لیکر اور خالص جہاد کی نیت سے اللہ ضامن ہے اوسکا کہ پہونچاوے اوسکو جنت مین یا پھیر لاوے اوسکو اوسکے گھر جہان سے گیا تھا ثواب یا مال دیکر **ف** گھر سے نکلتے ہی مجاہد کا اللہ نگہبان ہے اور دونون طرح اسکا بھلا کرتا ہے جیسا ایمان لیکر نکلتا ہے اوسکے ساتھ مال دنیا کا اور ثواب آخرت کا لیکر پھرتا ہے یہ جنت مین جاتا ہے جسکی تمنا تمام انبیا اور اولیا کو ہے اور ہر عبادت کا نتیجہ جنت مین داخل ہونا ہے

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل المجاہد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یجاہد فی سبیلہ کمثل الصائم القائم وتکفل اللہ للمجاہد فی سبیلہ ان یتوفاہ ان یدخلہ الجنۃ او یرجعہ سالما مع ما نال من اجر او غنیمۃ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ مین جہاد کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسی کوئی دن بھر روزہ رکھے اور رات بھر عبادت کرے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون شخص جہاد کرتا ہے اوسکی راہ مین اور جو اوسکی راہ مین جہاد کرتا ہے اوسکے لیے ضامن ہے اللہ کا اگر مر جاوے تو پہنچاوے اوسکو جنت مین یا پھیر لاوے اوسکو سلامتی کے ساتھ ثواب یا غنیمت کا مال دیکر

باب ثواب السریۃ التی تخفق

عن عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من غازیۃ او سریۃ تغزو فی سبیل اللہ فیصیبون غنیمۃ الا تعجلوا ثلثی اجرہم من الاخرۃ ویبقی لہم الثلث فان لم یصیبوا غنیمۃ تم لہم اجرہم

ترجمہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ جہاد کرتے ہین اللہ تعالی کی راہ مین اور پاتے ہین لوٹ کا مال تو اونہون نے آخرت کے ثواب کی دو تہائیان دنیا مین لیلین اور باقی رہی اونکے لیے ایک تہائی اگر نہ پاوین لوٹ تو پورا رہا حصہ اونکا **ف** یعنی نزدیک غازیون کو جنکو مال بھی ہاتھ آوے دو فائدے تو سرد ست ہین

ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملیگا اور جنکو مال نہ ملی یا شہید ہوگئے تو دنیا مین کچھہ فائدہ نہین اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زخم غازی سے نہایت افضل ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یحکیہ عن ربہ قال ایما عبد من عبادی خرج مجاھدا فی سبیل اللہ ابتغاء مرضاتی ضمنت لہ ان ارجعہ بما اصاب من اجر او غنیمۃ وان قبضتہ غفرت لہ ورحمتہ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس حدیث قدسی مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے بندون مین سے جاوے جہاد کرنیکو میری خوشنودی کے لیے مین ضامن ہوجاتا ہون اوسکے واسطے اسبات کا کہ لوٹا دون اوسکو ثواب یا مال غنیمت کا دیکر اور اگر قبض کرون اوسکی جان تو بخشون گا اوسکو اور رحمت کرون گا اوسپر **ف** حدیث قدسی اوسکو کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماوین کہ خدا عزوجل نے ایسا فرمایا ہے قرآن اور حدیث قدسی مین یہہ فرق ہے کہ قرآن کا لفظ اور مضمون دونون خدا تعالی کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا تعالی کا اور لفظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی خدا تعالی نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دلمین ڈالا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن کا جھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا جھونا درست ہے **باب مثل المجاھدین فی سبیل اللہ** اللہ تعالی کے راہ مین جہاد کرنیوالون کے مثال کے بیان مین **عن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل المجاھد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یجاھد فی سبیلہ کمثل الصائم القائم الخاشع الراکع الساجد **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ تعالی کے راہ مین جہاد کرتا ہے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اوسکی راہ مین جہاد کرتا ہے تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار اللہ سے ڈرنیوالا قیام اور رکوع اور سجدہ مین ہو **باب ما یعدل الجھاد فی سبیل اللہ عزوجل** یہہ باب بیان مین اسبات کے ہے کہ کون سا عمل ہے جو جہاد کے برابر ہو **عن** ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دلنی علی عمل یعدل الجھاد قال لا اجدہ ھل تستطیع اذا خرج المجاھد ان تدخل مسجدک فتقوم ولا تفتر وتصوم ولا تفطر قال من یستطیع ذلک **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا فرمایا مجھکو کوئی کام جو برابر ہو جہاد کے آپنے فرمایا مین نہین پاتا ایسا کوئی کام پھر فرمایا اوس آدمی سے کیا تو کرسکتا ہے یہہ کہ جب مجاہد اپنے گھر سے باہر ہو اور تو داخل ہو مسجد مین پھر کھڑا ہو تو نماز کے لیے اور کھڑا رہے تو ہمیشہ کبھی نہ تھکے اور رکھے تو روزہ

اور نہ افطار کرے اوسکو کبھی کہا اوس آدمی نے کون کرسکتا ہے یہ عن ابی ذر رانہ سأل نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل خیر قال ایمان باللہ قال ثم ماذا قال الجہاد فی سبیل اللہ
عزوجل ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ مین نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا
کام بہتر ہے یا رسول اللہ فرمایا اللہ پر ایمان لانا کہا کہ پھر کون سا یا رسول اللہ فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کے راہ
مین عن ابی ہریرۃ قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل
قال ایمان باللہ قال ثم ماذا قال الجہاد فی سبیل اللہ قال ثم ماذا قال حج مبرور
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سوال کیا کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر
ہے یا رسول اللہ فرمایا ایمان لانا اللہ تعالی پر کہا اوس نے پھر کونسا فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالی کے راہ مین
کہا پھر کونسا فرمایا حج کرنا حج مبرور یعنی جو مقبول ہو خدا کی جناب مین ف حج مقبول مردود ہونا اللہ تعالی
کو خوب معلوم ہے لیکن بعد حج کے جسکا دل دنیا سے بیزار ہوا اور عاقبت کی خوبی کا طلبگار تو علامت حج کے مقبول
ہونیکی ہے اور جو لوگ حج سے آکر زیادہ فاسق بدکار اور بخیل ہو جاتے ہین یہ علامت حج کے مردود ہونے کی
ہے درجۃ المجاہدین فی سبیل اللہ عزوجل عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال یا ابا سعید من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وجبت لہ الجنۃ
قال فعجب لہا ابو سعید قال اعدہا علی یا رسول اللہ ففعل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واخری یرفع بہا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین
السماء والارض قال وما ہی یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ
ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوسعید جو راضی ہو گیا خدا کی
مالکی پر ف خدا تعالی کے رب و مالک ہونے پر راضی ہونا یہ کہ جو کچھ تقدیر کرے اوس شخص کے لیے اوس سے
تنگ نہو اور تدبیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شرع مین جائز ہو ت اور اسلام کے دین ہونے پر
راضی ہو یہ کہ سوا اسلام کے طریقے کے اور کوئی طریقہ شادی غمی مین یا کھانے پینے وغیرہ مین خوش نہ ہو ت
اور محمد کی پیغمبر پر ف محمد کی نبوت پر وہی راضی ہوگا جو اونکے امر و نہی کو سب پر مقدم کریگا ت ایسا شخص
بہشت کے لائق ہو گیا کہا ابوسعید نے اچھی معلوم ہوئی ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ کلمہ عرض کیا پھر فرمایے یا رسول اللہ
آپنے پھر فرمایا پھر آپنے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اور
ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے ابوسعید رضی نے کہا یا رسول اللہ
وہ کونسی عبادت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا

ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے **عن** ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ ومات لا یشرک باللہ
شیئا کان حقا علی اللہ عزوجل ان یغفر لہ ھاجر او مات فی مولدہ فقلنا یا رسول اللہ
الا نخبر بھا الناس فیستبشروا بھا فقال ان للجنۃ مائۃ درجۃ بین کل درجتین
کما بین السماء والارض اعدھا اللہ للمجاھدین فی سبیلہ ولو لا ان اشق علی المؤمنین
ما اجد ما احملھم علیہ ولا تطیب انفسھم ان یتخلفوا بعدی ما قعدت خلف سریۃ
ولوددت انی اقتل ثم احیی ثم اقتل **ترجمہ** ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسنے ادا کی نماز اور دی زکوٰۃ اور خدا کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ جانتا ہو اور مرجاوے اسکو تعالیٰ بخشیگا
اوسکو ہجرت کی ہو اوس نے یا مرگیا وہین جہان پیدا ہوا تھا صحابہ نے یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہ اس بشارت
سے ہم خوش کردین لوگون کو آپنے فرمایا بہشت کے سو درجے ہین اور ہر درجے مین اتنا فرق ہے جتنا
فاصلہ ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور یہ درجے اونکے واسطے تیار کیے ہین جو جہاد کرتے ہین اوسکے
راہ مین اور اگر مین مشکل نہ سمجھتا مسلمانون پر اور دقت ہوتی اسبات کی کہ نہین پاتا مین وہ چیز جسپر سوار
کرون اون کو اور میرا ساتھ چھوٹ جانے سے ان لوگون کو ناخوشی بھی ہوتی تو مین نہ چھوڑتا ہمراہی کسی
ادنی لشکر کے اور مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ مارا جاؤن اور پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن

ف یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر لڑائی مین جاوین چھوٹی ہو یا بڑی لیکن
ابتدائے اسلام مین بے سہابی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے اس سبب سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہی رک جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند
نہ تھا کہ بجانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت
کا بیان ہے **ما لمن** اسلم وھاجر وجاھد جو شخص اسلام لاوے اور ہجرت اور جہاد کرے اوسکے
ثواب کا بیان **عن** فضالۃ بن عبید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
انا زعیم والزعیم الکفیل لمن اٰمن بی واسلم وھاجر ببیت فی ربض الجنۃ وبیت فی وسط الجنۃ وانا
زعیم لمن اٰمن بی واسلم وجاھد فی سبیل اللہ ببیت فی ربض الجنۃ وبیت فی وسط
الجنۃ وببیت فی اعلی غرف الجنۃ من فعل ذلک فلم یدع للخیر مطلبا ولا
من الشر مھربا یموت حیث شاء ان یموت **ترجمہ** فضالہ ابن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ فرماتے تھے مین زعیم ہون یعنی ضامن ہون اوس شخص کا جو مجھ پر ایمان لاوے اور

اطاعت کرے اور ہجرت کرے اوسکو ایک گھر ملیگا جنت کے باہر اور ایک اندر بیچمین اور تین ضامن ہون جو شخص ایمان لاوے میرے اوپر اور اطاعت کرے اور جہاد کرے اللہ کی راہ مین اوسکو ایک گھر ملیگا جنت کے باہر اور ایک جنت کے اندر بیچمین اور ایک جنت کے اُوپر سے اوپر درجون مین جس نے یہہ کام کیے (یعنی ایمان اور ہجرت اور جہاد) اوس نے نیکی کی کوئی بات نچھوڑی اور بُرائی سے بالکل دور رہا (یعنی استقدر اوسکے لیے کافی ہے) عن سبرۃ بن ابی فاکہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان قعد لابن آدم باطرقہ فقعد لہ بطریق الاسلام فقال تسلم وتذر دینک ودین آبائک فعصاہ فاسلم ثم قعد لہ بطریق الہجرۃ فقال تہاجر وتدع ارضک وسماءک وانما مثل المہاجر کمثل الفرس فی الطول فعصاہ فہاجر ثم قعد لہ بطریق الجہاد فقال تجاہد فہو جہد النفس والمال فتقاتل فتقتل فتنکح المرأۃ ویقسم المال فعصاہ فجاہد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن فعل ذلک کان حقا علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ ومن قتل کان حقا علی اللہ عز وجل ان یدخلہ الجنۃ او وقصتہ دابتہ کان حقا علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ او غرق کان حقا علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ

ترجمہ سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بیٹھتا ہے رستون پر انسان کے پہر روکتا ہے اوسکو رستے سے اسلام کے اور کہتا ہے اوسکو کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے دین کو اور اپنے باپ دادون کے دین کو پہر نہین سنتا آدمی اوسکی بات اور مسلمان ہو جاتا ہے اور روکتا ہے اوسکو ہجرت کے رستے سے کہتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو ف زمین سے مراد وطن ہے اور آسمان سے مراد وہ ہے جسکے نیچے اپنے وطن مین رہتا ہے یا زمین سے مراد گھر ہے اور آسمان سے مراد اسکے چھت ہے ف اور کہتا ہے کہ مہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑا اپنے لمبی ڈور مین ف گھوڑا لمبی ڈور مین یعنے رسی مین جیسے گھوڑے کو باندہ کر چرنے چھوڑتے ہین وہ اپنی جگہہ سے کہین جا نہین سکتا اسیطرح مہاجر بھی اپنی ہجرت گاہ چھوڑ کر نہین جا سکتا کیونکہ ہجرت گاہ کو چھوڑنا شرع مین جائز نہین لیکن بضرورت کسی جگہہ جانا جائز ہے ف پہر انکار کرتا ہے اوسکی بات کا انسان اور ہجرت کرتا ہے ف یعنی شیطانی وسواس کو تھوک دیتا ہے اور اللہ کے بہروسے پر نکل کھڑا ہوتا ہے ف پہر روکتا ہے اوسکو جہاد سے اور کہتا ہے تو جہاد کرتا ہے وہ ایک آفت ہے جان اور مال کے لیے اب تو لڑیگا اور مارا جاویگا پہر نکاح کر دین گے لوگ تیری جورو کا اور بانٹ لینگے تیرے مال پہر نہین سنتا انسان اوسکی بات اور جہاد کرتا ہے اور اوسکے بعد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کیے یہہ کام حق ہے اللہ پر کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین اگر وہ مارا جاوے یا اگر گر پڑے اوسکو اوسکی سواری یا مر جاوے ڈوب کر تو بہی حق ہے اللہ پر کہ لیجاوے اوسکو بہشت مین ف شیطان کے پہندون سے بچنا

نہیں ہوسکتا مگر اللہ کے فضل سے اور جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا وہ لوگ بیشک متقی ہیں اور اللہ نے ایسے ہی لوگوں کے لیے جنت بنائی ہے **باب من انفق زوجین فی سبیل اللہ عزوجل** باب ہے بیان میں اوس شخص کے جو جوڑا دے اللہ کی راہ میں **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ نودی فی الجنۃ یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلاۃ دعی من باب الصلاۃ ومن کان من اھل الجہاد دعی من باب الجہاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان فقال ابو بکر بابی انت وامی یا نبی اللہ ما علی من دعی من تلک الابواب من ضرورۃ فہل یدعی احد من تلک الابواب کلہا قال نعم وارجو ان تکون منہم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ میں یعنی دو چیزوں کا جوڑا جیسے دو کپڑے یا دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ) بلایا جاویگا بہشت میں یوں کہکر کہ اے اللہ کے بندے یہ بہتر چیز ہے جو کوئی ہوگا نمازی پکارینگے اوسکو نماز کے دروازے سے اور جو ہوگا مجاہد پکارینگے اوس کو جہاد والے دروازے سے اور جو ہوگا خیرات کرنیوالا پکارینگے اوسکو خیرات کے دروازے سے اور جو ہوگا روزہ دار پکارینگے اوسکو ریان کے دروازے سے ریان اوس دروازے کا نام ہے جسمیں سے روزہ دار جنت میں جاوینگے ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اوس پر کچھ جرم ہے جو پکارا جاوے سب دروازوں سے اور کوئی ایسا ہوگا بھی جو سب دروازوں سے بلایا جاوے آپنے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہوگے ف یعنی سب دروازوں سے بلائے جاؤگے اس حدیث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا** بیان اوس مجاہد کا جو لڑے اللہ کا نام بلند کرنیکے لیے **عن** ابی موسیٰ الاشعری قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یقاتل للذکر ویقاتل للغنم ویقاتل لیری مکانہ فمن فی سبیل اللہ قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا فہو فی سبیل اللہ ترجمہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا کہ لوگ لڑتے ہیں اسلیے کہ انکا ذکر اور چرچا ہوتا رہے اور بعضے لوگ لڑتے ہیں اسلیے کہ اونکو لوٹ ملے اور کچھ لوگ جہاد کرتے ہیں اسواسطے کہ اپنی فوقیت جتاویں لوگوں میں پھر ایسا کون ہے جو خدا کے راہ میں لڑتا ہو آپ نے فرمایا جو شخص لڑے اسلیے کہ بول بالا ہو اللہ کا تو وہ آدمی خدا کی راہ کا مجاہد ہے اور خدا کے واسطے لڑنا اسی کو کہتے ہیں **من قاتل لیقال فلان جری** بیان اوس

آدمی کا جو لڑے بہادر کہلانے کو عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اول الناس یقضی لھم یوم القیامۃ ثلاثۃ رجل استشھد فاتی بہ فعرفہ
نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال قاتلت فیک حتی استشھدت قال کذبت ولکنک
قاتلت لیقال فلان جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار
ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرأ القرآن فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت
فیھا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرأت فیک القرآن قال کذبت ولکنک
تعلمت العلم لیقال عالم وقرأت القرآن لیقال قاری فقد قیل ثم امر بہ
فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف
المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال ما ترکت من
سبیل تحب ان ینفق فیھا الا
انفقت فیھا لک قال کذبت ولکن لیقال انہ جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب
علی وجھہ فالقی فی النار ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین شخص ہین جنپر حکم ہوگا سب سے پہلے قیامت کے دن اول لایا جاویگا شہید پہر جتا دیگا اللہ تعالی اوسکو
اپنی نعمتین پہر پہچانیگا اونکو وہ شہید یعنی اقرار کریگا سب نعمتون کا پہر اللہ تعالی فرماویگا اوسکو کیا عمل کیا تونے
یعنی ان نعمتون کے شکر مین کہیگا مین لڑا تیرے راہ مین یہانتک کہ شہید ہوگیا مین حکم ہوگا کہ جہوٹھا ہے تو
اسبات مین بلکہ لڑا تو اسلیے کہ لوگون مین بہادر مشہور رہو اور خلق کہے کہ فلانا بڑا بہادر اور جرأت والا تہا اور
یہہ بہادری اور جرأت تیری دنیا مین مشہور ہو چکے پہر حکم ہوگا اوسکے لیے یعنے دوزخ کو لیجانیکا پہر گہسیٹینگے
اوسکو فرشتے منہہ کے بل اور ڈال دینگے آگ مین پہر آویگا وہ شخص جس نے سیکہا علم اور سکہایا اور رڑون
کو اور پڑہا قرآن جتا دیگا اللہ اوسکو اپنی نعمتین پہر یہہ اقرار کریگا اون سب کا پہر پوچہیگا کیا عمل کیا ان
نعمتون کے بدلے یہہ شخص کہیگا علم پڑہا مین نے اور پڑہایا اور پڑہا تیرے واسطے قرآن کو حکم ہوگا کہ
جہوٹہا ہے تو بلکہ سیکہا تو نے علم اس لیے کہ عالم مشہور ہو دنیا مین اور قرآن پڑہا اس لیے کہ لوگ تجھے
قاری کہین اور تو مشہور ہو چکا اسی نام سے پہر حکم ہوگا اوسکے لیئے اور کہینچین گے اوسکو منہہ کے بل
آخر جا پڑیگا آگ مین پہر آویگا وہ آدمی جسکو وسعت دی تہی اللہ تعالی نے اور تہا اوسکے یہان مال ہر قسم
کا اوسکو جتا دیگا اپنی نعمتین اور وہ اقرار کریگا اون سب نعمتون کا پہر حکم ہوگا اوسکو کہ کیا عمل کیا تونے
ان چیزون کے شکر مین کہیگا کہ خرچا مین نے مال ہر جگہہ جہان جہان تیری رضامندی تہی اور نچہوڑا

مجھسے کوئی راستہ جسمین تو نے خرچ کرنا فرمایا تہا حکم ہوگا کہ تو جھوٹہ بولتا ہے بلکہ تو سخی کہلانیکو دیتا تہا اور تو سخی مشہور ہو چکا پہر حکم ہوگا اوسکے لیے اوندہا کھینچ لیجاوین گے اوسکو منہہ کے بل آخر جا پڑے گا دوزخ مین **مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ مِنْ غَزَاتِهِ إِلَّا عِقَالًا** بیان اوس آدمی کا جس نے جہاد کیا اللہ کے راہ مین اور غرض نہ رکہے جہاد کرنے سے مگر ایک رسی جسے باندہتے ہین پاؤن اونٹ وغیرہ کا **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جہاد کرے اللہ تعالے کے راہ مین اور نیت نہ رکہے مگر رسی لینے کی بس اوسکو وہی چیز ملیگی جو اوسکی نیت مین ہے یعنے جہاد کا ثواب نہو گا کیونکہ اوسکی نیت خالص نہی اگرچہ رسی کوئی بڑی چیز نہین ہے مگر اتنا ذرا سا ہی خیال رکہنے سے خلوص کو دہبا لگتا ہے اور ثواب مٹ جاتا ہے چاہیے کہ سوا خدا کے اور کسی امر کا خیال نہ کرے) **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جہاد کرے اس نیت سے کہ ملے اوسکو عقال یعنی پائے بندا اونٹ کا وہ پاویگا وہی چیز جسکا ارادہ کیا **ف** یعنی جیسی نیت ویسی مراد ملیگی انسان کو لازم ہے کہ اللہ سے خدا مندی طلب کرے اور دین کا کام رذیل چیزون کے حاصل کرنے کے لیے نہ کرے **مَنْ غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ** بیان اوس غازی کا جو مزدوری اور نام آوری چاہے **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ **ترجمہ** ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اگر کوئی شخص جہاد کرے مزدوری کی طمع سے کہ (روپیہ ملیگا) اور نام پیدا کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کچہہ ثواب نہو گا پہر اوس شخص نے یہی پوچہا آپنے یہی جواب دیا تین بار اوسکو کچہہ ثواب نہین ہے پہر فرمایا آپنے اللہ جل جلالہ نہین قبول کرتا مگر وہ عمل جو خالص اوسی کے لیے ہو اور اوسکے کرنے سے خاص خدا کی رضامندی مقصود ہو (نہ دنیا کا مال متاع یا نام آوری اور نہ خدا کے نزدیک وہ نیکی نیکی رہیگا بلکہ وبال ہوگی) **ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ** جو شخص لڑے اللہ کے راہ مین اوٹنی کے دوبارا دوہانے

تب اوس کے ثواب کا بیان **عن** معاذ بن جبل انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قاتل
فی سبیل اللہ عز وجل من رجل مسلم فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ ومن سأل اللہ القتل من عند
نفسہ صادقا ثم مات او قتل فلہ اجر شہید ومن جرح جرحا فی سبیل اللہ او نکب
نکبۃ فانہا تجیء یوم القیامۃ کاغزر ما کانت لونہا کالزعفران وریحہا کالمسک ومن جرح
جرحا فی سبیل اللہ فعلیہ طابع الشہداء **ترجمہ** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد مسلمان لڑے اللہ عزت اور بزرگی والے کے راہ مین اوٹنی کے دوبارا دودہ تا وہ
تک **ف** دوبارہ دودہ اوتارے تک کے یہہ معنی ہین کہ جانور کا جب دودہ دوہتے ہین تو وہ جانور اپنا دودہ
اوپر چڑہا لیتا ہے پہر اوسکو ذرا سی دیر چہوڑ دیتے ہین وہ پہر دودہ سے اپنی چہاتیون کو بہر دیتا ہے پہر دوبارا
دوہنا شروع کرتے ہین اور فواق ناقہ کے یہی معنی ہین اور مراد اوس سے ذرا سی دیر ہے یعنی جو شخص اللہ تعالے
کے راہ مین اتنی دیر لڑیگا تو اوسکے حق مین آپنے فرمایا ہے **ف** کہ واجب ہوگئی اوس کے لیے جنت اور جس
آدمی نے سچے دل سے دعا کی اللہ تعالی کی جناب مین اپنے مارے جانیکے لیے خدا کے راہ مین پہر وہ مر گیا یا
قتل ہوا اوسکو شہید کے برابر ثواب ہے اور جسکو کچہہ زخم لگے اللہ تعالی کے راہ مین یا پڑے کوئی مصیبت پہر
آویگا قیامت کے دن ایسا کہ گویا ابہی گہائل ہوا ہے اور رنگ اوسکا زعفرانی اور خوشبو مشک کی ہوگی یعنی
بدنما اور بدبودار نہوگا زخم اوسکا اور جسکے بدن مین زخم ہوا اللہ تعالی کے راہ کا سوا اوسپر مہر ہے شہیدون کی
ف اللہ تعالی کے راہ مین سعی کرنیکے وقت جو زخم وغیرہ لگتے ہین قیامت کے دن اوسکے بدن پر وہی
علامت شہیدون کی ہوگی جیسی مہر نشانی ہوتی ہے

باب من رمی فی سبیل اللہ عز وجل

اللہ تعالی کے راہ تیر انداز کا بیان **عن** عمرو بن عبسۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ تعالی کانت لہ نورا یوم القیامۃ ومن رمی
بسہم فی سبیل اللہ بلغ العدو او لم یبلغ کان لہ کعتق رقبۃ ومن اعتق رقبۃ مؤمنۃ
کانت فداءہ من النار عضوا بعضو **ترجمہ** عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بوڑہا ہوا اللہ تعالی کے راہ مین ہوگا اوسکے لیے نور قیامت کے دن اور جسنے
مارا تیر اللہ تعالی کے راہ مین دشمن تک گیا ہو یا درمیان مین رہگیا گویا اوس نے آزاد کیا ایک غلام اور جسنے
آزاد کیا غلام ایماندار سو آزاد ہوگیا آگ سے اوسکے بدلے مین آزاد کرنیوالیکا بدن سارا ہر ایک عضو بدلے
مین عضو کے **عن** ابی نجیح السلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من
بلغ بسہم فی سبیل اللہ فہو لہ درجۃ فی الجنۃ فبلغت یومئذ ستۃ عشر سہما قال

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ عَدْلُ مُحَرَّرٍ ترجمہ
ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پھینکا تیر اللہ کے راہ مین ملیگا
اوسکو درجہ جنت مین اس بار نیکے بدلے ابونجیح نے کہا مینے اوس رسولؐ سے تیر اللہ کے راہ مین چلاے اور جس نے
چلایا تیر اللہ تعالی کے راہ مین یہہ تیر چلانا اوسکے لیے بردہ آزاد کرنیکے برابر ہے عن کعب بن مرۃ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهُ
يَقُوْلُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الدَّرَجَةُ
قَالَ اَمَا اِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ اُمِّكَ وَلٰكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ ترجمہ کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے اون سے شرحبیل بن سمط نے کہا ای کعب ہمین حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ڈرو اوسمین
فرق یا کمی بیشی کرنے سے کعب نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اسلام
مین بوڑھا ہوا اللہ کے راہ مین (جہاد کرکے) اوس کا بڑھاپا قیامت کے روز اوسکے لیے نور ہوگا شرحبیل نے کہا
ہمین حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ڈرو انہون نے کہا مینے سنا آپ سے آپ فرماتے تھے تیر مارو جسکا تیر
دشمن تک پہنچیگا اوسکو ایسا ایک درجہ بلند کریگا یہہ سکر ابن النحام نے کہا یا رسول اللہ درجہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ درجہ نہین ہے جیسا تمہارا دروازا ہے بلکہ
دو درجون کے بیچمین اتنا فاصلہ ہے جتنی دو زمین سو برس مین جاوے (اللہ اکبر کچھ ٹھکانا ہے) عن

عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ
اَخْطَاَ اَوْ اَصَابَ كَانَ لَهُ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدَاءَ كُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ
جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیر اللہ کے راہ مین لگا ہو دشمن کو یا خطا گیا ہو گیا
اوسکو ثواب ایک بردہ آزاد کرنیکا اور جس آدمی نے آزاد کیا غلام مسلمان ہو گیا ہر عضو اوس غلام کا آزاد کرنیوالے
کے ہر عضو کا چھٹکارا آگ سے دوزخ کے اور سفید ہوے اللہ کے راہ مین جس کسی کے کچھ بال ہوگا اوسکے لیے نور
دن قیامت کے عن عقبۃ بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل یدخل

ثَلٰثَةً نَفَرٍ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيْ بِهٖ وَمُنْبِلَهُ ترجمہ
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزت اور بزرگی والا جنتی کریگا تین آدمی کو
بسبب تیر کے اول بنانیوالا نیک نیتی اور ثواب پانیکی غرض سے دوسرا تیر چلانیوالا اور تیسرا تیر دینے والا یعنے
تیر انداز کو **باب من کلم فی سبیل اللہ عز وجل** اللہ تعالے

کے راہ مین زخمی ہوتیگا بیان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیمۃ وجرحہ یثعب دما اللون لون دم والریح ریح المسک ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی زخمی ہوتا ہے اللہ کی راہ مین اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون گھائل ہوتا ہے اوسکے راہ مین البتہ وہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکے زخم سے ٹپکتا ہوگا خون جسکی رنگت ظاہر اخون کی سی ہوگی اور خوشبو اوسکی مشک کی سی عن عبد اللہ بن ثعلبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زملوھم بدمائھم فانہ لیس کلم یکلم فی اللہ الا اتی یوم القیمۃ جرحہ یدمی لونہ لون دم وریحہ ریح المسک ترجمہ عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھانپ دو اونکو خون آلود اسلیئے جسکو زخم لگا ہوگا اللہ تعالی کے راہ مین اوسکو لاوینگے اور زخم سے خون رواں ہوگا رنگ اوسکا خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی ف یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے لیے فرمائی جو جہاد مین زخم کہا کر شہید ہو گئے تھے فرمایا اونکو غسل دیا ضرور نہین یون ہی اونکو دفن کر دو قیامت کے روز وہ زخمون سمیت خون بہتے ہوئے اوٹھینگے ما یقول من تطعنہ العدو جب دشمن لڑائی مین زخم مارے تو کیا کہنا چاہیے یعنی مسلمان کو جو زخم کھاوے عن جابر بن عبد اللہ قال لما کان یوم احد ولی الناس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناحیۃ فی اثنی عشر رجلا من الانصار وفیھم طلحۃ بن عبید اللہ فادرکھم المشرکون فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من للقوم فقال طلحۃ انا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما انت فقال رجل من الانصار انا یا رسول اللہ فقال انت فقاتل حتی قتل ثم التفت فاذا المشرکون فقال من للقوم فقال طلحۃ انا قال کما انت فقال رجل من الانصار انا فقال انت فقاتل حتی قتل ثم لم یزل یقول ذلک ویخرج الیھم رجل من الانصار فیقاتل فقتل من قبلہ حتی قتل حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطلحۃ بن عبید اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من للقوم فقال طلحۃ انا فقاتل طلحۃ قتال احد عشر حتی ضربت یدہ فقطعت اصابعہ فقال حس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو قلت بسم اللہ لرفعتک الملائکۃ والناس ینظرون ثم رد اللہ المشرکین ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ احد کے روز جب مسلمانون کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کونے مین تھے بارہ انصاری آدمیون مین اور اون مین طلحہ بن عبید اللہ بھی تھے مشرکون نے اون کو گھیرا

(اس خیال سے کہ تھوڑے سے آدمی ہیں ان کو مار لو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکھ کے فرمایا اب ہماری طرف سے کون لڑیگا (اور کون ہمکو بچا ویگا) طلحہ نے کہا میں یارسول اللہ آپنے فرمایا تم اپنے حال پر رہو (یعنی تم ٹھیرے رہو) ایک شخص انصاری بولا یارسول اللہ میں۔ آپنے فرمایا تو پھر وہ لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پھر آپنے لوگون کیطرف دیکھا اور فرمایا کون حفاظت کریگا قوم کی (یعنی اون کی طرف سے لڑیگا) طلحہ نے کہا میں آپنے فرمایا تم اپنے حال پر رہو ایک شخص انصاری بولا میں یارسول اللہ آپنے فرمایا تو پھر وہ لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پھر برابر آپ اسیطرح فرماتے رہے اور ایک ایک مرد انصاری لڑائی کے لیے نکلتا گیا اور لڑتا گیا اور شہید ہوتا رہا یہانتک کہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رہ گئے اوقت آپنے فرمایا اب کون لڑیگا طلحہ نے کہا میں پھر طلحہ ہی لڑے پہلے گیارہ شخصون کی مانند یہانتک کہ اونکے ہاتھہ پر ایک ضرب لگی اور انگلیان کٹ گئیں اونہون نے کہا حس (یعنی آہ یہ کلمہ درد کیوقت کہتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا (جب تجھے زخم لگاتہا) تو فرشتے تجھے اوٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے پھر اللہ جل جلالہ نے مشرکون کو پھیر دیا

ف معلوم نہیں اونکے دل میں کیا آیا کہ خود ہی لوٹے ابوسفیان بولا اب میں اگلے سال تم سے لڑونگا اور لشکر سمیت لوٹ گیا پھر راہ میں جاکر پچھتایا

باب من قاتل فی سبیل اللہ فانتزع علیہ سیفہ فقتلہ

بیان اوس شخص کا جسکو لگی اوسکی تلوار اور لی گئی اور مر جاوے اوس سے

عن سلمۃ بن الاکوع قال لما کان یوم خیبر قال اخی قتالا شدیدا فمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارتدّ علیہ سیفہ فقتلہ فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک و شکوا فیہ رجل مات بسلاحہ قال سلمۃ فقفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر فقلت یا رسول اللہ ائذن لی ان ارجز بک فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اعلم ما تقول قلت واللہ لولا اللہ ما اہتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقت فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا المشرکون قد بغوا علینا فلما فضیت رجزی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال ہذا قلت اخی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحمہ اللہ فقلت یا رسول اللہ ان ناسا یلہبون الصلاۃ علیہ یقولون رجل مات بسلاحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ان جاہد جاہدا

ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خیبر کی لڑائی میں میرا بھائی بہت لڑا حضرت کے ساتھہ ملکر پھر پلٹ کر لگی اوسکو تلوار اوسکے پھر مر گیا وہ اور چرچا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون نے اسبات کا اور شک کیا اوسکے مرجانے میں اسلیے کہ وہ مر گیا اپنے ہتیار سے جب لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم خیبر سے کہا مین نے یارسول اللہ مجھکو اذن ہو جسپر پڑہون پہر حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اور بولے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ سمجھکر بات کرنا اے اکوع رضہ نے اللہ کی قسم اگر نہوتی عنایت خدا کی نہ ملتی ہمکو راہ ہدایت کی اور نہ یقین لاتے ہم کسی بات پر اور نہ نماز پڑہتے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہتے ہو کہا اکوع رضہ نے پہر یا اللہ جل شانہ ہمکو اطمینان دے اور جما ہمارے پاؤن مقابلے مین دشمنون کے اور مشرک بدل گئے ہم پر کہنے لگے سلمہ بن اکوع رضہ کہ جب پورا کر چکا مین اپنا رجز **ف** رجز کلمات موزون کو کہتے ہین جسکو عرب کے لوگ لڑائی کے وقت یا خوشی مین پڑہتے ہین **ت** اوس وقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسنے کہا اسطرح یعنے یہہ رجز کس نے تصنیف کیا **ف** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر رحم کرے اوسپر عرض کیا مین نے یارسول اللہ فدا کی قسم لوگ خوف کرتے تھے اوسپر نماز پڑہنے سے اور کہتے تھے یہہ آدمی اپنے ہتیار سے مرا ہے آپنے فرمایا مرا وہ سچی مین اور ہوا مجاہد **ف** یعنے اپنے ہتیار سے مرنا وہ اور بات ہے اور یہہ مرنا اور قسم کا ہے کیونکہ اوسنے اپنا ہتیار لینے پر نہین چلایا بلکہ دشمن پر چلایا تھا تو دشمن کو مارنیکی کوشش مین مرا ہے اگرچہ دشمن کو مارتے مین اوسکی تلوار اوس پر لوٹ پڑی تو اوسمین اوس کا کچھ قصور نہین **قال** ابن شہاب ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ قُلْتُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ **ترجمہ** کہا ابن شہاب نے جو اوپر کا راوی ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث مین کہ مین نے پوچھا سلمہ بن اکوع رضہ کے بیٹے سے اوس نے اپنے باپ سے اسیطرح حدیث بیان کی لیکن یہہ بات زیادہ کہی کہ جب کہا ابن اکوع نے کہ لوگ کہتے ہین اوسکی نماز پڑہنے سے اوسکے جواب مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹے ہین وہ لوگ وہ مرا کوشش مین جہاد کے اور مجاہد ہوا اور اوسکو دو اجر ہین اپنی انگلیون سے اشارہ کرکے فرمایا **بَابُ مَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى** اس باب مین بیان ہے اللہ تعالی کے راہ مین مارے جانیکی آرزو کرنیکا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَكِنْ لَا يَجِدُونَ حَمُولَةً وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَوَدِدْتُ أَنِّي قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر شاق ہوتا میرے امت پر تو نہ چھوڑتا مین ساتھہ کسی لڑنے لشکر کا لیکن نہین میسر لوگون کو جو برداشت اور نہین پاتا ہون مین وہ چیز جسپر سوار کرون اون سب کو اور شاق ہے اوپر میرے یہہ بات بھی کہ چھٹ جاوے میرا

ساتھ اون سے اور مین بہت چاہتا ہون کہ مارا جاؤن اللہ تعالی کے راہ مین اور پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن اور پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول والذی نفسی بیدہ لولا ان رجالا من المؤمنین لا تطیب انفسہم ان یتخلفوا عنی ولا اجد ما احملہم علیہ ما تخلفت عن سریۃ تغزو فی سبیل اللہ والذی نفسی بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیا ثم اقتل ثم احیا ثم اقتل ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر نہوتے ایماندار لوگون کو ناخوشی میرا ساتھ چھوٹ جانے کے سبب سے اور نہوتی یہہ دقت بھی کہ نہین پاتا مین وہ چیز جسپر سوار کرون اونکو تو نہوتا مین ساتھ کسی لشکر کا جب وہ لشکر اللہ کی راہ مین لڑنے کو جاتا قسم ہے مجھے اپنے جان کی مالک کی مین بہت چاہتا ہون کہ مارا جاؤن اللہ تعالی کے راہ مین اور پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن اور پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن

عن ابی عمیرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من نفس مسلمۃ یقبضہا ربہا یحب ان ترجع الیکم وان لہا الدنیا وما فیہا غیر الشہید قال ابن ابی عمیرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اقتل فی سبیل اللہ احب الی من ان یکون لی اہل الوبر والمدر ترجمہ ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کا جی نچاہیگا کہ پھر آوے دنیا مین مرنیکے بعد اگر چہ اوسکو وہین دنیا سارے لیکن شہید چاہیگا کہ پھر دنیا مین جاؤن اور دوبارہ اللہ کے راہ مین مارا جاؤن ابن ابی عمیرہ نے کہا اپنے فرمایا اسکو راہ مین مارا جانا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے گانون یا شہر مین رہنے سے

باب من قتل فی سبیل اللہ عزوجل

اللہ تعالی کے راہ مین مارا جانیوالے کا بیان

عن جابر یقول قال رجل یوم احد ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ فاین انا قال فی الجنۃ فالقی تمرات فی یدہ ثم قاتل حتی قتل ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ بولا ایک آدمی جنگ احد کے روز فرماہی یارسول اللہ اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کے راہ مین تو کہان ہوگا میرا ٹھکانا فرمایا آپنے کہ جنت مین پھر ڈالدیا اوسنے ہاتھ مین کے کھجورین اپنکو وہ کھارہا تھا جنت مین جائیگا تو اشتیاق مین پھر لڑا اور مارا گیا

باب من قاتل فی سبیل اللہ تعالی وعلیہ دین

بیان اوس شخص کا جو لڑے اللہ تعالی کے راہ مین اور اوسپر قرض ہو

عن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یخطب علی المنبر فقال ارایت ان قاتلت فی سبیل اللہ صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر الیکفر عنی سیاتی قال نعم ثم سکت ساعۃ قال این السائل انفا فقال الرجل فہا انا ذا قال ما قلت قال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر الیکفر اللہ عنی سیاتی قال نعم الا الدین سارنی بہ جبریل انفا ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ خطبہ پڑھتے تھے منبر پر کہا فرمایئے اگر میں لڑوں اللہ کے راہ میں جہاد اور ثواب کی نیت سے اور سنبھلے پھیروں لڑائی سے کیا معاف ہو جائینگے میرے گناہ فرمایا آپنے ہاں پھر آپ چپکے رہے ایک ساعت فرمایا کہاں ہے وہ سائل وہ آدمی بولا کہ حاضر ہوں میں یا رسول اللہ فرمایا آپنے کیا کہا تو نے وہ بولا کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالے کے راہ میں ثابت قدم رہکر ثواب کی لیے لڑوں اور نہ ہٹوں مقابل سے دشمن کے کیا بخشدیگا اللہ تعالی میری خطائیں آپنے فرمایا کہ ہاں مگر قرض نہ بخشا جائیگا (کیونکہ قرض بندے کا حق ہے) آپنے فرمایا یہہ جبرئیل نے ابھی کہا مجھسے چپکے سے (ابن حجر نے کہا مثل قرض کی ہیں سارے ظلم جو خدا کے بندوں پر کرے وہ معاف ہونگے اگرچہ شہید ہو جب اوس سے معاف کرادے) عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر ایکفر اللہ عنی خطایای قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فلما ولی الرجل ناداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او امر بہ فنودی لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت فاعاد علیہ قولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الا الدین کذلک قال لی جبریل علیہ السلام ۲۲۰۰ رجمہ عبد اللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ آیا ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا فرمایئے یا رسول اللہ اگر لڑوں راہ میں اللہ تعالی کے ثابت قدم ہو کر ثواب پانے کی غرض سے اور نہ ہٹاؤں قدم اپنا لڑائی سے کیا معاف کر دے گا اللہ تعالی میری خطائیں آپنے فرمایا کہ ہاں جب چلا گیا وہ شخص پکارا آپنے اسکو یا کسیکو فرمایا کہ بلاؤ اسکو پھر آپنے فرمایا اس آدمی کو کیا کہتے تھے تم اوس نے کہی وہی پہلی بات آپنے فرمایا کہ ہاں مگر قرض نہیں معاف ہونیکا اسیطرح فرمایا ہے مجکو جبرئیل علیہ السلام نے عن ابی قتادۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام فیہم فذکر لہم ان الجہاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل الاعمال فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ ایکفر اللہ عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل قال لی ذلک ۲۲۰۱ رجمہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں اور ذکر کیا اونکے روبرو جہاد کرنا خدا کے راہ میں اور ایمان لانا اللہ پر سب کاموں سے بڑھکر ہے اتنے میں کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا فرمایئے یا رسول اللہ اگر میں لڑوں اللہ کے راہ میں کیا معاف کردیگا میرے خطاؤں کو آپنے فرمایا کہ ہاں اگر تو ثابت قدم رہے اور نیت ثواب کی رکھے اور پیٹھ نہ پھیرے دشمن کو لیکن قرض نہیں معاف ہو سکتا ایسے کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھسے ایسے ہی فرمایا عن ابی قتادۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو اتنی ہی تکلیف شہادت میں ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی کو چیونٹی نیش میں ہوتی ہے (یا جوئنی یا کھٹمل کے کاٹنے میں) پھر بعد اوسکے آرام ہی آرام ہے جیسے کہ بے مصیبت کا

الشَّهَادَةِ شہادت چاہنیکا بیان **عَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ

ترجمہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صدق دل اور سچی نیت سے چاہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید ہونا پہنچا دیگا اللہ تعالیٰ اوسکو مقام میں شہیدوں کے اگرچہ مرجاوے وہ اپنے بستر پر

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مَنْ قُبِضَ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ

فَهُوَ شَهِيدٌ الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالنُّفَسَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدًا

ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ حال میں جو شخص مرجاوے وہ شہید ہے اللہ تعالیٰ کے راہ میں شامل ہو کر قتل ہو جائے یا ڈوب جاوے یا دستوں سے مرجاوے یا طاعون کی بیماری سے مرجاوے یا عورت نفاس میں مرجاوے ان سب کو درجہ شہادت ہے **ف** طاعون کی بیماری سے وہ مراد ہے یعنی شہادت کے درجے کا فرہی کے ہاتھ سے مارے جانے پر منحصر نہیں بلکہ درجہ شہادت موقوف ہے صبر پر اور ان چیزوں میں بڑا صبر کرنیوالا ہے اور گریبے صبر ہے خواہ کافر کے ہاتھ سے مارا جاوے یا ان بیماریوں میں مرجاوے تو کسی قدر ثواب اور درجہ پاوے گا **عَنْ** الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ

وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا

قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا

فَيَقُولُ رَبُّنَا انْظُرُوا إِلَى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ

فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ

ترجمہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑا ہوگا شہیدوں میں اور ان لوگوں میں جو مرگئے ہیں اپنے بستروں پر ہمارے رب کے روبرو ان آدمیوں کے واسطے جو مرگئے ہیں وبا سے شہید کہیں گے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ مارے گئے ہیں یہ جیسے ہم لوگ مارے گئے تھے اور کہیں گے بستروں پر مرنے والے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ لوگ مرے ہیں ہماری طرح بستر پر حکم ہوگا ہمارے رب کیطرف سے کہ دیکھو ان لوگوں کے زخموں کو اگر شہیدوں سے ملتے ہیں تو بیشک شہیدوں میں کے ہیں اور جب دیکھیں گے اونکو تو زخم اونکے شہیدوں کی مانند ہونگے **اجتماع القاتل والمقتول في سبيل الله شهيد**

اور اوسکا جو شخص کہ قاتل تہا ان دونوں کے جنتی ہونیکا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل یعجب من رجلین یقتل احدہما صاحبہ وقال مرۃ اخری لیضحک من رجلین یقتل احدہما صاحبہ ثم یدخلان الجنۃ تفسیر ذلک **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ الی رجلین یقتل احدہما الاخر کلاہما یدخل الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیقاتل فیستشہد **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہے اللہ عزت اور بزرگی والا دو آدمیون سے کہ لڑے وہ دونون اور مارڈالا ایک نے دوسرے کو اور دوسری بار اپنے یون فرمایا کہ ہنستا ہے اللہ دو آدمیون کے معاملے کی طرف سے کہ مارا ایک نے دوسرے کو اور دونون داخل ہوئے جنت مین اور تفسیر اسکی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنستا ہے اللہ تعالے دو آدمیون کو دیکہکر کہ لڑے اسمین اور مارڈالا ایک نے دوسرے کو اور دونون گئے بہشت مین اور بیان اسکا یون ہے کہ ایک شخص انمین کا لڑتا تہا اللہ تعالی کے راہ مین سو مارا گیا یعنے شہید ہوگیا اور مارنیوالے نے توبہ کی یعنے اللہ جلشانہ نے اوسکو اسلام نصیب کیا بعد اوسکے وہ شخص بہی اللہ تعالی کے راہ مین لڑکر مرگیا اور درجہ شہادت پایا **ف** ہنسے سے مراد یہان خوش ہونا ہے کیونکہ اللہ جلشانہ اپنے بندون پر نہایت رحیم ہے اور چاہتا ہے کہ کسی بندے پر عذاب نہو لیکن ہمارے اعمالون کی شامت ہے جو ہم عذاب کا رستا اختیار کرتے ہین **فضل الرباط** خوبی اور بزرگی پہرا دینے کی **عن** سلمان الخیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من مرابط یوما ولیلۃ فی سبیل اللہ کان لہ کاجر صیام شہر وقیامہ ومن مات مرابطا اجری لہ مثل ذلک من الاجر واجری علیہ الرزق وامن من الفتان **ترجمہ** سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالے کے راہ مین ایک دن رات کا تو ہوا اوسکو ثواب ایک مہینے کے روزون اور نماز کا اور جو مرگیا پہرا دینے کی حالت مین جاری رہیگا اوسکی لیے اسیقدر ثواب اور جاری رہیگا رزق اوسکا اور بچ گیا فتنہ ڈالنیوالے کے فساد سے **ف** رباط جہاد کے زمانے مین اوس جگہہ کی چوکی پہرے کا نام ہے کہ جہان سے دشمن کے آنیکا احتمال ہے فتان سے مراد قبر کے فتنے اور فساد ہین جو شخص پہرے مین مرا اوسکو چوکی دینے کا ثواب قیامت تک ملتا رہیگا اور روزی ہمیشہ کہلی رہیگی یعنے ثواب اوس آدمی کا کبہی بند نہوگا **عن** سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رابط فی سبیل اللہ یوما ولیلۃ کانت لہ کصیام شہر وقیامہ فان مات اجری علیہ عملہ الذی کان یعمل وامن الفتان واجری علیہ رزقہ **ترجمہ** سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالے کے راہ مین ایک دن اور رات ہوا اوسکو مثل ایک

مہینے کے روزون اور نماز کی ثواب اور جاری رہیگا اوسکا کام جو وہ کر رہا تہا اور بچیگا فتنون سے قبر اور حشر
کے اور محفوظ ہوگا رزق اوسکا عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الف یوم فیما سواہ من المنازل ترجمہ عثمان
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرا دینا اللہ تعالی کے راہ مین ایک دن بہتر ہے
ہزار دنون سے اور مقامون مین عن عثمان بن عفان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم
فی سبیل اللہ خیر من الف یوم فیما سواہ ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ مین ایک دن ہزار دنون سے بہتر ہے **فضل الجہاد فی البحر**
دریا مین جہاد کرنیکی فضیلت کا بیان عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ذھب الی قباء یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام بنت ملحان
تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ وجلست تفلی
راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک
یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا البحر ملوکا علی
الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ شک اسحاق فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم
فدعا لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نام وقال الحارث ثم نام ثم استیقظ وھو یضحک
فقلت لہ ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ ملوکا
علی الاسرۃ او مثل الملوک کما قال فی الاول فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم
قال انت من الاولین فرکبت البحر فی زمان معاویۃ فصرعت عن دابتھا حین خرجت من البحر
فھلکت ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے قبا کی طرف
(قبا نام ہے ایک جگہ کا مدینہ کے نزدیک) تو آتے ام حرام کے یہان وہ بیوی اوسکو کہانا کہلاتی اور ام حرام
بیٹی ملحان کی بیوی تہی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اتفاقا ایک روز تشریف لائے اوسکے گہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تو کہانا کہلایا ام حرام نے اوسکو اور بیٹہ کر اوسکے سر کی جوئین دیکہنے لگی پہر سو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پہر اوٹہے ہنستے ہوئے وہ بیوی فرماتے ہین کہ مینے کہا کیا دیکہکر ہنسے آپ یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجہے
میری امت کے لوگ جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالی کی راہ مین اور چڑہتے ہین دسے لوگ بلندی پر اس
دریا کے اور بادشاہ بنے بیٹہے ہین تختون پر یا یون فرمایا کہ بادشاہ ہون کی مانند تختون پر ہین شک ہوا راوی
کو یعنے مثل کا لفظ فرمایا تہا یا بغیر اسکے فرمایا تہا ملحان کی بیٹی فرماتی ہین مینے عرض کیا کہ دعا کیجیے اسکے

یارسول اللہ میرے لیے کہ مجھکو اللہ تعالیٰ اون مین سے کرے آپنے اوسکے لئے دعا کی اور پھر سو گئے اور حارث کی روایت مین یون ہے پھر ہنسے پھر جاگے آپ پھر ہنسے مین نے عرض کیا کسبات پر ہنسے آپ یارسول اللہ آپنے وہی پہلا جواب فرمایا پھر کہا مین نے کہ دعا کیجیے میرے لیے یارسول اللہ آپنے فرمایا کہ تو پہلون مین کی ہے (یعنی تو اون مین شریک ہو چکے پہلے دعا سے اب کیا حاجت ہے) دوسرے لشکر مین شریک ہونیکی انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پھر ام حرام سمندر مین سوار ہوئین معاویہ کے زمانے مین (یعنی جب وہ دریا مین جہاد کو گئی تھی حضرت عثمان رض کی خلافت مین) اور جانور پر سے گرین جب دریا سے اوترین اور مر گئین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْنَا بِمَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ رَاَيْتُ قَوْمًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قُلْتُ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَنَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَرَكِبَتْ مَعَهٗ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُدِّمَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَاَنْدَقَّتْ عُنُقُهَا

سرجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہا ام حرام نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہان اور سو گئے پھر اوٹھے ہنستے ہوئے کہا مین نے مین صدقے کرون اپنے ماں باپ کو آپ پر سے آپ کس بات پر ہنسے ہین آپ نے فرمایا مین نے دیکھا لوگون کو اپنی امت کے اس دریا مین سوار ہوتے ہوئے جیسے بادشاہ اپنے تختون پر مین نے کہا دعا کر یے میرے لیے کہ اللہ مجھکو اون مین سے کرے آپنے فرمایا تو اونہین مین کی ہے پھر سو گئے اور پھر اوٹھے ہنستے ہوئے پھر ویسا مین نے آپنے وہی بات فرمائی جو اول بیان ہو چکی پھر کہا مین نے دعا کیجیے میرے لیے آپ نے فرمایا تو اول والونمین ہو چکی پھر آئی یہ بیوی عبادہ بن صامت رض کے نکاح مین اور گئین دریا کے سفر کو اونکے ساتھ (حضرت عثمان رض کی خلافت مین معاویہ رض کے ساتھ جہاد کے لیے) جب نکلنے لگین تو خچر سامنے آیا اوس پر چڑھین پھر گرین تو گردن اونکی ٹوٹ گئی (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اون کے حق مین قبول ہوئی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون کی شوکت اور عزت سے اور بحری اور بری لڑائیون کے سامان کرنیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوتے ہین)

غزوۃ الہند

ہندوستان مین جہاد کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَاِنْ اَدْرَكْتُهَا اُنْفِقْ فِيْهَا نَفْسِيْ وَمَالِيْ فَاِنْ اُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ اَفْضَلِ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ اَرْجِعْ فَاَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ

سرجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ

ہندوستان مین مسلمان جہاد کرینگے تو اگر وہ جہاد مین تیرے سامنے ہوا تو مین اپنی جان اور مال کو اوسمین خرچ کرون گا اگر مارا جاؤن گا تو سب سے افضل شہیدون مین داخل ہونگا اور جو زندہ رہونگا تو مین وہ ابوہریرہ ہونگا جو جہنم کے عذاب سے آزاد کردیا گیا ہے (یہہ وعدہ بھی آپ کا سچ ہوا کہ ہندوستان مسلمانون نے فتح کیا) عن ابی ھریرۃ قال وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ الھند فان ادرکتھا اُنفق نفسی ومالی فیھا فان قتلت کنت افضل الشھداء وان رجعت فانا ابوھریرۃ المحرر ترجمہ ابی جو اوپر کی حدیث مین گذرا عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصابتان من امتی احرزھما اللہ من النار عصابۃ تغزو الھند وعصابۃ تکون مع عیسی بن مریم علیھما السلام ترجمہ ثوبان رضی اللہ عنہ جو غلام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت مین دو گروہ ہونگے اللہ بچاویگا اونکو دوزخ سے ایک اون مین سے جہاد کریگا ہندوستان مین اور دوسرا ہوگا حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ **غزوۃ الترک والحبشۃ** ترک اور حبش کے جہاد کا بیان **عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال لما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحفر الخندق عرضت لھم صخرۃ حالت بینھم وبین الحفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ المعول ووضع رداءہ ناحیۃ الخندق وقال تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم فندر ثلث الحجر وسلمان الفارسی قائم ینظر فبرق مع ضربۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برقۃ ثم ضرب الثانیۃ وقال تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم فندر الثلث الاخر فبرقت برقۃ فراھا سلمان ثم ضرب الثالثۃ وقال تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم فندر الثلث الباقی وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رداءہ وجلس قال سلمان یا رسول اللہ رایتک حین ضربت ما تضرب ضربۃ الا کانت معھا برقۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلمان رایت ذلک قال ای والذی بعثک بالحق یا رسول اللہ قال فانی حین ضربت الضربۃ الاولی رفعت لی مدائن کسری وما حولھا ومدائن کثیرۃ حتی رایتھا بعینی قال لہ من حضرہ من اصحابہ یا رسول اللہ ادع اللہ ان یفتحھا علینا ویغنمنا دیارھم ویخرب بایدینا بلادھم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک ثم ضربت الضربۃ الثانیۃ فسرعت لی مدائن قیصر وما حولھا حتی رایتھا بعینی قالوا یا رسول اللہ ادع اللہ ان یفتحھا علینا ویغنمنا دیارھم ویخرب بایدینا بلادھم

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَتِ الثَّالِثَةَ فَرُفِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ الْحَبَشَةِ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ الْقُرٰى حَتّٰى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ ترجمہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہین کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کہودنیکا اوسوقت بخلا ایک بڑا پتہر تو حرج ہوا خندق کہودنے مین اور مشکل ہوا لوگون کو اوسکا توڑنا پہر کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہتیار لیکر جسسے پتہر توڑتے ہین اور رکہدی آپنے اپنی چادر مبارک خندق کے کنارے پر اور یہہ آیت یعنی وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پہی اور ہتیار اوٹہاکر مارا تہا ہی پتہر ٹوٹ کر گر پڑا (آیت کے معنی یہہ ہین پورا ہوا تیرے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف مین کوئی اوسکے باتون کو بدلنے والا نہین) اوسوقت سلمان فارسی وہان کہڑے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ رہے تہے آپکے مارتے وقت ایک بجلی کی سی چمک ہوئی پہر دوبارہ وہی آیت پڑہکر آپنے اوسی ہتیار سے مارا پہر ویسی ہی بجلی کی چمک ہوئی اور دوسرے تہائی پتہر سے جدا ہوگئی تیسری بار آیت پڑہکر جو مارا تیسرا ٹکڑا بہی گر پڑا اور ہٹ گئے آپ وہان سے پہر اپنی چادر مبارک لیکر بیٹہہ گئے سلمان فارسی نے عرض کیا یارسول اللہ مین دیکہتا تہا کہ جب آپ چوٹ مارتے تہے اوسکے ساتہہ ہی ایک بجلی چمکتی تہی آپنے فرمایا کیا تو نے دیکہی یہہ بات اسی سلمان عرض کیا سلمان رضی اللہ نے قسم ہے اوس خدا کی جس نے آپکو دین حق دیکر بہیجا ہے مین نے دیکہا ہے پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مارا مین نے پہلے چوٹ اوٹہا دیے گئے میرے سامنے سے یہان تک کہ دیکہا مین نے اپنی آنکہون سے شہر فارس کے اور جو آس پاس ہین بستیان اوسکے اور بہت سے شہر دیکہے مین نے جو لوگ وہان حاضر تہے اونہون نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ فتح ہو دین پر اور ملک ہمارے ہاتہون سے اور بلے وہان کی لوٹ سکہو اور خراب ہو دین والے شہر ہمارے ہاتہون سے پہر دعا کی آپنے اسی بات کی پہر فرمایا آپنے جب مارا مین نے دوسری ضرب تو دیکہا گئے مجہکو شہر روم کے اور اوسکے آس پاس جو کچہہ تہا ان آنکہون سے پہر لوگون نے وہی پہلی دعا کی درخواست کی اور آپ نے اونکے لیے دعا کی پہر آپنے فرمایا کہ جب ماری مین نے تیسری ضرب تو دیکہائے گئے مجہکو حبش کے شہر اور جو کچہہ اونکے آس پاس آبادی تہی اور دیکہا مین نے اونکو اپنی آنکہون سے اس بار آپنے یون فرمایا کہ چہوڑو حبش کو جبتک وہ تمسے نہ لولین اور چہوڑ دو ترک کو جبتک وہ تمکو چہوڑے ہین (یعنی اگر تم سے لڑین تو مارو اونکو)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَيَمْشُوْنَ فِي الشَّعْرِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہین ہونیکی جبتک تم نہ لڑوگے

ترکوں سے جنکے منہ گول ہونگے جوتے سوتے تہ بتہ ڈھالوں کی طرح بال پہنیں گے اور بالوں میں چلیں گے یعنی جوتیوں پر انکے بال ہونگے اگلا **سَتَنْصُرُونَ بِالضَّعِيفِ** نوان آدمی سے مدد چاہنا **عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ** أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَنْصُرُ اللهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ میرا درجہ اور صحابہ سے بڑھ کر ہے (کیونکہ سعد مالدار تھے اور بہادر اور قوی زور آور تیر انداز) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کی مدد کریگا نا توانوں سے (یعنی انکی دعا اور نماز اور سچائی کی برکت سے) یعنی اگر تم زور آور اور مالدار ہو تو ان غریبوں کو حقیر نہ سمجھو شاید اللہ کے نزدیک وہی زیادہ مقبول ہوں اور انہی کی طفیل سے تمکو فتح ہوتی ہو (مطلب یہ کہ غرور کرنا اور اپنے تئیں دوسرے سے بہتر جاننا اسلام کے خلاف ہے) **عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ** سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ فَإِنَّكُمْ إِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ **ترجمہ** ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ڈھونڈو میرے لیے نا توان کو کیونکہ تمکو روزی ملتی ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے نا توانوں کی طفیل سے **فضل من جهز غازيا** غازی کو جہاد کی تیاری کرا دینے والے کی بزرگی کا بیان **عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ** عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَى وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَى **ترجمہ** زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری کرادی غازی کی اللہ کے راہ میں جانیکے لیے اوس نے خود جہاد کیا اور جو کوئی پیچھے رہگیا اسکے گھر والوں کی حفاظت کے واسطے اور نگہبانی کی اوس کے گھر والونکی بھلائی اور ایمانداری سے تو وہ بھی غازی ہوا **عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَى وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَى **ترجمہ** دونوں حدیثوں کا ایک ہی ہے **عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ** قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذَا أَتَانَا آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوا فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرَيْنِ فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ وَفِيهِمْ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَإِنَّا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَهْهُنَا طَلْحَةُ أَهْهُنَا الزُّبَيْرُ أَهْهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ إِنِّي أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي

فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهُ لَكَ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ
بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ بِئْرَ
رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ
ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ
اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ
فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِيْ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى
لَمْ يَفْقِدُوْا عِقَالًا وَلَا خِطَامًا فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ کہ نکلے ہم حج کرنیکے لیے اور آیا ہمارا قافلہ مدینہ شریف مین
جسوقت ہم اوتارنے لگے اسباب اپنا اپنے ڈیرون مین اتنے مین ایک آدمی آیا اور بولا لوگ مسجد مین
جمع ہین اور دُرے ہوئے ہین ہم بھی گئے تو دیکھا لوگ اکٹھے ہین چند آدمیون پر مسجد کے بیچمین اور وہان موجود تھے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اتنے مین تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ ایک زرد تہ بند پہنے ہوئے جس سے اپنا سر ڈھانپ لیا تھا اور فرمانے لگے کیا یہان طلحہ اور زبیر اور سعد موجود ہین
سب بولے کہ ہان موجود ہین پھر کہا کہ اللہ وحدہ لاشریک کی تمکو قسم دیتا ہون کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی خریدے مزبد بنی فلان یعنے (زمین جو مسجد کے پاس تھی) اللہ اوسکو بخشدیگا
مین نے اوسکو خریدا بیس یا پچیس ہزار کو (یعنی بیس یا پچیس ہزار درم کو شک ہے) پھر آیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور خبر دی مین نے آپکو اوس جگہہ کے خرید لینے کی اوسوقت آپنے فرمایا کہ دیدے اوسکو ہماری مسجد کے لیے
اور اوسکا تجھکو اجر اور ثواب ملیگا سب لوگ بولے ہان اللہ ہمارے یعنے تجھکو معلوم ہے اے اللہ سچ ہے یہہ بات سب نے
ان کہا اسبات کے جواب مین پھر کہا حضرت عثمانؓ نے مین قسم دیتا ہون تمکو اوس خدا کی جسکے سوا نہین کوئی معبود
برحق اور سچا کیا تمکو نہین معلوم وہ وقت جبکہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مول لیوے بیر رومہ کو
(زمین ایک کنوئے کا ہے) اللہ بخشیگا اوسکو پھر خریدا مین نے اوسکو اتنے اتنے (اوسوقت کہا تھا پینتیس ۳۵ ہزار درم کو) پھر آیا مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے یہہ کہ خرید لیا اوسکو اتنے مول سے آپنے فرمایا چھوڑ دے
اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے اور اوسکا ثواب تجھکو ملیگا سب لوگ اللہ کو یاد کر کر بولے کہ ہان یعنی اسیطرح
ہے جیسا تم کہتے ہو پھر اوسیطرح قسم دیکر کہا کہ تمکو معلوم ہے وہ زمانہ جبکہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سب لوگونکا منہہ دیکھکر یہہ فرمایا تھا کہ جو کوئی ان فاقہ والون کی تیاری کرادے اللہ بخشدے گا اوسکو اور یہہ دل

جہاد کا ذکر ہے جسکا نام بسبب عسرت یعنی تنگی کے جیش عسرت رکھا گیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اوسکی ایسی تیاری کرادی کہ کسی کو ایک رسّے کے جسے باندھتے اونٹ وغیرہ کا حاجت نہ رہے سوائے اللہ کو یاد کیا اور کہا کہ ان حضرت عثمان اس بارے میں اللہ تو گواہ ہے اسبات پر اے اللہ تو گواہ ہے

فضل النفقة في سبيل الله

اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ کرنیکی بزرگی اور خوبی کا بیان

عن ابی ہم

عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّۃِ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجِھَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِھَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّدَقَۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھَلْ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ دُعِیَ مِنْ ھٰذِہِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَۃٍ فَھَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ ھٰذِہِ الْاَبْوَابِ کُلِّھَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالیٰ کے راہ میں جوڑا بلایا جاویگا بہشت میں یا عبد اللہ ہذا خیر کہکر یعنے اے اللہ تعالیٰ کے بندے یہہ بہتر ہے تیرے لیے پھر جو کوئی نمازی ہوگا بلایا جاویگا نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا پکارا جاویگا جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات کرنیوالا ہوگا بلایا جاویگا خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزے دار ہوگا پکارا جاویگا ریان کے دروازے سے ابوبکر صدیق رضہ نے کہا یا رسول اللہ کیا اوس شخص کو کچھ حرج ہوگی جو ان سب دروازوں سے پکارا جاوے اور کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا ہاں ایسے بھی لوگ ہونگے اور مجھے امید ہے کہ تم اونہیں لوگوں میں سے ہوگے

عن ابی ہریرۃ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ دَعَتْہُ خَزَنَۃُ الْجَنَّۃِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یَا فُلَانُ ھَلُمَّ فَادْخُلْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَاکَ الَّذِیْ لَا تَوَیٰ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص جوڑا دے خدا کے راہ میں بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب دروازوں سے بہشت کے کہینگے آؤ میاں فلانے ادہر آیہ اس دروازے سے گہسو ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ اوس شخص کو تو کسیطرح ٹوٹا نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مجھکو امید ہے کہ تو اونہیں لوگوں میں ہوگا جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے

ف جوڑا خرچ کرکے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپیے یا دو پیسے یا دو گہوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے حضرت ابوبکر کی بڑی فضیلت اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا

عن ابی ذر

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُنْفِقُ مِنْ کُلِّ مَالٍ لَہٗ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ مُجَبَّبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس مسلمان نے دیا ہوگا جوڑا ہر قسم کے مال سے اللہ تعالیٰ کے راہ میں سامنے آویں گے اوسکے سب دربان بہشت کے اور بلاوینگے اوسکو اپنی چیزوں کی طرف مصعب بن معاویہ نے فرمایا جوڑا دی ہیں اوپر کے راویوں میں سے کہا ابوذر سے کس طرح ہے یہ یعنی ہر قسم کے مال سے جوڑا دینے کے کیا معنی ہیں اونہوں نے فرمایا کہ اونٹ کہتا ہے تو دو اونٹ دیتے ہوں اور گائی رکھتا ہے تو دو گائے دی ہوں عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ ترجمہ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالیٰ کے راہ میں کوئی چیز لکھا جاتا ہے اوسکے لیے سات سو گنا یہ اوس آیت کا مطلب ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اوتاری مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ الخ یعنی مثال اوس چیز کی جو خرچ کرتے ہیں اللہ کے راہ میں ایک دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اوگیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فضیلت صدقہ اور خیرات کی خدا تعالیٰ کے راہ میں عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ ترجمہ ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اونٹنی مہار والی اللہ تعالیٰ کے راہ میں کسی آدمی نے صدقہ کے طور پر اوسوقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن آوینگے سات سو اونٹنیں مہار والی یعنی اس ایک کے بدلے میں عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنَبْهُهُ أَجْرًا كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو ہیں جس شخص نے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے کے لیے اور فرمانبرداری کی امام کی یعنی اپنے سردار کے اور خرچ کی اپنے پسندیدہ چیز اور نرمی کی اپنے ساتھی کے ساتھ اور باز رہا فساد سے تو سونا اور جاگنا اوسکا سب کے سب اجر اور ثواب ہونگے اور جو لڑے واسطے دیکھانے یا سنانے کے اور نافرمانی کری امیر کی اور فساد کرے زمین میں تو وہ نہ پھر گیا خالی پورا اور برابر یعنی ثواب ہونا عذاب ایسا ہی ہونا اوسکا مشکل ہے بلکہ عذاب میں گرفتار ہوگا) عَنْ مُسْتَغِيثِ الْمُجَاهِدِينَ

مجاہدین کے عورتوں کی عزت عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ
فِيْ اَهْلِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَخَذَ مِنْ عَمَلِهِ
مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ ترجمہ سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدوں کی عورتیں بیٹھنے والوں کے لیے ایسی حرام ہیں جیسی انکی مائیں اور ان پر
حرام ہیں پھر جو کوئی رہے عورتوں کی نگہبانی کے لیے گھر پر اگر خیانت کی اوس نے کسی مجاہد کے گھر
میں تو کھڑا کیا جائیگا اوسکو قیامت کے دن یہاں تک کہ لے لیوے گا یہ مجاہد اوسکے عملوں میں سے جسقدر اور
جو چیز چاہیگا پھر کیا گمان ہے تمہارا (یعنی تم کیا سمجھتے ہو وہ کچھ چھوڑیگا بلکہ سب نیکیاں لے لیگا عَنْ
خَانَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ غازی کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرنیوالے کا بیان عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ
كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَاِذَا خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ فَخَانَهُ قِيْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا خَائِنُكَ فِيْ اَهْلِكَ فَخُذْ
مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَمَا ظَنُّكُمْ ترجمہ سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدوں کی عورتیں گھر بیٹھنے والوں کے لیے حرام ہیں ایسی جیسے انکی مائیں انکے حق میں حرام ہیں اگر
گھر پر چھوڑ گیا مجاہد کسی کو اور اوس نے خیانت کی مجاہد کی امانت میں قیامت کے دن حکم ہوگا مجاہد کے لیے
یہ شخص ہے جسنے چوری اور خیانت کی تیرے گھر میں تو لے لے اسکی نیکیوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے آپنے فرمایا
تم کیا سمجھتے کہ کتنا لیوے گا وہ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ
الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ فِي الْحُرْمَةِ كَاُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا
مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ اِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ هٰذَا فُلَانٌ خُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ
مَا شِئْتَ ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تَرُدُّوْنَ لَهُ
مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَيْئًا ترجمہ ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر
رہجانیوالوں پر مجاہدوں کی عورتیں حرام ہیں جیسے ان گھر رہنے والوں پر انکی مائیں حرام ہیں اگر کسی گھر
رہنے والے کو مجاہد نے اپنا گھر سپرد کیا تاکہ اوسکے بال بچوں کی نگہبانی کرے (پھر اوس نے خیانت کی) تو
کھڑا کیا جاویگا قیامت کے دن یہ گھر رہنے والا اور آواز آوے گی کہ او فلانے یعنی مجاہد کو پکار کر حکم ہوگا کہ
اس شخص کی نیکیوں میں سے لیلے جتنا تیرا جی چاہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے صحابہ کی طرف
اور فرمانے لگے کہ تم سمجھتے ہو گے وہ چھوڑ دیگا اوسکی نیکیوں میں سے کچھ عَنْ یعنی مجاہد کے غیبت میں اگر

اسنے کچھ خیانت کی ہوگی تو اللہ تعالے قیامت کے دن اوسکو ظاہر کر دیگا اگرچہ مجاہد کو معلوم نہ تھا عن انس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاھدوا بایدیکم والسنتکم واموالکم ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرو ہاتھون سے اور زبان سے اور مال سے
ہاتھون سے جہاد کرنا تو لڑنا ہے تلوار اور نیزہ وغیرہ سے اور زبان سے جہاد یہ ہے کہ کافرون کی برائی
کرے کافر جو اسلام پر اعتراض کرین اوسکا جواب دے مالون سے جہاد یہ ہے کہ خدا کی رضامندی مین
اپنا مال صرف کرے عن عبداللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر بقتل الحیات قال
من خاف ثارھن فلیس منا ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سانپون کے مارنے کا اور فرمایا جو کوئی ڈرے اون سے وہ ہم مین سے نہین ہے یعنی مسلمانون مین نہین
ہے کیونکہ کافر سانپ سے ڈرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر اوسکو مارین گے تو بلا اوترے گی وہ بدلیوگا
مسلمان کو ایسا خیال نہ کرنا چاہیے عن عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر عن ابیہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عاد جبیرا فلما دخل سمع النساء یبکین ویقلن کنا نحسب وفاتک
قتلا فی سبیل اللہ فقال وما یعلمون الشھادۃ الا من قتل فی سبیل اللہ ان شھداء
اذا القلیل القتل فی سبیل اللہ شھادۃ والبطن شھادۃ والحرق شھادۃ والغرق شھادۃ
والمغموم یعنی الھدم شھادۃ والمجنوب شھادۃ والمرأۃ تموت بجمع شھیدۃ قال
رجل او امرأۃ یبکین ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد قال دعھن فاذا وجب فلا تبکین
علیہ باکیۃ ترجمہ عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ اپنے باپ عبداللہ بن جبیر سے روایت کرتے ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبیر کی عیادت یعنی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے جب گھر مین داخل ہوئے
عورتون کے رونیکی آواز سنی اور وے کہہ رہین تھین کہ ہمارا یہ آرزو تھی کہ تو اللہ تعالے کے راہ مین مرتا
آپنے فرمایا کہ تم لوگ شہید اوسی کو جانتے ہو جو جہاد مین مارا جاوے اگر ایسی بات ہو تو تم لوگون مین شہید
بہت کم ہونگے اللہ کے راہ مین مارے جانے سے شہادت ہے اور دستون کے نیچے مین مرجانے سے شہادت
ہوتی ہے اور جلکر مرجانے مین شہادت ہے اور پانی مین بے اختیاری سے ڈوب کر مرجانے مین شہادت ہے اور
دب کر مرجانے مین شہادت ہے اور ذات الجنب کی بیماری سے مرجانے مین شہادت ہے اور عورت زچگی
کے وقت مرجاوے تو شہید ہے کوئی آدمی بولا کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہین آپنے
فرمایا کچھ نہ کہو اون سے یعنی رونے دو کیونکہ مرنے سے پہلے رونا منع نہین البتہ جب مرجاوے تو پھر
کوئی رونیوالی اوسپر نہ روئین یعنی چلا کر نہ روئے پیٹے اور چپکے چپکے رونا آنسو بہانا درست ہے اوسمین

کچھ قباحت نہیں عَنْ جَبِرٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيِّتٍ فَبَكَى النِّسَاءُ فَقَالَ جَبِرٌ اُبْكِيْنَ مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ مَا دَامَ بَيْنَهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ ترجمہ جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گیا جبر یعنی خود راوی اس حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت میں تو رونے لگیں عورتیں جبر بولے کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بیٹھے ہیں آپنے فرمایا چھوڑو انکو روتی ہیں جبتک کہ مردہ اوندھا نہیں ہے (یعنی زندہ ہے) پھر جب مرجائے تو کوئی عورت نہ روئے **آخر**

كِتَابُ الْجِهَادِ

تمام ہوئی کتاب جہاد کی **کتاب النکاح** اب شروع ہوتی ہے کتاب نکاح کی نکاح ایک قسم کا اقرار اور قول ہے جو شریعت محمدی نے واسطے مباح ہونے وطی اور تصرف کے قرار دیا ہے اور نکاح واجب ہے جب آدمی کو ڈر ہو زنا میں پڑ جانیکا اور چھوڑنا ہو تو مستحب اور مسنون ہے تاکہ نسل انسانی کو ترقی ہو اور مسلمانوں کی تعداد بڑھے ہر ایک مسلمان کو چار بیبیوں تک نکاح کرنیکی اجازت ہے مگر خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چار کی قید نہ تھی جب آپنے وفات پائی اوسوقت نو بی بیاں آپ چھوڑ گئے جنکا ذکر آوے گا اللہ لونڈیاں جسقدر چاہے ہر ایک مسلمان رکھ سکتا ہے +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب نکاح کے بیان میں

ذِكْرُ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النِّكَاحِ وَاَزْوَاجِهٖ وَمَا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَظَرَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ بِزِيَادَةٍ فِيْ كَرَامَتِهٖ وَتَنْبِيْهًا لِفَضِيْلَتِهٖ بیان نکاح اور ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوس چیز کا جو درست کی اللہ بزرگی اور عزت والے نے اپنے نبی کے لیے اور منع کیا اوس سے اپنی مخلوق کو تاکہ ظاہر ہو یہ بات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری خلق پر بزرگی اور فضیلت ہے عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ مَيْمُوْنَةُ اِذَا رَفَعْتُمْ جَنَازَتَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَاحِدَةٌ لَمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا ترجمہ عطا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جنازہ پر میمونہ رضی اللہ عنہا کی جو بی بی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابن عباس کے ساتھ کئی مقام سرف میں (مکہ سے دو منزل پر) ابن عباس فرمانے لگے کہ یہ میمونہ ہے جسوقت اوٹھاؤ تم انکا جنازہ سہولت سے اوٹھاؤ اور نہ ہلاؤ اور نہ جھلاؤ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

زوجہ یون کے ساتھ رہتے اور ہر ایک باری کے مقرر فرماتے کہ ایک عورت کی باری مقرر کرتے تھے انو بیبیان یہہ تھین سودہ - عائشہ - حفصہ - ام سلمہ - زینب بنت جحش - ام حبیبہ - جویریہ - صفیہ - میمونہ ان سب کی باری ایک ایک رات مقرر تھی آپ ہر ایک کی باری مین اوسکے پاس رہتے مگر سودہ بوڑہی ہوگئین تھین تو انہون نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دیدی تھی آپ سودہ کی باری مین بھی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے گہر مین رہتے ۔ عن عطاء عن ابن عباس قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ تسع نسوۃ یقسم بینھن الا سودۃ فانھا وھبت یومھا ولیلتھا لعائشۃ ترجمہ عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین ابن عباس کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے نزدیک نو بیبی تھین تھین جایا کرتے تھے سبکے یہان اونکی باری کے موافق لیکن سودہ کے یہان نہین جاتے تھے کیونکہ اونہون نے اپنی باری دن اور رات کی بیوی عائشہ رضہ کو دیدی تھی ۔ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی اللیلۃ الواحدۃ وھن یومئذ تسع نسوۃ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیبیان تھین جایا کرتے تھے آپ اونکے پاس ایک رات مین سب کے پاس ہوآتے ایسا آپ کبھی کبھی کرتے ورنہ اکثر آپ کا یہہ دستور تھا کہ ایک ایک دن رات ایک بیبی کے پاس رہتے باری ۔ عن عائشۃ قالت کنت اغار علی اللاتی وھبن انفسھن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقول اتھب المرأۃ نفسھا فانزل اللہ عز وجل ترجی من تشاء منھن وتؤی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک فقلت ما اری ربک الا یسارع لک فی ھواک ترجمہ نبی عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شرم کرتی تھی مین اون عورتون کی بات سے جو بخش دیا کرتی تھین اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہتی تھی کیا بیبی اور آزاد عورتین اپنی جان مفت بخش دیتی ہین یعنے تعجب اور غیرت کی بات معلوم ہوتی تھی مجھکو پھر اوتاری یہہ آیت اگلدار و نرگی والے نے ترجمہ ترجی من تشاء منھن وتؤی الیک من تشاء یعنے پیچھے رکھدے تو جسکو چاہے اون مین اور جگہہ دے اپنے پاس جسکو چاہے اوسوقت کہا مین نے کہ قسم خدا کی آپ کا رب آپکی خواہش کے موافق چلتا ہے ۔ عن سھل بن سعد قال اتانا فی القوم اذ قامت امرأۃ انی قد وھبت نفسی لک یا رسول اللہ فرأی فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیک فصعد فیھا النظر وصوبہ ثم طأطأ رأسہ فلما رأت المرأۃ انہ لم یقض فیھا شیئا جلست فقام رجل من اصحابہ فقال یا رسول اللہ ان لم یکن لک بھا حاجۃ فزوجنیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل عندک من شیء تصدقھا ایاہ فقال ما عندی الا ازاری ھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعطیتھا ازارک جلست لا ازار لک فالتمس شیئا فقال ما اجد شیئا فقال التمس ولو خاتما من حدید فذھب ثم رجع فقال لا واللہ ولا خاتما من حدید ولکن ھذا ازاری فلھا نصفہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تصنع بازارک ان لبستہ لم یکن علیھا منہ شیء وان لبسھا لم یکن علیک منہ شیء فجلس الرجل حتی اذا طال مجلسہ قام فرآہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مولیا فامر بہ فدعی فلما جاء قال ماذا معک من القرآن قال معی سورۃ کذا وسورۃ کذا عددھا فقال اتقرؤھن عن ظھر قلبک قال نعم قال اذھب فقد ملکتکھا بما معک من القرآن ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم سب لوگ بیٹھے تھے مجلس مین ہمارے ایک عورت آئی کہنے لگی مین نے اپنی جان آپکو بخشدی یا رسول اللہ ۔ جواب چاہیے کیجیے یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا میرا نکاح کرادو اس عورت سے آپنے فرمایا تو نے

کچھ اگر یہ لوہے کی انگوٹھی ہووے گی نہ اوسکو کوئی چیز ملی اور نہ انگوٹھی لوہے کی سی تب فرمایا کہ تجھکو کچھ سورتین قرآن مین سے یاد ہین کہا ہان تب اوسنے نکاح کیا اوس عورت کا ان قرآن کی سورتون کے بدلے (یعنی کہا تو اس سے قرآن پڑھ لینا تیرا یہی مہر ہے) مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَرَّمَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ لِيَزِيْدَهٗ اِنْشَاءَ اللّٰهُ قُرْبَةً اِلَيْهِ جو باین اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کے لیے مقرر کین اور اور لوگون کے لیے درست نہین کین اپنے رسول کا مرتبہ بڑہانے کو اون کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِيْنَ اُمِرَ اَنْ يُّخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَدَاَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَاْمُرَانِّيْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ فَاُمَتِّعَكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ۔ ترجمہ بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس جس حکم ہوا اونکو اس امر کا کہ اختیار دیدوین اپنی بیویون کو بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین اوسدن پہلے میرے نزدیک آپ تشریف لائے اور فرمانے لگے مین تجھسے ایک بات کا ذکر کرتا ہون تو جلدی نکرنا اوس بات کے جواب مین (کیونکہ سوچکر کہنے مین تیرا کچھ نقصان نہین) اور صلاح لے لیجیو اپنے ماں باپ سے اس امر مین بیوی فرماتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات اس لیے فرمائی کہ آپ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھسے جدائی اختیار کرنے کے لیے مشورہ نہ دینگے پھر آپنے یہہ آیت پڑہی یَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ مین نے کہا کیا ہی بات ہے جسکے لیے مشورہ کرون مین اپنے ماں باپ سے بس مین چاہتی ہون اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور پچھلے گہر کو اور ترجمہ آیت کا یون ہے اے نبی کہدو اپنی عورتون کو اگر تم ہو چاہتیان دنیا کا جنیا اور یہان کی رونق تو آؤ کچھ فائدہ دون تمکو اور رخصت کردون تمکو بھلے رخصت ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرہ نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہون بعضون نے بول چال کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کہائی کہ ایک مہینے گہر مین نہ جاوین پھر جبکہ بعد یہہ آیت اوتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین آئے اول حضرت عائشہ رضہ سے کہا اونہون نے اللہ اور رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسیطرح سب نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان ہمیشہ فقر و فاقہ تہا اونہون نے اختیار سے جوانا تہا شتاب اودہاڈالتے ہے پھر فرض لینا پڑتا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ اَوْ كَانَ طَلَاقًا ۔ ترجمہ بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

کہ اختیار دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو کیا تھا وہ طلاق **ف** یعنی صرف اختیار دینے سے عورت کو طلاق نہیں پڑتا البتہ اگر عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو طلاق پڑ جاتا ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا **ترجمہ** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اختیار دیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے اختیار کر لیا ایکو تو نہ ہوا وہ اختیار دینا طلاق **عن** عَائِشَةَ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ **ترجمہ** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حلال ہو گئیں عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جب آنحضرت کی وفات پائی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ **ترجمہ** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حلال کی تھی اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے یہہ بات کہ نکاح کریں جس عورت سے چاہیں پہلے اللہ تعالی نے قرآن مین حکم اوتارا کہ اب تمکو زیادہ عورتین کرنا درست نہین ان عورتون کے بدلے اور عورتین پھر حضرت عائشہ کہتی ہین کہ یہہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ کو اجازت ہو گئی کہ جتنی عورتین چاہین نکاح مین لاوین **آحث علی النکاح** نکاح پر رغبت دلانے کا بیان **عن** عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَعْنِي فِتْيَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ أَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا أَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ **ترجمہ** علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تہا مین ابن مسعود کے ساتہا اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک تہے حضرت عثمان رضہ فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوانون کے پاس آئے اور فرمایا جو شخص تم مین سے طاقت رکہتا ہو (جورو کو کہلانے پلانے کی) وہ تو نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے (یعنی بیگانی عورتون پر نہین پڑتی) اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے (زنا سے) اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکہے (یعنی مفلس ہو) وہ روزے رکہے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا (یعنی شہوت کو میٹ دیگا) **عن** عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ **ترجمہ** علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابن مسعود کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اگر تمکو خواہش ہو کسی جوان عورت کی تو نکاح کرا دون مین تمہارا اوسکے ساتہہ پھر بلایا عبد اللہ بن مسعود نے علقمہ کو اور سنائی اوسکو حدیث کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طاقت ہو اوسکو نکاح کرنا چاہیے اسلیے کہ نکاح نیچے کر دیتا ہے انسان کی نگاہ کو اور بچاتا ہے زنا سے اور جسکو طاقت نہ ہو تو اوسکو روزہ رکہنا چاہیئے کیونکہ روزہ اوسکے

ہیں مین وجاء کے معنی خصیہ کچلنا یعنی خصی کرنا ترجمہ عن عبداللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون مین جسکو طاقت ہے وسکو چاہیے کہ نکاح کرے اور جسکو طاقت نہین وہ روزہ اختیار کرے کیونکہ روزہ مجرد آدمی کے حق مین ایسا ہے جیسا کسی کے خصیے کچل دیے جاوین عن عبداللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لا فلیصم فان الصوم لہ وجاء ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جوانون کی جماعت تم مین جو نکاح کر سکتا ہے اسلیے کہ نکاح محفوظ رکھتا ہے آنکھون کو نامحرم سے اور مرد اور عورت کے بدن خاص کو بدکاری سے اور جسکو طاقت نہین تو اسکو چاہیے کہ روزہ رکھا کرے کیونکہ روزہ اسکے واسطے روزہ وجا ہے یعنے اوسکی شہوت کو توڑتا ہے عن عبداللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج وساق الحدیث ترجمہ اور اوپر کی حدیث کا ایک ہی ہے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بھی اوپر کی حدیث کی مانند بیان کیا ہے عن علقمۃ قال کنت امشی مع عبداللہ بمنی فلقیہ عثمان فقام معہ محدثہ فقال یا ابا عبدالرحمن الا ازوجک جاریۃ شابۃ فلعلہا ان تذکرک بعض ما مضی منک فقال عبداللہ اما لئن قلت ذاک لقد قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج ترجمہ علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مین سے عبداللہ کے ساتھ وہان ملاقات ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عبداللہ ٹھہر گئے اون سے باتین کرنے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابا عبدالرحمن مین نکاح کرادون تیرا ایک جوان چھوکری سے امید ہے کہ وہ یاد دلاوے تجھکو تیرے دن گذرے ہوئے یعنے جوانی کے تیرے پہرا وہٹاوے عبداللہ بولے اب مجھکو یہہ بات آج کہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو پہلے ہی یہہ باتین فرمائی تہی اے جماعت جوانون کی تم مین سے جسکو طاقت ہے اوسکو چاہیے نکاح کر لینا

باب النہی عن التبتل

نہی کرنے سے منع کرنے کے بیان مین عن سعد بن ابی وقاص قال لقد رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان التبتل ولو اذن لہ لاختصینا ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اجازت نہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو مجرد رہنے کی اگر اجازت دیتے اوسکو ہم خصی ہو جاتے ف یعنی خوب مجرد رہتے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجرد رہنے سے عن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ ترجمہ
وہی جواد پر گذرا عن اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ قَدْ
خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ طَوْلًا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ اَفَاخْتَصِيْ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ ثَلٰثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ
لَاقٍ فَاخْتَصِ اَوْ دَعْ ترجمہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ میں جوان آدمی ہوں یا رسول اللہ ڈرتا ہوں گناہ میں پڑ جانے سے اور مجھ میں اتنی وسعت اور فراخی
نہیں کہ نکاح کر لوں کوئی عورت اجازت ہو تو خصی ہو جاؤں آپ نے کچھ التفات نفرمایا یہانتک کہ تین بار کہا
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوہریرہ قلم لکھکر سو کہ گیا جو کچھ تیرے آگے آنیوالا ہے
اب اسپر تو خصی ہو جا یا نہ ہو یعنی جو کچھ تیرے آگے آنیوالا ہے وہ لکھا چکی اور قلم خشک ہوا یعنی اب کچھ زیادہ
کم نہ لکھا جاویگا پھر اگر تیری قسمت میں اولاد ہے تو ضرور ہوگی خصی ہونے سے کیا فائدہ عن سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ
اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ
فَمَا تَرَيْنَ فِيْهِ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ
وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً فَلَا تَبَتُّلَ ترجمہ سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وہ گئے سب
مسلمانوں کی ماں کی یہاں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں چاہتا
ہوں آپ سے ایک سوال کرنا وہ یہ ہے کہ مجرد رہنا اور کبھی نکاح نہ کرنا آپکو کیسا نظر آتا ہے یعنی آپ اسکو بھلی بات
سمجھتے ہیں یا کیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہرگز ایسا کام نہ کرنا کیا تو نے نہیں سنا جو اللہ عزوجل نے قرآن
میں فرمایا ہے یعنی یہ آیت وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ الآیہ یعنے ہم بھیجے تجھ سے پہلے رسول جنکو دی تھیں ہم نے
عورتیں اور اولاد یہ آیت پڑھکر حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے فرمایا کہ تو ہرگز تبتل نہ اختیار کرنا اے سعد عن اَنَسٍ
اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا
اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَصُوْمُ فَلَا اُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا
لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ترجمہ
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں میں سے بعضی لوگ یوں کہنے لگے کہ ہم نکاح نہ کریں
گے اور کچھ لوگ یوں کہنے لگے کہ ہم گوشت نہ کھاویں گے اور فرش پر نہ سوویں گے اور کتنے یوں کہنے لگے کہ ہم

روزہ رکھکر افطار نکریں گے یعنی ہمیشہ روزے رکھیں گے کوئی دن بے روزہ نہ رہیں گے پھر بیوی سوں کو تیج اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرکر فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا جو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اور میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ رکھکر افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں کو اپنے نکاح میں لاتا ہوں اور میرا جو کوئی کرایت کرے میری چال سے وہ شخص ہم میں سے نہیں **باب معونۃ اللہ الناکح الذی یرید العفاف** باب ہے اسبات کے بیان میں جو کوئی نکاح کرے گناہ سے بچنے کے لیے اوسکا اللہ تعالیٰ مددگار ہے عن

ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ حق علی اللہ عز وجل عونھم المکاتب

الذی یرید الاداء والناکح الذی یرید العفاف والمجاھد فی سبیل اللہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مبارک پر ضروری ایک حق ٹھہرایا ہے ایک تو مکاتب ہے وہ مکاتب جسکا ارادہ بدل کتابت کے ادا کرنیکا ہو دوسرا نکاح کرنیوالا اس ارادے سے کہ گناہ سے بچے اور پاکدامن رہے اور تیسرا اللہ تعالیٰ کے راہ میں جہاد کرنیوالا **انکحوا الابکار**

کنواری عورت کو نکاح میں لانیکے فائدے کا بیان عن جابر قال تزوجت فاتیت النبی صلی اللہ علیہ

وسلم فقال تزوجت یا جابر قلت نعم قال بکرا ام ثیبا قلت ثیبا قال فھلا بکرا

تلاعبھا وتلاعبک **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا میں نے پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابر میں نے کہا ہاں آپنے کہا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپنے فرمایا کنواری کیوں نکی کہ کھیلتا تو اوس سے اور وہ کھیلتی تجھ سے عن جابر قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فقال یا جابر ھل اصبت امرأۃ بعدی قلت نعم یا رسول اللہ قال بکرا ام ایما قلت

ایما قال فھلا بکرا تلاعبک **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم جو روے ہوئے اے جابر ہمارے بعد کہا میں نے جی ہاں آپنے فرمایا کنواری کو کیا یا بیوہ کو جابر بولے بیوہ کو کیا آپنے فرمایا کنواری کیوں نکی جو کھیل کھیلاتی تجھ سے **وتزویج المرأۃ مثلھا فی السن** عورت کا نکاح کرنا اوسکے ہم عمر سے چاہیے عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال خطب ابو بکر

وعمر رضی اللہ عنھما فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا صغیرۃ فخطبھا علی

فزوجہ منہ **ترجمہ** عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں پیام دیا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے آپنے فرمایا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے پھر پیام دیا حضرت علی رضہ نے آپنے اونکے ساتھ نکاح کر دیا فاطمہ رضہ کا ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹی فرمانے سے اکلی بہن غرض تھی کہ اون دونوں صاحبوں کی عمر بہت بڑی تھی اور حضرت فاطمہ رضہ کی عمر اون سے کہیں چھوٹی تھی

تزویج المولی العربیۃ

بیان نکاح کرنی مولی کا آزاد عورت کے ساتھ عن عبید اللہ بن
عتبۃ ان عبد اللہ بن عمرو بن عثمان طلق وھو غلام شاب فی امارۃ مروان بنت سعید بن
زید وامھا بنت قیس البتۃ فارسلت الیھا خالتھا فاطمۃ بنت قیس تامرھا بالانتقال من
بیت عبد اللہ بن عمرو بن عثمان مروان فارسل الی ابنۃ سعید فامرھا ان ترجم الی مسکنھا وساء لھا
ما احملھا علی الانتقال من قبل ان تعتد فی مسکنھا حتی تنقضی عدتھا وارسلت الیہ تخبرہ ان
خالتھا امرتھا بذلک فزعمت فاطمۃ بنت قیس انھا کانت تحت ابی عمرو بن حفص فلما امر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابیطالب علی الیمن خرج معہ وارسل الیھا بتطلیقۃ ھی
بقیۃ طلاقھا وامر لھا الحارث بن ھشام وعیاش بن ابی ربیعۃ بنفقتھا فارسلت زعمت الی
الحارث وعیاش تسالھما الذی امر لھا بہ زوجھا نفقۃ فقالا واللہ ما لھا عندنا نفقۃ الا ان تکون حاملا
وما لھا ان تکون فی مسکننا الا باذننا فزعمت انھا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت
ذلک فصدقھما قالت فاطمۃ فاین انتقل یا رسول اللہ قال انتقلی عند ابن ام مکتوم الاعمی
الذی سماہ اللہ عز وجل فی کتابہ قالت فاطمۃ فاعتدت عندہ وکان رجلا قد ذھب بصرہ
فکنت اضع ثیابی عندہ حتی انکحھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسامۃ ابن زید فا
نکر ذلک علیھا مروان وقال لم اسمع ھذا الحدیث من احد قبلک وساخذ بالقضیۃ التی
وجدنا الناس علیھا مختصر

ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق
دی سعید بن زید کی لڑکی کو اور حالانکہ یہ عبد اللہ جوان آدمی تھا اور اون دنون حکومت مروان کی تھی در طلاق
البتہ یعنی ایسی طلاق جسمین عورت کا کچھ علاقہ باقی نرہے اوسکو دی تھی پھر اس عورت کی خالہ نے جسکا نام فاطمہ تھا اوسکو
کہلا بھیجا کہ تو عبد اللہ بن عمرو کے گھر مین سے ٹلدے وہان سے چلی جا پھر سنی یہ بات مروان نے اور حکم کیا اوسکو کہ پھر وہین
جا کر رہے جہانسے نکل کر آئی ہے اور اوسکا سبب پوچھا کہ وہان سے کاہے کو نکل کر آئی اور عدت اپنے گھر کیون
نہ پوری کی اوس عورت نے مروان کو کہلا بھیجا کہ مین اپنی خالہ کے کہنے سے نکل کر آئی تھی پھر اوسکی خالہ قیس کی بیٹی فاطمہ
نامی نے یون بیان کیا کہ مین ابی عمرو بن حفص کے نکاح مین تھی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی
بن ابیطالب کو یمن کا امیر کر کر روانہ کیا میرا خاوند بھی اونکے ساتھ گیا پھر جو طلاق کہ باقی رہی تھی وہان جا کر مجھکو
کہلا بھیجی اور مجھکو نفقہ دینے کے لیے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہدیا مین نے ان دونون کو بھیجوا
بھیجا کہ میرے خاوند نے میرے لیے کیا حکم کیا ہے اونہون نے کہا کہ اوسکو نفقہ یعنے خرچ نہ ملیگا ہان اگر حاملہ ہوگی تو
اوسکو خرچ دینگے اور یہ بھی کہا کہ اوسکو ہمارے گھر مین رہنا بی ہمارے اجازت کے درست نہین پھر فاطمہ کہنے لگی

کرین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائی اور یہہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ وہ دونون سچ کہتے ہین پھر رسول نے کہا یا رسول اللہ مین کہان چلی جاؤن آپنے فرمایا کہ تو ابن ام مکتوم اندھے کے یہان جسکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کیا ہے جاکر رہ مین عدت پوری کی اونکے نزدیک اور مین اپنے کپڑے اوتار دیتی ہی اونکے یہان کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مقدور بھی پھر نکاح کرادیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتھہ جو موالی کے بیٹے تھے تو کیا مرد اسے اس نکاح اور کہا کہنے سے پہلے یہہ حدیث کسی سے نہین سنی اور ہم عمل کرینگے اوس طریق پر جس پر لوگون کو عمل کرتے دیکھا (یہہ روایت مختصر ہے) ف کیونکہ جس طلاق مین رجوع کی صورت باقی رہے اسمین نفقہ تعجیر کرنا کچھہ دشوار نہین پڑتا اور اس مسئلہ مین اختلاف بھی ہی اور یہان اس حدیث سے غرض یہہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتھہ نکاح کردیا حالانکہ اسامہ بن زید زاد کیے ہوئے غلام کے بیٹے تھے

عن عائشة ان ابا حذيفة بن عتبة بن ربيعة بن عبد شمس وكان ممن شهد بدرا مع رسول
صلى الله عليه وسلم تبنى سالما وانكحه ابنة اخيه هندا بنت الوليد بن عتبة بن
ربيعة بن عبد شمس وهو مولى لامراة من الانصار كما تبنى رسول الله صلى الله عليه
وسلم زيدا وكان من تبنى رجلا في الجاهلية دعاه الناس اليه وورث من ميراثه
حتى انزل الله عز وجل في ذلك ادعوهم لابائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا ابائهم
فاخوانكم في الدين ومواليكم فمن لم يعلم له اب كان مولى واخا في الدين فجاءت
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے تبنی کیا سالم کو جو غلام آزاد تھا کسی انصاری عورت کا اور ابو حذیفہ وہ شخص ہے جو حاضر تھا بدر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پھر ابو حذیفہ نے اوس سالم کا نکاح کردیا اپنے بھتیجے ہندنامی ولید بن عتبہ کی بیٹی سے اور اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنایا تھا اور جاہلیہ کے زمانے مین دستور تھا کہ تبنی کرنے والے کو اوس لڑکے کا باپ کہا کرتے تھے اور وہ لڑکا وارث ہوا کرتا تھا اوسکی میراث کا یون ہی دستور رہا مدت تک پھر اوتاری یہہ آیت اللہ عزت اور بزرگی والے نے کہ
باپ مین ادعوهم لابائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا ابائهم فاخوانكم في الدين ومواليكم
یعنی پکارو لے پالکو انکے باپ کا کر کہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہان پھر اگر نہ جانتے ہو اونکے باپ کو تو تمہارے بھائی ہین دین مین اور رفیق ہین الغرض جسکا باپ معلوم نہو تو وہ دین کے بھائی اور رفیق ہین ف یہان اس حدیث سے غرض یہہ ہے کہ سالم کا نکاح عرب کی لڑکی سے ہوا اور حالانکہ سالم عرب کے شریفون مین سے نہین تھے

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان ابا حذيفة بن عتبة بن عبد شمس وكان
ممن شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تبنى سالما وهو مولى لامراة من الانصار

لما تبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیدا بن حارثۃ وانکح ابو حذیفۃ بن عتبۃ سالما بنت
اخیھند ابنت الولید بن عتبۃ بن ربیعۃ وکانت ھند بنت الولید بن عتبۃ من المھاجرات
الاول وھی یومئذ من افضل ایامی قریش فلما انزل اللہ عز وجل فی زید بن حارثۃ ادعوھم
لابائھم ھو اقسط عند اللہ فمن لم یعلم لہ اب کان مولی وکل احد یدعی الی ابیہ فان لم یکن یعلم ابوہ
رد الی مولاہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابو حذیفہ بن عتبہ وہ شخص ہے جو حاضر تھا بدر میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس نے لیا پالک کیا تھا سالم کو جو مولی تھا ایک انصاری عورت کا جیسا کہ لیا پالک کیا
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ابو حذیفہ نے سالم کا نکاح کر دیا تھا اپنی بھتیجی ہند نامی ولید کی
بیٹے سے اور ہند وہ عورت تھی جس نے اول زمانے میں ہجرت کی تھی اور اوس وقت میں وہ بہاوں قریشوں
سے افضل تھی پھر جب اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیت لیدبن حارثہ کے متعلق میں ادعوھم لابائھم ھو اقسط
عند اللہ یعنی پکارو لیپالکوں کو اونکے باپ کا کر کہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہاں پھر ایک سے پالک کو نسبت کرنے
لگے اونکے باپوں کی طرف اور اگر معلوم نہوتا کسی کا باپ تو اونکو لگاتے اونکے مولاؤں کی طرف **الحث**
حث کا بیان عن ابی بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای احساب اھل الدنیا
الذی یذھبون الیہ المال ترجمہ ابو بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دنیا داروں کا حسب جسکے طرف دوڑتے ہیں مال ہے یعنی مالداری اور تونگری کو حسب سمجھتے ہیں حالانکہ حسب اون عمدہ
عادات اور اخلاق کو کہتے ہیں جو پشت در پشت چلے آتے ہوں اگرچہ روپیہ پیسہ نہو **علی ما ینکح المرأۃ**
عورت میں کیا بات دیکھکر نکاح کیا جاوے **عن** جابر انہ تزوج امرأۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فلقیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتزوجت یا جابر قال قلت نعم قال ایم ام ثیبا قال
قلت بل ثیبا قال فھلا بکرا تلاعبک قلت یا رسول اللہ کن لی اخوات فخشیت ان تدخل بینی
وبینھن قال فذاک اذن ان المرأۃ تنکح علی دینھا ومالھا وجمالھا فعلیک بذات الدین
تربت یداک ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا ایک عورت کو اونہوں نے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے نکاح کرنیکے بعد ملاقات ہوئی انکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر پوچھا آپنے کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابر میں نے
کہا جی ہاں آپنے فرمایا کنواری یا بیاہی ہوئی وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا بیاہی ہوئی یعنی ایک دفعہ اوسکا نکاح
ہو چکا ہے آپنے فرمایا کیوں کنواری سے کاہے کو نکیا جو تیرا دل بہلاتی ہنستی کہا یا رسول اللہ مجکو بہنیں ہیں ڈرا
میں ایسی عورت کے لانیسے اونکو پاس آپنے فرمایا اگر ایسی بات ہے تو اچھا کیا تو نے اور فرمایا آپنے کہ عورت سے نکاح
کرتے ہیں چار چیز کی واسطے پہ اوسکی یا مال داری پہ یا خوبصورتی پہ اور تجھکو دین والی کا اختیار کرنا لازم ہے تیرے ہاتھوں

مثی پڑی ف اس لفظ سے بد دعا دینا مقصود نہیں بلکہ ایک لفظ بول چال میں مستعمل ہے اور بد دعا بھی ہوسکتی ہے اسطرح کہ اگر تو اسکے خلاف کرے گا تو تیرا کام ناکارہ اور بیفائدہ ہوگا **کراہیۃ تزویج العقیم**

بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے **عن** معقل بن یسار قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اصبت امرأۃ ذات حسب ومنصب الا انہا لا تلد افاتزوجہا فنہاہ ثم اتاہ الثانیۃ فنہاہ ثم اتاہ الثالثۃ فنہاہ فقال تزوجوا الولود الودود فانی مکاثر بکم

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا کہ ملی ہے مجھکو ایک عورت شریف اور مرتبہ والی لیکن اوسکو اولاد نہیں ہوتی کیا میں نکاح کرلوں اوسکے ساتھ آپنے منع کیا اوسکو پھر دوبارہ آیا پھر منع کیا اوسکو پھر تیسری بار آیا پھر منع کیا اوسکو اور آپنے کہ تم نکاح کرو ایسی عورت سے جسکو اولاد ہووے اور مرد کی دوست عاشق کی مانند کیونکہ میں امت کو بڑھاؤں گا تم سے **تزویج الایامی** یعنی کانکاح میں لانا کیسا ہے **عن**

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان مرثد بن ابی مرثد الغنوی وکان رجلا شدیدا وکان یحمل الاساری من مکۃ الی المدینۃ قال فدعوت رجلا لاحملہ وکان بمکۃ بغی یقال لہا عناق وکانت صدیقتہ فجرجت فرایت سوادا فی ظل الحائط فاقبلت من ہذا مرثد فرحبا واہلا یا مرثد انطلق اللیلۃ فبت عندنا فی الرحل قلت یا عناق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم الزنا قالت یا اہل الخیام ہذا الدلدل الذی یحمل اساراکم من مکۃ الی المدینۃ فسکتت الخندمۃ فطا لبنی ثمانیۃ فجاؤ حتی قاموا علی رأسی فبالوا فصار بولہم علی وعماہم اللہ عنی فجئت الی صاحبی فحملتہ فلما انتہیت بہ الی الاراک فککت عنہ کبلہ فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انکح عناق فسکت عنی فنزلت الزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک فدعانی فقرأہا علی وقال لا تنکحہا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد غنوی تھا ایک سخت آدمی زور آور اور مکے سے قیدیوں کو سوار کراکر مدینہ کی طرف لایا کرتا تھا کہا مرثد نے بلایا میں نے ایک آدمی کو اسلیے کہ سواری پر بٹھالوں اوسکو اور مکے میں ایک کنچنی عناق نامی اسکی آشنا تھی مرثد کہتا ہے جب میں نکلا تو دیوار کے سایہ میں ایک سیاہی نظر پڑی یعنی آدمی کے پرچھائیں وہ بولی کون ہے یہ مرثد ہے شاباش جم جم آوے تو اے مرثد چلو آج رات کو ڈیرے میں ہمارے ساتھ سو جاؤ مرثد کہتے ہیں میں نے کہا اے عناق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو حرام فرمایا ہے وہ بولی اے خیمے والو یہ دلدل حاضر ہے دلدل ایک پرندہ ہے جو رات کو نکلتا ہے اپنا مونہ چھپائے ہوئے

اوٹھالے جاویگا تمہارے قیدیون کو مکے سے مدینہ تک ہم سنکر تین چند مد (ایک پہاڑ ہے) کی طرف چلا مرتد کہتے ہین ہمکو آٹھ آدمی دھونڈھتے ہوئے آئے اور میرے سر پر آکر کھڑے ہوگئے پھر موتا اونہون نے اونکا موت میرے پر پڑا لیکن اندھا کردیا اللہ تعالی نے اونکو پھر آیا مین اپنے ساتھی کے پاس اور سوار کرلیا اوسکو جب آگیا مین اراک تک اوام ہے ایک موضع کا کھول دی مین نے قید اوسکی پھر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا مین نے کہا رسول اللہ مین عناق سے نکاح کرلون آپنے میری بات کچھ جواب نہ دیا پھر اوتری یہ آیت اَلزَّانِیَۃُ لَا یَنْکِحُھَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ یعنی اور بدکار عورت کو بیاہ نہین لیتا مگر مرد بدکار یا شرک کرنیوالا مرثد کہتے ہین کہ بلایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پڑھی یہ آیت میرے سامنے اور کہا مت نکاح کر اوس سے ف مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے دو سبب سے ایک یہہ کہ اوسکا کفو نہین اوسکو عار ہے دوسری یہہ کہ ایک سے دوسرے کو علت نہ لگ جاوے (موضح القرآن) بعضون نے کہا یہہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اوس وقت بدکار عورتون سے نکاح حرام ہوگیا تھا بعد اوسکے درست ہوگیا اس آیت سے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ اب کنجنی اگر توبہ کرے تو اوس سے نکاح درست ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِنْدِیْ اِمْرَأَۃً مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَھِیَ لَا تَمْنَعُ یَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْھَا قَالَ لَا اَصْبِرُ عَنْھَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِھَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا میری ایک عورت ہے اور وہ مجھکو سب لوگون سے زیادہ پیاری ہے اور اوسمین یہہ عیب ہے کہ اگر کوئی اوسکو ہاتھ لگاتا ہے تو منع نہین کرتی یعنی زنا پر راضی ہوجاتی ہے آپنے فرمایا کہ تو اوسکو طلاق دیدے کہنے لگا مین اوسکے بغیر صبر نہین کرسکتا آپ نے فرمایا اپنا کام نکال اوس سے کَرَاھِیَۃُ تَزْوِیْجِ الزُّنَاۃِ مکروہ ہے نکاح کرنا زنا کار عورتون سے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْکَحُ النِّسَآءُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی جاتی ہین عورتین چار چیزون سے مال کے سبب سے اور شرافت خاندانی کے سبب سے اور خوبصورتی کے سبب سے اور دین کے باعث سے تو اپنا کام فتح کردینوالے سے تیری ماتھ مٹی مین ملین ف یعنی ان سب چیزون مین دینداری بڑھکر ہے تو اوسی کو اختیار کر مال و دولت شرافت خوبصورتی بیدینی کے ساتھ مزہ نہین دیتی انجام مین مصیبت اور تکلیف ہوتی ہے دیندار سے ہمیشہ آرام رہتا ہے اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ عورتون مین اچھی کون سے عورت ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِھَا بِمَا یَکْرَہُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں میں کون سی عورت اچھی ہوتی ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ دیکھے اوسکی طرف اور جب وہ حکم کرے تو بجالاوے اور مخالفت نہ رکھے اوس سے اپنے جی میں اور اپنے مال میں جو خاوند کو برا لگے

اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ نیک عورت کا ملنا کیا خوبی رکھتا ہے **عَنْ** عبداللہ بن عمرو بن العاص

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا کُلَّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ساری پونجی اور خانہ ہے لیکن اوسمیں سب سے بڑھکر فائدے اور مالیت کی چیز عورت نیکبخت ہے یعنی جسکو عورت نیکبخت خوش اخلاق ملے اوسکو سب سے بڑھکر دنیا میں دولت ملے **اَلْمَرْاَۃُ الْغَیُوْرُ** جس عورت میں غیرت (شک) بہت ہو **عَنْ** اَنَسٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَتَزَوَّجُ مِنْ نِّسَاءِ الْاَنْصَارِ قَالَ اِنَّ فِیْھِمْ لَغَیْرَۃً شَدِیْدَۃً ترجمہ انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہم لوگ انصار کی عورتوں سے نکاح کرلیا کریں یعنی مدینے والی عورتوں سے مکے والے لوگ نکاح کرنا چاہیں تو کرلیا کریں یا نہ آپنے فرمایا انصار کی عورتوں میں غیرت بہت ہے **اِبَاحَۃُ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِیْجِ** نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ اِمْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ نَظَرْتَ اِلَیْھَا قَالَ لَا فَاذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیغام بھیجا ایک آدمی نے مدینے والوں کو یہاں فرمایا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے اوسکو دیکھ بھی لیا ہے یا نہیں اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا اوس عورت کو دیکھ لے یعنی بغیر دیکھے نکاح کرنا اچھا نہیں **عَنِ** الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ خَطَبْتُ اِمْرَاَۃً عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَظَرْتَ اِلَیْھَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّہٗ اَجْدَرُ اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام کیا میں نے نکاح کا ایک عورت کے ساتھ زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپنے فرمایا تو نے دیکھ بھی لیا ہے اوسکو میں نے کہا نہیں فرمایا کہ دیکھ لے اوسکو اس سے لائق زیادہ ہوگی تم دونوں میں **اَلتَّزْوِیْجُ فِیْ شَوَّالٍ** عید کے مہینے میں نکاح کرنیکا بیان **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَاَدْخَلَتْ عَلَیَّ فِیْ شَوَّالٍ فَکَانَتْ عَائِشَۃُ تَسْتَحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَھَا فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَائِہٖ کَانَتْ اَحْظٰی عِنْدَہٗ مِنِّیْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے عید کے مہینے میں اور کہی میں اونکے نزدیک عید کے مہینے ہیں اور مستحب جانتی تھیں بی بی عائشہ رض لوگوں کے واسطے یہی بات یعنی عید کے مہینے میں لوگوں کو اپنی عورتوں کے نزدیک جانا چاہیے کیونکہ سیر ہے بڑکر کوئی عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مشرف اور زیادہ فائدہ لینے والی نہ تھی

النکاح

نکاح کے واسطے پیام کرنے کا بیان

عمر عامر بن شراحیل انہ سمع فاطمۃ بنت قیس وکانت من المہاجرات الاول قالت خطبنی عبد الرحمن بن عوف فی نفر من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وخطبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مولاہ اسامۃ بن زید وقد کنت حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احبنی فلیحب اسامۃ فلما کلمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت امری بیدک فانکحنی من شئت فقال انطلقی الی ام شریک وہی ام شریک امرأۃ غنیۃ من الانصار عظیمۃ النفقۃ فی سبیل اللہ عز وجل ینزل علیہا الضیفان قلت سافعل فقال لا تفعلی فان ام شریک کثیرۃ الضیفان فانی اکرہ ان یسقط عنک خمارک او ینکشف الثوب عن ساقیک فیری القوم منک بعض ما تکرہین ولکن انتقلی الی ابن عمک عبد اللہ بن عمرو ابن ام مکتوم وہو رجل من بنی فہر فانتقلت الیہ

ترجمہ عامر بن شراحیل فاطمہ قیس کی بیٹی سے سنکر روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی فاطمہ بنت قیس اون عورتوں میں کی ہیں جنہوں نے پہلی ہجرت کی یہی فاطمہ اپنا حال عامر بن شراحیل سے بیان کرتی ہے اور کہتی ہے کہ پیام بھیجا مجھکو عبد الرحمن بن عوف نے کئی اصحابوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور پیغام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اسامہ بن زید کے جو مولا ہے آپکے اور فاطمہ کہتی ہیں میں نے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا جو کوئی مجھے محبت رکہتا ہے اوسکو چاہیئے اسامہ سے محبت رکہے فاطمہ کہتی ہیں جب گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سے میں نے کہا میں آپکے ہاتھ میں ہوں یعنے آپکے اختیار میں ہوں جس سے آپ چاہیں اوس سے میرا نکاح کر دیجیے پھر فرمایا ام شریک کے نزدیک جا اور ام شریک ایک میر عورت ہے انصار کے لوگوں میں یعنی مدینے والوں میں اور بہت کچھ خرچتی ہے اللہ عزت اور بزرگی والے کی راہ میں اور اترتے ہیں اسکے ہاں مہمان فاطمہ قیس کی بیٹی نے کہا ایسا ہی کرتی ہوں یعنی ام شریک کے یہاں جاکر رہتی ہوں آپنے فرمایا ایسا نکر کیونکہ ام شریک کے مکان میں مہمانوں کی کثرت ہے شاید تیری اوڑہنی سرک جاوے یا پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جاوے پھر تجھے لوگ ننگی کہلی دیکہیں گے تو تجھکو برا معلوم ہوگا اپنے چچازاد بہائی عبد اللہ بن ام مکتوم کے پاس جانا مناسب ہے اور وہ آدمی ہے فہر کے قبیلے سے (فہر نام ہے قبیلے کا) فاطمہ کہتی ہیں کہ میں جا رہی اونکے پاس اور اس حدیث میں مختصر کرکے بیان کیا ہے یعنی فاطمہ نے اپنے رہنے کا حال اس

حدیث میں نہیں بیان کیا اور دوسری حدیث میں بیان کیا ہے **اَلنَّهْيُ اَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ** پیام پر پیام بھیجنے کے منع ہونے کا بیان **عَنِ** ابن عمر **عَنِ النَّبِيِّ** صلی اللہ علیہ وسلم **قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ** ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیغام بھیجا کرو دوسرے کے پیغام پر **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِيْ اِنَائِهَا** ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بڑھایا کرو مول زیادہ دینے کو خریدار کے اور نہ بیچے مقیم مسافر کا مال اور نہ بیچے کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کی بکری پر اور پیغام نہ بھیجے اپنے بھائی مسلمان کے پیام پر اور طلاق نہ دلوادی کوئی عورت اپنی بہن مسلمان کو یعنی اپنی سوکن کے لیے طلاق کی درخواست نہ کرے تاکہ انڈیل دے جو چیز اوسکے برتن میں ہے **فَ** جو چیز اوسکے برتن میں ہے یعنی جو کچھ اوسکے حصے میں ہے غرض یہ ہے کہ ایک عورت مسلمان ہو کر دوسری عورت مسلمان کے لیے ایسا خیال نہ کرے کہ اگر اسکو طلاق ہو جاویگی تو میں خاوند کے ساتھ آرام چین سے ہونگی اور اس سوکن کا جو حصہ تھا وہ بھی مجھکو ملیگا کیونکہ ہر کسی کا حصہ اوسکے ساتھ ہے اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں مل سکتا پھر ناحق اسکے لیے طلاق کی درخواست سے کیا فائدہ ہے **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ** ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ** ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر یہانتک کہ نکاح کر لیوے وہ یا چھوڑ دیوے **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ** ترجمہ کئی بار ہو چکا ہے **خِطْبَةُ الرَّجُلِ اِذَا تَرَكَ الْخَاطِبُ اَوْ اَذِنَ لَهٗ** نکاح کا پیغام دینا چاہیے اجازت سے اول پیغام کرنیوالے کے یا اوسکے چھوڑ دینے کے پیچھے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ اَوْ يَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ** ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بھیجا کرے تم میں سے کوئی دوسرے کی چیز بکنے کے وقت یعنی ایک کے خریدار کو بیچ والا بیچا ہی نہ بلایا کرے تاکہ خلل نہ پڑے اوسکی بیچا میں اور نکاح کا پیغام نہ کرے دوسرے آدمی کو پیغام پر

جب تک کہ وہ چھوڑ نہ دے یا اجازت نہ دے اوسکو عن ابی سلمۃ وعبد الرحمن بن ثوبان انھما سمعا
فاطمۃ بنت قیس عن امر ما قالت لم یجعل لی زوجی ثلاثۃ فکان یرزقنی طعاما فیہ شیئ فقالت
واللہ لئن کانت لی النفقۃ والسکنا لاطلبنھا ولا احتبل ھذا فقال الوکیل لیس لک سکنی ولا نفقۃ
قالت فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لیس لک سکنی ولا نفقۃ
فاعتدی عند فلانۃ قالت وکانت یاتیھا اصحابہ ثم قال اعتدی عند ابن ام مکتوم فانہ
اعمی فاذا حللت فاذنینی قلما حللت ذکرت لہ ان معاویۃ وابا جھم خطباھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ابو جھم فلا یضع
عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ فکرھتہ ثم قلت انکحنی اسامۃ فنکحتہ فجعل اللہ فیہ خیرا
واغتبطت بہ قال ابو عبد الرحمن ھذا خطا

ترجمہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور عبد الرحمن بن ثوبان
دونوں سے روایت ہے پوچھا ان دونوں نے فاطمہ بنت قیس سے اوسکا حال پھر بیان کرنی لگی فاطمہ اپنا حال
اوس سے اور کہنے لگی کہ میرے خاوند نے مجھکو تین طلاق دیے تھے اور کہا نیکو دیا مجھکو کچھ آناج جو اچھا تھا نہیں چھوڑا
اناج جیسے جو وغیرہ فاطمہ کہتی ہین میںنے کہا اپنے خاوند کے وکیل سے اگر مجھکو کھانا اور ٹھکانا دینا اُسپر پہنچتا ہوگا تو لیتی
ہین لیکن گی اوس سے یہ دونون اور ہین نہین لیتی پھر اناج پھر میرے خاوند کے وکیل نے جواب دیا تجھ نہ کھانا
دینا چاہیے اور نہ ٹھکانا فاطمہ کہتی ہین ہین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہہ ذکر کیا پھر آپنے اوسیطرح فرمایا یعنی
کھانا اور ٹھکانا تجھکو تیرے خاوند کی طرف سے نہین پہنچتا چل جا تو اپنی عدت کے دن پورے کر فلانی عورت کے
یہان فاطمہ کہتی ہین ہین نے کہا اوسکے یہان آپکے آدمی آیا جایا کرتے ہین آپنے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہان
اپنی عدت پوری کے دن گذار لے کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے پھر آپنے فرمایا جب تیری عدت کے دن پورے ہو جاوین مجھسے
اجازت لینا فاطمہ کہتی ہین جب ان عدت کے پورے ہو چکے آپنے فرمایا کسکا پیغام آیا تیرے پاس ہین نے عرض
کیا کہ معاویہ نے اور ایک اور دوسرے شخص قریشی کا آپنے فرمایا معاویہ تو ایک لڑکا ہے قریشی لڑکون ہین کا اور
اوسکے پاس کچھ بھی چیز نہین اور رہا دوسرا آدمی وہ تو ایسا شریر ہے کہ جسکے پاس بھلائی کا نام بھی نہین
تو اسامہ سے نکاح کر لے فاطمہ کہتی ہین میرا جی گھنیا یا نفرت کیا اسامہ کے نام سے آپنے تین بار یہی فرمایا وہ کہتی
ہین پھر نکاح کر لیا ہین نے اسامہ سے **باب اذا استشار الرجل ذا رحم فیمن یخطبھا**
ھل یخبر بما یعلم باب ہے اسبات کے بیان ہین جب پوچھے کوئی عورت پیغام بھیجنے والیکا حال تو بیان
کر دینا چاہیے جو کچھ کہ معلوم ہو **حدثنا** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن فاطمۃ بنت قیس ان ابا عمرو بن
حفص طلقھا البتۃ وھو غائب فارسل الیھا وکیلہ بشعیر فسخطتہ فقال واللہ مالک علینا

مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاعْتَدِّي
أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي وَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ
بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَرْفَعُ
عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلٰكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ
ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ

عبدالرحمان سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس کو ابوعمرو بن حفص نے طلاق دیا اور اوسکو بالکل ہے تعلق کر دیا اور عمرو
(یعنی تین طلاق دی)
کہین مسافری مین تھا اوسکی طرف سوا اوسکے وکیل نے کچھ جو بھیجے فاطمہ کو فاطمہ غصہ ہوئی اون جو دون سے بھیجے پر
پھر ابوعمرو کے وکیل نے خدا کی قسم تیرا ہمپر کچھ حق نہین پھر آئی فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر
کیا یہہ امر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر آپنے بھی فرمایا تجھکو خرچ نہ ملیگا پھر فاطمہ کو حکم کیا جا اپنی عدت کے دن
گذار ام شریک کے پاس پھر اوسکے یون فرمایا ام شریک کو ہمارے اصحاب گھر سے ہتھ نہین لیتے اوسکے یہان جایا کر
نہین تو عبداللہ بن ام مکتوم کے یہان اپنی عدت کے دن پورے کر کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے تو اپنے کپڑے اوتاریگی
تو بھی کچھ ڈر نہین اور جب تیری عدت پوری ہو جاوے تب مجھسے اذن لیجیو فاطمہ کہتی ہین جب حلال ہوئی مجھکو
عدت سے نکلنا یعنی پوری ہو گئی عدت اور جائز ہوا نکاح کر لینا دوسرے سے تو مین نے معاویہ اور ابوجہم کے پیغام
دینے کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے فرمایا ابوجہم کے کندہے سے لٹھ نہین اوترتا اور معاویہ مفلس
ہے اوسکے پاس ایک مڑی نہین تو نکاح کر لے اسامہ سے فاطمہ کہتی ہین مین نے اسامہ سے پھر فرمایا آپنے تو
اسامہ کو کر لے پھر کر لیا مین نے اسامہ کو اور اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور برکت دی اوسکے نکاح مین اور رشک
کیا لوگون نے مجھپر **اِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يَخْبُرُهُ بِمَا**
يَعْلَمُ جب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت کا حال جسے نکاح کرنا منظور ہے تو کہدیوے وہ
شخص جسے دریافت کیا جاتا ہے جو کچھ جانتا ہو **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی انصار سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مین عورت کرنا چاہتا ہون آپنے فرمایا تو نے دیکھہ لیا ہے اوس عورت کو
کیونکہ انصار کے لوگون کی آنکھون مین کچھہ نقص ہوتا ہے **ف** آپنے مردون پر عورتون کو قیاس کیا یا اوسنے
کسی عورت کو دیکھہ لیا ہوگا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم انظر الیھا فان فی اعین الانصار شیئا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے
ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا آپ نے فرمایا دیکھ لے اوسکو اسلیے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے **باب**
عرض الرجل ابنتہ علی من یرضی باب اسبات کے بیان میں پیش کرے لڑکے والا لڑکی کو
اوسکے روبرو جس سے لڑکے والا خوش ہو عن عمر قال تایمت حفصۃ بنت عمر من خنیس یعنی ابن
حذافۃ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن شھد بدرا فتوفی بالمدینۃ فلقیت
عثمان بن عفان فعرضت علیہ حفصۃ فقلت ان شئت انکحتک حفصۃ فقال سانظر فی ذلک فلبثت
لیالی فلقیتہ فقال قد بدا لی ان لا اتزوج یومی ھذا فقال عمر فلقیت ابا بکر الصدیق رضی اللہ
عنہ فقلت ان شئت انکحتک حفصۃ فلم یرجع الی فکنت علیہ اوجد منی علی عثمان
رضی اللہ عنہ فلبثت لیالی فخطبھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکحتھا ایاہ فلقیتی
ابو بکر فقال لعلک وجدت علی حین عرضت علی حفصۃ فلم ارجع الیک شیئا قلت نعم قال
فانہ لم یمنعنی حین عرضت علی ان ارجع الیک شیئا الا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یذکرھا ولم اکن لافشی سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو ترکھا نکحتھا

ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیوہ ہوئے حفصہ جو انکی بیٹی تھی تھا خاوند حفصہؓ کا خنیس جنکا نام ابن
حذافہ تھا اور ابن جملہ اصحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون اصحابیون میں کے جو بدر میں حاضر تھے وہ
مرگئے مدینہ طیبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ملا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور پیش کیا حفصہؓ کو اونکے
سامنے اور کہا میں نے اگر تم چاہتے ہو تو نکاح کر دیتا ہون میں تمہارا حفصہؓ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کہنے لگے میں فکر
کرونگا اس بات میں حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں ٹھیرا رہا کئے راتیں پھر جواب دیا حضرت عثمانؓ نے میں اندیشہ نہیں
نکاح کرنا نہیں چاہتا پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر ملا میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پھر کہا میں نے اونکو اگر
تم چاہتے ہو تو حفصہ کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیتا ہون پھر کچھ نہ کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں مجھے رنج ہوا انکے جواب نہ دینے پر عثمان رضی اللہ عنہ کی بات سے بھی زیادہ پھر میں کئی راتیں ٹھیرا رہا آخر
پیغام کیا اوسکے لیئے مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نکاح کر دیا اوسکا حضرتؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر
ملاقات کی میرے سے ابو بکرؓ نے اور کہنے لگے شاید تجھکو رنج ہوا ہوگا میرے چپ رہنے پر جب تو نے حفصہ رضی اللہ عنہا
کو میرے سامنے کیا تھا حضرت عمرؓ نے کہا ہان حضرت ابو بکرؓ فرمانے لگے جب تو نے میرے سامنے کیا اور میں نے
کچھ جواب نہ دیا اوسکی وجہ یہ تھی حضرتؐ کو میں نے حفصہؓ کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا راز فاش کرنا مناسب نہ جانا اور خیال کر لیا اگر آپ اوسکو نہ کرینگے تو میں نکاح کر لونگا **باب**

عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى مَنْ تَرْضَى

باب ہے اس بیان میں عورت جس شخص سے راضی ہو اس
آدمی سے خود نکاح کرنے کی درخواست کر سکتی ہے عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ
ابْنَةٌ لَهُ فَقَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَلَكَ فِيَّ حَاجَةٌ ترجمہ ثابت بنانی سے روایت ہے میں بیٹھا تھا نزد یک انس بن مالک رضی اور انکی بیٹی
انکی نزدیک ہی موجود تھی انس نے فرمانے لگے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خود سامنے اگر
کہنے لگی یا رسول اللہ آپکو میری کچھ حاجت ہے یعنی آپکو اگر عورت کی خواہش ہو تو مجھ سے نکاح کر لو عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ ابْنَةُ أَنَسٍ فَقَالَتْ مَا كَانَ أَقَلَّ
حَيَاءَهَا فَقَالَ أَنَسٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے خود پیش کیا اپنے آپکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی نکاح کی درخواست کی
جیسا کہ اوپر بیان ہوا یہ سنکر بیٹی انس رض کی بیٹی اور کہنی لگی کیا بے شرم تھی یہ عورت انس رض نے کہا تجھ سے بہتر
یہ عورت تھی کہ پیش کیا تھا اوس نے اپنے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے **صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ**
إِذَا خُطِبَتْ وَاسْتِخَارَتُهَا رَبَّهَا جب پیغام لگی کہی عورت کو نکاح کا تو نماز پڑھے اور استخارہ کرے
اپنے رب سے عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ
اذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أَبْشِرِي أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ فَقَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أُسْتَأْمِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلَى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ
الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَدَخَلَ بِغَيْرِ إِذْنٍ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب پوری ہوئی عدت زینب کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو جا ذکر کر زینب کے پاس میرا زید وہی اللہ
عنہ فرماتے میں نے جاکر کہا زینب سے خوشی کر لو اے زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے مجھکو تیرے
پاس آپکا ذکر کرتے تھے تیرا زینب بولی میں ابھی کچھ نہ کرونگی یہانتک کہ میں حکم لے لوں اپنے رب کا یہ کہکر کھڑی
ہوئی اپنی مسجد میں اور اوترا قرآن یہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بے اجازت چلے آئے گھر میں اسلئے
کہ قرآن میں اللہ نے یوں اوتارا ہے تیرا نکاح کر دیا زینب سے پھر جب نکاح ہو گیا تو آنے میں اجازت
کیا ضرور ہے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ يَقُولُ كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْكَحَنِي مِنَ السَّمَاءِ وَفِيهَا نَزَلَتْ بِهِ الْحِجَابُ ترجمہ انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فخر کرتی تھی زینب جحش کی بیبیاں سب عورتوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہتی تھی
میرا نکاح اللہ بزرگی اور عزت والے نے آسمان پر کیا اور زینب کے مقدمہ میں اوتری پردے کی آیت

کیف الاستخارۃ استخارہ کیسی کرتے ہین

عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلھا کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھاتے تھے استخارہ ہر کام کے لیے جیسے سکھایا کرتے تھے سورہ قرآن کی یعنی جیسا اہتمام قرآن کے سکھانے مین کرتے تھے ویسا ہی استخارہ کے سکھانے مین بھی کوشش کرتے تھے اور یون فرماتے تھے کہ جب کوئی کام پڑے تو اول دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ دعا کرے اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ ترجمہ اس دعا کا یہ ہے اے اللہ میرے مین خیر اور بھلائی مانگتا ہون تجھسے تیرے علم کی برکت سے اور مدد چاہتا ہون تیری قدرت سے اور چاہتا ہون تیرا بہت بڑا فضل اور کرم کیونکہ تو زبردست اور سکت والا ہے اور مین عاجز اور بے سکت ہون اور تو جانتا ہے اور بہت جانتا ہے تجھکو خوب معلوم ہین غیب کے حال اے اللہ میرے اگر تو جانتا ہو یہ کام خیر ہے اور بہتر ہے میرے لیے دین اور دنیا مین اور نیک ہوگا اس کام کا اخیر اور انجام میرے لیے راوی کہتا ہو فی دینی ومعاشی فرمایا عاجل امری وآجلہ فرمایا یعنی راوی کو شک ہوا غرض معنی دونون کے قریب قریب ہین عاجلہ سے مراد فی الحال اور آجلہ سے مراد اخیر اور سکام کا غرض دونون لفظون مین سے کوئی سا پڑھ لیوے پھر کہے میرے قبضے مین کر اسکام کو اور آسان کر اسکو میرے لیے اور مبارک کر اوسکام کو میرے واسطے اور اگر تو جانتا ہے یہ کام میرے واسطے برا ہے اور نقصان ہے میرے دین اور دنیا کا یا میری برا ہوگا اسکا انجام میرے حق مین تو ہٹا دے اوسکام کو مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اوسکام سے یعنی نہ پورا کر اوسکو

اور صبر عنایت کر مجھکو اور بھلا کر میرا جہان سے ہو سکے اور خوشکر میرا دل اوسی کے ساتھ اور فرمایا اپنے کہ نام لیوے
حاجت اپنی حاجت کا ف مثلاً یوں کہے اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ ھٰذَا النِّکَاحَ یَا ھٰذَا الْتِجَارَۃَ خَیْرًا لِّیْ اَوْ
جو کام بیچنے اوسکا نام لیا جاوے اگر لفظ کی جگہ پھر کیونکہ امر کام کو کہتے ہیں اِنْکَاحُ ابْنِ اُمِّ
بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتھ کر سکتا ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُھَا بَعَثَ اِلَیْھَا اَبُوْبَکْرٍ
یَخْطُبُھَا عَلَیْہِ فَلَمْ تَزَوَّجْہُ فَبَعَثَ اِلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَخْطُبُھَا
عَلَیْہِ فَقَالَتْ اَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ غَیْرَی وَاِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ مُصْبِیَۃٌ وَلَیْسَ
اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِیَائِیْ شَاھِدًا فَاَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ ارْجِعْ
اِلَیْھَا فَقُلْ اَمَّا قَوْلُکِ اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ غَیْرَی فَسَاَدْعُو اللّٰہَ لَکِ فَیُذْھِبُ غَیْرَتَکِ وَاَمَّا قَوْلُکِ اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ
مُصْبِیَۃٌ فَسَتَکْفِیْنَ صِبْیَانَکِ وَاَمَّا قَوْلُکِ اَنْ لَّیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِیَائِکِ شَاھِدًا وَّلَا غَائِبًا یَکْرَہُ
ذٰلِکَ فَقَالَتْ لِابْنِھَا یَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَہٗ مختصر ترجمہ ام سلمہ
سے روایت ہے جب تمام ہوئی عدت ام سلمہ کی آیا آدمی حضرت ابوبکر کا نکاح کا پیغام لیکر اون کے پاس انہوں نے قبول
نہ کیا اوسکو پھر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے پیغام کہنے کو کہا بی بی ام سلمہ
نے میں ایک عورت غیری ہوں (یعنی بہت جلنی والی) اور میرے بچوں والی اور میرے والی یہاں حاضر نہیں
ہیں پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس بات کا آپکے روبرو آپنے فرمایا پھر جاؤ
اسکے پاس اور کہو اوس سے یہ جو تم کہتے ہو کہ میں غیری ہوں تو اسکا جواب یہ ہے میں خدا سے دعا کرون گا وہ تیری
جلن کو دیگا اور رہے بچے تیرے تو تو کفایت کرتی ہے اونکے لیے اور یہ جو تم کہتی ہو کہ میرے والی یہاں موجود
نہیں تو اوسکا جواب یہ ہے تیری سب والی غائب ہوں یا حاضر اسبات سے برا نہ مانیں گے یہ بات سنکر حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اوٹھ اے عمر یعنی اپنے بیٹے سے نکاح کردے میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمر
نے نکاح کر دیا اپنی ماں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسمیں مختصر بیان ہے اِنْکَاحُ الْاَبِ الْبِکْرَ
الصَّغِیْرَۃَ کوئی آدمی چھوٹی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو درست ہے عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَھَا وَھِیَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنٰی بِھَا وَھِیَ بِنْتُ تِسْعٍ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اون سے جب وہ چھ برس کی تھیں اور خلوت ہوئی اونکے ساتھ
جب وہ نو برس کی تھیں عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِیْنَ
وَدَخَلَ عَلَیَّ لِتِسْعِ سِنِیْنَ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا اون سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سات برس کی عمر میں اور خلوت کی نو برس کی عمر میں ف تو جب اون سے نکاح کیا تھا وہ بالغ نہیں

اونکے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اونکو نکاح کر دیا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے نکاح کر سکتا ہے عن عائشۃ تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتسع سنین وصحبتہ تسعا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا اونسے نو برس کی عمر میں اور وہ ساتھ رہیں آپ کے نو برس تک عن عائشۃ تزوجہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی بنت تسع وماتت عنھا وھی بنت ثمان عشرۃ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے وہ نو برس کی لڑکی تھیں اور جب وفات پائی حضرت نے جب وہ اٹھارہ برس کی تھیں انکاح الرجل ابنتہ الکبیرۃ کوئی شخص اپنی بڑی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو درست ہے عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال تأیمت حفصۃ بنت عمر من خنیس بن حذافۃ السھمی وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوفی بالمدینۃ قال عمر فاتیت عثمان بن عفان فعرضت علیہ حفصۃ بنت عمر قال قلت ان شئت انکحتک حفصۃ قال سأنظر فی امری فلبثت لیالی ثم لقینی فقال قد بدا لی ان لا اتزوج یومی ھذا قال عمر فاتیت ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فقلت ان شئت زوجتک حفصۃ بنت عمر فصمت ابو بکر فلم یرجع الی شیئا فکنت علیہ اوجد منی علی عثمان فلبثت لیالی ثم خطبھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکحتھا ایاہ فلقیبی ابو بکر فقال لعلک وجدت علی حین عرضت علی حفصۃ فلم ارجع الیک شیئا قال عمر قلت نعم قال فانہ لم یمنعنی ان ارجع الیک شیئا فما عرضت علی الا انی قد کنت علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذکرھا ولم اکن لافشی سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو ترکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلتھا ترجمہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیوہ ہوئی حفصہ عمر کی بیٹی جو زوجہ تھیں خنیس بن حذافہ کی اور تھا یہ شخص صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فوت ہوا مدینہ طیبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہیں گیا عثمان بن عفان کے پاس پھر بیان کیا میں نے حفصہ کا حال اونکے پاس اور کہا میں نے اگر تمہاری مرضی ہو تو حفصہ کا نکاح تمسے کر دیتا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں اپنے حال کو دیکھا کہ جواب دونگا حضرت عمر فرماتے ہیں ہیں کئے رات جیسے ٹھہرا پھر حضرت عثمان نے اگر یہ جواب دیا مجھے ظاہر ہوئی یہ بات کہ اب تک وہ نکاح کرنا میرے لیے مناسب نہیں یعنی ان دونوں میں نکاح نہیں کرتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر آیا میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اون سے بھی کہا میں نے اگر تمکو خواہش ہے تو نکاح کر دیتا ہوں تمہارا حفصہ عمر رض کی بیٹی سے حضرت ابوبکر رض چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا حضرت عمر رض فرماتے ہیں مجھکو ان پر بہت غصہ آیا اتنا عثمان پر بھی نہیں آیا تھا پھر کئی راتیں مجھکو اسی حالت میں

گذرین بھیجر بیان کیا حفصہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ فرماتے ہین مین نے نکاح کردیا حفصہ کا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسکو بعد ملاقات ہوئی میری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر کہنے لگے
شاید تمکو خفگی اور رنج ہوا ہو اوسوقت جب تمنے بیان کیا تہا حفصہ کا حال میرے سامنے اور مین نے تمکو ملٹ کر اوسکا
کچھ جواب نہ دیا تہا حضرتؓ نے کہا ہان یعنی رنج تو ہوا تہا حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے اوسوقت جو مین نے تمکو ٹہا کر جواب نہ
اوسکی وجہ یہ تہی کہ مجھے معلوم تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا ذکر کیا ہے اور مین ایسا آدمی نہین ہون
ظاہر کردیتا عمر عنہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مین نے اپنے جی مین خیال کرلیا تہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکو نہین کرتے تو مین قبول کرلونگا **اِستیذان ان البکر فی نفسہا** کنواری عورت سے
اوسکا نکاح کرنیکے لیے اجازت لینا چاہیے **عن** ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
الایم احق بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن فی نفسہا واذنہا صماتہا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ جوان عورت زیادہ مستحق ہے اپنی ذات کے معاملے مین اپنے
والی سے یعنی جب عورت جوان ہوگئی تو اوسپر اوسکا باپ یا بہائی وغیرہ جبر اور زبردستی نہین کرسکتے نکاح کے باب مین
اور کنواری سے اذن لینا چاہیے اور اذن دینا اوسکا خاموش رہنا ہے **عن** ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال الایم احق بنفسہا من ولیہا والیتیمۃ تستامر واذنہا صماتہا ترجمہ اور یتیمہ
کیونکہ یتیمہ اور کنواری کے ایک ہی معنی ہین اسلیے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
الایم اولی بامرہا والیتیمۃ تستامر فی نفسہا واذنہا صماتہا ترجمہ ایک ہے لیکن لفظون
کا فرق ہے یہان اولی فرمایا ہے وہان احق فرمایا احق اور اولی سے ایک ہی مطلب ہے یعنے وہ اپنے نفس کی خود
مالک ہے **عن** ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس للولی مع الثیب
امر والیتیمۃ تستامر فصمتہا اقرارہا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر عورت کنواری نہو تو ولی کا اوسپر کچھ بس نہین چلتا اور کنواری سے اجازت لیکر نکاح کرنا چاہیے
اور پوچھنے کے وقت چپ رہنا ہی اوسکا اقرار اور اجازت دینا سمجھا گیا ہے **اِستیمار الابا البکر**
فی نفسہا باپ کو چاہیے پوچھ لینا کنواری لڑکی سے اوسکے نکاح کرنیکے لیے **عن** ابن عباس رضی اللہ
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الثیب احق بنفسہا والبکر یستامر ابوہا واذنہا
صماتہا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنواری نہین ہو خود
مالک ہے اپنی ذات کی کامون مین اور کنواری سے بھی اجازت لیکر کرے اوسکا باپ نکاح اوسکا **اِستیمار**
الثیب فی نفسہا اگر ثیبہ نکاح کرنا چاہے تو اوسکا حکم لیکر کرے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الثیب حتی تستاذن ولا تنکح البکر حتی تستامر قالوا یا رسول اللہ کیف اذنها ان تسکت ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثیب عورت کا نکاح اوسکی اذن لیے بغیر نکرنا چاہیئے اور کنواری کا نکاح بھی اوسکی مرضی سے اور حکم لیکر کرنا چاہیے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کنواری کیسی حکم دیگی یعنی وہ تو شرماتی بہت ہے آپنے فرمایا اوسکا چپ رہنا حکم دینا ہے

اذن البکر کنواری عورت کے اذن کا بیان **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استامروا النساء فی ابضاعهن قیل فان البکر تستحیی وتسکت قال هو اذنها ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اور اجازت لیا کرو عورتون سے اونکی بیٹیون کے باب مین کسی نے کہا کنواری تو حیا کرتی اور چپ ہوجاتی ہے آپنے فرمایا اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہے **عن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ کیف اذنها قال ان تسکت ترجمہ اوپر کی حدیث مین گذرا **الثیب یزوجها ابوها وهی کارهة** اگر عورت ثیب ہو اور اوسکا باپ نکاح کردے اوسکی ناراضگی کے ساتھ تو کیا حکم ہے ایسی عورت کا **عن** خنساء بنت خذام ان اباها زوجها وهی ثیب فکرهت ذلک فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد نکاحه ترجمہ خنساء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اوسکے باپ خذام نے نکاح کردیا اوسکا اور یہہ ثیب تھی تو برا معلوم ہوا اوسکو اور آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پھر توڑ دالا نکاح اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **البکر یزوجها ابوها وهی کارهة** اگر کنواری عورت کا نکاح کرین اور وہ ناراض ہو تو کیا حکم ہے **عن** عائشۃ ان فتاۃ دخلت علیها فقالت ان ابی زوجنی ابن اخیه لیرفع بی خسیسته وانا کارهة فقالت اجلسی حتی یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرته فارسل الی ابیها فدعاه فجعل الامر الیها فقالت یا رسول اللہ قد اجزت ما صنع ابی ولکن اردت ان اعلم ان للنساء من الامر شیئا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے روایت ہے آئی ایک جوان لڑکی اونکے پاس اور کہنے لگی کہ میرے باپنے نکاح کردیا میرا اپنے بھتیجے سے اسلیے کہ جاتی رہے میرے سبب سے خست اور خساست اوسکی اور میں ناراض ہون اوسکے ساتھ نکاح ہوجانے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹھ جا تو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے دے پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے اوسکے باپ کو بلا بھیجا پھر اختیار دیا آپنے اوس لڑکی کو وہ لڑکی کہنے لگی یا رسول اللہ ہوگئی وہ بات جو کچھ کرچکا میرا باپ یعنی تو نکاح ہوچکا اور باپ کا کیا ہوا کام مین دہنین کرتی لیکن مین یہہ معلوم کیا چاہتی تھی کہ عورتون کا بھی کچھ اختیار

ہوتا ہے اس امر میں یا نہیں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْیَتِیْمَۃُ فِیْ نَفْسِھَا فَاِنْ سَکَتَتْ فَھُوَ اِذْنُھَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْھَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت لیجاوے گی یتیم اوسکی ذات اور نفس کے کاموں میں اگر چپ رہے تو وہی اوسکی اجازت ہے اور اگر انکار کیا تو نہیں زور اوسپر اَلرُّخْصَۃُ فِیْ نِکَاحِ الْمُحْرِمِ احرام کی حالت میں ہو کر نکاح کرنا جائز ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَفِیْ حَدِیْثِ یَعْلٰی بِسَرِفَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ حارث کی بیٹی سے اور آپ اوسوقت احرام باندھے ہوئے تھے اور یعلی (ایک نام راوی کا) حدیث میں مقام کا بھی ذکر ہے یعنی سرف میں جو نام ہے ایک جگہ کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ اوسوقت احرام باندھے ہوئے تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَکَحَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَجَعَلَتْ اَمْرَھَا اِلَی الْعَبَّاسِ فَاَنْکَحَھَا اِیَّاہُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ اوسوقت محرم تھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور انہوں نے نکاح کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ محرم تھے اَلنَّھْیُ عَنْ نِکَاحِ الْمُحْرِمِ محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت کا بیان عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرے محرم اپنا اور نہ دوسرے کا اور نہ پیام دیوے نکاح کا ف یہ حدیث معارض ہے ابن عباس کی حدیث کی جو اوپر گذری مگر علما نے ابن عباس کی حدیث کو ترجیح دیا ہے اور اس حدیث کو ممانعت تنزیہی پر حمل کیا ہے عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ ترجمہ اوپر کی حدیث کا اور اس حدیث کا ایک ہے مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْکَلَامِ عِنْدَ النِّکَاحِ کونسا کلام مستحب ہے نکاح کے وقت عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَھُّدَ فِی الصَّلٰوۃِ وَالتَّشَھُّدَ فِی الْحَاجَۃِ قَالَ التَّشَھُّدُ فِی الْحَاجَۃِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

ورسولہ یعنی سب تعریف خدا تعالیٰ کے واسطے ہے اور میں سراہتا ہوں اوسکو اور چاہ مانگتا ہوں اوس سے
اور اپنی مغفرت اور بخشش چاہتا ہوں اوس سے اور اللہ پناہ دے ہمکو ہماری شرارتوں سے اور جسکو وہ ہدایت
کرے اوسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسکو وہ راہ نہ دے اوسکو کوئی راہ پر نہیں لاسکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد بندہ خدا ہیں اور رسول ہیں اور پڑھا تین
آیتیں قرآن کی جنکا حاجت سو مراد نکاح وغیرہ ہے اور گواہی عبدیت اور رسالت پر جیسا امت پر فرض ہے
ویسا ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا اور جامع ترمذی میں لکھا ہے بیان کیا ان تینوں آیتوں
کو سفیان ثوری نے اول تو یہ آیت ہے یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم
مسلمون اور دوسری آیت یہ ہے یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام
ان اللہ کان علیکم رقیبا اور تیسری آیت یہ ہے یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا
یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما
پہلی آیت سورہ آل عمران کے دسویں رکوع کا شروع ہے اور ترجمہ یوں ہے سو ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہیئے
اوس سے ڈرنا اور نہ مریو مگر مسلمان اور دوسری آیت سورہ نساء کا شروع ہے اور ترجمہ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے
جسکا واسطہ دیتے ہو آپس میں اور خبردار رہو ناتوں سے اللہ تم پر نگاہ رکھتا ہے اس آیت میں لفظ یا ایھا الذین امنوا کا عطف
عثمانی میں نہیں تو آیت عبداللہ بن مسعود کی ہے اور اس لفظ کے معنی کے بعد خط کھینچ دیا ہے اور تیسری آیت سورہ
آخر احزاب کے اخیر رکوع سے ہے اور ترجمہ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی کہ سنوار دے تمکو تمہارے کام اور
بخشے تمہارے گناہ اور جو کوئی کہنا مانے اللہ اور اوسکے رسول کی اوس نے پائی بڑی مراد عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما ان رجلا کلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شئی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان
الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ واشھد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد ترجمہ ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی نے کچھ گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت پڑھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ خطبہ الحمد للہ آخر تک اور فرمایا اما بعد یعنی بعد توحید اور اثبات رسالت کے مطلب یہ ہے جو کوئی
بڑا کام شروع کرے اور چاہے کہ اوس کو نصیحت مقصود ہو تو یہ خطبہ پڑھکر وہ کام کرنا مسنون ہے ما یکن من خطبۃ
خطبہ کے مکروہ ہونیکا بیان عن عدی بن حاتم قال تشھد رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال احدھما من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد غوی فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس الخطیب انت ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خطبہ پڑھا

دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کہا ایک آدمی نے مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى یعنی جس نے کہا ما اللہ اور اللہ کے رسول کا اوس نے بڑی ہدایت اور بزرگی اور جس نے نافرمانی کی اوسکی بیشک وہ گمراہ ہوا اور راہ بھولا اپنے اوسکا خطبہ سنکر فرمایا بڑا خطیب ہے تو کس لئے کہ تو نے اللہ اور اوسکے رسول کو برابر کر دیا ضمیر لاکر وَمَنْ يَعْصِهِمَا میں یوں چاہئے تھا وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ **بَابُ الْكَلَامِ اَيَّامَ يُنْعَقَدُ بِهِ النِّكَاحُ** باب ہے اوسبات کے بیان میں جس سے نکاح بندہ جاتا ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنِّيْ لَفِيْ قَوْمٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَرَاٰهَا رَاْيَكَ فَسَكَتَ فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَرَاٰهَا رَاْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ نَعَمْ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا قَالَ اَنْكَحْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں لوگوں میں بیٹھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک عورت کھڑی ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے اپنے تئیں آپکو بخشا اگر آپ کی سمجھ میں آوے سو کیجو آپ چپ ہو رہے اور جواب دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور بولی یا رسول اللہ میں نے اپنے تئیں آپکو بخشا آپ جو چاہیں سو کیجو اتنے میں اوٹھا ایک آدمی جو کہنے لگا میرے ساتھ نکاح کرا دیجئے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے یعنی مہر وغیرہ اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا جا ڈھونڈ کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ملے تو لیکر آ اوس نے جا کر ڈھونڈا اور تلاش کیا آخر پھر آیا اور کہنے لگا مجھ کو لوہے کی انگوٹھی ملی نہ اور کچھ پر آپنے فرمایا تجھے کچھ قرآن میں سے بھی یاد ہے اوس نے کہا ہاں فلانی سورت فلانی سورت یعنی کچھ سورتیں ہیں سارا قرآن نہیں آپنے فرمایا میں نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت سے اوس قرآن کے عوض جو تجھکو معلوم اور یاد ہے **اَلشُّرُوْطُ فِي النِّكَاحِ** نکاح کی شرطوں کا بیان **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے وہ شرط لائق پورا کرنیکے ہے جس سے حلال ہوئی تمہارے واسطے عورت کی شرمگاہ یعنی مہر کا ادا کرنا سب سے مقدم ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا جو شرط کیجاوے اوسکو پورا کرنا چاہئے کیونکہ سب سے پہلے مہر ہوا تو بعد اوسکے اور شرطیں ہوئیں یعنی بعد مہر کے اور شرطوں کو پورا کرنا چاہیے **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ ترجمہ اوپر گزرا **اَلنِّكَاحُ الَّذِيْ**

يحل به المطلقة ثلاثا او ما يطلق بها بیان اوس نکاح کے جس سے حلال ہوجاتی ہے تین طلاق دی ہوئی عورت اوسکو جس نے طلاق دیا ہو اوسکو عن عائشة قالت جاءت امرأة رفاعة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ان رفاعة لكثري فابت طلاقي وانى تزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير وما معه الا مثل هدبة الثوب فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لعلك تريدين ان ترجعي الى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی عورت رفاعہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی مجھکو ایسی طلاق دی تھی رفاعہ نے جس سے میرا تعلق اوسکے ساتھ کچھ نہ رہا یعنی تین طلاقین دین تھین پھر مین نے عبد الرحمن بن زبیر کو کر لیا اور اوسکا معاملہ تو کپڑے کا پلہ جیسا ہے یعنی سست اور کمزور ہے یہ بات سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمانے لگے شاید تو جاہتی ہو گی پھر رفاعہ کے پاس چلی جاوین یہ بات کبھی نہین ہونے کی جبتک وہ نہ چکھے تیرے شہد کو اور تو نہ چکھے اوسکے شہد کو یعنے جبتک عبد الرحمن تیرے ساتھ صحبت نکریگا رفاعہ کو تو جائز نہو گی فی تین طلاق کے بعد صرف دوسرے سے نکاح کرنا کافی نہین بلکہ اوس سے صحبت ہونا ضرور ہے ثم احرم الربيبة التي في حجره بیان حرام ہونے ربیبہ کا جو مرد کی پرورش مین ہو عن عروة ان زينب بنت ابي سلمة واسمها امه سلمة ربيبة النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته ان ام حبيبة بنت ابي سفيان اخبرتها انها قالت يا رسول الله انكح اختي بنت ابي سفيان قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او تحبين ذلك فقلت لست لك بمخلية واحب من شاركني في خير اختي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان اختك لا تحل لي فقلت والله يا رسول الله انا لنتحدث انك تريد ان تنكح درة بنت ابي سلمة فقال بنت ام سلمة فقلت نعم فقال والله لو انها ربيبتي في حجري ما حلت لي انها لابنة اخي من الرضاعة ارضعتني وابا سلمة ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن ترجمہ زینب بیٹی ابو سلمہ کی اور اوسکی ام سلمہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی سوکن سے بیان کرتی ہے مین نے ام حبیبہ ابو سفیان کی بیٹی سے سنا تھا وہ ام حبیبہ یون فرماتی تھین مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر لو میری بہن کو آپنے فرمایا تیری خوشی ہے کیا اسمین مین نے کہا ہان میری خوشی ہے کیا مین آپ کی اکیلی بی بی ہوتی ہون (یعنی اب بھی سوکنین ہین) پھر بہن کی بہتری ہو تو مجھے خوشی ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری بہن میرے لیے حلال نہین پھر مین نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہے ہم تو آپسمین ذکر کرتی تھی کہ آپ درہ ابو سلمہ کی بیٹی کو نکاح کرنیکا ارادہ رکھتے ہین آپنے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی کو کہتے ہو مین نے کہا ہان آپ فرمانے لگے اگر وہ لڑکی میری ربیبہ بھی نہوتی تو بھی مجھکو حلال نہوتی اسواسطے کہ وہ میری بھتیجی ہے دودھ کے ناطے سے

دودھ پلایا ہو اور ابوسلمہ کو تو میں نے پہلے کبھی اپنی بہن اور بیٹیوں کو ان کے نکاح کے لئے پیغام بھیجتے ہوئے نہیں سنا

بجمع بین الاختین والبنت ماں اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے **عن حبیبۃ بنت ابی سلمۃ** حبیبہ بنت ابی سلمہ

اللہ علیہ وسلم قالت یا رسول اللہ انکح بنت ابی سلمۃ فقال ام سلمۃ فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اوتحبین ذالک قالت نعم لست لک بمخلیۃ واحب من شرکنی فی خیر اختی فقال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فان ذالک لا یحل قالت ام حبیبۃ یا رسول اللہ واللہ لقد تحدث انک تخطب درۃ

بنت ابی سلمۃ فقال بنت ام سلمۃ قالت ام حبیبۃ نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فواللہ لو انہا لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انہا لابنۃ اخی من الرضاعۃ ارضعتنی

وابا سلمۃ ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن **عن حبیبۃ** ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

وہ فرماتی ہیں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر لیجئے آپ میری بہن سے اپنے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے

سوکن بھی ہے کہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ہاں یا رسول اللہ واللہ میں نہ عورت ہوں اکیلی ہوں جو آپ کو خاوند کے بیان کرنے میں

دل ہو چاہتی ہوں یہ بات کہ میری بہن بھلائی میں شامل ہو میرے ساتھ پھر فرمایا وہ مجھ کو حلال نہیں کیا

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ قسم خدا کی ہمیشہ سے سنا ہے کہ آپ درہ سے نکاح کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں جو بیٹی ہے

ابوسلمہ کی آپ نے فرمایا کیا ام سلمہ کی لڑکی کی بیٹی ہے تو ام حبیبہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ام سلمہ کی بیٹی کا بھی ذکر ہے

آپ نے فرمایا قسم خدا کی اگر وہ ربیبہ میری پرورش میں بھی ہوتی تو بھی مجھے جائز نہ تھی اسواسطے کہ وہ میرے دودھ کی

بیٹی ہے دودھ پلایا ہا ثویبہ مجھکو اور ابوسلمہ کو تو یہ لے (نام لونڈی کا ہے) پھر آئندہ ام حبیبہ کو فرمایا پھر کبھی اپنی بیٹیوں

اور بہنوں کی تجویز میرے ساتھ نکاح کرنیکے لیے نہ کرنا **عن ام حبیبۃ** رضی اللہ عنہا قالت لرسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم انا قد تحدثنا انک تنکح درۃ بنت ابی سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ام سلمۃ لو انی لم انکح ام سلمۃ ما حلت لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ

ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہا ان بہن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنہوں نے سنا ہے کہ آپ نکاح کرنا چاہتی

ہیں درہ نامی ابی سلمہ کی بیٹی سے آپ فرمانے لگے کہ ام سلمہ کے ہوتے ہوئے اگر ام سلمہ سے بھی میں نکاح

نہ کرتا تو بھی مجھکو حلال نہ تھی اسواسطے کہ وہ سکا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناطے سے **ف** یعنی درہ مجھکو کسیطرح

بھی حلال نہیں ہو سکتی اول تو یہ ہے کہ وہ سکی ماں میرے نکاح میں ہے دوسری یہ ہوئی اور یہ حرام ہے

جبکہ سوکن پرورش میں ہو اور دوسری یہ ہے کہ وہ سکا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناطے سے **باب تحریم الجمع**

بین الاختین دو بہنوں کا ہونا ایک مرد کے نکاح میں حرام ہے **عن** ام حبیبۃ انہا قالت یا

رسول اللہ ھل لک فی اختی قال فاصنع ماذا قالت تزوجہا قال فان ذالک احب الیک

قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ بِخَلِيَّةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يُشْرِكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَإِنَّهُ
قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ
لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَدْ أَرْضَعَتْنِي وَإِيَّاهَا ثُوَيْبَةُ
وَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہے کہا دونوں نے اے رسول اللہ کیا کو میری بہن کیساتھ
کچھ رغبت ہے کہا نہیں آپنے فرمایا میں کیا کروں اوسکو ام حبیبہ نے کہا تخلوق کرنیوالے اوس سے آپنے فرمایا وہ تجھ تجھکو
کیا معلوم ہوتا ہے اور تیرے دل کی خوشی ہے کیا اسکام میں ام حبیبہ نے فرمایا ہاں میری خوشی ہے میں کیونکہ
میں اکیلی نہیں ہوں پھر میں خوش ہوں اسباب کو شامل ہو جاوے میری بہن اس بھلائی میں آپنے فرمایا وہ حلال
نہیں میرے لئے ام حبیبہ رضی فرمانے لگیں میں نے سنا ہے کہ آپ درہ سے جو ام سلمہ کی بیٹی ہے نکاح کرنیکا ارادہ
رکھتے ہیں آپنے پوچھا وہی درہ جو ابوسلمہ کی بیٹی ہے ام حبیبہ نے عرض کیا ہاں آپنے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ
بھی نہوتی تو بھی وہ مجھکو حلال نہ تھی کیونکہ وہ میری رضاعی بھائی کی بیٹی ہے آپنے فرمایا پھر نہیں میرے سامنے
ذکر کرو اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا أَجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا جمع کرنیکے اور بھتیجی کا
کیا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کی جاوے بھتیجی اور پھوپھی
اور نہ جمع کیجاوے خالہ اور بھانجی ف یعنی اگر کسی عورت کی بھتیجی کو نکاح کر لیا ہے تو اوسکے جیتے جی اوسکی
پھوپھی کو نکاح نکرے اور اگر بھانجی کو کر لیا ہے تو اوسکے اوپر اوسکی خالہ کو نکرے اور اگر پھوپھی سے کیا ہو
تو اوسکی بھتیجی سے نکرے اور اسیطرح خالہ کو کر لیا ہے تو بھانجی کو نکرے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا ترجمہ اوپر گزرا عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی پر بھتیجی سے اور خالہ بھانجی
سے نکاح کرنے کو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعٍ يَجْمَعُ بَيْنَهُنَّ
الْمَرْأَةُ وَعَمَّتُهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے چار عورتوں کے جمع کرنے سے نکاح میں بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور بھانجی کو خالہ کے ساتھ اول
اسکا دوئی یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا ترجمہ اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا ترجمہ اوپر

حدیث کا اور حدیث آیندہ کا بھی ایک ہے جو اوپر گزر چکا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا تَرْجَمَہ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَ خَالَتِهَا بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا تَرْجَمَہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی سے بھتیجی کے اور نہ بھانجی سے خالہ کے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا تَرْجَمَہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کے ہوتے بھتیجی کو نکاح کرنے سے اور اگر بھتیجی نکاح میں ہو تو اوسکی پھوپھی سے نکاح کرنے کو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا تَرْجَمَہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جاوے عورت کی بھتیجی کو اوسکی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور نہ خالہ کے ہوتے بھانجی کو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا تَرْجَمَہ اس حدیث اور حدیث آیندہ کا بھی آگے آتا ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا تَرْجَمَہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کو پھوپھی اور بھانجی کو خالہ پر نکاح کرنے سے يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ دودھ کے باعث سے کون کون سے ناطے حرام ہوتے ہیں عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ حَرَّمَتْهُ الرَّضَاعَةُ تَرْجَمَہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پیدا ہونے سے جتنے ناطے حرام ہوتے ہیں اتنے ہی ناطے دودھ پینے کے باعث سے حرام ہوتے ہیں یعنی رضاعہ کا اور ولادہ کا ایک ہی حکم ہے حرام ہونے میں نکاح کے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمَّى أَفْلَحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ تَرْجَمَہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اونکو خبر ہوئی اونکا چچا جسکا نام افلح ہے اونکے پاس آنے کی اجازت مانگتا ہے اور وہ دودھ کے ناطے سے چچا تھا پس عائشہ نے اوس سے پردہ کیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا پردہ نکر اوس سے کیونکہ دودھ سے بھی اوتنے لوگ محرم ہو جاتے ہیں جتنے نسب سے محرم ہوتے ہیں عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الضَّرْعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ تَرْجَمَہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہیں دودھ پلانے سے اوتنے ناطے جتنے حرام ہوتے ہیں نسب سے عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

علیہ وسلم یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہیں دودھ پینے والے دودھ پینے سے جتنے حرام ہوتے ہیں ولادت نسل سے ف جتلا بیان قرآن شریف میں بخوبی ذکر کیا ہے سورہ نساء میں **شریم ابنۃ الاخ من الرضاعۃ** وہ دودھ بھائی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان **عن** علی رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ مالک تنوق فی قریش وتدعنا قال وعندک احد قلت بنت حمزۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا لا تحل لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آپ جدا ہوتے ہیں اور قریش کی لڑکیوں سے نکاح کرنیکا شوق کہتے ہیں یعنے بنی ہاشم کو چھوڑ کر قریش میں کیوں تلاش کرتے ہو آپنے فرمایا تیرے نزدیک کوئی ہے میں نے کہا ہاں حمزہ کی بیٹی ہے آپنے فرمایا وہ تو میری بھتیجی ہے دودھ کے ناطے سے وہ مجھ درست نہیں **عن** ابن عباس قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنت حمزۃ فقال انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حمزہ کی بیٹی کا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا وہ تو میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد علی بنت حمزۃ فقال انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ **باللہ یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب** ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنیکے لیے آپنے فرمایا وہ تو میری بھتیجی ہے دودھ کے ناطے سے قسم خدا کی دودھ حرام کرتا ہے ویسا ہی جیسے ناتا حرام کرتا ہے **القدر الذی یحرم من الرضاعۃ** کسقدر دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے **عن** عائشۃ قالت کان فیما انزل اللہ عز وجل وقال المحاث فیما انزل اللہ من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی مما یقرأ من القرآن ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اوتاری گئی تھی اللہ عزت اور بزرگی والے کی طرف سے یہہ آیت یعنی عشر رضعات معلومات اور معنی اسکے دس کہونٹ معلوم اور ایک شخص کی یعنی حارث کی روایت میں یوں آیا ہے اوتاری گئی تھی یہہ آیت قرآن کی آیتوں میں یعنی عشر رضعات معلومات اور حکم ان دس گہونٹ معلوم کا یہہ ہے کہ حرام کرتے ہیں نکاح کو پھر منسوخ ہوگئی پہلی اس آیت سے یعنی خمس معلومات معنی اسکے پانچ گہونٹ معلوم پھر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ آیت قرآن میں پڑہی جاتی تھی ف مگر اب قرآن میں یہہ آیت نہیں ہے تو شاید بعد اوسکے تلاوت منسوخ ہوگئی اور مضمون جاتا رہا گو خبر نہ ہوئی اور حکم اوسکا باقی رہا اور بعضوں کے نزدیک حکم بھی منسوخ ہوگیا تھوڑا دودھ پینا بھی حرام

کردے مگر بات فضل ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الرضاع فقال لا تحرم الا قلة ولا الا ملاجتان فقال قتادة المصة ولا المصتان ترجمہ ام فضل رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہے کہ پوچھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ آپ نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی حرمت ایک بار دو بار چوسنے سے اور قتادہ کی روایت میں بھی یوں ہی ہے عن عبد اللہ بن الزبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحرم المصة ولا المصتان ترجمہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حرام کرتا نکاح کو ایک بار یا دو بار کا چوس لینا چھاتی کا یعنی ایک دو گھونٹ پینا حرام نہیں کرتا عن قتادة قال کتبنا الی ابراھیم بن یزید النخعی نسألہ عن الرضاع فکتب ان سریحا حدثنا ان علیا وابن مسعود کانا یقولان لا یحرم من الرضاع قلیلہ ولا کثیرہ وکان فی کتابہ ان ابا الشعثاء المحاربی حدثنا ان عائشة حدثتہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تحرم الخطفة والخطفتان ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہا ہمنے ابراہیم بن یزید نخعی کو استفتاء رضاعت کے باب میں اونہوں نے جواب میں لکھا بیان کیا میرے نزدیک سریح نے علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضہ دونوں یوں فرماتے تھے حرام ہو جاتا ہے نکاح دودھ پینے سے اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ بھی لکھا تھا ابو شعثا محاربی نے مجھ سے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہیں حرام کرتا نکاح ایک یا دو بار کا اوچک لینا یعنی ایک یا دو گھونٹ پینا تو جب حدیث موجود ہے کہ ایک یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی اوپر عمل کرنا بہتر ہے اور فتوی علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود کا اسکے خلاف حجت نہیں ہو سکتا عن عائشة دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی رجل قاعدا فاشتد ذلک علیہ ورایت الغضب فی وجھہ فقلت یا رسول اللہ انہ اخی من الرضاعة فقال انظرن ما اخوانکن ورضاعة اخرج انظرن من اخوانکن من الرضاعة فان الرضاعة عن المجاعة ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اور وقت میرے نزدیک ایک آدمی بیٹھا تھا شاق گذرا یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دیکھا میں نے غصہ آپکے منہ پر پھر کہا میں نے یا رسول اللہ یہ تو میرا بھائی ہے دودھ کے ناتے سے آپ فرمانے لگے تم نظر کر لیا کرو کونسی تمہارے بھائی ہیں اور دوسری بار یوں فرمایا دیکھ لیا کرو تمہاری بہنیں کونسی ہیں دودھ کے ناتے سے کیونکہ دودھ پینے کا اعتبار ہے کہ بھوک میں جو دودھ پیا جائے وہ دودھ کی حاجت کے سن میں ہو ہو معتبر عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عندھا وانہا سمعت رجلا یستاذن فی بیت حفصة قالت عائشة فقلت یا رسول اللہ ھذا رجل یستاذن فی بیتک فقال

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِرَاهُ فَلَا تَأْذَنُ لِحَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اندر یہان تشریف رکھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کوئی آدمی حضرت حفصہ کے گھر مین آنیکے لئے اجازت مانگتا ہے مین نے کہا ای رسول اللہ یہ آدمی آپکے گھر مین آنیکے لئے اذن چاہتا ہے آپنے فرمایا مین سمجھتا ہون وہ حفصہ کا چچا ہے دودھ کے ناطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لیکن اگر فلانا آدمی زندہ ہوتا وہ میرا چچا ہوتا دودھ کے ناطے سے میرے یہان بھی آیا کرتا آپنے فرمایا رضاعت سے بھی وہ رشتہ حرام کر دیتا ہے نکاح کو جیسا حرام کر دیتا ہے ولادت اور نسل مین ہونا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي أَبُو الْجَعْدِ بَعْدَ الرَّضَاعَةِ فَرَدَدْتُهُ وَقَالَ هِشَامٌ هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَجَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنِي لَهُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آیا چچا رضاعی میرا ابو الجعد مین نے پھیر دیا اوسکو یعنی گھر مین نہ آنے دیا اور ہشام نے کہا کہ وہ ابو القعیس تھا پھر گھر مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ نے سبات کا آپسے ذکر کیا آپنے فرمایا اوسکو اذن دو گھر مین آنے کے لیے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَبَا الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا بَعْدَ أَيَةِ الْحِجَابِ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اذن مانگا گھر مین آنے کے لیئے مجھسے ابو قعیس کے بھائی نے پردے کی آیت اترنے کے بعد مین نے انکار کیا اوسکو اذن دینے سے سبات کا ذکر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپنے مجھے فرمایا اذن دو اوسکو گھر مین آنیکا اسلیے کہ تمہارا چچا ہے دودھ کے ناطے سے حضرت عائشہ نے عرض کیا مجھکو دودھ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہین پلایا پھر آپنے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آسکتا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ وَهُوَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے افلح بھائی ابو قعیس کا تھا اوس نے اذن مانگا مجھسے گھر مین آنیکے لئے مین نے انکار کیا اوسکو اذن دینے سے حالانکہ وہ میرا چچا تھا دودھ کے ناطے سے جسوقت تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے خبر کی آپسے اس امر کی آپنے فرمایا آجازت دے اوسکو گھر مین آنیکی اسلیے کہ وہ تیرا چچا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین یہہ قصہ حجاب کی آیت اترنے کے بعد کا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي أَفْلَحُ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ يَمِينُكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

اذن اللہ مجھے میرے چچا افلح نے گھر میں آنے کے لیے بعد اور نے آیت حجاب کے میں نے اذن نہ دیا اور سکو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں میں نے پوچھا یہ مسئلہ آپ نے فرمایا اجازت دو اور سکو سوا سے کہ وہ تمہارا چچا ہے میں نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے دودھ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا پھر آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ خاک میں پڑیں وہ تیرا چچا ہے عن عائشہ قالت جاء افلح اخو ابی القعیس یستاذن فقلت لا آذن لہ حتی استاذن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما جاء نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لہ جاء افلح اخو ابی القعیس یستاذن فابیت ان آذن لہ فقال ائذنی لہ فانہ عمک فقلت انما ارضعتنی امرأۃ ابی القعیس ولم یرضعنی الرجل قال ائذنی لہ فانہ عمک ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابوقعیس کے بھائی افلح نے دن مانگا مجھے گھر میں آنیکے لیئے میں نے اسکو اذن نہ دیا اور کہا کہ اجازت نہ دونگی جب اجازت نہ لیلوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عرض کیا آپ کے روبرو افلح ابوقعیس کے بھائی آئے تھے اور مدت آنے کے لیے اذن مانگتے تھے میں نے انکار کیا اور اسکو کہہ میں نے نہیں دیا آپنے فرمایا اجازت دی اونکو گھر میں آنیکی اسواسطے کہ تیرے چچا میں نے عرض کیا اے رسول اللہ دودھ دیا ابی قعیس کے بیوی نے پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا آپنے فرمایا اذن دے اوسکو وہ تیرا چچا ہے باب رضاع الکبیر بڑی عمر میں دودھ پلانیکا بیان عن عائشۃ فتح النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول جاءت سہلۃ بنت سہیل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارای فی وجہ ابی حذیفۃ من دخول سالم علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضعیہ قالت انہ ذو لحیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضعیہ فذہب الذی فی وجہ ابی حذیفۃ فقالت واللہ ما عرفتہ فی وجہ ابی حذیفۃ بعد ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیوی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتی ہیں آئی سہلہ بیٹی سہیل کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اے رسول اللہ میں پاتی ہوں ابوحذیفہ کے منہ پر غصہ کا اثر سالم کے آنیسے میرے پاس آپنے فرمایا اوسکو تو اپنا دودھ پلا دے اوسنے عرض کیا وہ تو داڑھی والا ہے پھر آپنے فرمایا تو دودھ پلا اوسکو پھر دودھ پلایا دو کر دیا ابوحذیفہ کے منہ پر کو یعنی وہ غصہ ابوحذیفہ کا جاتا رہیگا سہلہ کہتی ہیں پھر ابوحذیفہ کے منہ پر وہ بات کبھی نہ دیکھی میں نے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جاءت سہلۃ بنت سہیل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی ارای فی وجہ ابی حذیفۃ کمن دخول سالم فقال فارضعیہ قالت وکیف ارضعہ وہو رجل کبیر فقال انت اعلم انہ رجل کبیر فما جاءت بعد فقالت والذی بعثک بالحق نبیا ما رایت فی وجہ ابی حذیفۃ بعد شیئا اکرہہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی سہلہ سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی ابوحذیفہ کے منہ پر بے دیکھتی ہوں سالم

گھر میں آنیسے اپنے فرمایا تو اوسکو دودھ پلادے وہ کہنے لگی کیونکر پلاؤں وہ تو جوان مرد ہے آپنے فرمایا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ وہ بدر کی لڑائی میں آئی اور کہنے لگی قسم ہے اوسکی جسنے تمکو اوٹھایا اور کھڑا کیا دین حق پر نبی بناکر اوسکے بعد ابو حذیفہ کو میں نے کبھی غمگین نہیں دیکھا کہ اوسنے اپنے تیور بدلے ہوں عن عائشۃ قالت امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ ابی حذیفۃ ان ترضع سالما مولی ابی حذیفۃ حتی یذھب غیرۃ ابی حذیفۃ فارضعتہ وھو رجل قال ربیعۃ وکانت رخصۃ لسالم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جورو کو ابو حذیفہ کی اسبات کا کہ دودھ پلاوے سالم کو جو مولا ہے ابو حذیفہ کا اسلیئے کہ جاتی رہے غیرت ابو حذیفہ کی پھر پلا دیا اوس عورت نے دودھ اس سالم کو اگرچہ وہ لڑکا نہ تھا بلکہ بڑا مرد تھا اور ربیعہ جو اس حدیث میں راوی ہیں یوں فرماتے ہیں کہ یہ رخصت سالم کے لیئے یعنے یہ حکم خاص تھا سالم کے لیئے اور کسیکو بڑے میں دودھ پلانیسے حرمت نہیں ہوتی عن عائشۃ قالت جاءت سھلۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان سالما یدخل علینا وقد عقل ما یعقل الرجال وعلم ما یعلم الرجال قال ارضعیہ تحرمی علیہ بذلک فمکثت حولا لا احدث بہ ولقیت القاسم فقال حدث بہ ولا انتھا بہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی سہلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی اے رسول اللہ سالم آتا ہے ہمارے گھر اور اوسکو سمجھ ہے جیسا آدمیوں کو سمجھ ہوتی ہے یعنی عاقل اور بالغ ہے اور جانتا ہے سب باتیں جیسے سیانی مرد جانتے ہیں یعنی جوان آدمی ہر دنیا کے کاموں سے واقف ہے بچہ نہیں آپنے فرمایا تو اوسکو پلا دے وہ پلادے تیری ساتھ اوس کا نکاح حرام ہو جائیگا اسکے سبب سے ابن ابی ملیکہ نے کہا ٹھہرو یہاں میں ایک برس نہیں بیان کیا میں نے اس حدیث کو پھر جب ملاقات ہوئی قاسم سے اوسنوں نے فرمایا تو بیان کر اس حدیث کو اور جو فرق کر اسکے بیان کرنیسے ف ابن ابی ملیکہ اس حدیث کے راوی ہیں پہلے وہ دودھ پلانیکے بیان کرنیسے کیونکہ اکثر علما کے مذہب کے خلاف ہے پھر قاسم کے کہنے سے روایت کرنے لگے عن عائشۃ ان سالما مولی ابی حذیفۃ کان مع ابی حذیفۃ واھلہ فی بیتھم فاتت بنت سھیل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان سالما قد بلغ ما یبلغ الرجال وعقل ما عقلوہ وانہ یدخل علینا واراہ فی نفس ابی حذیفۃ من ذلک شیء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارضعیہ تحرمی علیہ فارضعتہ فذھب الذی فی نفس ابی حذیفۃ فرجعت الیہ فقالت انی قد ارضعتہ فذھب الذی فی نفس ابی حذیفۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سالم مولا ابی حذیفہ کا رہتا تھا ابو حذیفہ کے گھر والوں کے ساتھ ملکر یعنی سب لوگ گھر کے یہاں رہتے تھے اون میں ملکر سالم بھی رہتا تھا اوسکے لیئے کوئی جدا گھر نہ تھا پھر لڑکے سہیل کے بیٹیے یعنی ابو حذیفہ کی جورو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی کہ سالم عاقل بالغ مرد ہے اور اوسکو سب چیز کی سمجھ ہے اور وہ گھر میں آتا جاتا ہے اور میں سمجھتی ہوں

ابو حذیفہ اور اسکے گھر میں آنے سے برا مانتا ہے اپنے فرمایا اوسکو اپنا دودھ پلا دے اور اسکے حق میں تو حرام ہو جائیگی اور اس نے دودھ پلا دیا سالم کو پھر وہ بات ابو حذیفہ کے جی سے جاتی رہی پھر آئی ابو حذیفہ کی جورو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی میں نے دودھ پلایا سالم کو جب سے تب سے وہ بات ابو حذیفہ کے جی سے نکل گئی **حسن** عروہ کہتا ہے کہا عائشہ نے ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان یدخل علیھن بتلک اللقاح من الناس بہ ید رضاعۃ النسیر وقلن لعائشۃ واللہ ما نری الذی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سھلۃ بنت سھیل الا رخصۃ فی رضاعۃ سالم وحدہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما یدخل علینا احد بھذہ الرضاعۃ ولا یرانا ترجمہ عمرہ سے روایت ہے انکار کیا سب بیبیوں نے اپنے گھر آنے سے ان دودھ پلائی عورتوں کے اور کہا کہ اس رضاعت کے باعث سے کسی کو گھر میں آنے دینے کی رخصت اور اجازت نہ دینا چاہیے اس رضاعت سے غرض یہ ہے کہ بڑی عمر میں جو دودھ پلایا جاوے تو اوسکے سبب سے کسی کو گھر میں آنیکی اجازت نہیں ہو سکتی اور سب نے کہا حضرت عائشہ سے خدا کی قسم سہلہ کو جو حکم کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حکم خاص سالم کے حق میں تھا اور اونہوں نے قسم کھائی کہ ہمارے گھر اس رضاعت کے سبب سے کوئی (یعنی اگر یہ حکم عام ہوتا تو ہمارے گھروں میں جو اسباب کہ رضاعت سے ثابت ہوتا ہے) حکم عام نہیں ہے **حسن** ام سلمہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقول ابی سائر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل علیھن بتلک الرضاعۃ وقلن لعائشۃ واللہ ما نری ھذا الا رخصۃ رخصھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ لسالم فلا یدخل علینا احد بھذہ الرضاعۃ ولا یرانا ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انکار کیا سب بیبیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مسئلہ کے ماننے سے اور نہیں جانا زینہار کہ ہمارے گھر آنے کے باعث سے اور کہا سب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قسم کھا کر کہ ہمارے نزدیک یہ رخصت نہیں ہے کسی کے لیے بلکہ خاص کیا تھا اس حکم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم کیواسطے اور نہیں دیے ہے بیان اس رضاعت کے سبب سے کوئی یعنی سالم کے سوا اور کسی کو ایسا حکم نہیں تاکہ وہ پردہ اس کے پاس کر سکیں اور اجازت دیں **الفصل** دودھ پلانیوالی عورت سے جماع کرنا **حسن** عائشہ ان جذامۃ بنت وھب اخت عکاشۃ حدثتھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد ھممت ان انھی عن الغیلۃ حتی ذکرت ان فارس والروم یصنعونہ فلا یضر اولادھم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جدامہ دختر وہب کی لڑکی بیان کرتی تھی حضرت عائشہ رضہ کے پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ارادہ ہوا تھا کہ لوگوں کو منع کروں غیلہ کرنے سے (یعنی دودھ پلانے میں جماع کرنے سے) پھر یاد آیا مجھکو کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا اور اسحاق کی روایت میں جمیع کا لفظ ہے یعنی یصنعون ہے اور ایک روایت میں یصنعہ ہے مطلب ممکن کچھ فرق نہیں **لغت** عرب کا یہ خیال تھا کہ بچے کی ماں جب بچہ کو دودھ پلاتی ہو تو اس سے حمل

ذکر نا چاہئے اس سے لڑکا ضعیف ہو جاتا ہے یہ خیال صحیح نہیں البتہ اگر حمل رہ جاوے تو اوسکا دودھ بچہ کو ضرر کرتا ہے **باب العزل** نہ داخل کرنا نطفے کا رحم مین عورت کے اور گرا دینا اوسکا فرج سے باہر اسباب مین اسکا بیان ہے **عن** ابی سعید الخدری قال ذکر ذلک عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وما ذاکم قلنا ان الرجل تکون لہ المراۃ فیصیبھا ویکرہ ان تحمل منہ والمراۃ تکون لھا الامۃ فیصیب منھا ویکرہ ان تحمل منہ قال لا علیکم ان لا تفعلوا فانما ھو القدر

ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ذکر ہوا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کا آپنے فرمایا کیا ذکر ہو رہا ہے تم مین ہمنے عرض کیا کسی شخص کی عورت ہو اور اوس سے وہ قربت کرتا ہے اور عورت کا حاملہ ہونا نہین چاہتا اور اسیطرح لونڈی کے پاس جاتا ہے اور نہین چاہتا کہ اوسکو اس سے حمل رہ جاوے آپنے فرمایا کچھ گناہ نہین تمپر ایسا کرنا یعنی اگر انزال باہر نکالکر کرو تو کچھ پرا نہین) اسواسطے کہ وہ قدر ہے **ف** یعنی نطفہ کا قرار پانا اللہ تعالی کی طرف سے معین اور مقرر ہو چکا ہے اوسمین کسیکی کارسانی نہین چلتی اگر اللہ کو حمل ٹہیرانا ہوگا تو تمکو اسکام سے اوسوقت نہ روکیگا اور نطفہ کو تم باہر ڈالسکو گے آواسکا سبب یہ خیال کرنا چاہکر کہ جب ہمارا جی چاہیگا نطفہ ٹہیرینگے حالانکہ یہ **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزل فقال ان امراتی ترضع واکرہ ان تحمل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ذلک قدر فی الرحم سیکون

ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے پوچھا رسول اللہ علیہ وسلم سے نطفہ بیکار کرنیکا مسئلہ اور کہنے لگا مین حمل ٹہیرانا نہین چاہتا اور میری جورو نطفہ کو رکھ لیتی ہے آپنے فرمایا جو کچھ پہلے سے رحم مین کہا گیا ہے وہ ہوویگا یعنی تقدیر کا لکھا جو ہوگا وہ ہرگز نہ مٹیگا **عن الرضاع وحرمتہ** رضاعت کا حق کیا ہے اور کیونکر ادا ہو سکتا ہے **عن** حجاج بن حجاج عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ما یذھب عنی من مذمۃ الرضاع قال غرۃ عبد او امۃ ترجمہ حجاج نے کہا یا رسول اللہ رضاعت کا حق میرے پر سے کیونکر ادا ہو پنچو فرمایا ایک غلام یا لونڈی دینے سے (دودھ پلانے کو ایک غلام یا لونڈی مول لیکر دیوے تا وہ اوسکی خدمت کرے **الشہادۃ فی الرضاع** ثابت ہونا رضاعت کا گواہی سے **عن** عقبۃ قال تزوجت امراۃ فجاءتنا امراۃ سوداء فقالت انی قد ارضعتکما فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقلت انی تزوجت فلانۃ بنت فلان فجاءتنی امراۃ سوداء فقالت انی قد ارضعتکما فاعرض عنی فاتیتہ من قبل وجھہ فقلت انھا کاذبۃ قال وکیف بھا وقد زعمت انھا قد ارضعتکما دعھا عنک ترجمہ عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا مین نے ایک عورت سے پھر آئی ایک عورت حبشن اور کہنے لگی مین نے تم دونون کو دودھ پلایا ہے مین آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور خبر دی آپکو تب کی اور بیان کیا مین نے آپکی روبرو فلانی عورت جو فلان کی بیٹی ہے مین نے اوس سے
نکاح کیا پھر آئی ایک عورت مسلمان اور کہنے لگی مین نے تم دونون کو دودہ پلایا ہے آپنے میری طرف سے منہ پھیر لیا پھر
مین آپکے منہ کیطرف آیا اور کہا مین نے وہ جھوٹی ہے آپنے فرمایا کیسی اوسکو جھوٹی کہین وہ اقرار کرتی ہے کہ تم
دونون کو اوس نے دودہ پلایا ہے تو چھوڑ دے اوسکو یعنی جسے تو نے نکاح کیا ہے **نِكَاحُ مَا نَكَحَ الْآبَاءُ**
باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنیوالا کیا حکم ہے **عَنِ الْبَرَاءِ** قَالَ لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ
قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِ أَبِيهِ أَنْ أَضْرِبَ
عُنُقَهُ وَأَقْتُلَهُ **ترجمہ** براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری ماموں سے اور اونکے پاس ایک جھنڈا بھی تھا
مین نے کہا کہان کا ارادہ ہے آپکا اونہون نے فرمایا مجھکو بھیجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کیطرف اوسکی گردن
مارنے کو اور گردن مارنیکا سبب یہہ ہے کہ اوس نے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جورو سے اوسکے مرنیکے بعد **عَنِ الْبَرَاءِ**
عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَبْتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ **ترجمہ** براء رضی
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین ملا مین اپنے چچا سے اور اونکے پاس ایک جھنڈا تھا مین نے پوچھا آپ کہان جاتے ہین
اونہون نے فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ایک آدمی کیطرف اوسنے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جورو
سے اوسکی گردن مارنے کو اور فرمایا ہے کہ لیلو اوسکا مال **تَأْوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُحْصَنَاتُ**
مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ بیان آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم
کا یعنی اسکا شان نزول کہان اور کسوقت ہوا ہے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ** الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ وَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ فَأَصَابُوا لَهُمْ
سَبَايَا لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِينَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ هُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ
ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا لشکر اوطاس کیطرف جو نام ہے ایک مقام کا طائف
مین پھر مقابلہ ہوا دشمن سے اور ہارا اونکو اور غالب آئے ہم مشرکون پر اور ہاتھ لگین ہمکو بندہ مین اور اونکے خاوند
مشرکون مین بھی تھے یعنی عورتین ہاتھ آئین مسلمانون نے اونکے ساتھ صحبت کرنیسے پرہیز کیا پھر اوتاری اللہ
عزت اور بزرگی والے نے یہہ آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی حرام ہین تمپر
وہ عورتین جو نکاح مین ہین دوسرے آدمیون کے لیکن اوس وقت حرام نہین جب تم مالک ہو جاؤ اون کے
اور اس حدیث مین جو تفسیر آئی ہے اوس سے بھی یہی معنی نکلتے ہین اور وہ تفسیر یہہ ہے یعنی یہہ عورتین

حلال ہیں عدت گذر جانے کے بعد کیونکہ جب یہ عورتیں جہاد میں پکڑی گئیں تو لونڈیاں ہوگئیں اگرچہ ان کے خاوند کافر زندہ ہوں یہ عدت کے بعد مسلمان ان سے صحبت کر سکتے ہیں) **باب الشغار** بیٹی یا بہن کے بدلے نکاح کرنیکی ممانعت کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے **ف** شغار کے یہ معنی ہیں دو شخص آپس میں نکاح کرلیں مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کو دوسرے سے نکاح کردے اور اسکے مہر کے بدلے میں اپنے داماد کی بہن کو نکاح کرلیوے ایسا دستور جاہلیت کے زمانے میں تھا اسلام میں شغار کرنا حرام ہوگیا **عن** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتهب نهبة فلیس منا ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جلب ہے اسلام میں اور نہ جنب اور نہ شغار اور جس نے لوٹ کی وہ نہیں ہم میں سے **ف** جلب کہتے ہیں مال سنگوانا صدقہ کے پاس آتے میں مال والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے رہنا اور سکہ ڈالنے کے لیے گھوڑے آگے نکل جاوے اور جنب یہ کہ دوسرا گھوڑا اپنا ساتھ رکھے جب وہ گھوڑا تھک جاوے جب سوار تبا تو دوسرے پر چڑھ جاوے یہ بے ایمانی ہے اور شرط کے خلاف ہے **عن** انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ترجمہ اوپر گذرا **تفسیر الشغار** شغار کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنته علی ان یزوجه ابنته ولیس بینهما صداق ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار یہ کہ کہتے ہیں کہ نکاح کردے کوئی شخص اپنی لڑکی کا دوسرے سے اس شرط پر کہ وہ نکاح کرے اپنی لڑکی کا اسکے ساتھ اور دونو عورتوں کا کچھ بھی مہر مقرر نہ کریں **عن** ابی هریرة نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار قال عبید اللہ والشغار ان یزوج الرجل ابنته علی ان یزوجه ابنته علی ان یزوج اخته ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور بیان کیا عبید اللہ نے جو راویوں میں ہیں اس حدیث کے شغار کے معنی یہ ہیں کہ نکاح کردے کوئی آدمی اپنی لڑکی کا اس شرط پر کہ نکاح کردے وہ دوسرا آدمی اپنی بہن کا اس کے **التزویج علی المعوذتین** قرآن کی سورتیں سکھانے پر نکاح کرنے کا بیان **عن** سهل بن سعد ان امرأة جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فصعد النظر الیها وصوبه ثم طأطأ راسه فلما رأت المرأة انه لم یقض فیها شیئا جلست فقام رجل من اصحابه فقال ای رسول اللہ ان لم تکن لك بها حاجة فزوجنیها فقال هل عندك من شیء فقال لا واللہ ما وجدت شیئا فقال انظر ولو

خاتماً من حديد فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول الله ولا خاتماً من حديد ولكن هذا
إزاري قال سهل ما له رداء فلها نصفه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تصنع بإزارك إن لبسته
لم يكن عليها منه شيء وإن لبسته لم يكن عليك منه شيء فجلس الرجل حتى طال مجلسه ثم
قام فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم مولياً فأمر به فدعي فلما جاء قال ماذا معك
من القرآن قال معي سورة كذا وسورة كذا عددها فقال هل تقرأهن عن ظهر قلب قال نعم
قال قد ملكتها بما معك من القرآن ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ
وسلم پاس آئی اوسکو نظر اوٹھا کر خوب دیکھا پھر سر مبارک نیچے کر لیا عورت نے دیکھا کہ آپ اوسکو کچھ نہیں فرماتے تو بیٹھ گئی
تھوڑے عرصہ میں کھڑا ہوا ایک آدمی اصحابوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس
عورت کی خواہش نہیں تو میرے ساتھ اسکا نکاح کرا دو آپنے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے اوس نے کہا نہیں خدا کی
قسم یا رسول اللہ مجھکو کچھ بھی میسر نہیں آپنے فرمایا دیکھ جا کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ گیا اور لوٹ کر آیا اور کہنے
لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ لوہے کی انگوٹھی تک بھی نہیں ہے لیکن یہ میرا تہبند حاضر ہے آدھا اوسکو دیدونگا آپنے فرمایا
یہ تیری ازار لیکر کیا کریگی اگر تو اسکو پہنے تو اوسکے لیئے کچھ نہیں اور جو وہ پہنے تو تو ننگا رہے وہ آدمی دیر تک بیٹھا
رہا پھر اوٹھکر چلا دیکھا اوسکی طرف آپنے جاتے وقت آپنے حکم کیا وہ بلایا گیا جب وہ آیا آپنے پوچھا اوسکو تجھکو کچھ قرآن
میں سے بھی معلوم ہے اوس نے کہا مجھکو فلانی سورت فلانی سورت یاد ہیں آپنے فرمایا حفظ پڑھکر سنا سکتا ہے اوس نے کہا
ہاں آپنے فرمایا تیرے قبضے میں کر دیا میں نے اس عورت کو اوس قرآن کے بدلے کہ جو تجھکو یاد ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں ایک پیسے سے لیکر ہزار روپیہ تک ہو سکتا **التزوج علی الاسلام** نکاح کرنا اس شرط پر کہ مسلمان ہو جاوے مرد **عن** انس قال تزوج ابو طلحة أم سليم فكان صداق
ما بينهما الإسلام أسلمت أم سليم قبل أبي طلحة فخطبها فقالت إني قد أسلمت
فإن أسلمت نكحتك فأسلم فكان صداق ما بينهما ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح
کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے اور تھا مہر اونکے درمیان اسلام مسلمان ہوئی ام سلیم پہلے ابو طلحہ سے پھر پیام بھیجا ابو طلحہ نے ام سلیم
کو ام سلیم نے جواب دیا میں تو مسلمان ہو چکی اگر تو بھی مسلمان ہو جائیگا تو میں تجھسے نکاح کرونگی پھر مسلمان ابو طلحہ
اور مہر اوسکا اسلام تھا **عن** انس قال خطب أبو طلحة أم سليم فقالت والله ما مثلك يا أبا طلحة
يرد ولكنك رجل كافر وأنا امرأة مسلمة ولا يحل لي أن أتزوجك فإن تسلم فذاك
مهري ولا أسألك غيره فأسلم فكان ذلك مهرها قال ثابت فما سمعت بامرأة قط
أكرم مهرا من أم سليم الإسلام فدخل بها فولدت له ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام

پیام کیا ابوطلحہ نے ام سلیم سے نکاح کو لئے کہا ام سلیم نے قسم ہے اللہ کی نہیں ہے تو اے ابوطلحہ رد کرنیکو قابل
(یعنی تیری بات مانی جاویگی) مگر اسواسطے کہ تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں میرے لئے حلال اور جایز نہیں
یہ کہ تجھسے نکاح کروں ہاں اگر تو مسلمان ہو جاویگا پس تیرا اسلمان ہونا تیرا مہر ہوگا یعنی اور کچھ مہر مقرر نہیں
کرنی اسلام لانا ہی مہر کی جگہ سمجھ لونگی اور تیرے سے اور کسی چیز کی درخواست نہیں پھر مسلمان ہوگئے ابوطلحہ
اور مہر وہی رہا ثابت جو انس رض کے بعد کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نہیں سنی کوئی ایسی عورت جسکا
مہر بزرگ اور بہتر ہوا م سلیم کے مہر سے کیونکہ ام سلیم کا مہر اسلام تھا اور اسلام سے بڑکر کونسی چیز ہو سکتی ہے
اور ابوطلحہ نے اوسنی قربت کی اور بچے پیدا ہوئے ابوطلحہ کے نطفے سے **اَلتَّزْوِيْجُ عَلَى الْعِتْقِ**
آزاد کرنیکو مہر ٹھہرا کر نکاح کرلینے کا بیان **عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ صَدَاقَهَا** ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے
کہ تحقیق رسول اللہ نے آزاد کیا صفیہ کو اور بنایا اوسکا مہر **عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّعَمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا** ترجمہ انس سے
آزاد کیا صفیہ کو رسول اللہ نے اور آزادی کو اوس ہی کا مہر ٹھہرایا **عَتَقَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا**
آزاد کرنا لونڈی کو اور پھر نکاح کرلینا اوس سے کیسا ہے اور کتنا اجر کہتا ہے **عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رَسُوْلُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ
اَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَمُؤْمِنٌ
اَهْلِ الْكِتَابِ ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جنکو دوہرا
اجر اور ثواب ہے پہلا وہ آدمی جسکی پاس لونڈی ہو اور ادب دیا ہو اوسکو جیسا کہ ادب دینے کا حق ہے اور علم
پڑھایا اوسکو جیسا کہ علم پڑھانیکا حق ہوتا ہے یعنی علم و ادب میں اوسکو لایق و فایق کیا ہو اور پھر آزاد کرنیکے بعد
اوس سے نکاح کرلیا ہو اور دوسرا غلام جو آزاد کرے حق خدمتا نیز میان کا اور حق اللہ تعالیٰ کا اور تیسرا اہل کتاب
جو ایمان لایا ہو **عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا**
فَلَهُ اَجْرَانِ ترجمہ ابوموسیٰ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے آزاد کیا اپنی باندی کو اور پھر اوس سے
نکاح کرلیا اوسکو دو اجر ہیں یعنی ایک تو آزاد کرنیکا دوسرا اوس سے نکاح کرلینے کا **اَلْقِسْطُ فِي الصَّدَاقِ**
مہر و نہیں انصاف اور عدل کرنیکا بیان **عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ خِفْتُمْ**
اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا
فَتُشَارِكُهُ فِيْ مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا
فَيُعْطِيْهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيْهَا غَيْرُهُ فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ
يَّنْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْهِنَّ

فانزل اللہ عزوجل ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن الی قولہ وترغبون ان
تنکحوھن قالت عائشۃ والذی ذکر اللہ انہ یتلی فی الکتاب الآیۃ الاولی التی فیھا قولہ
حتم لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء قالت عائشۃ وقول اللہ فی
الآیۃ الاخری وترغبون ان تنکحوھن رغبۃ احدکم عن یتیمتہ التی تکون فی حجرہ حین
تکون قلیلۃ المال والجمال فنھوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالھا من یتامی النساء الا
بالقسط من اجل رغبتھم عنھن ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے وہ نے اس آیت کی تفسیر حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے پوچھی اور روایت یہ ہے وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء
یعنی اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کروگے یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو تمکو خوش آویں عورتیں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا اے بہن کے بیٹے اس آیت میں دون یتیم لڑکیوں کا بیان ہے جو پرورش پاتی ہیں آپنے والیوں کے گھر میں اور
وہ لڑکیاں حصہ رکھتی ہیں مال میں جو پہنچا ہے ورثے کے سبب سے اونکے والیوں نے اونکی صورت اور مال دیکھکر یوں چاہا
کہ اونکو اپنے نکاح میں لیلیویں مگر اونمیں مہر سے بھلا اونکو غیر آدمی دے سکتا ہے یعنی اگر آپ اون سے نکاح کریں اور پورا
اونکا نکاح کردیں تو دوسرا مہر زیادہ دے گا پر والی یہ چاہتا تھا کہ بے انصافی کرکے تھوڑے مہر پر آپ اون سے نکاح کرلیوے
اللہ جل شانہ کی طرف سے اونکو ممانعت آئی اونکے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنیسے اور حکم ہوا اگر تم اون سے نکاح کرنا چاہتے ہو
تو انصاف کرو اونکے معاملے میں اور اعلا درجہ کا مہر مقرر کرو ان کا اور نہیں تو جسکو تمہارا جی چاہے اوسکو کرلو اونکے سوا
پھر فرمایا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعد اس قصے کے لوگوں نے استفتا کیا یعنی پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسی معاملے میں پھر اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والی نے یہہ آیت ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم
فیھن الی قولہ وترغبون ان تنکحوھن یعنی تجھسے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کی تو کہدو اللہ تمکو رخصت دیتا
ہے اونکی اور وہ جو تمکو سنائی ہیں کتاب میں سو حکم ہے یتیم عورتوں کا جنکو تم نہیں دیتے جو اونکا مقرر ہے اور
چاہتے ہو کہ اون کو نکاح میں لو اور حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں اس پہلی آیت میں اللہ تعالی نے جسکا
تلی علیکم فی الکتاب جو فرمایا ہے اوس سے پہلے آیت مراد ہے یعنی وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی
فانکحوا ما طاب لکم من النساء اور دوسری آیت میں فرمایا وترغبون ان تنکحوھن اس آیت کا
یہہ عرض ہے کہ جو یتیم لڑکیں تمہاری پرورش میں ہیں اگر مال اور جمال دھن میں مٹی تو تم اونکی طرف رغبت
نہیں کرتے ایسوا سطے تمکو منع ہوگیا اون سے نکاح کرنا جسسے تم رغبت کرتے ہو کیونکہ باوجود خواہش کے اونکا مہر جادہ
مقرر نہ کرنا بے انصافی کی بات ہے شاہ عبدالقادر رحمت اللہ علیہ کے فایدے سے ان آیتوں کا مضمون خوب واضح
ہوجائیگا ف اس سورت کے اول میں تعدد تھا یتیم کے حق کا اور فرمایا تھا کہ لڑکی یتیم جسکا والی نہیں اگر

چچا کا بیٹا اگر جانے کہ میں اوسکا حق ہوں اور مجکو نکاح میں نہ لائے کسی اور کو کردے کہ آپ اوسکا حامی ہی رہے تو مسلمانوں نے ایسی عورتوں کو نکاح میں لانا موقوف کیا پھر دیکھا کہ بعضی جگہ لڑکی کے حق میں بہتر ہے کہ اپنا والے ہے نکاح میں لاوے جو وہ اوسکی خاطر کریگا غیر نہ کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت مانگی اوپر یہ آیت اوتری رخصت ملی اور فرمایا کہ وہ جو کتاب میں منع سنایا تھا سو جب ہے کہ اونکا حق پورا نہ دے اور یتیم کے تاکید ہوئی اور جو بھلائی کیا چاہو تو رخصت ہے عن ابی سلمۃ قال سالت عائشۃ عن ذلک فقالت فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اثنتی عشرۃ اوقیۃ ونش وذلک خمس مائۃ درھم ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا باندھا مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۲ بارہ اوقیہ اور نش کا اور ہوئی درہم اوسکے پانسو (نش) بارہ تاکے روپیہ ہوں تو ایک سو اکتیس روپیہ ہم رہوتے ہیں عن ابی ھریرۃ قال کان الصداق اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اواق ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تہا مہر زمان مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس اوقیہ عن ابی العجفاء قال قال عمر بن الخطاب الا لا تغلوا صداق النساء فانہ لو کان مکرمۃ فی الدنیا او تقوی عند اللہ عز وجل کان اولاکم بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من نسائہ ولا اصدقت امرأۃ من بناتہ اکثر من اثنتی عشرۃ اوقیۃ وان الرجل لیغلی بصدقۃ امرأتہ حتی یکون لھا عداوۃ فی نفسہ وحتی یقول کلفت لکم علق القربۃ وکنت غلاما عربیا مولدا فلا ادری ما علق القربۃ قال واخری یقولون ھا لمن قتل فی مغازیکم او مات قتل فلان شھیدا ومات فلان شھیدا ولعلہ ان یکون قد اوقر عجز دابتہ او دف راحلتہ ذھبا او ورقا یطلب التجارۃ فلا تقولوا ذاکم ولکن قولوا کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی سبیل اللہ او مات فھو فی الجنۃ ترجمہ ابوعجفا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبردار نہ غلو اور زیادتی کیا کرو مہروں میں عورتوں کے کیونکہ اگر ہوتا یہہ کام کہیہ عزت کا دنیا میں یا پرہیزگاری کا اللہ تعالی کے نزدیک تو ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے پہلے مستحق اسبات کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا اور کسی لڑکی کا مہر اس سے زیادہ یعنی جسکے مقدار بارہ اوقیہ ہوتے ہیں نہیں مقرر فرمایا اور آدمی زیادتی اور غلو کرتا ہے اپنی جورو کے مہر میں یہانتک کہ اوسکو دشمنی ہوجاتی ہے اپنی بی بی سے یہانتک کہ وہ کہتا ہے میں نے تمہارے لئے تکلیف اوٹھائی مشک کی رسی کے لئے بھی (یہہ ایک مثل ہے عرب کی زبان میں اور اوس سے مقصود یہہ ہے کہ مجکو تمہارے لئے بڑی مصیبت اوٹھانا پڑی مشک کی رسی ہی میں ہی لایا وہ ایک روایت میں عرق القربۃ ہے یعنی مجھے پسینا آیا جیسے مشک پسینے سے تکلیف ہو) ابوالعجفاء نے کہا میں ایک لڑکا تہا سو لد

(یعنی خالص حرب نہ تھا) تو مین نہین سمجھا کہ علق القربہ کیا ہے حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اور بات لوگ کہا کرتے
ہین جو مارا جاوے تمہارا لڑائیون مین یا مرجاوے تو کہتے ہین وہ شہید مارا گیا یا شہید مرا اور شاید اوس نے اپنے
اونٹ کے سر پر بوجہ لادا ہوا یا کجاوے پر سونے چاندی کا سوداگری کے لئے (یعنی اوسکی نیت خالص جہاد کی
نہو تو ایسا مت کہو بلکہ اوسطرح کہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے جو شخص مارا جاوے یا مرجاوے اللہ کی
راہ مین وہ جنت مین جاویگا اور کسی شخص خاص کے بارے مین کچھ نہ کہو اللہ جانتا ہے اوسکی نیت کیا تھی) عن

اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ زَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ وَ
اَمْهَرَهَا اَرْبَعَةَ آلَافٍ وَجَهَّزَهَا مِنْ عِنْدِهٖ وَبَعَثَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَلَمْ يَبْعَثْ اِلَيْهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ وَكَانَ مَهْرُ نِسَائِهٖ اَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ ترجمہ حضرت ام حبیبہ رضی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے نکاح کیا اور وہ حبش کے ملک مین تھین نجاشی بادشاہ
نے جسکا نام نجاشی تھا نکاح کرکے جہیز وغیرہ اپنی طرف سے دیا اور چار ہزار مہر مقرر کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ کے
ہمراہ دیکر بھیجوا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی ام حبیبہ کو ایک جامہ نہین بھیجا تھا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ازواج مطہرات کا مہر چار سو درہم تھے اکثر وبعض علی نواۃ من ذھب
سونے کی ایک نواۃ پر نکاح کرنا (نواۃ کھجور کی گٹھلی یا پانچ درہم برابر تول) عن انس بن مالک ان
عبد الرحمن بن عوف جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ انہ تزوج امرأۃ من الانصار
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم سقت الیھا قال زنۃ نواۃ من ذھب قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولم ولو بشاۃ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن
عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسوقت اونکے کپڑے یا بدن پر زرد رنگ لگا ہوا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے دریافت کیا اونہون نے کہا مین نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے پھر اپنی فرمایا کیا
مہر دیا تو نے عبد الرحمن بن عوف نے عرض کیا ایک نواۃ سونا اپنی فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہی ہو (اہل
حساب کی اصطلاح مین نواۃ پانچ درہم کے وزن کو کہتے ہین) عن انس یقول قال عبد الرحمن بن عوف
رأیتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بشاشۃ العرس فقلت تزوجت امرأۃ من الانصار
قال کم اصدقتھا قال زنۃ نواۃ من ذھب ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد الرحمن بن عوف بیان کرتے تھے دیکھا مجھ
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی خوشی کا نشان اوس وقت مین نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ مین نے نکاح کیا ہے ایک انصاری عورت سے اپنی پوچھا مہر کتنا باندھا اور کہا عبد الرحمن نے کہا ایک نواۃ سونے کا عن
عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ نکحت علی صداق او حباء او عدۃ قبل عقدۃ

ے وہ انواع الصحیح وقضی ان الخراج بالضمان

النکاح فھو لھا وما کان بعد عصمۃ النکاح فھو لمن اعطیہ واحق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ او اختہ
ترجمہ عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت نے نکاح کیا مہر پر یا بخشش پر یا حشر
کے وعدے پر نکاح سے پہلے تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں اور جو کچھ بعد عقد نکاح کے ہوگا وہ دینے والے کا حق ہے اور آدمی
کی عزت اور بزرگی بیٹی اور بہن کے سبب سے ہے یعنی اگر بیٹی اور بہن کو دینے دلانے سے خوش کرے گا سزاوار تحسین اور
آفرین کا ہوگا ف پہلے نکاح سے یعنی نکاح باندھنے سے پہلے جو کچھ عورت کو دیدیا یا دینے کا اقرار کیا وہ عورت کا
مال ہوگیا اور جو کچھ خاوند وغیرہ کا کچھ دخل نہیں اور جو کچھ بعد نکاح عقد کے عورت کو دیا جاتا ہے وہ دینے
والے کا حق ہے یعنے اور جو دینے والے کا دعوی چل سکتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سسرال والوں کے ساتھ
احسان کرنا چاہیے **اباحۃ التزویج بغیر صداق** بغیر مہر کے نکاح کرنیکی اباحت اور جواز کا بیان

عن علقمۃ والاسود قالا اتی عبداللہ فی رجل تزوج امراۃ ولم یفرض لھا فمات فی قبل
ان یدخل بھا فقال عبداللہ سلوا ھل تجدون فیھا اثرا قالوا لا یا ابا عبدالرحمن ما یجد فیھا یعنی اثرا
قال اقول برایی فان کان صوابا فمن اللہ لھا کمھر نسائھا لا وکس ولا شطط ولھا المیراث
وعلیھا العدۃ فقام رجل من اشجع فقال فی مثل ھذا قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فینا فی امراۃ یقال لھا بروع بنت واشق تزوجت رجلا فمات قبل ان یدخل
بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمثل صداق نسائھا ولھا المیراث وعلیھا
العدۃ فرفع یدیہ وکبر قال ابو عبدالرحمن لا اعلم احدا قال فی ھذا الحدیث
الا اشجعیا غیر زائدۃ ترجمہ علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک مقدمہ عبداللہ بن مسعود کے پاس اسطرح کا
کہ نکاح کیا ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ اور مہر کا کچھ ذکر نہ آیا تھا یعنے مہر کی تعین نہ کی اور بغیر صحبت کئے
مر گیا عبداللہ بن مسعود نے کہا لوگوں سے پوچھو تمکو معلوم ہے اس مسئلہ میں کوئی حدیث لوگوں نے کہا ہمکو معلوم
نہیں عبداللہ بن مسعود نے کہا میں اپنی عقل سے کہونگا اگر ٹھیک پڑا تو اللہ کی طرف سے ہے یہ کہکر فرمایا
اوس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے یعنے جیسے مہر اوس عورت کے کنبے اور قبیلے میں دوسری عورتوں کا ہے جو اس
عورت کے ہم عمر ہیں ویسا ہی مہر اس عورت کا ہے بغیر زیادتی اور نقصان کے اور اس عورت کا حصہ اوسکے ترکے میں ہے
ہو اور اسکو عدت بھی گذارنا چاہیے یہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اسیطرح ہماری قوم کی عورت کا قضیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکایا تھا اوس عورت کو بروع بنت واشق کہتی تھی ایک آدمی سے نکاح کیا اوس نے
پہرہ مر گیا اوسکو ہم بستر ہونا بھی نصیب نہیں ہوا پہرا دسکے لئے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مہر کا جو تھا اوسکی عورت کے
ہمارے دوسرے عورتوں کا مہر اور شمار کیا اوس عورت کو میراث میں اور حکم کیا اوسکی لئے عدت کا یہ بات سنکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(کہا وہ ہنسے اور اللہ اکبر کہا یعنی خوش ہوئے کہ اونکا فیصلہ صحیح نکلا) امام نسائی نے کہا اس حدیث میں ابن مسعود کا ذکر
کسی نے نہیں کیا سوا زائدہ کے عن علقمۃ عن عبداللہ انہ اتی فی امرأۃ تزوجھا رجل فمات
عنھا ولم یفرض لھا صداقا ولم یدخل بھا فاختلفوا الیہ قریبا من شھر لا یفتیھم ثم قال
اری لھا صداق نسائھا لا وکس ولا شطط ولھا المیراث وعلیھا العدۃ فشھد معقل بن
سنان الاشجعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی بروع بنت واشق مثل ما قضیت
ترجمہ علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایا ایک عورت کا جھگڑا نزدیک عبداللہ بن مسعود کے اور وہ جھگڑا
یہ تھا ایک عورت کو کسی شخص نے نکاح کیا تھا اور اوسکا مہر مقرر نہ کیا اور نہ اوس سے صحبت کی ویسے ہی مر گیا لوگ عبداللہ
بن مسعود کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرنیکے لئے قریب ایک مہینے کے پھرتے رہے عبداللہ بن مسعود نے اونکو فتوی نہ دیا
آخر ایک روز فرمانے لگے میری راے میں آتا ہے کہ اوس عورت کا مہر اوسکے کنبے کی عورتوں کی مانند ہے نہ کم اور نہ
زیادہ اور اوس کے لئے میراث بھی ہے اور عدت بیٹھنا اوسکو لازم ہے عبداللہ بن مسعود کی بات پر معقل بن سنان
نے گواہی دی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع واشق کی بیٹی کا جھگڑا اسیطرح فیصلہ کیا تھا جیسا تم نے فیصلہ
کیا عن عبداللہ فی رجل تزوج امرأۃ فمات ولم یدخل بھا ولم یفرض لھا قال لھا الصداق
وعلیھا العدۃ ولھا المیراث فقال معقل بن سنان فقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قضی بہ فی بروع بنت واشق ترجمہ حکم کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوس آدمی کے مقدمہ میں جس نے نکاح
کیا تھا ایک عورت سے اور نہ مہر مقرر کیا اوسکا اور نہ اوس سے صحبت کی اسطرح کا حکم کہ دلایا جاوے ایسی عورت کو مہر اور
میراث اور لازم ہے اوسپر عدت یہ سکر معقل بن سنان نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح کا
فیصلہ کیا جھگڑے میں بروع کے جو بیٹی تھی واشق کی عن علقمۃ عن عبداللہ مثلہ ترجمہ علقمہ نے عبداللہ
بن مسعود سے اسیطرح اور یہی روایت کی ہے عن علقمۃ عن عبداللہ انہ اتاہ قوم فقالوا ان رجلا تزوج
امرأۃ ولم یفرض لھا صداقا ولم یجمعھا الیہ حتی مات فقال عبداللہ ما سئلت منذ
فارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد علی من ھذہ قالوا ائت غیری فاختلفوا الیہ فیھا
شھرا ثم قالوا لہ فی آخر ذلک من نسأل ان لم نسألک وانت من اجلۃ اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم فی ھذا البلد ولا نجد غیرک قال سأقول فیھا بجھد رأیی فان کان صوابا فمن
اللہ وحدہ لا شریک لہ وان کان خطأ فمنی ومن الشیطان واللہ ورسولہ منہ بریئان اری ان
اجعل لھا صداق نسائھا لا وکس ولا شطط ولھا المیراث وعلیھا العدۃ اربعۃ اشھر و
عشرا قال وذلک یسمع اناس من اشجع فقاموا فقالوا نشھد انک قضیت بما قضی بہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرأۃ منا یقال لہا بروع بنت واشق قال فما رئی
عبد اللہ فرح فرحۃ یومئذ الا یاسلامہ ترجمہ علقمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں
کہ کسی قوم کے لوگ عبد اللہ بن مسعود کے پاس آکر کہنے لگے کہ نکاح کیا تھا کسی آدمی نے کسی عورت سے نہ اوسکا مہر مقرر
کیا اور نہ اوس سے صحبت کی اور مر گیا وہ عبد اللہ بن مسعود یہ سنکر کہنے لگے ایسی مشکل بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات کے بعد سے آجتک کسینے مجھسے نہیں پوچھی تھی تم کسی اور کے پاس جاؤ غرض اون لوگون نے انکا پیچھا ایک
مہینے تک کیا اور آخر کہنے لگے ہم کسکے پاس جاویں اور کس سے پوچھیں تمہارے جیسا بزرگ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اصحابون مین سے اس شہر مین کوئی نہین ہے عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا اب مین اپنی رائے کے زور
سے بیان کرتا ہون اگر صواب اور درست ہوا تو اللہ کیطرف سے ہے جو وحدہ لاشریک ہے اور اگر خطا یا غلط ہوا تو میرا
قصور ہے اور شیطان کا اللہ اور اوسکا رسول دونون خطا سے بری ہین میری سمجھہ مین اوسکو اوتنا مہر دینا چاہئے جتنا اوسکے
پہانکی اور عورتون کا مہر ہے نہ اوس سے کم اور نہ زیادہ اور اوسکے لئے میراث بھی ہے اور اوسکو عدت گذارنا چاہئے
چار مہینے دس دن اور کہا یہہ مسئلہ سنا چند لوگون نے اشجع سے پھر اوٹھکھڑے ہوئے سب لوگ اور کہنے لگے ہم گواہی
دیتے ہین کہ آپنے ایسا فیصلہ کیا ہے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے قوم کی عورت کا فیصلہ کیا تھا اور اوس
عورت کا نام بروع واشق کی بیٹی کر کر مشہور تھا راوی کہتا ہے ایسا خوشی مین عبد اللہ کو کبھی نہ دیکھا تھا مگر اسلام
لانیکے وقت مین یعنی یہہ بات سنکر عبد اللہ بن مسعود بہت خوش ہوئے کیونکہ اونکی رائے مطابق ہوگئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے **ہبۃ المرأۃ نفسہا بغیر صداق** بیان ایسی عورت کا جس نے بے
اور بخشش کیا اپنے تئین بغیر مہر کے **عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ**
امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی قد وہبت نفسی لک فقامت قیاما طویلا فقام رجل فقال
زوجنیہا ان لم یکن لک بہا حاجۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل عندک شیء
قال ما اجد شیئا قال التمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہل معک من القرآن شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا لسور سماہا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ قد زوجتکہا علی ما معک من القرآن ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ مین بخش دیتی ہون اپنی جان آپکو
کہکر کچھ ہی دیر تک اتنے مین اوٹھا ایک آدمی اور کہنے لگا اگر آپکو اس عورت کی خواہش نہین تو میرے ساتھ نکاح
کرا دیجئے اوسکا آپنے فرمایا تیرے پاس کچھہ ہے اوس نے کہا کچھہ نہین میسر مجھکو آپنے فرمایا اوسکو جا تو ہو ڈھونڈ لا اگرچہ لوہے کی
انگوٹھی ہو وہ دھونڈنے گیا اور کچھہ نہ لایا اوسکو آپنے فرمایا اوسکو قرآن آتا ہے تجھکو اوس نے کہا ہان مجھ کو سورتین

آتی ہین مجھکو اور نام لیا اون سورتون کا آپنے فرمایا مین نے تیرا نکاح کردیا اس عورت سے اوس قران پر تجھکو یاد ہے **باب اِحلال الفرج** حلال کردینا فرج کا کسی کے لیے **عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى** عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً جَلْدَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ

أَحَلَّتْهَا لَهُ فَارْجُمْهُ **ترجمہ** نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے لیے جس نے زنا کیا تہا لونڈی سے اپنی جورو کی یہہ فرمایا تہا اگر حلال کردی تہی اوس عورت نے یعنی اوسکی جورو نے لونڈی اوسکے لئے تو ماروں گا مین اوسکو سو کوڑے اور اگر حلال نہین کی تہی اوسکے لئے تو رجم کرونگا اوسکو **ف** کیونکہ جب مالک نے لونڈی کے فرج کسی کی حلال کردی تو وہ حلال نہین ہوتی مگر شبہہ کی وجہ سے زنا کی حد نہ ہوگی اور سو کوڑے بطور تعزیر کے اوسکو مارے جاوینگے **عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ** عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنْبَزُ نُقْرُقُورًا أَنَّهُ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ

أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَكَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبَتْ إِلَى حَبِيبِ بْنِ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا **ترجمہ** حبیب بن سالم سے روایت ہے آیا ایک جہگڑالو نعمان بن بشیر کے پاس اوس آدمی کا جسکا نام عبدالرحمان تہا اور لوگون نے اوسکا نام قورہی دھر لیا تہا وہ جہگڑا یہہ تہا وہ اپنی جورو کی لونڈی پر جایا یعنی اوس سے زنا کرلیا نعمان بن بشیر کہنے لگے مین فیصلہ کرونگا اوسطرح جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تہا اگر کہا نعمان بن بشیر نے اگر حلال کردی تہی لونڈی تیرے لئے تو کوڑے مارونگا مین تجھکو اور نہین تو رجم کرونگا تجھکو پتہرون کے ساتہہ آخر یہہ ہوا سو کوڑے مارے اوسکو کیونکہ اوسکی جورو نے حلال کردی تہی اوسکو وہ لونڈی قتادہ کہتے ہین مین نے حبیب بن سالم کو لکہا تہا اوس نے مجھکو یہی لکہہ بہیجا تہا **عَنْ نُعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ** عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَأَجْلِدْهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ

فَارْجُمْهُ **ترجمہ** دیر گذر چکا ہے **عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ** قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ

لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا **ترجمہ** سلمۃ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فیصلہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا کہ اوس نے زنا کیا تہا اپنی جورو کی لونڈی سے اسطرح پر اگر اوس نے زبردستی زنا کیا اوس سے تو آزاد ہوگی وہ لونڈی اور مرد کو دینی آئی ایک لونڈی اوسکی مانند اپنے مرد اوس لونڈی کے بدلے اپنی جورو کو اور لونڈی خرید کردے کیونکہ یہہ لونڈی بسبب زبردستی کے آزاد ہوگئی اور اگر مرد نے زبردستی نہین کی بلکہ لونڈی کی رضا سے یہہ کام ہوا تو وہ

لونڈی اوس مرد کی ہوگئی اور اوس لونڈی کے بدلے دوسری لونڈی اس لونڈی کی مالک مرد پر دینی واجب ہوگی
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ جَارِيَةً لِاِمْرَاَتِهٖ فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ مَالِهٖ وَعَلَيْهِ الشَّرْوٰى لِسَيِّدَتِهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ
فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهٖ ترجمہ سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زنا کیا ایک آدمی نے اپنی جورو کی باندی
سے پھر آیا یہ قضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے فرمایا اگر زبردستی اور نارضامندی سے کیا اوس آدمی نے یہہ
کام تو وہ لونڈی آزاد ہوگئی اوس آدمی کے مال سے اوس لونڈی کی مالک یعنی بیوی کو یہہ شخص دوسری لونڈی
دیوے اوسکے بدلے میں اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضا سے ہوا یہہ کام تو بیچہ لونڈی اوسکی رہی جسکی تھی
اور دوسری باندی اسکی مثل دینی واجب ہوئی اس مرد پر اپنے مال میں سے ف یہہ گویا جرمانہ ہے مرد پر کہ پرائی لونڈی
سے کیوں جماع کیا تو اوسکے بدلے اور ایک لونڈی خرید کر دینا پڑی اہل سنت کے نزدیک لونڈی کی شرمگاہ کسی کے لئے حلال
کرانا درست نہیں مگر شیعہ امامیہ کے نزدیک درست ہے **ذِكْرُ تَحْرِيْمِ الْمُتْعَةِ** متعہ کے حرام ہونیکا بیان **عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ**
ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا يُفْتِيْ بِالْمُتْعَةِ بِالنِّسَاءِ فَقَالَ اِنَّكَ نَاِئٌ وَاِنَّهُ نَهَانِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ ترجمہ حسن اور عبداللہ
جو دونوں بیٹے ہیں محمد کے وہ دونوں اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی یہہ خبر کہ کوئی آدمی ایسا
ہے جو متعہ کی کچھ حرمت نہیں سمجھتا فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو گمراہ ہے سوا اسکے کہ منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خیبر کے دن اور گدھے کے گوشت سے **عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ترجمہ حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ خیبر کے دن اور گوشت سے گدھے کے
جو شہری ہو یعنی گھر میں رہتا ہو کیونکہ گھر کا خچر حلال ہے **عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ فِيْ كِتَابِهٖ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خیبر کے دن متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور ابن مثنی فرماتے ہیں حنین کے دن منع کیا اور ابن مثنی کہتے ہیں
یوں ہی حدیث بیان کی مجھکو عبدالوہاب نے اپنی کتاب میں سے **عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ اِلٰى امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا
اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْنِيْ فَقُلْتُ رِدَائِيْ وَقَالَ صَاحِبِيْ رِدَائِيْ وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ
اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِيْ وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ وَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰى رِدَاءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا وَاِذَا نَظَرَتْ

إِلَيَّ أَعْجَبَتْهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَائُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا نَهَارًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَسْتَمْتِعُ فَلْيُعْطِ سَبِيلَهَا ترجمہ جس
روایت کرتی ہین اجازت دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنیکی تو گیا مین اور ایک اور آدمی بنی عامر کے قبیلے کی ایک
عورت کے پاس اور بیان کیا ہمنے اپنا ارادہ اوس سے وہ کہنے لگی کیا دوگے مجھکو مین نے کہا کہ چادر دیتا ہون اور میرے
ساتھے نے بھی یہی کہا لیکن میرے ساتھ والے کے پاس چادر میری چادر سے اچھی تھی پر مین اوس سے عمر مین کم تھا اور جوان
تھا اوس سے جب وہ عورت میرے ساتھ والے کی چادر کو دیکھتی تھی تو جھکتی اوسطرف اور جب مجھکو دیکھتی تھی تو اچھا
معلوم ہوتا تھا مین اوسکو پھر آخر مجھکو کہنے لگی تو اتیری چادر بس ہے مجھکو پھر مین نے تین دن رہ کہا اوسکو بعد اوس کے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے پاس متعہ والی عورتین ہین اونکو چاہیے کہ نکالدین اون عورتون کو **اعْلَانُ النِّكَاحِ
بِالصَّوْتِ وَضَرْبُ الدُّفِّ** شہرت نکاح کی آواز سے اور دف بجانیکے ساتھ **عَنْ** محمد بن حاطب قال
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ ترجمہ محمد
بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح اور حرام کی تمیز آواز اور دف سے ہوتی ہے
ف یعنی نکاح کو چوری اور چھپا کر نکرنا چاہیئے کیونکہ ظاہر کرنیکی بات اگر کوئی چھپا کر کریگا تو سوائے حرام کے اور کیا ہوگا اور
کچھ شور غل ہو تو دف جسکو ایک ہاتھ سے بجاتے ہین وہی بجاوے **عَنْ** محمد بن حاطب قال قال رسول اللہ صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ ترجمہ محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح مین اور حرام نکاح مین فرق شہرت اور آواز سے ہوتا ہے **كَيْفَ يَدْعُو
إِذَا تَزَوَّجَ** جب آدمی کا نکاح ہوگیا ہو تو اوسکو کیا دعا دینی چاہیئے **عَنْ** الحسن قال تزوج عقيل بن أبي طالب امرأة
مِنْ بَنِي جُشَمَ فَقِيلَ لَهُ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ قَالَ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ
فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ ترجمہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا عقیل ابیطالب کے بیٹے نے کسی عورت سے دعا دی اوسکو
لوگون نے بالرفاء والبنین کہکر یعنی خدا تم مین اتفاق اور ملاپ کے اور جمے اولاد کرے اور وہ عورت بنی جشم کے قبیلے مین کی تھی
عقیل کہنے لگے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اوسیطرح تم بھی کہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا تھا بارک
اللہ فیکم وبارک لکم یعنی برکت دیوے اللہ تعالی تمہاری ہر چیز مین اور برکت والا کرے تمکو **دُعَاءُ مَنْ
لَمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيجَ** جو شخص حاضر نہوا نکاح کے وقت اوسکی دعا دینی کا بیان **عَنْ** أنس أن رسول اللہ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ
مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک نشان زرد عبدالرحمن کے کپڑے پر پوچھ فرمایا یہہ کیا ہے عبدالرحمان نے عرض کیا مین نے نکاح کیا ہے کھجور کے

در گٹھلی کے وزن کے برابر سونا اور سکا مہر مقرر کیا اسے دعا دی بارک اللہ لک کہکر مبارکباد دی مجھکو اللہ تعالیٰ نے اس نکاح میں اور فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہو **اَكْثِرْ خُصَّةً فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ التَّزْوِيْجِ** شادی میں خوب دھیرے لگا شکی خصت اور اجازت کا بیان **عَنْ** انس ان عبد الرحمن بن عوف جاء وعليه ردع من زعفران فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مهيم قال تزوجت امرأة قال وما اصدقت قال وزن نواة من ذهب قال اولم ولو بشاة **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف انکو اوپر اثر تھا زعفران کے رنگ کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا ہے عبد الرحمن نے عرض کیا یہ شادی کا نشان ہے آپنے فرمایا کتنا مہر باندھا عبد الرحمن نے عرض کیا ایک گٹھلی برابر سونا آپنے فرمایا ولیمہ کرا گرچہ ایک بکری ہو **عَنْ** انس قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم على عبد الرحمن بن عوف اثر صفرة فقال مهيم قال تزوجت امرأة من الانصار فقال اولم ولو بشاة **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثر زرد رنگ کا پھر یعنی یہ قول عبد الرحمن کا ہے انس کا نہیں پھر فرمایا اپنے کیا ہے یہ عرض کیا عبد الرحمن نے یہ نکاح کر لیا نشان ہے میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپنے فرمایا ولیمہ کرا گرچہ ایک بکری ہو **مُحَلَّلَةُ الْخَلْوَةِ** خلوت کی بخشش دینے کا بیان **عَنْ** ابن عباس رضي الله عنه ان عليا قال تزوجت فاطمة رضي الله عنها فقلت يا رسول الله ابنى قال اعطها شيئا قلت ما عندي من شيء قال فاين درعك الحطمية قلت هي عندي قال فاعطها اياه **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نکاح کیا حضرت فاطمہ سے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیار ہوں میں بھیجئے میری دلہن کو آپنے فرمایا کچھ دے اوسکو میں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں آپنے فرمایا تیری زرہ حطمیہ کہاں گئی میں نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے آپنے فرمایا دیدے اوسکو یعنی دلہن کو **ف** حطمیہ منسوب ہے حطمہ بن الحارث کی طرف جو زرہ بنایا کرتے تھے **عَنْ** ابن عباس قال لما تزوج علي رضي الله عنه فاطمة رضي الله عنها قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطها شيئا قال ما عندي قال فاين درعك الحطمية **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نکاح کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کچھ دے اوسکو حضرت علی نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں ہے فرمایا تیری زرہ حطمیہ کہاں گئی **اَلْبِنَاءُ فِي الشَّوَّالِ** عید کے مہینے میں دلہن کو نوشہ کے پاس بھیجنے کا بیان **عَنْ** عائشة رضي الله عنها قالت تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال ودخلت عليه في شوال فاي نسائه كان اظمى عنده مني **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے مہینے میں اور آئی میں اونکے پاس اسی عید کے مہینے میں پھر کون سی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھسے زیادہ خوش اور مخطوظ تھی سب بیویوں میں **اَلْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْعٍ** نو برس کی لڑکی کو خاوند کے

ترجمہ کا بیان عن عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت سبع سنین ودخل علی وانا بنت تسع سنین وکنت العب بالبنات ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت میں جبکہ برس کی تھی اور آئے میرے نزدیک جب میں نو برس کی تھی اور لڑکیوں سے کھیلا کرتی تھی عن عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت ست سنین وبنی بی وانا بنت تسع سنین ترجمہ اوپر گذرا البناء فی السفر سفر میں بی بی کے پاس جانے کا بیان عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا خیبر فصلینا عندھا الغداۃ بغلس فرکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورکب ابو طلحۃ وانا ردیف ابی طلحۃ فاجری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر فما دخل القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین والھا تلاث مرات قال وخرج القوم الی اعمالھم قال عبد العزیز فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال بعض اصحابنا محمد والخمیس واصبناھا عنوۃ فجمع السبی فجاء دحیۃ فقال یا نبی اللہ اعطنی جاریۃ من السبی قال اذھب فخذ جاریۃ فاخذ صفیۃ بنت حیی فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ اعطیت دحیۃ صفیۃ بنت حیی سیدۃ قریظۃ والنضیر ما تصلح الا لک قال ادعوہ بھا فجاء بھا فلما نظر الیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذ جاریۃ من السبی غیرھا قال وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتقھا وتزوجھا فقال لہ ثابت یا ابا حمزۃ ما اصدقھا قال نفسھا اعتقھا وتزوجھا قال حتی اذا کان بالطریق جھزتھا لہ ام سلیم فاھدتھا الیہ من اللیل فاصبح عروسا قال من کان عندہ شیء فلیجیء بہ قال وبسط نطعا فجعل الرجل یجیء بالاقط وجعل الرجل یجیء بالتمر وجعل الرجل یجیء بالسمن فحاسوا حیسۃ فکانت ولیمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا خیبر کے جانیکا واسطے جہاد کے تو پڑھی ہمنے نماز صبح کی نزدیک خیبر کے غلس میں یعنی صبح صادق خوب روشن نہیں ہوئی تھی پھر سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوار ہوئے ابو طلحہ بھی اور میں اونکے ساتھ بیٹھا اونکی سواری جب چلا پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں تو فرمانے لگے اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین یعنی اللہ اکبر کہکر فرمایا برباد ہوگیا خیبر جس لوگوں کے گھروں و صحنوں میں اترا لیوینگے ہم پر اون پڑیگا اون لوگوں کے حق میں خوڑا گئی ہیں تین بار ایسا ہی فرمایا انس رضہ فرماتے ہیں جب ہم وہاں گئے اوسوقت لوگ اپنے کاموں کو جارہے تھے عبد العزیز جو انس رضہ کے شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں خیبر کے لوگ کہتے تھے محمد یعنی اس لشکر کے سردار محمد ہیں اور بعضوں کی روایت میں والخمیس بھی آیا ہے غرض کوئی محمد اور کوئی محمد والخمیس کہتا جاتا تھا یعنی لشکر آیا لشکر آیا کہتے ہوئے پھر

جاتے تھے یا ہم مع لشکر ان پر جو بجبر پہر فتح کیا ہمنے خیبر زبردستی سے یعنی لڑکر اور اکٹھے کئے گئے قیدی (یعنے عورتین جو پکڑی گئی تھین) دحیہ کلبی (امام ہے صحابی کا) اگر کہنے لگے یا رسول اللہ ان بندیون مین سے ایک لونڈی دیجئے مجھکو آپنے فرمایا جا لیلے انھین سے کوئی سی لونڈی اونہون نے لیا صفیہ جیی کی بیٹی کو اتنے مین ایک آدمی اگر کہنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ای نبی اللہ کے صفیہ آپنے دحیہ کو دیدی وہ عورت دحیہ کے لایق نہین کیونکہ قریضہ اور نضیر جو یہانکے قبیلے ہین ان قبیلون کے بیٹی ہے آپنے فرمایا بلاؤ اوسکو پہر آئی وہ عورت جبہ آپنے نظر ڈالی اوسپر دحیہ کو فرمایا تم دوسری لونڈی لے لو انمین سے راوی کہتا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور اوس سے نکاح کر لیا ثابت نے پوچھا اون سے یعنے انس سے) اوکہنے لگے اے حمزہ کے باپ کیا مہر باندھا تھا اوس کا اونہون نے جواب دیا اوسکا آزاد کر دینا اوسکا مہر تھا ابھی حضرت رستے مین ہی تھے ام سلیم اوسکو آراستہ اور پیراست کر کے رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور صبح تک آپ رہے اوسکے پاس اور فرمایا صبح کو جسکے پاس جو کچھ ہو وہ لے آوے اور بچھایا گیا چمڑا اور لوگون نے لانا شروع کیا کوئی پنیر لایا اور کوئی کھجور اور کوئی گھی لایا پہر سب کو ملا دیا پس یہ تھا ولیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

عن انس یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام علی صفیۃ بنت حیی بن اخطب بطریق خیبر ثلاثۃ ایام حین عرس بھا ثم کانت فیمن ضرب علیھا الحجاب ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم رستے مین خیبر کے تین دن جب شادی کی صفیہ جیی کی بیٹی کو راستے سے اور پہر شامل کی گئی پردہ نشینون مین یعنے بیویون مین

عن انس قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین خیبر والمدینۃ ثلاثا بنی بصفیۃ بنت حیی فدعوت المسلمین الی ولیمتہ فما کان فیھا من خبز ولا لحم امر بالانطاع فالقی علیھا من التمر والاقط والسمن فکانت ولیمتہ فقال المسلمون احدی امھات المؤمنین ان مما ملکت یمینہ فقالوا ان حجبھا فھی من امھات المؤمنین وان لم یحجبھا فھی مما ملکت یمینہ فلما ارتحل وطأ لھا خلفہ ومد الحجاب بینھا وبین الناس ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ طیبہ کے درمیان تین روز اور رات کو رہے صفیہ جیی کی بیٹی کے پاس اور بلایا مینے مسلمانون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کے دعوت کے لئے حکم کیا اپنے دسترخوان بچھانیکا اور روٹی اور گوشت اوسوقت نان موجود نہ تھا پہر پڑنے لگین اوس چمڑیکے دسترخوان پر کھجورین اور پنیر اور گھی بس ہو گیا ولیمہ اپکا اوسی سے یعنے کسی نے کھجورین لاکر ڈالین اور کسی نے پنیر اور کسی نے گھی اوسکا ولیمہ بنا کر رسم بنے ملکر کہا لیا پہر لوگون نے یہہ بات کہنی شروع کی صفیہ رضی اللہ عنہا بھی ایک بیوی ہو گئی جیسے اور بیوئین ہین رسول اللہ علیہ وسلم کی سب لوگون کی ماں ہو گئین یا ابھی لونڈی رہین پہر کہنے لگے اگر پردے مین رہینگی تو سمجھو امہات المومنین مین

ہوئی یعنی بیویوں میں شامل ہوئی اور انہیں تو باندی رہی جب گھر میں ہوا تو سچا یا کیا کچھ دے کچھ لے پھر ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پردہ تانا گیا درمیان میں اونکے اور لوگوں کے **اللَّهْوُ وَالْغِنَاءُ**
عِنْدَ الْعُرْسِ کھیلنا اور گانا کیسا ہو شادی میں **عَنْ** عامر بن سعد قال دخلت علی قرظۃ
بن کعب وابی مسعود الانصاری فی عرس وإذا جواری یغنین فقلت انتما صاحبا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن اھل بدر یفعل ھذا عندکم فقالا اجلس ان شئت فاسمع
معنا وان شئت اذھب قد رخص لنا فی اللھو عند العرس ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے
کہا میں ایک شادی میں جہاں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری بھی تھے ناگاہ سے وہاں چھوکریں گاتی
تھیں میں نے کہا تم دونوں صحابی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بدری بھی ہو تمہارے روبرو ہو کام ہو رہا
ہے دونوں صاحب فرمانے لگے تمہارا جی چاہے سنو ہمارے ساتھ بیٹھکر اور نہیں تو چلے جاؤ ہمارے لیے رخصت
دیگئی ہے شادی میں کھیلنے کی کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اور میں سماج کھیل کود کی اجازت ہے گانا اگر اور حرام
چیزوں سے خالی ہو تو منع نہیں **جَهَازُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ** اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان **عَنْ** علی
رضی اللہ عنہ قال تجھز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ فی خمیل وقربۃ ووسادۃ حشوھا
اذخر ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جہیز دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو مشک اور تکیہ جسمیں گھاس بھرا ہوا تھا جسکو اذخر کہتے ہیں اور خمیل بیچے چادر سیاہ رنگ کی **الْفَرْشُ**
فرش اور بچھانا کہنے کا بیان **عَنْ** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فراش
للرجل وفراش لاھلہ والثالث للضیف والرابع للشیطن ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے لیے ایک بچھانا اور اوسکی جورو کے لیے دوسرا اور تیسرا مہمان کے لیے
اور چوتھا شیطان کے لیے **الْحُمَاطُ** حاشیہ دار چادر بن رہنے کا بیان **عَنْ** جابر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ھل تزوجت قلت نعم قال ھل اتخذت نعما طا قلت وانی لنا
نعما طا قال انھا ستکون ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
تو نے نکاح کیا ہے میں عرض کیا کہ ہاں آپنے فرمایا نہالی بھی بنائی ہے میں کہا میرے پاس نہالیں کہاں ہیں
آپنے فرمایا اب ہونگی (یعنی قریب ہے وہ زمانہ جب مسلمان مالدار ہو جاوینگے اور سب آرام کی چیزیں اونکو ملینگی)
الْهَدِيَّةُ لِمَنْ عَرَّسَ توشہ کو ہدیہ اور تحفہ دینا **عَنْ** انس بن مالک قال تزوج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فدخل باھلہ قال وصنعت امی ام سلیم حیسا قال فذھبت بہ الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان امی تقرئک السلام وتقول لک ان ھذا لک

مِنَّا قَلِيلٌ قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمَّى رِجَالًا
فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قُلْتُ لِأَنَسٍ عِدَّةً كَمْ كَانُوا قَالَ يَعْنِي زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ فَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا
يَلِيهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ
فَمَا أَدْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ وَضَعْتُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا اپنے اہل کے پاس اور بنایا میری ماں ام سلیم نے حیس (ایک قسم کا کھانا ہے
جو کھجور اور کھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے) پھر لیگیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا میں نے
میری ماں نے آپکو سلام کہا ہے اور کہا ہے یہ تھوڑی سی چیز آپکے واسطے ہے آپنے کہا رکھدے اور جا فلانے فلانے
آدمیوں کو بلا کر لا اور جو کوئی تجھکو ملے اوسکو بھی بلا کر لا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ لوگوں کا نام لیا پھر میں بلا کر لایا
جنکا نام لیا تھا اور جو کوئی مجھکو ملا انس رضی اللہ عنہ کے شاگردنے پوچھا کتنے آدمی ہو گئے تھے انہوں نے کہا تین سو
آدمی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیر اپنا ہاتھ بیچ میں دس دس آدمی اور ہر کوئی اپنے سامنے سے کھاوے انس
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب لوگ پیٹ بھر کر کھا گئے اور دوبارہ اور لوگ آئے (وہ بھی کھا گئے) اسیطرح ایک گروہ آتا
تھا اور ایک جاتا تھا جب سب کھا چکے تو آپنے مجھکو فرمایا اے انس اوٹھا میں نے اوٹھا لیا یعنی وہی کھانا جو لا کر رکھا تھا
اوٹھا لیا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھکو معلوم نہوا کہ اوٹھاتے وقت بہت تھا یا رکھتے کیوقت ۵ یعنی کم
ہونے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ یہ خیال ہوا کہ شاید پہلے سے زیادہ ہو گیا یا اتنا ہی ہے اور یہاں معجزہ بیان کرنیکے لئے
اس حدیث کو نہیں لائے بلکہ ولیمہ کو تحفہ اور ہدیہ بھیجنے کا بیان ہے اگرچہ ایک معجزے کا بیان بھی اس حدیث میں ہے

۵ عن انس يقول اخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين قريش والانصار فاخى بين سعد بن الربيع
وعبد الرحمن عوف فقال لسعد ان لى مالا فهو بينى وبينك شطران ولى امرأتان فانظر
ايتهما احب اليك فانا اطلقها فاذا حلت فتزوجها قال بارك الله لك فى اهلك ومالك دلونى
اى على السوق فلم يرجع حتى رجع بسمن واقط قد افضله قال ورآى رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليه اثر صفرة فقال مهيم فقلت تزوجت امرأة من الانصار فقال ما ولهم ولو بشاة ترجمہ انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی بھائی بنایا بارہ کرویا قریش اور انصار میں (یعنی قریش کے لوگ جو مکہ معظمہ سے
گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر کے آئے تھے اون میں سے ایک ایک شخص کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا) تو سعد بن ربیع کا
بھائی عبد الرحمن بن عوف کو بنایا سعد نے اون سے کہا میرے پاس مال ہے اوسکے دو حصے کرتا ہوں ایک حصہ تو لے اور
ایک حصہ میں کھوں گا اور میرے بیوی دو جورو ئیں ہیں تو دیکھ دونوں میں جو تجھکو پسند ہو اوسکو میں طلاق دیتا ہوں

جب قدرت کرے تو تو اوس سے نکاح کرے عبدالرحمن نے کہا اللہ برکت دے تو تمہاری عورتون اور مال مین مجھے بازار دکھلاؤ پھر وہ بازار گئے اور نہ لوٹے یہانتک کہ کبھی اور پنیر نفع کما کر لائے عبدالرحمن نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھپر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا یہہ زردی کیسی ہے مین نے کہا مین نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا تو ولیمہ ایک ہی بکری کا سہی آخر کتاب النکاح تمام ہوئی کتاب نکاح کی اسکے بعد اکثر نسخون مین کتاب الطلاق ہے اور بعضی نسخون مین کتاب عشرۃ النساء زیادہ ہے ہم نے اوسکا ہی ترجمہ کر دیا ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عشرۃ النساء

عورتون کے ساتھہ گذارکر نیکا بیان (یعنی کیونکر اونکے ساتھ برتاؤ کرے) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبب الی من دنیاکم النساء والطیب وجعل قرۃ عینی فی الصلوٰۃ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھہ دنیا کی سب چیزون مین عورتین اور خوشبوئی پسند ہے اور میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبب الی النساء والطیب وجعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ ترجمہ اوپر گذر چکا عن انس بن مالک قال لم یکن شیء احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد النساء من الخیل ترجمہ انس بن مالک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتون کے بعد کوئی چیز زیادہ پسند نہین تھی گھوڑون سے (یعنی عورتین زیادہ مرغوب تھین پھر اونکے بعد گھوڑے) میل الرجل الی بعض نسائہ دون بعض ایک عورت سے زیادہ محبت کرنا عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امرأتان یمیل لاحدیہما علی الاخری جاء یوم القیامۃ احد شقیہ مائل ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی دو عورتین ہون پھر وہ ایک کی طرف جھک جاوے (اور دوسری کے حق ادا نہ کرے) تو قیامت کے روز اوسکا ایک طرف کا بدن جھکا ہوگا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم بین نسائہ فیعدل ثم یقول اللہم ہذا قسمتی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک (ابوداؤد) ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باری باری ہر ایک عورت کے پاس پھرتے یا اللہ یہہ میرا کام ہے جسمین مین اختیار رکھتا ہون مت پکڑ مجھکو اوس کام مین جسکا تو مالک ہو اور میرے اختیار مین نہین (یعنی دل کی محبت مین میرا بس نہین مگر ظاہری انصاف کرتا ہون جسقدر میرے اختیار مین ہے) حب الرجل بعض نسائہ اکثر من بعض ایک عورت کو دوسری سے زیادہ چاہنا عن عائشۃ قالت ارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بنت رسول اللہ

عدل درمیان زنان کے بارے مین حدیث

صلی اللہ علیہ وسلم إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنت علیہ وھو مضطجع معی فی مرطی
فاذن لھا فقالت یا رسول اللہ إن ازواجک ارسلنی إلیک تسألنک العدل فی ابنۃ
ابی قحافۃ وانا ساکتۃ فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای بنیۃ الست تحبین من
احب قالت بلی قال فاحبی ھذہ فقامت فاطمۃ حین سمعت ذلک من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرجعت الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتھن بالذی قالت والذی قال
لھا فقلن لھا ما نراک اغنیت عنا من شیء فارجعی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقولی لہ
ان ازواجک ینشدنک العدل فی ابنۃ ابی قحافۃ فقالت فاطمۃ واللہ لا اکلمہ فیھا ابدا قالت
عائشۃ فارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھی التی کانت تساميني من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنزلۃ عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ار امراۃ قط خیرا فی الدین من زینب واتقی للہ عز وجل واصدق
حدیثا واوصل للرحم واعظم صدقۃ واشد ابتذالا لنفسھا فی العمل الذی تصدق بہ
وتقرب بہ الی اللہ ما عدا سورۃ من حدۃ کانت فیھا تسرع منھا الفیئۃ فاستاذنت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عائشۃ فی مرطھا علی الحال التی کانت
دخلت فاطمۃ علیھا فاذن لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ إن ازواجک
ارسلنی یسألنک العدل فی ابنۃ ابی قحافۃ وقعت بی فاستطالت وانا ارقب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وارقب طرفہ ھل اذن لی فیھا فلم تبرح زینب حتی عرفت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یکرہ ان انتصر فلما وقعت بھا لم انشبھا بشیء حتی اثخنت
علیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا بنت ابی بکر

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو ماجزادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پاس بھیجا انہوں نے اجازت مانگی اندر آنیکی اور آپ میرے ساتھ ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے تو آپنے اجازت دی حضرت فاطمہ رضہ آئیں اور بولیں یا رسول اللہ آپ کی بی بیوں نے مجھے آپ پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں کہ آپ انصاف کیجئے اونمیں اور ابو قحافہ کی بیٹی میں (ابو قحافہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے یعنے عائشہ اور اور بی بیوں میں) حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں خاموش تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پہر محبت رکھہ اس سے (یعنی عائشہ سے) حضرت فاطمہ رضہ یہہ سنکر کہڑی ہوئیں اور لوٹ گئیں آپکی بیبیوں کے پاس اور بیان کیا جو انہوں نے کہا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور بی وہ بولیں تمسے تو کچھہ کام نہ نکلا اب پہر جاؤ رسول اللہ

علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضہ کی بہن اسماء بنت ابی بکر کی بیٹی ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہو آپکی بی بیان انصاف چاہتی ہین ابوقحافہ کی بیٹی مین حضرت فاطمہ رضہ نے کہا نہین قسم خدا کی اب مین کبھی آپ سے کچھ نہ کہونگی اس باب مین حضرت عائشہ رضہ نے کہا آپکی بی بیون نے زینب بنت جحش کو بھیجا اور صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور زینب وہ عورت تھین جو میرے برابر کی تھین آپکی بیبیون مین آپکے نزدیک (یعنی درجہ اور مرتبہ اور حسن و جمال مین) اور مین نے کبھی نہین دیکھی کوئی عورت زینب سے بڑھکر دینداری اور خدا ترسی اور سچائی اور ناتے والونکی ساتھ ملاپ اور صدقہ اور خیرات مین اور وہ بہت ذلیل کرتے تھین اپنے نفس کو کام کرنیکے لئے یعنی اوسکام مین جو صدقہ اور خیرات کرنے اون کو ضرور پڑتا اور وہ کام بھی تھا کہ چمڑون کو صاف کرتین پہر اوسکی جوتی بناکر بیچتین اور خدا کی راہ مین صرف کرتین) فقط اونمین ایک یہی بات تھی کہ مزاج کی تیز تھین اور غصہ جلد آجاتا تھا مگر جلد جاتا رہتا تھا خیر انہون نے اجازت چاہی اندر آنیکی اور آپ اوسطرح چادر مین لپٹے تھے حضرت عائشہ کے ساتھ جیسے فاطمہ رضہ کے آنیکے وقت تھے تو آپنے اونکو اجازت دی وہ آئین اور بولین یارسول اللہ آپکی بیبیون نے مجھے بھیجا ہے وہ چاہتی ہین کہ آپ انصاف کیجئے ابوقحافہ کی بیٹی مین اور مجھکو برا بھلا کہنے لگین اور خوب زبان درازی کی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین جواب دینے کے یا نہین زینب نے اپنے حال مین تھین کہ مین نے پہچان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا نہین کہیگا میرا جواب دینا تب تو مین نے بھی اونکو کہنا شروع کیا اور اونکو بات نہ کرنی دی یہانتک کہ مین غالب آئی اون پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر یہ ابوبکر کی بیٹی ہے (یعنی ایسے بڑے شخص کی بیٹی ہے کیونکر غالب اور لایق نہوگی اور گفتگو مین کسطرح دب جاویگی)

عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ فَدَرَكْتُ نَحْوَهُ وَقَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ نَحْوَهُ سر جھکا اور گذر چکا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اجْتَمَعَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّ نِسَاءَكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا قَالَتْ لَهُ إِنَّ نِسَاءَكَ أَرْسَلْنَنِي وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَحِبِّيهَا قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرْتُهُنَّ مَا قَالَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّكِ لَمْ تُصْنَعِي شَيْئًا فَارْجِعِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ وَاللهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَتْ ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ حَقًّا فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ تَشْتِمُنِي فَجَعَلَتْ أُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي مِنْ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا قَالَتْ فَشَمَتَّنِي حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَفْحَمْتُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

انها ابنة ابی بکر قالت عائشة فکم ارامراة خیرا ولا اکثر صدقة ولا اوصل للرحم و
ابذل لنفسها فی کل شیء یتقرب بہ الی اللہ تعالی من زینب ما عدا سورة من حدة کان فیها
توشک منها انتضاءة ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان اکٹھا ہوئین
بعد انہون نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اور کہلایا کہ آپ کی بی بیان انصاف چاہتی ہین
ابو قحافہ کی بیٹی ہین حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئین اور آپ حضرت عائشہ کے ساتھ ایک چادر مین حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپکی بی بیون نے مجھے بھیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کیا تو مجھے محبت کہتی ہے انہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو پھر محبت رکھ عائشہ سے یہ سنکر فاطمہ لوٹین اور
آپکی بی بیون سے بیان کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ بولنے لگین تم نے تو کچھ نہ کیا اب پھر جاؤ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی اب مین نہ جاؤن گی اور آخر حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیٹی تھین (وہ کیونکر آپ کے فرمانیکے خلاف کرتین) تب سب بیبیون نے زینب بنت جحش کو بھیجا حضرت عائشہ نے
کہا زینب وہ بی بی تھین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین میرے برابر کی تھین (عزت اور خاندان اور
خوبصورتی مین) تب زینب نے کہا کہ آپ کی بی بیون نے مجھے بھیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی ہین
پھر میری طرف منہ کیا اور لگین مجھکو برا کہنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور آپ کی نگاہ کی طرف دیکھتی
تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین اونکر جواب دینے کے آخر وہ بھی برا کہتی رہین یہان تک کہ مین نے خیال کیا کہ اب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا برا معلوم ہوگا اوس وقت مین بھی سامنے ہوئی اور تھوڑی دیر مین اون کو
بند کر دیا (یعنی خاموش کر دیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابو بکر رضی کی بیٹی ہے حضرت عائشہ نے کہا
مین نے کوئی عورت نیکی اور خیرات اور نماز پر دوڑنے اور اپنی نفس پر محنت اوٹھانے مین ثواب کیواسطے زینب سے بڑھ کر
نہین دیکھی فقط اون مین ایک ذرا تیزی تھی حرارت سے مگر جلد جاتی رہتی تھی۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت خطا ہے
اور صحیح وہ روایت ہے جو اس سے پہلے گذری عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشة علی
النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ
کی بزرگی سب عورتون پر (یعنی اور آپکی بی بیون پر) ایسی ہے جیسی ثرید کو فضیلت ہے اور کہا لوگون نے ثرید ایک کھانا
ہے جو شوربا اور روٹی اور گوشت سے بنایا جاتا ہے اور عرب کے ملک مین یہ کھانا سب کھانون سے بہتر گنا جاتا ہے ۱۲
عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام
ترجمہ یہی جو اوپر گذرا عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمة لا تؤذینی
فی عائشة رضی اللہ عنہا فانہ واللہ ما اتانی الوحی فی لحاف امراة منکن الا ہی ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی

قال ابو عبد الرحمن هذا خطأ والصواب الذی قبله

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ام سلمہ مت ستا مجھکو عائشہ کے باب مین قسم خدا کی مجھپر کبھی وحی نہین آئی جب مین لحاف مین تھا کسی عورت کے ساتھ مگر عائشہ کے لحاف مین (آپ حضرت عائشہ کے ساتھ ایک چادر مین ہوتے اور وحی اوترتے ایک بار یہہ آیت اوتری) اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ اس حدیث سے حضرت عائشہ رضہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی عن ام سلمۃ اَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا اَنْ تُكَلِّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُوْلُ لَهٗ اِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ فَكَلَّمَتْهُ فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ اَيْضًا فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا مَارَ عَلَيْكِ قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِيْ فَلَنْ لَا تَدَعِيْهِ حَتّٰى يَرُدَّ عَلَيْكِ اَوْ نَظَرَ مِنْ مَا يَقُوْلُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ اِلَّا فِيْ لِحَافِ عَائِشَةَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے اونسے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرو (حضرت عائشہ کے باب مین) لوگون کی یہہ حال تہا کہ آپ کو حصہ بھیجتے جس دن حضرت عائشہ کی باری ہوتی اور کہتے کہ ہم بھلائی چاہتی ہین جیسے آپ عائشہ کو چاہتے ہین ام سلمہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (عائشہ کے مقدمہ مین) آپ نے جواب نہ دیا جب اون کی باری کا دن آیا تو پھر کہا آپنے پھر جواب نہ دیا اور بی بیون نے ام سلمہ رضہ سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا انہون نے کہا آپنے جواب ہی نہ دیا بی بیون نے کہا تم پھر جاؤ مت کہو جاؤ یہان تک کہ آپ جواب دین دیکھو کیا فرماتے ہین جب ام سلمہ نے پھر کہا تو آپ نے فرمایا ای ام سلمہ مت ستا مجھکو عائشہ کے باب مین سے اوپر وحی نہین اوترتی تم مین سے کسی کے لحاف مین مگر عائشہ کے لحاف مین۔ امام نسائی نے کہا یہہ دونون حدیثین صحیح ہین عبدہ کی روایت سے عن عائشۃ قالت کان النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ حضرت عائشہ کی باری دیکھہ کر آپ کو حصہ بھیجا کرتے اور غرض اس سے یہہ ہوتی کہ آپ خوش ہون (کیونکہ آپ حضرت عائشہ سے بہت محبت رکھتے ہے تو اونکی باری کے دن حصہ بھیجنے سے آپ کو زیادہ خوشی ہوتی) عن عائشۃ قالت اوحی اللّٰہ الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وانا معہ فغمنی فاجتذبت الثیاب بینی وبینہ فلما برئ عنہ قال لی یا عائشۃ ان جبریل یقرئک السلام ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ جل جلالہ نے وحی بھیجی مین نے یہہ حال دیکھکر آپ سے اور آپ کے بیچ مین دوپٹے کی آڑ کر لی جب وحی ہو چکی تو آپ نے فرمایا اے عائشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہین عن عائشۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لہا ان جبرئیل یقرئک السلام فقالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ ترئ ما لا ترئ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جبرئیل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہین انہون نے کہا اون پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی آپ دیکھتے ہین اون کو جنکو ہم نہین دیکھتے ہین عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة هذا جبريل وهو يقرئك السلام مثله سواء ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا ای عائشہ یہہ جبرائیل ہین تمکو سلام کہتے ہین ویسا ہی جیسا اوپر گذرا - امام نسائی نے کہا یہہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی خطا ہے باب الغيرة رشک اور جلن کا بیان عن انس كان النبي صلى الله عليه وسلم عند احدى امهات المؤمنين فارسلت احدى امهات المؤمنين بقصعة فيها طعام فضربت يد الرسول فسقطت القصعة فانكسرت فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم الكسر بعضها الى بعض ثم جعل يجمع فيها الطعام ويقول غارت امكم كلوا فاكلوا فامسك حتى جاءت بقصعتها التي في بيتها فدفع القصعة الصحيحة الى الرسول وترك المكسورة في بيت التي كسرتها ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بی بی کے پاس تھے تو دوسری بی بی نے ایک پیالہ بھیجا کھانے کا اوس بی بی نے جلکر جو پیالہ لایا تھا اوسکے ہاتھ پر مارا وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ٹکڑے لیکر ملائے اوسمین کھانا اوسمین اکٹھا کرنے لگے اور فرمایا تمہاری ماں جل گئی (سوکن کے کہانا بھیجنے سے) تو کہا وہیں ٹھیرے رہے یہانتک کہ وہ بی بی اپنے گھر سے ثابت پیالہ لیکر آئین آپنے وہ پیالہ کھانا لانیوالے کو دیا اور ٹوٹا پیالہ اوس بی بی کے گھر مین رہنے دیا جسنے توڑا تھا عن ام سلمة انها يعني اتت بطعام في صحفة لها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه فجاءت عائشة متزرة بكساء ومعها فهر فلقلقت به الصحفة فجمع صلى الله عليه وسلم بين فلقتي الصحفة ويقول كلوا غارت امكم مرتين ثم اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم صحفة عائشة فبعث بها الى ام سلمة واعطى صحفة ام سلمة عائشة ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہا لیکر آئین ایک پیالے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چادر اوڑھی ہوئے ایک پتھر لئے ہوئے اور توڑ ڈالا پیالے کو اوس پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونون ٹکڑے لیکر ملائے اور فرمانے لگی کہا جل گئی تمہاری ماں دو بار یہ فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کا ثابت پیالہ لیکر ام سلمہ کو بھیجوا دیا اور ام سلمہ کا ٹوٹا پیالہ عائشہ کو دیدیا عن عائشة قالت ما رايت صانعة طعام مثل صفية اهدت الى النبي صلى الله عليه وسلم اناء فيه طعام فما ملكت نفسي ان كسرته فسالت النبي صلى الله عليه عن كفارته

فقال إناءٌ كإناءٍ وطعامٌ كطعامٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین نے کوئی عورت کہانا تیار کرنیوالی صفیہ کے مثل نہین دیکھی ایک بار انہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن بھیجا کہانا باہر کر میرا دل رہ نسکا مین نے توڑ ڈالا اوسکو بدل کر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا اسکا بدلہ کیا ہے آپ نے فرمایا برتن کا بدلہ ویسا ہی برتن ہے اور کہانے کا بدل ویسا ہی کہانا ہے عن عائشة تزعم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمكث عند زينب بنت جحش فيشرب عندها عسلا فتواصيت أنا وحفصة أن أيتنا دخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم فلتقل إني أجد منك ريح مغافير أكلت مغافير فدخل على إحديهما فقالت ذلك له فقال لا بل شربت عسلا عند زينب بنت جحش ولن أعود له فنزلت يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك إن تتوبا إلى الله لعائشة وحفصة وإذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثا لقوله بل شربت عسلا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس رہتے اور شہد پیتے ایکبار مین نے اور حفصہ نے صلاح کی کہ ہم مین سے جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آوین وہ کہے یا رسول اللہ آپ مین سے مغافیر (ایک پھل ہے بدبودار) کی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر کہائے ہین پھر آپ تشریف لے گئے دونون مین سے کسی کے پاس اوس نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہین مین نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے پاس اور اب کبھی نہ پیون گا (کیونکہ آپکو نفرت تھی بدبو سے جو اورون کو ناگوار ہو) اوس وقت یہ آیت اوتری یا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك اے نبی تو کیون حرام کرتا ہے اون چیزون کو جنکو اللہ نے حلال کیا تیرے لئے (یعنی شہد کو) ان تتوبا الی اللہ اگر تو بہ کرتیان ہو تم دونون یعنی عائشہ و حفصہ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا جب چپکا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات (یعنی یہی بات کہ مین نے شہد پیا ہے) ف تو حضرت عائشہ اور حفصہ نے زینب سے جلکر یہ تدبیر کی اور اسی امر کو بیان کرنیکے لئے اس حدیث کو یہان لائے عن انس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت له أمة يطأها فلم تزل به عائشة وحفصة حتى حرمها على نفسه فأنزل الله عز وجل يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك إلى آخر الآية ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لونڈی تھی جس سے آپ صحبت کیا کرتے تو عائشہ اور حفصہ دونون آپکے پیچھے لگی رہتین یہانتک کہ آپ نے حرام کر لیا اوس لونڈی کو اپنے اوپر تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اے نبی کیون تو حرام کرتا ہے اوسکو جو اللہ تعالی نے حلال کیا تیرے لئے عن عائشة قالت التمست رسول الله صلى الله عليه وسلم فأدخلت يدي في شعره فقال قد جاءك شيطانك فقلت أما لك شيطان فقال بلى ولكن الله أعانني عليه فأسلم ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈا تو اپنا ہاتھ اون کے بالون مین

ڈالا آپنے فرمایا کیا تیرے پاس شیطان آیا تیرا میں نے کہا آپ کے لئے شیطان نہیں ہے فرمایا کیوں نہیں میرے لئے بھی شیطان ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مدد کی میرے اوس پر سو وہ میرا تابعدار بن گیا ف یعنی شیطان کچھ نہیں کر سکتا اوسکا زور میرے اوپر نہیں ہے اور اور لوگوں پر تو اوس کا زور چلتا ہے عن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فظننت انہ ذھب الی بعض نسائہ فتحسستہ فاذا ھو راکع او ساجد یقول سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت فقلت بابی انت وامی انک لفی شان وانی لفی شان آخر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تو میں سمجھی آپ کسی اور بی بی کے پاس گئے میں نے ڈھونڈا تو آپ رکوع میں تھے یا سجدے میں فرماتے تھے پاک ہے تو تیری تعریف کرتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے کہا قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپ اور کام میں ہیں اور میں اور ہی خیال میں ہوں یعنی مجھے تو رشک اور غیرت ہوئی کہ آپ دوسری بی بی کے ہاں کیوں گئے اور آپ اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں عن عائشۃ قالت افتقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فظننت انہ ذھب الی بعض نسائہ فتحسستہ ثم رجعت فاذا ھو راکع او ساجد یقول سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت فقلت بابی انت وامی انک لفی شان وانی لفی شان آخر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات نہ پایا میں سمجھی آپ کسی بی بی کے پاس گئے میں نے ڈھونڈا پھر لوٹی تو دیکھا آپ رکوع یا سجدے میں ہیں فرماتے ہیں پاک ہے تو ای پروردگار سارا ہوا تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں میں نے کہا میرے ماں باپ قربان ہوں آپ پر آپ ایک کام میں ہیں اور میں ایک کام میں عن محمد بن قیس یقول سمعت عائشۃ تقول الا احدثکم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعنی قلنا بلی قالت لما کانت لیلتی التی کان النبی عندی انقلب فوضع نعلیہ عند رجلیہ ووضع رداءہ وبسط ازارہ علی فراشہ ولم یلبث الا ریثما ظن انی قد رقدت ثم انتعل رویدا واخذ رداءہ رویدا وفتح الباب فخرج ثم اجافہ رویدا وجعلت درعی فی راسی فاختمرت وتقنعت ازاری وانطلقت فی اثرہ حتی جاء البقیع فرفع یدیہ ثلث مرات وطال القیام ثم انحرف وانحرفت فاسرع فاسرعت فھرول فھرولت فاحضر فاحضرت وسبقتہ فدخلت ولیس الا ان اضطجعت فدخل فقال مالک یا عائش رابیۃ قال سلیمان حسبتہ قال حشیا قال لتخبرنی او لیخبرنی اللطیف الخبیر قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی فاخبرتہ الخبر قال انت السواد الذی رایت امامی قلت نعم قالت فلھزنی لھزۃ فی صدری اوجعتنی قال اظننت ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قالت مھما

يعلم الناس وقد علمك الله عز وجل قال فانه جبرئيل عليه السلام اتاني فجر
رأيت ولم يكن يدخل علي وقد وضعت ثيابك فناداني فاخفيت منك
منك وظننت انك قد رقدت فكرهت ان اوقظك وخشيت ان تستوحشي فامرني ان
اتي اهل البقيع فاستغفر لهم ترجمہ محمد بن یحیی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں تمہیں
کروں تم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال اور میرا حال ہنسی کہا کیوں نہیں بیان کیجئے انہوں نے کہا ایک میری
رات میں آپ نے کروٹ لی اور جوتیاں اپنے پاؤں کے پاس رکھیں اور چادر اوڑھائی اور اپنا تہ بند سمیٹ کر پیر لٹکا
پھر اتنی دیر ٹھہرے کہ آپ نے سمجھا میں سو گئی ہوں اسکے بعد اسکے چپکے سے جوتیاں پہنیں اور چادر لی اور دروازہ کھولا
آہستہ سے اور باہر نکلے پھر دروازہ آہستہ سے بھیڑ دیا میں نے بھی جھٹ اوڑھنی سر پر ڈالی اور ازار پہنی اور آپ کے پیچھے چلی
یہانتک کہ آپ بقیع میں آئے اور تیس بار ہاتھ اوٹھائے اور دیر تک کھڑے ہی پھر لوٹے میں بھی لوٹی آپ تیز چلے میں
بھی تیز چلی آپ دوڑنے لگے میں بھی دوڑی میں آگے نکلکر گھر کے اندر آئی اور ایسی ہی
کہ آپ آ پہنچے آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیرا پیٹ پھولا ہوا ہے یا سانس چڑھ رہی ہے میں نے کچھ فرمایا بتا نہیں تو
خدا بتا دیگا جو لطیف خبردار ہے میں نے کہا یا رسول اللہ صدقہ ہوں آپ پر ماں باپ میرے پھر سب حال میں نے
کہا آپ نے فرمایا تو یہی تھی میں کہتا تھا یہ میرے سامنے کون شخص جاتا ہے میں نے کہا ہاں میں تھی پھر سنکر آپ نے
میرے سینے میں ایک مکی ماری کہ مجھے درد کی اور فرمایا تو نے خیال کیا کہ اللہ اور رسول تجھپر ظلم کرینگے (کہ
تیری باری میں اور بی بی پاس جاؤں گا) میں نے کہا لوگ کہاں تک چھپا دینگے اللہ نے ایکو بتلا دیا آپ نے فرمایا ہاں
جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور تیرے پاس آسکے کیونکہ تو ننگی تھی پھر مجھے پکارا چپکے پھر میں گیا اور تجھسے چھپ
گیا کیونکہ میں سمجھا تو سو گئی ہے اور مجھے برا معلوم ہوا تیرا جگانا میں ڈرا تجھے وحشت ہو (اکیلی رہنے سے پھر جبرائیل نے
نے مجھے حکم کیا کہ بقیع میں جاؤں اور وہاں جو لوگ دفن ہیں انکے لئے دعا کروں **ف** تو آپ تشریف لے گئے
بقیع کے مردوں کے لئے دعا کرنیکو حضرت عائشہ کو خیال پیدا ہوا کہ کسی سوکن کے پاس جاتے میں اسلئے چپکے سے وہیں سایہ
ہو میں **عن** محمد بن قیس بن مخرمة يقول سمعت عائشة تحدث قالت الا احدثكم عني وعن
النبي صلى الله عليه وسلم قلنا بلى قالت لما كان ليلتي التي هو عندي يعني النبي صلى الله عليه
انقلب فوضع نعليه عند رجليه ووضع رداءه وبسط طرف ازاره على فراشه فلم يلبث الا
ريثما ظن اني قد رقدت ثم انتعل رويدا واخذ رداءه رويدا ثم فتح الباب رويدا فخرج
واجافه رويدا وجعلت درعي في رأسي واختمرت وتقنعت ازاري فانطلقت في اثره حتى جاء
البقيع فرفع يديه ثلث مرات واطال القيام ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت

فَهَرَوَلْتُ فَهَرْوَلْتُ فَاحْضَرَ فَاحْضَرْتُ وَسَلَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنَّهُ اضْطَجَعَ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ حَشِيًّا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُهُ أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ لِي ظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُ مِنْكِ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ جب آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیرے سانس چڑھی ہوئی ہے پھولا ہوا ہے تو میں نے کہا کچھ نہیں آپ نے فرمایا بتاتی ہے تو بتا نہیں تو اللہ جو لطیف اور خبیر ہے مجھ کو بتا دیگا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر بیان کیا اسی حدیث کو آخر تک (یعنی سب وہی قصہ جو اوپر گذرا)

كِتَابُ الطَّلَاقِ کتاب طلاق کے بیان میں

بَابُ وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ بِهَا النِّسَاءُ باب بیان میں طلاق دینے کے موافق اس عدت کے جس عدت میں عورتوں کو طلاق دینے کا حکم کیا اللہ عزت اور بزرگی والے نے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ فَلَانًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَنْفَذَهَا عَلَيْهِ وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ

ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا انہوں نے اپنی بیوی کو وہ حائضہ تھی یعنی بحالت حیض حضرت عمر رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہہ تذکرہ کیا بطور استفتی کے یعنی یہہ بات دریافت کرنیکو کہ عبداللہ کا یہہ طلاق دینا درست ہے یا نہیں آپنے حضرت عمر رضہ کو فرمایا عبداللہ سے کہو کہ وہ رجوع کرلے یعنی اس طلاق کو توڑ ڈالے اور اوس عورت کو اپنی جورو بنالے پھر چھوڑ دے اوسکو پاک ہونے تک جب وہ پاک ہوجاوے اپنے حیض سے اور پھر دوسری بار حائضہ ہو کر پاک ہوجاوے تب اگر اوسکا جی چاہے تو اوس سے جدائی کرلیوے پہلے جماع کرنیسے اور اگر چھوڑنے کو جی چاہے تو رکھ لیوے اسواسطے کہ اللہ بزرگی اور عزت والے نے عورتوں کو اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ۔ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا انہوں نے اپنی جورو کو اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو پوچھا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو یعنی حیض مین عبداللہ نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے یہ طلاق دینا کیسا ہے آپنے فرمایا عبداللہ کو کہو کہ رجوع کرلے اپنے عورت کیطرف پھر ٹھیرا رکھے اوسکو یہانتک وہ عورت پاک ہوجاوے اپنے حیض سے پھر جب دوسرا حیض آوے اوسکو اور پاک ہوجاوے اس دوسرے حیض سے تب اگر عبداللہ کا جی چاہے اوسکو رکھے طلاق دیوے بشرطیکہ اس دوسرے حیض کے بعد بھی اوس کے پاس تجاوز پھر آپنے فرمایا یہی عدت ہے اور اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے اللہ عزت اور بزرگی والے نے

عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحَسَبَ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا ۔ ترجمہ زبیدی سے روایت ہے پوچھا زہری سے کسی نے کیسے ہوتا ہے طلاق عدت پر یعنی اللہ جلشانہ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو اسکے معنی کیا ہوئے اور عدت پر طلاق دینا کیسی ہوتا ہے زہری نے جواب مین کہا سالم ابن عبداللہ سے یعنی سنا ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے مین نے طلاق دیا اپنی جورو کو حیض مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ عورت حائضہ تھی پھر سارا ذکر کیا میرے باپ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے جب یہہ بات سنی غصے ہوئے اور فرمانے لگے عبداللہ کو مناسب ہے رجوع کرلے اور اوسکو حیض سے پاک ہونیدے پھر اگر اوسکو بھلا معلوم ہوگا طلاق دینا تو طلاق دیوے وہ اوسکو پاکی کی حالت مین بغیر صحبت کے نیکے پھر فرمایا آپنے یہی معنی ہین لِعِدَّتِهِنَّ کے جو اللہ تعالے نے فرمایا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے رجوع کیا اور حساب مین لگایا اوس طلاق کو جو دی چکا تہا مین نے پہلے کیونکہ وہ طلاق اگرچہ سنت کی خلاف تہا اور حرام تہا پر طلاق پڑ گیا تہا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَيْمَنَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن ترجمہ عبدالرحمن ابن ابن نے پوچھا
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا ہے آپنی ایسے آدمی کے لئے جس نے طلاق دیا ہو اپنی جورو کو حیض کے وقت مین عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ اوس سے کہنے لگے طلاق دیا مین نے حیض کی حالت مین عہد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور بیان کیا عبداللہ نے اپنی عورت کو
طلاق دیا حیض کی حالت مین فرمایا آپنے عبداللہ کو سنا سے رجوع کر لینا اور لوٹا دیا اوسکو میری طرف اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پاک ہو جاوے گی جب اوسکو طلاق دینا یا نہ دینا تیرا اختیار ہے اور عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پھر پڑہی یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء
فطلقوھن فی قبل عدتھن یعنی ای نبی جب تم طلاق دو اپنی عورتون کو تو انکو طلاق دو پہلی عدت اونکی
عن ابن عباس رض فی قول عزوجل یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن قال ابن عباس رض فی قبل
عدتھن ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے بیچ معنی قول اللہ عزت اور بزرگی والے کی یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن
کہا ابن عباس نے فی قبل عدتھن یہ قرأت ہے عبداللہ بن عباس اور عبدالرحمن عمر کی اور قرآن شریف مین لعدتھن ہے اور اوسکے قبل عدت سے وہی بات ہے
جو اوپر گذر چکی ہے یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جاوے اور اوس سے اس طہر مین صحبت نہ کیا ہو تب طلاق دینا چاہئے **باب طلاق**
السنۃ باب بیان مین طلاق سنت کے عن عبداللہ انہ قال طلاق السنۃ تطلیقۃ وھی طاھر فی غیر جماع فاذا حاضت وطھرت
طلقھا اخری فاذا لما ضت وطھرت طلقھا اخری ثم تعتد بعد ذلک بحیضۃ قال ابو اسحٰق سالت ابراھیم فقال مثل ذلک
ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق سنت اسطرح ہے طلاق دیوے آدمی عورت کو پاکی کی وقت مین بغیر جماع کرنیکے پھر جب اوسکے
حیض آوے اور پاک ہو جاوے اوسوقت اوسکو ایک اور طلاق دیوے پھر جب اوسکے حیض آوے اور اوس سے پاک ہو جاوے تب اوسکو اور طلاق دیوے
پھر اسکے بعد عدت گذاری عورت ایک حیض کی فرماتے ہین ابو اسحٰق مین نے پوچھا ابراہیم سے اونہون نے بھی اسطرح
بیان کیا ف یعنے ہر طہر مین ایک طلاق دینا سنت کے موافق ہے اور تینون طلاق ایک بار
دینا منع ہے **باب ما یفعل اذا طلق تطلیقۃ وھی حائض**
اگر حیض کے وقت ایک طلاق دیا کسی آدمی نے اوس شخص کے لئے کیا حکم ہے عن عبداللہ انہ طلق
امرأتہ وھی حائض تطلیقۃ فانطلق عمر فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر عبداللہ فلیراجعھا فاذا اغتسلت فلیترکھا حتی تحیض فاذا
اغتسلت من حیضتھا الاخری فلا یمسھا حتی یطلقھا فان شاء ان یمسکھا فلیمسکھا فانھا
العدۃ التی امر اللہ عزوجل ان تطلق لھا النساء ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
طلاق دیا اونہون نے یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو حالت حیض مین تو گئے حضرت عمر رضی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خبر دی اسکو اس باجری کے آپنے فرمایا عبداللہ کو کہو کہ رجوع کرے اوسکی طرف
پھر چاہے وہ عورت حیض سے پاک ہو جاوے اور نہا لیوے اوسکو تہیرے رہنے دیوے یہانتک کہ وہ دوسرے حیض
سے فارغ ہو کر نہا لیوے اور نہ صحبت کرے اوس سے پہر طلاق دیوے اوسکو پہر اگر چاہے کہ اوس سے صحبت کرے تو
رکھلیوے اوسکو اور طلاق نہ دے کیونکہ اللہ تعالی نے جس عدت کے موافق طلاق دینیکا حکم کیا ہے عورتوں کو
یہہ وہی عدت ہے یعنی اس طور سے طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا فرمایا ہے **عن** ابن عمر انہ طلق
امراتہ وھی حائض فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعھا ثم لیطلقھا
وھی طاھر او حامل **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جورو کو
حیض کی حالت مین پس ذکر ہوا اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو کہو کہ رجوع کرے پہر جب وہ پاک ہو
حیض کی حالت مین یا حاملہ ہو تو طلاق دیوے

باب الطلاق لغیر العدۃ

غیر عدت مین طلاق دینے کا کیا حکم ہے **عن** ابن عمر انہ طلق امراتہ
وھی حائض فردھا علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صلقھا وھی طاھر **ترجمہ** ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جورو کو حیض کی حالت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہیر دیا اوس عورت کو عبداللہ ابن عمر کی طرف یہانتک کہ طلاق دیا اوسکو جب وہ پاک ہو گئی اپنے حیض
سے

الطلاق لغیر العدۃ وما یحتسب منہ علی المطلق

اگر کوئی شخص طلاق دیوے خلاف عدت کے (یعنی طہر مین طلاق نہ دیوے بلکہ حیض مین دیوے) تو کیا حکم ہے اور
آیا یہہ طلاق شمار کیا جاویگا یا نہین **عن** یونس بن جبیر قال سالت ابن عمر عن رجل طلق امراتہ
وھی حائض فقال ھل تعرف عبداللہ بن عمر فانہ طلق امراتہ وھی حائض فسال عمر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یراجعھا ثم یستقبل عدتھا فقلت لہ فیعتد بتلک
التطلیقۃ فقال مہ ارایت ان عجز واستحمق **ترجمہ** یونس بن جبیر سے روایت ہے پوچھا مین نے
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اوس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی جورو کو حیض مین کہنے لگے عبداللہ بن عمر تو پہچانتا ہے
عبداللہ عمر کے بیٹے کو اوس نے طلاق دی تہی اپنی عورت کو حیض مین پہر پوچھا یہہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
عمر رضی اللہ عنہ نے آپنے فرمایا حکم کرو اوسکو کہ رجوع کرے اپنی عورت سے پہر انتظار کرے اوسکی عدت کا مین نے
کہا کیا جو طلاق دی چکا ہے وہ شمار مین ہوگی انہون نے کہا کیون نہین اگر رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ
طلاق محسوب نہ ہوتے **عن** یونس بن جبیر قال قلت لابن عمر رجل طلق امراتہ وھی حائض
فقال اتعرف عبداللہ ابن عمر فانہ طلق امراتہ وھی حائض فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یسالہ فامرہ ان یراجعھا ثم یستقبل عدتھا قلت لہ اذا طلق الرجل امراتہ

وَهِيَ حَائِضٌ أَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ مَهْ وَإِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ترجمہ اور پر گذرا

الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ

تین طلاق اکٹھا دینے پر سختی اور غصہ کرنے کا بیان

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقْتُلُهُ (لفظ المعلوم والمجہول)

ترجمہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خبر دی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی کہ اوس نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق ایک وقت مین یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور غصے مین ہو فرمانے لگے کیا اللہ کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے حالانکہ مین ابھی تم مین موجود ہون یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھکر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ مین اوسکو قتل کر ڈالون ف اللہ کی کتاب سے کھیل کرنا یہہ ہے جو اوسنے فرمایا اوسکی موافق عمل نہ کرنا

باب الرخصة في ذلك

تین طلاق ایکبار کی دینے کی رخصت کے بیان مین

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ الْعَجْلَانِ الزُّرَقِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ سہل بن سعد بن مالک ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونکے پاس بیان کیا عویمر عجلانی نے گیا مین عاصم بن عدی کے پاس اور کہا اون سے اگر کوئی آدمی اپنی جورو کے ساتھہ غیر مرد کو پاوے اور مار ڈالے اوس مرد کو تو اوس کے بدلے مین کیا اوسکو بھی مار ڈالین گے شرع والے اگر ایسا کرے تو کیا کرے وہ جورو والا یہہ مسئلہ تم پوچھو اے عاصم میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر پوچھا عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور برا

ف قال وعن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

سعلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ پوچھنا اور عیب رکھنا سائل پر ایسی بات پوچھنے کے سبب سے تو بُرا معلوم ہوا عاصم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح پر فرمانا یعنی عیب دینے کے طور پر جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم کو فرمایا تو اونکو رنج اور پشیمانی معلوم ہوئے اس سے اوپر پچھتائے کہ ناحق پوچھا یہہ مسئلہ جبھی عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ کر آئے اپنے گھر کو غور ہو کر گھنے لگا کیون جی کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکو اون بات کے جواب مین عاصم کہنے لگے تمنے مجھے خراب بات سنائی اس مسئلہ کے سوال کرنیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برا مانا غویمر یہہ بات سنکر کہنے لگے خدا کی قسم مین اس مسئلہ کو پوچھے بغیر نچھوڑونگا یہہ کہکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا اور سب لوگون کے بیچ مین جا گھسا اور کہنے لگا یا رسول اللہ فرمائیے مجھکو کسی آدمی نے اپنی جورو کے ساتھہ کسیکو دیکھا اگر مار ڈالے یہہ آدمی اوسکو تو کیا مار ڈالین گے اوسکو بھی اوسکے بدلے مین یا کیا حال ہوگا اس مار ڈالنیوالیکا اوسوقت فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوترا ہی حکم تیرے واسطے اور تیری جورو کے واسطے جاتو اور لیکر آ اُس عورت کو سہل رضہ فرماتے ہین لعان کیا اون دونون نے یعنے غویمر اور اسکی جورو نے اور ہم لوگ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے نزدیک اوسوقت موجود تھے جب غویمر لعان سے فارغ ہوگیا تو کہنے لگے اگر اب مین اوس عورت کو گھر مین رکھون یا رسول اللہ تو مین جھوٹا اور بہتانی ٹھیرا اوسیوقت تین طلاق دیدین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بھی انتظاری نکی ف عورت مرد مین لعان اسطرح سے ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا کی لگاوے اور شاہد نہون خدا سے ڈر کر قائل بھی اپنے قصور کا کوئی نہو اور حاکم شرع قاضی کے مرد پہلے چار بار گواہی دے اللہ کا نام لیکر اپنی صداقت پر پانچوین بار اپنے پر لعنت کرے بشرطیکہ جھوٹا ہونے اس گواہی کے اور اسی طور سے عورت بھی اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے مرد کی کذب پر یعنی اوسکو جھوٹا کہے اور پانچوین بار اپنے پر لعنت کرے بشرط صداقت مرد کے اس حدیث سے تین طلاق ایک بار دینی کی رخصت معلوم نہین ہوتی کیونکہ غویمر کا فعل ہے بے جانی بوجھے آپ نے اوسکو اسبات کی اجازت نہین دی محققین علما کا یہہ قول ہے کہ اگر کوئی تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو ایک ہی طلاق پڑیگا مگر اکثر لوگون کا مذہب یہہ ہے کہ اگرچہ یہہ فعل بُرا ہے اور خلاف سنت مگر تینون طلاق پڑجاوینگے عن فاطمۃ بنت قیس قالت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان ابن خالد وان زوجی فلانا ارسل الی بطلاقی انی سالت اھلہ النفقۃ والسکنی فابوا علی قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ارسل الیھا بثلث تطلیقات قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما النفقۃ والسکنی للمراۃ اذا کان لزوجھا علیھا الرجعۃ ترجمہ فاطمہ قیس کی بیٹی سے روایت ہے کہ آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیان کیا مین نے مین ابن خالد کی بیٹی ہون اور فلانی کی جورو ہون اور اوس نے مجھکو طلاق کہلا بھیجی ہے اور اسکے لوگون سے نفقہ اور رہنے کے لئے گھر مانگتی ہون وہ انکار کرتے ہین

مرد کی طرف کے لوگون نے کہا یارسول اللہ اسکے خاوند نے اسکو تین طلاق دے کر کہلا بھیجا ہے آپنے فرمایا نفقہ یعنے خرچ اور رہنے کے لئے جگہہ اوس عورت کو ملتی ہے جس عورت سے رجوع کر سکے (اور تین طلاق کے بعد رجوع نہین ہو سکتا تو نفقہ بھی نہ ملیگا) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کو تین طلاق دیئے گئے ہون اوسکے لئے نہ نفقہ اور نہ گھر دیا جاویگا مرد کیطرف سے عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنَى ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے ابو عمرو مخزومی نے فاطمہ کو تین طلاق دیئے خالد بن ولید بنی مخزوم کے لوگون مین ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور کہا یارسول اللہ ابو عمرو بن حفص نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقین پھر کیا فاطمہ کے لئے نفقہ دلایا جاویگا آپنے فرمایا نہ اوسکے لئے نفقہ ہے اور نہ رہنے کو گھر **بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ** تین طلاق متفرق اور جدا کر دینے کا بیان عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ جَاءَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تُرَدُّ اِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ آئے ابو صہبا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف اور کہا اے ابن عباس کیا نہین جانتے تم یہہ کہ تین طلاق زمانے مبارک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور زمانے ابو بکر اور شروع خلافت مین عمر رضی اللہ عنہما کر دی جاتی تھیں طرف ایک طلاق کے ابن عباس نے فرمایا کہ ہان یعنی رد کی جاتی تھین ف رد کیے جاتا ایک طلاق کی یعنی تین طلاق ایکبار اکٹھا دینے سے ایک طلاق سمجھی جاتی تھی **اَلطَّلَاقُ لِلَّتِي تَنْكِحُ زَوْجًا ثُمَّ لَا يَدْخُلُ بِهَا** کوئی شخص طلاق دیدے عورت کو جماع کرنے سے پہلے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُوَاقِعَهَا اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا کسیئے یہہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی مرد نے تین طلاق دی اپنی جورو کو پھر اوسکی جورو نے کر لیا دوسرا خصم اور عورت مرد دونون ایک مکان مین بھی جمع ہوئے لیکن مرد نے اوس سے جماع نہین کیا اور اوس عورت کو طلاق دیدے کیا ایسی عورت پہلی خاوند کو حلال ہو جاتی ہے یا نہین آپنے فرمایا نہین حلال ہوتی جبتک

نیچکہی ہیہ دوسرا مرد اوسکو شہد کا مزا اور عورت مرد کے شہد کا مزا ف یعنی خلوت کا کچھ اعتبار نہین اول خاوند کے
لئے جایز ہونیکو جماع کرنا اس دوسرے مرد کا شرط ہے عن عائشۃ قالت جاءت امرأۃ رفاعۃ القرظی
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی نکحت عبد الرحمن بن الزبیر وانہ
ما معہ الا مثل ھذہ الھدبۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلک تریدین ان
ترجعی الی رفاعۃ لا حتی یذوق عسیلتک وتذوقی عسیلتہ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے آئی جورو رفاعہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ مین نے نکاح کیا عبد الرحمن
بن زبیر کو اور اوسکا حال یہہ ہے کہ کپڑے کی جھالر کے سوائے اوسکی پاس کچھہ نہین آپنے فرمایا شاید تو چاہتی ہو
رفاعہ کے پاس جانا یہہ بات نہین ہوگی جبتک نہ چکھے عبد الرحمن تیرا مزا اور نہ چکھے تو عبد الرحمان کا مزا ف
یعنی عبد الرحمان جب تیرے سہ صحبت کرے اور پھر طلاق دیوے تب تو اپنے پہلے خاوند رفاعہ سے نکاح کر سکتی ہے
بغیر جماع ہونیکے پہلے خاوند سے نکاح جایز نہین ہدیہ کہتے ہین کپڑے کی جھالر کو اور کہیں کے بالون کو یعنی کپڑے
کے کنارے پر تارون کو بل دیکر چھوڑ دیتے ہین حفاظت کے لئے تاکہ تار نہ نکلین اوس کپڑے کی جھالر کی
مثال ہے عبد الرحمان کو بسبب ڈھیلی اور کم شوت ہونیکے طلاق البتہ طلاق قطعی کا بیان عن عائشۃ
قالت جاءت امرأۃ رفاعۃ القرظی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر عندہ فقالت یا
رسول اللہ انی کنت تحت رفاعۃ القرظی فطلقنی البتۃ فتزوجت عبد الرحمن بن الزبیر وانہ
واللہ یا رسول اللہ ما معہ الا مثل ھذہ الھدبۃ واخذت ھدبۃ من جلبابھا وخالد بن
سعید بالباب فلم یؤذن لہ فقال یا ابا بکر الا تسمع ھذہ تجھر بما تجھر بہ عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ترید بن ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق
عسیلتک ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی جورو رفاعہ قرظی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور ابو بکر اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تہے کہنے لگی یا رسول اللہ مین نے تو اوسکی
کے وہ مجھکو طلاق دیچکا ہے ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل بیواسطہ اور بے لگاو کر دیتی ہے یعنی تین طلاق
اوسکو چھوڑ کر مین نے عبد الرحمان بن زبیر کو کر لیا تہا قسم خدا کی یا رسول اللہ عبد الرحمان کے پاس اس چادر
پلے یعنے جھالر کے سوا کچھہ نہین اور اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر یہہ بات کہی حضرت عائشہ فرماتی ہین اوسوقت خالد بن
سعید دروازے پر تہے آپنے اونکو اندر آنیکا حکم نہ دیا اور کہا یا ابوبکر سنتے ہو یہہ رسول اللہ کے پاس بہی وہی کہتی
ہے جو کہتی پہرتی ہے پہر آپنے اوس عورت سے پوچہا کیا تو رفاعہ پاس جانا چاہتی ہے ایسا نہین ہوسکتا جب
تک عبد الرحمن تیرے سے ہم بستر نہووے امرک بیدیک امر ک بیدک کی تحقیق اور اختلاف کے

بیان میں عن حماد بن زید قال قلت لایوب هل علمت احدا قال فی امرك بیدك انها
ثلاث غیر الحسن فقال لا ثم قال اللهم غفرا الا ما حدث قتادة عن کثیر مولی بن
سمرة عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلث فلقیت کثیرا فسالته
فلم یعرفه فرجعت الی قتادة فاخبرته فقال نسی قال ابو عبد الرحمن هذا حدیث
منکر حماد بن زید سے روایت ہے کہا میں نے ایوب سے کیا جانتے ہو تم کسیکو جو کہتا ہو امرک بیدک کہنے
سے تین طلاق ہو جاتے ہیں سوا حسن کے وہ کہتے ہیں کہ تین طلاق ہو جاتے ہیں اس بات کے کہنے سے
ایوب نے جواب دیا میں نے کسی کو ایسے کہتے نہیں سنا پھر کہا اللھم اغفرا یعنی بخش دے اگر اوس سے غلطی
ہوئی ہو مگر وہ حدیث جو بیان کی مجھسے قتادہ نے کثیر کی روایت سے اور کثیر نے ابو سلمہ سے ابو سلمہ نے ابو ہریرہ
سے اور ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح پر بیان کیا کہ وہ تین طلاق ہوتے ہیں راوی کہتا ہے
میں کثیر سے ملا پوچھا اس روایت کا حال اوسکو اس حدیث کا کچھ حال معلوم نہ تھا راوی کہتا ہے پھر
میں گیا قتادہ کے پاس اور اوسکو یہہ حال بیان کیا قتادہ نے کہا وہ بھول گیا ابو عبد الرحمن جو مصنف ہیں
اس کتاب کے وہ فرماتے ہیں یہہ حدیث منکر ہے اور ترمذی فرماتے ہیں میں نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاری سے
اس حدیث کو اونہوں نے فرمایا یہہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ پر یعنی ابو ہریرہ کا قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک
اسکی سند نہیں پوچھی اور امرك بیدك کہنے کے یہہ معنی ہیں کہ عورت کو طلاق دینے کے ارادے سے مرد یوں
کہے تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے تو اسمیں علما کا خلاف ہے حسن کہتے ہیں کہ امرك بیدك جب کہے تو اسبات کے
کہنے سے ہی تین طلاق ہو جاتے ہیں اور ایوب نے اسکا انکار کیا لیکن انکار کر کے یہہ بات بھی کہی کہ قتادہ سے میں نے
یوں سنا ہو کہ ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تین طلاق ہو جاتے ہیں اس بات کو کہنے
سے مگر قتادہ نے اس حدیث کو کثیر سے نقل کیا تھا جب ایوب خود کثیر سے ملی تو انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں یہہ روایت
بے اعتبار ہو گئی اور صحیح یہہ ہے کہ امرك بیدك کہنے سے اختیار عورت کو ہو جاتا ہے پھر وہ چاہے ایک طلاق
رجعی خواہ بائن دیوے یا تین طلاق دے لیوے

باب حلال المطلقة ثلاثا ونکاح الذی یحللها

باب بیان میں حلال ہونے مطلقہ کے جسکو تین طلاق دی گئی ہو اور ذکر ہے اس نکاح کے جو حلال اور جائز کر دیتا ہے اوسکو عن عائشة قالت جاءت امراة رفاعة الی
النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان زوجی طلقنی فابت طلاقی وانی تزوجت بعده عبد الرحمن
بن الزبیر وما معه الا مثل هدبة الثوب فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لعلك
تریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتی یذوق عسیلتك وتذوق عسیلته ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ

سے روایت ہے آئی جو رفاعہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی میرے خصم نے مجھکو تین طلاقین دی تھین
اوسکے بعد مین نے نکاح کرلیا عبدالرحمان بن زبیر سے اور عبدالرحمن بن زبیر کے پاس کچھ نہین سوائے کپڑے کی
جہالر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بات سنکر ہنسے اور فرمانے لگے شاید تیرا ارادہ یہہ ہے رفاعہ سے پھر نکاح کرلے
یہہ بات نہین ہونیکی جبتک تیرے سے صحبت نہ کرے عبدالرحمان اور تم دونون ایک دوسرے کا مزا چکھو عن عائشۃ
ان رجلا طلق امراتہ ثلاثا فتزوجت زوجا فطلقها قبل ان یمسها فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتحل للاول قال لا حتی یذوق عسیلتها کما ذاق الاول ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
طلاق دی کسی آدمی نے اپنی جورو کو تین طلاق اوس عورت نے دوسرا خصم کرلیا اس دوسرے خصم نے ابھی اسکو چھوا بھی
نہین تھا کہ طلاق دیدی پھر پوچھا گیا یہہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جایز ہوجاتی ہے ایسی عورت پہلے
خاوند کے لئے اپنے فرمایا نہین جایز ہوتی جبتک نچکھ لیوے مزا اس عورت کا دوسرا خصم اول خاوند کی
ف یعنی نکاح کرکر چھوڑ دینے سے پہلے خاوند کے لئے درست نہین نکاح کرانا اس عورت کے کیونکہ تین طلاق
ایسی چیز ہین جس سے عورت بالکل مرد کے قبضے سے باہر ہوجاتی ہے اور بالکل قبضے سے باہر ہونا تب معلوم ہوگا
جب دوسرے کے قبضے اور تصرف مین پورے طور سے آجاوے اور پہلے خاوند کیطرح اس سے معاملہ کرلیوے یعنی
ایک مکان مین اکیلے ہونے یا نکاح کرلینے یا ذرا سا سماس وغیرہ کرلینے سے پورا تصرف نہین ہوتا اسواسطے
فرمایا جبتک دونو ایک دوسرے سے مزے نہ اوڑا لین جبتک پہلے کو جایز نہین اوس سے نکاح کرنا اور یہی
اور بھی اسرار مین غور کرنے سے ظاہر ہونگے عن عبید اللہ بن عباس ان الغمیصاء او الرمیصاء اتت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشتکی زوجها انہ لا یصل الیها فلم تلبث ان جاء زوجها فقال یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمی کاذبۃ الیها ولکنها ترید ان ترجع الی زوجها الاول
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذلک لها حتی تذوق عسیلتہ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے آئی غمیصاء یا رمیصاء اس مین شک ہے راوی کو یعنی غمیصاء نام لیا یا رمیصاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور شکایت کی اپنے خاوند کی اسبات کی وہ اسکے پاس نہین آیا پھر تھوڑی سی دیر کے بعد اوسکا خصم بھی آگیا
اور کہنے لگا جھوٹ بولتی ہے یہہ عورت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اسکے پاس جاتا ہون لیکن اسکا یہہ ارادہ
ہے کہ مجھسے چھوٹ کر پھر پہلے خصم کے پاس چلی جاؤن آپنے فرمایا یہہ بات اسکو مناسب نہین مگر اوسوقت جب
چکھ لیوے تو اوسکا شہد ف یعنی عورت اور مرد مین صحبت ہوجاوے اور ایک دوسرے سے پورا پورا مزا اوٹھا
لیوین عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یکون لہ المراۃ یطلقها ثم تزوج
رجل فیطلقها قبل ان یدخل بها فترجع الی زوجها الاول قال لا حتی تذوق العسیلۃ ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حوال میں ایک آدمی کے بارے میں کہ اوس کی ایک جورو اوس نے اوسکو طلاق دیدی یعنی تین طلاق پھر اوس عورت کو دوسرے شخص نے نکاح کر لیا پھر دوسرے نے بھی بغیر جماع کرنیکے طلاق دیدی اوس عورت کو پھر دوبارہ لوٹ کر جانا چاہا اس عورت نے پہلے خصم کی طرف آنے فرمایا اب نہیں ہو سکتا جبتک نہ کہا لیوے وہ شہد کو اس دوسرے خاوند کے لیئے اوس سے جماع نکر لیوے تب تک وہ پہلے خاوند کے حق میں جائز نہیں ہو سکتی **عَنِ** ابن عمر قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یطلق امرأتہ ثلاثا فیتزوجہا رجل فیغلق الباب ویرخی الستر ثم یطلقہا قبل ان یدخل بہا قال لا تحل للاول حتی یجامعہا الآخر قال ابو عبد الرحمن هذا اولی بالصواب **ترجمہ** محمد بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح پر کسی آدمی نے طلاق دی اپنی جورو کو تین طلاق پھر اوسکو نکاح کر لیا دوسرے آدمی نے اور نکاح ہونیکے بعد گئے دونوں کوٹھری میں اور بند کر دیا گیا دروازہ اور پردے ہی چھوڑ دیئے یعنے خلوت صحیح ہو گئی لیکن اس دوسرے مرد نے جماع نہیں کیا پھر طلاق دیدیا اس عورت کو اس دوسرے نے بھی کیا جائز ہے یہ عورت پہلے خصم کے لئے آپنے فرمایا نہیں جب تک جماع نکرے اوس سے یہ دوسرا ابو عبد الرحمان یعنی مصنف اس کتاب کے فرماتے ہیں یہ حدیث صواب سے بہت قریب ہے

باب تحلیل المطلقۃ ثلاثا وما فیہ من التغلیظ

تین طلاق دے گئے عورت سے حلالہ کرنے کا بیان اور جو کچھ کہ اسکام کے کرنیوالے پر سخت بات کہی گئی ہے اوسکا ذکر اسباب میں کیا گیا ہے **عَنِ** عبد اللہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الواشمۃ والمتوشمۃ والواصلۃ والمستوصلۃ وآکل الربا وموکلہ والمحلل والمحلل لہ **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیلا گودنے والی پر اور گودانے والے پر اور بالوں میں ملانے والے اور ملوانے والے پر اور بیاج کھانے والے پر اور کھلانیوالے اور حلالہ کرنیوالے پر اور جسکے لئے حلالہ کیا جاتا ہے

اوسپر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال ملا کر لینے کرنا اور نیلا گودنا حرام ہے اور خدا کی لعنت پڑتی ہے جسکے بال جوڑے جاویں اوس عورت پر بھی اور جو عورت اپنے ہاتھ سے جوڑے اوسپر بھی اور بیاج نیلا گودنے والے اوسپر بھی اور جو اپنے ہاتھ سے گودے اوسپر بھی اور حلالہ کرنیوالے پر یعنی جس نے نکاح کیا اس نیت سے کہ چھوڑ دونگا طلاق دیکر تاکہ حلال ہو جاوے پہلے خاوند کے لئے اور جسکے لئے حلالہ کیا گیا یعنے پہلے خاوند پر

باب مواجہۃ الرجل المرأۃ بالطلاق

باب بیان میں اسبات کے کہ مرد عورت کا منہ دیکھتے ہی طلاق دے **عَنْ** عائشۃ ان الجلاد البیلۃ لما دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت اعوذ باللہ منک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے جب وہ داخل ہوئی کلابی (ایک عورت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہنے لگے اعوذ باللہ منک یعنی پناہ مین ہوتی ہون مین اللہ کی تیرے سے کہنے فرمایا تو نے بہت بڑی کی پناہ لی تو جا اپنے گھر والون پاس ف یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جون کی بیٹی سے کہی اور اسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی اصل قصہ یون ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی بی بیون کو شک ہوا اور اوس سے یون کہا کہ تجھکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جس نے تیرے باپ اور بھائیون کو مارا اور بعضی روایت مین ہے کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تجھسے تو حضرت تجھکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس تشریف لائے اوس نے اسیطرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہہ شارہ کیا طلاق کا

باب ارسال الرجل الی زوجتہ بالطلاق

طلاق کہلا بھیجنا کسی آدمی زبانی اپنی جورو کو

عن فاطمۃ بنت قیس تقول ارسل الی زوجی بطلاقی فشددت علی ثیابی ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کم طلقک فقلت ثلاثا قال لیس لک نفقۃ واعتدی فی بیت ابن عمک ابن ام مکتوم فانہ ضریر البصر تلقین ثیابک عندہ فاذا انقضت عدتک فاذنینی مختصرا

ترجمہ فاطمہ بنت قیس رضہ سے بروایت ہے طلاق کہلا بھیجی مجھکو میرے خاوند نے پھر اوڑھ لئے مین نے اپنے کپڑے اور آئی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس پوچھا آپکو کتنی طلاقین دین تجھکو مین نے عرض کیا تین اپنے فرمایا تجھکو نفقہ نہین عدت بیٹھنے کے لئے جہان تیرے خاوند کی طرف سے تجھکو ملے گا اور فرمایا اپنے عدت کے دن پورے کر اپنی چچا کے بیٹے کے گھر مین یعنے ابن ام مکتوم پاس کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے اوتار دے سکتی ہے تو اپنے کپڑے نزدیک اوسکے اور فرمایا جب گذر چکے تو اپنی عدت اوسوقت مجھکو خبر کر یوہان حدیث مختصر بیان کی ہے

عن تمیم مولاہ عن فاطمۃ عن فاطمۃ نحوہ

ترجمہ تمیم جو مولا ہین فاطمہ کے اونہون نے بھی فاطمہ سے اسیطرح روایت کی ہے یعنے جیسے فاطمہ کی روایت اوپر گذری ہے اوسیطرح کے مولا نے بھی روایت کی ہے ف غرض یہہ ہے اگر کسی کی زبانی کوئی شخص اپنی جورو کو طلاق کہلا بھیجے تو طلاق ہو جاتی ہے اور عورت اپنی عدت گذار کر دوسرا خصم کر سکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق عورت کے روبرو دینا کچھ شرط نہین مرد کو اختیار ہے روبرو دے یا غیبت مین دے ہان عورت کو اطلاع کر دینی چاہیے تاکہ وہ اپنا کچھ بندوبست کرلے

تاویل قولہ تعالی یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک

بیان مین بسبب اس کے کہ اس آیت کے کیا معنے ہین اور اوسکے فرمانے سے کیا غرض ہے

عن ابن عباس قال اتاہ رجل فقال انی جعلت امراتی علی حراما قال کذبت لیست علیک بحرام

ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ عَلَيْكَ أَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا اونکے پاس ایک آدمی اور کہنے لگا میں نے اپنی جورو کو اپنے اوپر حرام کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جھوٹا ہے تو وہ عورت تیرے حق میں حرام نہیں پھر پڑھی یہ آیت یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اور کہا تیرے اوپر ضرور ہے ایک سخت کفارہ یعنی آزاد کرنا ایک بردے کا ف یعنی حرام کہنے سے حلال چیز حرام نہیں ہو جاتی لیکن کفارہ دینا آتا ہے اور کفارہ ہی سب کفاروں میں سے سخت یعنی بردہ آزاد کرنا چاہیے ایک تاویل تو اس آیت کی یہ ہوئی اور دوسری تاویل آگے آتی ہے تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ عَلٰى وَجْهٍ آخَرَ تاویل اور بیان اسی آیت کا دوسرے طور پر عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلٰى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَقَالَ لَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا كُلُّهُمْ فِي حَدِيثِ عَطَاءٍ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرتے تھے زینب کے نزدیک دیر تک اور شہد پیتے وہاں تو صلاح کی میں نے اور حفصہ نے اسطرح جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں آویں تو میں کہونگی آپکے مونہہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور تمہارے یہاں آویں تو تم بھی یوں ہی کہنا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی یہاں گئے تو اوس نے وہی بات کہی آپنے فرمایا میں نے اور کچھ نہیں کھایا لیکن شہد کھایا ہے زینب کے یہاں اور فرمایا اپنے پھر دوبارہ نہ پیونگا تب اوتری یہہ آیت لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ یعنی اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر اور ان تَتُوبَا فرمایا عائشہ اور حفصہ کے لئے یعنی اگر تم دونو توبہ کرتیاں ہو جھک پڑے ہیں دل تمہارے ف جھک پڑے ہیں دل تمہارے یعنی توبہ ضرور ہے غرض اِنْ تَتُوبَا سے لیکر قَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا تک حضرت عائشہ رضہ اور حفصہ رضہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ ایسی بات سے توبہ کریں اور آئندہ کو ایسی بات نہ کہیں جسکی وجہ سے نبی کو رنج اور ملال ہو وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا یعنی اور جب چپکا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات وہ بات وہی جو اوپر گذر چکی یعنی بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ اور عطا کی حدیث میں یہہ قصہ تمام بیان کیا گیا ہے ف یعنی عطا کی حدیث میں یوں آیا ہے جب عورتوں نے یہہ بات کہنی شروع کی کہ آپ کے مونہہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر اوسکو کہتے ہیں جو درخت میں سے شہد کی طرح کا ایک شیرہ نکلتا ہے اور اوسمیں بدبو اور رنگ ہوتی ہے جیسے نیم کے درخت میں سے اوسکا شیرہ ٹپکتا ہے اور بدبو کی چیز سے آپکو نفرت بہت تھی آپنے فرمایا نہیں میں نے

معاف فرما نہیں پیا لیکن زینب بنت جحش کے پاس شہد کہایا ہے پھر کبھی اوسکے شہد کو نہ کہاؤنگا ہم اور ہمنے عہد کیا اور قسم کہائی اوسکے کہانے اور بیوی کو فرمایا تو کسی کو اسبات کی خبر نہ دینا اور یہ بات آپ نے عورت کے رضامند کرنیکے لیے فرمائی تھی اور شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے مقصدوں کو مختصر طور پر یوں بیان فرمایا ف حضرت نے ایک حرام موقوف کردی یا ایک بی بی کی بیان سے شہد پینا موقوف کردیا خاطر سے اور بیبیوں کے اوسپر اللہ نے یہہ فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دینا ہے اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہہ مجھپر حرام ہے تو قسم ہوگئی کفارہ دے تو اوسکو کام مین لاوے کہانا ہوا یا کپڑا یا لونڈی موضح القرآن

بَابُ الْحَقِّ بِأَهْلِكَ

باب بیان مین یون کہنے کے اپنے جورو کو جا تو اپنے گھر والون کے ساتھ ملکر

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِهِ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ فِيهِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ

ترجمہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے سنا مین نے کعب بن مالک سے وہ بیان کرتے تھے اپنا حال اوسوقت کا جسوقت رہگئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کو جانیکے وقت اور کہا اسی بیان مین کعب بن مالک نے اتفاقاً اپنا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے یعنی آگے کی حدیث مین اوسکا بیان آتا ہے ف چونکہ اسناد مین فرق تھا اوسکو جدا بیان کیا گیا البتہ حدیث کی اصطلاح مین اسکو تحویل کہتے ہین عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ قِصَّتَهُ وَقَالَ إِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا وَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذَا الْأَمْرِ

ترجمہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے سنا مین نے کعب بن مالک سے وہ بیان کرتے تھے اپنا حال اوسوقت کا جسوقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر رہگئے تھے جنگ تبوک کو (نام ہر ایک جگہہ کا) جاتے وقت راوی کہتا ہے بیان کیا وہ قصہ کعب بن مالک نے اور کہنے لگے مین جبہا اوس حالت مین تہا اوس وقت آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لئے یہہ حکم دیا ہے تو اپنی جورو سے کنارا کر کعب نے پوچھا اوس سے کنارا کرنے سے طلاق دینا مراد ہے یا کیا غرض ہے قاصد نے کہا طلاق دینا مراد نہین بلکہ جدا رہنے کے لئے حکم دیا ہے

اور اوسکے قریب جانے سے منع کیا ہے کعب بن مالک فرماتے ہین میں اپنی جورو کو کہا جاتو اپنے گھر والوں کے پاس جا کر رہ اور وہان سے میرے نزدیک مت آجیب تک اللہ عزت اور بزرگی والا اس امر مین کچھ حکم نکرے ف کعب بن مالک اون تین شخصون مین سے ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہین گئے تھے جنگ تبوک مین اور اونپر عتاب ہوا تھا پچاس دن تک اوس پچاس دن مین اونپر دو حالت گذری کہ موت سے بدتر تھی اور وہ تینون شخص سچ کہنے سے بخشے گئے نہین تو منافقون مین سے اون تین آدمیون کا ذکر قرآن شریف مین ہے سورہ توبہ کے آخیر مین یہان اس حدیث مین اس بات کا ذکر ہے کہ کعب بن مالک نے اپنی جورو کو تحقیق یا ملک کہا یعنے جا تو اپنے گھر والون مین جا کر رہ اس بات کے کہنے سے طلاق نہین ہوتی جب تک نیت نہ کیجائے طلاق کی

عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك عن أبيه قال سمعت أبي كعب بن مالك قال وهو أحد الثلاثة الذين تيب عليهم بخلفات قال أرسل إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إلى صاحبتي إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمركما أن تعتزلوا نساءكما فقلت للرسول الطلق امرأتي أم ماذا أفعل قال لا بل تعتزلها فلا تقربها فقلت لامرأتي الحقي بأهلك فكوني فيهم فلبثت ترجمہ عبد الرحمان بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم اپنے باپ سے روایت کرتی مین وہ کہتے ہین سنا مین نے اپنے باپ کعب سے اور راوی کہتا ہے کعب اون تین آدمیون مین سے ایک شخص ہین جنکی توبہ قبول ہوئی وہ کعب اپنا حال بیان کرتے ہین اور کہتے ہین بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے اور میرے ساتھی کے پاس اور بیان کیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو حکم کیا ہے تم اپنی جورون سے کنارا کرو اور اونکے نزدیک نہ جاؤ کعب فرماتے ہین مین نے پوچھا قاصد کو طلاق دیدون مین اپنی عورت کو یا کیا کرون اوس نے کہا طلاق نہ دے اوسکو بلکہ کنارا کر اوس سے اور نزدیک نجا اوسکے کعب فرماتے ہین مین نے اپنی عورت سے کہا جا اپنے لوگون مین رہ اور وہین رہا کر یہان جا ملی اونکی عورت اپنے لوگون مین عن

كعب بن مالك حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وقال فيه إذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيني ويقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك أن تعتزل امرأتك فقلت أطلقها أم ماذا أفعل قال بل اعتزلها فلا تقربها فأرسل إلى صاحبي مثل ذلك فقلت لامرأتي الحقي بأهلك وكوني عندهم حتى يقضي الله عز وجل في هذا الأمر ترجمہ کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین حال اپنا جب پیچھے رہگئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک کو جاتے وقت اور راوی بیان کرتا ہے اوسی بیان مین کعب نے یہہ بھی فرمایا اتنے مین آیا فرستادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تمہارے لئے حکم دیا ہے تم کنارا پکڑو اپنی عورتون سے یعنی مجھکو اور میرے ساتھی کو یہہ حکم دیا مین نے پوچھا قاصد سے
مین طلاق دیدون اپنی عورت کو یا کسطرح کرون مین قاصد نے جواب دیا جدا رہنے کے لئے حکم ہے اور طلاق دینے کا
حکم نہین کعب کہتے ہین مین نے کہا اپنی عورت سے تو جا مل اپنے گھر والون مین اور تو وہین رہا کر جبتک خدا تعالیٰ
اس امر کا کچھ فیصلہ نہ اوتارے **خالفھم معقل بن عبید اللہ** معقل بن عبید اللہ نے خلاف
کیا ہے اونکون کا یعنی زہیری ابن شہاب کے شاگردون مین معقل بن عبید اللہ بھی ہین انکی روایت عبید اللہ بن
کعب سے ہمچو جیسا کہ آگے کی حدیث مین آتا ہے **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبًا يُحَدِّثُ قَالَ
أُرْسِلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى صَاحِبَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ
أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا
وَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي فِيهِمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَلَحِقَتْ
بِهِمْ ترجمہ عبید اللہ بن کعب سے روایت ہے سنا مین نے اپنے باپ کعب سے وہ بیان کرتے تھے بھیجا میرے
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اور میرے ساتھی کے پاس ہی اوس نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ
نے تمکو حکم دیا ہے تم کنارا کرو اور دور رہو اپنی عورتون سے کعب کہتے ہین مین نے پوچھا اوس آدمی سے کیا مین طلاق
دیدون مین اپنی جورو کو کیسا کرون مین اوس نے کہا طلاق مت دے بلکہ جدا کردے اوسکو اپنی پاس سے اور اوسکے
نزدیک نجا کعب کہتے ہین مین نے اپنی عورت کو کہا تو جا مل اپنے لوگون مین اور رہ اونمین جبتک اللہ عزت اور
بزرگی والا حکم کرے اس امر مین پھر اونکی بیوی چلی گئی اپنے لوگون مین یعنے اپنے ماں باپ کے یہان جاکر
رہنے لگی **خالفہ معمر** اور معمر نے معقل کا بھی خلاف کیا ہے چنانچہ آگی کی حدیث مین آتا ہے
عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِذْ أَتَاهُ رَسُولُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا تَقْرَبْهَا وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيهَا الْحَقِي بِأَهْلِكِ ترجمہ عبد الرحمان بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور بیان
کیا اپنے حدیث مین اتفاقاً آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس اور کہا اوس قاصد نے
کنارے کردے تو اپنی عورت کو پھر پوچھا مین نے قاصد سے کیا طلاق دیدون مین اپنی عورت کو اوس نے کہا
طلاق مت دے لیکن اوسکے نزدیک نجا اور اس حدیث مین الحقی بأھلك نہین ذکر کیا **ف** یعنی یہہ نہین بیان
کیا کہ کعب نے اپنی جورو سے کہا تو جا اپنے گھر والون کے ساتھ رہ جیسے اگلی روایتون مین بیان کیا ہے **باب**
طلاق العبد غلام کے طلاق دینے کا بیان **عن** أَبِي حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ أَتَاوِلُ
امْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقَتْهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقَا جَمِيعًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّ

باب طلاق العبد

راجعتها كانت عندك على واحدة قضى بذلك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ترجمہ ابو حسن مولا بنی نوفل سے روایت ہے تہا مین اور میری عورت دونون غلامی مین پہر طلاق دی مین نے
اوس عورت کو دو طلاق اوسکے بعد ہم دونون ایکبار کہٹے آزاد کئے گئے پوچہا مین نے ابن عباس رضی سے فرمایا
ابن عباس رضی نے اگر رجوع کریگا تو اوسکی طرف یعنے اگر پہرا وسکو نکاح مین لائیگا تو رہیگی تیرے نزدیک عورت
ایک طلاق پر حکم کیا ہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالفه معمر اور اس روایت مین خلاف
کیا ہے معمر نے کہ رہیگی تیرے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر یعنی آزاد نے سے تجہی تین طلاق کا اختیار ہو گیا
مثل اور آزادون کے تو دو طلاق تو دے چکا تہا اب ایک طلاق کا اختیار اور رہ گیا عن الحسن مولی بنی
نوفل قال سئل ابن عباس عن عبد طلق امرأته تطليقتين ثم اعتق يتزوجها قال نعم
قيل عمن قال اقضى بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الرزاق قال ابن المبارك
لعمر الحسن هذا من هو لقد حمل صخرة عظيمة ترجمہ حسن مولی بنی نوفل سے روایت ہے پوچہا کسی نے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اوس غلام کا جسنے طلاق دین ہون اپنی عورت کو دو طلاقین اور پہر وہ دونون آزاد
ہو گئین ہون کیا وہ غلام آزاد اوس لونڈی آزاد سے نکاح کر سکتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کر سکتا ہے کسی نے
اس مسئلہ کی سند پوچہی ابن عباس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اوسکو جواب دیا فتوی دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس مسئلہ مین ایسا ہی ابن المبارک نے معمر سے کہا یہہ حسن کون ہے اس نے بڑا بہاری پتہر اپنے اوپر لادا کیونکہ
اگر یہہ روایت غلط ہو تو سیکڑون نا جانیکا حون کا وبال اوسکی گردن پر پڑیگا باب متى يقع
طلاق الصبي لڑکیکا طلاق دینا کس عمر مین معتبر ہوتا ہے اس باب مین اسکا بیان ہے عن ابن
قريظة انهم عرضوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة فمن كان محتلما او نبتت
عانته قتل ومن لم يكن محتلما او لم تنبت عانته ترك ترجمہ قریظہ کے دو لڑکون سے روایت ہے
اونکو سامنے لائے تہے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریظہ کے ہنگامی کے روز حکم ہوا جس لڑکے کو احتلام یعنی نیند
وغیرہ مین نہانے کی حاجت ہوتی ہو یا اوسکے پیتاب کی جگہہ یعنے ناف کے نیچے بال اوگ آئے ہون اوسکو
قتل کرو اور اگر ان دو شانون مین سے کچہہ نہا ؤ تو چہوڑ دو عن عطية القرظي قال كنت يوم حكم سعد
في بني قريظة غلاما فشكوا في فلم يجدوني انبتت فاستبقيت فها انا ذا بين اظهركم
ترجمہ عطیہ قرظی رضی سے روایت ہے تہا مین اوسوقت لڑکا جسوقت حکم کیا سعد نے بنی قریظہ کے قتل کے لئے پہر
دیکہا مجہکو اور شک کیا میرے بارے مین جب نہین پایا مجہکو زیر ناف کے بالون والا بچا دیا مجہکو وہی مین
ہون جو تمہارے روبرو موجود ہون عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضه يوم

أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے روبرو لوگے گئے ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن احد کے جب وہ چودہ برس کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قبول کیا اونکو پھر دوبارہ پیش کیے گئے خندق کے روز جب وہ پندرہ برس کے تھے تب قبول کیا اونکو ف یعنی مجاہدین مین شریک کیا اور مثل مردون کی اون کا حصہ مال غنیمت مین ٹہیرایا معلوم ہوا کہ پندرہ برس کا لڑکا جوان ہو جاتا ہے

بَابُ مَنْ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ

یعنی شخص ایسے ہین اونکا طلاق دینا معتبر نہین

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَالصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبَرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹہا دیگئی قلم تین شخصون سے سونیوالے سے جاگنے تک اور بچے سے بڑے ہونے تک اور دیوانے سے سیانا ہونے تک یا اچھا ہو تک ف یعنی ان تین شخصون سے جو کچھ برا یا بھلا کہے اوسکی کچھ سند نہین اللہ جلشانہ کے ہان اوسکا کچھ حساب کتاب نہین اسیواسطے اونکا طلاق دینا بھی صحیح نہین

بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ

کوئی شخص اپنے جی مین طلاق دی ہو یے اوسکا کیا حکم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے چھوڑ دیا میری امت کے اون باتون سے جو جی مین کہہ لیتے ہین جبتک زبان پر نہین لاتے یا کرتے نہین ف یعنی باتون پر پکڑ نہوگی جن باتون کو جی مین خیال کر لیتے ہین یا اپنے آپ ویسے خیالات جی مین آجاتے ہین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ لِأُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ وَحَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ يَعْمَلْ أَوْ يَتَكَلَّمْ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بجا دیگا میری امت کو اللہ تعالی اون خیالات اور باتون کی پکڑ سے جو کہتے ہین دلون مین اونکے جبتک اونکو زبان پر نہ لاوین یا کرین نہین ف دل کے خطرے اوخیال کئی طور پر ہین ایک تو وہ ہے جو آپ ہی آپ بے اختیار جی مین آجاے عربی زبان مین اوسکو یا جس کہتے ہین وہ معاف ہے تمام امتون سے دوسرا وہ ہے جو دل مین اور باقی رہے اور جی مین پھرتا رہے اوسکو خواطر کہتے ہین اس قسم کے خطرے اس امت محمدیہ سے معاف ہین یہہ اللہ تعالی کا فضل اور اوسکی رحمت ہے اس امت پر تیسری حالت وہ ہے جو خیال کر جی مین دوڑتا پھرتا ہے جی مین اوسکی محبت اور لذت پیدا ہوئی اور اوسکی پورا کرنے اور حاصل کرنیکی طرف دل راغب ہوا اوسکو ہم کہتے ہین اس امت کو اوسپر بھی پکڑ نہین جبتک اوسکو عمل مین نہ لاوے بلکہ اگر قصد کر لیا تھا پھر اپنے جی کو اوس سے روک لیا اوسکو اوسکے بدلے نیکی دی جاویگی اور ایک

اور ایک ان تینون کے سوائے چوتھی حالت یہی ہے وہ یہہ ہے کہ دل گناہ پر پکا ہوجاوے اور جی کو اوسکے کرنے
مین یہانتک مضبوط کرلے کہ اس طرف سے اوسکے کرنیمین کچھہ قصور باقی نرہے کسی دوسرے سبب سے اوسکام مین فتور
آجاوے اسمین البتہ پکڑ ہے لیکن پکڑ پوری گناہ کی برابر نہین کیونکہ زنا کے سامان تیار کرنے یا اوسکا ارادہ
کرنیسے زنا نہین ہوجاتا زنا یا چوری کرنیکے بعد ہی ثابت ہوتی ہے غرض زنا کا ارادہ اور زنا دونون گناہ
مین برابر نہین ارادہ اوس سے نیچے درجہ مین ہے اور یہان اس حدیث کے لانیسے یہہ غرض ہے کہ جی مین طلاق
کہدینا طلاق نہین ہوتا جبتک زبان سے نہ کہے اور اپنے ارادے کو ظاہر نہ کرے **اَلطَّلَاقُ بِالْاِشَارَۃِ الْمَفْهُوْمَةِ** طلاق دینا اوس اشارے سے جو سمجھہ مین آسکتا ہو **عَنْ اَنَسٍ** قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهٗ
عَائِشَةُ فَاَوْمَا بِيَدِهٖ اَنْ تَعَالَيْ وَاَوْمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ اَيْ وَهٰذِهٖ فَاَوْمَى
اِلَيْهِ الْاٰخَرِ هٰكَذَا بِيَدِهٖ اَنْ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک فارسی ہمسایہ
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شوربا بہت عمدہ پکاتا ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلانے آئے اور آپکے پاس
حضرت عائشہ تہین تو اوس نے اشارہ کیا آپنے ہاتھہ سے کہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ
کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف یعنی انکو بہی بلاؤن اوس نے ہاتھہ سے اشارہ کیا نہین دو یا تین بار **ف** تو آپنے
اوسکے اشارے پر عمل کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بول نہ سکے اوسکا اشارہ جو سمجھہ مین آوے مثل بولنے کی ہے اگر وہ
اشارے سے طلاق دیوے اور معلوم ہوجاوے کہ طلاق دیتا ہے تو پڑجاویگی **بَابُ الْكَلَامِ اَدَّى قَصْدَهٗ فِيْمَا يَعْتَمِلُهٗ مِنَ الْمَعَانِيْ**
باب بیان مین کلام کے جب ارادہ کئے جاوین معنی اوس کلام کے جو لیے جاتے ہین
اوس کلام مین یعنی بیان اوس کلام کا جو کئی معنی کا احتمال رکہتا ہے اگر قصد کیا جاوے اونمین سے کوئی ایک معنی تو
صحیح ہوگا وہ قصد کرنا **عَنْ عُمَرَ** يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَ
هِجْرَتُهٗ اِلَى الدُّنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل نیتون ہی کے ساتہہ معتبر ہین مرد وہی پاویگا جو نیت کریگا سو جسکا
نکلنا گہر سے اللہ اور رسول کی طرف ہو تو اوسکی ہجرت اللہ اور اوسکی طرف گنی جاویگی یعنی اللہ اور رسول کی طرف
ہجرت کرنیکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کو واسطے ہے ملیگی اوسکو دنیا یا عورت کیواسطے ہوگی تو ملی گی
اوسکو عورت انسان کی ہجرت اور گہر چہوڑنا جس ارادے اور خیال سے ہوگا اوسکو وہی چیز ملیگی **ف** مثل مشہور ہے
جیسے نیت ویسی مراد دینے آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہے اور اوسکے عمل کا اعتبار نیت سے ہوتا ہے اور

اس حدیث کو سوا سطے لائے ہین کہ ایک کلام جو کئی معنی کا احتمال رکھتا ہو اوسکے معنی لیئے ہین ارادے اور نیت حکم ہے جیسا ارادہ ہوگا ویسا اوسکا حکم کیا جاوے گا چنانچہ ہجرت کا لفظ ہے ارادے اور نیت کے سبب سے اوسمین فرق آسان ہوگیا کسی شخص نے ہجرت کی اور اپنا گھر بار چھوڑ کر کافرون کی دیار سے نکلکر مسلمانون کے ملک مین جا بسا اور جی مین ٹھیرالیا کہ اوس ملک مین تجارت خوب ہوتی ہے یا وہان عورتین خوب صورت ملتی ہین تو یہہ ہجرت فقط اوسکے واسطے کی اور وہان دنیا کا ہی فایدہ ملیگا وہ اللہ کا انعام ہے اوس سے اوسکی ہجرت مین کچھہ خلل نہ آوے گا کسی نے مدینہ کیطرف جب لوگون نے ہجرت کی اوسوقت ایک عورت ام قیس نامی نے بھی ہجرت کی اوسکی محبت اوسکے سے کسی ایک شخص نے مکے والون سے اوسکے واسطے ہجرت کے لوگ اوس آدمی کو مہاجر ام قیس کا کہنے لگے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حدیث فرمائی **بَابُ الْاَلْفَاظِ بِالنِّیَّةِ وَالْاِفْصَاحِ بِالْکَلِمَةِ الْمَلْفُوْظَةِ بِهَا مَا لَا یَحْتَمِلُهُ مَعْنَاهَا لَمْ تُوْجِبْ شَیْئًا وَلَمْ تُثْبِتْ حُکْمًا** باب بیان اس بات کے کہ اگر کوئی ایک لفظ صاف بولے اور اوس سے وہ مطلب مراد لیوے جو اوسکے معنی سے نہین نکلتا تو وہ لغو ہوگا اور اوس سے کوئی حکم ثابت نہوگا (یعنی وہ مطلب جو مراد ہے) **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** حدیث

حُدِّثْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّظْرُ فَاَکَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَهُمْ اَنَّهُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگ غور کرو اور دیکھو اللہ تعالی نے مجھکو قریش کی گالیون اور لعنت سے کیسے بچایا وہ لوگ مذمم کہکر نام لیتے ہین اور برا کہتے ہین مجھکو اور حال یہہ ہے کہ مین محمد ہون **ف** یعنی وہ محمد کو بگاڑ کر مذمم کہتے اور محمد نہین کہتے ہیں اور مذمم کے معنی سزا ہوا اور مذمم کے معنی بڑا تو اونکی گالیان سب مذمم پر پڑتی ہین نہ محمد پر تو وہ مراد محمد نہین **بَابُ التَّوْقِیْتِ فِی الْخِیَارِ** خیار کی مدت معین کرنے کے بیان مین یہہ باب ہے **عَنْ عَائِشَةَ** زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْیِیْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَ بِیْ فَقَالَ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَکِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْکِ اَنْ لَّا تَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْکِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَکُوْنَا لِیَاْمُرَانِّیْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا اِلٰی قَوْلِهٖ اَجْرًا عَظِیْمًا فَقُلْتُ فِیْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ** قَالَتْ عَائِشَةُ **ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ حِیْنَئِذٍ طَلَاقًا قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهٗ فَلَا قَامَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهٗ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جسدن حکم ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسبات کا کہ اختیار دیدین اپنی بیبیون کو تو وہ اختیار دینا مجھسے شروع کیا اور فرمانے لگے مین تجھسے ایک بات کا ذکر کرونگا تو اسمین جلدی نکر نا اور اپنی

مان باپ کی صلاح اور مشورے بغیر اسبات کا جواب نہ دیا بیوی عائشہؓ فرماتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمان باپ کا مشورہ لیا اسواسطے فرمایا کہ آپکو معلوم تہا کہ میرے ماں باپ مجہکو حضرتؐ سے جدا ہونیکی صلاح نہ دینگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین پہر پڑہی آپنے یہہ آیت یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا یعنی اے نبی کہدے اپنی عورتون کو اگر تم چاہتیان ہو دنیا جینا اور یہان کی رونق تو آو کچہہ فایدہ دون تمکو اور رخصت کردون بہلی طرح سے حضرت عائشہؓ فرماتی ہین میںنے یہہ آیت سنکر کہا کیا اسی بات کیواسطے مشورہ کرون اور صلاح لون مین اپنے ماں باپ سے مین نے اختیار کیا اللہ عزت اور بزرگی والے کو اور اللہ کے رسول اور آخرت کے گہر کو بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین پہر سب بیبیون نے نبی کی ایسا ہی کہا جیسا مینے کہا تہا یعنے سب بیبیون نے بہی اور اوسکے رسول کو اختیار کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیویون کو یوچہنا اور اونکو اختیار دینا طلاق نہ تہا کیونکہ بیبیون نے نبی کو اختیار کیا اور اونکے غیر کو نہین اختیار کیا ۞ اس حدیث مین جو حدیث ہی اوسکا فایدہ حسبن اس آیت کے اوترنے کی وجہ بہی بیان کی گئی ہے کتاب النکاح کے شروع مین گذر چکا ہے لیکن یہان باب کی مناسبت کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی عائشہؓ کے اختیار کو ایک وقت تک قایم کیا یعنی ماں باپ سے مشورہ کرنے تک ۞ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِیْ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْكِ قَالَتْ قَدْ اَعْلَمُ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَكُوْنَا لِیَاْمُرَانِّیْ بِفِرَاقِهٖ فَقَرَاَ عَلَیَّ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَقُلْتُ اَفِیْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی لَا خِلَافَ بَیْنَ هٰذَا خَطَاءٌ وَلَا تَحُوْلُ اَوْلٰی بِالصَّوَابِ فَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب وتری آیت اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُسے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مجہکو فرمایا اے عائشہ مین کہتا ہون تجہکو ایک بات تو جلدی نکر یواور اپنے ماں باپ سے اسبات مین مشورہ کر یو بیوی عائشہ فرماتی ہین آپنے مشورہ لینے کو فرمایا اور آپ کو یہہ معلوم تہا کہ میرے ماں باپ آپسے جدائی کرنیکی صلاح مجہکو نہ دینگے پہر پڑہی یہہ آیت یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا یعنی اے نبی کہدے اپنی عورتون کو اگر تم چاہتیان ہو دنیا کا جینا اور یہان کی رونق پورا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے بیوی عائشہؓ فرماتی ہین کیا یہی بات ہے مشورہ اور صلاح لون مین اپنے ماں باپ کی یعنے اسبات مین صلاح لینے کی کیا حاجت ہے بلکہ مین بے مشورہ کہتی ہون مین نے اختیار کیا اللہ اور اوسکے رسول کو ابو عبدالرحمان فرماتے ہین یعنی اس کتاب کے مصنف اس

روایت میں خطا ہے اور یہی روایت میں کچھ نقصان اور خطا نہیں بلکہ بہت ٹھیک ہے ف یعنی یونس بن یزید اور موسیٰ بن علی کی روایت سے پہلے گذری **بَابُ فِي الْخِيَرَةِ تُخَيَّرُ زَوْجُهَا** باب ان میں ان عورتوں کے جنکو اختیار دیا گیا اور انہوں نے اختیار کیا اپنے خاوند کو **عَنْ** عائشہ **قَالَتْ** خَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو اور اختیار دینے سے انکو طلاق نہ ہوئی کیونکہ جب اختیار دیا انکو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا ف اس سے یہ بات معلوم ہوئی جب کسی عورت کو وسکا خاوند اختیار دے یعنی عورت کو کہے کہ تو مختار ہے اپنے نفس کی طلاق چاہے تو طلاق لیلے پھر وہ عورت کہے میں تجھکو چھوڑ کر نکاح کرونگی تو اوس عورت کو طلاق نہیں ہوتی **عَنْ** عائشة **قَالَتْ** خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا ترجمہ پھر گذرا **عَنْ** عائشة **قَالَتْ** قَدْ خَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِسَائِهِ أَفَكَانَ طَلَاقًا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو کیا اختیار دینے سے اوپر طلاق ہو گئی ف یعنی طلاق نہیں ہوئی کیونکہ انہوں نے اس اختیار دینے کو منظور نہیں کیا تھا **عَنْ** عائشة **قَالَتْ** خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے اختیار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نہیں ٹھہرایا گیا وہ اختیار دینا ہمپر کچھ چیز **خِيَارُ الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ** جب غلام اور جورو دونوں غلام لونڈی ہوں پھر آزاد ہو جاویں تو اختیار ہوگا **عَنِ** القاسم بن محمد قَالَ كَانَ لِعَائِشَةَ غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ قَالَتْ فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدَأِي بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس غلام اور لونڈی ارادہ ہوا حضرت عائشہ رضہ کا کہ آزاد کریں انکو پھر ذکر کیا اسبات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا لونڈی سے پہلے غلام کو آزاد کر تو اب عائشہ ف تا کہ لونڈی کو جدا کہ اختیار رہے کیونکہ اگر لونڈی آزاد ہو اور اوسکا خاوند غلام تو اوسکو اختیار ہوتا ہے **بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ** لونڈی کو اختیار دینے کا بیان **عَنْ** عائشة زوج النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہے بریرہ مین تین سنتین ایک سنت تو یہہ ہے وہ آزاد کی گئی پھر اختیار دیا گیا اوسے خاوند کے پاس رہنے مین یعنی اوسکو کہا گیا تیری خوشی ہو تو اپنے خاوند کے پاس رہجا یا اوسکو چھوڑ کر دوسرے کو کرلے اور دوسری بات یہہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی بریرہ کے قصے مین میراث آزاد کرنیوالے کے لئے ہے اور تیسرے یہہ بات ہے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گہر مین اور اوسوقت ہنڈیا مین گوشت ابل رہا تہا وہ لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس روٹی آوا ایک سالن جو موجود تہا گہر مین آنہو فرمایا کیا مین نے ہنڈیا نہین دیکہی گوشت کی یعنی اس ہنڈیا مین گوشت پکتا ہے وہ کیون نہین لاتے گہر والون نے عرض کیا ہان پکتا تو ہے لیکن وہ گوشت صدقہ دیا ہے کسی بریرہ کو اور آپ صدقے کی چیز نہین کہاتے آپنے فرمایا اوسکے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے ف بریرہ نامی ایک عورت انصار کی لونڈی تہی اونہون نے کہا ای بریرہ تو اتنا مال ہمکو دے تجہکو ازاد کردینگے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدد سے اوسکے ازاد ہونیکی صورت بنادی تو وہ لوگ بریرہ سے کہنے لگے جب تو مرجاوے گی تیرے مال کے وارث ہم ہونگے اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد کیا اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ یعنے میراث آزاد کیے گئے کی ازاد کرنیوالے کے لئے ہے یہان اس حدیث کے بیان کرنے سے پہلا مسئلہ بیان کرنا غرض تہا یعنے لونڈی آزاد ہوجانیسے مختار ہوجاتی ہے اپنے نکاح کے معاملے مین چاہے اپنے نکاح کو باقی رکہے یا توڑ ڈالے یہہ مسئلہ بریرہ کے آزاد ہونیسے معلوم ہوا تہا اور یہہ بہی بات بریرہ کے سبب سے معلوم ہوئی کہ صدقہ اپنی جگہہ پہونچ جاونیکے بعد صدقہ نہین رہتا اوسکا حکم بدل جاتا ہے اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو کہا لیا اور فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تہا اور ہمارے لئے وہ ہدیہ یعنی تحفے کے طور پر ہے **بَابُ خِيَارِ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ** باب بیان مین اختیار دینے اس لونڈی کے جو ازاد کی گئی ہے اور خاوند اوسکا حر یعنے ازاد عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ فَاَعْتَقَهَا فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا قَالَتْ لَوْ اَعْطَانِيْ كَذَا وَكَذَا مَا اَقَمْتُ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے خریدہ مین نے بریرہ کو اور اوسکے والیون نے یہہ شرط لگائی کہ اسکی میراث کے حقدار ہم ہون گے بی بی عائشہ فرماتی ہین ذکر کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسبات کا اپنے فرمایا تو اوسکو آزاد کردے کیونکہ والا ولا لونڈی یا غلام کے آزاد کرنے والیکا حق ہوتا ہے (یعنی وہ مال جو چہوڑ کر مرجاوین یہہ دونون) اور جیتے والیکا کچہہ حصہ نہین اوسکے

مال میں بلکہ حصہ میراث میں اوس کا ہے جو نقد یعنے روپے خرچ کرتا ہے) بہ سبب یہ کہکر بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کو اوسکو آزاد کر دیا خصم کے چھوڑ دینے میں وہ کہنے لگی اگر مجھکو وہ کتنا ہی کچھ دیوے تو بھی اوسکے پاس نہیں ٹھہرونگی اور اوسکی بعد خود مختار ہو گئی اور اوس بریرہ کا خاوند آزاد تھا کسیکا غلام نہ تھا ف یہاں پچھلے جملے سے غرض ہے یعنی آزاد اور حر کی جورو اگر لونڈی ہو تو آزاد ہونیکے بعد اوسکو اختیار ہے اسکے گھر میں رہے یا اوسکو چھوڑ دے کیونکہ آزاد ہوا مختار ہوتا ہے جب لونڈی آزاد ہو گئی تو مختار ہو جائیگی اور بعض علما کے نزدیک لونڈی کو اوسیصورت میں اختیار ہوگا جب اوسکا خاوند غلام ہو وہ کہتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا جیسے آگے آتا ہے عن عائشۃ انہا

اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُوْتِيَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ اِنَّ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ اونہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے مول لینیکا اوسکے والیوں نے شرط لگائی ولاء کی یعنی میراث بریرہ کی ہم لینگے بی بی عائشہ فرماتی ہیں ذکر کیا میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آپنے فرمایا خرید لے اوسکو اور آزاد کر دے اسلئے کہ ولاء یعنی میراث غلام یا لونڈی کی جو آزاد ہو حق ہے آزاد کرنے والیکا بیچنے والیکا حق نہیں ہوتا اگرچہ بیچنے والا شرط لگایا کرے بیچنے کے وقت کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا ضرور نہیں بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لائے گھر کے لوگ گوشت آپکے آگے اور یہ بھی کہدیا یہہ گوشت کسینے صدقہ دیا تھا بریرہ کو آپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ کیلئے صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ اور تحفہ ہے اور اختیار دیا بریرہ کو اپنے اور اوسکا خصم آزاد تھا غلام نہ تھا ف اسلئے حدیث سے یہی مسئلہ بیان کرنا غرض ہے جسکے باب باندھا ہے یعنی لونڈی آزاد ہونیکے بعد مختار ہو جاتی ہے اپنے خاوند کے چھوڑنے میں اگرچہ اوسکا خاوند غلام ہو کیونکہ لونڈی کے مختار ہونیکے لئے اوسکے خاوند کا غلام ہونا شرط نہیں **باب خیار الامۃ تعتق وزوجہا مملوک** باب ہے بیان میں اس مسئلہ کے کہ اختیار ہے اوس لونڈی کو جسکا خصم غلام ہے آزاد ہونیکے بعد عن عائشۃ قالت

كَانَتْ بَرِيْرَةُ عَلٰى نَفْسِهَا بِثَمَنٍ اُوَاقٍ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ اُوْقِيَةٌ فَاَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فَقَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُوْنَ الْوَلَاءُ لِيْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ فَكَلَّمَتْ فِيْ ذٰلِكَ اَهْلَهَا فَاَبَوْا عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ اِلٰى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالَ اَهْلُهَا فَقَالَتْ لَا هَا اللّٰهِ اِذًا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَرِيْرَةَ

أَتَشْتَرِي تَسْتَعِينُ بِي عَلَى كِتَابَتِهَا فَقُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءُوا أَنْ أَعُدَّهَا عَدَّةً وَاحِدَةً يَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُونَ أَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لَنَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ عُرْوَةُ فَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مکاتب کیا بریرہ نے اپنے تین اوقیہ پر اور ہر برس میں ایک اوقیہ ادا کرنا ٹھہرایا پھر آئے بریرہ میرے پاس یعنے حضرت عائشہ کے پاس اکر کہا اور اون سے اپنی کتابت میں مدد چاہی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اسطرح تو مدد نہیں کرتی لیکن اگر وہ لوگ چاہیں تو میں ایک ہی دفعہ سب رقم گن دوں اور ولاء میرا حق ٹھہرے پھر گئی بریرہ اپنے والیوں کے پاس اور گفتگو کی اون سے اس باب میں اون لوگوں نے نہ مانا اور کہا ولاء ہم لینگے تو پھر کر آئے بریرہ بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اور آگئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت میں بریرہ نے حضرت عائشہ رضہ سے اگر کہا جو اون لوگوں نے کہا تھا بیوی عائشہ نے فرمایا ایسا ہی تو خدا کی قسم میں نہیں مدد کرتی لیکن اگر ولاء میرا حق ٹھہریگا تو کرونگی تیری مدد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ بات کا ذکر کر یہہ بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ بریرہ آئی تھی میرے پاس اپنی کتابت میں مجھسے مدد چاہتے میں نے کہا اوس سے میں یوں تو مدد نہیں کرتی مگر ہاں اگر وہ لوگ چاہیں تو ایک ہی دفعہ سب دیدیتی ہوں اور ولاء میرے لئے ہوگی یہہ بات بریرہ نے اون سے کہی اونہوں نے انکار کیا اور کہا ولاء ہم لینگے دوسرے کو نہ دینگے آپنے فرمایا بیوی عائشہ رضہ کو تو خرید لے اسکو اور اون سے شرط کرلے ولاء کی اور شرط کرلینے سے اونکے ساتھ کچھہ مضائقہ نہیں کیونکہ ولاء حق آزاد کرنیوالیکا ہوتا ہے پھر بیوی عائشہ رضہ کو آپنے یہہ فرمایا اور کھڑے ہوئے خطبہ سنانے کو لوگوں کے لئے خدا تعالے کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ہوا لوگوں کو ایسی شرطیں باندھتے ہیں جو نہیں اللہ کے کتاب میں رکھتے ہیں ولاء ہم لینگے کتاب اللہ عزت اور بزرگی والیکی بہت ٹھیک اور حق ہے اور شرطیں جو لینے لگائیں اور ٹھہرائیں وہی مضبوط اور واثق یعنے قابل وفا کے ہیں اور فرمایا جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ شرط باطل اور بے اصل ہے اوسکا وفا کرنا کچھہ ضرور نہیں اگرچہ وہ سو شرطیں کیے ہوں پھر اختیار دیا بریرہ کو آپنے اوسکے خصم کے چھوڑنے میں پھر وہ خود مختار ہوگئی یعنے اپنے خصم کو چھوڑ دیا عروہ فرماتے ہیں اگر اوس کا خصم آزاد ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو اختیار نہ دیتے ف ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے

اور درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے اور دانگ دو قیراط اور قیراط دو طسوج کا اور طسوج دو جو کا جو میانہ ہون بہتر برسے ..... اور یہ بہت چھوٹے اور مکاتب اوسکو کہتے ہین کہ مالک آزاد کرنے پر غلام یا لونڈی کے روپیہ ٹھیرا وے اور اوس سے اقرار اور نوشتہ لیوے کہ ہر مہینے مین اسقدر پہنچایا کرے جبتک اوس لکھی مین سے ایک درہم بھی باقی رہیگا وہ آزاد ہوگا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے مالک سے کہہ کہ ایک مشت قیمت لے لیوین اور مین تجھکو آزاد کردن گی اور ولاء یعنی تیرے مرنیکے بعد تیرے مال کی بھی مین وارث ہونگی بریرہ نے شرط کو بریرہ کے والیون نے نہ مانا اور کہا ولاء ہم لینگے جب اونہون نے حق بات کا انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوی عائشہ رضہ کو فرمایا تو شرط کرے یعنی اون سے اسبات مین زیادہ اصرار نکر اور جو کام کرنیکا ہے اوسکو کر اور آپنے خطبے مین فرمایا کہ یہہ شرط بے اصل اور قابل الغا نہین تو گویا سرے سے شرط ہی نہ ہوئی اس جگہہ حدیث کو اسواسطے لائے ہین کہ اس مین لفظ وکان عبدا الکلب ہے یعنی بریرہ کا خصم غلام تہا اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جب لونڈی کا خصم غلام ہو تب اسکو اختیار ہو سکتا ہے اور اگر آزاد ہو تو نہین اختیار دیا جائیگا اوسکے بیچانچہ عروہ نے اس حدیث مین فرمایا ہے اگر وہ آزاد ہوتا تو نہ اختیار دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ کو اور یہہ روایت ثبوت اور صحت مین پہلی روایت سے بڑہکر ہے یعنے حر ہونے کی روایت سے جو پہلے گذر چکی اور مصنف نے دونون روایتون کے موافق مسئلہ بیان کیا ہے دوسری روایت مین زیادہ تصریح کی ہے اول مین فقط روایت بیان کرکے ہوئی ہے عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان زوج بریرۃ عبدا ترجمہ عروہ سے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہین فرمایا بی بی عائشہ رضہ نے بریرہ کا خصم غلام تہا عن عائشۃ انہا اشترت بریرۃ من اناس من الانصار فاشترطوا الولاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن ولی النعمۃ وغیرہا صلی اللہ علیہ وسلم وکان زوجہا عبدا واہدت لعائشۃ لحما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو وضعتموہ لنا من ہذا اللحم قالت عائشۃ تصدق بہ علی بریرۃ فقال ہو علیہا صدقۃ وہو لنا ہدیۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے خریدا اونہون نے بریرہ کو انصار کے لوگون سے اون انصاریون نے ٹھیرایا تہا ولاء کو اپنے لئے اوسوقت فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے ولاء کا حق دار ولی نعمت ہوتا ہی یعنے جسنے روپیہ خرچ کیا اور بردے کو مول لیکر آزاد کیا اور بیچنے والا حقدار نہین ہوتا بیوی عائشہ فرماتی ہین ہمنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اور تہا بریرہ کا خصم غلام اور بریرہ نے بی بی عائشہ کو گوشت آپنے کہا ہم کو اس گوشت مین سے دیتی تو اچھا تہا بیوی نے فرمایا یہہ گوشت بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا ہی آپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تہا ہمارے لئے صدقہ نہین بلکہ ہدیہ ہے عن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بریرۃ وأردت أن أشتریہا واشترط الولاء لأہلہا فقال اشتریہا فإن الولاء لمن أعتق قال

وَخُيِّرَتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا أَدْرِي وَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقَالُوا هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بریرہ کے معاملہ میں اور بیان کیا میں نے میرا ارادہ ہے بریرہ کے خریدنے کا اور اوس کے لوگوں سے شرط کرتی ہوں ولاء کی فرمایا آپنے خرید لے اوسکو کیونکہ ولاء اوسیکا حق ہے جو آزاد کیا کرتا ہے راوی نے کہا اختیار دیا بریرہ کو آپنے خاوند کے چھوڑنے میں اور تھا خاوند اوسکا غلام پھر کہا راوی نے میں نہیں جانتا کہ خاوند اوسکا غلام تھا یا آزاد اور دیا گیا گوشت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا گھر کے لوگوں نے جو صدقہ دیا تھا کسی بریرہ کو آپنے فرمایا صدقہ بریرہ کے حق میں تھا اور ہمارے لئے تو ہدیہ ہے

باب الایلاء باب ایلاء کے بیان میں عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ تَذَاكَرْنَا الشَّهْرَ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثِينَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقَالَ أَبُو الضُّحَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُمْ يَلُونَ مِنَ التَّأْسِ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَرَجَعَ فَنَادَى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طَلَّقْتَ نِسَائَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ترجمہ ابو الضحی سے ابو یعفور روایت کرتے ہیں ہم لوگ ذکر کرتے تھے ابو الضحی کے نزدیک اور کہتے تھے بعضے مہینے کی مدت تیس دن ہے اور بعضے کہتے تھے انتیس دن ہے سنے میں کہا ابو الضحی نے بیان کیا مجھسے ابن عباس رض نے اوترے ایک دن ہم صبح کو تو کیا دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رو رہی ہیں اور ہر ایک کے نزدیک اونکے گھر والے موجود تھے پھر آیا میں مسجد میں تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ سبھی مسجد بھری ہوئی ہے ابن عباس رض فرماتے ہیں پھر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ بالاخانہ میں تھے آپنگو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا کسی نے سلام کا جواب نہ دیا پھر سلام کیا پھر کسی نے جواب نہ دیا تین بار سلام کیا کسی نے جواب نہ دیا پھر لوٹ آئے اور بلال کو بلایا وہ پھر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کیا آپنو طلاق دی ہے بیویوں کو آپنے فرمایا نہیں لیکن ایلا کیا ہے میں اونسے ایک مہینے کا راوی بیان کرتے ہیں ۲۹ اونتیس دن ٹھیرے آپ اوس مکان میں پھر اوترے دیا اونسے اور گئے گھر میں بیویوں کے پاس ..... ایلاء کہتے ہیں کہ قسم کھاوے مرد کہ اپنی صورت کے نزدیک نجاوے گا اوس سے کنارہ کر کے علیحدہ رہنے لگے لیکن علماء نے کہا ہے کنارہ کرنا غصے یا ناراضی کے سبب سے ہوا تو کنارہ ناراضی کے سبب سے نہ ہوگا تو وہ کہلاوے گا ایلاء کہنگو عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ آلَيْتَ شَهْرًا قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قسم کہائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے کی اپنی بیبیون کے پاس نہ جانیکی یعنی عہد کیا کہ ایک مہینہ تک عورتون کے نزدیک نہ جاوینگے اور رہے اپنے بالاخانہ مین انتیس ۲۹ راتین پھر اوترآئے آپ لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تھا آپنے فرمایا مہینہ انتیس ۲۹ دن کا ہوا کرتا ہے ف وہ مہینہ شاید انتیس دن کا ہوگا یہہ بات ہوگی کہ آپنے فقط مہینہ کا لفظ فرمایا تھا چنانچہ بعضی روایتون مین ہے لا ادخل علیکن شہرا یعنے نہ آونگا مین تمہارے پاس ایک مہینہ تو مہینہ کا اطلاق انتیس دن پر بھی آیا ہے شہر کا لفظ فرمایا اور شہر فلان نہ کہا تھا تاکہ آپکو پابندی ہوتی اوس مہینہ خاص کی **باب الظہار** یہ ظہار کے بیان مین **عن** ابن عباس ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ظاہر من امراتہ فوقع علیہا فقال یا رسول اللہ انی ظاہرت من امراتی فوقعت قبل ان اکفر قال وما حملک علی ذلک یرحمک اللہ قال رایت خلخالہا فی ضوء القمر فقال لا تقربہا حتی تفعل ما امرک اللہ عز وجل ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا مین نے ظہار کیا تھا اپنی عورت کے ساتھ پھر جا پڑا مین اوسکے اوپر پہلے کفارہ دینے سے آپنے پوچھا کس سبب سے کیا تو نے یہہ کام اوس نے بیان کیا مین نے دیکھی پازیب اوسکی چاندنی مین آپنے اوسکو فرمایا اب اوسکے پاس نہ جایو جب تک نکرے تو وہ کام جسکا حکم کیا اللہ عزت اور بزرگی والے نے ف ظہار جورو کو مشابہت دینا ان کے جسم کی کسی ایک چیز کے ساتھ یعنی پیٹھہ یا پیٹ وغیرہ کے ساتھ مشابہت کرکر کہنا تو میرے حق مین ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھہ یعنی جیسی وہ مجھپر حرام ہے ویسی تو بھی مجھپر حرام ہے اسلام سے پہلے مرد اگر اپنی عورت کو کہتا تو میری ماں ہے تو ساری عمر اوسپر حرام گنتے شرع نے اسبات کو مقرر کیا لیکن اتنا فرق ہے کہ کفارہ دینے کے بعد وہ جائز ہو جاتی ہے کفارہ جبتک نہ دے تب تک حرام رہتی ہے ہمیشہ کے حرام ہونیکا حکم موقوف کیا اگر کسی نے بغیر کفارہ دینے کے عورت سے جماع کیا تو اوس نے اچھا کام نہ کیا اوسکو توبہ کرنی چاہیے اور کفارہ دیکر اوسکو ہاتھ لگاوے اور کفارہ دینے تک اوسکو اپنے حق مین حرام جانے جیسا زبان سے کہا تھا یعنی اللہ تعالی کا احسان ماننے اور شکر کرے کہ اوس نے کفارہ دینے کے بعد حلال کر دیا ورنہ تو نے تو عمر بھر اپنا گھر اوجاڑ لیا تھا **عن** عکرمۃ قال تظاہر رجل من امراتہ فاصابہا قبل ان یکفر فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما حملک علی ذلک قال رحمک اللہ یا رسول اللہ رایت خلخالہا او ساقیہا فی ضوء القمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتزلہا حتی تفعل ما امرک اللہ عز وجل ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے ظہار کیا ایک آدمی نے اپنی عورت سے پھر صحبت کی اوس سے کفارہ دینے کے پہلے پھر ذکر کیا

یہہ حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا کونسی چیز تہی جسنے یہہ کام کرادیا تجھسے وہ بولا رحم کرے خدا تعالی آپ پر یارسول اللہ دیکہی مین نے خلخال یعنی کڑی اوسکے پاؤن کی یا کہا دیکہی مین نے پنڈلیین اوسکی چاندنی مین یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور رہ اوس سے جبتک کہ کرے تو وہ کام جو حکم کیا تجھکو اللہ عزت اور بزرگی والے نے عکرمہ قال ان رجل جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ انہ ظاہر من امراتہ ثم غشیہا قبل ان یفعل ما علیہ قال ما حملک علی ذلک قال یا نبی اللہ رایت بیاض ساقیہا فی القمر قال فتبسم صلی اللہ علیہ وسلم فاعتزلہا حتی تقضی ما علیک قال اسحاق فی حدیثہ فاعتزلہا حتی تقضی ما علیک واللفظ لمحمد قال ابو عبد الرحمان المرسل اولی بالصواب من المسند واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ترجمہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا یا نبی اللہ اس شخص نے ظہار کیا تہا اپنی جورو سے پہر اوس نے صحبت کرلی کفارہ دینے سے پہلے آپنے فرمایا اوسکو کاہے کو کیا تو نے یہہ کام اور کس نے کہا تجھکو ایسی بات کرنے کے لیے وہ کہنے لگا اے نبی اللہ کے مجھکو نظر پڑین گوری پنڈلیین اوسکی چاندنی مین آپنے فرمایا اوسکو دور رہ اوس سے جبتک ادا کرے تو جو کچھ تیرے ذمے پر ادا کرنا اوسکا ضرور ہے اب کتاب کے مصنف رح فرماتے ہین اسحاق اپنی حدیث مین فاعتزلہا فرمایا ہے اور لفظ اس حدیث کے محمد کے ہین اور مصنف رح فرماتے ہین اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح اور اولی ہے مسند ہونے سے اور اللہ سبحانہ تعالی زیادہ دانا ہے ف یعنی یہہ حدیث مسند ابن عباس سے اور مرسلا عکرمہ سے دی ہے اور مرسلا روایت صحیح ہے بہ نسبت مسند کے عن عائشۃ انہا قالت الحمد للہ الذی وسع سمعہ الاصوات لقد جاءت خولۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشکو زوجہا فکان یخفی علی بعضہا فانزل اللہ عز وجل قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا وتشتکی الی اللہ واللہ یسمع تحاورکما الآیۃ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا بیوی عائشہ نے شکر ہے اللہ کا جو سنتا ہے تمام آوازون کو آئی خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکوہ کیا اپنے خاوند کا یعنی اوسکے ظہار کرنے سے گہر اور بچے خراب اور تباہ ہوئے اور جیہا تی تھی وہ اپنی گفتگو مجھسے تب اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہہ آیت قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا وتشتکی الی اللہ واللہ یسمع تحاورکما ان اللہ سمیع بصیر یعنی سن لی اللہ نے بات اوس عورت کی جو جھگڑتی ہے تجھسے اپنے خاوند بیزار جھینگتی ہے اللہ کے آگے اور اللہ سنتا ہے سوال وجواب تم دونون کا بیشک اللہ سنتا ہے دیکہتا اسکے لگے اللہ جل ثناء نے ظہار کا اور اسکے کفارے کا بیان فرمایا ہے ف یہہ عورت بہت خوبصورت تہی ایک بار نماز پڑہتی تہی جب سلام پہیرا تو اسکے خاوند اوس بن صامت نے خواہش کی اوس نے نہ مانا خاوند نے غصہ ہوکر اوس سے ظہار کرلیا **باب ما جاء فی الخلع**

باب خلع کے بیان میں عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ایما امرأۃ سألت زوجہا طلاقا فی غیر ما بأس فحرام علیہا رائحۃ الجنۃ وقال المنافقات ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاوند سے کشیدہ رہنے والیاں اور خلع کرنیوالیاں منافق اور دغا باز ہی ہونا چاہتے ہیں خلع کہتے ہیں عورت اپنا حق مرد کو چھوڑ دے اور کہے کہ تو مجھ کو چھوڑ دے یعنے طلاق دیدے مجھکو اور وہ حق چاہئے مہر ہو یا کچھ اور چیز ہو اور حسن جو شاگرد ہیں ابو ہریرہ کے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا ہمیں نے کسی سے یہ حدیث نہیں سنی اور کتاب کے مصنف فرماتے ہیں حسن نے ابو ہریرہ سے کچھ نہیں سنا غرض اس حدیث میں محدثین کو کلام ہے عن حبیبۃ بنت سہل انہا کانت تحت ثابت بن قیس بن شماس وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصبح فوجد حبیبۃ بنت سہل عند بابہ فی الغلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذہ قالت انا حبیبۃ بنت سہل یا رسول اللہ فقال ما شأنک قالت لا انا ولا ثابت ابن قیس لزوجہا فلما جاء ثابت ابن قیس قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ حبیبۃ بنت سہل وذکرت ما شاء اللہ ان تذکر فقالت حبیبۃ یا رسول اللہ کل ما اعطانی عندی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لثابت خذ منہا فاخذ منہا وجلست فی اہلہا ترجمہ حبیبہ بنت سہل سے روایت ہے تھی وہ جورو ثابت بن قیس کی حبیبہ بنت سہل بیان کرتی ہیں نکلے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع صبح صادق میں طرف خانہ کی ملی حبیبہ آپکے دروازے کے نزدیک آپنے فرمایا کون ہے تو حبیبہ نے کہا میں حبیبہ بنت سہل ہوں آپنے کہا کیوں کیا ہوا کاہے کو آئی حبیبہ نے کہا میری اور میرے خصم ثابت بن قیس کی نہیں بنتی جب ثابت بن قیس آپنے فرمایا یہ حبیبہ بنت سہل کچھ کہتی تھی جو کچھ اللہ نے چاہا اسکی زبان سے نکلا حبیبہ جھٹ کہنے لگی یا رسول اللہ جو کچھ اس نے مجھکو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپنے فرمایا ثابت بن قیس کو لے لے اسکو یعنی تو اپنی چیز اس سے واپس کرلے ثابت بن قیس نے آپکے فرمانے کے موجب لے لیا اس سے اپنا دیا ہوا مال اور بیٹھ رہی حبیبہ اپنے گھر والوں میں یعنی ثابت بن قیس کے گھر سے چلی گئی عن ابن عباس ان امرأۃ ثابت ابن قیس اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ثابت ابن قیس ما اعیب علیہ فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ حدیقتہ قالت نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقہا تطلیقۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی جورو ثابت بن قیس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی مجھے غصہ اور ناراضی نہیں ثابت بن قیس کی خصلت اور دین کی طرف سے لیکن اسلام میں کفر اور ناشکری کرنا برا جانتی ہوں آپنے فرمایا تو اسکا باغ واپس کردیگی وہ کہنے لگی ہاں واپس کردونگی آپنے ثابت بن قیس کو فرمایا تو لے لے اپنا باغ اور طلاق دیدے

اوسکو ایک طلاق قضا وہ بلغ ثابت بن قیس نے اوسکو مہر مین دیا تہا اسلام مین نفر کرنا یہہ کہ عورت ناشکری اور قصور کرے مرد کی فرمانبرداری مین ثابت بن قیس بدصورت تہی اسکا جی اون سے نفرت کرتا تہا ایماندار بیوی تہی سمجہکر کہ اس نفرت مین مرد کی نافرمانی ہوجاویگی اور مرد کی نافرمانی کرنا خدا کو ناراض کرنا ہے اور خدا کی ناراضگی لینے والیکا کہان ٹہکانا ہے عکرمہ ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع ید لامس قال غربہا ان شئت قال انی اخاف ان تتبعہا نفسی قال استمتع بہا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر کہنے لگا میری عورت ایسی ہے جو ہاتہہ لگا وہی اوسکے ہاتہہ کو روکتی نہین آپنے فرمایا تو اوسکو طلاق دیدے مرد نے کہا مین ڈرتا ہون میری جان اوسکی پیچہے نہ جاوے یعنے اوسکی طرف میرا دل بیکار رہے گا بسبب بےصبری کے کہین گناہ مین جا پڑونگا آپنے فرمایا ایسا نہین ہوسکتا تو تو اوسکو اپنے برتاوے مین رکہے قولہ ید لامس ہاتہہ لگانے والے کے ہاتہہ کو منع نہین کرتی اس بات کے کہنے سے غرض مرد کی یہہ ہے کہ عورت بےاحتیاط اور بےپردہ ازنا کی طرف اشارہ نہین اگر زنا کار ہوتی تو آپ لعان کا حکم کرتے بروقت انکار کرنیکے اور بعضون کے نزدیک فاسقہ عورت کو طلاق دیدینا واجب نہین ایسی شخص کو جو صبر نکرسکے اس عورت کے بغیر اور بیاوے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی بڑا بےصبر تہا اسی واسطے آپنے فرمایا تو اپنے کام مین لا اوسکو عکرمہ ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ان تحتی امرأۃ لا ترد ید لامس قال لقہا قال انی لا اصبر عنہا قال امسکہا قال ابو عبد الرحمن ہذا خطأ والصواب مرسل ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا یا رسول اللہ میرے نکاح مین ایک عورت ہے نہین جہٹکتی ہاتہون کو کسی جیسا کوئی اوسکو ہاتہہ لگاتا ہے آپنے فرمایا طلاق دیدے اوسکو اوس نے کہا مین صبر نہین کرسکتا اوسکے سوا آپنے فرمایا روک اوسکو قولہ روک اوسکو یعنی حفاظت اور نگہبانی کرا اوسکی اور منع کرا اوسکو اسطرح سے کہ ایسا نکیا کرے اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہین یہہ حدیث مرسل ہے متصل ہونا اسکا خطا ہے اور غلط

باب بدء لعان

لعان کے شروع ہونے کا اور اسکا ہونیکا بیان عکرمہ عاصم بن عدی قال جاء فی عویمر رجل من بنی العجلان قال ای عاصم ارایتم رجلا رای مع امرأتہ رجلا ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل یا عاصم سل لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وکرہہا حتی جاء عویمر فقال ما صنعت فقال صنعت انک لم تاتنی بخیر کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وعابہا قال عویمر واللہ لا انتہی حتی اسئل عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل اللہ فیک وفی صاحبتک فات بہا قال سہل فتلاعنا وانا مع الناس عند رسول اللہ

قولہ فلان

صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بہا فلاعنا فقال یا رسول اللہ واللہ لئن امسکتہا لقد کذبت علیہا

فطلقہا ثلثا قبل ان یامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانت سنۃ المتلاعنین

مرجمہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا عویمر بنی عجلان مین سے (نام ہے قبیلے کا) کہنے لگا اے عاصم کیا کہتے ہو تم اس مسئلے مین دیکھا ایک آدمی نے اپنی جورو کے ساتھ غیر آدمی کو اگر مار ڈالے اس عورت کا خصم اوسکے بدلے مین اوسکو یا کیا کرے اوسکا خصم تم پوچھو میرے لیے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تم یہی مار ڈالو گے اوسکے خصم کو یا کیا کروگے عاصم تم پوچھو میرے لیے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاصم نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عیب کہا اور برا مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے پوچھنے پر پھر آئے عویمر اور کہنے لگے کیا کیا تو نے اے عاصم وہ بولے مین کیا کرون تیری بات ہی خراب ہے برا مانا اوسنے پوچھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عیب کہا مجھ پر عویمر کہنے لگے خدا کی قسم مین پوچھونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ اور گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا آپ سے آپنے فرمایا اللہ نے اوترا ہے حکم تیرا اور تیرے جورو کا بلا کر لا اوسکو سہل کہتے ہین ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سو جو وہ ہی جب لعان کیا عویمر اوس عورت کو اور لعان کیا دونون نے آپس مین اور کہنے لگا عویمر قسم کہا کر یا رسول اللہ اگر اب رکھونگا مین اوسکو تو مین تہمت لگانیوالا ٹہہرونگا یہ کہکر طلاق دیدی اور جدا کر دیا اوسکو اپنے قبضے سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بہی نہین دیا تہا اوسکو عورت کے جدا کر دینے کا راوی کہتا ہے پھر یہی عادت اور طریقہ ٹہہر گیا لعان والون کیواسطے یعنی بعد لعان کے جورو خصم جدا ہو جاوین ف عورت مرد مین لعان اسطور پر ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا کی لگا دے اور شاہد نہون اور خدا سے ڈر کر قائل بہی اپنے قصور کا کوئی نہو آخر کو حکم قاضی کے چار بار پہلے مرد گواہی دے اللہ کا نام لیکر اپنی صداقت پر پانچون بار اپنے پر آپ لعنت کرے بشرط کذب یعنی جہوٹ ہونے کی صورت مین اور اسطور پر بہی اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے مرد کے کذب پر اور پانچوین بار کہے غضب پڑے خدا کا اس عورت پر بشرط صداقت مرد کی یعنی اگر مرد اس بات مین سچا ہو تو عورت پر غضب ٹوٹے گا

اللعان بالجمل

لعان کرنا حمل ہونے کی وقت مین عن ابن عباس قال کان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العجلانی وامراتہ وکانت حبلی ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعان کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان عجلانی اور اوسکی جورو کے اور تہے عویمر عجلانی کی جورو حاملہ

باب اللعان فی قذف الرجل زوجتہ برجل معینہ

باب بیان مین لعان کے جس مین نام لیکر جہوٹا ثابت کرلے مرد اپنی عورت کے لیے یعنی نام لیوے اس مرد کا جسکے ساتھ عورت نے بدکاری کی ہے

عن عبد الاعلی قال سئل ہشام عن الرجل یقذف امراتہ فحدثنا ہشام عن محمد قال

سالت عن انس بن مالک عن ذلک وانا اری ان عندہ من ذلک علما فقال ان ہلال بن

امیۃ قذف امرأتہ بشریک ابن السحماء وکان اخو البراء ابن مالک لامہ وکان اول من لاعن
فلاعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہما ثم قال ابصروہا فان جاءت بہ ابیض سبطا
قضی العینین فہو لہلال ابن امیۃ وان جاءت بہ اکحل جعدا احمش الساقین فہو لشریک
ابن السحماء قال فانبئت انہا جاءت اکحل جعدا احمش الساقین ترجمہ عبدالاعلی سے روایت
ہے پوچھا کسی نے ہشام سے مسئلہ ایسے آدمی کے لیے جسنے بدکاری اور زنا کی تہمت لگائی اپنی جورو کو تو بیان کیا ہشام
نے اسطرح پر کہ پوچھا محمد نے انس بن مالک سے کیونکہ سب لوگ سمجھتے تھے اس مسئلہ کا علم اون کو ہے پھر بیان کیا انس رض
نے کہ ہلال بن امیہ نے قذف کیا یعنے زنا پہ ٹھیرایا اپنی جورو کو اور جس سے زنا کرتی تھی اوسکا نام شریک بن سحماء بتایا
اور یہ شریک بن سحماء بھائی تھا براء بن مالک کا مامی کی طرف سے انس بن مالک رض فرماتے ہین پہلے لعان کیا اوس نے
یعنی اس سے پہلے کسی نے لعان نہین کیا تھا تو لعان کا طریقہ اور مسئلہ اوسکے لعان کرنیسے معلوم ہوا پھر لعان کا حکم
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونون کے اور فرمایا دیکھتے رہو اوسکو اگر اوس نے بچہ سفید رنگ لمبے
ہوئے بال قضی العینین یعنی بگڑی آنکھون والا جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر تیلی پنڈلیان سرمئی آنکھین گھونگر
والے بال ہون گے تو شریک بن سحماء کا ہے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجھکو خبر پہونچی اوسنے جنا بچہ سرمئی آنکھون والا
اور گھنگر والے بال اور پتلے پنڈلیون کا ف اس حدیث اور اوپر والی حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حاملہ عورت سے حمل کے
زنائی ہونے لعان کرنا منع نہین بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرنا کچھ ضرور نہین اس حدیث اور اوپر کی حدیث کو مصنف رحمۃ اللہ
علیہ نے اسیواسطے بیان کیا ہے کہ اس مسئلہ مین علما کا اختلاف ہے **کیف اللعان** لعان کسطرح کرتے ہین **عن**
انس ابن مالک قال اول لعان کان فی الاسلام ان ہلال بن امیۃ قذف شریک ابن السحماء
بامرأتہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بذلک فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ائت بأربعۃ
شہداء والا حد فی ظہرک یرد ذلک علیہ مرارا فقال ہلال واللہ یا رسول اللہ ان اللہ عز وجل
لیعلم انی صادق ولینزلن اللہ عز وجل علیک ما یبرئ ظہری من الجلد فبینما کذلک اذ
نزلت علیہ آیۃ اللعان والذین یرمون ازواجہم الی اخر الآیۃ فدعا ہلالا فشہد اربع شہادات
باللہ انہ لمن الصادقین والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ثم دعیت المرأۃ
فشہدت اربع شہادات باللہ انہ لمن الکاذبین فلما ان کان فی الرابعۃ او الخامسۃ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفوہا فانہا موجبۃ فتلکأت حتی ظننا انہا ستعترف ثم قالت
لا افضح قومی سائر الیوم فمضت علی الیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظروہا فان جاءت
بہ ابیض سبطا قضی العینین فہو لہلال ابن امیۃ وان جاءت بہ آدم جعدا اربجا حمش الساقین

فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ فَجَاءَتْ بِهِ آدَمَ مَرْجَعًا أَرْبَعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ فِيهَا مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ الشَّيْخُ وَالْقَضِيُّ الْعَيْنِ طَوِيلُ شَعْرِ الْعَيْنِ
لَيْسَ بِمُنْتَوِحِ الْعَيْنِ وَلَا جَاحِظِهَا وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
پہلے لعان کی جو اسلام مین ہلال بن امیہ کی طرف سے واقع ہوئی کیونکہ انہون نے اپنی جورو کو شریک بن سحماء کے ساتھ
زنا کی تہمت دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسبات کی خبر کی آپنے فرمایا اوسکو چار گواہ لا ورنہ تیرے پیٹھ پر حد پڑیگی کئی بار فرمایا آپنے اوسکو ہلال نے قسم کہا کر کہا یا رسول اللہ جانتا ہے مین سچا ہون اور اللہ عزوجل اوسکی
بزرگی والا تیرے حکم کو اتاریگا جسکے سبب سے میری پیٹھ بچائی جاویگی قعینون سے پہر اسیطرح رہی یہہ بات یکایک اوتری
یہ آیت لعان کی وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ
أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ
وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ
غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ترجمہ یعنی جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورؤن کو اور شاہد نہون اونکی پاس سوائے
اپنی جان کے تو ایسے شخص کو یون گواہی دینا چاہیے چار گواہیون اللہ کا نام لیکر اور کہے مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچوین
بار کہے اللہ کی پھٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ ہو جھوٹا اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے
نام کی مقرر وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچوین بار یہہ کہے کہ اللہ کا غضب ہو اس عورت پر اگر وہ سچا ہے راوی فرماتے ہین
پہر ہلال کو اوسنے گواہیون دین چار گواہیون اللہ کے نام کے ساتھ وہ شخص یعنے ہلال سچا ہے اسبات مین اور پانچوین بار کہا اسپر
کی پھٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہے پہر ہلائی گئی عورت اوسنے بھی چار گواہیون دین اللہ کے نام کے ساتھ راوی
فرماتے ہین جسنے یہہ حدیث بیان کی ہے پانچوین بار یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیراؤ اس عورت کو کیونکہ یہہ گواہی سبب
خرابی کا ہوگی اوسکے مقیمین یعنے غضب اللہ کا خالی نجائیگا حدیث کے راوی بیان کرتے ہین توقف کیا اوس عورت نے
یہانتک ہوا کہ کچھہ سمجھی لیکے فرمانے کو اور آپ وہ قرار کریگی آخر یہہ کہا نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ہمیشہ کے
لیے یہہ کہکر قسم پوری کرلے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہو اس عورت کو اگر پیدا ہوا اسکو بچہ سفید
رنگ چوٹی ہوئی ہال قضی العینین یعنی بگری ہوئی آنکھہ والا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر پیدا اوسنے بچہ گندم گون
یعنی کہلے رنگ کا بھیدہ بالون والا سیانہ قد کا اور پتلی پنڈلیون والا تو وہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے راوی بیان
کرتے ہین اوسنے بچہ گندم رنگ کہونکر بال والا سیانہ قد پتلی پنڈلیون کا اوسکے جننے کے بعد آپ نے فرمایا اگر نہ ہوتا وہ حکم
اللہ کی کتاب مین ہے تو دیکھتے تم مجھکو کیا حال کرتا مین اوس عورت کا قال امام نسائی نے کہا قضی العینین
یہہ کہ آنکھون کے بال لمبے ہون اور آنکھین کہلی اور بڑی ہون جب لڑکا شریک کی صورت کا ہوا تو عورت پر گمان غالب ہوا

زنا کا پر حکم شرع ظاہر پر ہے اسلئے سزا نہین ہو سکتی **باب قول الامام اللھم بین** امام کے اللھم بین کہنے کا بیان **عن ابن عباس انہ قال ذکر التلاعن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم** ابن عدی فی ذلک قولا ثم انصرف فاتاہ رجل من قومہ یشکو الیہ انہ وجد مع امرأتہ رجلا قال عاصم ما ابتلیت بھذا الا بقولی فذھب بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالذی وجد علیہ امرأتہ وکان الرجل مصفرا قلیل اللحم سبط الشعر وکان الذی ادعی علیہ انہ وجدہ عند اھلہ ادم خدلا کثیر اللحم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بین فوضعت شبیھا بالرجل الذی ذکر زوجھا انہ وجدھا عندھا فلا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھما فقال رجل لابن عباس فی المجلس اھی التی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو رجمت احدا بغیر بینۃ رجمت ھذہ قال ابن عباس لا تلک امرأۃ کانت تظھر فی الاسلام الشر ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر ہوا لعان کا نزدیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے عاصم بن عدی نے ایک بات اس ذکر مین یعنی کچھ حال بیان کیا اور پھر گئے پھر آیا اونکے پاس ایک آدمی اونکی قوم کا شکایت کرتا ہوا اسبات کی کہ پایا اوس آدمی نے اپنی جورو کے ساتھ کسی آدمی کو عاصم یہہ بات سنکر کہنے لگے اس بلا مین پڑا ہون اپنی بات کی سبب سے پھر لیگئے اوسکو عاصم بن عدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ماجرا جو گذرا تہا اوسکی عورت کے ساتھ اور اس جورو والے مرد کا حلیہ اسطرح کا تہا زرد رنگ چہرہ یا بدن سیدہے بال اور جس پر دعوی کیا تہا اوسکا حلیہ ایسا تہا موٹی موٹی پنڈلیین اور بدن گوشت بہرا ہوا خوب تیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللھم بین یعنے اے اللہ تو ظاہر کردے اسباب کو راوی بیان کرتا ہے جب اوس عورت سے بچہ پیدا ہوا تو اوسی آدمی کی شکل پہ پیدا ہوا جسکا نام لیا تہا اوس عورت کے خصم نے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون کو لعان کرنیکا اور حسن مجلس عبداللہ بن عباس نے یہہ حدیث بیان کی اوس مجلس مین کسی آدمی نے کہا یہہ وہی عورت تہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اگر مین رجم کرتا کسی بغیر گواہی کے تو رجم کرتا مین اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا نہین یہہ عورت تو وہ تہی جو اسلام مین بدنام تہی (یعنی بدکاری سے مگر گواہی یا اقرار سے ابہی ثبوت نہ تہا) **عن ابن عباس انہ ذکر التلاعن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم بن عدی فی ذلک قولا ثم انصرف فلقیہ رجل من قومہ فذکر انہ وجد مع امرأتہ رجلا فذھب بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالذی وجد علیہ امرأتہ وکان ذلک الرجل مصفرا قلیل اللحم سبط الشعر وکان الذی ادعی علیہ انہ وجدہ عند اھلہ ادم خدلا کثیر اللحم جعدا قطط فقال رسول اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بین فوضعت شبیھا بالذی ذکر زوجھا انہ وجدہ عندھا
فلاعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل لابن عباس فی المجلس اھی التی قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو رجمت احدا بغیر بینۃ رجمت ھذہ قال ابن عباس لا تلک
امراۃ کانت تظھر السوء فی الاسلام ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر کیا گیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لعان کرنیکا تو تمام بن عدی اس ذکر مین کہجہ بولی اور لوٹ گئے پہر بلا اونکو اونکی
قوم کا ایک آدمی اور ذکر کیا اوس نے کہ اس آدمی نے اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکہا ہے یہہ بات منکر تمام
بن عدی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور بیان کیا وہ حال جو گذرا تہا اوسکی عورت کے ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی بیان کرتا ہے تہا وہ مرد یعنی جورو والا زرد رنگ کا اور دبلا اور سیدہی بالون والا اور جسپر
اوس نے دعوی کیا تہا گہنوان رنگ کا اور پنڈلیون گوشت بہری اور فربہ آدمی تہا اور تہے بال اوسکے چہوٹے
چہوٹے گہنگرو والے چہلے دار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم بین آگے حدیث تو بیان کرا اس حال کو راوی
بیان کرتا ہے جبا اوس عورت نے بچہ اوس مرد کی شکل کا جسکا ذکر کیا تہا اوس عورت کے خصم نے پہر لعان کرا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونون کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس مجلس مین یہہ بات بیان کی
اوس مجلس مین سے ایک آدمی نے پوچہا کیا یہہ وہی عورت ہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا
اگر رجم کرتا مین کسی کو بغیر گواہون کے تو رجم کرتا مین اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہین وہ عورت
اور تہی جو شہر پہلاتی تہی اسلام مین ف یعنی مسلمان ہوکر برے کام کرتے تہے اور مسلمانون کو بدنام کرتے تہے
پر اوسپر ثبوت نہ تہا گواہون سے **باب الامر بوضع الید علی فی المتلاعنین عند الخامسۃ** باب حکم کرنیکا ساتہ کے لئے کہ رکہا جاوے ماتہہ موہنہ پر لعان کرنیوالے کے پانچوین بار عن
ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا حین امر المتلاعنین ان یضع یدہ
عند الخامسۃ علی فیہ وقال انہا موجبۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب حکم کیا دو آدمیون کو لعان کرنیکا اوسوقت اوسکے موہنہ پر ماتہہ رکہدینا کیونکہ پانچوین بار کی گواہی ثابت کردیتی
ہے خدا کے عذاب کو ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کسمی اور کوشش کرنا چاہیے اس امر مین کہ حلف
یعنے قسم کہانیسے اونکو منع کرے خصوصا پانچوین قسم مین کیونکہ اوسکے سبب سے دنیا اور آخرت کی خرابی ہے دنیا
کی تو ظاہر ہے کہ گہر برباد ہوتا ہے اور آبرو نہین رہتی اور عورت کے منہہ پر ماتہہ رکہنا اس حدیث مین صاف نہین
معلوم ہوتا ہے اگرچہ ضمنا نکلتا ہے اور حلف کیسی کرانا چاہیے وہ بعضی روایتون مین اس طرح پر ثابت ہوتا
ہے مین قسم کہاتا ہون اللہ کی جسکے سوائے کوئی سچا معبود نہین بیشک مین سچا ہون اور اسطرح عورت بہی

کہے لیکن پانچویں بار مرد اپنے پر لعنت کرے اور عورت نے اپر خدا کا غضب بے جھوٹ کہنی کی صورت میں بیان کیا ہے

عِظَةِ الْاِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ

باب بیان میں آیات کی مرد اور عورت کو امام نصیحت کرے لعان کرنے کے وقت عن سعید بن جبیر یقول سئلت عن الملاعنین فی امارۃ ابن الزبیر ایفرق بینھما فما دریت ما اقول فقمت من مقامی الی منزل ابن عمر فقلت یا ابا عبد الرحمن ایفرق بینھما قال نعم سبحان اللہ ان اول من سال عن ذلک فلان ابن فلان فقال یا رسول اللہ ارایت ولم یقل عمر ارایت الرجل متا یری علی امراتہ فاحشۃ ان تکلم فامر عظیم وقال عمر وانی امرا عظیما وان سکت سکت علی مثل ذلک فلم یجبہ فلما کان بعد ذلک اتاہ فقال ان الامر الذی سالتک ابتلیت بہ فانزل اللہ عز وجل ھؤلاء الایات فی سورۃ النور والذین یرمون ازواجھم حتی بلغ والخامسۃ ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصادقین فبدا بالرجل فوعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب اللہ الدنیا اھون من عذاب الاخرۃ فقال والذی بعثک بالحق ما کذبت ثم ثنی بالمراۃ فوعظھا وذکرھا فقالت والذی بعثک بالحق انہ لکاذب فبدا بالرجل فشھد اربع شھادات باللہ انہ لمن الصادقین والخامسۃ ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمراۃ فشھدت اربع شھادات باللہ انہ لمن الکاذبین والخامسۃ ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصادقین فرق بینھما

ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا مجھسے کسینی مسئلہ لعان کرنیوالون کا کیا اون دونون مین جدائی اور تفریق کی جاتی ہے بعد لعان کے یا نہین سعید بن جبیر فرماتے ہین میری سمجھ مین کچھ نہ آیا جو مین جواب دیتا آخر مین اوٹھا اپنی جگہہ سے اور گیا ابن عمر کے گہر اور کہا مین نے اون سے اے عبد الرحمن کے باپ کیا تفریق کیجاتی ہے لعان کرنیوالون کے درمیان یعنی لعان کرنیکے بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہیے یا نہین ابن عمر رضہ نے جواب دیا تا تفریق کرائی جاتی ہے اون دونون مین اور جواب دیگر کہا سبحان اللہ یہ مسئلہ سب سے اوّل فلانے شخص کے بیٹے نے پوچھا تہا ابن عمر رضہ نے اوسکا نام نہ لیا اور وہ شخص عویمر عجلانی تہی ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اوس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ فرمایئے اگر دیکھے ہم مین سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی جورو کے ساتھہ بدکام کرتے ہوئے اگر وہ جورو والا کچھہ بولے تو بڑی آفت کی بات ہے اور اگر چپکا رہے تو ایسی بدبات پر چپکا رہا نہیں اوسکو کچھہ جواب نہ دیا شاید اپنے جواب سے اوسطی نہ مانا ہو کہ پہلے سے مسئلہ پوچھتا ہے بلا ضرورت پھر دوبارا آیا وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا جو بات مین نے آپ سے دریافت کی تہی اوس بلا مین خود ہی مبتلا ہوا ہون پھر اوتارین اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہ آیتین سورت نور کی یعنی والذین یرمون ازواجھم سے لیکر ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصادقین تک

راوی بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نصیحت فرمانے لگے اوس مرد کو فرمایا کہ عذاب اور تکلیف دنیا کی بہت آسان اور کم ہے بہ نسبت آخرت کی وہ آدمی اپکی نصیحت کو سنکر کہنے لگا قسم ہے اوسکی جسنے تمکو حق بات دیکر بھیجا میں جھوٹ نہین کہتا پھر عورت کو فرمایا اور نصیحت کی اور یاد دلائین اوسکو باتین خوف کی وہ عورت بھی یون کہنے لگی قسم ہے اوسکی جسنے آپکو حق دین دیکر بھیجا بیشک مرد جھوٹا ہے اس نصیحت کرنیکے بعد مرد نے گواہی دینا شروع کی اور چار مرتبہ اوس نے چار گواہیان اللہ کے نام کے ساتھ اور پانچوین بار مین اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ یعنی اللہ کی پھٹکار ہو اس پر اگر اس نے جھوٹ کہی ہو یہ بات پھر عورت نے بھی چار گواہیان دین اللہ کے نام کے ساتھ اور پانچوین بار مین کہا اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ یعنی خدا کا غضب اوترے اس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر جدائی کرادی درمیان اون دونونکے ف اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ امام کو جائز ہے کہ لعان کرنیوالون کو نصیحت کرے اور اونکو ڈراوے اونکو عذاب الٰہی سے **بَابُ الْتَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ** لعان کرنیوالون کے درمیان تفریق اور جدائی کرنیکا بیان **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب نے لعان والون کے درمیان جدائی نکرائی یعنی لعان کرنیکے مرد اور عورت دونون ایک ساتھ ہی رہنے دیے اون مین جدائی نکرائے تو سعید بن جبیر نے ابن عمر رض کے روبرو یہہ ذکر کیا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی بہن مین تفریق کرائی تہی یعنی تفریق کرانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے **بَابُ اِسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ اللِّعَانِ** تو بہ لینا لعان کرنیوالون سے بعد لعان کرنیکے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَيُّوْبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اِنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْئًا لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُ بِهٖ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَنْتَ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهِيَ اَبْعَدُ مِنْكَ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے کہا ابن عمر سے کسی آدمی نے زنا کار کہا اپنی جورو کو ابن عمر رض نے اوسکے جواب مین کہا جدائی کرائی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان بھائی اور بہن بنی عجلان کے اور کہا تہا اللہ جانتا ہے کوئی ایک تو تم مین سے جھوٹا ہے اگر تم مین سے کوئی توبہ کرتا ہو اچھا ہے تین بار فرمایا مگر دونون نے انکار کیا تو جدائی کردی اون دونون مین اور کہا پوچھا اوس لعان کرنیوالے مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میرا مال ہے اس عورت کے نزدیک وہی مجھکو ملیگا یا نہین آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تو اپنے کام مین لاچکا ہے اس عورت کو وہ مال اوسکے بدلے مین گیا اور اگر تو جھوٹا ہے پھر وہ مال لینا اور تو اس

کرنا بعید ہے تجھ سے یعنی آپنے کام مین لایا یا وسکو اور تہمت لگائی پہر بہی مال کی طمع کرتا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لعان کے بعد اور تفریق سے پہلے توبہ کرنا جائز ہے اِجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ لعان کرنیوالون کا جمع ہونا

عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ حَاسِبُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ اللّٰهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے پوچھا مین نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنیوالونکا مسئلہ ابن عمر رضہ نے جواب دیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد لعان کرنیوالون کو حساب تمہارا خدا کے اوپر ہے یعنی وہ تمکو سمجھ لیگا کوئی ایک تو تم مین سے جھوٹا ہے دونو تو سچے نہین ہو سکتے اور فرمایا مرد کو تجھکو اسکی طرف کسی بات مین یعنی تیرا اسپر کچھ تصیین ہیلا اوس مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال ہے اسپر آپنے کہا تیرا کچھ نہین اس کے نزدیک یعنی تو اس سے کسی چیز کے لینے کا مستحق نہین کیونکہ اگر تو سچا ہے تو شرم کی چیز حلال ہوئی تیرے لئے وہ مال اوسکے بدلے مین گیا اور اگر جھوٹا ہے تو مال طلب کرنا تجھکو لائق نہین اور بعید ہے تیرے شان سے ف باب کی مناسبت کا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا کے فرمانے سے ثابت ہوتی ہے ایک معنی تو یون ہوئے کہ تیرا اس پر اب زور نہین چل سکتا کیونکہ یہ تو قسم کہا کر بیٹھی ہوگئی اس معنی کے اعتبار سے لعان کے کرنیسے تفریق ہو جانا یا تفریق کا واجب ہونا نہین نکلتا مان اگر یون کہین تیری اسپر راہ نہین یعنی تیرے قبضے سے باہر ہوگئی اور تیرے اوپر حرام ہوگئی ہمیشہ کو تو البتہ باب کی مناسبت نہین پائی جاتی لیکن لفظ عام ہونیکے سبب سے یہہ بات نکلتی ہی اسواسطے باب مین یہانتک ذکر کیا گیا بَابُ نَفْيِ الْوَالِدِ بِاللِّعَانِ وَلَدَ امْرَاَتِهٖ یا مرد نفی اور انکار کرنا لڑکیکا بسبب لعان کے اور سپرد کر دینا لڑکے کو اوسکی ماں کے پاس عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتِهٖ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد مین اور جدائی ڈالدی درمیان اون دونون کے یعنی توڑ ڈالا نکاح اونکا اور ملحق کیا اوسکی ماں کے ساتھ بَابُ اِذَا عَرَّضَ بِاَمْرَاَتِهٖ وَسَكَتَ فِيْ وَلَدِهٖ وَاَرَادَ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی طرف کا اپنے لڑکے کے پیرایہ مین لیکن ظاہر مین لڑکے کا انکار نکرے اور دلمین ہو ارادہ انکار کرنا ایسے شخص کا کیا حکم ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرٰى اَتٰى ذٰلِكَ قَالَ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام پاس اور کہنے لگا میری عورت نے جنا ایک لڑکا کالے رنگ کا آپنے پوچھا اوس سے تیرے پاس اونٹ بھی ہین اوس نے کہا ہان ہین آپنے فرمایا کس رنگ کے ہین کہا لال رنگ کے ہین آپنے فرمایا اونمین خاکی بھی کوئی ہے اوس نے کہا ہان البتہ خاکی رنگ کے بھی ہین پھر آپنے فرمایا وہ خاکی رنگ تیرے نزدیک اور تیری سمجھ مین کہانسے آیا اوس نے کہا کسی رگ نے کھینچا ہوگا اسکو بھی ف مرد کا ارادہ یہہ تھا کہ مین تو گورا ہون یہہ کالا لڑکا پیدا ہوا اگر میرا ہوتا تو گورا ہوتا تو گویا اشارت کی کہ عورت نے بدکاری کی ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جانور کی مثال دیکر سمجھا دیا اور آپنے اسطرح پر بیان کرنیکو قذف نہ ٹھہرایا معلوم ہوا کہ قذف بی صاف صاف بیان کرنیکے ثابت نہین ہوتی اور اوس آدمی نے یہہ بات جو کہی کہ کسی رگ نے کھینچا ہوگا یعنی کوئی اونٹ اوسکی نسل مین کا جاوپر کیطرف سے خاکی رنگ کا ہوگا عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل من بنی فزارۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی ولدت غلاما اسود وھو یرید ان ینتفی منہ فقال ھل لک من ابل قال نعم قال ما الوانھا قال حمر قال ھل فیھا ورق قال فیھا ورق قال فانی ترى ذلک قال لعلہ ان یکون نزعہ عرق قال فلعل ھذا ان یکون نزعہ عرق قال فلم یرخص لہ فی الانتفاء ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے مین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا میری عورت نے ایک لڑکا جنا ہے اور وہ لڑکا کالی رنگ کا ہے آپنے پوچھا اوس فزاری سے تیرے یہان اونٹ ہین اوسنے کہا ہین آپنے کہا کیا رنگ ہین اونکے اوس نے عرض کیا سرخ رنگ ہین آپنے فرمایا اونمین کوئی خاکی رنگ کا بھی ہوگا دیکھہ اور غور کر کہانسے آیا وہ رنگ اوس مین اوس نے عرض کیا کسی رگ نے کھینچا ہوگا اوسکو آپنے فرمایا شاید اسکو بھی یعنی تیرے لڑکے کو کسی رگ نے کھینچا ہوا پنے طرف اوی بیان کرتا ہے آپنے لڑکے سے انکار کرنیکی رخصت نہ دی اوسکو ف جس ارادی اور خیال سے اوس نے یہہ بات کہی تھی آپنے اوسکو رد کر دیا اور اوسکے فہم کے موافق اوسکی تسلی بھی کر دی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قام رجل فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ذلک کان ذلک قال ما ادری قال فھل لک من ابل قال نعم قال فما الوانھا قال حمر قال فھل فیھا من اورق قال فانی کان ذلک قال ما ادری یا رسول اللہ الا ان یکون نزعہ عرق قال وھذا لعلہ نزعہ عرق فلم یجعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا لا یجوز لاحد ان ینتفی من ولدہ ولد علی فراشہ الا ان یزعم انہ رای فاحشۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو کہرا ایک آدمی اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرے یہان ایک بچہ پیدا ہوا ہے حبشی غلام کی صورت کا ہے یعنی کالا رنگ ہے اوسکا آپنے فرمایا کہانسے آیا ہے کالا رنگ اوسکا اوسنے کہا نہین معلوم کہا اپنے کیا رنگ ہین اونکے اوس نے عرض کیا

لال رنگ کے ہین آپنے فرمایا کوئی خاکی رنگ کا ہی اون مین ہے ..... کہا
اوس نے خاکی رنگ کے بہی اونٹ ہین اوسمین آپنے فرمایا وہ خاکی رنگ کہانسے آیا اون مین کہا اوس نے معلوم نہین کہان
سے آیا لیکن کسی رگ نے کہینچا ہوگا اوسکو راوی بیان کرتا ہے اسیواسطے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ
کہ نہین جائز ہے مرد کو انکار کرنا لڑکے سے جو پیدا ہوا اوسکی جورو سے مگر اوس وقت کہ کہے مین نے دیکہا ہے اوسکو
اور مین جانتا ہون کہ وہ فاحشہ ہے ف یعنی تعریض کرنے اور اشارت سے قذف کا حکم ثابت نہین ہوتا **باب**
التغليظ في الانتفاء من الولد اولاد سے انکار کرنیوالے پر تغلیظ اور سختی کرنیکا باب **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین نزلت ایۃ الملاعنۃ ایما امراۃ ادخلت علی
قوم رجلا لیس منھم فلیست من اللہ فی شیء ولا یدخلھا اللہ جنتہ وایما رجل جحد ولدہ وھو ینظر
الیہ احتجب اللہ عز وجل منہ وفضحہ علی رؤس الاولین والاخرین ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوتری آیت لعان کی جو عورت ملاوے ایک قوم والیکو دوسرے قوم کے لوگون مین سے
عورت کے لئے اللہ کے نزدیک نہین کچھہ چیز اور نہ داخل کریگا خدا تعالی اوسکو جنت مین اور جس مرد نے انکار کیا
اپنی اولاد کا دیکہہ بہال کر رسوا کریگا اوسکو اللہ سب لوگون کے سامنے جب موجود ہونگے پہلے زمانے اور پچہلے زمانے
کے آدمی ف ایک قوم مین دوسرے کو ملانا یعنے زنا کرنا اور اپنے خصم کی نسب مین دوسرے کا نسب ملا دینا کیونکہ لڑکا
یا لڑکی جسکی جورو کے پیدا ہوگا اوسیکا کہلائیگا یہہ تنبیہ عورت کو فرمائی اور اسیطرح اگر مرد جان بوجھہ کر کسی غرض سے
اپنی اولاد سے انکار کرے اوسکو حق مین بہی سختی کی اور بڑی رسوائی کا وعدہ دیا **باب ایجاب الولد بالفراش**
اذا لم ینفہ صاحب الفراش ملا دینا بچہ کو خاوند کے ساتھہ اگر انکار نکرے اوس بچے کا خاوند اوس عورت کا
عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الولد للفراش وللعاھر الحجر ترجمہ ابوہریرہ رضی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے بیچے اوس لڑکیکے مان ہے خواہ نکاح سے ہو خواہ لکیت
سے اور اگر حرامکار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفی سے ہے تو اوسکی قسمت مین نہیں ہے یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرامکار یا ہو
تو اوسکو سنگسار کرنا چاہئے **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الولد للفراش وللعاھر الحجر
ترجمہ ان دونو حدیثون کا ایک ہے **عن** عائشۃ قالت اختصم سعد ابن ابی وقاص وعبد بن زمعۃ فی
غلام فقال سعد ھذا یا رسول اللہ ابن اخی عتبۃ ابن ابی وقاص عھد الی انہ ابنہ انظر الی شبھہ فرای
شبھا بینا بعتبۃ فقال ھو لک یا عبد الولد للفراش وللعاھر الحجر واحتجبی منہ یا سودۃ بنت زمعۃ
فلم یر سودۃ قط ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جہگڑا کیا سعد بن ابی وقاص نے اور عبد بن زمعہ نے تہین
ایک بچے کے لئے سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ بچہ بیٹا ہے میرے بہائی عتبہ بن ابی وقاص کا میرے بہائی نے وصیت کی تہی مجہکو اور

کہا تو اپنا بھائی کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفے سے ہو دیکھ آپ شباہت اوسکی ایک نسخے مین اتنا زیادہ ہے فقال عبد بن زمعۃ اخی ولدا علی فراش ابی من ولیدتہ فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبہہ یعنی عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا پھر دیکھا آپ نے اوسکو شباہت کو تو صاف معلوم ہوئی عتبہ کی صورت اوس سے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا لڑکا ہے کیونکہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کار کو پتھر ہے اور فرمایا اپنے بی بی سودہ کو پردہ کر اوس سے سودہ زمعہ کی بیٹی پھر نہین دیکھا اوس نے سودہ کو کبھی عن عبد الملک ابن الزبیر دل کانت زمعۃ جدۃ یزید بن ابی سفیان وکان معاویۃ اخر یقع علیہا فجاءت بولد شبہ الذی کان یظن بہ فمات زمعۃ وہی حبلی فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولد للفراش واحتجبی منہ یا سودۃ فلیس لک بأخ ترجمہ عبد الملک بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زمعہ کی ایک لونڈی جسکے ساتھ ہم بستر ہوا کرتا تھا اور زمعہ کو بھی ظن تھا کہ اس لونڈی کے ساتھ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے آخر اوسکو ایک لڑکا پیدا ہوا اوسی شخص کی صورت پر جسکا اوسکو ظن تھا اور زمعہ اوس لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے مر گئی تھی یہ قصہ ذکر کیا بیوی سودہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپنے فرمایا بچہ فرش والے کا ہے اور تو پردہ کر اوس سے اے سودہ کیونکہ وہ تیرا بھائی نہین ف زمعہ کے بیٹے نے اوس لڑکے کو اپنا بھائی کہا اسواسطے دور زمانی کے والی کو نہ دیا اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مالک اگر انکار نکرے اور یہ نہ کہے کہ بچہ میرا نہین تو اوس بچے کو اوسکی مانکی تابع کرتے ہین یعنے جسکے ملک مین اوسکی ماں ہے اوسکی ملک مین بچہ بھی رہیگا اگرچہ سیاق باب سے معلوم ہی ہوتا ہو کہ اسکا تعلق نہین عن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الولد للفراش وللعاہر الحجر وقال ابو عبد الرحمن ولا اعلم ہذا الا عن عبد اللہ بن مسعود واللہ تعالی اعلم ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ فرش والے کے تابع ہے اور حرام کار کو پتھر ہے اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہین کہ میرے گمان مین عبد اللہ بن مسعود ہی ہین **باب فراش الامۃ** لونڈی کے فراش ہونیکے بیان مین عن عائشۃ اختصم سعد بن ابی وقاص وعبد بن زمعۃ فی ابن زمعۃ قال سعد اوصانی اخی عتبۃ اذا قدمت مکۃ فانظر الی ابن ولیدۃ زمعۃ فہو ابنی فقال عبد ابن زمعۃ ہو ابن امۃ ابی ولد علی فراش ابی فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبہا بینا بعتبۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولد للفراش واحتجبی منہ یا سودۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جھگڑی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ پسمین سعد کہتے تھے میرے بھائی عتبہ نے وصیت کی تھی مجھکو جب مین آیا مکے مین اور کہا مجھکو دیکھہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو وہ میرا بیٹا ہے اور عبد بن زمعہ نے بیان کیا وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جنا اوس نے اوسکو میرے باپ کی ملکیت اور فراش

مین پھر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صحبہ کی مشابہت دیکھی اوسمین پھر فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عید اور کہا ہے جسکے لئے فراش ہے آپنے اوسکو سودہ کا بھائی قرار دیا پر احتیاطاً سودہ کو حکم دیا پردے کا کیونکہ
تمہارا کا الشبہ فیہ فی حدیث زیاد بن ابی سفیان قرعہ یعنے پانسا ڈالنے کا جب تنازع اور جھگڑا
کریں لوگ کسی بچے مین اور ذکر اختلاف کا جو بیان کیا ہے شعبی کے شاگردون نے زید بن ارقم کی روایت مین
عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ
أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا ثُمَّ سَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ وَأَلْحَقَ
الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ کہ ترجمہ زید بن ارقم رضہ سے روایت ہے حضرت علی پاس تین آدمی آئے یمن مین جنہون نے
ایک عورت سے جماع کیا تہا ایک ہی طہر مین آپنے دو دو کو الگ کرکے پوچہا کہ تم تیسرے کے لئے اس لڑکے کا اقرار کرو
اونہون نے نہ مانا پہر دوسرے دو سے پوچہا اونہون نے بہی نہ مانا پہر قرعہ ڈالا اون تینون کے نام پر اور جسکے نام پر
قرعہ نکلا اوسی کو لڑکا دیدیا اور ایک ثلث دیت اوس سے اور دونون کو دلوائی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے یہان تک کہ داڑہین آپ کی کہل گئین کیونکہ قرعے کا فیصلہ ایک بے اختیاری
کا فیصلہ ہے عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ
الْيَمَنِ فَجَعَلَ يُخْبِرُهُ وَيُحَدِّثُهُ وَعَلِيٌّ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَلِيًّا ثَلَّثَ نَفَرٍ تَخَاصَمُونَ فِي وَلَدٍ قَدْ وَقَعُوا
عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس بیٹہے تہے اتنے مین آیا ایک آدمی آپکی خدمت مین یمن سے وہان کی خبرین بیان کرنے لگا اور باتین کرتا تہا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوندونون حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن مین ہے تہے اور کہنے لگا یارسول اللہ آئے تین شخص جہگڑتے ہوئے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کے لئے جماع کیا تہا اونہون نے ایک عورت سے ایک طہر مین پہر بیان کیا
پوری حدیث کو یعنی جو حدیث اوپر گذر چکی ہے عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ وَنَاسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَمْنِيٌّ بِالْيَمَنِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ فِي ثَلَاثَةٍ لِفَرْدٍ ادَّعَوْا
وَلَدَ امْرَأَةٍ فَقَالَ لِأَحَدِهِمْ تَدَعُهُ لِهَذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهَذَا تَدَعُهُ لِهَذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهَذَا تَدَعُهُ لِهَذَا
فَأَبَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَسَأُقْرِعُ بَيْنَكُمْ فَأَيُّكُمَا مَا بَتَّهُ الْقُرْعَةُ
فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے تہا مین نزدیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اون دنون یمن مین تہے آیا ایک آدمی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہنے لگا میں حاضر تھا ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی تین آدمی دو تینوں دعوی کرتے تھے ایک عورت کے لڑکیکا اوسوقت فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کو اونہیں سے کہا پھر دیتا ہے تو اس لڑکے کو اسکے لئے اوس نے انکار کیا پھر دوسرے کو فرمایا تو چھوڑ دیتا ہے اس بچے کو اپنے ساتھی کے لئے اوس نے بھی انکار کیا پھر تیسرے سے دریافت کیا اوس نے بخوشی کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم آپسمیں مختلف ہو اور جہکر تی ہو اور اب میں قرعہ بیچ بانٹا ڈالونگا تم میں جسکے حصے میں قرعہ آویگا اوسکو وہ لڑکا ملیگا اور اوس پر دو تہائی دیت کی پڑیگی جب یہ قصہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسے آپ یہانتک کہ نظر آئے دانت مبارک آپکے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأُتِيَ بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيهِ ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ **ترجمہ** زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو طرف یمن کی آیا اونکے پاس ایک لڑکیکا متعلق جسمیں تین آدمی جھگڑتے تھے اور بیان کی سب حدیث جو اوپر گذر چکی ہے **خَالَفَهُمْ ابْنُ كُهَيْلٍ** مخالف ہوا اونکے ابن کہیل **عَنْ** سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ الْخَلِيلِ أَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوا فِي طُهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ **ترجمہ** سلمہ بن کہیل سے روایت ہے سنا میں نے شعبی کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابی الخلیل کی روایت سے یا ابن الخلیل سے کہا اوہ حدیث یہ ہے تین آدمی شریک ہوئے ایک طہر میں پھر ذکر کیا حدیث کو اوسی طرح پر اور نہیں ذکر کیا زید بن ارقم کا اور نہ مرفوع کیا اوس حدیث کو ابو عبدالرحمن فرماتے ہیں یہی صحیح ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی زیادہ دانا ہے **ف** یعنی اس حدیث کا مرسلاً روایت کرنا ٹھیک ہے اور مسند ٹھیک نہیں ہے جیسے وہ سلمہ کے اور راویوں نے نقل کیا ہے **بَابُ الْقَافَةِ** قیافہ جاننے والوں کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ إِلَى زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے سبب چمک رہے تھے خط پیشانی کے اور فرمانے لگے تجھے معلوم ہے مجزز نے (نام ہے ایک قیافہ دان کا) دیکھا زید بن حارثہ کو اور اسامہ کو پھر کہا ان دونوں آدمیوں کے پاؤنگی وضع ایک دوسرے کے پاؤنوں کی وضع عین ملتی ہے یعنی پاؤنوں کی اجزا ایک دوسرے کے ملتے جلتے ہیں شاید وہ ملیں یا ایڑیں دونوں کی مشابہ ہونگی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَرَأَى أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هَذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ **ترجمہ**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اور خوشی میں تھے فرمانے لگے اے عائشہ کیا تجھکو معلوم نہیں مجزز مدلجی (جو قیافہ شناس تھا) آیا میرے پاس اور اوسوقت اسامہ بن زید میرے ہمراہ موجود تھے اوس قیافہ شناس نے دیکھا اسامہ بن زید کو اور زید کو اور اونکے پاؤن کو سو نہ چادر سے ڈھکا ہوا تھا اور پاؤن کھلے ہوئے تھے اوس قیافہ شناس نے کہا یہ پاؤن ایک دوسرے میں سے پیدا ہوئے ہیں ف یعنی ایکدوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں یہ باپ تھی اور اسامہ اون کی بیٹے تو بیٹے کے پاؤن باپ سے ملتی ہے قیافہ شناس نے پہچان لیا **اِسْلَامُ مَرَاحِلِ الرَّوَحِیْنِ وَتَخْیِیْرُ الْوَلَدِ** خصم اور جورو دونوں میں سے کوئی مسلمان ہوجاوے اس باب میں اوسکا بیان ہے اور لڑکے کو اختیار دینا اوسکا بھی بیان ہے **عَنْ** عَبْدِ الْحَمِیْدِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُہٗ اَنْ تُسْلِمَ فَجَاءَ ابْنٌ لَّھُمَا صَغِیْرٌ لَّمْ یَبْلُغْ فَاَجْلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَبَ ھٰھُنَا وَالْاُمَّ ھٰھُنَا ثُمَّ خَیَّرَہٗ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اھْدِہٖ فَذَھَبَ اِلٰی اَبِیْہِ **ترجمہ** عبدالحمید انصاری اپنے باپ سے اور اونکا باپ اونکے دادا سے روایت کرتا ہے وہ مسلمان ہوئے یعنے عبدالحمید کے دادا اور انکار کیا مسلمان ہونیسے اونکی جورو نے یعنے عبدالحمید کے دادی نے اون دونوں کا ایک بیٹا تھا جو ابھی بالغ نہیں ہوا تھا بٹھایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آواوسکی ماں اور باپ یہی وہاں موجود تھے پھر اختیار دیا اوس لڑکے کو آپنے اور دعا کی یا اللہ اوسکو ہدایت دو لڑکا اپنے باپ کے پاس چلا گیا ف جب کسی چھوٹے لڑکے یا لڑکی کے لئے اختلاف پڑے اوسکے ماں باپ میں تو بعضی جگہہ سے قرعہ ڈالنا ثابت ہوتا ہے اور بعضی جگہہ بچے کو اختیار دیا گیا ہے اور اختیار دینا اولیٰ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اکثر حدیثوں سے یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ اس حدیث میں بھی خَیَّرَہٗ کا کلمہ وارد ہوا ہے یعنے اختیار دیا اوس لڑکے کو آپنے **عَنْ** ھِلَالِ ابْنِ اُسَامَۃَ عَنْ اَبِیْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَ بَیْنَا نَاعِنْدَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَاَتَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْھَبَ بِابْنِیْ وَقَدْ نَفَعَنِیْ وَسَقَانِیْ مِنْ بِئْرِ اَبِیْ عِنَبَۃَ فَجَاءَ زَوْجُھَا وَقَالَ مَنْ یُّخَاصِمُنِیْ فِیْ ابْنِیْ فَقَالَ یَا غُلَامُ ھٰذَا اَبُوْکَ وَھٰذِہٖ اُمُّکَ فَخُذْ بِیَدِ اَیِّھِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِیَدِ اُمِّہٖ فَانْطَلَقَتْ بِہٖ **ترجمہ** ہلال بن اسامہ ابی میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہا ابی میمونہ نے ایک دن ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو بیان کیا ابوہریرہ نے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میرے ماں باپ آپکے اوپر سے تصدق کئے جاویں میری غرض یہہ ہے میرا خاوند میرے بچے کو مجھسے لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اوس بچے سے مجھکو نفع ہے اور وہ مجھکو ابی عنبہ کے کنوئیں کا پانی پلاتا ہے اتنے میں آیا خصم اوس عورت کا اور کہنے لگا کون جھگڑا کرتا ہے میرے ساتھ میرے بیٹے کے معاملہ میں آپنے کہا اے لڑکے یہہ تیرا باپ ہے اور یہہ تیری ماں ہے ان دونوں میں جسکو تو چاہے اور اوسکا ہاتھ پکڑ لے لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ لیگئی اوسکو اپنے ساتھ ف حقانیت اور سچائی اوسکو کہتے ہیں عورت کا خصم نے کہا یا اور پہلی حدیث میں جس مرد کا قصہ گذر چکا ہے اوسکے اسلام کی طرف اشارہ ہے

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَالّٰٓئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِي لَمْ يَحِضْنَ

ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

تَعْتَدُّوْنَهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بیان میں ہے ما ننسخ من ایۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا

کے یعنی جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو بھیجتے ہیں اوس سے بہتر یا اوسکے برابر اور کہا ابن عباس

رضی اللہ عنہما نے اِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اتارتا ہے تو کہتے ہیں تو تو بنا لاتا ہے

یوں نہیں پر اون میں بہتوں کو خبر نہیں ف یہ اعتراض یہود لوگ کرتے تھے اونکی سمجھ ہی کیا تھی مشرک بھی تھے اور

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری ٹھہراتے تھے اور کہتے تھے اگر اللہ کی طرف سے یہ کتاب ہوتی تو منسوخ ہوا کرتی

کیونکہ پہلی بات میں کیا عیب تھا جو موقوف کر دیگئی ایسی ایسی باتیں طعن کی کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اوسکا جواب دیا کہ عیب نہ

پہلی میں تھا نہ پچھلی میں لیکن حاکم کو اختیار ہے جو چاہے وہ حکم کرے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینوں آیتوں

کو نسخ کی ثبوت کے لئے بیان کیا ہے چنانچہ تیسری آیت اس آیت کے بعد بیان کی ہے ت اور کہا ہے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ

وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ یعنی مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہے اور اوسی کے پاس ہے اصل

کتاب پھر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے پہل قرآن میں سے جو منسوخ ہوا وہ قبلہ ہے اور اوسکے بعد کہا ابن عباس رضی

نے وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ یعنی اور طلاق والی عورتیں انتظار کریں تین حیض تک اور کہا

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ یعنی اور جو

عورتیں ناامید ہو میں حیض سے تمہاری عورتوں میں اگر تمکو شبہہ ہو گیا تو اونکی عدت ہے تین مہینے یہ دونوں آیتیں

پڑھنے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر منسوخ ہو گیا اس میں سے ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَمْ يَحِضْنَ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ یعنے اگر طلاق دو اونکو ہاتھ لگانے سے پہلے فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا

سو اونپر حق نہیں تمہارا عدت میں بٹھانا کہ گنتی پوری کروا دو اونسے ف نسخ حکم کے رد کرنے کو کہتے ہیں وہ کئی طور پر

ہوتا ہے ایک تو یہ ہے آیت لکھی جاوے لیکن حکم اوسکا منسوخ ہو جیسے اپنے ناطے والوں کو وصیت کرنے کی آیت اور ایک

برس عدہ گذارنیکا حکم اور دوسرا طور یہ ہے آیت لکھی نہ جاوے لیکن حکم اوسکا باقی رہے فقط تلاوت جاتی رہے جیسے

رجم کی آیت یعنی سنگسار کرنیکی اور تیسری صورت یہ ہے کہ نہ تلاوت میں باقی رکھی اور نہ اوسکا حکم باقی رہے اور چوتھی

صورت اور ہے ایک حکم موقوف کیا دوسرا حکم اوسی قسم کا اوسکی جگہ مقرر کیا جاوے جیسے حکم قبلے کا یعنے بیت المقدس کی طرف

سے موقوف ہوا اور کعبہ کیطرف حکم دیا گیا اور اوسکے سوا اور بھی ہے اس مقام میں یہ نسخ ہے کہ پہلے ایک حکم عام تھا سب

طلاق والیوں کو یعنی وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ اور دوسرا وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ

مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ ان دونون آیتون کے رو سے طلاق والیون کے تین حیض یا تین مہینے تک
عدت کا حکم ہوا اوسکے بعد یون فرمایا لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ
یعنی اگر طلاق دو عورتون کو انتہ لگونے سے پہلے سوا اوسپر حق نہین تمہارا عدت مین بٹھانے کا تاکہ گنتی پوری کروا لو اونسے
ہر چند یہہ عورت بھی طلاق والیون مین داخل ہے لیکن اسکے لئے عدت نہین اوس حکم سے یہہ عورت مستثنی ہے اور علیحدہ
کی گئی ہے **باب عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا** جس عورت کا خصم مر گیا ہو یہہ باب اوسکی عدت کے بیان
مین ہے **عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا امْرَأَةً عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے نہین حلال ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور
پچھلے دن پر یہہ بات کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ کسی میت پر مگر اپنے خاوند کے لئے کیونکہ اوسکے لئے سوگ کرے چار
مہینے اور دس دن تک چاہیے **عَنْ حُمَيْدِ** ابْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ قُلْتُ عَنْ أَيِّهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا أَنَكْتَحِلُ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ
إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ حمید بن نافع
زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین شاگرد نے اپنے اوستاد سے یعنی شعبہ نے حمید بن نافع سے پوچھا کہ زینب اپنی
ماں سے روایت کرتی ہے اوستاد نے کہا ہان اور وہ روایت یہہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا مسئلہ اوس
عورت کے لئے جسکا خصم مر گیا تھا کیا سرمہ لگا دین ہم اوس عورت کی آنکھ مین یا رسول اللہ کیونکہ خوف ہے اوسکی آنکھین جاتی
بیماری کے خراب ہو جاوین آپنے فرمایا پہلے ہر ایک عورت گھر مین بیٹھتی تھی وہ نحس اوڑھ کر جو بالان کے نیچے ڈالتے
ہین اور پورا کرتی تھی اوسی آفت سین ایک برس یا چار مہینے دس دن کیا بیماری ہین پھر **عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ** رضی
قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِّي أَخَافُ عَلَى
عَيْنِهَا فَأَكَحِّلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا میری بیٹی کا خصم مر گیا ہے اور مین ڈرتی ہون اوسکی آنکھون کی بیماری
سے اگر آپکا حکم ہو تو سرمہ لگا یا کروں اوسکی آنکھون مین آپنے فرمایا پہلے ہر ایک عورت برس دن تک بیٹھی رہتی تھی اب تو
کچھ بہت سا زمانہ نہین مگر چار مہینے اور دس دن ہین اور جب ہو جاتا ایک برس پھر نکلتی وہ عدت بیٹھنے والی باہر اور پھینکتی
اپنی بیٹھ کے پیچھے مینگنی **ف** کہتے ہین جاہلیت مین خراب حال سے سال بھر مین عورت عدت تمام کرتی تھی سال
تمام ہوتی ہی گدھا یا بکری یا کوئی پرند دلاتی وہ اوسکو توڑتی اکثر وہ جانور مر جاتا پھر ایک مینگنی اپنے پیچھے پھینک کر عدت سے

باہر آئی اور آزاد ہوئی عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ باب کے شروع میں ہو چکا ہے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا لیکن اس میں لفظ اکثر کا ہے اور اوپر میں فوق کا معنی دونوں کے قریب قریب ہیں عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ترجمہ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح کی اور یہی روایت کی

بَابُ عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

یہ باب بیان میں ہے اوس حاملہ عورت کی عدت کے جسکا خصم مرگیا ہو عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے سبیعہ اسلمی جب بچہ جنا اوسکے خصم کو مرے کئی راتیں گذریں تھیں پھر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نکاح کرلیا کسی سے عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ سُبَيْعَةَ أَنْ تَنْكِحَ إِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ کو نکاح کرنیکا بعد فراغت پانیکے نفاس سے عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلْأَزْوَاجِ فَعِيبَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَمْنَعُهَا قَدِ انْقَضَى أَجَلُهَا ترجمہ ابو سنابل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ جنا سبیعہ نے اوسوقت جب اوسکے خصم کو مرے تئیس یا پچیس راتیں گذریں تھیں پھر جب پوری ہو چکی اوسکی زچگی کے دن اوسنے سامان خصم کرنیکا کیا لوگوں نے اوسپر عیب دھرا اسبات کا اور ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس امر کا آپنے فرمایا اب کیا چیز مانع ہے اوسکو کیونکہ اوسکے دن پورے ہو چکے عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ اخْتَلَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَزَوَّجُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَبْعَدِ الْأَجَلَيْنِ فَبَعَثُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ فَوَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِخَمْسَةَ عَشَرَ نِصْفِ شَهْرٍ قَالَتْ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ خُطِبَتْ بِنَفْسِهَا إِلَى أَحَدِهِمَا فَلَمَّا خَشِيَتْ أَنْ تَفُوتَهَا تَفَوَّتَتْ بِنَفْسِهَا قَالُوا إِنَّكِ لَا تَحِلِّينَ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ ترجمہ عبدربہ بن سعید سے روایت ہے اور انہوں نے روایت کیا ابوسلمہ سے اختلاف کیا اسمیں ابوہریرہ نے اور ابن عباس رض نے اوس عورت کے مسئلہ میں جسکا خصم مرگیا ہو اور پیدا ہوئی ہو اوسکو بچہ اوسکے مرنیکے تھوڑے دن اور

۲ بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ ۱۵۲ ۱۲ منہ

ابوہریرہ رضی نے کہا نکاح کرلیوے وہ عورت بچہ پیدا ہونیکے بعد اور ابن عباس رضی نے کہا ابعد الاجلین یعنی دونوں عدتونمین جو زیادہ ہو اوسکو اختیار کرلے آخر آدمی بھیجا بی بی ام سلمہ رضی کی طرف اونہون نے فرمایا مرگیا تہا خصم سبیعہ کا اور سبیعہ کا بچہ پیدا ہوا اور اسکے مرنیسے پندرہ دن بعد اوہے مہینے کے بعد پہر پیغام بہیجا اوسکے پاس دو آدمیون نے سبیعہ نے سیلان کیا ایک کی طرف یعنی اوس سے نکاح کرنا چاہا اور اوسکے لوگ ڈرے کہ کہین اوس سے نکاح کرلے اور کہا اونہون نے ابہی تو تیری عدت ہے نہین گذری ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین پہر گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تب نے فرمایا اوسکو حلال ہوگئی تو نکاح کرلے جسکو تیرا جی چاہے ف ابعد الاجلین کے یہہ معنی ہین جونسی مدت بڑی ہو اوسکو اختیار کرلے یعنی اگر چار مہینے دس دن بڑی ہین تو اوسکے موافق عدت گذارے اور سوگ کرلے اور وضع حمل کی مدت بڑی ہے تو اوسکے موافق عدت گذارے غرض چہار مہینے دس دن سے کم مین ابن عباس کے نزدیک عدت پوری نہین ہوتی اور ابوہریرہ کہتے ہین کہ ہوجاتی ہے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سبیعہ کا قصہ بیان کیا تب معلوم ہوا کہ ابوہریرہ کا قول درست ہے

عن اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ الْمُتَوَفّٰی عَنْھَا زَوْجُھَا وَھِیَ حَامِلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ وَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ اَبُوْسَلَمَۃَ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَسَاَلَھَا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَتْ وَلَدَتْ سُبَیْعَۃُ الْاَسْلَمِیَّۃُ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِھَا بِنِصْفِ شَھْرٍ فَخَطَبَھَا رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا شَابٌّ وَالْاٰخَرُ کَھْلٌ فَخَطَبَتْ اِلَی الشَّابِّ فَقَالَ الْکَھْلُ لَمْ تَحِلَّ وَکَانَ اَھْلُھَا غُیَّبًا فَرَجَّوْا اِذَا جَاءَ اَھْلُھَا اَنْ یُّؤْثِرُوْہُ بِھَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْکِحِیْ مَنْ شِئْتِ

ترجمہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچہا کسی نے ابوہریرہ رضی اور ابن عباس رضی سے مسئلہ اوس عورت کا جسکا خاوند مرجاوے اور وہ حاملہ ہو ابن عباس رضی نے فرمایا دونون عدتون مین جو دور ہو وہ کرے اور ابوہریرہ رضی نے فرمایا جب وضع حمل سے اوسکی عدت اوسی وقت پوری ہوگئی پہر گئے ابوسلمہ جب کہ سنکر بی بی ام سلمہ کے یہان اور پوچہا اون سے یہ مسئلہ بیوی ام سلمہ رضی نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ نے اوس وقت کہ اوسکے خاوند کو مرکر آدہا مہینہ گذرا تہا پہر دو شخصون کا پیغام نکاح کا آیا اون مین ایک جوان تہا اور دوسرا ادہیڑ وہ جسکی جوان کی طرف اور پسند کیا اوس جوان کو ادہیڑ نے کہا ابہی تو حلال نہین ہوا تجہکو نکاح کرنا بی بی ام سلمہ فرماتی ہین سبیعہ کے گہر والے لوگ موجود نہ تہے تو ادہیڑ نے یہہ خیال کیا کہ جب لوگ آدینگے تو شاید وہ سمجہا کر سبیعہ کو مجہسے ولوادین پہر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے اوسکو فرمایا تو حلال ہوگئی جسکو چاہے اوس سے نکاح کرلے

عن اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ امْرَاَۃٍ وُّضِعَتْ بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِھَا بِعَشْرِ لَیَالٍ اَیَصْلُحُ لَھَا اَنْ تَتَزَوَّجَ قَالَ لَا اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ قَالَ قُلْتُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ فِی الطَّلَاقِ فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِیْ یَعْنِیْ اَبَا سَلَمَۃَ فَاَرْسَلَ غُلَامَہٗ کُرَیْبًا فَقَالَ انْتِ اُمَّ سَلَمَۃَ فَسَلِیْھَا ھَلْ کَانَ

هذا سنة شر رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء فقال قالت نعم سبيعة الأسلمية وضعت بعد وفاة زوجها بعشرين ليلة فأمرها رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تزوج فكان أبو السنابل فيمن يخطبها ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے مسئلہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی عورت اگر جنی بچہ خاوند مرنے بیس راتین گذرنے کے بعد کیا جائز ہے اوسکو نکاح کرلینا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہین جائز جبتک پورا نکرے دو نو عدتون مین سے اوس عدت کو جو بڑی ہے ابوسلمہ فرماتے ہین مین نے کہا اللہ تبارک وتعالے نے فرمایا ہے وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنی اور جنکی پیٹ مین بچہ ہے اونکی عدت یہہ ہے کہ جن دین پیٹ کا بچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسلمہ کو جواب دیا یہہ حکم طلاق والی کا ہے یعنی جس عورت کو مرد نے طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد عورت کو بچہ پیدا ہونے اوس عورت کی وہی عدت ہے اور عدت اوسکے اوپر نہین پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مین اپنے بھتیجے کے ساتھ ہون یعنی ابوسلمہ رض جو کہتے ہین وہی بات میرے نزدیک بہتر اور صحیح ہے اس گفتگو کے بعد اپنے غلام کو جسکا نام کریب تہا ام سلمہ رض کے پاس بھیجا اور کہا پوچھ لی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس معاملے مین کوئی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ نہین کریب بی بی ام سلمہ رض کی خدمت مین حاضر ہوا اور ابن عباس اور ابوہریرہ رض کا کہا ہوا بیان کیا بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس معاملہ مین یہی ہے پھر بیان کیا بی بی ام سلمہ نے سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے سے بیس راتین گذرنے کے بعد بچہ جنا تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نکاح کرلینے کا حکم دیا تہا اور ابوسنابل سبیعہ کے پیغام کرنے والون مین سے تہے عن سليمان بن يسار أن أبا هريرة وابن عباس وأبا سلمة ابن عبد الرحمن تذاكروا عدة المتوفى عنها زوجها فقال ابن عباس تعتد آخر الأجلين وقال أبو سلمة بل تحل حين تضع فقال أبو هريرة أنا مع ابن أخي فأرسلوا إلى أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت وضعت سبيعة الأسلمية بعد وفاة زوجها بيسير فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرها أن تتزوج ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابوہریرہ اور ابن عباس رض اور ابوسلمہ رض نے آپسمین بحث اور تذکرہ کیا عدت مین اوس عورت کی جسکا خصم مرجاوے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دو نو عدتون مین جو بڑی ہو وہ عورت اوتنی عدت گذارے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا وضع حمل تک عدت گذارے اور ابوہریرہ رض نے کہا مین ابوسلمہ کے ساتھ ہون پھر آدمی بھیجا اونہون نے حضرت ام سلمہ رض کے نزدیک بی بی ام سلمہ رض نے فرمایا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے مرنے سے تہوڑے دنون کے بعد تو فتوی پوچھا اس باب مین سبیعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آپنے حکم دیا اوسکو خصم کرلینے کا عن أم سلمة رض قالت وضعت سبيعة بعد وفاة زوجها بأيام فأمرها رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تتزوج ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا سبیعہ نے بچہ جنا اپنے خاوند کے مرنیکے کئیروز بعد تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم دیا نکاح کرلینے کا عن سلیمان ابن یسار ان عبد اللہ ابن عباس
وابا سلمۃ ابن عبد الرحمن اختلفا فی امرأۃ نفس بعد وفاۃ زوجھا بلیال فقال عبد اللہ ابن عباس
اخر الاجلین وقال ابو سلمۃ اذا نفست فقد حلت فجاء ابو ھریرۃ فقال انا مع ابن اخی یعنی
ابا سلمۃ ابن عبد الرحمن فبعثوا کریبا قبلی ابن عباس الی ام سلمۃ یسألھا عن ذلک فجاءھم
فاخبرھم انھا قالت ولدت سبیعۃ بعد وفاۃ زوجھا بلیال فذکر ذلک لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد حللت ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس اور ابو سلمہ
بن عبد الرحمن نے اختلاف کیا عدت میں اوس عورت کے جسنے جنا بچہ خاوند کے مرنے سے چند راتون کے بعد عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دونون عدتون میں جس عدت کی مدت زیادہ ہو اوسکو اختیار کرے اور ابو سلمہ کہتے تھے جب بچہ
پیدا ہوا اوسی وقت عدت پوری ہوگئی پھر آئے ابو ہریرہ انہون نے کہا میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہون یعنی ابو سلمہ کی رائے
کے موافق ہے میرے بھی رائے ہے آخر اونہون نے کریب کو بھیجا بی بی ام سلمہ کے نزدیک یہہ مسئلہ پوچھنے اور بیان کیا اونکے
نزدیک بی بی ام سلمہ فرماتی ہین سبیعہ نے جنا بچہ خاوند کے مرنے کے بعد کئی راتین پھر ذکر کیا ہوں نے اس بات کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو تب فرمایا تو حلال ہوچکی یعنی تیری عدت پوری ہوگئی عن سلیمان بن
یسار قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن قال کنت انا وابن عباس وابو ھریرۃ فقال ابن عباس اذا
وضعت المرأۃ بعد وفاۃ زوجھا فان عندھا اخر الاجلین قال ابو سلمۃ فبعثنا کریبا الی ام سلمۃ
یسألھا عن ذلک فجاءنا من عندھا ان سبیعۃ توفی عنھا زوجھا فوضعت بعد وفاۃ زوجھا بایام
فامرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تزوج ترجمہ سلیمان بن یسار رضہ سے روایت ہے ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضہ
کہتے تھے ہمامین اور ابن عباس رضہ اور ابو ہریرہ رضہ ابن عباس رضہ نے کہا جب بچہ جنے عورت خاوند کے مرنیکے بعد تو البتہ عدت
اوس عورت کی وہ علاج ہے جو دونون عدتون میں دور یعنی زیادہ ہوئے ابو سلمہ رضہ فرماتے ہین ہمنے بھیجا کریب کو
بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین یہی مسئلہ پوچھنے کے لئے کریب بی بی ام سلمہ رضہ کے پاس سے یہہ خبر لائے
کہ سبیعہ کا خاوند مرگیا تھا اوسکو بچہ پیدا ہوا تھا اوسکے مرنیسے کئی دن بعد تو حکم دیا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح
کرلینے کا عن ابی سلمۃ ابن عبد الرحمن ان زینب بنت ابی سلمۃ اخبرتہ عن امھا ام سلمۃ زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن امرأۃ من اسلم یقال لھا سبیعۃ کانت تحت زوجھا فتوفی عنھا
عن سلیمان ابن یسار ان ابا ھریرۃ وابن عباس وابا سلمۃ ابن عبد الرحمن تذاکروا عدۃ المتوفی
عنھا زوجھا تضع عند وفاۃ زوجھا فقال ابن عباس ھی تعتد اخر الاجلین وقال ابو سلمۃ بل تحل حین
تضع فقال ابو ھریرۃ انا مع ابن اخی فارسلوا الی ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت

وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا
اَنْ تَتَزَوَّجَ ترجمہ سلیمان بن یسار رض سے روایت ہے ابوہریرہ رض اور ابن عباس رض اور ابوسلمہ رض بن عبدالرحمن تکرار اور بحث
کرتے تھے عدۃ میں اوس عورت کے جسکا خاوند مرگیا ہو اور جنے بچہ خاوند کے مرے بعد ابن عباس رض فرماتے تھے
دونوں عدتوں میں جس عدت کی مدت زیادہ ہو اوسکے موافق عدت گذارے اور ابوسلمہ رض فرماتے تھے جب بچہ
پیدا ہوا اوسی وقت عدت پوری ہوگئی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں اپنے بھتیجے کیطرف ہوں پھر راوی
کیا کسی آدمی کو اون سب نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اوم سلمہ جو بیوی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیوی ام سلمہ رض نے بیان کیا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے مرنے سے کچھ دن بعد سبیعہ نے اس امر میں مسئلہ پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے حکم دیا اوسکو نکاح کرلینیکا عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَزَوَّجَ ترجمہ پرگذر
چکا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تُنَفَّسُ بَعْدَ
وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَاءَ
اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ
سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ
فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر گذر چکا ہے
عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا وَضَعَتِ
الْمَرْاَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَاِنَّ عِدَّتَهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ
ذٰلِكَ فَجَاءَ فَاَمَرَنِيْ اَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَزَوَّجَ ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی حاصل ہے جو اوپر کی حدیثوں میں بیان ہوچکا ہے یعنے
تینوں راویوں کا اختلاف اور بیوی ام سلمہ رض کا جواب عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ
اَخْبَرَهُ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ
كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حُبْلٰى فَخَطَبَهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَاَبَتْ اَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ
مَا اَصْلُحُ لَكِ اَنْ تَنْكِحِيْ حَتّٰى تَعْتَدِّيْ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيْبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَاءَتْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِيْ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ رض نے
بیان کیا اپنی ماں سے نکاح اور زینب کے ماں بیوی ابوسلمہ رضی اللہ عنہا تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام سلمہ بیان کرتی تھیں
ایک عورت تھی اسلمی کہ اوسکو سبیعہ کہکر پکارتے تھے اوسکا ایک خاوند تھا وہ مرگیا اوسوقت سبیعہ پیٹ سے تھی

بو سنابل بن بعکک نامی ایک شخص تھا اوس نے سبیعہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا سبیعہ نے انکار کیا وہ کہنے لگا تجھکو نکاح کرنا جائز نہیں جبتک تو پوری
فرماتی ہیں سبیعہ کے خاوند مرکر قریب بیس راتوں کے گذرے تھے جب اوسکے بچہ پیدا ہوا پھر وہ آئی رسول اللہ صلعم
علیہ وسلم پاس آپنے حکم دیا اوسکو نکاح کر لینے کا عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن قال ینما انا و ابو
عبد اللہ بن عباس جالسان اذ جاءہ رجل فقال توفی عنہا زوجہا وہی حامل فولدت لاقل من اربعۃ
اشہر عشرا فقال ابن عباس اجعل علیہا عدۃ الحامل انت ابن اخی فقال ابو سلمۃ اخبرنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان سبیعۃ الاسلمیۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت توفی عنہا زوجہا وہی حامل
فولدت لاقل من اربعۃ اشہر فامرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتزوج قال ابو سلمۃ وانا اشہد
علی ذلک ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے ایک روز میں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے
تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بیان کرنے لگا اپنا حال اوسکا خاوند مر گیا اور پیٹ سے تھی وہ اوس وقت اور کہنے لگا چار
مہینے دس دن نہیں گذرے تھے اوس سے پہلے ہی بچہ پیدا ہو گیا ابن عباس رضی نے فرمایا جو دن زیادہ ہوں وہ دن تیری عدت کے ہیں
ابو سلمہ نے کہا مجھے خبر دی صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے کہ سبیعہ اسلمیہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اپنا حال بیان کیا
کہ مر گیا خاوند میرا اوسوقت میں حاملہ تھی پھر پیدا ہوا میرے پیٹ سے بچہ اور بچے کے باپ کو مرے چار مہینے نہیں ہوئے تھے
تو اوسکو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لینے کا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں اوس بات پر
عن عتبۃ ان ابا کتب الی عمر بن عبد اللہ ارقم الزہری یامرہ ان یدخل علی سبیعۃ بنت
الحارث الاسلمیۃ فیسئلہا عن حدیثہا وعما قال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استفتتہ
فکتب عمر بن عبد اللہ الی عبد اللہ بن عتبۃ یخبرہ ان سبیعۃ الاسلمیۃ اخبرتہ انہا کانت تحت
سعد بن خولۃ وہو من بنی عامر بن لوی وکان ممن شہد بدرا فتوفی عنہا زوجہا فی حجۃ الوداع
وہی حامل فلم تنشب ان وضعت حملہا بعد وفاتہ فلما تعلیت من نفاسہا تجملت للخطاب فدخل
علیہا ابو السنابل بن بعکک رجل من بنی عبد الدار فقال لہا مالی اراک متجملۃ لعلک ترجین النکاح انک
واللہ ما انت بناکح حتی تمر علیک اربعۃ اشہر وعشر قالت سبیعۃ فلما قال لی ذلک جمعت علی ثیابی
حین امسیت فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ عن ذلک فافتانی بانی قد حللت حین
وضعت حملی وامرنی بالتزویج ان بدا لی ترجمہ عبید اللہ نے بیان کیا زہری سے کہ لکھا ابو سلمہ بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو
کہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن ارقم زہری کو بھیجو تا وہ سبیعہ بنت حارث سے پوچھ لے حال اوسکا فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جب اوسنے لوچھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر بن عبد اللہ نے لکھا عبد اللہ بن عتبہ کو کہ

سبیعہ اسلمیہ سے جب دریافت کیا گیا تو سبیعہ نے بیان کیا ہے میں نکاح میں سعد بن خولہ کی اور وہ سعد بنی عامر بن لوی کے قبیلے میں کا تھا اور بدر کی بھی تھا اوسکی وفات ہوئی حجۃ الوداع میں سبیعہ بیان کرتی ہے اوسوقت میں حاملہ تھی پھر مرنے سے تھوڑے دنکے بعد بچہ جنے جب پاک ہوگئی سبیعہ نفاس سے تو بناؤ گیا اوس نے پیغام والون کے لیے یعنے ارادہ کیا نکاح کا ایسے وقت میں آن پونہچے ابوسنابل بن بعکک ابوسنابل ایک آدمی تھا عبدالدار کے قبیلے میں سے اوسنے سبیعہ سے کہا کیا وجہ ہے تمہارے سنگار اور بناؤ کرنیکے شاید تمہارا ارادہ نکاح کرنیکا ہوگا اللہ کی قسم ہے مجھکو نہیں جائز ہے نکاح کرنا تجھکو جبتک نگذر جاوین چار مہینے اور دس دن سبیعہ کہتی ہے جب اوس نے یہ بات کہی میں نے شام کیوقت کپڑے پہنے اور گئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پھر پوچھا میں نے یہ مسئلہ پیسے آپنے فتوی دیا مجھکو اور فرمایا تیری عدت جبھی پوری ہوگئی جب تو نے بچہ جنا اور فرمایا یا مجھکو نکاح کرے اگر تیرا جی چاہے عن زہری بن ابی سلمہ بن عبدالرحمن

بن الحمد کان النصری ان ابا السنابل ابن بعلکک وابن السباق قال لسبیعۃ الاسلمیۃ لا تحلین حتی تمر علیک اربعۃ اشہر وعشرا اقصی الاجلین فانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ عن ذلک فزعمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتاہا ان تنکح ان وضعت حملہا وکانت حبلی فی تسعۃ اشہر حین توفی زوجہا وکانت تحت سعد بن خولۃ فتوفی فی حجۃ الوداع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ فمکثت فتی شر قومہا حین وضعت ما فی بطنہا ترجمہ زہری بن ابی سلمہ بن عبدالرحمن نصری سے روایت ہے ابوسنابل بن بعلکک بن سباق نے سبیعہ اسلمیہ سے کہا نہیں جائز ہے تیرے لئے نکاح کرنا جب تک نگذر جاوین تجھکو چار مہینے دس دن جو مدت کی زیادہ ہے دونون مدتون میں یہ سنکر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا اوس نے یہ مسئلہ سبیعہ کے بیان سے معلوم ہوا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوی دیا تھا اور فرمایا تھا جب بچہ پیدا ہوا تو نکاح کر لینا اور خاوند کے مرنیکے وقت اوسکو نو مہینے کا حمل تھا اور اوسکے خاوند کا نام سعد بن خولہ تھا حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا وہیں اوسکی وفات بھی ہوئی راوی بیان کرتا ہے پھر سبیعہ نے نکاح کر لیا کسی ایک جوان سے جو اوسکے قوم میں کا تھا یعنی وضع حمل کے بعد عن عبید اللہ بن عبداللہ ان عبداللہ ابن عتبۃ کتب الی عمر بن عبداللہ ابن الارقم الزہری ان ادخل علی سبیعۃ بنت الحارث الاسلمیۃ فاسئلہا عما اذا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حملہا قال فدخل علیہا عمر ابن عبداللہ فسالہا فاخبرتہ انہا کانت تحت سعد ابن خولۃ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن شہد بدرا فتوفی عنہا فی حجۃ الوداع فولدت قبل ان تمضی لہا اربعۃ اشہر وعشرا من وفاۃ زوجہا فلما تعلت من نفاسہا تجملت للخطاب فدخل علیہا ابو السنابل رجل من بنی عبدالدار فرآہا متجملۃ فقال لعلک ترجین النکاح قبل ان تمر علیک اربعۃ اشہر وعشرا قالت فلما سمعت ذلک من ابی السنابل جمعت علی ثیابی حین سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَدْ حَانَ حِينُ وَضْعِهَا تَرجمہ عبیدہ بن عبداللہ سے روایت ہے لکھا عتبہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو سبیعہ کے پاس بھیجنے کے لئے اور کہا اوسکو پوچھو تو سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے کیا فتوی دیا تھا اوسکو اس مسئلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حمل میں سبیعہ کے راوی بیان کرتا ہے کہ اوسکے پاس عمر بن عبداللہ اور پوچھا اوس سے اوس نے کہا تھی میں جو رسعد بن خولہ کی اور تھا وہ سعد بن خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں میں سے جو بدری تھے وہ بیمار ہوئے اوسنے حجۃ الوداع میں پھر جانا میں نے بچہ اور ابھی تک چار مہینے دس رات اوسکی وفات کو نہیں ہوئے تھے راوی بیان کرتا ہے جب پاک ہو گئی سبیعہ نفاس سے آیا اوسکے پاس ابوسنابل عبدالدار کے قبیلے میں سے ایک آدمی تھا ابوسنابل سبیعہ کو تجمل اور زینت میں دیکھکر کہنے لگا شاید تیرا ارادہ نکاح کا ہے چار مہینے دس دن گذرنے سے پہلے ہی سبیعہ کہتی ہے جب یہ بات میں نے ابوسنابل سے سنی تو گئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیان کیا میں نے اپنا حال آپکے روبرو پھر آپنے سنکر فرمایا تو پوری کر چکی اپنی مدت جبھی بچہ جنا تو نے عن محمد قال کنت عند

فِي مَجْلِسٍ لِلْكُوفَةِ فِي مَجْلِسٍ لِلْأَنْصَارِ عَرَضَ فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرُوا شَأْنَ سُبَيْعَةَ فَذَكَرْتُ لَهُمْ

عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ فِي مُنْتَهَى قَوْلِ ابْنِ عَوْنٍ حَتّٰى تَضَعَ قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لٰكِنَّ عَمَّهُ لَا يَقُولُ ذٰلِكَ

قَالَ فَرَفَعْتُ صَوْتِي وَقُلْتُ فِي الْحَرَجِ أَنْ أَكْذِبَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ قَالَ

فَلَقِيتُ مَالِكًا فَذَكَرْتُ لَهُ كَيْفَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ قَالَ أَفَيَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ

وَلَا يَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَأُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّولٰى ترجمہ محمد سے روایت ہے میں بیٹھا تھا لوگوں میں کوفی کے ایک مرتبے مجلس میں جسمیں انصار کے لوگ تھے (یعنی انصار کی مجلس میں ان لوگوں میں عبدالرحمن بن ابی لیلے بھی تھے) ان لوگوں میں سبیعہ کا ذکر آیا میں نے ذکر کیا عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کی روایت کو جو ابن عون کے قول کے موافق تھی یعنی مدت اوسکی بچہ جننے تک تھی ابن ابی لیلے نے کہا عبداللہ کے چچا اسبات کے قائل نہ تھے (کہ حاملہ عورت کی مدت وضع حمل ہے بلکہ ابعد الاجلین کے قائل تھے) تبھی میں نے اپنی آواز بلند کی اور کہا کیا میں جرات کر سکتا ہوں جھوٹ بولوں عبداللہ بن عتبہ پر اور وہ کوفے میں رہتے ہیں پھر میں مالک (ابن عامر یا ابن عوف) سے ملا اور پوچھا کہ عبداللہ بن مسعود سبیعہ کے بارے میں کیا کہتے تھے اونہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود کہتے تھے تم لوگ اوسپر سختی کرتے ہو (کہ بعد الاجلین تک عدت ضرور جانتی ہو) اور اوسکو رخصت نہیں دیتے حالانکہ چھوٹی سورت عورتوں کی (جسمیں حاملہ عورتوں کی مدت وضع حمل بیان ہوئی ہے) بڑی سورت (بقرہ) کے بعد اوتری ہے (جس میں چار مہینے دس دن تک عدت کا ذکر ہے) عن

ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ مَا أُنْزِلَتْ وَاُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَّا بَعْدَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ وَالْفَظُ لِيَحْيٰى ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا جسکا جی چاہے میں اوس سے مباہلہ کرتا ہوں (یعنی اپنے قول کے حق ہونے پر خدا کو گواہ کر کے مخالف پر لعنت کرتا ہوں

یہ ہے اور حمل والیاں اونکی عدت یہہ ہے کہ بچہ جنے اوس آیت کے بعد اوتری ہے جسمین خاوند کی موت کی عدت کا بیان ہے تو حاملہ عورت جب بچہ جنے وہ نکاح کرسکتی ہے اور چار مہینے دس دن کا حکم حاملہ عورتون کے حق مین منسوخ ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰی نَزَلَتْ بَعْدَ الْبَقَرَۃِ **ترجمہ** عبداللہ رضہ سے روایت ہے چھوٹی سورہ نسا نازل ہوئی بعد سورہ بقرہ کے **ف** یعنی سورہ طلاق بعد نازل ہوئی ہے اور سورہ بقر پہلے اتری ہے وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا یہہ آیت سورہ بقر کی ہے یعنے اور جو لوگ مرجاوین تم مین سے اور چھوڑجاوین عورتین وہ عورتین انتظار کرا وین اپنے تئین چار مہینے اور دس دن اور اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ یہہ آیت سورہ طلاق کی ہے یعنی اور جنکے پیٹ مین بچہ ہے اونکے عدت یہہ ہے کہ جن دین پیٹ کا بچہ سپیدہ کے قصے سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چار مہینے اور دس دن انتظار کرنا کچھہ ضرور نہین اور یہی بات اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ سے ظاہر ہے لیکن سورہ بقر کی آیت سے یہہ حکم مخالف ہے کیونکہ اوس مین تو یون فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا حاصل یہہ کہ جسکا خاوند مرجاوے اوسکی عدت چار مہینے اور دس دن ہین ان دو آیتون مین ایک کو پہلے اور دوسرے کو پیچھے کہنے سے یہہ غرض ہے کہ سورہ بقر کی آیت منسوخ ہے سورہ طلاق کی آیت سے **عِدَّۃُ الْمُتَوَفّٰی عَنْھَا زَوْجُھَا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ** بِھَا اگر کسی عورت کا خاوند اوسکے ساتھہ ہمبستر ہونیسے پہلے مرجاوے تو اوسکی عدت کیا ہے **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ رَّجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَۃً وَلَمْ یَفْرِضْ لَھَا صَدَاقًا وَلَمْ یَدْخُلْ بِھَا حَتّٰی مَاتَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَھَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِھَا لَا وَکْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَیْھَا الْعِدَّۃُ وَلَھَا الْمِیْرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ ابْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِیُّ فَقَضٰی فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بُرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ اِمْرَاَۃٍ مِّنَّا مِثْلَ مَا قَضَیْتَ فَفَرِحَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دریافت کیا اون سے کسی نے یہہ مسئلہ ایک آدمی نے نکاح کیا کسی عورت سے اور نکاح کرنیکے وقت اوسکا مہر مقرر نکیا اوس مرد کو اوس عورت سے جماع کرنا بھی نصیب نہوا اور مرگیا ابن مسعود رضہ نے فرمایا اوس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے یعنی اوس عورت کے کنبے مین جو اور عورتین ہین اونکا جو مہر ہے اوسکے موافق اسکو بھی دلا دینا چاہیے نہ کم کرنا چاہیے اور نہ زیادہ دینا چاہیے اور اوس عورت کو عدت مین بیٹھنا چاہیے اور مرد کے مال سے اوسکو حصہ بھی دینا چاہیے معقل بن سنان شجعی نے یہہ سنکر کہا فیصلہ کیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے قوم مین ایک عورت کا اوسکا نام بروع تھا اور اوسکے پکا نام واشق تھا وہ فیصلہ بھی ایسا ہی تھا جیسا تمنے کیا عبداللہ بن مسعود یہہ بات سنکر خوش ہوئے **ف** یہان عدت سے مراد عدت چار مہینے دس دن کی ہے کیونکہ آیت مین یہی حکم ہے جن عورتون کے خاوند مرجاوین اونکی عدت چار مہینے دس دن ہین مرد کا وطی کرنا کچھہ شرط نہین فقط نکاح مین آنا چاہیے **بَابُ الْاِحْدَادِ** باب سوگ کرنیکے بیان مین **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے عورت کو سوگ کرنا کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے **بَابُ سُقُوطِ الْإِحْدَادِ عَنِ الْكِتَابِيَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا** جس کتابیہ کا خاوند مر جاوے اوسپر سے سوگ کا حکم ساقط ہے عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ ام حبیبہ یعنی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے اس منبر پر نہیں حلال کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور اوسکے رسول پر سوگ کرنا زیادہ تین راتوں سے مگر اپنے خاوند کے لئے چار مہینے اور دس دن سوگ کرے یعنی مسلمان ہو تو کافرہ پر سوگ نہیں ہے ف تین راتیں مع دن کے مراد ہیں فقط راتیں مراد نہیں **مَقَامُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي بَيْتِهَا حَتَّى تَحِلَّ** جس عورت کا خاوند مر جاوے اوس عورت کو عدت گذرنے تک اپنے گھر میں رہنا چاہیے عَنِ الْفَارِعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ فَقَتَلُوهُ قَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَكَانَتْ فِي دَارٍ قَاصِيَةٍ فَجَاءَتْ وَمَعَهَا أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَرَخَّصَ لَهَا حَتَّى إِذَا رَجَعَتْ دَعَا فَقَالَ اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ترجمہ فارعہ بنت مالک سے روایت ہے گیا خاوند اوسکا ڈھونڈنے کو اپنے غلام وہ غلام عجمی تھے وہاں مارا گیا اون غلاموں نے مار ڈالا اوسکو اور شعبہ اور ابن جریج بیان کرتے ہیں اوس عورت کا گھر دور تھا پھر آئے وہ عورت اپنے بھائی کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ذکر کیا اپنا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے رخصت دی اوسکو واپس گھر میں چلے آنیکی جب وہ لوٹ کر اپنے گھر جانے لگی آپنے بلایا اوسکو اور فرمایا بیٹھ تو اپنے گھر میں جبتک کہ لکھا پورا ہو جاوے ف اس عورت نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت چاہی تھی اور کہا خاوند تو مر گیا ہے اوسکا کوئی گھر نہیں اور نہ کہانے کو کچھ چھوڑ گیا ہے میں اپنے گھر والوں میں چلی جاؤں پہلے آپنے اوسکو رخصت دی اوسکے تھوڑی دیر بعد منع کیا اور حکم دیا وہیں عدت گذار جہاں تیرا خاوند رہتا تھا کہ لکھا ہوا پورا ہو جاوے یعنے تیری عدت جتنی خدا تعالے نے لکھدی ہے اتنی عدت پوری کرے اور پھر وہاں سے اپنے گھر کو جا یہ بی بی ابو سعید خدری کی بہن تھی اور اسکا گھر بنی خدرہ میں تھا عَنِ الْفَارِعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا كَانَ فِي عُلُوٍّ جَالِيَةً لَهُ فَقَتَلُوهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنِّي لَسْتُ فِي مَسْكَنٍ لَهُ وَلَا يَجْرِي عَلَيَّ مِنْهُ رِزْقٌ أَفَأَنْتَقِلُ إِلَى أَهْلِي يَتَأَيَّمُونَ كَأَنَّهُمْ عَلَيْكُمْ قَالَ افْعَلِي ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ قَوْلَهَا فَقَالَ اعْتَدِّي حَيْثُ بَلَغَكِ الْخَبَرُ ترجمہ فارعہ بنت

بنت مالک سے روایت ہے میرے خاوند نے کچھ غلاموں کو تلاش کرنیکے لیے اوسکو مار ڈالا پھر ذکر کیا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاوند کے مرنیکا اور کہا فریعہ نے میرے خاوند کی ملک مین نہ تو کوئی مکان
ہے اور نہ کوئی روزی کا ٹھکانا ہے میرے لیے میرے خاوند کیطرف سے مین چاہتی ہون کہ اپنے لوگون مین اٹھ
جاؤن آپنے فرمایا ہان جاکر رہون اور اون کی خبرگیری کرون آپنے فرمایا اوسکو چلے جا پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کیسی
بیان کیا تو نے فریعہ نے پھر سے بیان کی وہ بات جو کہہ چکی تھی آپنے فرمایا ہان مین عدت پوری کر جہان تجھکو خبر
موت کی پہونچی ہے ف ایک جماعت سے یہہ بات ہی مروی ہے کہ اگر عورت کو کچھہ عذر ہو تو دن کو دن تک کر سکتی
ہے اور اوس جماعت مین سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ عن فریعۃ ان زوجھا خرج فی طلب اعلج لہ
فقتل بطریق القدوم قالت فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ القصۃ الی اھلی وذکرت لہ
حالی من حالھا قالت فرخص لی فلما اقبلت نادانی فقال امکثی فی اھلک حتی یبلغ الکتاب اجلہ

ترجمہ فریعہ رضی بنت مالک سے روایت ہے اونکا خاوند گیا اپنے غلاموں کی تلاش مین اور مارا گیا قدوم کے راہ مین قدوم
نام ہے ایک جگہہ کا مدینہ طیبہ کے رستہ مین فریعہ کہتی ہے مین گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مین نے جو مین چاہتی
ہون اپنے خاوند کے گہر سے چلی جاؤن اور اپنے کنبے کے لوگون مین جا رہون اور بیان کر دیا مین نے اپنا حال پھر
آپنے رخصت دی مجھکو جب مین جانے لگی آپنے فرمایا عدت پوری ہوئے تک اپنے خاوند کے گہر مین رہ **باب**
الرخصۃ المتوفی عنہا زوجہا ان تعتد حیث شاءت باب عدت گذارنے کی رخصت کے
بیان مین اوس عورت کے لیے جسکا خاوند مر گیا ہو جہان چاہیے وہان اپنی عدت گذارے **عن** ابن عباس قال نسخت
ھذہ الآیۃ عدتھا فی اھلھا فتعتد حیث شاءت وھو قول اللہ عز وجل غیر اخراج ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ آیت متاعا الی الحول غیر اخراج جسمین یہہ مطلب تھا کہ عورت عدت کرے اپنی خاوند کے گہر مین
منسوخ ہو گئی اب اوسکو اختیار ہی جہان چاہو عدت کرے (پہلی عورتون کو میراث نہ تھی لیکن ایک برس تک روٹی کپڑا اور
اوسکے گہر رہنے کو ملتا تھا پھر جب میراث کا حکم ہوا تو پہلا حکم منسوخ ہو گیا اور عدت چار مہینے دس دن قرار پائی۔
عدۃ المتوفی عنہا زوجہا من یوم یاتیھا الخبر جس عورت کا خاوند مر جاوے اوسکی
عدت اوسی دن سے ہے جس دن سے اسکو خبر آوے **عن** فریعۃ بنت مالک اخبرتہ انہا اتت النبی
تسالہ ان ترجع الی اھلھا فی بنی سعید الخدری فقالت
توفی زوجی بالقدوم فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ ان دارنا شاسعۃ فاذن لھا
ثم دعاھا فقال امکثی فی بیتک اربعۃ اشھر وعشرا حتی یبلغ الکتاب اجلہ ترجمہ فریعہ بنت مالک سے
روایت ہے یہہ فریعہ بہن ہے ابوسعید خدری کی فریعہ بیان کرتی ہے مرگیا خاوند میرا قدوم مین پہر آئی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور ذکر کیا مینے ہمارا گھر بستی سے بہت دور ہے آپنے اذن دیا مجھکو پھر پکارا مجھکو اور فرمایا ٹھہرو ہین اپنے گھر مین یعنی خاوند کے گھر مین چار مہینے دس دن یہانتک کہ پھر بیچ جاوے لکھا اپنی مدت کو یعنی عدت پوری ہو جائے **تَرْكُ الزِّينَةِ لِلْحَادَّةِ الْمُسْلِمَةِ دُونَ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ** ترک کرنا زینت واسطے سوگ کے مسلمان عورت کے لیئے ہے نہ یہودیہ اور نصرانیہ کے لیئے **عَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الأَحَادِيثِ الثَّلاَثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فَدَهَنَتْ مِنْ جَارِيَةٍ ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا وَقَدْ دَعَتْ بِطِيبٍ مَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلاَ شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلاَّ مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا وَنُرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ مَالِكٌ لَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهِ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ

ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ رضی نے بیان کیا ان تینون حدیثون کو حمید بن نافع سے کہا زینب نے گئی مین ام حبیبہ رض کے پاس جو بیوی تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسوقت مین جب انکا باپ ابوسفیان بن حرب مرگیا تہا تو خوشبو منگائی بی بی ام حبیبہ رض نے اول لونڈی کے پہر ملی وہ خوشبو اپنے چہرے پر اور یون فرمایا واللہ کی قسم مجھکو خوشبو کی کچھ حاجت نہ تہی مگر اتنی بات کے لیئے لگائی مین نے فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عورت یقین رکہتی ہو اللہ اور آخرت کے دن پر اوسکے لئے حلال نہین کسی کے لئے سوگ کرنا زیادہ تین راتون سے بجز خصم کے لئے چار مہینے اور دس دن تک سوگ کرے حدیث دوسری یہ ہے زینب رض بیان کرتی ہے گئی مین زینب بنت جحش کے یہان جن دنون اونکے بہائی مرگئے تہے اونہون نے خوشبو منگا کر لگائی اور کہا قسم اللہ کی مجہے خوشبو کی حاجت نہ تہی لیکن مین نے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر

فرماتے تھے جو عورت یقین لائی اللہ پر اور پچھلے دن پر اوسکے لیے درست نہیں کہ سوگ کرے واسطے مہینے اور دس دن تک
ہے تیسری حدیث کے بیان میں بیوی زینب فرماتی ہیں جب ام سلمہ کو فرماتے ہوئی سنا آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یارسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے اور اوسکی آنکھیں دکھنے لگیں اگر فرمائی تو سرمہ لگایا کروں
اوسکی آنکھوں میں آپنے فرمایا مت لگاؤ اور فرمایا یہ تو چار مہینے اور دس دن تھے ہیں جاہلیت کے زمانے میں ہر ایک عورت
مینگنی پھینکتی تھی سال تمام ہوئے پر حمید بن نافع کہتے ہیں میں نے زینب سے پوچھا مینگنی پھینکنے سے کیا مطلب ہے زینب نے
بیان کیا جاہلیت کے زمانے میں جس عورت کا خاوند مرجاتا تھا وہ عورت ایک چھوٹی سی کوٹھری اور نہایت تنگ تاریک میں
جا گھستی تھی اور بڑے سے بڑے کپڑے پہن لیتی تھے اور ایک سال گذرنے تک خوشبو وغیرہ کچھ نہ چھوتی تھی بعد ایک سال
کے کوئی جانور لاتے گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ پھر گرتی اپنی جلد اور بدن کو اوس سے جس جانور کو وہ ملتی اور گرتی تھی وہ
جانور مرجایا کرتا تھا بعد اوسکے باہر نکلتی اوس مٹیے سے اوسوقت اوسکو ایک اونٹ کی مینگنی دیتی اوسکو پھینک دیتی
کے بعد جسطرف اوسکا جی چاہتا میلان کرتی تھی یعنی چاہے خوشبو لگا دے یا اور کوئی کام کرے اوسکو اختیار ہوجاتا تھا
امام مالک نے کہا اس حدیث میں جو تقتض کا لفظ ہی اوسکے معنی یہ ہیں کہ ملے اپنے بدن کو اوس سے اور محمد کی روایت میں مالک
نے کہا کہ حفش خص کو کہتی ہیں یعنے ٹرکل کا چھوٹا ف اور باب کی مناسبت اس حدیث میں یہ ہے کہ تؤمن باللہ والیوم الآخر
فرمایا ہے اور بعضی روایتوں میں تؤمن باللہ ورسولہ بھی آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہود یا اور نصرانیہ پر اس قسم کا سوگ کرنا
واجب نہیں **مَا يَجْتَنِبُ الْحَادَّةُ مِنَ الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ** سوگ کرنیوالی عورت کو رنگین کپڑے سے پرہیز
کرنیکا بیان **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا
عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَلَا ثَوْبَ عَصْبٍ لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا
وَلَا تَمْتَشِطُ اِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا حَيْضِهَا بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ سوگ کرے کوئی عورت کسی کے لئے تین دن رات سے زیادہ مگر خاوند کے لیئے کیونکہ اوسکے واسطے سوگ کرنا چار
مہینے اور دس دن تک ہے اور نہ پہنے سوگ والی کپڑا رنگین اور نہ پہنے کپڑا عصب یعنی جسکا سوت رنگ کر بنے بعد بنا گیا ہو
جیسے سوسی یا چھینٹ یا اور ریشمی کپڑے اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ کنگھی کرے اور نہ خوشبو لگاوے لیکن جب حیض سے
پاک ہوجایا کرے تب تھوڑا سا قسط اور اظفار لگا لیا کرے تو کچھ مضایقہ نہیں ف کنگھی کرنے سے بناؤ سنگار کرنا خوشبو لگا کر
بالوں میں ڈالنا ہے اور قسط ایک چیز ہوتی ہے اس ملک میں اور عرب میں بھی ہوتی ہے اور اظفار بھی ایک خوشبو کی چیز ناخون کے
صورت پر ہوتی ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ
مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ **ترجمہ** بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عورت نہ پہنے کسم کے رنگ کا کپڑا اور سرخ پھولوں سے رنگا ہوا اور خضاب نہ کرے

اور نہ سرمہ لگاوے ف یعنی سرخ رنگ کرنا بالوں کو مہندی سے یا ہاتھوں کو لگانا مہندی ان سب باتوں سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **بَابُ الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ** باب سوگ والی کے خضاب کرنیکے بیان میں **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز ہے کسی عورت کو اگر ایمان رکھتی ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ بات کہ سوگ کرے کسی پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند اور نہیں درست سوگ والی کو سرمہ لگانا اور نہ خضاب کرنا اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہننا **بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَادَّةِ اَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ** اس باب میں بیان ہے اس بات کا کہ سوگ والے کو رخصت ہے سر دھونیکے بیری کے پتوں سے **عَنْ** اُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ اُسَيْدٍ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَهَا فَتَكْتَحِلُ الْجِلَاءَ فَاَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلٰى عَيْنِيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ قَالَ اِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهِ رَاْسَكِ **ترجمہ** ام حکیم بنت اسید اپنی مائی سے روایت کرتی ہے کہ خاوند اسکا مر گیا تھا اور اوس کی دونوں آنکھیں دکھتی تھیں تو وہ جلا کا سرمہ (یعنی اثمد جو آنکھوں کو جلا دیتا ہے) لگایا کرتی آخر اوس نے اپنی آزاد کی ہوئی لونڈی کو ام المومنین ام سلمہ رض کے پاس بھیجا کہ پوچھے اون سے روغنی اور بصارت کے سرمے کے لئے بی بی ام سلمہ رض نے فرمایا مت لگا کوئی سا سرمہ مگر جبوقت کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آوے تو مضائقہ نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی تھی اون دنوں جب ابوسلمہ مر گئے تھے میرے پاس اور میں نے اپنی آنکھ پر ایلوا لگا رکھا تھا آپنے پوچھا کیا چیز ہے ای ام سلمہ میں نے کہا ایلوا ہے یا رسول اللہ اور نہیں خوشبو نہیں آپنے فرمایا اس سے منہ کو چمک ہوتی ہے اے ام سلمہ پھر نہ لگانا یہ سرمہ لگانا منظور ہو تو رات کو لگا لینا اور نہ دھو کر یا رسول اللہ آپنے فرمایا بیر کا پتا لگا کر اپنے سر کو یعنی بیری کے پتے سے سر دھو کر کنگھی کیا کرو **اَلنَّهْيُ عَنِ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ** سوگ کرنیوالی کو سرمہ لگانیکے ممانعت کا بیان **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ رَمَدَتْ اَفَاَكْحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفًّى عَنْهَا قَالَ لَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ اِنِّيْ اَخَافُ عَلٰى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَمْكُثُ عَلٰى رَاْسِ سَنَةٍ ثُمَّ تَرْمِيْ عَلٰى رَاْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرَةِ **ترجمہ** ام سلمہ رض سے روایت ہے ای ایک عورت قریش میں کی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی آنکھوں میں درد ہے فرمائیے تو سرمہ لگاؤں اور تھی اوس عورت کی بیٹی خاوند کے مرنے کی عدت میں آپنے فرمایا چار مہینے دس دن پورے ہونیکے بعد لگانا پھر اوس عورت نے کہا تجھے اوسکی بیماری کو جانیکہ

ف یعنی جو عورت کہ خاوند کے مرنیکے سبب سے عدت میں ہو اوسکو سرمہ لگانا اور خضاب کرنا اور رنگا ہوا کپڑا پہننا منع ہے

ترف ہے پھر آپنے فرمایا چار مہینے دس دن ہوئے بغیر نہیں جائز آپنے فرمایا تم مین کی ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانے مین
سوگ کرتی تہی خاوند کو برس روز تک پھر برس تمام ہوتی ہے مینگنی پھینکتی تہی عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ
اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَتْهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِيَ تَشْتَكِي
قَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تُحِدُّ السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ رَاْسِ
حمید بن نافع نے بیان کیا اس حدیث کو زینب بنت ابی سلمہ رضہ سے زینب نے اپنی ماں سے اونکی ماں ام سلمہ رضہ نے فرمایا آئی
ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا اوس نے اپنی بیٹی کے لئے جسکا خاوند مر گیا تہا اور اوسکی آنکھین دکھتی تہین آپنے فرمایا
ہر ایک عورت تم مین سے سوگ کیا کرتی تہی برس دن تک پھر برس ہوتی ہے مینگنی پھینکتی یہہ تو چار مہینے دس ہی دن ہین عَنْ
اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا
زَوْجُهَا وَقَدْ خِفْتُ عَلَى عَيْنِهَا وَهِيَ تُرِيْدُ الْكُحْلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَاْسِ
الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ مَا رَاْسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا
هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ اِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيْهِ حَتَّى اِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ بِهَا بِبَعْرَةٍ
ترجمہ ام سلمہ رضہ سے روایت ہے آئی ایک عورت قریش مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی میری بیٹی کا خاوند مر گیا
ہے اور مین ڈرتی ہون اوسکی آنکھون پر کچھہ صدمہ نہ آجائے بی بی ام سلمہ رضہ فرماتی ہین اوسکا ارادہ یہہ تہا کہ آنکھون مین
سرمہ لگانے کی اجازت دیوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا پہلے تم مین سے ہر ایک عورت مینگنی
پھینکا کرتی تہی سال تمام ہوئے پر یہہ تو چار مہینے اور دس ہی دن ہین حمید بن نافع نے زینب بنت ام سلمہ رضہ سے
پوچھا راس الحول کا کیا قصہ ہے زینب بنت ابوسلمہ نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانے مین جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا
تھا وہ عورت آپنے گہرون مین سے سب سے برے گہر مین جا رہتی تہی جب سال تمام ہو جاتا تب باہر نکلتی تہی آپنی پیٹھ پیچھے مینگنی
پھینک کر عَنْ زَيْنَبَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ تَكْتَحِلُ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَتْ
اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا اَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ رَمَتْ خَلْفَهَا بِبَعْرَةٍ ثُمَّ خَرَجَتْ فَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ
حَتّٰى يَقْضِيَ الْاَجَلُ ترجمہ بی بی زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے پوچھا کسی عورت نے ام سلمہ رضہ اور ام حبیبہ رضہ سے
خاوند کے مرنے کی عدت گذارنیوالی کو سرمہ لگانا درست ہے کہ نہین اونہون نے بیان کی وہ حدیث جو اوپر گذر چکی ہے کہ کئی بار
اَلْقُسْطُ وَالْاَظْفَارُ لِلْحَادَّةِ قسط یعنی کٹ اور اظفار کے استعمال کرنیکا بیان سوگ والی کے لیے
عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِي الْقُسْطِ اَوِ الْاَظْفَارِ
ترجمہ ام عطیہ رضہ سے روایت ہے رخصت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو جسکا خاوند مر گیا ہو پاک ہونیکے وقت قسط

اور اظفار کا استعمال کرنے کے لئے ف یعنی جب عورت سوگ مین ہو اپنے خاوند کے اون دنون مین کسی خوشبو کا لگانا عورت کے لئے درست نہین مگر خون کی بدبو دور کرنیکے لئے حیض سے پاک ہونیکے بعد قسط یا اظفار اپنے بدن کو مل لیا کرے تو درست ہے **باب نسخ متاع المتوفی عنها بما فرض لها من الميراث**

باب ہے بیان مین اسبات کے جس عورت کا خاوند مرجاتا تہا اوسکو خرچ دلایا جاتا تہا سال بہر کا پہر وہ منسوخ ہوگیا سبب مقرر ہونے میراث کے **عن** ابن عباس فی قوله والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا وصية لازواجهم متاعا الى الحول غير اخراج فنسخت هذه الآية آية الميراث بما فرض لها من الربع والثمن ونسخ اجل الحول ان جعل اجلها اربعة اشهر وعشرا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول غیر اخراج کے بیان مین کہا ابن عباس رض نے منسوخ ہوگئی یہ آیت میراث کی آیت سے جس مین بیان فرمایا ہے اللہ تعالی نے عورت کے لئے چوتہائی حصہ اور آٹہوان حصہ اور منسوخ ہوگیا حکم ایکسال تک عدت مین رہنے کا چار مہینے اور دس دنکے حکم سے ف آیت والذین یتوفون الخ کا ترجمہ اور جو لوگ تم مین مرجاوین اور چہوڑ جاوین عورتین وصیت کردین اپنی عورتون کے واسطے خرچ دینا ایک برس کا نہ نکال دینا پہر اگر وہ نکل جاوین تو گناہ نہین اس آیت کے فائدی مین شاہ عبدالقادر رحمت اللہ علیہ نے بیان کیا ہے یہ حکم جب تہا کہ مرد کے اختیار پر رکہا تہا اور عورتون کو دلواتا اب سب کے حصے اللہ صاحب نے ٹہہرا دیئے عورت کا ہی ٹہہرا اپنے دیکہا دلوانا موقوف ہوا یہی غرض ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے **عن** عكرمة فی قوله عز وجل والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا وصية لازواجهم متاعا الى الحول غير اخراج قال نسختها والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا ترجمہ عکرمہ سے رض روایت ہے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا الخ کے بیان مین کہا عکرمہ نے منسوخ کردیا اس آیت کو والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا اسے ف اور ترجمہ دوسری آیت کا اور جو لوگ مرجاوین تم مین اور چہوڑ جاوین عورتین وہ انتظار کرا دین اپنے تئین چار مہینے اور دس دن یعنی برس دن تک عدت مین رہنا موقوف ہوا فقط چار مہینے اور دس دن کے نہ رہین **الرخصة فی خروج المبتوتة من بيتها فی عدتها لسكناها** رخصت دیگئی ہے تین طلاق والی کو عدت کی دنون مین اپنے گہر سے دوسری جگہہ جانیکی **عن** عبد الرحمن ابن عاصم ان فاطمة بنت قيس اخبرته وكانت عند رجل من بنی مخزوم فطلقها ثلاثا وخرج الى بعض المغازی امر وكيله ان يعطيها بعض النفقة فتقالتها فانطلقت الى بعض نساء النبی صلی الله عليه وسلم فدخل رسول الله صلی الله عليه وسلم وهی عندها فقالت يا رسول الله هذه فاطمة بنت قيس طلقها فلان فارسل اليها

بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَقُولُ بِهِ قَالَ صَدَقَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَقِلِي
إِلَى أُمِّ مَكْتُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ مَكْتُومٍ امْرَأَةٌ تُكْثِرُ عَوَّادَهَا إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ
أُمِّ مَكْتُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا فَانْتَقَلْتُ إِلَى حَبْدِ اللهِ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ
وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَسْتَأْمِرَهُ فِيهِمَا فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ
أَخَافُ عَلَيْكِ فَتَمَاسَهُ لِلْعَصَا وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ أَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ بَعْدَ

ذٰلِكَ ترجمہ عبدالرحمان بن عاصم سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا ان سے ہی وہ فاطمہ ایک آدمی مخزومی
کے پاس اوس آدمی نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقین اور آپ چلا گیا کسی جہاد مین اور اپنے وکیل سے کہہ گیا کہ اس کو
کچھ خرچہ دیدینا اوس وکیل نے کچھ دیا اور فاطمہ نے اوسکو تھوڑا اور کم جانکر پھیر دیا اور گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھر کسی بیوی کے پاس اتنے مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ اور گھر مین موجود تھی اوس وقت اور کہنے لگے
یارسول اللہ مین فاطمہ بنت قیس مون طلاق دی مجھے فلا نے آدمی نے اور بھیجا کسیکے ہاتھ میرے پاس کچھ
نفقہ مینے پھیر دیا اوسکو کم جانکر وہ آدمی کہتا ہے اتنا دینا بھی ہمارا احسان ہے آپنے فرمایا سچ کہتا ہے وہ
آدمی اب جا تو اپنی عدت پوری کر ام کلثوم کے یہان یہہ کہکر پھیر فرمایا ام کلثوم کے گھر مین لوگون کی آمد و رفت بہت
ہے تو عبداللہ بن ام کلثوم کے یہان چلی جا کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے فاطمہ کہتی ہین چلی گئی مین عبداللہ کے پاس
وہین پوری کی مین نے اپنی عدت پھر پوری ہو چکی عدت کے دن اوسوقت پیغام بھیجا میرے لئے ابوجہم نے اور معاویہ
بن ابی سفیان نے پھر گئی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور صلاح لئی مین نے آپسے اون دونون کے باب
مین آپنے فرمایا مجھے خوف ہے ابوجہم کی لٹھ کا اور معاویہ تو مفلس آدمی ہے فاطمہ کہتی ہی مین نے نکاح کرلیا اسامہ
بن زید سے یہہ بات سننے کے بعد عن فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ
فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ
فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ فَاطِمَةَ فِي
خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ وَأَنْكَرَتْ عَائِشَةُ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے
روایت ہی تھی فاطمہ بنت قیس جو روایی عمرو بن حفص کی پھر طلاق دیدی اوس نے فاطمہ کو اخیر طلاق جو باقی رہگئی
تھی تین طلاقون مین سے فاطمہ بیان کرتی ہی ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اجازت چاہی مین نے
اپنے گھر سے نکلنے کی پھر حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خاوند کی گھر سے چلے جانے کے لئے ابن ام مکتوم
نابینا کے گھر کو راوی کہتا ہے مروان بن حکم نے انکار کیا اس مسئلہ کا اور فاطمہ رض کو سہابت کے بیان مین سچے نہ سمجھا
اور عروہ فرماتی ہین حضرت عائشہ رض نے بھی انکار کیا فاطمہ رض کی بات کا ف یعنی مروان بن حکم کے نزدیک

اور عائشہ رضہ کے نزدیک تین طلاق والی عورت کو گھر سے نکل کر جانا درست نہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے فاطمہ کے قصے کو غلط کہا ہے اور فاطمہ کی بات کو جھوٹھہ جانا ہے عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ ترجمہ فاطمہ سے روایت ہے کہا میں نے یا رسول اللہ میرا خاوند طلاق دیچکا مجھکو تین طلاقین میں ڈرتی ہوں نہ آجاوے میرے پاس کوئی چور وغیرہ آپنے حکم دیا اوسکو وہ وہاں سے چلی آئی عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہا آئی میرے پاس فاطمہ بنت قیس پوچھا میں نے اوس سے وہ فیصلہ جو کیا تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے مقدمہ میں پھر بیان کیا اوس قصے کو فاطمہ نے جھگڑا کیا میں نے اس مقدمہ میں اپنے خاوند کے وکیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور گفتگو کی میں نے مکان اور نفقہ کے لئے فاطمہ نے بیان کر تین میں نہ دلایا گیا مجھے مکان اور نہ نفقہ اور حکم کیا مجھکو عدت گذارنے کے لئے ابن ام مکتوم کے گھر میں عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَتَعْتَدِّي فِيهِ فَخَاصَمَهُ الْأَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكِ لِمَ تُفْتِي بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ إِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَصَدَقَتْ أَمْ كَذَبَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللّٰهُ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دی خاوند نے مجھے میں نے ارادہ کیا اوسکے گھر سے چلے جانیکا اور آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے حکم دیا عمرو بن ام مکتوم کے گھر میں عدت گذارنے کے لئے یہہ سنکر اسود نے فاطمہ کو کنکر و نسے مارا اور کہا خرابی ہو تیرے کیوں ایسا مسئلہ بیان کرتی ہے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگر لائے گی تو دو گواہ ایسے کہ گواہی دیویں وہ دونو کہ ہمنے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبول کرونگا میں تیری بات کو نہیں تو ہم نہ چھوڑینگے اللہ تعالی کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر اور وہ اللہ کی کتاب میں جو حکم ہے وہ یہہ ہے لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ترجمہ یعنے مت نکالو انکو اوانکے گھروں سے اور وہ بھی نہ نکلیں مگر جو کریں صریح بیحیائی فحش یعنی زنا عورت کو گھر سے زبردستی کرکے مرد نکالے اور نہ خود باہر نکلے ہاں اگر کوئی کام بیحیائی کا کرکے اوسوقت نکال دینا مضایقہ نہیں حضرت عمر نے اس آیت کو دلیل پکڑکر اوس عورت سے کہا تو اپنے دعوی پر دو گواہ لائی گی تو ہم مانینگے ورنہ آیت کے موافق جو ہمکو معلوم ہوتا ہے اوسپر عمل کرینگے اور محدثین کے نزدیک فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے

اوسمین کچھ کلام نہین حاصل یہہ ہے مطلقہ مبتوتہ یعنی جسکو تین طلاق قطعی ہوگئے ہون اوسکے لئے نہ نفقہ ہے اور نہ سکنے اور مطلقہ رجعیہ کے لئے نفقہ بھی ہے اور سکنے **باب خروج المتوفی عنہا بالنہار** دن کو باہر نکلنا اوس عورت کا جسکا خاوند مر گیا ہو یہہ باب اسبات کے بیان مین ہے **عن** جابر قال طلقت خالتہ فارادت ان تخرج الی نخل لہا فلقیہا رجل فنہاہا فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخرجی فجدی نخلک لعلک ان تصدقی او تفعلی معروفا ترجمہ جابر رضہ سے ہے کہ طلاق ہوئی اوسکی خالہ کو اور اوسکی خالہ نے چاہا کہ جاوے اپنے کھجورون کے باغ کو تو اوسکو کوئی آدمی منع کیا اوس نے باغ کے جانے سے پھر آئے جابر رضہ کے خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو جا کر توڑ میوہ اپنی کھجورون کا البتہ تو صدقہ اور خیرات کریگی اور دیگی اوسمین سے لوگون کو بطور احسان کے **باب نفقۃ البائنۃ** بائن کے نفقے کا بیان ہے اس باب مین **عن** ابی بکر بن حفص قال دخلت انا وابو سلمۃ علی فاطمۃ بنت قیس قالت طلقنی زوجی فلم یجعل لی سکنی ولا نفقۃ قالت فوضع لی عشرۃ اقفزۃ عند ابن عم لہ خمسۃ شعیر وخمسۃ تمر فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ ذلک فقال صدقا وامرنی ان اعتد فی بیت فلان وکان زوجہا طلقہا طلاقا بائنا ترجمہ ابوبکر بن حفص سے روایت ہے کہا مین اور ابوسلمہ فاطمہ بنت قیس کے پاس بیٹھے کیا فاطمہ نے ہمسے طلاق دی مجھے میرے خاوند نے اور مذیا مجھکو رہنے کا گھر اور نہ کہا نیکے لئے خرچ اور کہدیئے دس پیمانے جو کے اپنے چچا کے بیٹے کے یہان پانچ ناپ جو کے اور پانچ کھجور کے پھر آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے یہہ حال آپنے فرمایا وہ جو کہتا ہے وہی سچ ہے اور حکم کیا مجھے عدت کا فلانیکے گھر مین اور اوسکے خاوند نے اوسکو طلاق بائن دی تھی **عن** عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن عتبۃ ان عبد اللہ ابن عمرو بن عثمان طلق ابنۃ ابن سعید ابن زید وامہا حمنۃ بنت قیس البتۃ فامرتہا خالتہا فاطمۃ بنت قیس بالانتقال من بیت عبد اللہ ابن عمرو وسمع بذالک مروان فارسل الیہا فامرہا ان ترجع الی مسکنہا حتی تنقضی عدتہا فارسلت الیہ تخبرہ ان خالتہا فاطمۃ افتتہا بذالک واخبرتہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتاہا بالانتقال حین طلقہا ابو عمرو ابن حفص المخزومی فارسل مروان قبیصۃ ابن ذویب الی فاطمۃ فسالہا عن ذالک فزعمت انہا کانت تحت ابی عمرو لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابن ابی طالب علی الیمن خرج معہ فارسل الیہا بتطلیقۃ وہی بقیۃ طلاقہا فامرہا الحارث ابن ہشام وعیاش بن ابی ربیعۃ بنفقتہا فارسلت الی الحارث وعیاش تسالہما النفقۃ التی امرہا بہا زوجہا فقالا واللہ مالہا علینا نفقۃ الا ان تکون حاملا ومالہا ان تسکن فی مسکننا الا باذننا فزعمت فاطمۃ انہا اتت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فصدق فہما قالت فقلت این اعتقل یا رسول اللہ فقال انتقلی
عند ابن ام مکتوم وہو اعمی الذی عاتبہ اللہ عز وجل فی کتابہ فانتقلت عندہ فکنت اصنع
ثیابی عندہ حتی انکحہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زعمت اسامۃ ابن زید ترجمہ عبید اللہ بن
عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق دی سعید بن زید کی لڑکی کو اور اوس لڑکی
کی ماں کا نام حمنہ بنت قیس تہا اور طلاق بتہ دی تہی اوسکو یعنی ایسی طلاق جس سے بالکل علاقہ ٹوٹ جاوے اور مرد کو
اوسکے ساتھ بغیر حلالے کے نکاح ناجائز ہو اس عورت کی خالہ فاطمہ بنت قیس تہی اونہوں نے اونکو کہلا بہیجا کہ عبد اللہ بن عمرو
بن عثمان کے گہر میں مت رہ وہاں سے جلی آ پہر سنی یہہ بات مروان نے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان کی جورو کو کہلا بہیجا
کہ پہر اپنے گہر میں آکر رہے عدت پوری ہونے تک عبد اللہ بن عمرو کی جورو نے کسی آدمی کی زبانی خبر دی مروان کو
کہ مجہے میری خالہ فاطمہ نے فتوی دیا تہا گہر سے چلے جانیکا اور بیان کیا تہا مجہسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فتوی دیا تہا اوسکو گہر سے چلے جانیکے لئے اوسوقت جب طلاق دی تہی اوسکو اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے جب یہ قصہ
سنا مروان نے اوسوقت بہیجا (قبیصہ بن ذویب کو) نام ہے آدمی کا) فاطمہ کے پاس پہر پوچہنے گئے اوس فاطمہ سے یہہ قصہ
اونہوں نے بیان کیا کہ میرا خاوند تہا ابو عمرو وہ چلا گیا تہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ یمن کو اون دونوں حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو یمن کا خلیفہ کیا تہا وہاں جاکر میرے خاوند نے طلاق کہلا بہیجی وہ طلاق جو
باقی رہگئی تہی اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو کہدیا تہا کہ نفقہ وغیرہ میں مجہکو میں نے اپنا آدمی بہیجا
اونکے پاس وہ خرچ مانگنے کے لئے جو میرے واسطے خاوند نے دینے کے لئے کہا تہا اون دونوں نے کہا واللہ ہمارے
پاس اوسکے لئے نفقہ نہیں مگر ہاں اگر وہ حاملہ ہوتی تو البتہ اوسکے لئے نفقہ تہا اور اب وہ ہمارے گہر میں بہی نہیں رہ سکتی جبتک
ہم نہ کہیں فاطمہ کہتی ہے میں آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا آپکے روبرو یہہ امر آپنے اونہی دونوں کو
سچا کہا پہر میں نے پوچہا میں کہاں چلی جاؤں یا رسول اللہ آپنے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہاں چلی جا اور ابن ام مکتوم
وہی اندہا آدمی ہے جسکے خاطر عتاب کیا اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے کتاب میں پہر میں چلی گئی اوسکے
پاس میں رہتی تہی اوس پاس اور اوتار دیتی تہی اپنے کپڑے یعنی بسبب گرمی وغیرہ کے بے تکلف کپڑے اوتار کر
بیٹہہ رہتی تہی پہر نکاح کرادیا میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتہہ الاقراء قروء کسی کہتے ہیں اور
شاذ نے کس معنے کے لئے بولا ہے عن فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکت
الیہ الدم فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق فانظری اذا اتت قروءک فلا تصلی وإذا
مر قروءک فتطہری ثم صلی قال ثم صلی ما بین القرء الی القرء ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکوا کیا آپکے پاس خون جاری ہونیکا آپنے فرمایا اوسکو یہہ خون کسی رگ سے آتا ہے یعنی رحم سے

نہیں آتا تو نظر کرے جب اسے تجھا قرو یعنی حیض اوس وقت نماز مت پڑھا کر جب گذر جاوین حیض کے دن اور وقت پاک ہو جایا کرے تو راوی بیان کرتا ہے آپنے اوسکو فرمایا ہین دونون حیضون کے نماز پڑھا کر ف یعنی جب حیض کی مدت کے دن آویں اون دنون مین نماز چھوڑ دینا چاہیئے اور باقی دنون مین نماز پڑھنا چاہیئے اور قرار کے معنے حیض کے بیان فرمائے ہین اس حدیث مین **بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ** یعنی طلاق کے بعد رجوع کرنیکے منسوخ ہونیکا بیان ہے اسباب مین عکرمہ ابن عباس سے فی قولہ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا وقال اذا بدلنا آیۃ مکان آیۃ واللہ اعلم بما ینزل الآیۃ وقال یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب فاول ما نسخ من القرآن القبلۃ وقال والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء ولا یحل لہن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامہن الی قولہ ان ارادوا اصلاحا وذلک بان الرجل کان وقال الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تفسیر مین اس آیت کے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا یعنی جو موقوف کرتے ہین ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہین تو پہنچاتے ہین اوس سے بہتر یا اوسکے برابر بیان کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسکے بعد دوسری آیت کو یعنی واذا بدلنا آیۃ مکان آیۃ واللہ اعلم بما ینزل قالوا انما انت مفتر بل اکثرہم لا یعلمون یعنی اور جب بدلتے ہین ہم ایک آیت کی جگہہ دوسری آیت کو اللہ بہتر جانتا ہے جو اوتارتا ہے تو کہتے ہین تو تو بنا لاتا ہے یون نہین پر اون بہتون کو معلوم نہین ف شاید ابن عباس رضی اللہ عنہ کی غرض یہ ہے کہ منسوخ ہونیکا سر خدا تعالی کو معلوم ہے اور دوسرے یہہ بات ہے کہ اوسکو اپنے حکم مین تبدیل اور تغیر کا اختیار ہے جیسا دوسری آیت مین فرمایا ہے ف یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب یعنی مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور رکھتا ہے اور اوسی پاس ہے اصل کتاب اوسکے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پہلے جو حکم قرآن مین سے منسوخ ہوا وہ قبلہ تھا اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء ولا یحل لہن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامہن ان کن یؤمن باللہ والیوم الآخر وبعولتہن احق بردہن فی ذلک ان ارادوا اصلاحا یعنی اور طلاق والی عورتین انتظار کرواوین اپنے تئین تین حیض تک اور اونکو حلال نہین کہ چھپاویں جو پیدا کیا اللہ نے اونکے پیٹ مین اگر ایمان رکھتی ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور اونکے خاوند اون کو پہنچتا ہے پھیر لینا اونکا اتنی دیر مین اگر چاہین صلح کرنی اس آیت کو بیان کر کر فرماتے ہین یہہ معاملہ یون تھا کہ جو آدمی اپنی جورو کو طلاق دیتا تھا وہی آدمی اوسکو اپنے نکاح مین لانیکا زیادہ مستحق تھا اگرچہ تین طلاقین بھی دیتا تھا پھر اللہ جل ثناءہ نے منسوخ کیا اس حکم کو اور فرمایا **اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ** یعنی طلاق ہے دو بار تک پھر رکھنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا نیکی سے ف یعنی تین طلاق کے بعد رجوع کرنا نہین ہے

طلاق تک رجوع کرسکتا ہے یہاں اس حدیث کو اسی غرض کے واسطے لائے ہیں یعنی تین طلاق کے بعد رجوع پہلے تہا اب منسوخ ہو الطلاق مرتان کے فرمانے سے **بَابُ الرَّجْعَةِ** باب رجوع کرنیکے بیان میں عورت کی طرف **عَنِ** ابن عمر قال طلقت امرأتي وهي حائض فانطلق النبي صلى الله عليه وآله وسلم عمر فذكر ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم مره أن يراجعها فإذا طهرت يعني فإن شاء أمسكها وإن شاء طلقها قلت لابن عمر فاحتسبت منها فقال فمه أرأيت إن عجز واستحمق ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں طلاق دی میں نے اپنی جورو کو حیض کے ایام میں یہہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اس سے کہہ کہ رجوع کرلے پہر جب وہ پاک ہوجاوے گی تو اسکو اختیار ہے چاہے رکھے اوسکو یا طلاق دیدیوے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ سے کیا وہ اول طلاق کا بھی حساب کیا جاویگا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کون سی چیز مانع ہی حساب کرنیسے تو سمجھ اگر کوئی عاجز ہوجاوے یا حماقت کرے جو طلاق دیگئی ہے وہ تو حساب میں آویگی **ف** یعنی اگر رجوع کرنیسے عاجز ہوگیا اور اوس عورت کو اپنی نادانی اور حماقت سے طلاق دے بیٹھا تو طلاق رائگاں نہ جائیگی بلکہ حساب میں آویگی **عَنِ** ابن عمر أنه طلق امرأته وهي حائض فذكر عمر رضي الله عنه للنبي صلى الله عليه وسلم فقال مره فليراجعها حتى تحيض حيضة أخرى فإذا طهرت فإن شاء طلقها وإن شاء أمسكها فإنه الطلاق الذي أمر الله به عز وجل قال نعم فطلقوهن لعدتهن ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ طلاق دی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جورو کو حیض کے دنوں میں یہہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہہ اوس سے رجوع کرلے اوسکو دوسرا حیض آنے تک پہر جب وہ پاک ہوجاوے اوسکا جی چاہے طلاق دے اوسکو یا رکھ لیوے اوسلئے کہ یہہ طلاق اللہ کے حکم کے موافق ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے فطلقوهن لعدتهن یعنی طلاق دو اونکو عدت پر **ف** طلاق دو عدت پر تین حیض میں حیض سے پہلے دو کہ ہمارا حیض گنتی میں آوے اور اوس پاکی میں نزدیکی نکی ہو (موضح القرآن) **عَنْ** نافع قال كان ابن عمر إذا سئل عن رجل طلق امرأة وهي حائض فيقول أما إن طلقها واحدة أو ثنتين فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمره أن يراجعها ثم يمسكها حتى تحيض حيضة أخرى ثم تطهر ثم تطمث ثم تطهر ثم إن شاء أمسك بعد وإن شاء طلق قبل أن يمسها وأما إن طلقها ثلاثا فقد عصت الله فيما أمرك به من طلاق امرأتك وبانت منك امرأتك ترجمہ نافع سے روایت ہے جب پوچھا جاتا مسئلہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی جورو کو حیض میں ابن عمر رضہ فرماتے اگر اوس کی دی نے ایک طلاق دی ہے یا دو تو ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرمایا ہے رجوع کرلے وہ آدمی اپنی جورو کی طرف یعنی اوسکو اپنے سے جدا نکرے بلکہ روکے اوسکو دوسرے حیض آنے تک پہر جب وہ پاک ہوجاوے پہر طلاق دے اوسکو پہلے جماع کرنیسے اور اگر اوس آدمی نے تین طلاقیں

دیدین ایکبار حیض کے ایام مین اوسنے بیشک نافرمانی کی اللہ کی اوس امر مین جسکا اوسکو حکم کیا تہا اللہ نے یعنی عورت کو طلاق دینے کا طریقہ اوسکو بتایا تہا اوس نے اوسکے موافق کام نہ کیا لیکن عورت تین طلاق دینے سے مرد کے نکاح سے بالکل باہر ہوگئی عن سالم عن ابن عمر انہ طلق امرأتہ وھی حائض فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراجعھا ترجمہ اس کا ترجمہ اوپر کی حدیث سے واضح ہے عن ابن طاؤس عن ابیہ انہ سمع عبد اللہ ابن عمر سئل عن رجل طلق امرأتہ وھی حائضۃ فقال اتعرف عبد اللہ ابن عمر قال نعم قال فانہ طلق امرأتہ حائضا فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ الخبر فامرہ ان یراجعھا حتی تطھر ولم اسمعہ یزید علی ھذا ترجمہ ابن طاؤس اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اونکے باپ نے سنا عبد اللہ بن عمر رض سے اوسوقت جب پوچھا گیا مسئلہ اوس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھنیوالے کو کہا تو عبد اللہ بن عمر کو پہچانتا ہے کہ نہین اوس نے کہا ہان پہچانتا ہون ابن عمر رض نے بیان کیا اوس پوچھنے والے سے اسطرح کہ عبد اللہ بن عمر رض یعنی مین نے طلاق دی تہی اپنی عورت کو حیض مین اسبات کی خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر سے رجوع کرلے پاک ہونے تک اس عورت کو راوی بیان کرتا ہے اس سے زیادہ نہین بیان کیا اوس نے مصنف جیسے پہلی روایتون مین اور باتین زیادہ ہین وہ اس روایت مین نہین تو یہہ مختصر ہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال عمرو رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان طلق حفصۃ ثم راجعھا واللہ اعلم ترجمہ ابن عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دی حفصہ رض کو پہر رجوع کرلیا تہا ف ابن قیم رح نے بیان کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام مین رجعت کا لفظ تین معنی پر آیا ہے ایک تو نکاح کے معنے کے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے فان طلقھا فلا جناح علیھما ان یتراجعا یعنی اگر وہ شخص اوسکو یعنی عورت کو طلاق دی تب گناہ نہین ان دونون پر کہ پہر ملجاوین یعنی اگر عورت کو دوسرے خاوند نے طلاق دی تو پہلا خاوند اس سے نکاح کرلے تو گناہ نہین اب یہان رجعت کے معنے نکاح کرنیکے ہین اور دوسرے معنے یہہ ہین لوٹانا چیز کو طرف اوس حال کے جس حال پر پہلے تہی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو نعمان بن بشیر کو فرمایا تہا رجوع کر یعنی پہیر لے تو غلام جو دیا ہے تو نے اپنے ایک بیٹے کو اور دوسرے بیٹون کا اوسمین تو نے حق نہین رکہا ابن قیم فرماتے ہین یہہ رد کرنا ایسی چیز کا ہے جسمین ہبہ یعنی بخشش کرنی جائز نہین اور تیسرے معنے رجعت کے یہہ ہین جو بعد طلاق کے ہوا کرتی ہے جیسا کہ اوپر کی حدیثون مین بیان ہوا

آخر کتاب الطلاق تمام ہوئی کتاب طلاق کی

کتاب الخیل

کتاب گہوڑون کے بیان مین عن سلمۃ ابن نفیل الکندی قال کنت جالسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل یا رسول اللہ اذال الناس الخیل

وَدَفَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهَا فَمَا وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا تَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللَّهُ لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَحَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُوحَى إِلَيَّ أَنِّي مَقْبُوضٌ غَيْرُ مُلْبِثٍ وَأَنْتُمْ تَتْبَعُونِي أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ ترجمہ مسلم بن نفیل کندی سے روایت ہے کہ ہم زمین میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اوس وقت کہا ایک آدمی نے یارسول اللہ دلیل کردیا لوگون نے گھوڑون کو اور کہدے بیہیار اور کہتے ہین جہاد نہین رہا اب اور موقوف ہوگئی لڑائی آپنے یہہ سنکر اُسکی طرف منہہ پھیرا اور فرمایا جھوٹے ہین وہ ابھی ابھی آیا ہے حکم قتال کا اور ہمیشہ لڑتے رہین گے میرے اُمت کے لوگ حق بات پر یعنی دین کیواسطے اور پھیر دیگا اللہ تعالی لوگون کے دلون کو اونکے واسطے اور روزی دیگا خدا تعالی اونکو اونہین سے قیامت تک اور اللہ کے وعدے کے آنے تک اور خیر کو باندہ دیا ہے گھوڑون کی پیشانی مین قیامت تک اور یہہ بات مجھکو وحی سے جتائی گئی ہے اور میری روح قبض کی جاویگی جلدی اور تم لوگ پیروی کروگے میری متفرق جماعتین ہوکر اور کٹکر مروگی آپسمین اور مقرر ہوگا گھر ایمان والون کا شام مین ف گھوڑون کی پیشانی مین خیر ایک تو اجر یعنی ثواب جو جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے دوسرے غنیمت جو جہاد کرنے سے ملتی ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخیل معقود فی نواصیہا الخیر الی یوم القیامۃ الخیل ثلاثۃ فہی لرجل اجر وہی لرجل ستر وہی علی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فالذی یتخذہا فی سبیل اللہ فیطیل لہا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلہا ذلک المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات ولو انہا قطعت طیلہا فاستنت شرفا او شرفین کانت آثارہا وارواثہا حسنات ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ ولا یرید ان یسقی بہا کانت لہ حسنات فہذہ اجر ورجل ربطہا تغنیا وتعففا ثم لم ینس حق اللہ فی رقابہا ولا ظہورہا فہی لہ ستر ورجل ربطہا فخرا ورئاء ونواء لاہل الاسلام فہی علی ذلک وزر ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکہی ہے اللہ تعالی نے گھوڑون کی پیشانی مین خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین طور کے ہوتے ہین ایک گھوڑے تو ایسے ہوتے ہین جنکے باعث آدمی کو اجر اور ثواب حاصل ہوتا ہے ایک بچاؤ ہوتے ہین مفلسی تکلیف سے اور ایک وبال ہوتے ہین ثواب وہ تو ہین جو خدا کے راہ مین رکھے جاوین اور جہاد کے لیے تیار کئے جاوین اونکے پیٹ مین جو چیز جاوے وہ ایک ثواب ہے اونکے مالک کے لئے اور اگر وہ سنی مین چھوڑے جاوین چرنے کے لئے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی ہی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ فاطال لہا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلہا ذلک فی المرج او الروضۃ کان لہ حسنات ولو انہا قطعت طیلہا ذلک فاستنت شرفا او شرفین کانت آثارہا وارواثہا حسنات ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ ولا یرید ان یسقی بہا کانت لہ حسنات

الحرث وازروثها حسنات له ونوا انها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد ان يسقي كان ذلك حسنات فهي له اجرى رجل ربطها تغنيا وتعففا ولم ينس حق الله عز وجل في رقابها ولا ظهورها في ذلك ستر ورجل ربطها فخرا ورياء ونواء لاهل الاسلام فهي على ذلك وزر وسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الحمير فقال لم ينزل علي فيها شيء الا هذه الآية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کسی آدمی کے لئے باعث اجر ہین اور کسی کے لئے سبب وبال گھوڑون سے اجر اور ثواب ہوتا ہے ایسی آدمی کو جسنے باندھا گھوڑون کو اللہ کی راہ مین اور درازی کی رسی دیکر چراگاہ و باغ مین اور جسقدر اس رسی کے سبب سے دور تک چریگا اوسکے واسطے نیکیان لکھین جائینگی اگر وہ رسی توڑ کر ایک اونچان یا دو اونچان چڑھین اوسکے قدم اور لید پر نیکیان لکھی جائین گی اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پیئے اور مالک کا ارادہ پانی پلانیکا نہ تہا تب بہی مالک کیواسطے نیکیان لکھی جاوین گی تو ایسے گھوڑے باندہنا اجر ہے اور درست اوسکے واسطے ہین جو تجارت کیواسطے باندہے اور زکوۃ اونکی ادا کرے اور گناہ اوسکے واسطے ہین جو فخر اور ریا اور مسلمانون کی دشمنی کے لئے باندہے اور پوچہا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گدہون کے باب مین آپنے فرمایا کہ اسمقدر مین مجہہ پر کچہہ اوترا مگر یہہ آیت جو اکیلی تمام نیکیون کو شامل ہے فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ف یعنی جو کوئی شخص ذرہ کے برابر نیکی کریگا وہ اوسکو پاویگا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کریگا پاویگا اوسکو اس آیت سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ تہوڑی سی نیکی بہی تلف نہین کیجاویگی تو خدا کے راہ مین گدہون کا باندہنا اور اون سے کام لینا بیکار نہین ہوسکتا **بَابُ حُبِّ الْخَيْلِ** گہوڑون کے شوق و محبت کے بیان مین یہہ باب ہے **عَنْ** انس قال لم يكن شيء احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد النساء من الخيل ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے عورت کے بعد گہوڑے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ شِيَةِ الْخَيْلِ** کون سے رنگ کا گہوڑا بہتر ہے **عَنْ** ابي وهب كانت له صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسموا باسمائ الانبياء واحب الاسماء الى الله عبد الله وعبد الرحمن واذنبطوا الخيل واسمحوا بنواصيها واكفالها وقلدوها ولا تقلدوها اوتارا وعليكم بكل كميت اغر محجل او اشقر اغر محجل وادهم اغر محجل ترجمہ ابووہب کہ حامل تہی اونکو صحبت رسول اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکہو تم نبیون کے ناموں پر اور اللہ تعالے کے نزدیک محبوب ہے نام عبد اللہ اور عبد الرحمن اور باندہو گہوڑے اور ملو ماتہہ ماتہے پر اونکے اور پٹہے پر اور ڈالو گلون مین اونکے لشکن اور نہ پہناؤ گلے مین اونکے تانت

التزام کرو کمیت گھوڑا لینے کا جسکے پیشانی اور اگلے پچھلے پاؤن سفید ہون یا کالی رنگ کا لو جسکی پیشانی سفید اور اگلے پچھلے پاؤن بھی سفید ہون **اَلشِّکَالُ فِی الْخَیْلِ** گھوڑون مین سے شکال گھوڑے کا کہنا کیسا ہے **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُ الشِّکَالَ مِنَ الْخَیْلِ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے سے کراہیت کرتے تھے **ف** شکال اوس گھوڑے کو کہتے ہین جسکے تین پاؤن سفید ہون اور چوتھا پاؤن اور رنگ کا ہو **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَنَّهٗ کَرِهَ الشِّکَالَ مِنَ الْخَیْلِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشِّکَالُ مِنَ الْخَیْلِ اَنْ یَّکُوْنَ ثَلَاثُ قَوَائِمَ مُحَجَّلَةً وَّاحِدَةٌ مُطْلَقَةً اَوْ یَکُوْنَ الثَّلَاثَةُ مُطْلَقَةً وَّرِجْلٌ مُحَجَّلَةٌ وَلَیْسَ یَکُوْنُ الشِّکَالُ اِلَّا فِیْ رِجْلٍ وَلَا یَکُوْنُ فِی الْیَدِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ناپسند کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو اور ابو عبد الرحمان فرماتے ہین شکال اوس گھوڑے کو کہتے ہین جسکے تین پاؤن سفید ہون اور چوتھا پاؤن کسی اور رنگ کا ہو یا تین پاؤن اور رنگ کے ہون اور ایک پاؤن سفید ہو اور جسے ارجل بھی کہتے ہین شکال پیشانی پر سفیدی نہ ہو اس قسم کا گھوڑا منحوس ہوتا ہے یا اسمین کوئی عیب ہوتا ہے جس سے ضرر پہونچیگا اور شکال ہمیشہ پاؤن مین ہوتا ہے ماتھے مین نہین ہوتا **بَابُ شُؤْمِ الْخَیْلِ** گھوڑون کے شوم اور نحس ہونیکا بیان ہے اس باب مین **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ **ترجمہ** سالم اپنے باپ ابن عمر رضہ سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شومی اور نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے عورت مین اور گھوڑے مین اور گھر مین **ف** گھوڑے کی شومی اور نحوست یہہ کہ عیب دار ہو یعنی کانے یا لات مارے اور عورت کی شومی یہہ کہ زبان دراز یا بدخلق ہو اور گھر کی شومی یہہ کہ اچھی پڑوس مین نہ ہو یا دھوپ اور جاڑے اور برسات وغیرہ کا آرام نہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِی الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ** دونون حدیثون کا قریب قریب ہے گویا ایک ہی ہے **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ یَّکُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الرَّبْعَةِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کچھ ہو تو مکان اور عورت اور گھوڑے مین ہوگی (اور جو نہو تو کسی چیز مین نہین ہے) **بَابُ بَرَکَةِ الْخَیْلِ** گھوڑے کی برکت کا بیان ہے اس باب مین **عَنْ** اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَکَةُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑون کی پیشانی مین برکت ہے **بَابُ قَتْلِ نَاصِیَةِ الْفَرَسِ** گھوڑون کی پیشانی کو گوندنے کا بیان **عَنْ** جَرِیْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْتُلُ نَاصِیَةَ فَرَسٍ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ وَیَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَلْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَةُ

ترجمہ جریر رضہ سے روایت ہے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بل دیتے تھے گھوڑے کی پیشانی کے بالون کو اپنی انگلیون سے اور فرماتے تھے باندھی گئی ہے خیر گھوڑون کے ماتھے مین قیامت تک وہ خیر اجر اور غنیمت ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ ترجمہ ان دونونکا بھی گذر چکا ہے تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ ادب ہے آدمی اپنے گھوڑے کو سدھانے کا بیان ہے عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ يَمُرُّ بِي فَيَقُولُ يَا خَالِ أَلَا أُخْرِجُ بِنَا نَرْمِي فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ بَطَأْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِ تَعَالَ أُخْبِرُكَ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً نَفَرًا الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَلَيْسَ اللَّهْوُ إِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتُهُ امْرَأَتَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا

ترجمہ خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عقبہ بن عامر رضہ گذرتے تھے میرے نزدیک سے اور کہتے اے خالد چل ہمارے ساتھ تیر اندازی کرینگے ایک روز دیر کی مین نے کہا مجھسے اے خالد آیین سناؤن تجھکو وہ بات جو فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ داخل کریگا ایک تیر کے سبب سے تین آدمیون کو جنت مین بنانیوالے کو اوس نے اوسکے بنانے مین نیکی کی نیت کی ہوگی اور پھینکنے والے کو اوس تیر کے اور بھال لگانیوالی کو اور فرمایا تیر اندازی کرو اور سواری کرو اور میرے نزدیک تیر اندازی محبوب ہے سواری کرنیسے اور تین کھیلون کے سوائے کوئی کھیل نہ کھیلنا چاہیے اوّل یہہ کہ ادب دے آدمی اپنے گھوڑے کو اور دوسرے کھیلنا اپنی جورو سے اور تیسرے کھیل تیر اور کمان کا اور جس نے چھوڑ دی تیر اندازی سیکھنے کے بعد نفرت سے اوس نے ناشکری کی ایک نعمت کی یا یہ فرمایا اوس نے ناشکری کی اوسکی بَابُ دُعَاءِ الْخَيْلِ گھوڑے کی دعا کا بیان (یعنی وہ کیا دعا کرتا ہے)

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ

سَخِّرْ لِيْ هٰذَا عُوَيْنِ اَللّٰهُمَّ خَوَّلْتَنِيْ مِنْ عَوَارِيْ بَنِيْ آدَمَ وَجَعَلْتَنِيْ لَهُ فَاجْعَلْنِيْ اَحَبَّ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ اِلَيْهِ اَوْ مِنْ اَحَبِّ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ اِلَيْهِ ترجمہ ابوزرعہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو گھوڑا عربی ہے (یا اور کسی ملک کا گھوڑا جو عمدہ ہو اور جہاد کی نیت سے رکھا جاوے) اوسکو ہر صبح دو دعائیں کرنیکی اجازت ہوتی ہے یا اللہ تو آدمیوں میں سے جسے مجھکو سپرد کرے اور عطا فرماوے تو مجھے عزیز کردے اوسکے نزدیک اوسکے گھر والوں اور اوسکے مال میں (سب سے زیادہ مجھسے محبت کرے) اَلتَّشْدِيْدُ فِيْ حَمْلِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ گھوڑیوں کو گدھوں سے جفتی کرانا بری بات ہے خچر پیدا کرنے کے لئے عَنْ عَلِيِّ اِبْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَهْدَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلَ هٰذِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ترجمہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہدیہ بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی نے ایک خچر پر سوار ہوئے آپ اوسپر اور کہنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر تو ہو جاوینگے ہمارے پاس ایسی خچر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات سنکر ایسا کام وہ کرتے ہیں جو بے علم ہوتے ہیں ف گھوڑے کی خوبی نہیں جانتی گھوڑے سے وہ کام نکل سکتے ہیں جو ہرگز خچر سے نکل نہیں سکتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِبْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اِبْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهٗ كَانَ يَقْرَءُ فِيْ نَفْسِهٖ قَالَ اَحْسَنْتَ هٰذَا شَرٌّ مِنْ اَنَّهٗ قَالَ لِيْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ اَمَرَهُ اللّٰهُ بِاَمْرٍ فَبَلَّغَهٗ وَاللّٰهِ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثَةٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے تھا میں نزدیک ابن عباس رضہ کے اوسوقت پوچھا کسی آدمی نے اون سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اوسکے جواب میں کہا نہیں پڑھتے تھے وہ تخصص بولا شاید یہ پڑھ لیتے ہونگے اونہوں نے کہا تیرا بدن بانجھ رہے (یہہ بددعا ہے) تو نے پہلے سے بھی برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے ایک بندے تھے جیسا خدا تعالیٰ نے اونکو حکم کیا انہوں نے لوگوں کو پہونچا دیا قسم اللہ کی اپنے اہل بیت سے کوئی خاص بات نہیں کہی مگر تین باتوں کا ہمکو حکم دیا ایک تو یہہ کہ وضو کو پورا کریں دوسرے یہہ کہ صدقے کا مال نہ کھاویں تیسرے یہہ کہ گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چھوڑیں (اسبات سے بھی خچر حکم مقصود ہے) عَلَفُ الْخَيْلِ گھوڑوں کو دانہ اور گھاس دینے کی خوبی اور اجر کے بیان میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِ اللّٰهِ كَانَ شِبَعُهٗ

وَرِيَّهُ وَبَوْلَهُ وَرَوْثَهُ حَسَنَاتٍ فِي مِيزَانِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے باندھا گھوڑا اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان رکھکر اور اوسکے وعدوں کو سچا جانکر کہانا اور پانی پیا اور پیشاب اور لید کرنا اوس گھوڑے کا نیکیوں ہوکر داخل ہونگے ترازو میں اوسکے ف یعنی قیامت کے دن جب لوگوں کے اعمال تولے جاوینگے اوسوقت ان چیزوں کے وزن کے برابر نیکیاں اس آدمی کو دی جاوینگی اوسکا پیٹ نیکیوں ہی کا کام ہے جسکی نیکیاں یا وہ ہوئیں وہی بڑا آدمی ہے غَايَةُ السَّبَقِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ جس گھوڑے کو ضامر نہیں کیا گیا اوسکے دوڑانے کے انتہا کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ يُرْسِلُهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گھوڑ دوڑ کرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گھوڑوں کو حفیا سے نام ایک موضع کا ہے اور تھی نہایت اور مقام ٹھیرایا اون گھوڑوں کیواسطے ثنیۃ الوداع کہ نام ہے ایک محلے یا پہاڑ کا قریب مدینہ طیبہ کے ف حفیا سے ثنیہ تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے ف اور گھوڑ دوڑ کرائی اون گھوڑوں کی جو ضمار نہیں کئے گئے تھے ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک ف ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد ایک میل ہے بَابُ إِضْمَارِ الْخَيْلِ ضمار کہتے ہیں عادت ڈالنا گھوڑوں کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے گھوڑ دوڑ کرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون گھوڑوں کی جنکو اضمار کرکے لاغر اور دبلا کر رکھا تھا اور تھی حد گھوڑ دوڑ کی حفیا سے لیکر ثنیۃ الوداع تک ایسے گھوڑوں کے لئے اور گھوڑ دوڑ اون گھوڑوں کی جنکو اضمار نہیں کیا تھا ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک کرائی تھی اور عبداللہ اوس گھوڑ دوڑ میں شامل تھے بَابُ السَّبَقِ گھوڑ دوڑ کے بیان میں ہے یہاں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں شرط مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں ف نصل پھال کو کہتے ہیں تیر اندازی کرنیسے غرض ہی اور خف پاؤں اونٹ کا لیکن یہاں مراد اونٹ سے ہے اور حافر گھوڑے کے سم کو کہتے ہیں گھوڑا مراد ہے غرض یہ ہے اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی گھوڑ دوڑ کرانا اوسمیں شرط لگانا بطور جواز کے جائز ہے اور شرط بطور جواز حقیقت میں شرط نہیں بلکہ انعام ہوتا ہے جیسے خلیفہ حکم دے دو شخصوں کو تم میں جو کوئی بڑھیا دیگا اوسکو اتنی روپئے انعام ملینگے یا اور کوئی شخص کہے یا دونوں شخصوں میں ایک آدمی اپنے دمے پر کچھ مقرر کرے اور نہ جائے تو دوسرے کو اتنے روپئے دیدیوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يُحَلِّلُ سَبَقًا إِلَّا عَلَى خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ ترجمہ

اوپر بیان ہو چکا ہے **اَلْجَلَبُ** جلب کا بیان **عَنْ** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتُهِبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا **ترجمہ** عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلب اور جنب اور شغار نہیں اسلام میں اور جس آدمی نے لوٹ کی وہ آدمی نہیں ہمارے میں کا **ف** جلب یہ کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے گھوڑ دوڑ میں کسی آدمی کو جوا دسکو ڈانٹتا رہے اور وہ جلدی دوڑے اور جنب یہ کہ اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھے جب سوار کا گھوڑا ذرا تھکے تو اوسپر چڑھ لے اور شغار کا بیان نکاح میں گزرا **اَلْجَنَبُ** جنب کا بیان **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ **ترجمہ** اوپر بیان ہو چکا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهُ فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** اس حدیث کا بھی بیان اوپر گذر چکا ہے مگر اس میں اونٹنی کا ذکر نہیں اتنا ہی کہ آپ نے شرط کی ایک گنوار سے دوڑ ہوئی صحابہ رنجیدہ ہوئے تو آپ نے فرمایا جو کوئی بڑھ جاوے تو خدا اوسکو ضرور گھٹاتا ہے **بَابُ سُهْمَانِ الْخَيْلِ** گھوڑوں کا ڈھر احصہ ہے اسباب میں اسکا بیان ہے **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ **ترجمہ** عباد بن عبداللہ ابن زبیر رضی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اونکے دادا بیان کرتا تھا تقسیم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال میں تین حصے دے زبیر بن عوام کو ایک حصہ اونکا اور ایک حصہ اونکے والوں کا واسطے صفیہ بنت عبدالمطلب کے وہ صفیہ جو مان تھیں زبیر بن عوام کی اور دو حصے گھوڑے کے **كِتَابُ الْاَحْبَاسِ** کتاب بیان میں وقف کرنے کے اپنے مال کو اللہ کی راہ میں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً اُخْرٰى صَدَقَةً **ترجمہ** عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی مگر ایک سفید خچر جسپر سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار اور زمین کہ دی تھی اللہ کے راہ میں مصنف فرماتے ہیں دوسری بار میرے اوستاد قتیبہ نے بیان کیا کہ ان چیزوں کو صدقہ کر دیا تھا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَقُوْلُ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً **ترجمہ** عمرو بن حارث رضی سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے خچر سفید کے اور ہتھیار اور زمین کے جسکو صدقہ کر گئے تھے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَقُوْلُ مَا تَرَكَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَرَکَ اِلَّا بَغْلَتَہُ الشَّہْبَاءَ وَسِلَاحَہُ وَاَرْضًا تَرَکَہَا صَدَقَۃً ترجمہ عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال نہیں چھوڑا تھا آپنے کچھ سوائے ایک خچر شہبا رکے اور ہتھیارون اور زمین کو چھوڑ گئے تھے صدقہ کرکے ف شہبا اوس رنگ کے اونٹ یا گھوڑے وغیرہ کو کہتے ہیں جسکے رنگ مین سفیدی غالب ہو سیاہی سے اَلْاَحْبَاسُ کَیْفَ یُکْتَبُ الْحَبْسُ

وَذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی ابْنِ عَوْنٍ فِیْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ وقف کس طرح پر کرنا چاہیے فیہ

اِس باب مین اسکا بیان ہے اور ذکر ہے راویون کے اختلاف کا ابن عمر کی حدیث مین عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۲ ابن عون پر

قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَیَّ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِیْ مِنْہَا قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِہَا فَتَصَدَّقَ بِہَا عَلٰی اَنَّہُ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْہَبُ فِی الْفُقَرَاءِ وَذَوِی الْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَالضَّیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَّلِیَہَا اَنْ یَّاْکُلَ بِالْمَعْرُوْفِ غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَیُطْعِمَ ترجمہ ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہا حضرت عمر رض نے ہاتھ لگی مجھکو ایک زمین خیبر مین آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا ملی ہے مجھکو ایک زمین مین بہت نفیس نہین ملا تھا مجھکو کوئی مال اوس سے بہتر اور محبوب زیادہ میرے نزدیک آپنے فرمایا اگر تیرا جی چاہے اوسکو صدقہ کرنے کے لیے تو صدقہ کرا وسکو اسطور پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ اور بخشش کیجاوے وہ زمین اور صرف ہووے صدقہ فقیرون اور ناطے والون کو اور گردن کی چھوڑائی مین اور مہمان اور مسافر کو اور کچھ مضایقہ نہین اگر کھاوے اوسمین سے وہ شخص جو متولی ہووے اوسپر لیکن بطور مشروع اور انصاف کے کھاوے نہ بطور مالدار بننے کے اور کھلاوے دوسرون کو ف یعنی کھانے کے مقدار لے لیوے اور زیادہ نہ لیوے تاکہ اوس سے جاگیر وغیرہ خرید لے اور اسیطرح کرکے مالدار ہوجاوے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ۳ عَنْ عُمَرَ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ نَحْوَہُ ترجمہ ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پر روایت کرتے ہین عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا وَلَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِیْ فَکَیْفَ تَاْمُرُ بِہٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَہَا وَتَصَدَّقْتَ بِہَا فَتَصَدَّقَ بِہَا اَنَّہُ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْہَبُ وَلَا یُوْرَثُ فِی الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالضَّیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَّلِیَہَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْہَا بِالْمَعْرُوْفِ وَیُطْعِمَ صَدِیْقًا صدیق

غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ فِیْہِ ترجمہ ابن عمر رض حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہین بیان کیا عبداللہ بن عمر رض نے ملی ایک زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر مین تو آئے حضرت عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ہے ایک زمین مجھکو نہین ملا تھا ویسا مال کبھی اور بہت نفیس چیز ہے میرے نزدیک آپ کیا فرماتے ہین

اوس زمین کے واسطے اپنے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو اوس زمین کو تو روک رکھ اصل کو اور جو کچھ اوسسے حاصل ہو اوسکو خیرات کر دے تو صدقہ کر دیا حضرت عمر رضہ نے اوس زمین کی آمدنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موجب اور فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صدقہ کرا وسکو اسطور پر کہ نہ بیچی جاوے نہ بخشش میں دی جاوے اور نہ ورثہ میں دیجاوے اور وہ خیرات دیجاوے فقیروں کو اور ناطے والوں کو اور آزاد کرنے میں بردوں کے اور اللہ تعالی کے راہ میں اور مہمان کی تواضع میں اور مسافروں کے خرچ میں اور مضائقہ نہیں اگر کھاوے اوسمیں سے متولی اوس زمین کی دستور اور انصاف کے طور پر اور کھلاوے تیرے دوستوں کو لیکن اندوختہ نہ ہو اوس آمدنی سے **عن** ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستامرہ فیھا فقال انی اصبت ارضا کثیرا لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی فیھا قال ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا فتصدق بھا علی ان لا تباع ولا توھب فتصدق بھا فی الفقراء والقربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح یعنی علی من ولیھا ان یاکل او یطعم صدیقا غیر متمول فیہ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے ملی تھی ایک زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں تو آئے حضرت عمر رضہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مشورہ اور صلاح لینے کو اوس زمین کے معاملے میں کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ کو ملی ہے ایک زمین بہت بڑی میں نے نہیں پایا تھا اتنا عمدہ مال کبھی آپ کیا فرماتے ہیں اوس زمین کے باب میں آپنے فرمایا گر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکھ اصل کو زمین کے اور تصدق کر آمدنی کو اوسکی ابن عمر فرماتے ہیں صدقہ کر دیا اوس زمین کو حضرت عمر رضہ نے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یعنی حکم کیا تھا اونکو کہ وقف کر دیں زمین کو اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ بخشش کیجاوے اور خیرات کر تو اوسی آمدنی کو فقیروں میں اور ناطے والوں میں اور بردوں کے آزاد کرانے میں اور اللہ تعالی کی راہ میں اور مسافر اور مہمان کے خرچ میں اور گناہ نہیں متولی کو اوسمیں سے کھانا یا کھلانا دوست کو لیکن متمول نہ بنے اوسکا سے **عن** ابن عمر ان عمر اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستامرہ فی ذلک فقال ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا فحبس اصلھا ان لا تباع ولا توھب ولا تورث فتصدق بھا علی الفقراء والقربی والرقاب وفی المساکین وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیھا ان یاکل منھا بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیہ ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر گذر چکا لیکن اسمیں ایک لفظ مساکین کا زیادہ ہے اور مساکین کے معنے غریب ہے آخر **عن** انس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قال ابو طلحۃ ان ربنا لیسالنا فی اموالنا فاشھدک یا رسول اللہ انی قد جعلت ارضی للہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلھا فی قرابتک فی حسان بن ثابت وابی بن کعب

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب اوتری یہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنے ہرگز نیکی کی حد کو نہ پہنچو گے تم جبتک نہ خرچ کرو کچھہ ایک جس سے محبت رکھتے ہو ف یعنی جس چیز سے دل بہت لگا ہوا وسکا خرچ کرنا بڑا درجہ ہے اور ثواب ہر چیز میں ہے شاید یہود کے ذکر میں یہ آیت اسواسطے فرمائی کہ اونکو اپنی ریاست بہت عزیز تھی جسکے تہامنے کو نبی کے تابع نہوتے تھے سو جبتک وہی نہچھوڑیں اللہ کے راہ میں درجہ ایمان کا نہ پاوینگے موضح القرآن ف کہا ابوطلحہ رض نے یعنے آیت اوترنے کے بعد ہمارا رسد چاہتا ہے کہ بیچے ہمارے مال میں سے آپ گواہ رہیو یا رسول اللہ یعنے کردی اپنی زمین اللہ کے راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوطلحہ کردے اوس زمین کو اپنی قرابت کے صرف میں یعنے حسان بن ثابت اور ابی بن کعب کی صرف میں مقرر کردی اوسکو ف وقف کرنیکا رواج جاہلیت کے زمانے میں نہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے فائدے اور بہلائی کے واسطے یہہ طریقہ جاری کیا امام شافعی رح فرماتے ہیں اُسی آدمیون سے ہی زیادہ تھے وہ ہمارا صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنہون نے وقف کیئے صدقات ابوطلحہ نے ہی بیرحاء کو وقف کیا تہا **باب حبس المشاع** جو جائداد مشترک اور تقسیم ہوسکی ہو اوسکے وقف کا باب **عن** ابن عمر قال عمر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مائۃ سہم التی لی بخیبر لم اصب مالا قط اعجب الی منہا قد اردت ان اتصدق بہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احبس اصلہا وسبل ثمرتہا **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے سو حصے ہین خیبر مین اور نہین ملا ہے ویسا مال مجہکو کبہی اور وہ مال مجہکو بہت پسند ہے مین چاہتا ہون کہ صدقہ کردون اوسکو آپنے فرمایا روک رکہہ اصل اوسکے اور بخشش کر پہل اوسکے **عن** ابن عمر عن عمر رضی اللہ عنہ قال جاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اصبت مالا لم اصب مالا مثلہ قط کان لی مائۃ فرس فاشتریت بہا مائۃ سہم من خیبر من اہلہا وانی قد اردت ان اتقرب بہا الی اللہ عز وجل قال فاحبس اصلہا وسبل الثمرۃ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے آئے عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ مجہکو ایسا مال ہاتہ لگا ہے نہ ہاتہ لگا تہا مجہکو ویسا مال تھے میرے پاس سو اونٹ یا اور کچھہ) تو مین نے وہ دیگر سو حصے خریدکر لئے خیبر کی زمین مین وہان کے لوگون سے جو مالک تھے اوس مال کے اور مین چاہتا ہون اللہ عزت اور بزرگی والے کا تقرب یعنی نزدیکی بسبب اوس مال کے آپنے فرمایا روک رکہہ تو اصل کو اوس مال کے اور خیرات کر تو اوسکے فائدے کو ف اللہ کا مقرب ہونا یہہ کہ مقبول ہو جاوے بندہ خدا کے نزدیک تاکہ اللہ تعالے عنایت کرے اصل کا روک رکہنا یعنی اوس زمین وغیرہ کو کسی کے ملک مین نکرے بلکہ جو اوسمین سے حاصل اور آمدنی ہو اوسکو خیرات کردیا کرے **باب وقف المساجد** باب مسجد کے واسطے وقف کرنیکے بیان مین **عن** المعتمر بن سلیمان قال سمعت ابی یحدث عن حصین ابن عبد الرحمن عن عمر بن جاوان

رجال من بني تميم وذاك اني قلت له ارايت اعتزال الاحنف بن قيس ما كان قال سمعت رجلا
يقول انيت المدينة وانا صاحب فتيا فتيا ثم في منازلنا نضع رحالنا اذا اتى اتٍ فقال اجمع الناس
في مسجدها طلعت فاذا اني الناس مجتمعون واذا بين اظهرهم نفر قعود فاذا هو عثمان بن
ابي طالب والزبير وطلحة وسعد بن ابي وقاص رضي الله عليهم فلما قمت عليهم قيل هذا
عثمان بن عفان قد جاء فجاء وعليه ملاءة صفراء فقلت لصاحبي كما انت حتى انظر ما يصنع به
فقال عثمان اهاهنا علي اهاهنا الزبير اهاهنا طلحة اهاهنا سعد قالوا نعم قال فانشدكم
بالله الذي لا اله الا هو تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يشتري مربد بني فلان
غفر الله له فابتعته فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اني ابتعت مربد بني فلان قال
فاجعله في مسجدنا واجره لك قالوا نعم قال فانشدكم بالله الذي لا اله الا هو هل تعلمون
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يشتري بير رومة غفر الله له فاتيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت قد ابتعت بير رومة قال فاجعلها سقاية للمسلمين واجرها لك قالوا نعم قال
فانشدكم بالله الذي لا اله الا هو هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يجهز
جيش العسرة غفر الله له فجهزتهم حتى ما يفقدون عقالا ولا خطاما قالوا نعم قال اللهم
اشهد اللهم اشهد

ترجمہ معتمر بن سلیمان اپنے باپ سے حدیث روایت کرتے ہیں اور اونکے باپ نے حصین بن
عبدالرحمان سے اور حصین بن عبدالرحمان نے عمرو بن جاوان تمیمی سے راوی کہتا ہے وہ بات یوں ہوئی
تھی کہا میں نے اوسکو یعنی حصین بن عبدالرحمان کو بیان کرتا تو اعتزال احنف بن قیس کا کسطرح ہوا کہا عمرو بن جاوان
نے سنا میں نے احنف سے یوں کہتے تھے ایام میں مدینہ طیبہ کو حج کو جاتے وقت ہم تھے ڈیرون میں رہتے تھے ایک
اوتار کہ اتنی میں کوئی آکر کہنے لگا لوگ جمع ہو رہے ہیں مسجد میں وہاں جاکر میں نے دیکھا کہ لوگون کا جمع ہے کیچھ
لوگ اوپر بیٹھے ہیں دیکھا تو اونمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رحمت
کرے اللہ اونپر وہان حاضر تھے میرے کھڑے ہونیکے بعد یہہ آواز آئی کہ یہہ لو عثمان رضی بن عفان بھی آگئے جب آئے
اونکے اوپر ایک چادر زرد تھی میں نے اپنے ساتھ والے کو کہا جیسا کہ تو ہے اوسی طرح رہ یعنی اپنے حال پر میں بیٹھا رہا
عثمان کیا کہتے ہیں پھر کہا حضرت عثمان رضی نے کیا یہان علی ہیں اور زبیر یہی ہیں اور طلحہ بھی ہیں اور سعد بن ابی وقاص
بھی ہیں سب نے کہا ہان ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں پوچھتا ہون تمسے اوس اللہ کو درمیان دیکھکے
سوائے کوئی معبود برحق نہیں کیا تم کو معلوم نہیں یہہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی خرید لے
مربد فلانے لوگون کا اللہ مغفرت کرے اوسکی میں نے مول لیا اوسکو پھر آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

اور کہا کہ مین نے خرید لیا، مرید فلانے لوگون کا آپنے فرمایا کہ جوے تو اوسکو وقف کر آر مسجد کے واسطے تمہکو اوسکا اجر اور ثواب ملیگا سب نے کہا ہان بیشک پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون اوس اللہ کے جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خرید کرے بیر رومہ (ایک کنوان ہی مدینہ مین جسکا پانی تمیون تھا) خدا اوسکو بخشے پھر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مین نے خرید لیا ہے بیر رومہ کو آپنے فرمایا وقف کردے اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے تمہکو اوسکا اجر ملیگا سب لوگون نے گواہی دی اور کہا کہ ہان پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مین سوال کرتا ہون تمسے بحق اوس اللہ کے جسکے سوے کوئی سچا معبود نہین کیا تم نہین جانتے یہہ بات جو فرمائی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تیاری کرادی جیش عسرت کی یعنی جنگ تبوک مین لشکر کی اللہ تعالی مغفرت کرے اوسکے پھر مین نے طیاری کرادی اوسکی یہان تک کہ نہ باقی رکہی اوس لشکر کے لوگون کو حاجت ایک رسی کی جو کام آتی ہے پاؤن باندہنے کے اور مہار بنانے کے یہہ بات سُنکر اون صاحبون نے کہا ہان سچ ہے ایسا ہی کیا تمنے حضرت عثمان اون لوگون کی گواہی کے بعد کہنے لگے اے اللہ تو گواہ رہ اے اللہ تو گواہ رہ

بنی فلان سے مراد ایک انصار کی جماعت ہے کہ قریب مسجد نبوی کے رہتے تہے اونکی ایک زمین تہی مسجد کے قریب مسجد کو بڑہانیکے واسطے اوس زمین کا لینا ضرور تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے حضرت عثمان رضہ نے اوس زمین کو خریدا تہا اور بیر رومہ نام ایک کنوئیکا ہے کہ لاکہہ درہم کو حضرت عثمان رض نے خریدا تہا جیش العسرت تبوک کی لڑائی پر جو لشکر گیا تہا اوس لشکر کو تنگی کا لشکر کہتے تہے اور اسلیے کہ اون دنون مسلمانون پر بہت عسرت اور تنگی تہی یہان غرض یہہ ہے کہ مسجد کے واسطے وقف کرنا کسی چیز کا جائز ہے

عن الاحنف بن قیس قال خرجنا حجاجا فقدمنا المدینۃ ونحن نرید الحج فبینا نحن فی منازلنا نضع رحالنا اذا اتانا آت فقال ان الناس قد اجتمعوا فی المسجد وفزعوا فانطلقنا فاذا الناس مجتمعون علی نفر فی وسط المسجد واذا علی والزبیر وطلحۃ وسعد بن ابی وقاص فاتانا کذلک اذ جاء عثمان بن عفان علیہ ملاءۃ صفراء قد قنع بہا راسہ فقال اہہنا علی اہہنا طلحۃ اہہنا الزبیر اہہنا سعد قالوا نعم قال فانشدکم باللہ الذی لا الہ الا ہو اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من یبتاع مربد بنی فلان غفر اللہ لہ فابتعتہ بعشرین الفا فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال اجعلہا فی مسجدنا واجرہ لک قالوا اللہم نعم قال فانشدکم باللہ الذی لا الہ الا ہو اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع بیر رومۃ غفر اللہ لہ فابتعتہا بکذا وکذا فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد ابتعتہا بکذا وکذا قال اجعلہا سقایۃ للمسلمین واجرہا قالوا اللہم نعم قال فانشدکم باللہ الذی لا الہ الا ہو اتعلمون ان رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِي
جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزَتْهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا
اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ترجمہ احنف بن قیس سے
روایت ہے نکلے ہم گھر سے حج کرنے کے ارادے سے اور پہونچے ہم مدینہ
طیبہ کو ہم لوگ اپنے ٹھکانون مین اپنا اسباب اتار رہے تھے اتفاق ایک
آدمی آکر کہنے لگا لوگ مسجد مین جمع ہو رہے ہین اور گھبرا گئے ہین پھر گئے
ہم تو کیا دیکھتے ہین چند لوگ بیچ مین ہین اور اونکے پاس آدمی جمع ہین علی
اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص بھی اونہی مین تھے ہم کو کچھ
دیر نہین ہوئی تھی اتنے مین حضرت عثمان بن عفان آئے اونکے اوپر ایک
زرد چادر تھی اوس سے ڈھانکے ہوئے تھے سر اپنا آکر کہنے لگے کیا
یہان علی ہین کیا یہان طلحہ ہین اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص
کو بھی ایسے ہی پوچھا اونہون نے کہا ہان ہم موجود ہین حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے اون سے کہا مین قسم دیتا ہون تم کو اللہ کی جس
کے سوائے کوئی معبود برحق نہین تم نہین جانتے کیا اسبات کو جو فرمائی
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون خریدتا ہے مربد فلانے کو گنکا
اللہ مغفرت کرے اوس کے خریدا مین نے اوس جگہ کو بیس ہزار مین
پھر آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور خبر دی آپ کو اس
کے خریدنے کی آپ نے فرمایا وقف کردے تو اوسکو ہماری مسجد
کیواسطے تجھکو اوسکا اجر ہوگا اون صاحبون نے کہا اللہ کا نام
لیکر ہان پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مین قسم
دیتا ہون تم کو اس اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود نہین کیا
تم کو معلوم نہین یہ بات کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کون خریدتا ہے بیر رومہ کو اللہ مغفرت کرے اوس کی
پھر خریدا مین نے اوس کو اتنے مال سے پھر آیا مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کہا مین نے آپ کے روبرو آکر مین نے

خرید لیا ہے اوس کو اتنے دامون سے آپنے فرمایا وقف کردے
اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے اوس کا اجر تجھکو ہوگا
اون سب صاحبون نے کہا پھر کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے
عنہ نے مین قسم دیتا ہون تم کو اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود برحق
نہین کیا تم کو معلوم نہین وہ وقت جس وقت لوگون کا منھ دیکھکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہا کون تیاری کراتا ہے
ان لوگون کی یعنے لشکر عسرت کی پھر تیاری کرادی مین نے اون
کی اور باقی نہ رکھے اون کے لیے حاجت ایک رسی کی جس سے پانون
باندہتے ہین جانور کا اور مہار بناتے ہین اونٹون کے اونہون نے کہا
ہان بیشک تب حضرت عثمان رضے اللہ عنہ نے کہا اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ
اشْھَدْ یعنے ای اللہ تو گواہ رہ اسپر ای اللہ تو گواہ رہ اِسپر عَنْ ثُمَامَةَ
بْنِ حَزْنِ نِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ
عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ
بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِي
بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ فِيْهَا دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ
لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَجَعَلْتُ
دَلْوِيْ فِيْهَا مَعَ دِلَائِهِمْ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ مِنَ الشُّرْبِ
مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ
فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ
الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَ
الْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُ
هَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ
صُلْبِ مَالِيْ فَزِدْتُّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ

فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرٍ شَبِيرٍ
مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَرَكَضَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرُ
فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ
قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي شَهِدُوا لِي يَعْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ
إِنِّي شَهِيدٌ ترجمہ ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے مین حاضر
تہا گھر مین حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ کے اوس وقت
پر جب اوپر سے جہانکا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے لوگون
کو اور کہا مین پوچھتا ہون تم کو بحق اللہ کے اور اسلام کے کیا تم نہین
جانتے یہہ بات جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو وہان
میٹھا پانی نہ تہا کسی کنوئین مین سوائے بیر رومہ کے آپنے فرمایا تہا کون
خریدتا ہے بیر رومہ کو اس طرح پر کہ ڈالے ڈول اپنا مسلمانون کے
ڈولون کے ساتھ تو پینے مول لیوے اور مسلمانون کے لیے
وقف کردے تو جو کوئی ایسا کریگا لے گا اوسکو جنت مین اس
سے بہتر اوس وقت خریدا مین نے اوس کو اپنے ذاتی مال سے پھر
کر دیا مین نے اپنا ڈول سب مسلمانون کے ڈولون کی برابر پینے اپنا دعوے
اوسپر کچھ نہ رکہا آج تم منع کرتے ہو اوس مین کا پانی پینے سے مجھے اور
میرا یہہ حال ہے مین پیتا ہون پانی سمندر کا سا کہارا سب لوگون نے
کہا اللہم نعم یعنے ہان جیسا تم کہتے ہو اوسیطرح ہی ہے پھر کہا حضرت
عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے مین سوال کرتا ہون تم سے خدا اور اسلام
کا واسطہ دے کر کیا تم کو معلوم نہین کہ مین نے تمہاری کرائی تہی
تنگی کے زمانے مین لشکر کی اپنے مال سے سب نے کہا کہان کرائی تھی پھر
کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے مین دریافت کرتا ہون تم سے اللہ اور
اسلام کا واسطہ دیکر کیا تم کو معلوم نہین جب مسجد مین لوگون کی کثرت سے گنجائش

نہیں رہی تھی اوس وقت فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو کوئی مول لیوے جگہ فلانے لوگون کی اور ملا دیوے اوس جگہ
کو مسجد مین۔ اس نیکی کے بدلے جگہ ملے گی خریدنے والے کو
بہشت مین مین نے مول لی وہ زمین اپنے ذاتی مال سے اور ملا دیا۔
اوس زمین کو مسجد مین اب تم منع کرتے ہو مجھکو دو رکعتا نماز پڑھنے
سے اوس مین سب نے کہا ہان پھر کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالی
عنہ نے مین پوچھتا ہون تم سے اللہ اور اسلام کو درمیان دیکر اوس روز
کی بات جبروز کھڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کے پہاڑ پر جسکا نام ثبیر ہے اور آپ کے ساتھ ابوبکر رضے اللہ تعالی
عنہ اور عمر رضے اللہ تعالے عنہ اور مین اُس پہاڑ پر کھڑے تھے
اوس وقت وہ پہاڑ ہلنے لگا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یہ کہکر اوسکو لات ماری تھی کہ ٹھہر اے ثبیر تیرے اوپر نہین
نبی اور صدیق اور دو شہید سب نے کہا ہان پھر حضرت عثمان رضے
اللہ تعالے عنہ نے اللہ اکبر کہکر کہا ان لوگون نے گواہی دی
میرے باب مین گواہی دی کعبے کے رب کی قسم مین شہید ہون

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِينَ
حَصَرُوهُ فَقَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِينَ اهْتَزَّ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ
وَقَالَ اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ
وَأَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا
شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ
يَقُولُ هٰذِهِ يَدُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ
ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُولُ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً
فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ

اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
مَنْ يَّزِيْدُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهُ
مِنْ مَالِيْ فَانْشُدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ
رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِيْ فَجِئْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ
فَانْشُدَ لَهُ رِجَالٌ ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت
ہے عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے جہانکا مکان پر سے لوگون
کیطرف جسدن کہ گھیر لیا تہا۔ لوگون نے اونکا گھر اور
کہا مین سوال کرتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جبل کے روز کا کلام وہ کلام جو فرمایا
تہا پہاڑ کے ہلنے کے وقت اور فرمایا تہا اوسپر لات مار کر ٹھہر
اے پہاڑ کیونکہ تیرے پر نہین ہے کوئی سوائے نبی یا صدیق یا
دو شہیدون کے اور مین بھی اوس وقت ساتہہ تہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگون نے اون کی بات کی تصدیق کی
پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے مین دریافت کرتا
ہون اوس آدمی سے جو حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس بیعت رضوان کے دن فرماتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یہ ہاتہہ اللہ کا ہے اور یہ ہاتہہ عثمان کا ہے سب لوگون نے
اسبات کی تصدیق کی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ
نے مین پوچہتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے جیش عسرت کے دن فرماتے تہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کون ہے ایسا جو خرچ کرے مال مقبول کو مین نے یہ بات
سنکر تیاری کرادی ہتی آدہے لشکر کے اپنے مال سے سب لوگون نے
حضرت عثمان کی بات کا اقرار کیا پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے
عنہ نے مین کہتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ کون آدمی ہے ایسا جو بڑہا دے اس

مسجد کو جنت میں کے گھر کے بدلے میں پھر مول لے لیا میں نے اوس زمین کو اپنے
مال سے پھر لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے بات کی تصدیق کی
پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے میں دریافت کرتا ہوں اوس
آدمی سے جو حاضر تھا بیر رومہ کے مول لینے کے وقت میں نے خریدا
تھا اوسکو اپنے مال سے اور مباح کر دیا تھا مسافروں کے لیے
لوگوں نے کہا ہاں تصدیق کی عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ
قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِیْ دَارِہٖ اِجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِہٖ قَالَ فَاَشْرَفَ
عَلَیْھِمْ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ ترجمہ ابوعبدالرحمان سلمی سے روایت ہے
جب بند کیے گئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ اپنے گھر میں جمع
ہو گئے لوگ گھر پر اون کے چاروں طرف اوس وقت جھانک کر دیکھا
حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے لوگوں کو اور بیان کیا ابوعبدالرحمان
نے ساری حدیث کو جو اوپر گزر چکی ہے ف حضرت عثمان
پر جو بلوہ ہوا وہ مشہور ہے اوس کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت
نہیں ہے یہاں اس حدیث کو وقف کے بیان کرنے کے لئے لائے ہیں

کتاب الوصایا

الاحادیث فی تاخیر الوصیۃ کتاب وصیتوں

کے بیان میں اور اسبات کے بیان میں کہ دیر
کرنا وصیت میں مکروہ ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ
صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْھِلُ حَتّٰی
اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور پوچھا کون سے

خیرات مین اجر اور ثواب بڑھ کر ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا
صدقہ کرے تو ایسی وقت پر کہ حاصل ہو تجھ کو صحت اور حرص ہو
تجھکو مال کی اور ڈر ہو محتاجی کا اور امید ہو زندگی اور بقا کے
اور دیر نہ کرے تو اس وقت تک جب جان حلق مین آجاوے تو
کہنی لگی اتنا فلانے کو دینا وہ تو فلانے ہی کا تہا رہنے مرتے وقت صدقہ
دینا اتنا ثواب نہین ہے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ
مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُهٗ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ
مِنْ مَالِهٖ مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا اَخَّرْتَ ترجمہ
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کونسا آدمی تم مین ایسا ہی جس کو وارث کا مال
زیادہ دوست اور پیارا ہے اپنے مال سے لوگون نے عرض کیا ہم مین
سے تو ایسا کوئی نہین یارسول اللہ جس کو وارث کا مال دوست اور
پیارا زیادہ ہو اپنے مال سے آپنے فرمایا تم سمجھو اس بات کو بلکہ تم
مین سے ہر ایک آدمی ایسا ہے کہ اوس کو پیارا ہے وارث کا مال اوس
کے مال سے جاننے کی بات یہ ہے انسان کا مال وہ ہے جس کو اپنے
روپیہ بھیج دیا اور وارث کا مال وہ ہے جسکو چھوڑ گیا اپنے پیچھے
اس سے معلوم ہوا جس کو دلوانا منظور ہو اپنے روبرو
دلوادیوے دوسرے کے بھروسے نہ چھوڑ جاوے اسی واسطے
موت مین تاخیر کرنا اچھا نہین۔ آدمی کو اس حدیث کے نکتہ
کی طرف غور کرنا چاہیے عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ
الْمَقَابِرَ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا مَالُكَ مَا

اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ ترجمہ مطرف نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یعنے غفلت مین رکھا تم کو بہتایت کی حرص نے جبتک جا دیکھین قبرین یہ فرماکر یون فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال تیرا مال تو ہی انسان وہ ہے جو تو نے کہاکر فنا کر دیا یا پہنکر پرانا کر دیا یا خیرات مین دے دیا اور جو بیت کر رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہین ہے۔ عَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ الطَّائِیِّ قَالَ اَوْصٰى رَجُلٌ بِدِیْنَارٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَسُئِلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِیْ یُعْتِقُ اَوْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ مَثَلُ الَّذِیْ یُهْدِیْ بَعْدَ مَا یَشْبَعُ ترجمہ ابو حبیبہ طائی سے روایت ہے کسی شخص نے وصیت کی کچھ اللہ کی راہ مین دینے کی ابو درداء صحابی سے پوچھا اس مسئلہ کو اونہون نے بیان کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آدمی کہ بردہ آزاد کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت کے وقت اوس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہدیہ دیوے پیٹ بھر کر کھا لینے کے بعد ف یعنے جب پیٹ بھر گیا اوس وقت کسی کو دیا تو کیا دیا خوبی اور بڑائی کی تو وہ بات ہے کہ اپنے حاجت کے وقت دوسرے کو دے اس سے معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے ہی وصیت کرنا چاہیے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْهِ اَنْ یَبِیْتَ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد مسلمان کو نہیں پوچھتا یہ امر کہ دو راتین گزری اور وصیت نامہ لکھکر نہ رکھے اون چیزون کے لیے جن چیزون مین لکھکر وصیت کرنا ضرور تھا ف جمہور کے نزدیک وصیت پہلے سے لکھکر رکھنا مستحب ہے اور بعضی علمانے کہا ہے کہ جس آدمی پر حقوق اور دیون وغیرہ زیادہ ہون اوسکو واجب ہے کہ وصیت لکھکر رکھے کہ بعد اوس کے جھگڑا نہ پڑے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شئ یوصی فیه یبیت لیلتین الا ووصیته مکتوبة عنده ترجمہ دونون حدیثون کا ایک ہے عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قوله ترجمہ ابن عون نے نافع سے اور نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا ابن عمر کے قول کو ف ایک قول تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کا آگے کی حدیث مین مذکور ہے اور دوسرا قول ابن منذر کی روایت مین آیا ہے وہ قول یہ ہے جب مرض الموت مین پوچھا گیا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ آپ کچھ وصیت نہین کرتے اونہون نے فرمایا اپنے مال مین جو کچھ مین نے کیا ہے وہ خدا کو خوب معلوم ہے عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق امرئ مسلم تمر علیه ثلاث لیال الا وعنده وصیته قال عبد اللہ بن عمر ما مرت علی منذ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک الا وعندی وصیتی ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین لائق ہے مسلمان آدمی کو کہ گزر جاوین اوسکو تین راتین اور وصیت اوس کی پاس نہو عبد اللہ بن عمر رض فرماتے ہین مین نے جبسن سی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہی اوس دن سے میری وصیت میری پاس موجود رہتے ہے عن سالم بن عبد اللہ عن ابیه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شئ یوصی فیه یبیت ثلاث لیال الا ووصیته عنده مکتوبة ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سی روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین لائق کسی مسلمان کو جس کے پاس ایسی چیز ہو جس مین وصیت کرنے کی حاجت ہووے مسلمان تین راتین گزار دی اور اوس چیز کے لیے وصیت نامہ لکھا ہوا اوس کے پاس نہو ف بعضی روایتون مین دو راتین اور بعضی مین تین ہین غرض اوس سے یہ ہے کہ زمانہ قلیل گزر جاوے

تو معاف ہے لیکن قلیل کی بھی حد ہے تین رات تک **هَلْ اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہیں

عَنْ طَلْحَةَ قَالَ

سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ ترجمہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے ابن ابی اوفے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہیں اوفے نے جواب دیا نہیں طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا ابن ابی اوفے سی پھر وصیت کیسی فرض ہوئی مسلمانوں کے لیے اوسوقت ابن ابی اوفے نے کہا وصیت کی تھی آپنے اللہ کی کتاب کی ف طلحہ بن مصرف کی غرض یہ ہے کہ قرآن شریف میں اللہ جل شانہ نے فرمایا ہی كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ الخ یعنی حکم ہوا تم پر جب حاضر ہو کسی کو تم میں سے موت اگر کچھ مال چھوڑے کہ دلوا مرے ماں باپ کو اور ناتے والوں کو دستور سے یہ ضرور ہی پرہیزگاروں کو ف کفر کی رسم میں مرنے کے وارث اولاد کے سوا کوئی نہ تھے اور اولاد میں بھی فقط بیٹا سو اللہ صاحب نے اولاد ہی وارث رکھی پر مرنے کے ضرور ہوا کہ ماں باپ اور ناتے والوں کو موافق حاجت اپنے روبرو دلوا جاوے یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا پھر اللہ نے سب ناتے والوں اور ماں باپ کا حصہ مقرر کر دیا اور وصیت فرض نہ رہی۔ (موضح القرآن) عبید اللہ بن ابی اوفے نے یہ بات سنکر اونکو جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی کیونکہ آپکے پاس کچھ مال نہ تھا جس کے لیے وصیت کرتی اس سے معلوم ہوا کہ وصیت کرنے لیے کچھ مال ضرور نہیں بلکہ جس امر میں خیر اور بھلائی دیکھے اوس کی ہی وصیت کی جاوے

عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دینار اور درہم اور بکری اور اونٹ کچھ نہیں چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت کر کے گئے

عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى لِمَزِيدٍ كُنْ جَعْفَرٍ دِينَارًا وَلَا

دِرْهَمًا ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا۔ مگر اس حدیث مین ایک دستار دے دینار اور درہم کا لفظ ذکر کیا اور دوسری دستار دی نہین ذکر کیا اللہ تعالی جزا دی بہت بڑی جزا۔ ان محدثون کو کیا محنت اور محبت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ مبارک کو یاد رکھتے ہین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَعَرْتُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وصی کیا علی رضہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت اوسوقت ایسی تھی کہ منگوایا گیا آپ کے پیشاب کرنے کے لیے طشت اوس کے بعد آپ کی روح مبارک پرواز ہوگئی اور مین تو نہین جانتی کہ آپنے کسی کو وصیت کی ہو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي قَالَتْ وَدَعَا بِالطَّسْتِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہین تھا آپکے پاس کوئی اور بیان کیا ہی بی بی عائشہ نے منگوایا گیا تھا طشت اوس وقت

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ باب تہائی مال کی وصیت کرنیکی بیان مین

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَبِالشَّطْرِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ بیمار ہوا مین سخت بیمار قریب المرگ ہوگیا تھا تو آئے میرے عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس مال بہت ہی اور میری ایک لڑکی کے سوا اوسکا کوئی وارث نہین آپ فرماوین تو دو تہائی مال اوس مین سے خیرات کردون آپنے فرمایا دو تہائی مت خیرات کرو مین نے کہا آدھا مال آپنے فرمایا آدھا بھی نہین پھر مینے کہا ایک تہائی خیرات کردون آپنے فرمایا ہان ایک تہائی اور ایک تہائی بھی بہت ہی اس لیے کہ اگر تو اپنی وارثون کو مالدار چھوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ تو اونکو محتاج چھوڑ جاوے اور وہ لوگون کی سامنے ہاتھ پسارتے پھرین یعنی بھیک مانگین اور سوال کرین عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو لیے

اون دنون میں مکے میں تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ فرماویں تو میں سارا مال اپنا خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا
سارا مال مت خیرات کر میں نے کہا تہائی خیرات دیتا ہوں آپ نے فرمایا تہائی خیرات کر دے اور تہائی بھی
بہت ہے تو اپنے وارثوں کو غنی اور بے پرواہ چھوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ وہ جاویں تیرے بعد
محتاج لوگوں کے ہاتھ دیکھتے پھریں عمر عامر بن سعد عن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یعودہ وھو بمکۃ وھو یکرہ ان یموت بالارض التی ھاجر منھا قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ سعد بن عفراء ویرحم اللہ سعد بن عفراء ولم یکن لہ الا
ابنۃ واحدۃ قال یارسول اللہ اوصی بمالی کلہ قال لا قلت اتصدق قال لا قلت الثلث قال
الثلث والثلث کثیر انک ان تدع ورثتک اغنیاء خیر من ان تدعھم عالۃ یتکففون
الناس فی ایدیھم ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کی
عیادت کو آئے تھے جب وہ مکے میں تھے اور بری جانتے تھے اس بات کو جس جگہ سے ہجرت کریں پھر وہیں مرنا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دعا دی اللھم رحم کرے اللہ سعد بن عفراء پر اللہ رحم کرے سعد بن
عفراء پر اور نہیں تھے اونکو کچھ اولاد سوائے ایک بیٹی کے کہا اونہوں نے یارسول اللہ میں وصیت کر
جاتا ہوں اپنی ساری مال میں آپ نے فرمایا نہ کہا ری مال میں وصیت مت کریں نے کہا آدھی میں کہا نہ یارسول
اللہ آپ نے فرمایا تہائی میں کیونکہ تہائی بھی بہت ہے پھر آپ نے اونکو نصیحت فرمائی اور بیان کیا تو اپنے
وارثوں کو غنی اور مال دار چھوڑ جاوے تو اچھا ہے اس سے کہ اونکو محتاج اور دوسروں کا دست نگر چھوڑ
جاوے عمر سعد بن ابراھیم قال حدثنی بعض آل سعد قال مرض سعد فدخل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یارسول اللہ اوصی بمالی کلہ قال لا قال فالنصف قال لا قال فالثلث
ترجمہ سعد بن ابراہیم کہتے ہیں بیان کیا مجھ سے یہ حدیث سعد کی آل میں کے شخص نے اسطرح کہ بیمار ہوئے
سعد اور تشریف لائے اونکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ
میں سارا مال خیرات کر جاتا ہوں آپ نے فرمایا مت کر آدھی مال کو خیرات اور بیان کی راوی نے
تمام حدیث عمر عامر بن سعد عن ابیہ انہ اشتکی بمکۃ فجاءہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما رآہ سعد بکی وقال یارسول اللہ اموت بالارض التی
ھاجرت منھا قال لا ان شاء اللہ وقال یارسول اللہ اوصی بمالی کلہ فی سبیل
اللہ قال لا قال یعنی بشطرہ قال لا قال فصفہ قال لا قال فثلثہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الثلث والثلث کثیر انک ان تترک ورثتک اغنیاء

خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں بیمار ہوئے وہ مکے میں پھر آئے اون کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب دیکھا سعد نے آپکو رو دیئے اور کہا یا رسول اللہ میں مرتا ہوں ایسی جگہ جہاں سے ہجرت کر چکا
ہوں آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہوگا اور کہا سعد نے یا رسول اللہ میں وصیت کرتا
ہوں میرا سارا مال اللہ کی راہ میں دیا جاوے آپنے فرمایا سارے مال کی وصیت نہ کر پھر عرض کیا
دو تہائی اس مال کی پھر آپنے فرمایا نہ دو تہائی میں بھی نہیں پھر پوچھا آدھا اوس مال
میں کا آپنے فرمایا آدھا بھی نہیں پھر اوس نے کہا تہائی مال آپنے فرمایا تہائی مال میں وصیت
کر کیونکہ تہائی بھی بہت ہے پھر آپ نے اوسکو فرمایا تیرے وارث تیرے پیچھے غنی اور آسودہ ہوں
یہ بات اچھی ہے یا کہ محتاج اور لوگوں کے دست نگر رہیں یہ بات بھلی ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضٍ فَقَالَ أَوَصَّيْتَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيَّ فَقَالَ
أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُولُ وَأَقُولُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ
ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھ پوچھنے کو آئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بیماری میں میرے آپنے فرمایا کچھ وصیت کی ہے تو نے میں نے کہا ہاں کی ہے
آپنے پوچھا کس قدر میں نے کہا سارا مال میرا اللہ کی راہ میں صرف کیا جاوے آپنے فرمایا تو نے
اپنی اولاد کے واسطے نہ رکھا وہ مال میں نے کہا میری اولاد غنی ہے محتاج نہیں آپنے فرمایا
دسویں حصہ میں وصیت کر اسی طرح قیل و قال رہی یہانتک کہ فرمایا وصیت کر تہائی
مال میں اور تہائی بہت ہے یا بڑا حصہ ہے شک ہے راوی کو یعنی کثیر فرمایا یا کبیر فرمایا
عَنْ سَعْدٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي
بِمَالِهِ كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ
كَبِيرٌ ترجمہ پر گزر چکا ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سَعْدًا يَعُودُهُ
فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأُوصِي بِالنِّصْفِ قَالَ لَا قَالَ
فَأُوصِي بِالثُّلُثِ قَالَ نَعَمْ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ
أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ فُقَرَاءَ يَتَكَفَّفُونَ ترجمہ اس حدیث کا بھی دیر گزر چکا ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

الثلث والثلث کثیر او کبیر تا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے اگر کم کریں لوگ وصیت
مین چوتہائی تک تو مناسب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وصیت مین ثلث مین
اور ثلث بہت ہے ف آپنے ثلث یعنی تہائی کو بہت فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اگر چوتہائی سے
مال مین وصیت کریں تب بھی جائز ہے عن سعد بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲ بلکہ بہتر ہے
جاءہ وھو مریض فقال انہ لیس لی ولد الا ابنۃ واحدۃ افاوصی بمالی کلہ
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا قال فاوصی بنصفہ قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لا قال فاوصی بثلثہ قال الثلث والثلث کثیر تا ترجمہ سعد بن مالک رض سے
روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس جب وہ بیمار تھے کہا سعد بن مالک نے مجھے اولاد
نہین مگر ایک لڑکی ہے مین چاہتا ہون وصیت کرون اپنے سارے مال مین آپنے فرمایا ساری مال مین
وصیت کرادہنون نے کہا آدہے مال مین وصیت کرون آپ نے فرمایا تہائی مال مین کرادر تہائی بہت
ہوتا ہے عن جابر بن عبد اللہ ان اباہ استشہد یوم احد وترک ست بنات وترک ۲ یعنی فرمایا ادی مال تک
علیہ دینا فلما حضر جداد النخل اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد علمت نہین ہوتا ہے
ان والدی استشہد یوم احد وترک دینا کثیرا واني احب ان یراک الغرماء
قال اذھب فبیدر کل تمر علی ناحیۃ ففعلت ثم دعوتہ فلما نظر الیہ کانما اغروا
بی تلک الساعۃ فلما رای ما یصنعون اطاف حول اعظمھا بیدر ا تلات مرات ثم
جلس علیہ ثم قال ادع اصحابک فما زال یکیل لھم حتی ادی اللہ امانۃ والدی
وانا راض ان یؤدی اللہ امانۃ والدی ولا ینقص تمرۃ واحدۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے شہید ہوئے اونکے باپ احد کے دن اور ایک چھوڑا ہے جہان تک ہوا تہا اور چھ لڑکیان چہ
اور چھوڑ گئے اون پر قرض اپنا جب کھجور کاٹنے کا وقت ہوا تو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے
آپ کو معلوم ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن اور رہ گیا اوسپر قرض بہت مین چاہتا ہون کہ دیکھین آپ کو قرضخواہ
ف یعنے قرضخواہ جسوقت آپکو میرے گہر مین دیکھینگے شاید مجھپر عایت کچھ کرین گے ت آپنے فرمایا
جابر رض کو جاتو اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کھجور کا علحدہ علحدہ پھر مین نے آپکے فرمانے کے موافق کیا اوس
کے بعد بلایا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب دیکھا اون لوگون نے آپ کو اوسوقت وہ لوگ
اور زیادہ مشتعل ہوئے میرے پر یعنی تشدد کرنے لگے مطالبے مین جب آپنے اونکی یہہ حالت دیکہی تو آپ
سب سے بڑے ڈہیر کے گرد پھرے تین بار پھر بیٹھ گئے اوسپر اور فرمایا مجھکو بلاؤ میرے پاس آپنے قرضخواہ ہو کر

جب وہ لوگ آگئی آپ نے باپ کا پیسا کر ان لوگوں کو دینے لگے یہاں تک دیا کہ ادا کر دیا اللہ تعالیٰ نے امانت یعنی قرضکو جو میری باپ پر تھا اور میں اپنے جی میں راضی تھا اسبات پر کہ کسی طرح میرے باپ کا قرض ادا ہو جاوے تو ایسا ہے اوسمیں ایسی برکت ہوئی گویا کہ ایک کھجور بھی اُس میں سے نہ گھٹی ف اس حدیث کے بیان

باب قضاء الدین قبل المیراث

کرنے سے یہ غرض ہے کہ وصیت اور میراث قرض ادا کرنے کے بعد ہی

وذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر جابر فیہ

اور جابر رض کی خبر نقل کرنیوالوں نے جو اس خبر کے لفظوں میں اختلاف کیا ہے اسباب میں اوسکا بھی ذکر کیا گیا ہے

عن جابر ان اباہ توفی وعلیہ دین فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان ابی توفی وعلیہ دین لم یترک الا ما یخرج نخلہ وما یبلغ ما یخرج نخلہ ما علیہ من الدین دون سنین فانطلق معی یا رسول اللہ لکی لا یفحش علی الغرماء فانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدور بیدرا بیدرا فسلم حولہ ودعا لہ ثم جلس علیہ ودعا بالغرماء فاوفاھم وبقی مثلما اخذوا

ترجمہ جابر رض سے روایت ہے وفات پائی اُنکے باپ نے اور اوپر قرض تھا لوگوں کا جابر کہتے ہیں آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میں نے میرا باپ مر گیا اور اُسپر لوگوں کا قرض ہے اور کھجوروں کے باغ کی آمدنی سوا سے کچھ چھوڑ کر نہیں گیا اور آمدنی بھی اتنی نہیں کہ کئی برس کے ورے ادا کرے اوسکے قرض کو آپ چلیے یا رسول اللہ میرے ساتھ تاکہ بات زبان درازی نہ کریں قرضخواہ میرے پر یہ بات سنکر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دورہ کرنے لگے ہر ہر ڈھیر پر اور سلام کیا ہر ایک کے گرد پھر بیٹھ گئے اوس کے اوپر اور قرضداروں کو بلا کر دینا شروع کیا پس پورا کر دیا انکا قرض اور باقی رہ گیا اتنا ہی جتنا وہ لے گئے ف یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی برکت سے اوس میں کچھ کمی نہ ہوئی بلکہ جتنا تھا اتنا ہی تا آپ کے معجزے ہے

عن جابر توفی عبد اللہ بن عمرو بن حرام قال فترک دینا فاستشفعت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی غرمائہ ان یضعوا من دینہ شیئا فطلب الیہم فابوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذھب وصنف تمرک اصنافا البیرین علی حدۃ وعذق بن زید علی حدۃ واصنافہ ثم ابعث الی فعلت ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس فی اعلاہ او فی اوسطہ ثم قال کلہ للقوم قال فوعلت ثم حتی اوفیتہم ثم بقی تمرنی کانہ لم یقص منہ شیئ

ترجمہ جابر رض سے روایت ہے وفات پائی عبد اللہ بن عمرو بن حرام نے اور باقی رہا دینہ دین لوگوں کا میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ لوگوں کو کہوں کہ کچھ قرض تخفیف کر دیں جب آپ نے اوسکو کہا کہ اس بات کی

طرح جن آدمی کچھ کم کردادن لوگون نے انکار کیا اوسوقت آپ نے فرمایا جاتو ای جابر اور جدا کر ہر قسم کے کھجورون کو یعنی عجوہ کو جدا رکھ قسم ہے کھجور دنکی اور عذق بن زید کو علحدہ کر اسی طرح سب قسمونکو جدا رکھ اتنا کام کر کے میرے پاس آدمی بھیج جابر رض کہتے ہین مین نے آپ کے فرمانے کے موافق کیا پھر آے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھ گئے سب سے اعلا اور میرے پاس بیچکے ڈھیر پر راوی کا شک ہے یعنی اعلا کہا یا وسط اور بیچ جانے کے بعد آپنے فرمایا ناپ کر دے لوگونکو جابر رض کہتے ہین مین ناپ ناپ کر دینے لگا اوزکو یہانتک کہ پورا کر دیا اونکا قرض جو کچھ تھا اور باقی رہ گئین گویا کہ کچھ اون مین گھٹا ہے نہین عن محمد بن عبد اللہ بن نمیر عن محمد بن عبد اللہ بن عمیر عن ابیہ قال کان لیھودی علی ابی دین فحل یوم احد وترک حدیقتین وکان الیھودی یستوعب ما فی الحدیقتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک ان تأخذ العام نصفه و تؤخر نصفه فابی الیھودی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک ان تأخذ الجداد فاذرنی فاذنته فجاءھو وابوبکر فمشی یجد او یکال من اسفل للتحل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوا بالبرکۃ حتی وفی منا جمیع حقه من اصغر الحدیقتین فیما یحسب جمادر ثم اتیتھم برطب فی مکانه فاکلوا وشربوا ثم قال ھذا من التعسیر الذی تستدلون عنه ترجمہ جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے میری باپ نے ایک یہودی سے کھجورین قرض لی تھین اور قرض ادا نہین ہوا تھا وہ احد کی لڑائی مین ماری گئی جب وہ مر گئے اونکے باغ باقی رہ گئے اور دو تہائی کی آمدنی جو کچھ کہ تھے وہ یہودی کی کھجورون سے زیادہ نہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کو فرمایا کیا اتنی مہلت دیسکتا ہے کہ کوآوہ اس سال مین لے آوے قرض دوسرے سال مین یہودی نے انکار کیا آپنے فرمایا جابر رض کو کاٹنے کے وقت مجھ خبر کر سکتا ہے مینے آپ کو خبر دی پھر آپ اور ابوبکر رض آئے اور ناپ کر دینا شروع کیا کھجور کے نیچے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے دعا کر رہے تھے یہانتک کہ پورا کر دیا گیا سارا حق اونکا ہماری طرف سے جو تھا باغ مین سے اور بڑا باغ سالم بچ رہا یہ برکت تھی جابر رض کہتے ہین پھر لایا مین اون کے پاس کھجورین تازی اور پانی پینے کے لیے جب سب کھا پی چکے آپنے فرمایا یہ وہ نعمت ہے جسکا تم سے سوال ہوگا عن محمد بن عبد اللہ بن نمیر عن ابیہ قال توفی ابی وعلیه دین فعرضت علی غرمائه ان یاخذوا الثمرۃ بما علیه فابوا ولم یروا فیه وفاء فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک له قال فاجددته فوضعته فی المربد فاذنی فلما جددته ووضعته فی المربد اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء ومعه ابوبکر وعمر فجلس علیه ودعا بالبرکۃ ثم قال ادع غرماءک فاوفهم قال

فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَيَّ دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ لِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ سِفَارًا فَرَكِبْتُ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ وَقَالَ ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا ذَلِكَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَا قَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنَّهُ سَيَكُونُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وفات پائی میرے باپ نے اور اوپر قرض تھا لوگون کا مین نے اپنے باپ کے قرض خواہونکو بلا کر کھجورین دیکھا مین اور اون سے کہا اوس قرض کے بدلے یہ کھجورین لے لو اونہون نے انکار کیا اس لیے کہ اونکو وہ مقدار تھوڑی نظر آئی جابر کہتے ہین مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا مین نے یہ ماجرا آپکے روبرو آپنے فرمایا جب تو کھجورین توڑے اور جمع کرے اونکو مربد مین یعنی کھریان مین اوسوقت خبر کریو مجکو جابر رض کہتے ہین جب مین نے کھجورین جھاڑین اور جمع کیا اون کو مربد یعنی کھریان مین تو آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض اور عمر رض آپ کے ساتھ تھے اکر بیٹھ گئے اوسپر اور دعا کی برکت ہونے کے لیے پھر فرمایا بلا اپنے قرضخواہونکو اور دے اس مین سے اونکو جابر رض کہتے ہین جس جس کا قرض میرے باپ پر تھا سب کا مین نے ادا کر دیا کسی کو باقی نہ رکھا اور بچ رہی میرے لیے تیرہ وسق زنبیل ہے ایک مقدار کا جس کے ساٹھ صاع ہوتے ہین) اس بات کا ذکر کیا مین نے آپکے روبرو یہ بات سنکر آپ ہنسے اور فرمایا جا ابو بکر رض اور عمر رض کو بھی اس بات کی خبر دی جابر کہتے ہین مین آیا ابو بکر رض اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور خبر دی اونکو اوسکی اون دونون نے فرمایا ہم کو معلوم ہو گیا تھا جو کچھ کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوس کا نتیجہ یہ ہی ہونے والا تھا **ف** جابر کی خبر مین جو کچھ اختلاف ہوا وہ لفظی اختلاف ہے **باب** ابطال الوصیۃ للوارث وارث کے لیے وصیت کرنا باطل اور ناجائز ہے **عن** عمرو بن خارجۃ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ ولا وصیۃ لوارث ترجمہ عمرو بن خارجہ رض سے روایت ہے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اللہ تعالی نے دیا ہے حق ہر حق والے کو نہین جائز وصیت واسطے وارث کے **ف** یعنی وارث کا حصہ اوس مال مین اسنے مقرر کر دیا پھر وصیت کر کے اور دلوانا اسکا نہین کیونکہ دوسرون کے حق مین فساد پڑتا ہے **عن** ابن شہاب انہ شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس علی راحلتہ وانہا لتقصع بجرتہا وان لعابہا لیسیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خطبتہ ان اللہ قد قسم لکل انسان قسمہ من المیراث فلا یجوز لوارث وصیۃ ترجمہ ابن شہاب رض سے روایت ہے حاضر ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آپ لوگونکو خطبہ سنا رہے تھے اپنی سواری کے اوپر اور وہ جگالی کر رہی تھی اور لعاب منہ سے بہہ رہا تھا پھر فرمایا آپنے اپنے خطبہ مین اللہ تعالی نے تقسیم کیا

حق ہر ایک نسا کا جو کچھ حصہ تھا اوسکا میراث مین ہی اب جائز نہین کہ کوئی اپنے وارث کو وصیت کرے عَنْ عُمَرَ بْنِ
خَارِجَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ اسْمُهُ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا
وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے **بَابُ** إِذَا أَوْصَى لِعَشِيرَتِهِ الْأَقْرَبِينَ جب وصیت کرے
کوئی اپنے ناتے والونکو جو قریب ہون اوس کے ناتے مین تو کیا حکم ہے وصیت کرنے
اوسکو اس باب مین اسکا بیان ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ
يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَيَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَيَا بَنِي هَاشِمٍ وَيَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا
غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی جب اوتری یہ آیت اور ڈر عشیرت
الاقربین یعنے ڈراتو اپنی محمد اپنے ناتیوالونکو اوسوقت بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اکٹھے
بلانے سے سب لوگ جمع ہوگئے پہلے عام سب کو ڈرایا پھر اپنے خاص ناتے والون کو ڈرایا اور فرمایا اے بنی کعب
بن لوی کے اولاد کے لوگو اور اے بنی مرہ بن کعب کے اولاد والو اور اے بنی عبد شمس کے ناتے والو اور عبد مناف کے
قبیلے والو اور اے بنی ہاشم لوگو اور اے عبد المطلب کے بیٹونکا لوتم سب اپنی جان کو آگ مین سے پھر خاص اپنی صاحبزادی
کو فرمایا اے فاطمہ بچا اپنے تئین آگ سے مین مالک نہین تمھاری بچانے کا اللہ کے عذاب سے مگر البتہ تمھارا
حق ہے برادری اور ناتے کے سبب سے مین ملاؤنگا اوسکو تر و تازہ کرکے عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ
لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَلَكِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ رَحِمًا أَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا ترجمہ موسے بن طلحہ سے
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بنی عبد مناف کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو اپنے رب سے مین
مالک نہین تمھارے چھڑانے کا اللہ سے کسی طرح اے بنی عبد المطلب کے بیٹو بچالو تم اپنی جانونکو اپنے رب سے مین
مالک اور قابض نہین تمھارے بچانے پر اللہ کی پکڑ سے ایک قرابت کی برابر لیکن مجھمین اور تم مین ایک رحم یعنے
ناتے والے کا واسطہ ہے البتہ مین ملاؤنگا اوسکو تر و تازگی سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ
مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ
اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ

ف یعنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئا

لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اتری آیت وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ یعنی ڈرسنا اپنی محمد اپنے رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے اپنے موافق حکم کے تعمیل کے اور فرمایا لوگوں کو اور قریش کی جماعت والو تم بچاؤ اپنی جانوں کو اللہ سے یعنی اللہ کے عذاب سے یعنی کام نہ آؤنگا تمہارے خدا کی پکڑ کے سامنے لیکن برابر ای عبدالمطلب کے اولاد کے لوگو میں کام نہ آؤنگا تمہارے اللہ کے عذاب کی روبرو لیکن بھرای عباس عبدالمطلب کے بیٹے میں کام میں نہ آؤنگا تیرے اللہ کی گرفت کیوقت اور صفیہ تو پہونچی ہے رسول اللہ کی جب وقت پر ہے تبر اللہ کے روبرو میں کام میں نہ آؤنگا تیرے اوسوقت میں کچھ اسی فاطمہ تو بیٹی ہے محمد کی مانگ جو تیرا جی چاہے لیکن کام نہ آؤنگا تیرے اللہ کے آگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ سَلِينِي بِمَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرچکا ہے عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ ترجمہ اوپر گزرچکا ہے لیکن اس روایت میں من مالی کا لفظ زیادہ ہے اوسکا مطلب یہہ ہے یعنی میرے مال میں سے جو کچھ تم چاہو وہ مانگو میں دے سکتا ہوں اور میری حکومت چلتی ہے لیکن اللہ پر میرا زور نہیں چلتا **باب** تمام ہوا بیان ان لوگوں کیواسطے وصیت کرنیکا اس سے معلوم ہوا ان لوگوں کے لیے وصیت یہہ ہے کہ اون کو اللہ تعالے کے عذاب سے ڈراوے

إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ هَلْ يُسْتَحَبُّ لِأَهْلِهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ فِي قِرَاءَتِهِ

اگر کوئی شخص یکایک مرجاوے اوسکے وارثوں کو اوس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہیں اس باب میں اوسکا بیان ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَتَصَدَّقْ عَنْهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے میری ماں یکایک دم نکل گیا میں جانتا ہوں اگر وہ بات کرسکتی تو البتہ خیرات کرتی اب میں تو میں خیرات کروں اوس کی طرف سے آپنے فرمایا ہاں پھر صدقہ دیا اوس نے اوس کی طرف سے عَنْ

سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادہ عن ابیہ عن جدہ قال خرج سعد بن
عبادۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ وحضرت امہ الوفات بالمدینۃ فقیل
لھا او دعی فھلکت فیم اوصی من المال مال سعد فتوفیت قبل ان یقدم سعد فلما قدم سعد
ذکر ذلک لہ فقال یا رسول اللہ ھل ینفعھا ان اتصدق عنھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نعم فقال فان سعد حائط کذا وکذا صدقۃ عنھا لحائط سماہ ترجمہ سعید بن عمر سے روایت ہے
انہون نے سنا اپنی باپ عمرو سے انہون نے اپنے دادا سعید سے کہ سعد بن عبادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ جہاد کو نکلے اون کی مان مدینہ طیبہ مین تھی وہ مرنے لگین کسی نے کہا کچھ وصیت کرو انہون نے کہا کس
کے مال مین کیا وصیت کرون وہ وفات پاچکین تہین جب سعد آئے لوگون نے سعد رض کے روبرو یہ ذکر
کیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر مین کچھ صدقہ کرون اپنی مان کیطرف سے تو
اوس کو نفع پہونچیگا یا نہین آپنے فرمایا ہان نفع پہونچے گا اوس وقت سعد نے کہا فلانہ باغ نام لیکر کہا
اون باغون کا کہ خیرات کیا مین نے اونکو اپنی مان کیطرف سے فضل الصدقۃ عن المیت مردہ کی
صدقہ کرنے کی میت کیطرف سے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات
الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ صدقۃ جاریۃ وعلم ینتفع بہ وولد صالح
یدعو لہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسان جاتا ہے
موقوف ہوجاتا ہے عمل اوسکا یعنی کوئی کام نہین کرسکتا جسکا فائدہ اوسکو ملے مگر تین چیز کا فائدہ جاری
رہتا ہے اول تو صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم جسکے سبب سے فائدہ پہونچا ہو لوگون کو تیسرے اولاد نیک جو
دعا کرے اپنے باپ کے لیے ف صدقہ جاریہ جیسا مسجد اور تالاب اور سرا فرخانہ وغیرہ اسکا ثواب آدمی
کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے عن ابی ھریرۃ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابی مات و
ترک مالا ولم یوص فھل یکفر عنہ ان اتصدق عنہ قال نعم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا باپ مرگیا ہے اور مال بھی چھوڑ گیا ہے لیکن وصیت
نہین کر گیا اگر مین اوس کیطرف سے صدقہ دون تو اوس کے لیے صدقہ و کفارہ اور موجب نجاۃ کا ہوسکتا ہے آپنے
فرمایا ہان ہوسکتا ہے عن المثنی بن سویدن الثقفی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت
ان امی اوصت ان تعتق عنھا رقبۃ وان عندی جاریۃ نوبیۃ افتجزی عنی ان اعتقھا
عنھا قال ایتنی بھا فاتیتہ بھا فقال لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ربک قالت اللہ
قال من انا قالت انت رسول اللہ قال فاعتقھا فانھا مؤمنۃ ترجمہ مثنی بن سوید ثقفی رض

سے روایت ہے آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میں نے میری ماں نے وصیت کی تھی ایک بردہ آزاد کرنے کی اور میرے پاس ایک لونڈی ہے حبش کے ملک کی کیا جائز ہے اگر میں آزاد کردوں اس لونڈی کو اوسکی طرف سے آپنے فرمایا اوسکو میرے پاس لیکر پھر لے گیا میں آپکے پاس اوسکو آپ نے اوس سے کہا تیرا رب کون ہے اوس نے کہا میرا رب اللہ ہے پھر پوچھا اوس سے میں کون ہوں اوس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا آزاد کردے اوسکو کیونکہ یہ ایمان والی ہے ف اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اپنا رب اور پیدا کرنے والا جانے اور رسول کی رسالت پر گواہی دے وہ شخص مومن ہے بشرطے کہ اور ارکان اسلام کا انکار نکرے اور مومن کے ساتھ عنایت کرنا چاہیے جہانتک بن آوے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَلَہَا نَذْرٌ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْہَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے سعد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں مرگئی اور کچھ وصیت نہیں کرگئی میں اوسکیطرف سے خیرات کروں آپنے فرمایا ہاں کر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّہٗ تُوُفِّیَتْ اَفَیَنْفَعُہَا اَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْہَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِیْ مَخْرَفًا فَاُشْہِدُکَ اَنِّیْ قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْہَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مرگئی ہے اگر اوس کیواسطے کچھ صدقہ دیا جاوے تو فائدہ ہوگا اوسکو اس خیرات کا آپنے فرمایا ہاں ہوگا اوس آدمی نے کہا میرا ایک باغ ہے وہ باغ میں نے صدقہ کیا اوسکی طرف سے اور اسپر آپ گواہ رہیے یا رسول اللہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْہَا نَذْرٌ اَفَیُجْزِیْ عَنْہَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْہَا قَالَ اَعْتِقْ عَنْ اُمِّکَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میری ماں مرگئی اوسپر ایک نذر تھے کیا مجھ کو جائز ہے اس کیطرف سے ادا کرنا آپنے فرمایا آزاد کر اوس کیطرف سے ف یعنی اوس کی ماں نے ایک بردہ آزاد کرنے کی نذر مانی تھی اس واسطے آپنے فرمایا کہ آزاد کر اوسکی طرف سے بردہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ اَنَّہٗ اسْتَفْتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَذْرٍ کَانَ عَلٰی اُمِّہٖ فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضِہٖ عَنْہَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نذر کا جو تھی اوسکی ان کے ذمے پر اور وہ مرگئے تھے ادا کرنے سے

پہلے اپنے فرمایا ادا کر تو اسی سعد اپنی ماں کی طرف سے اوس نذر کو عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ دونو حدیثوں کا ایک ہی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر کی حدیثوں سے ظاہر ہے

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ

ذکر اختلاف کا جو واقع ہوا ہے سفیان پر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فتوے پوچھا سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے باب مین جو تھی وہ نذر سعد بن عبادہ کی والدہ پر اور وہ مرگئین تھین اوس نذر کے ادا کرنے سے پہلے جب سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپنے فرمایا تو ادا کر دے نذر کو اپنی ماں کی طرف سے ف اس حدیث کے لفظون مین اور اوپر کی حدیثون کے لفظون مین ذرا سا فرق ہے چنانچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّهُ قَالَ مَاتَتْ اُمِّي وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِي اَنْ اَقْضِيَهُ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ کہتے تھے مرگئی تھی میری ماں اوس پر نذر تھی مین نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے حکم کیا مجھکو کہ ادا کر تو اوس کی طرف سے وہ نذر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ اوپر گزر چکی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ

قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ میری ماں مرگئی ہے اور اوس کے اوپر نذر رہ گئی ہے ادا کرے نہیں گئی آپنے فرمایا کہ تو ادا کردے اوسکیطرف سے عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ ترجمہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مرگئی ہے کیا میں کچھ خیرات کردن اوس کی طرف سے آپنے فرمایا پانی پلانے کا ثواب بڑھکر ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ ترجمہ سعد بن عبادہ سے روایت ہے مین نے کہا یارسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا یعنی جہان پانی کی حاجت ہو وہان تالاب بنوانا یا نہر لانا یا کنوان کھودنا اور صدقون سے ثواب مین بڑھکر ہے کیونکہ پانی سے زندگی ہے سب کے عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ ترجمہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یارسول اللہ میری ماں مرگئی ہے مین کچھ خیرات کردن اوس کی طرف سے آپنے فرمایا ہان کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کونسا صدقہ ثواب مین بڑھکر ہے آپنے فرمایا پانی پلانا تو سعد ہے کی سبیل ہے اب تک مدینہ مین

اَلنَّهْيُ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلٰى مَالِ الْيَتِيْمِ

یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت کے بیان مین عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلَى مَالِ يَتِيمٍ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای ابوذر مین دیکھتا ہون تجھکو ضعیف اور مین چاہتا ہون تیرے لیے وہ چیز جو چاہتا ہون اپنے نفس کے لیے سرداری کریو

۴ ان کو زکوٰۃ دینا ان سے صدقہ کا ثواب بڑھکر ہے پہلی حدیث سے

دوآدمیون کی اور والی نہو جیو مال پر یتیم کے ف اس سے معلوم ہوا کہ سرداری اور ولایت سے مال یتیم کی پرہیز کرنا چاہیے خصوصاً جو شخص لیاقت نہ رکھے اوس کام کے بنہانے کے

مَالِ الْوَصِیِّ مِنْ مَالِ الْیَتِیْمِ اِذَا قَامَ عَلَیْہِ کیا وصی کو بھی کچھ پہونچ سکتا ہے یتیم کے مال مین سے جب کہ وہ مقرر ہووے اوس مال پر **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ فَقِیْرٌ لَیْسَ لِیْ شَیْءٌ وَلِیْ یَتِیْمٌ قَالَ کُلْ مِنْ مَالِ یَتِیْمِکَ غَیْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَاَثِّلٍ** ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا مین فقیر ہون نہین میرے پاس کچھ چیز اور میرے پاس یتیم بھی ہے آپ نے فرمایا اوسکو کہا لیا کر مال مین سے یتیم کے لیکن اسراف نہ کرنا اور بے جا کھانا اور اپنے لیے مال نہ جوڑنا **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ وَاِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْیَتِیْمِ وَطَعَامَہٗ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتَامٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ اِلٰی قَوْلِہٖ کَاَعْنَتَکُمْ** ترجمہ ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے جس وقت یہ آیت اوتری **وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ وَاِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا** اور پاس نجاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہو ف مگر جسطرح بہتر ہو پینے اوس کے مال کو سنوارے تو مضائقہ نہین ت اور جو لوگ کھاتے ہین مال یتیمون کے ناحق وہ نہین کھاتے ہین اپنے پیٹ مین مگر آگ ان آیتون کو سنکر لوگ ڈر گئے اور کنارہ اور پرہیز کرنے لگے مال سے یتیم کے اور کھانے سے یتیم کے پھر یہ بات بہت مشکل اور کٹھن ہو گیا مسلمانون پر آخر شکایت بیان کی لوگون نے اس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پھر اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت **وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتَامٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ لَّاَعْنَتَکُمْ** تک یعنے اور پوچھتے ہین تجھ سے یتیمونکا حکم تو کہہ سنوارنا اونکا بہتر ہے اور اگر خرچ ملا رکھو اونکا تو تمہارے بھائی ہین اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے

والا اگر چاہتا اللہ تعالیٰ پس مشکل ڈالتا اللہ زبردست ہے تدبیر والا ف یتیمون کے
حق مین پہلے تقید اوترا کہ جو کوئی اونکا مال کہاوے اوس نے اپنے پیٹ مین اگر
بھرلے پھر جو کوئی یتیمون کے رکھنے والے تہے اونکے مال اور خرچ کہانے پینے
کا جدار کہنے لگے کہ ہمارے خرچ مین کوئی چیز نہ آوے پھر سخت مشکل پڑی کہ ایک چیز یتیم
کے واسطے لیار کی اوس کے کام مین نہ آئے تو ضائع ہوئے یہ حکم اوترا کہ خرچ اپنا
اونکا ملا رکھو تو مضائقہ نہین۔ کہ ایک وقت اون کی چیز آپ خرچ کی تو دوسرے
وقت اپنی چیز اون کے کام لگائے لیکن نیت چاہیئے سنوارنے کی اللہ نیت
دیکہتا ہے (موضح القرآن) اس فائدے سے حدیث کا مطلب بخوبی واضح
ہوگیا ہے اور کچھ لکہنے کی حاجت نہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی قَوْلِهٖ اِنَّ
الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا قَالَ كَانَ یَكُوْنُ
فِیْ حَجْرِ الرَّجُلِ الْیَتِیْمُ فَیَعْزِلُ لَهٗ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَاِنَّهٗ
كَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ
فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ فَاَحَلَّ لَهُمْ خِلْطَتَهُمْ ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے بیان مین اور شان نزول مین
اس آیت کے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا یعنے
جو لوگ کہ کہاتے ہین مال یتیمون کے ظلم سے ابن عباس فرماتے ہین اس
آیت شریف کے اترنے کے بعد جس آدمی کی پرورش مین یتیم تہا اوس نے
اوس یتیم کا کہانا اور پینا اور برتن سب جدے کردیے آخر یہہ بات
مشکل ہوگئے مسلمانون پر اوس وقت یہہ آیت اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے
نے وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ یعنے اگر خرچ ملا رکھو
اونکا تو تمہارے بہائی ہین دین کے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
پھر اللہ تعالےٰ نے اجازت دی اون کو کہ یتیمون کو شامل کرلین اپنے کہانے
پینے مین اِجْتَنِبُوْا اَكْلَ مَالِ الْیَتِیْمِ یتیم کا مال کہانے
سے پرہیز کرنا چاہیے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

مَا هِيَ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ
إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ
الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ **اٰخِرُ**
الْوَصِيَّةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزین آدمی کو ہلاک کرتے ہین
اون سے بچتے رہو کسی نے پوچھا وہ کون سے چیزین ہین۔ یارسول اللہ آپنے
فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بٹانا اور دوسرے جادو کرنا اور تیسرے مار ڈالنا جان
کا وہ جان جسکا مارنا اللہ تعالے نے حرام کیا ہے مگر کسی حق کے سبب مار ڈالی
جاوے وہ جان تو مضائقہ نہین۔ اور چوتھا سود کھانا۔ اور پانچوان یتیم کا
مال کھانا اور چھٹوین پیٹھ دینی لڑائی کے وقت اور ساتوین زنا کی تہمت لگانا
پاک دامن عورتون کو جو بے خبر ہین بری باتون سے اور ایمان والیان ہین

تمام ہوا وصیت کا بیان

كِتَابُ النَّحْلِ

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي النَّحْلِ

کتاب عطیہ اور بخشش کے بیان مین اور ناقلین نے نعمان بن بشیر
کی خبر کے لفظون مین جو اختلاف کیا ہے اوسکا بھی ذکر کیا گیا ہے اس کتاب مین عَنِ
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُشْهِدُهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ
ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ اون کے باپ نے عطیہ اور بخشش کے طور پر دیا
اونکو ایک غلام نے پھر آئے نعمان بن بشیر کے باپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کرین آپ کو اس عطیہ پر آپ نے فرمایا کیا تو نے سب
بیٹون کو بخشش کے ہے اوس نے جواب دیا کہ نہین سب کے لیے تو بخشش مین
نے نہین کے اپنے رد کرا دیا اوس بخشش کو اور مصنف نے اس حدیث مین دو اور اسناد مین اسی طرح
بیان کرتے ہین کہ اس حدیث مین لفظ محمد کے ہین قتیبہ کے نہین ہے
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَارْجِعْهُ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لے گیا اون کا باپ
اون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا آپ کے روبرو عین نے اپنا غلام اپنے
اس بیٹے کو بخشد یا۔ آپ نے فرمایا کیا سب بیٹون کو بخشش کے ہے تو نے یا فقط
ایک ہی کو اوس نے عرض کیا سبکو تو مین نے کچھ نہین دیا آپنے فرمایا پھیر لے
اوس اپنے دیے ہوئے کو عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ بَشِيرَ
بْنَ سَعْدٍ جَاءَ بِابْنِهِ النُّعْمَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي
هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے لایا باپ اون کا اپنے لڑکے نعمان کو اور کہا یا رسول
اللہ مین نے بخش دیا اپنا ایک غلام اس بیٹے کو آپنے فرمایا اور دوسرے
بیٹون کو بھی کچھ دیا اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا پھیر لے اوسکو عَنِ
بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ
إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُنَفِّذَهُ أَنْفَذْتَهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ
ترجمہ بشیر بن سعد رض سے روایت ہے لائے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس نعمان
بن بشیر کو اور کہا مین نے بخشد یا ایک غلام اپنے اس بیٹے کو اگر آپ فرمایے
تو مین اس بخشش کو جاری کردون آپنے فرمایا کیا سب بیٹون کو بخشش کے ہے
تو نے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا پھیر لے اوس غلام کو اوس سے
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ نَحْلًا فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ اشْهَدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا نَحَلْتَ ابْنِي فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَشْهَدُ لَهُ ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ اونکے
باپ نے دیا اونکو کچھ بخشش کے طور پر نعمان بن بشیر کی ماں نے نعمان کے باپ کو کہا اس بخشش
پر جو عطا کیا ہے تو نے یعنی دیا ہے میرے بیٹے کو اوسپر گواہ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ آئے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے مکروہ سمجھا اوسپر گواہ
ہونے کو عَنْ بَشِيْرٍ اَنَّهٗ نَحَلَ ابْنَهٗ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَرَادَ اَنْ يُّشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ
نَحَلْتَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ ترجمہ بشیر رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے اونہون نے دیا اپنے بیٹے کو ایک غلام بخشش مین پھر آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اس ارادے سے کہ گواہ کرین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پر آپ
نے فرمایا کیا سب بیٹون کو اسے طرح دیا ہے تو نے اونہون نے کہا
نہین آپنے فرمایا رد کرلے اوس کو یعنے مت دے وہ غلام اوس کو عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بَشِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نَحْلَةً قَالَ اَعْطَيْتَ لِاِخْوَتِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ
ترجمہ عروہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہین آئے بشیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا یا نبی اللہ مین نے دیا ہے نعمان کو کچھ بخشش کے طور پر
آپ نے فرمایا اوس کے بھائیون کو بھی کچھ دیا ہے اوس نے کہا
نہین تب آپنے فرمایا پھیر لے اوس کو عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِهٖ اَبُوْهُ يَحْمِلُهٗ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْهِدْ اِنِّيْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِيْ
كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَ النُّعْمَانَ ترجمہ نعمان رض
سے روایت ہے لیگئے باپ اونکے اونکو اٹھاکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا
اونکے باپ نے مین بخش دیتا ہون نعمان کو اپنے مال مین سے فلان فلان
چیز اور آپ کو اوس پر گواہ کرتا ہون آپنے فرمایا کیا سب بیٹونکو اسی قدر دیا
ہے جیسا کہ نعمان کو دیا ہے تو نے عَنِ النُّعْمَانِ اَنَّ اَبَاهُ اَتَى بِهِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُ عَلٰى نَحْلٍ نَحَلَهٗ اِيَّاهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ
نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى شَيْءٍ اَلَيْسَ يَسُرُّكَ
اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا ترجمہ نعمان رض سے روایت
ہے لایا باپ اونکا اون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کرلے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کو اوس دیے ہوئے پر جو نعمان کو دیا تھا آپنے فرمایا کیا تو نے اپنے اور اولاد کو سب کو

اسیقدر دیا ہے اونھون نے کہا نہین آپنے فرمایا مین نہین گواہ ہوتا اسپر آپ نی نعمان
کے باپ کو کہا تجھکو خوش نہین آتا کہ سب تیرے ساتھ احسان برابر کرین اونہون نے کہا کیون نہین
آپنے فرمایا تو پھر مت کر ایسا کام عن نعمان ان امہ ابنۃ رواحۃ سالت ابا ہ بعض الموھبۃ
من مالہ لابنہا فالتوی بھا سنۃ ثم بدا لہ فوھبھا لہ فقالت لا ارضی حتی تشھد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امر ھذا ابنۃ رواحۃ فالتی
حملتنی ووھبت لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بشیر الک ولد
سوی ھذا قال نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افکلھم وھبت ھم
مثل الذی وھبت لابنک ھذا قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا
تشھدنی اذا لا اشھد علی جور ترجمہ نعمان رضی سے روایت ہے نعمان کی ماں رواحہ کی بیٹی
نے سوال کیا نعمان کے باپ سے کہ کچھہ دیدے اپنے مال مین سے اوس کے بیٹے نعمان کو نعمان
کے باپ نے ٹلتوی اور ڈھیل مین رکھا برس روز اسکو پھر کچھہ جی مین آیا اوس کے دیدینے
لگا نعمان کو وہ بخشش کی شئے نعمان کی ماں نے کہا مین نہین مانتی جبتک کہ اسپر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کرے تو نعمان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آکر کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کی ان یعنی رواحہ کی بیٹی لڑتے ہے مجھ سے بسبات پر اور کچھہ بخشش
کرانا چاہتی ہے مجھہ سے اس لڑکے کے لیے آپنے فرمایا اسی بشیر تیری اور لڑکا بھی ہے کیا اس کے
سوا اونہون نے کہا ہان ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے اوس کو بھی ایسی طرح دیا ہے جیسا اس اپنے
بیٹے کو بھبہ کرتا ہے اونہون نے کہا نہین آپنے یہہ سنکر فرمایا تو مجکو گواہ نہ کر اسپر کیونکہ مین ظلم پر
گواہ نہین ہوتا عن النعمان قال سالت امی ابی بعض الموھبۃ فوھبھا لی فقالت لا
ارضی حتی اشھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ ابی بیدی وانا غلام فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ ان ام ھذا ابنۃ رواحۃ طلبت بعض الموھبۃ
وقد اعجبھا ان اشھدک علی ذلک قال یا بشیر الک
ابن غیر ھذا قال نعم قال فوھبت لہ مثل ھذا قال لا قال
فلا تشھدنی اذا فانی لا اشھد علی جور ترجمہ نعمان رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے مانگا میری ماں نے میری باپ سے کچھہ بخشش اور ہبہ کے طور پر اوس نے ہبہ کیا

اور دنیا چاہا مجھکو اوس وقت میری ان نے کہا میں راضی نہ ہون گی جبتک گواہ نہ ہون اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہتے ہین میرا باپ ہاتھ پکڑ کر بلایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور میں ان دنون لڑکا تہا اور اگر کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے اس لڑکے کی ان رواحہ کی بیٹی کچھ ہبہ اور بخشش کے طور پر مانگتی ہے اور اوسکی خوشی اس مین
ہی کہ میرے دینے پر آپ گواہ ہوجاوین آپنے فرمایا اسی بشیر کیا تجھکو اور بیٹا نہین اسکی سوا بشیر نے کہا ہان ہی آپنے
فرمایا تو نے اوسکو بھی اسیطرح دیا ہے کہ نہین بشیر رضہ نے کہا نہین آپ نے فرمایا ایسا ہے تو میری گواہی ستا لے
کیونکہ مین گواہ نہین ہوتا ظلم کی بات پر عن عامر قال ان بشیر بن سعد اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یارسول اللہ ان امرأتی عمرۃ بنت رواحۃ امرتنی ان اتصدق علی ابنہا النعمان بصدقۃ وامرتنی ان
اشہدک علی ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل لک بنون سواہ قال نعم قال فاعطفہم
مثل ما اعطیت لہذا قال لا قال فلا تشہدنی علی جور ترجمہ عامر رضہ سے روایت ہی بشیر بن سعد رضہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ میری جورو عمرہ نامی رواحہ کی بیٹی کہتی ہے کچھ صدقہ
کراور میرے بیٹے نعمان کو دے اور کہتی ہی اوسے دیے ہوئے پر گواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر آپنے
بشیر سے پوچہا کہ تیری اور بیٹے ہین اس کے سوا یا نہین اون نے کہا نہین آپنے فرمایا اوس کو مجھکو گواہ مت بنا ظلم پر
عن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال محمد اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی تصدقت علی ابنی بصدقۃ فاشہد فقال ہل لک ولد غیرہ قال نعم
قال اعطیتہم کما اعطیتہ قال لا قال اشہد علی جور ترجمہ عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہی
آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور محمد جو راوی ہین مصنف کے اوسکی روایت مین جاء کا لفظ نہین بلکہ
اتی کا لفظ ہی اور معنی دونون کے ایک ہین اور اوس آدمی نے کہا۔ مین نے دیا ہی اپنے بیٹے کو کچھ آپ گواہ رہو
اوسپر آپنے فرمایا تجھکو اور اولاد بھی ہے اوس کے سوا اوس نے کہا ہان ہی آپ نے فرمایا اوس کو تو نے اون کو بھی اسی
طرح دیا ہی یا نہین اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا مجھکو گواہ کرتا ہے ظلم پر عن النعمان بن بشیر یقول ذہب بی ابی
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہدہ علی شیء اعطانیہ فقال ایسرک ان یکونوا الیک فی البر سواء قال نعم وصف بیدیہ
بکفیہ اجمع کذا الا سویت بینہم ترجمہ نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہی لے گیا میرا باپ مجھکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس تاکہ گواہ کرے آپ کو اوسپر جو مجھکو دیا تہا آپنے پوچہا اس کے سوا اور کوئی لڑکا ہی تیرا اوس نے کہا ہان ہے
آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا کہ سب لڑکون کو برابر رکھنا چاہیے (ایک کو دینا ایک کو نہ دینا ظلم ہے) عن
النعمان یقول وہو یخطب انطلق بی ابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہدہ علی عطیۃ اعطانیہا
فقال اکل ولدک اعطیت مثل ہذا قال لا قال فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم قال فرجع فرد عطیتہ
ترجمہ نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہی اور وہ خطبہ

پڑھ رہے تھے بیان کی اونہون نے یہ حدیث کہ لیگیا تہا میرا باپ مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس لیئی کہ گواہ
کرے آپ کو اپنے دیے ہوئے پر اور وہ بخشش مجھپر کی تہی جسپر آپ کی گواہی چاہتا تہا آپنے فرمایا اوس کو تیرے اور بیٹے
بھی ہین اس کے سوا کہ نہین اوس نے کہا ہان ہین آپنے فرمایا پس کے ساتھ برابر کر جو کچھ کہ کری تو بخشش جابر بن
المفضل بن المهلب عن ابيه قال سمعت النعمان بن بشير يخطب قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اعدلوا بين ابنائكم اعدلوا بين ابنائكم ترجمہ جابر بن مفضل اپنے باپ سے روایت
کرتی ہین سنا میں نعمان بن بشیر سے رہ خطبے مین وہ کہتے تہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برابری اور
عدل کو کام مین لاؤ تم اپنی اولاد کے معاملے مین دو بار کہا اسی طرح کتاب الهبة هبة المشاع
کے ہبہ کا بیان حسن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذ اتاه وفد هوازن فقالوا يا محمد انا اصل وعشيرة وقد نزل بنا من البلاء ما لا يخفى عليك
فامنن علينا من الله عليك فقال اختاروا من اموالكم ونسائكم فقالوا خيرتنا بين احسابنا
واموالنا بل نختار نساءنا وابناءنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ما كان لي ولبني عبد المطلب
فهو لكم فاذا صليت الظهر فقوموا فقولوا انا نستشفع برسول الله على المؤمنين والمؤمنين
في نسائنا وابنائنا ففعلوا فقام صلوا الظهر قاموا فقالوا ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لكم فقال المهاجرون وما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله
عليه وسلم وقالت الانصار ما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الاقرع
بن حابس اما انا وبنو تميم فلا وقال عيينة بن حصين اما انا وبنو فزارة فلا وقال
العباس بن مرداس اما انا وبنو سليم فلا فقامت بنو سليم فقالوا كذبت ما كان
لنا فهو لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس
ردوا عليهم نساءهم وابناءهم فمن تمسك من هذا الفيء بشيء فله ست فرائض من
اول شيء يفيئه الله عليه وركب راحلته وركبه الناس اقسم علينا فمشينا فاجهدوه
الى شجرة فخطفت رداءه فقال يا ايها الناس ردوا علي ردائي فوالله لو ان لكم بعدد
تهامة نعما قسمته عليكم ثم لم تلفوني بخيلا ولا جبانا ولا كذوبا ثم اتى بعيرا فاخذ
من سنامه وبرة بين اصبعيه ثم يقول ها انه ليس لي من الفيء شيء ولا هذه الا الخمس
والخمس مردود فيكم فقام اليه رجل بكبة من شعر فقال يا رسول الله اخذت هذه
لاصلح بها بردعة بعير لي فقال اما ما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لك فقال اويلغت

هٰذِهِ فَلَا أَدَبَ لِي فِيهَا فَنَبَذَهَا وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَإِنَّ الْغُلُولَ يَكُونُ

عَلَى أَهْلِهِ عَارًا وَشَنَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا

باپ سے اور انہوں نے دادا سے کہا دادا نے اون کے ہم تھے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آئے تھے

ایلچی ہوازن کے (نام ہے ایک قبیلے کا) اور کہنے لگے اے محمد ہم لوگ سب ایک اصل اور ایک قبیلے کے ہیں اور جو

کچھ بلا ہم پر نازل ہوئی ہے وہ آپ پر ظاہر ہے آپ احسان کرو ہم پر اللہ تعالیٰ احسان کرے آپ پر آپ نے فرمایا دو

چیزوں میں سے ایک چیز کر لی سی اختیار کر لو یا مال لے لو یا اپنی عورتیں چھڑا لو انہوں نے کہا اختیار دیا آپ نے ہم کو

ہماری حسب یعنی عورتوں میں اور مال میں ہم دونوں میں سے اختیار کرتے ہیں اپنی عورتوں اور بچوں کو (یعنی خیر

مال نہ ملے تو نہ ملے ہماری عورتیں بچے ہمیں جاویں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسقدر میرا اور عبد المطلب

کی اولاد کا حصہ ہے (غنیمت کے مال میں سے جو شائع تھا) وہ میں تم کو دیتا چکا لیکن جب میں ظہر کی نماز پڑھوں

تو تم سب کھڑے ہو اور یوں کہو ہم لوگ مدد چاہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سب مسلمانوں

سے اپنی عورتوں اور مالوں میں راوی بیان کرتا ہے جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے کھڑے

ہوئے وہ ایلچی اور کہی اونہوں نے وہی بات پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میرا اور عبد المطلب

کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے لیے ہے یہ بات سنکر مہاجرون نے بھی کہا جو کچھ ہمارا حصہ ہے وہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے پھر انصار نے بھی یہی کہا اقرع بن حابس نے کہا ہم اور بنی تمیم دونوں اس

بات میں نہیں شامل ہوتے اور عیینہ بن حصین نے کہا ہم اور بنو فزارہ دونو نہیں اس بات میں اقرار کرتے اور

عباس بن مرداس نے یوں ہی کہا اور سوال کیا اپنے ساتھ بنی سلیم کے قبیلے کو جب اوس نے جدائی کی بات کہی

بنی سلیم نے اوس کی بات پر انکار کیا اور کہا کہ جھوٹ بولا تو ہمارا جو کچھ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

لیے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو پھیر دو اون کی عورتوں اور بچوں کو اور جو کوئی نہ دینا

چاہے مفت تو اوس کے لیے میں وعدہ کرتا ہوں کہ اوسکو چھ اونٹ دیے جاویں گے اوس مال میں سے جو پہلے

اللہ جل جلالہ عطا فرماوے (یعنی ان عورتوں اور بچوں میں جو اوسکا حصہ تھا اوس کے بدلے) یہ فرما کر آپ سوار

ہو گئے اونٹ پر لیکن لوگ آپ کے پیچھے لگے اور کہنے لگے واہ واہ ہمارا غنیمت کا مال ہم کو بانٹ دیجیے اور آپ

کو گھیر کر ایک درخت کی طرف لے گئے وہاں چادر آپ کی درخت سے اٹک کر جدا ہو گئی آپ نے فرمایا اے لوگو چادر

مجھے دو ہاں قسم خدا کی اگر تہامہ کے درختوں کے برابر بھی جانور ہوں تو بانٹ دوں اون کو تمہارے اوپر

پھر مجھ کو نہ پاؤ گے مجھ کو بخیل نہ بزدل اور نہ خلاف گو پھر آئے آپ اونٹ کے نزدیک اور لیے اوس کی پیٹھ پر کے

بال اپنی چٹکی میں پھر فرمانے لگے سنو تم نہیں لیتا میں اس فے میں سے کچھ اور نہ یہ مگر خمس یعنے پانچواں حصہ

اور وہ جنس ہی پھر کر تمہارے ہی خرچ میں آتا ہے یہ بات سنکر ایک آدمی آپکے نزدیک آکھڑا ہوا اور اس کے پاس ایک گچھا تھا یا بولتا اور کہا اوس نے یارسول اللہ میں نے لی ہی یہ چیز اس لیئے کہ درست کروں اس سے کجلے اپنے اونٹ کی آپنے فرمایا اوسکو جو چیز کہ میرے لیئے اور عبد المطلب کی اولاد کے لیئے ہے بس وہ تیرا ہے اس شخص نے کہا جب یہ معاملہ اس حد کو پہونچا اب مجھے حاجت نہیں اس کی اور پھینک دیا وہ بالوں کا گچھا۔ زہری بیان کرتا ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے داخل کر رسی اور تاگا بھی اگر کسی نے لیا ہو دے اگر کہ مال میں خیانت کی چوری شرم اور ننگ اور عیب ہوگا چوری کرنے والے کے لیئے دن قیامت کے **ف** ہبہ مشاع اوسکو کہتے ہیں کہ ایک چیز مشترک ہو کئی آدمیوں میں اور کوئی آدمی تقسیم ہونے سے پہلے اپنا حصہ کسی کو بخش دے تو یہاں آپنے اپنا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہوازن کے لوگوں کو بخشدیا یہی ہبہ مشاع ہی **رجوع** فی الوالد فیما یعطی ولدہ باپ اپنے بیٹے کو دیکر پھر لیوے تو کیسا ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرجع احد فی ھبتہ الا الوالد من ولدہ والعائد فی ھبتہ کالعائد فی قیئہ ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص نہیں کوئی چیز دیکر پھیر لیوے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر دیکر پھیر لیوے تو مضائقہ نہیں کیونکہ دیے ہوئے چیز پھر لینے والا قے کرکے چاٹ لینے والے کی مانند ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل یعطی عطیۃ ثم یرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ ومثل الذی یعطی عطیۃ ثم یرجع فیھا کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئہ ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز کسی آدمی کو جو بخش دیوے کسی کو کوئی چیز پھر کہ پھر لے لیوے اوس سے وہ دی ہوئی چیز کو مگر باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز دیکر پھر لیوے اوس سے تو جائز ہے اوس کے لیئے یہ بات اور فرمایا آپنے دیکر پھیر لینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کتا کہاتا چلا جاتا ہے جب اوسکا پیٹ بھر جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے پھر کر کہا لیتا ہے وہ اپنی قے کو **عن** طاؤس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لاحد ان یھب ھبۃ ثم یرجع فیھا الا من ولدہ قال طاؤس کنت اسمع وانا صغیر من عائد فی قیئہ فلم تدر انہ ضرب لہ مثلا قال فمن فعل ذلک فمثلہ کمثل الکلب یاکل ثم یقیئ ثم یعود فی قیئہ ترجمہ طاؤس رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز ہے کسی کو یہ بات کہ بخشش کرے اور پھیر لیوے اوس کو سوائے باپ کے کہ وہ اپنے بیٹے سے پھیر سکتا ہے اور طاؤس بیان کرتے ہیں میں نے سنا تھا اور میں اون دنوں چھوٹا تھا اور وہ لفظ جو میں نے سنا تھا عائد فی قیئہ تھا نہیں معلوم آپ نے یہ مثل بیان فرمائی تھی اوس شخص کے لیئے یا نہیں اور وہ بھی

پھر جو کوئی کرے یہ کام پس مثل اوس کے مثال کتے کی ہے کہ ماتا ہے پھر قے کر دیتا ہے پھر کھا لیتا ہے اوس قے کو

ذکر الاختلاف فی خبر عبد اللہ بن عباس

عبداللہ بن عباس کی روایت جو اس بیان میں ہے اوس کے اختلاف کا بیان ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَمَثَلِ الْکَلْبِ یَرْجِعُ فِیْ قَیْئِہٖ فَیَاْکُلُہٗ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہے کیونکہ کتا اوگل دیتا ہے اپنے کہائے ہوئے کو پھر کھا لیتا ہے اوس کو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَۃِ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْھَا کَمَثَلِ الْکَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِہٖ فَاَکَلَہٗ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر جو پھیرتا ہے اوس کی مثل ایسی جیسی کتے کی مثل ہے قے کرتا ہے اور آپ اپنی قے کو کھا لیتا ہے

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَمَثَلِ الْکَلْبِ یَقِیْءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ ترجمہ عبداللہ ابن عباس رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہے کتے کا کام ہے قے کرنا اور اوس کو کھا لینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی دی ہوئی چیز کو لوٹا لینے والا قے چاٹنے والے کی مانند ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بری مثال ہمارے لیے نہیں دیکر لینے والا اپنی چیز کو اپنی قے کو کہا لینے والے کی مانند ہے ف یعنی مسلمان کو چاہیے کہ بری شی سے اپنی مشابہت نہ پیدا کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الرَّاجِعُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ فِیْ قَیْئِہٖ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چاہیے ہمارے لیے بری مشابہت پھیر لینے والا دیکر اپنی چیز کو کتے کی مانند ہے قے کے کھانے میں یعنی جیسا کتا اوگلی ہوئی چیز کو کھا جاتا ہے ایسی ہی دیکر پھیر لینے والا بھی ہوا

ذکر الاختلاف علی طاؤس فی الراجع فی ھبتہ

ذکر اوس اختلاف کا جو راویوں نے طاؤس کی روایت میں کیا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَقِیْءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

م عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ليس لنا مثل السوء العائد في هبته كالكلب يقيء ثم يعود في قيئه

علیہ وسلم نے مثل اوس کی جو دیکر پھر لوٹا لیوے اپنی بخشی ہوئی چیز کو ایسی ہی جیسے سگ کتی کی کتا کہاتا ہے اور قے کرتا ہے اور پھر اوسی قے کو دوبارہ کہا لیتا ہے **کتاب الرقبی** کتاب رقبے کے بیان میں

عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرقبی جائزۃ ترجمہ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے جائز ہے **ف** رقبی یعنے دمین یا گھر دیدیوے کوئی آدمی کسی کو اس شرط پر اور یہ کہکر کہ اگر پہلے مین مرجاؤن تو یہ میرا مکان شملا تو لے لینا اور اگر تو مرگیا تو پھر مین مکان اپنا واپس لے لونگا **عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل الرقبی لمن ارقبھا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے کا مالک اوسی کو کیا جسکو دی تھی وہ چیز مالک نے **ف** کیونکہ یہ ہبہ تھا اور ہبہ مین رجوع کرنا البتہ منع ہے **عن** ابن عباس قال لا رقبی فمن ارقب شیئا فھو سبیل المیراث ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا اونہون نے رقبے کرنا نہین چاہیے پھر جس کسی نے رقبے کیا اوس کا راستہ میراث کا ہے **ف** یعنے رقبی لینے والے کے وارثون کو میراث مین دیا جائیگا **ذکر الاختلاف علی ابی الزبیر** اس حدیث مین جو ابی الزبیر پر اختلاف بیان کیا گیا ہے اوسکا ذکر ہے **عن** ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا اموالکم فمن ارقب شیئا فھو لمن ارقبہ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مال کو رقبے نہ کیا کرو پھر جو کوئی رقبے کرے کسی شے کا تو وہ شے جسکے لیے رقبے کیا گیا اوسے کے ہوگئے **عن** ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمریٰ جائزۃ لمن اعمرھا والرقبی جائزۃ لمن ارقبھا والعائد فی ھبتہ کالعائد فی قیئہ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری جائز ہے اور ہوجاتا ہے اوسکے لیے جسکو دیا جاتا ہے اور رقبے ہوجاتا ہے اوسکا جسکیواسطے رقبے کیا گیا لوٹا لینے والا دی ہوئی چیز کو ایسا ہے جیسے قے کرکر کہا لینے والا **ف** عمری اسکو کہتے ہین کسیکو گھر وغیرہ کچھ دینا یہہ کہکر کہ تمام عمر کے لیے دیا تجھکو یہ گھر یا زمین **عن** ابن عباس قال العمریٰ والرقبی سواء ترجمہ ابن عباس رضہ کا قول ہے کہ عمرے اور رقبے دونو برابر ہین **ف** اور بعض لوگون کے نزدیک عمری مین اور رقبے مین فرق ہے اور وہ فرق یہہ ہے عمرے کردینا کسی کو گھر یا زمین کا مالک کردینا ہے اور رقبے کرنا ایسا ہے جیسا کسی کو کوئی چیز مانگی ہوئی دیدینا وہ مانگ کرلیجانے والا اوس سے اپنا کام کرلیتا ہے اور وہ چیز دینے والے کی ہوتی ہے ابن عباس رضہ کے نزدیک دونون برابر ہین فرق کچھ نہین **عن** ابن عباس قال لا یحل الرقبی ولا العمریٰ فمن اعمر شیئا فھو لہ ومن ارقب شیئا فھو لہ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے انہون نے کہا رقبے درست نہین ہے یعنے کسیکو گھر یا زمین دینا اس شرط سے کہ اگر دینے والا پہلے مرجاوے

تو وہ اس دوسری کے ملک ہو جاویگا اور جو لینے والا پہلے مرجاوے تو دینے والا اوسکو پھر لیگا رقبے اس کو اسلیے کہتے ہین کہ اس مین ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا ہے اسی طرح جائز نہین عمری بھی ف عمرے اس کو کہتے ہین کوئی شخص دوسرے سے کہے مین نے تجھکو اپنا گھر عمر بھر کے واسطے دیا ف پھر فرمایا جو کوئی کسی شی کو عمرے کے طور پر دیوے پس وہ اوس کی ہی جسکو عمری دیا گیا اور جس شخص نے رقبے مین دی کوئی شے تو وہ رقبے لینے والی کی ہو گئی ف اس حدیث سے مراد یہ ہی رقبے اور عمرے کرنا مخالف حقیقت کے ہے لیکن جب کر دیا پھر واپس لینا جائز نہین کیونکہ دینے کے بعد اوس کا ہو گیا جسکو دیدیا عن ابن عباس قال لا تصلح العمرٰی ولا الرقبٰی فمن اعمر شیئا او ارقبہ فانہ لمن اعمر ہ وارقبہ حیوتہ وموتہ ارسلہ حنظلۃ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی عمرے کی بات نہین عمرے کرنا اور رقبے کرنا پھر جسکو دی گئی کوئی چیز عمرے یا رقبے مین وہ چیز اوسی کی ہو گئی حیات مین اور موت مین حنظلہ نے اسکو مرسل کیا ہی ف آخر سند مین سے حدیث کے بعد بھی کے اگر کوئی راوی گم ہو جاوے اوس حدیث کو مرسل کہتے ہین عن حنظلۃ انہ سمع طاؤسا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عمرٰی ولا رقبٰی فمن ارقب شیئا فھو سبیل المیراث ترجمہ حنظلہ سے روایت ہی کہ طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین عمرے کرنا پھر جس کسی کو رقبے کے طور پر کوئی چیز دی گئی اوسکا راستہ ہی میراث کا ف یعنے دینے والے اوس مین کچھ حق نہین بلکہ لینے والے کے وارثون کو دیا جاوے گا عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرٰی میراث ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے یعنے زمین یا گھر لینے والے کے وارثون کی میراث ہو جاتا ہے عن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرٰی للوارث ترجمہ زید رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری میراث ہے وارثون کی عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم العمرٰی جائزۃ ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کرنا جائز ہے عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرٰی للوارث ترجمہ اوپر گزر چکا ہے عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرٰی للوارث ترجمہ اوپر گزرا **باب العمرٰی** باب عمری کرنیکے بیان مین عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرٰی للوارث ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے حق وارث کا ہی عن زید بن ثابت ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمریٰ للوارث ترجمہ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عمری وارث کی ملک ہے عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضی بالعمریٰ للوارث ترجمہ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا وارث کے لیے عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر شیئا فھو لہ یعمر حیاتہ ومماتہ ولا ترقبوا فمن ارقب شیئا فھو لسبیلہ ترجمہ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کیا کسی شے کو عمرے تو وہ شے اسی کی ہوگئی جسکے واسطے عمرے کیا جیتے اور مرے پر اوس کے اور فرمایا رقبے مت کیا کرو اور جس آدمی نے رقبے کیا کسی چیز مین تو وہ اپنے راستے مین جاوے گی یعنے رقبے کا جو حکم ہے اوسکے موافق عمل ہوگا وہ جسکو رقبے دیا ہے اوسی کی ہو جاوے گی اور شرط پر عمل نہ ہوگا عن عبد اللہ بن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمریٰ جائزۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرے جائز ہے ف یعنی اگر کسی نے عمرے کیا تو جائز ہو جاوے گا اور دی ہوئی چیز دوسرے کے ملک مین چلی جاوے گی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العمریٰ جائزۃ ترجمہ اوپر گزرا عن سلیمان بن بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمریٰ والرقبیٰ ترجمہ سلیمان سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت رکھا عمرے اور رقبے کو ف یعنے بخشش کرنے کے بعد اوسکے لوٹانے کا حکم نہ کیا بلکہ اوس بخشش کو قائم رکھا **ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر جابر فی العمریٰ** جابر رضہ نے جو خبر اور حدیث کہ عمرے کے باب مین کی ہے اور ناقلین نے اس خبر کے جو اوس مین اختلاف کیا ہے اوس کا بیان کیا جاتا ہے عن عطاء عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبھم فقال العمریٰ جائزۃ ترجمہ عطاء نے جابر رضہ سے روایت کی ہے کہ خطبے کے وقت فرمایا لوگون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرے جائز ہے یعنے نافذ ہو جاتا ہے کرنے کے بعد عن عطاء قال کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العمریٰ والرقبیٰ قلت وما الرقبیٰ قال یقول الرجل للرجل ھی لک حیاتک فان فعلتم فھی بتاتا ترجمہ عطاء سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اور رقبے کرنے سے راوی نے اپنے استاد یعنی جابر رضہ سے پوچھا رقبے کیا چیز اور کیا بات ہے اونہون نے فرمایا کوئی آدمی دوسرے شخص کو کہے یہ چیز

تیری زندگی تک تیرا وارث ہے اور تو ہی مالک ہے اسکا اسطرح دینے کو منع فرمایا پھر اگر کسی نے کسی کو اسطرح کہکر دیدیا تو وہ چیز اوسکی ہو جاتی ہے جسکو اسطرح کہا عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ ترجمہ اور ہیچکا ہے عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْطَى شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ ترجمہ عطا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے دی کوئی چیز کسی کو زندہ کر رہتے تک برت لینے کو وہ چیز اوسکی ہوگی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی ف یعنے مرنے کے بعد لینے والے کے وارثوں کی ہو جاوے گے وہ شئے لوٹا کر دینے والے کو نہ پہونچائی جاوے گے عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ أُرْقِبَ أَوْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ ترجمہ عطاء نے جابر رض سے روایت کی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبے مت کیا کرو اور عمرے کرنا چاہا نہیں پھر جس کو قبے دیا جاوے گا یا عمرے کسی چیز میں تو وہ چیز اوس کے وارثوں کی ہو جاوے گی ف یعنی پہلے اوس چیز کا مالک وہ شخص ہو جاتا ہے جسکو دیجاتی ہے اور اوس کے مرنے کے بعد اوس چیز کے مالک اوس کے وارث ہیں الغرض وہ عمرے یا قبے میں دی ہوئی چیز لٹ نہیں سکتی سدا کو لینے والے کی ملک ہو جاتی ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عمرے کرنا چاہیے اور نہ قبے کرنا اچھا ہے پھر جس کسی نے عمرے یا قبے کیا تو پھر وہ شئے اوس کی ہو گئی ہمیشہ کو مرے وہ آدمی جس کو دی ہے وہ چیز یا جیتا رہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قبے ہے اور نہ عمرے پھر جس نے کیا عمرے کسی چیز میں یا رقبے پھر وہ اوسی کا ہو گیا جیتے اور مرے جسکے لیے کیا گیا وہ عمرے اور قبے عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقْبٰى وَقَالَ مَنْ أَرْقَبَ رُقْبٰى فَهِيَ لَهُ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے کرنے سے اور فرمایا جو کوئی قبے میں دے کسی کو کوئی چیز وہ چیز اوسی کی ہو جاتی ہے جسکو دی عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ ترجمہ کئی بار اوپر گزر چکا ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوْهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَإِنَّهُ لِمَنْ أُعْمِرَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ای انصاری لوگو رکھو اپنے مال کو اپنے پاس عمرے نہ کرو اپنے مال مین پھر جو عمر سے کریگا کسی چیز مین وہ چیز دوسرے کی ہوجاویگی زندگی مین اور مرنے کے بعد عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امسکوا علیکم اموالکم ولا تعمروھا فمن اعمر شیئا حیوتہ فھو لہ بحیوتہ و بعدہ

مماتہ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگو سنبھال رکھو اپنے مالون کو اور مت عمرے کیا کرو اون مالون مین پھر جو کوئی عمر سے کریگا کسی چیز مین دوسرے کے لیے اوسکی زندگی بھر کیواسطے وہ چیز اوسی کی ہوئیگی جبتک جیتا رہے وہ اور مرنے کے بعد بھی وہ چیز اوس کی ہے ف اس کے فرمانے سے یہ غرض ہے کہ لوگ اگاہ ہوجاوین کہ عمرے ایک ہبہ اور بخشش ہے جو صحیح اور کامل طور پر زمانے ماضی مین ہوچکی اور جسکو بخشدی کی وہ اوس چیز کا مالک بھی پوری طور پر ہوگیا ہے بخشش کرنے والے کو وہ چیز پھر نہین اسکتی جب یہ بات لوگون کو معلوم کرادے اب اس کے بعد جسکا جی چاہے وہ عمرے کرے جسکا جی چاہے نہ کرے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اسواسطے جتادی ہے کہ لوگ اسکو عاریت نہ سمجھین عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرقبی لمن ارقبھا ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبے اوسکی ہی جس کے لیے رقبہ کیا گیا عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزۃ لاھلھا والرقبی جائزۃ لاھلھا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے ہوجاتا ہے اوس کے لوگون کا جسکو دیا گیا اور رقبے کے مالک بھی اوسی کے لوگ ہوتے ہین ف یعنی دینے والا اور اوس کے وارث اوس شخص سے نہین لے سکتے جیتے جی تو اوس کے قبضے مین رہیگی وہ چیز جسکو بخشش دی تھی اور اوس کے مرنے کے بعد اوس کے وارث لینے گے پھر دینے والا کیونکر لے سکتا ہے اوسکو اور یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیے عمرے تین قسم ہوتا ہے - ایک تو یہ ہے کہ دینے والا کہے مین نے یہ چیز تجھکو دی تیری زندگی تک اور تیرے مرنے کے بعد تیرے وارثون کو دی اسمین کسی کا بھی خلاف نہین سب کے نزدیک وہ شخص اور اوس کے وارث مالک ہوجاتے ہین اس چیز کے اگر اوسکا کوئی وارث نہ ہوگا تو وہ مال بیت المال مین داخل ہوجاویگا اور اگر دینے والے نے یہ کہکر دیا کہ تیری زندگی تک دیتا ہون پھر گھر تجھکو اکثر علماء کے نزدیک اسکا حکم بھی اول کی مانند ہے اور بعضون کے نزدیک اول کی مانند نہین بلکہ دینے والا پھر اس گھر کو واپس لے سکتا ہے لیکن یہ قول زیادہ معتبر نہین اور تیسری قسم یہ ہے کہ دینے والا کہے دوسرے شخص کو یعنے جسکو دیتا ہے اور بخشش کرتا ہے اوسکو یون کہکر دیوے کہ تیری زندگی بھر کے واسطے یہ گھر مین نے تجھکو دیا اور تیرے مرنے کے بعد پھر یہ گھر میرا ہوجاوے گا اور اگر مین مرگیا تو میرے وارثونکا ہوجاویگا صحیح قول یہ لوگون کا ہے کہ یہ بھی اول کے مانند ہے یعنے دینے والے

کیطرف نہین پہنچتا وہ گھر بلکہ لینے والے کا ہوگیا یا اوس کے وارثون کا ہوجاوے گا اوس کے مرنے کے بعد اور دینے والے نے زندگی کی جو شرط لگائی وہ فاسد ہی قابل اعتبار کے نہین **ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيهِ** ذکر اوس اختلاف کا جو زہری پر بیان کیا گیا ہے اس خبر مین **عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ عَقَبَهُ ترجمہ زہری نے عروہ سے اور عروہ نے جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے کیا کسی کے لیے وہ چیز اوسکی ہوگئی اور اوس کے بعد اوس کے وارثون کی ہے جو اوس کے پیچھے رہ گئے مین **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعُمْرَى لِمَنْ أَعْمَرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس کے لیے ہے جسکے لیے عمرے کیا گیا اور اوس کے پیچھلون کے لیے وارث اوس عمرے کا وہ ہے جو وارث ہوگا اوس کے مال کا اوس کے پیچھے **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعُمْرَى لِمَنْ أَعْمَرَهَا لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس کے لیے ہے جس کے لیے عمرے کیا گیا ہے اور عمرے مین جو چیز اوس کو ملی ہے اوس کے ہے اور اوس کے بعد اوس کی ہے جو وارث پہنچے گا اوس کے اور جو کوئی اوس کے مال کا وارث ہوگا وہی اوس عمرے کا بھی وارث ہے **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ** أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ وَلِمَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ مَوْرُوثَةٌ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی کسی آدمی کو عمرے مین دے کوئی چیز اوسکو اور اوسکے پیچھے رہ جانے والے کو تو وہ بخشش مین آئی ہوئی چیز اوس کے ملک ہے جسکو دی مالک نے اور پھر اوس کی ہے جو کوئی وارث ہوگا اس بخشش لینے والے کا **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ مِنْ قَوْلِهِ حَقَّهُ وَهِيَ لِمَنْ أَعْمَرَ وَلِعَقِبِهِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے مین دی اپنی چیز دوسرے آدمی کو اور اوس کے وارثون کو اوس نے اپنے بات سے اپنی حق کو مٹایا اوس کے کہنے سے وہ چیز اوس کی ہوگئی اور اوس کے پچھلون کی **عَنْ جَابِرٍ** أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَى لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عمرے کرے کسی کے لیے اور اوس کے پیچھے رہنے والون کے لیے پہنے اوس کے وارثون کے لیے البتہ اوس چیز دی ہوئی کا مالک

ہوجاتا ہے دینیوالا رجوع نہیں لوٹ سکتی وہ چیز دینے والے کی طرف اس واسطے کہ اوس نے ایسی بخشش کی ہے کہ اوس میں میراث ہوگئی ہے لینے والے کے وارثوں کے عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی انہ من اعمر رجلا عمرہ لہ ولعقبہ فانہا للذی اعطیہا لا ترجع الی الذی اعطی لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث ترجمہ جابر رض سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دیا کسی کو کچھ عمرے کے طور پر اور مالک کر دیا اوسکو اور پچھلے وارثوں کو اوس عمرے کا تو مالک ہوگیا وہ آدمی اوس چیز کا اب اوس کے وارث بمرجب اسکے مقرر کیے ہوئے حصوں کے اوس عمرے کو لیں گے اور دینے والے کو کچھ نہ ملے گا عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی من اعمر عمرا لہ ولعقبہ انہ لا یحوز للمعطی منہا شرط ولا ثنیا قال ابو سلمۃ لانہ اعطاہا عطاء وقعت فیہ المواریث فقطعت المواریث شرطہ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آدمی کے حق میں جس نے عمرے میں دی اپنی چیز دوسرے آدمی کو اور اوس آدمی کے وارثوں کو جو پیچھے رہ جاویں اوس کے مرنے کے اور وہ حکم یہ ہے آپ نے فرمایا وہ بہتر ہے لینے والے کا یہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے جو دینے والے کو نہیں مل سکتی اور دینے والے کو جائز نہیں کوئی شرط لگانا اوس میں اور نہ استثنا کرنا ابو سلمہ فرماتے ہیں وہ عطیہ اس واسطے نہیں پھر سکتا کہ اس دینے والے نے ایسی طرح بخشا اور دیا ہے کہ اوس میں لینے والے کے وارثوں کی میراث ثابت ہوگئی ہے پھر قطع کر دیا وارثوں نے اوسکی شرط کو ف یعنی اگرچہ وہ شرط لگادے کہ پھر یہ چیز میں لے سکتا ہوں مگر وہ شرط لغو ہے کیونکہ اوس نے خود کہدیا کہ یہ عمرے ہے تیری اور تیری وارثوں کے لیے عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر رجلا عمرہ لہ ولعقبہ قال قد اعطیتکہا وعقبک ما بقی منکم احد فانہا لمن اعطیہا وانہا لا ترجع الی صاحبہا من انہ اعطاہا عطاء وقعت فیہ المواریث ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے کیا کسی کے لیے اور اوس کے وارثوں کے لیے اور کہا اوس دینے والے نے دوسرے کو بخشا میں نے تجھکو وہ گھر یا اور کچھ چیز اور بخشا تیرے پچھلوں کے لیے جبتک اون میں سے کوئی باقی رہے تو یہ وہ گھر اوس کے لیے ہوگیا جسکو دیا اوس دینے والے سے اب وہ نہیں پھیر سکتا ہے دینے والے کیطرف اسواسطے کہ اوس دینے والے نے ایسا بخشش کی کہ واقع ہوگئیں اوس میں میراثیں یعنی ترکے میں وارثوں کو آگیا اب اوسکا پھیرا دینے والے کی طرف ممکن نہیں عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالعمریٰ ان یقسم الرجل لرجل الہبۃ ولعقبہ ویستثنی ان

حدثت بك حدثت ويعقبك مؤان والعقب انها لمن اعطيها وتعقبه ترجمہ جابر رض سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے باب میں اگر بخشدے کوئی شخص کسیکو کچھ چیز اور مالک کرے اوس چیز کا اوس آدمی کو اور اوس کے پیچھے رہ گیوں کو اور استثنا کرے یوں کہکر اگر تو سے پہلے اوپر کوئی حادثہ یا پچھلوں پر تیرے اوسوقت وہ چیز میری ہے اور میرے پیچھے رہ جانے والوں کی اس طرح کہکر دیوے اور شرط لگا لینے پر ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بخشش میں دی گئی چیز کا مالک ہو گیا وہ دوسرا آدمی جسکو وہ چیز بخشدی اور مالک ہو گئے اوس چیز کے اوس دوسرے آدمی کے جو وارث ہیں فنا یعنی باوجود استثنا کرنے اور شرط لگانے کے بھی اپنے فرمایا کہ مالک کو وہ چیز پھر پلٹ نہیں سکتی عن جابر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری لمن وهبت له ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس آدمی کا ہو جاتا ہے جسکو بخش کیا گیا عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری لمن وهبت له ترجمہ اوپر گزرا عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عمری فمن اعمر شیئا فهو له ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کرنا جائز نہیں لیکن جس کسی نے عمرے میں دے دی کوئی چیز بس وہ چیز اوسی کی ہو گئی جسکو دی عن ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعمر شیئا فهو له ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے کیا کسی چیز میں وہ چیز اوسی کی ہو گئی جسکو دی مالک عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن شریح قال قضی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن ابی هریرة ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن قتادة کان الحسن یقول العمری جائزة ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہ حسن کہتے تھے کہ عمرے جائز ہے یعنی جس کے لیے عمرے کیا جاتا ہے وہ چیز اوسی کی ہو جاتی ہے عن قتادة فقال الزهری انما العمری اذا حاز عقبه من بعده فاذا لم یجعل عقبه من بعده کان الذی یجعل شرطه ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہا زہری نے عمرے جب دیا جاوے کسی کو اوسکی زندگی بھر اور بعد اوس کے اوس کے وارثوں کو تو پھر وہ دینے والے کی نہ پلٹے گا اور جو اوسکی وارثوں کے لیے نہ کہے تو شرط کے موافق عمل ہوگا یعنے دینے والے کو مل سکتا ہے عن قتادة سئل عطاء بن ابی رباح فقال حدثنی جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزة قال قتادة فقال الزهری کان الخلفاء لا یقضون بها قال

عطاء قضی بہا عبد الملک بن مروان ترجمہ قتادہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے عطاء ابن ابی رباح سے
اونہون نے بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے حدیث سنائی مجھکو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرے جائز ہے ف یعنے جیسا عمرے دینے والا شرط کرے اوسی کے موافق عمل ہوگا قتادہ زہری
سے سنکر بیان کرتے ہین کہ خلفا نے اس کے موافق حکم نہین کیا یعنے ابوبکر اور عمر نے عمرے کے جواز کا
حکم نہین دیا۔ مگر عطا کہتے ہین کہ عبد الملک بن مروان نے اسکے موافق حکم دیا ف عبد الملک بن مروان
بنی امیہ مین سے ایک خلیفہ تہا اوس نے عمرے کے جائز ہونے کا فتوے دیا مگر خلفاے راشدین نے
عمرے کو ناجائز کہا اور وہی صحیح ہے عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجہا عورت
اپنے خاوند کے بے پوچھے کسی کو کچھہ دیوے اوسکا بیان ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامرأۃ عطیۃ فی مالہا
اذا ملک زوجہا عصمتہا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص پروایت بیان کرتے ہین فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز عورت کو ہبہ اور بخشش کرنا اپنے مال مین سے اوس وقت
کہ جبوقت مالک ہوگیا مرد اوسکی عصمت کا عن عبد اللہ بن عمرو عن جدہ قال لما فتح رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قام خطیبا فقال فی خطبتہ لا یجوز لامرأۃ
عطیۃ الا باذن زوجہا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی جب فتح کیا مکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہڑے ہوتے آپ خطبہ پڑہنے کو اور بیان کیا آپنے خطبے مین نہین جائز کسی عورت کو کہ بخشے
کسی کو کچھہ بے حکم اپنے خاوند کے عن عبد الرحمن بن علقمۃ الثقفی قال قدم وفد ثقیف
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہم ہدیۃ فقال اہدیۃ ام صدقۃ فان
کانت ہدیۃ فانما یبتغی بہا وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقضاء الحاجۃ وان
کان صدقۃ فانما یبتغی بہا وجہ اللہ عز وجل قالوا لا بل ہدیۃ فقبلہا منہم
وقد معہم کیما کہم ویتلونہ حتی صلی الظہر مع العصر ترجمہ عبد الرحمن ابن علقمہ
سے روایت ہے آئے ایلچی ثقیف کے اِمام ایک قبیلے کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اونکے
ساتہہ کچھہ تحفہ بھی تہا آپنے فرمایا اون سے یہ تحفہ ہے یا صدقہ یعنے خیرات ہی اگر یہہ تحفہ ہے تو اس
مین خوشنودی ہی اللہ کے رسول کی اور حاجت روائی کی چیز ہے اور اگر صدقہ یعنے خیرات ہے
تو اوس مین خوشنودی ہی اللہ عزت اور بزرگی والے کی اون ایلچیون نے یہ سنکر عرض کیا نہین
یہہ صدقہ نہین بلکہ ہدیہ اور تحفہ ہے آپ نے اوسوقت اوسکو قبول فرمایا اور میٹھے آپ اون کے پاس اور اونکے

کرنے لگے اون سے اور وہ دونوں سونگھنے لگے آپ سے یہانتک کہ پہنچی ٹھہرا اور عصر کی نماز ملا کر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدیے اور صدقے میں یہ فرق ہے جو کچھ آپنے فرمایا تعظیم ہدیہ اور تحفہ انسان کی خوشی اور اپنی اکرام روائی کے لیے ہوتا ہے اور صدقہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے دیا جاتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِیَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں چاہتا ہوں کسی کا ہدیہ اور تحفہ قبول نکروں مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا ف کیونکہ یہ لوگ ولی ہمت ہوتے ہیں ایک گنوار نے انکو ایک اونٹ تحفہ دیا آپنے اونٹ دینے جب بھی وہ ناخوش رہا تب آپنے یہ حدیث فرمائی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِیْلَ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِیَّةٌ ۞ اَلْمَرْءُ حَیْثُ یَنْزِلُ الرُّقِیُّ اَوِ الْعُمْرٰی ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک روز گوشت آپنے فرمایا کیسا ہے یہ گوشت لوگوں نے یعنے گھر والوں نے عرض کیا کہ بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا تھا یہ سنکر آپنے فرمایا صدقہ بریرہ کیواسطے تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ تمام ہوئی کتاب جو رقبی اور عمرے کے بیان میں تھی ۞

كِتَابُ الْاَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ کتاب قسموں اور نذروں کے بیان میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ یَمِیْنُ یُحْلَفُ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ کہکر قسم کھایا کرتے تھے یعنے قسم ہے مجھکو اوس کی جو دلوں کا پھیرنے والا ہے اَلْحَلْفُ بِمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ مصرف القلوب کے لفظ کی قسم کھانے کا بیان عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَتْ یَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْلِفُ بِهَا لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ ترجمہ سالم اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں تھی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ کے کلمے کے ساتھ یعنی یہ نہیں قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی ف دلوں کا پھیرنے والا اللہ ہے اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم کھانے کا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَی الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا فَنَظَرَ اِلَیْهَا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَیْهَا فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا فَنَظَرَ اِلَیْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ

ان لا یدخلها احد قال اذهب فانظر الی النار والی ما اعددت لاهلها فیها فنظر
الیها فاذا هی یرکب بعضها بعضا فرجع فقال وعزتک لا یدخلها احد فامر بها فاذا
هی قد حفت بالشهوات فرجع وقال وعزتک لقد خشیت ان لا ینجو منها احد الا
دخلها ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے
جنت کو اور آگ کو بھیجا جبرئیل علیہ السلام کو بہشت کیطرف اور فرمایا کہ دیکھ اوسکو اور دیکھ کیا کیا تیار کیا
ہے ہمنے جنت والوں کے لیے اوس مین جبرئیل علیہ السلام نے آکر دیکھا اوسکو پھر جاکر جناب باری مین
عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت کی وہ ایسی چیز ہے جو کوئی سنے کا اوسکا حال داخل ہوئے بغیر نہ رہیگا
یعنی ہر کوئی اوسی مین داخل ہوگا پھر حکم ہوا اوس کیواسطے وہ ڈھانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتون سے
پھر حکم کیا جبرئیل علیہ السلام کو اب پھر جاکر دیکھ بہشت کو اور اوس چیز کو جو جنت مین تیار کی گئی ہے جنتیون
کے لیے اوس مین پھر جاکر دیکھا جب جبرئیل علیہ السلام نے بہشت کو تو ڈھانپی ہوئے پایا اوسکو مکروہ اور ناپسند
چیزون سے ف مکروہ اور ناپسند چیزون سے مراد وہ نیک کام ہین جنکا کرنا نفس کو نہایت ناگوار اور
مشکل ہوتا ہے جبتک نفس کو مارے جنت ملنا دشوار ہے دنیادارون کو جنتیون کے کام بُرے معلوم ہوتے
ہین اور بہشتی لوگون کی وضع اور معیشت سے یہ لوگ چڑتے ہین خصوصاً اس تیرہوین صدی مین کسقدر مسلمان
پر خاستون اور کافرون کا زور ہے خدا پناہ مین رکھے ہزارون علم والے کافرون کی چال پسند کرتی ہے
ہین اور دوسرون کو بھی اپنے ساتھ لیتی لیجاتے ہین ف پھر اگر جناب باری مین عرض کی کہ قسم ہے
تیری عزت کی اب تو اوسکا بھید حال ہے کہ مجھے خوف ہوا اس بات کا شاید کوئی بھی نہ جاوے گا اوس مین اوسکے
بعد حکم ہوا جا دیکھ آگ یعنے دوزخ کو اور اوس تیاری کو جو دوزخیون کے لیے کی گئی ہے وہان آکر دیکھا
جبرئیل علیہ السلام نے چڑھی جاتی ہے ایک پر ایک ف یعنی اوس مین نہایت شدت اور حدت ہے ماری زور اور
حدت کے ایک پر ایک غالب ہوتی جاتی ہے اوسمین جانا مشکل ہے ت جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کی
قسم ہے تیری عزت کی اوس مین کوئی نہ جاوے گا پھر جناب باری کا حکم ہوا تو فوراً ڈھانپ دی گئی دل لگی
چیزون سے پھر جاکر جبرئیل علیہ السلام نے اوسکو دیکھا اور عرض کیا جناب باری مین قسم ہے تیری عزت
کی اب اوسکے حال کو دیکھکر یہ خوف ہوا مجھکو اوس مین جائے بغیر ایک بھی باقی نہ رہے گا ف کیونکہ دوزخ
مین جانے کے کام نفس کو نہایت بھلے اور لذت دار معلوم ہوتے ہین پھر ہر شخص اون کامون مین پہنچ جاتا ہے
مگر وہی شخص جسکو اللہ بچاوے اس حدیث کے بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
قسم کہائی اللہ جل جلالہ کے عزت کی تو معلوم ہوا کہ قسم جائز ہے التشدید فی الحلف بغیر اللہ

اللہ کے نام کے سوا کسی قسم کھانے پر شدت کرنیکا بیان عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من کان حالفا فلا یحلف الا باللہ وکانت قریش تحلف بآبائہا فقال لا تحلفوا بآبائکم
ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھایا کرے تو اللہ کے
نام کے سوا کی قسم نہ کھایا کرے اور قریش کی عادت تھی اپنے باپوں کے نام پر قسم کھانے کے آپ نے
منع کیا کہ باپوں کی قسم مت کھایا کرو عن ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کرتا ہے تم کو اللہ تعالے باپوں کی قسم کھانے سے حضرت قسم کھانے
میں غیر کے نام کی بندگی ہے خدا کے برابر اور غیر کے نام کی اتنی بزرگی کرنا کفر ہے اسی واسطے علما نے کہا ہے
غیر کی قسم کھانا کفر ہے الحلف بالآباء باپوں کی قسم کھانے کا بیان عن سالم عن ابیہ
انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر یقول وہو یقول لا وابی وابی فقال ان اللہ ینہاکم
ان تحلفوا بآبائکم فواللہ ما حلفت بہا بعد ذاکر اوہا ترجمہ سالم اپنے باپ سے
روایت کرتے ہیں وہ حضرت عمر سے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے ایک بار وابی وابی کا کلمہ بغیر
باپ کی قسم مجھکو باپ نے اون کو فرمایا اللہ منع کرتا ہے تم کو باپ کی قسم کھانے سے
حضرت عمر کہتے ہیں اللہ کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد میں نے پھر کبھی باپ کی قسم نہیں کھائی نہ اپنے
کسی اور سے نقل کر کے عن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ینہاکم
ان تحلفوا بآبائکم قال عمر فواللہ ما حلفت بہا بعد ذاکرا ناہا ترجمہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپوں
کی قسم کھانے سے حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی جب سے میں نے یہ سنا تو پھر میں نے قسم نہیں کھائی باپوں
کی نہ اپنی طرف سے نہ اور کسی کی بات نقل کر کے عن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم قال عمر فواللہ ما حلفت بہا بعد ذاکرا انی
ذاکرہا ترجمہ اوپر گزرا الحلف بالآباء ماؤں کی قسم کھانے کا بیان عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا بآبائکم ولا بامہاتکم
ولا باہ ان اللہ ولا تحلفوا الا باللہ ولا تحلفوا الا وانتم صادقون ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم نہ کھایا کرو باپوں کی اور ماؤں کی اور شکوں
کی سچے جھوٹوں کی اور اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھایا کرو اور اللہ کی قسم بھی کھاؤ تو سچی کھایا کرو

بملت سوے الاسلام اسلام کے سوا اور کسی ملت اور دین کی قسم کھانے کے بیان مین

عن ثابت بن الضحاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ سوی الاسلام کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا فلن یعود الی الاسلام سالما ترجمہ ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھاوے کسی ملت اور دین کی سوائے دین اسلام کے جھوٹی قسم وہ آدمی ویسا ہی ہوگا جیسے قسم کھائی اوس نے ف مثلاً کسی نے کہا اگر مین یہہ کام نہ کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سے یا قرآن سے نعوذ باللہ اور جھوٹھا گیا اپنے قسم مین بعنی جس کام پر اوس نے قسم کھائی تھی وہ کام بھی نہ کیا تو وہ اپنے کہے کے موافق ہوگیا وہی جو اوس نے کہا تھا اور جسنے مار ڈالی اپنی جان کسی چیز سے عذاب کریگا اللہ تعالے اوسکو اوسی چیز سے جسے اوس نے اپنے تئین مار ڈالا تھا دوزخ مین ڈالکر ف جیسا کسی نے اپنے تئین ہلاک کیا چھرے سے تو عذاب کیا جاویگا اوسکو قیامت کے دن اوسی چھری سے اسطور پر کہ وہی جاوے گی اوس کے ہاتھ مین وہ چھرے اور کاٹے گا اپنے تئین ہمیشہ جبتک خدائے تعالے چاہے ف اور بیان کیا قتیبہ نے جو استاد ہین مصنف کے اپنے حدیث مین لفظ متعمدا کا یعنے کاذبا کی جگہہ اور معنے متعمدا کے قصد اور جان کر خلاف کیا اپنے قسم کا اور یزید جو دوسری استاد ہین مصنف کے اسی حدیث کی سند مین اونکی روایت مین کاذبا کا لفظ ہے یعنے اسلام کے سوا کی قسم کھائی اور پھر جھوٹا ہوگیا اپنی قسم مین تو وہی ہوجاویگا جو جس نے اپنے کو ٹھہرایا تھا علما نے کہا ہے کہ یہہ بر طریق تہدید کے ہے کافر نہ ہوگا بلکہ جھوٹا ہونے کا کفارہ دیوے

عن ثابت بن الضحاک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف بملۃ سوی الاسلام کاذبا فھو کما قال ترجمہ ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھاوے کسی دین اور ملت کے سوائے اسلام کے اور جھوٹھا ہو اوس قسم مین پھر وہ وہی ہے جو اوس نے اپنے تئین ٹھہرایا

باب النہی عن الحلف بالبراءۃ من الاسلام قسم کھانا اسلام سے بیزار ہونے کے

عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال انی بریء من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا قلن یعود الی الاسلام سالما ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے مین بری ہون اسلام سے اگر وہ جھوٹھا ہے تو ویسا ہی ہے جیسا اوس نے اپنے تئین ٹھہرایا اور اگر وہ سچا ہے پھر بھی نہ پھریگا اسلام کیطرف سلامت ف بیشک گناہ سے تب بھی قابل نہین کیونکہ

بیزار ہونا اسلام سے اپنے زبان سے قبول کیا **باب الحلف بالکعبۃ** کعبہ کے قسم کھانے
کا بیان **عن** امرأۃ من جہینۃ انہا سمعت یہودیا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تشرکون
وانکم تشرکون تقولون ما شاء اللہ وشئت وتقولون والکعبۃ فامرہم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارادوا ان یحلفوا ان یقولوا ورب الکعبۃ ویقول احدہم ما شاء
اللہ ثم شئت ترجمہ ایک عورت جہینہ کے قبیلے کی روایت کرتی ہے آیا ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہنے لگا تم اللہ کے لیے شریک ٹھہراتے ہو اور تم شرک کرتے ہو اور کہتے ہو تم ماشاء اللہ وشئت یعنی
جو چاہے اللہ اور چاہو تم اور کہتے ہو تم لوگ والکعبۃ یعنے قسم ہے کعبے کی پھر حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
لوگوں کو جس وقت تم ارادہ کرو قسم کھانے کا تو ورب الکعبۃ کہا کرو یعنے قسم ہے کعبے کے رب کی اور اگر کوئی
کہنا چاہے ماشاء اللہ تو اوس کے بعد ثم شئت کہا کرے وشئت نکہا کرے **ف** کوئی شخص ہو اچھی بات
کہے تو قبول کرنا چاہیے اوس یہودی کا کہا سننا اپنے اور لوگوں کو حکم کر دیا والکعبۃ کے جگہ ورب الکعبۃ کہا
کریں اسکے معنے یوں ہوئے یعنے قسم ہے کعبے کے خدا کی اب وہ لفظ درست ہو گیا اور ماشاء اللہ وشئت کہا
کرتے تھے اسکے معنے وہ بات کہ اللہ چاہے اور تم چاہو اس کلمہ میں ذرا سوء ادب تھا آپنے اتنا سوء ادب
بھی گوارا نہ کیا اور فرمایا کہ ماشاء اللہ ثم شئت کہا کرو وہ بات جو چاہے اللہ تعالے اور اوس کے بعد تیرا چاہنا
بھی ہو **باب الحلف بالطواغیت** ہر دو گون یعنے بہت سے معبودوں کے قسم کھانے کے بیان میں
عن عبد الرحمن بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحلفوا بآبائکم ولا
بالطواغیت ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مت قسمیں کھایا کرو
باپوں کی اپنے اور نہ جھوٹے معبودوں کی **باب الحلف باللات** لات کی قسم کھانے کا بیان **عن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف منکم فقال باللات فلیقل
لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھاوے لات کی نام تہا ایک بت کا اوسکو چاہیے کہے
لا الہ الا اللہ اور جو کوئی کہے اپنے ساتھ والے کو آؤ جوا کھیلیں گے اوسکو چاہیے کہ کچھ صدقہ کرے
باب الحلف باللات والعزی لات اور عزے کی قسم کھانے کا بیان **عن** مصعب بن سعد
عن ابیہ قال کنا حدیثی عہد بالجاہلیۃ فحلفت باللات والعزی
فقال لی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما قلت اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبرہ فانا لا ندری الا قد کفرت فاتیتہ فاخبرتہ فقال قل لا الہ الا اللہ وحدہ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَانْفُلْ عَنْ شِمَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تَقُصَّ لَهُ

ترجمہ مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے بیان کیا اون کے باپ نے ہم باتین کر رہے تھے لوگون مین اور اون دنون مین نیا نیا مسلمان ہوا تھا میرے مُنہ سے نکلگیا باللّٰت والعزّی یعنے قسم ہے لات اور عزی کی مجھکو ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے کہا بری بات کہی تو نے آچل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر کہین یہہ بات اور کہا اوس نے ہمارے نزدیک تو تو نے کفر کی بات کہی مصعب کے باپ کہتے ہین ہم گئے آپکے پاس اور بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حال آپ نے فرمایا تو لا الٰہ الا اللہ وحدہ تین بار کہہ لے اور اعوذ باللہ پڑہ ف یعنے اس گناہ کا یہی کفارہ ہے اور بہولے کر مُنہہ سے نکلجاوے تو اوس سے آدمی کافر نہین ہوتا لیکن بُرا کلمہ ہے ت اور فرمایا کہ تین بار اعوذ باللہ من الشیطان جب پڑہ چکے تو تین بار بائین طرف تہوک دی اور پھر کبھی ایسے قسم نکہائیو عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابِيْ بِئْسَ مَا قُلْتَ ثُلْتَ جُهْرًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ قُلْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَانْفُثْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے اون کے باپ نے بیان کیا کہ مین نے قسم کہائی لات اور عزی کے میرے ساتھ والے نے سنکر کہا بُری بات کہی تو نے اور فحش کلام ہے پھر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا مین نے یہ حال آپ کے روبرو آپ نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علے کل شے قدیر پڑہ کر تہوک اپنے بائین طرف تین بار اور اعوذ باللہ من الشیطان پڑہ اور پھر ایسا نکریو یعنے ایسے قسم نکہانا اور لا الٰہ الا اللہ کے معنے یہ ہین یعنی نہین کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے جو یکتا ہے اور اوسکو جوڑ کا کوئی نہین اوسی کی بادشاہت ہے سب جگہہ اور اوسی کو تعریف اور خوبی ہے ہمیشہ اور وہ ہر چیز پر قدرت اور حکومت رکھتا ہے **اِبْرَارُ الْقَسَمِ** قسمون کے پورا کرنے کے بیان مین عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا۔ اول تو اون مین سے پیچھے جانا جنازون کے اور بیمار کو پوچھنے کو جانا۔ اور چھینک کا جواب دینا یعنے جب چھینک نے والا الحمد للہ کہے اوسوقت یرحمک اللہ کہنا یعنی رحم کرے اللہ تعالے تیرے پر اور دعوت اگر کوئی قبول کرنا اور جسپر ظلم ہوا ہو اوسکی مدد کرنا بسطر سے بن آوے اور

قسمون کو سچا کرنا اور سلام کا جواب دینا مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا اَشْفٰى

کسی بے قسم کہائی کسی چیز کے کرنے پر یا نہ کرنے پر بعد قسم کے اوسی کو خوب اور بہتر پایا تو کیا کرے وہ آدمی حسن

اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَی الْاَرْضِ یَمِیْنٌ اَحْلِفُ عَلَیْهَا فَاَرٰی غَیْرَهَا خَیْرًا

مِنْهَا اِلَّا اَتَیْتُہٗ ترجمہ ابو موسے رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی قسم روی

زمین پر ایسی نہیں ہے اگر میں قسم کہاؤں اوسپر پھر بہتر جانوں میں اس کے سوا کو تو وہی کام کروں میں جو

بہتر ہے ف یعنی قسم کا کفارہ دیکر وہ کام کروں تاکہ اچھی بات سے انکار کرنا لازم نہ آوے اَلْکَفَّارَۃُ

قَبْلَ الْحِنْثِ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ اَتَیْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ نَسْتَحْمِلُہٗ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا

اَحْمِلُکُمْ وَمَا عِنْدِیْ مَا اَحْمِلُکُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰہُ فَاُتِیَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ

فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا یُبَارِکُ اللّٰہُ لَنَا اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُہٗ

فَحَلَفَ لَا یَحْمِلُنَا قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَّرْنَاہُ ذٰلِکَ لَہٗ

فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُکُمْ بَلِ اللّٰہُ حَمَلَکُمْ اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَهَا

خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ترجمہ ابو موسے اشعری سے

روایت ہے آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یعنے اکیلا نہیں بلکہ اپنی قوم کی جماعت میں ملکر

آیا تھا اور آئے تھے ہم سب اس غرض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگیں آپ نے

ہم لوگوں کو فرمایا واللہ میں تم کو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری کی چیز تمہارے لیے نہیں

ابو موسے فرماتے ہیں ہم ٹھہرے ہے جتنی دیر اللہ نے چاہا اتنی میں آئے کچھ اونٹ پھر حکم ہوا ہمارے

لیے تین اونٹ دینے کا جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو لوگ آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ ہے سواری میں ہم

کو مبارک نہ ہوں گے کیونکہ جب ہم نے آپ کے پاس آکر سواری مانگی آپنے قسم کہائی اور فرمایا کہ تم کو سواری

نہ دونگا پھر ابو موسے رض فرماتے ہیں ہم آئے آپ کے پاس اور تذکرہ کیا آپ سے اوس بات کا جو ہم نے آپس

میں کہی تھی آپنے فرمایا میں تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالے نے دی ہے اور فرمایا میں جو بات اللہ کی

قسم میں جو قسم کہاتا ہوں اور پھر بہتر دیکھتا ہوں اوس کے غیر کو اوس سے تو کفارہ دیدیتا ہوں اپنی قسم کا اور

کرتا ہوں وہ کام جو بہتر ہوتا ہے اوس قسم سے ف پہلے کفارہ دینا اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے فرمایا میں

کفارہ دیتا ہوں اور پھر اوس کام کیطرف آتا ہوں جسکو بہتر جانتا ہوں عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ

عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا

مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے
انہوں نے دادا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر پھر دیکھے اوس کے غیر میں بہتری
اول کفارہ دیوے اپنی قسم کا پھر رجوع کرے اوسکام کیطرف جو بہتر نظر آیا ہے اوسکو اوس چیز سے جسپر قسم کھائی تھی
ف یعنی اپنے قسم پر نہ اڑا رہے بلکہ قسم کو توڑ ڈالے اور اوسکا کفارہ دے کر وہ کام کرے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا
مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَنْظُرِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَلْيَأْتِهِ ترجمہ عبدالرحمان بن سمرہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھاوے تم میں سے کسی بات پر پھر دیکھے اوس کے خلاف میں
بھلائی تو چاہیے کہ کفارہ دیوے اپنے قسم کا اور نظر کرے اوس کو جو بہتر ہے اوس سے اور آوے اوس کام کی
طرف جو بہتر ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ
عَلَى يَمِينٍ فَتَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ عبدالرحمان بن سمرہ رض سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو جب تو قسم کھاوے کسی چیز پر پہلے کفارہ دے اپنی قسم کا پھر کر اوس
کام کو جو بہتر ہو اوس چیز سے جسپر تو نے قسم کھائی تھی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ
وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ اوپر گزرا **الکفارۃ بعد الحنث** قسم توڑنے
کے بعد کفارہ دینے کا بیان عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ
ترجمہ عدی بن حاتم رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کرے کسی
چیز پر پھر دیکھے اوس کے غیر میں بھلائی اول کرے اوس کام کو جو بہتر ہے اور پھر کفارہ دیوے اپنے
قسم کا عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْ يَمِينَهُ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْهَا ترجمہ اوپر گزرا
عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ عدی بن حاتم رض سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کرے کسی بات پر پھر دیکھے اوس کے سوا
بہتری تو کرے اوسی کام کو جو بہتر ہے اور توڑ دے اپنی قسم کو عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْأَحْوَصِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِي أَتَيْتُهُ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يُضِيفُنِي

لَمْ يَحْتَجْ إِلَى أَنْ يَأْتِيَنِي فَيَسْأَلَنِي وَقَدْ حَلَفْتُ أَلَّا أُعْطِيَهُ وَلَا يَصْلُحُ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِي ترجمہ ابی زعراء اپنے چچا سے الاحوص سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا وہ ہون نے میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا آپ سے یا رسول اللہ میرے چچا کے بیٹے کی بات دیکھی آپنے میں اوس کے پاس اگر کچھ مانگتا ہون تو نہین دیتا مجھکو اور رشتہ داری کا بھی برتاؤ نہین برتتا ف یعنی جیسا بھائیون کو بھائیون سے سلوک کرنا چاہیے میرے ساتھ نہین کرتا ف اور اوسکو کچھ کام پڑتا ہے تو میرے پاس اگر مانگتا ہے اس سبب سے میں نے بھی قسم کہائی کہ میں بھی اوسکو کچھ نہ دونگا اور قرابت کا بھی لحاظ نہ کرونگا آپنے حکم کیا مجھکو کہ تو وہ کام کر جس میں بہلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلَيْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قسم اور عہد کرے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو اوس کے غیر میں بھلائی تو آ بھلائی اوس کام کیطرف جس میں بھلائی ہے اور کفارہ دیدے اپنی قسم کا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ خَيْرَهَا غَيْرَهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ترجمہ اوپر گزرا **الْيَمِينُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ** جس چیز کا آدمی مالک نہین اوس کی قسم کہانے کے بیان مین عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا قَطِيعَةِ رَحِمٍ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے ادنہون نے سنا اپنے باپ سے ادنہون نے دادا سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نذر اور قسم اوس چیز کی نہین ہو سکتی جسکا آدمی مالک نہین اور گناہ کی بات اور قطع رحمی مین بھی قسم نہین ہو سکتی ف غیر ملک مین نذر کرنا مثلاً کوئی کہے اگر اچھی ہو جاوے میرے بیماری تو فلانے کا جو غلام ہے اوسکو آزاد کرونگا قطع رحم یعنے کسی نے قسم کہائی کہ مین اپنے بھائی یا بھتیجے سے سلوک نہ کرونگا تو اس قسم کو توڑ دینا چاہیے اور اوسکا کفارہ بھی ادا کرنا چاہیے **حَلَفَ وَاسْتَثْنَى** جو کوئی قسم کہانیکے بعد شا اللہ کہدیوے اوسکا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ وَاسْتَثْنَى فَإِنْ شَاءَ مَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حِنْثٍ

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھا کر ان شاء اللہ کہے تو گر پوری کرنی یا نہ کرے کفارہ نہ ہوگا ف لیکن انشاء اللہ کہنا اسطرح پر کہ قسم کے ساتھ سمجھا دے اور اگر بہت دیر ہو گئی

تو معتبر ہیں النیۃ فی الیمین قسم میں نیت کرنے کا اعتبار ہے عن عمر بن الخطاب رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ ترجمہ عمر بن خطاب رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام ہو اوس میں نیت کا اعتبار ہے اور آدمی کو وہی چیز ملے گی جو اوس نے نیت کی ہوگی جب یہ بات معلوم ہوئی تو جو کوئی ہجرت کرے اللہ اور اوس کے رسول کیطرف تو وہ ہجرت اپنے گھر و تعلق کو چھوڑنا اللہ کیواسطے ہوگا اور جو کوئی ہجرت کرے دنیا کے لیے یعنی اس خیال سے کہ ہجرت کرونگا تو مال ہاتھ آوے گا یا عورت کے لیے کہ اوس سے نکاح کرونگا تو اوس کی ہجرت انہی چیزوں کیطرف ہوگی یعنی عورت اور دنیا کے ثواب اوسکو کچھ ملنے والا نہیں (ہر کار خیر میں خالص نیت کا ہونا ضرور ہے

ایسا ہی قسم میں بھی نیت معتبر ہے کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے تحریم ما احل اللہ عزوجل حرام کر لینا اپنے اوپر اوس چیز کو جسکو اللہ تعالے نے حلال کیا ہے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمکث عند زینب بنت جحش فیشرب عندہا عسلا فتواصیت انا وحفصۃ ان ایتنا دخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلتقل انی اجد منک ریح مغافیر اکلت مغافیر فدخل علی احدہما فقالت ذلک لہ فقال کلا بل شربت عسلا عند زینب بنت جحش ولن اعود لہ فنزلت یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الی ان تتوبا الی اللہ عائشۃ وحفصۃ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا لقولہ بل شربت عسلا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس اور اون کے گھر ٹھہرا کرتے تھے کچھ دیر ایک روز آپنے اون کے پاس شہد پیا میں نے اور حفصہ نے آپس میں صلاح کی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے کسی کے پاس آویں تو یوں کہنا چاہیے کہ آپ نے مغافیر یعنی گوند کی بو آتی ہے کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے اس صلاح کرنے کے بعد آئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں بی بیوں میں سے کسی کے پاس وہی بات کہی اوس بی بی نے آپ کے روبرو آپ سے اوسکو جواب دیا میں نے مغافیر تو نہیں کھایا البتہ شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور فرمایا پھر دوبارہ نہ پیئوں گا اوس شخص کو خبر نہ ہو یہ آیت یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الی ان تتوبا تک یعنی اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال

کیا اللہ نے تجھ پر چاہتا ہے رضامندی اپنی عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ٹھہرا دیا اللہ نے تمکو
کھول ڈالنا اپنی قسموں کا اور اللہ صاحب ہے تمہارا وہی ہے سب جاننا حکمت والا اور جب چھپا کر کہے نبی نے
اپنی کسی عورت سے ایکبات پھر جب اوسنے خبر کر دی اوسکی اور اللہ نے جتا دیا نبی کو جتا دیا نبی نے اوسمیں
سے کچھ اور ٹال دے کچھ پھر جب وہ جتایا عورت کو بولے تجھکو کس نے بتایا کہا مجھکو بتایا اوس خبر والے
واقف نے اگر تم دونو توبہ کرتیان تو جھک پڑے ہیں دل تمہارے ف حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف
کر دی یا ایک بی بی کے ہاں سے شہد پینا موقوف کر دیا خاطر سے اور بیبیوں کی اوسپر اللہ تعالی نے یہہ فرمایا (
یعنی اے نبی کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر آخر تک آیت کے) اور قسم کا کھولنا کفارہ دیوے
یعنی یہہ جو اللہ تعالے نے فرمایا تم کو ٹھہرا دیا اللہ نے کھولنا اپنی قسموں کا (تو کھولنا قسم کا یہہ کہ کفارہ دی
اپنی قسم کا۔ اور اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہہ مجھپر حرام ہے تو قسم ہوگئی کفارہ دیوے تو اوسکو کام میں لاوے
کہانا ہو یا کپڑا یا لونڈی) یعنے کفارہ میں کہانا یا کپڑا یا لونڈی کوئی سے چیز دیوے تو جائز ہے (یہہ فایدہ شاہ
عبدالقادر کا ہے لیکن اس میں کچھ زیادتی بہے کی گئی ہے اور جہان جہان زیادتی کی ہے وہان بہے)
نشان کر دیا ہے اور جس فایدے سے آگے کی آیت کا مطلب کھلتا ہے وہ یہہ ہے ف بعضے کہتے ہیں
اوس حرام کا موقوف کرنا حضرت حفصہ کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اوس کے ساتھ کچھ اور بھی تھا پھر
اونہوں نے حضرت عائشہ کو خبر کر دی کہ دونوں باتوں میں مطلب تھا دونوں کا) یعنے چھپا کر جو بات کہی تھی
نبی صلے نے اپنی کسی عورت سے وہ یہی بات تھی جو فائدے میں بیان ہوئی اور جب حضرت حفصہ نے اس کی خبر
دی حضرت عائشہ کے پاس (پھر وحی سے معلوم کر کر حضرت نے بی بی حفصہ کو الزام دیا حرم کی بات کا اور
دوسری بات ذکر میں نہ لائے) جب اوس نے یعنے حضرت حفصہ نے باوجود منع کرنے کے اسبات کی خبر
عائشہ رضہ تک پہونچا دی) اللہ نے جتا دیا نبی کو کہ حفصہ نے ذکر کر دیا اوس بات کا جس سے اوسکو منع کیا تھا تم
نے اندونوں فائدوں سے آیت کا مطلب ظاہر ہوتا ہے اسواسطے اتنی طوالت کی ہے ف راوی بیان کرتا
ہے آیت میں دونوں کے توبہ کرنے کا جو ذکر آیا ہے اون سے مراد عائشہ رضہ اور حفصہ رضہ ہیں اور آیت میں
یہہ جو فرمایا کہ جب چھپا کر کہے نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات اس جیسی بات سے مَا لَمْ يَبْتُ حَسَلًا
کہنا مراد ہے یعنے میں نے اور کچھ نہیں پیا سوا شہد کے ف یہان حدیث میں ایک چیز کا ذکر کیا ہے
اور فائدے میں دونوں باتیں بیان کے گئے ہیں یعنی شہد اور حرم کا حرام کرنا دونوں میں سے ایک بات
بیوی سے فرمائی تھی آپنے إِذَا حَلَفَ لَا يَأْتَدِمُ فَأُكِلَ خُبْزًا بِخَلٍّ اگر کسی نے
قسم کہائی کہ میں سالن کے ساتھ روٹی نہ کھاؤنگا اور کہائی روٹی سرکے کے ساتھ تو کیا حکم ہے اوسکا عَنْ

جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ فَأُتِيَ بِفَالُوذَجٍ فَأَكَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا فَنِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے داخل ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر میں آپکے وہاں دیکھا تو فلق یعنے روٹی کا ٹکڑا اور سرکہ موجود تھا آپنے فرمایا کہا تو کیونکہ سرکہ اچھا سالن ہے ف سرکے کو سالن فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سالن کے ساتھ کھانا کھانے کی قسم کھالیوے اور پھر سرکے کے ساتھ کھاوے اوسکی قسم ٹوٹ جاوے گی **فِي الْحَلِفِ وَالْكَذِبِ لِمَنْ لَمْ يَتَعَقَّدِ الْيَمِينَ بِقَلْبِهِ** جو شخص دل سے قسم نہ کھاوے بلکہ زبان سے کہے تو اوسکا کیا کفارہ ہے **عَنْ قَيْسِ** بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبِيعُ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنْ اسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے ہم کو لوگ سماسرہ یعنے دلال کہا کرتی تھے ایکبار ہم کو پھر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ہمارا نام اس نام سے بہتر لیکر ای سوداگرو بیچنے میں قسم بہت کھانے کا اتفاق ہوتا ہے اور جھوٹ بولنے کا (گو دل سے نہ بولو) تو ملا دیا کرو اپنی خرید و فروخت میں صدقہ کو (یعنی کچھ دیدیا کرو تو یہ گناہ مٹ جاویگا) **عَنْ** قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ بِالْبَقِيعِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ هٰذَا اسْمِنَا فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنْ اسْمِنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے بیچتے تھے ہم بقیع میں نام ہے جگہہ کا مدینہ طیبہ میں (باقی ترجمہ اوپر گزرا) **فِي الْحَلِفِ وَالْكَذِبِ** بیہودہ اور جھوٹھ بیپار کے وقت اگر زبان سے نکلے تو کیا کفارہ ہے **عَنْ** قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي السُّوقِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا السُّوقَ يَحْلِفُ فِيهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهَا بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے آئے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بازار میں تھے آپنے فرمایا ہم کو یہہ بازار ہے اسمیں بیہودی اور جھوٹھ باتیں بھی ہوتے ہیں ملا دو تم اوس میں صدقے کو **عَنْ** قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأَوْسَاقَ وَنُبَايِعُهَا وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ وَنُسَمِّيهَا النَّاسُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي سَمَّيْنَا أَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے تھے ہم مدینہ طیبہ میں اور خرید و فروخت کرتے تھے ہم اوساق یعنے وسقوں کھجور وغیرہ کے اور ہم اپنے تئیں سماسرہ کہتے تھے اور لوگ بھی ہم کو سماسرہ (یعنے دلال) کہا کرتے تھے گھر سے روانہ ہوئے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ایک روز اور نام لیا ہمارا ایسے نام کے ساتھ جو بہتر نہیں اس نام سے جو ہم نے اپنے لیے کہا تھا اور بہتر تھا اوس سے ہو لوگ ہم کو کہہ کر بلاتے تھے اور فرمایا یا معشر التجار کہہ کر یعنی اے سوداگری کرنیوالے لوگو تمہارے سوداگری اور تجارت میں جھوٹ اور قسمیں بھی ہوتے ہیں تمہاری لئے ضرور ہے صدقے کا تو اوس تجارت میں ف یعنی جو نفع حاصل ہو اوس میں سے صدقہ دیتے رہنا تاکہ جھوٹ اور لغو کا کفارہ ہو جاوے

النہی عن النذر

نذر اور منت ماننے کی ممانعت کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَاْتِیْ بِخَیْرٍ وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور منت ماننے سے اور فرمایا نذر سے انسان کی کچھ بھلائی اور بہتری نہیں ہوتی۔ بلکہ نذر اس لیے ہے کہ بخیل کے ہاتھ سے کچھ نکلے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منت ماننے سے اور فرمایا وہ نذر نہیں رد کرتے کسی چیز کو نذر فقط اس لیے ہے کہ بخیل کے مال میں سے کچھ خرچ کرایا جاوے ف نذر ماننے سے شاید اس واسطے منع کیا ہے کہ منت ماننے والا خدا سے گویا ایک شرط کرتا ہے اور کہتا ہے اگر خدا تعالے میری بیماری اچھی کر دیگا تو میں اتنا صدقہ کرونگا اس کے نام سے اور اگر ایسا نہ کرے گا تو نہیں اور ایسا عقیدہ بخیل کا بھی ہو سکتا ہے تو گویا نذر بخیل کے حق میں اوس کے مال کے خرچ کرانے کے لیے ہوئے ہے اور سخی صدقہ دینے والے کو نذر ماننے کی کیا حاجت ہے وہ بے نذر کے بھی خرچ کرتا ہے نذر ماننا گویا اپنے کو بخیل کہلانا ہے سخی کے حق میں نذر کرنا مکروہ ہے اور بخیل کے لیے خدا کیطرف سے جرمانے کے طور پر ہے منت ماننے والے کو چاہیے جس چیز کے دینے کا خدا سے اقرار کیا ہے اوس چیز کو اپنی اوپر واجب جانے کام ہو یا نہ ہو تاکہ بخیلی کے صفت سے پاک ہو جاوے اور صدقہ اللہ تعالے کی رضا کے لیے ہو جاوے بعضوں نے کہا کہ اس حدیث سے نذر کی ممانعت منظور نہیں ہے بلکہ غرض یہ ہے کہ لوگ نذر خالص خدا کے لیے کریں نہ اپنی غرض کے واسطے جیسے بخیل لوگوں کی عادت ہوتی ہے

النذر لا یقدم شیئا ولا یؤخر

نذر آگے کی چیز کو پیچھے نہیں کرتی اور پیچھے کی چیز کو آگے نہیں کرتی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّذْرُ لَا یُقَدِّمُ شَیْئًا وَلَا یُؤَخِّرُ اِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کسی چیز کو آگے اور پیچھے نہیں کر سکتی نذر بخیل کا مال خرچ کرانے کے لیے ہی ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَاْتِیْ النَّذْرُ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ شَیْئًا لَمْ یَکُنْ قَدَّرْنَاہُ عَلَیْہِ وَلٰکِنَّہٗ شَیْءٌ تَسْتَخْرِجُ بِہِ مِنَ الْبَخِیْلِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں لاتی انسان کے

لیے کوئی چیز اور نہیں مالک کرتی آدمی کو کسی شے کا جو اوس کے تقدیر مین نہین لیکن نذر ایک چیز ہے جو خرچ کراتی
ہی مال بخیل کا **النذر یستخرج به من البخیل** نذر اس لیے ہے کہ خرچ کرایا جاوے اس سے
مال بخیل کا **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تنذروا فان النذر لا یغنی
من القدر شیئا وانما یستخرج به من البخیل ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مت منت مانا کرو کیونکہ نذر اور منت تقدیر کے لکھے مین کچھ کام نہین دیتی جو ہونے والے ہا
ہی اوسکو نہین روکتی وہ تو اس لیے ہے کہ بخیل سے کچھ خرچ کرادے **النذر فی الطاعة** کسی عبادت
کے لیے نذر ماننے کا بیان **عن** عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من نذر ان یطیع
الله فلیطعه ومن نذر ان یعصی الله فلا یعصه ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر مانے کہ فرمانبرداری کرونگا اللہ تعالے کی تو چاہیے کہ وہ فرمانبرداری
کرے اوسکی اور جو کوئی نذر مانے کہ مین نافرمانی کرونگا اللہ تعالے کی تو چاہیے اوسکو کہ نافرمانی
نہ کرے اوسکی ف اللہ کی فرمانبرداری کرے یعنے پورا کرے نذر کو اور نافرمانی اور بے حکمی نہ کرے یعنے
نافرمانی کا کام نہ کرے اور قسم کو توڑ ڈالے اوسکا کفارہ دیدیوے **النذر فی المعصیة**
گناہ کے کام مین نذر کرنیکا بیان **عن** عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
من نذر ان یطیع الله فلیطعه ومن نذر ان یعصی الله فلا یعصه ترجمہ حضرت عائشہ رضی
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر کرے اللہ تعالی کی فرمانبرداری اور اطاعت کی
تو چاہیے اوسکو اطاعت کرے خدا تعالے کی اور جو شخص نذر مانے سبات کی کہ گناہ کرے اللہ تعالے کا
اور نافرمانی کرے اوسکی اوسکو یہ بات ضرور ہی کہ باز آوے نافرمانی کے کام سے اور نہ کرے نذر مانے ہوئی کو۔
عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من نذر ان یطیع الله فلیطعه
ومن نذر ان یعصی الله فلا یعصه ترجمہ اوپر گزرا **الوفاء بالنذر** نذر کے پورا کرنے کا بیان
عن عمران بن حصین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خیرکم قرنی
ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم انهم یجیئ بعدهم اقوام یشهدون ولا یستشهدون
ویخونون ولا یؤتمنون ویظهر فیهم السمن ترجمہ عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون سے بہتر وہ لوگ ہین جو میرے زمانے مین ہین پھر اوس کے بعد وہ لوگ
ہین جو قریب ہین میرے زمانے کے اور پھر جو قریب ہونگے اوس زمانے کے یعنے تیسرے زمانے کے لوگ جو

قریب ہین اوس دوسرے زمانے کے ف یعنی بھی زمانے بہتر ہین ایک زمانہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرا زمانہ اوس کے بعد کا اور تیسرا زمانہ اوس دوسرے کے بعد کا ثم پھر راوی بیان کرتا ہے کہ مجھے یاد نہین رہا دو بار فرمایا آپنے یا تین بار یعنی ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ کا کلمہ دو بار فرمایا تہا یا تین بار پہر ذکر کیا اون لوگون کا جو خیانت کیا کرتے ہین اور امانت داری نہین کرتے اور گواہی دیتے ہین اور گواہی کو بلائے نہین جاتے اور نذر کرتے ہین لیکن نذر کو پوری نہین کرتے اور ظاہر ہوگا اون مین سمن یعنے موٹا پا خوب کہا کہا کر

ف اس سے معلوم ہوا کہ نذر ماننے کے بعد اوسکا پورا کرنا واجب ہے النَّذْرُ فِيمَا لَا يُرَادُ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ بیان اوس نذر کا جس مین اللہ تعالے کی رضامندی کا ارادہ نہ کیا جاوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُودُ رَجُلًا فِي قِرَانٍ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذَرَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے نکلے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے نزدیک سے کہ کہینچتا تہا وہ شخص دوسرے آدمی کو رسی مین باندہ کر کے اوس کے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور کاٹ ڈالا اوسکو یعنے اوس چیز کو جس سے اوسکو کہینچتا تہا عرض کیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوس نے نذر مانی تہی اسی طرح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ مِنْ أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَإِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ بِإِنْسَانٍ أَحْسِبُ لَهُ أَنَّهُ خَيْطٌ أَوْ شَيْءٌ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِكَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کعبے کا طواف کرتے ہوئے دیکہا ایسی طرح پر کہینچ رہا تہا اوسکو دوسرا آدمی اونٹ کی نکیل سے باندہ کر تو کاٹ ڈالا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنے ہاتہہ مبارک سے اور حکم کیا اوس کو کہ اسکا ہاتہ پکڑ کر کہینچ اور ابن جریج کی دوسری روایت مین یون ہے کہ روایت کیا ابن عباس رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اوس شخص کے نزدیک سے اور وہ طواف کر رہا تہا کعبے کا اور ایک آدمی نے باندہ دیئے تہے ہاتہ اوس کے دوسرے آدمی کے ساتہہ اور جس چیز سے ہاتہہ باندہے ہوئے تہے وہ تسمہ تہا یا ڈورا تہا یا کوئی اور چیز تہی پہر کاٹ ڈالی وہ چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اور فرمایا اوس کہینچنے والے کو کہ اوسکا ہاتہ پکڑ کر کہینچ النَّذْرُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ نذر کرنا اوس چیز کی جو اپنی ملک اور قبضے مین نہو عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز نذر کرنا اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے چیز میں اور نہیں جائز اوس چیز میں جسکا مالک نہیں آدمی

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ترجمہ ثابت بن ضحاک رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھاوے کسی ملت کی سوائے ملت اسلام کے اور جھوٹھا ہووے اپنی قسم میں تو ہو جاوے گا وہ آدمی ویسا ہے جیسا اوس نے اپنے تئیں کہا اور جس نے قتل کیا اپنے تئیں دنیا میں کسی چیز سے عذاب کیا جاوے گا وہ آدمی اوسی چیز کے ساتھ جس چیز سے اوس نے اپنے تئیں ہلاک کیا تھا قیامت کے روز اور نہیں ہوتی نذر اوس چیز میں جسکا مالک نہیں آدمی ف

سوائے ملت اسلام کے قسم کھایا اسطرح پر کہ اگر میں فلانا کام نہ کروں تو میں نصرانی ہوں یا یہودی وغیرہ نعوذ باللہ منہ اور جس چیز کا آدمی مالک نہیں اوسکی نذر کرنا جائز نہیں جیسے کوئی کہے اگر میری پھوپھی اچھی ہو جاوے تو فلانا غلام آزاد کروں گا اور حالانکہ وہ غلام اوسکی ملک میں نہیں مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ تَعَالَى جو کوئی نذر کرے کہ میں بیت اللہ کو پیدل چلکر جاؤں گا تو اوس کے لیے کیا حکم ہے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ ترجمہ عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہے نذر کی میری بہن نے کہ پیدل چلکر جاؤں گی بیت اللہ کو اور حکم کیا مجھکو کہ پوچھ اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر میں نے پوچھا اوس کے لیے یہ مسئلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پیدل چلے اور سوار ہو جایا کرے ف یعنی فقط پیدل چلنے کی نذر ماننا اپنی جان پر تکلیف بے فایدہ اوٹھانا ہے إِذَا حَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَتَمْشِيَنَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ اگر قسم کھاوے کوئی عورت ننگے پانوں اور ننگے سر چلکر جانے کے کعبے حج کرنے کے لیے تو کیا حکم ہے اوس کے لیے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ترجمہ عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہے اونہوں نے پوچھا اپنی بہن کے لیے مسئلہ کہ اوس نے نذر مانی ہے ننگے پاؤں اور ننگے

سر چلکر جانے کی اپنے فرمایا کہ کہا اپنی بہن کو اوڑھ ہے اپنے اور ہنسی اور سوار ہو کر جاوے اور رکھے تین روزے تین دن تک **مَنْ نَذَرَ اَنْ يَصُوْمَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَصُوْمَ** بیان میں اوس آدمی کے کہ نذر مانی اوس نے روزے رکھنے کے پہر وہ مر گیا شخص اور روزے رکھنے نہ پایا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَبَتِ امْرَاَةٌ فِي الْبَحْرِ فَنَذَرَتْ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ فَاَتَتْ اُخْتُهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَاَمَرَهَا اَنْ تَصُوْمَ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے ایک عورت سوار ہوئی تھی دریا میں اور نذر مانی تھی اوس نے ایک مہینے کے روزے رکھنے کی پھر مر گئی وہ عورت روزے رکھنے سے پہلے آئے اوسکی بہن نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا آپ کے روبرو یہ حال اوسکا آپنے حکم کیا اوسکو روزے رکھنے کا اوسکیطرف سے **مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ** بیان اوس شخص کا جو مر جاوے اور اوس کے ذمے پر نذر ہو **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے پوچھا مسئلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس نذر کے باب میں جو تھی اوس کے ماں کی اور وہ مر گئی پہلے ادا کرنے سے فرمایا آپنے سعد بن عبادہ کو ادا کر تو اوس نذر کو اپنی ماں کیطرف سے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ اوپر گزرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے آئے سعد بن عبادہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا کہ میری ماں گئی اور اوس نے ایک نذر مانی تھی اور وہ نذر ادا نہیں ہوئی اوسکے ذمے ہے آپنے فرمایا اون کو ادا کر تو اوسکو اپنی ماں کیطرف سے **ف** معلوم ہوا۔ ان حدیثوں سے جو نذر کہ موجب قربت اور ثواب کی ہو اوس نذر کو اگر وارث ادا کرے تو ادا ہو جاتی ہے جیسے روزے رکھنا اور بردہ آزاد کرنا وغیرہ اور جو نذر بے فایدہ ہو جیسے ننگے پاؤں اور ننگے سر پیدل چلنے کی نذر ماننا اس نذر کو پورا کرنا واجب نہیں کرنے کرے اور نہ کرے تو خیر کیونکہ کعبے کو پہونچنا شرط ہے کسی طرح بھی ہو جیسا اوپر کی حدیث میں عقبہ بن عامر کی بہن کو حکم کیا پیدل بھی چل اور سوار بھی ہو جایا کر **اِذَا نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ** **اَسْلَمَ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى** بیان اوس شخص کا جس نے نذر مانی تھی اور پہلے پورا کرنے نذر کے مسلمان ہو گیا **عَنِ**

ابن عمر عن عمر انه كان عليه ليلة نذر في الجاهلية يعتكفها فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فامره ان يعتكف ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی نے نذر مانی تھی جاہلیت کے زمانے میں بیت اللہ شریف میں اعتکاف کرنے کی فرمایا آپنے اونکو کہ اعتکاف کریں تاکہ نذر پوری ہو جاوے عن ابن عمر قال كان على عمر نذر في اعتكاف ليلة في المسجد الحرام فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم فامره ان يعتكف ترجمہ ابن عمر رضی سے روایت ہے نذر مانی تھی حضرت عمر رضی نے رات بھر اعتکاف کرنے کی مسجد الحرام میں تو پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس مسئلہ آپنے حکم دیا اونکو اعتکاف کرنیکا عن ابن عمر ان عمر كان جعل عليه يوما يعتكف في الجاهلية فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فامره ان يعتكف ترجمہ ابن عمر رضی سے روایت ہے حضرت عمر رضی نے نیت کی تھی جاہلیت کے زمانے میں ایکدن کے اعتکاف کی پھر پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ حکم کیا آپنے اونکو اعتکاف کرنے کا اوس جگہ عن عبد الله بن كعب بن مالك عن ابيه انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم حين تيب عليه يا رسول الله اني اخلع من مالي صدقة الى الله ورسوله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك عليك بعض مالك فهو خير لك ترجمہ عبد اللہ بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت ہے تیم اوپر جب توبہ قبول ہوئے اونکی کہا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ میں الگ ہو جاتا ہوں اپنے مال سے اور کر دیتا ہوں اوسکو صدقہ تا پہنچوں اوسکو اللہ اور اوس کے رسول کیطرف آپنے فرمایا اوسکو کچھ رکھ لے اپنے مال میں سے تا کہ اوس سے تیرا کام چلے اور آرام ہو تجھکو فاهدا له ماله على وجه النذر اگر ہدیہ کرنے کوئی اپنے مال کو نذر کے طور پر تو کیا حکم ہے اوسکا عن عبد الله بن كعب قال سمعت كعب بن مالك يحدث عن حديثه حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك قال فلما جلست بين يديه قلت يا رسول الله ان من توبتي ان انخلع من مالي صدقة الى الله والى رسوله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك عليك بعض مالك فهو خير لك فقلت فاني امسك سهمي الذي بخيبر مختصر ترجمہ عبد اللہ بن کعب روایت کرتے ہیں میں نے کعب بن مالک سے جب اونہوں نے بیان کیا اپنے پیچھے رہ جانے کا حال یعنی اوس لڑائی کا جس میں رہ گئے تھے میں کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب میں بیٹھا سامنے

آپکے کہا میںنے یارسول اللہ میری توبہ میں سے یہہ بات بھی ہے کہ جدا ہوجاؤں اپنے مال سے اور کردوں اوس کو صدقہ اور بھیجوں اوسکو اللہ اور اوسکے رسول کیواسطے آپنے فرمایا اوسکو رکھہ لے اپنے نزدیک تہہ سا مال یہہ بات اچھی ہے تیرے لیے وہ کہتے ہیں میں نے کہا رکھ لیا ہے میں نے اپنے لیے وہ حصہ جو خیبر میں ہے یہہ روایت مختصر بیان کی گئی ہے ف یہہ صدقہ تہا اور ہدیہ نذر نہیں تہی پس کعب بن مالک رضی نے اوسکو نذر کے طور پر اپنے دل میں ٹہان لیا تہا یہہ کہ ضرور بالضرور اپنے مال کو اللہ اور اوس کے رسول کی رضامندی میں صرف کرینگے اسی واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوس میں سے کچھہ مال رکھ لے اگر نذر ہوتی تو سب مال کا دینا واجب ہوتا اور دوسری اس سے بھی معلوم ہوا ہدیہ تہا نذر نہ تہی کہ اونہوں نے کہا میں کردوں اوسکو صدقہ اللہ اور اوس کے رسول کیواسطے کیونکہ نذر واسطے اللہ تعالی کے اور کسی کے لیے جائز نہیں بلکہ حرام ہے چنانچہ دوسری حدیثوں سے صاف ظاہر ہے اور اسی واسطے امام نسائی ابوعبدالرحمن نے فرمایا ہے ہدیہ دینا بطور نذر کے اور اوس کا باب باندہا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ ترجمہ بیان ہوچکا ہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللّٰهُ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبًا مُنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيمَا بَقِيتُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللّٰهُ فِيهِ بِذَلِكَ فَبِذَلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ إِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ ترجمہ بیان ہوچکا ہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ ترجمہ عبیداللہ بن کعب سے روایت ہے سنا میں نے اپنے باپ کعب بن مالک رضی سے وہ بیان کیا کرتے تہے کہا میں نے یارسول اللہ اللہ عزت اور بزرگی والے نے نجات دی مجھکو سچ کے سبب سے اور میری توبہ میں سے یہہ بھی ہے کہ جدا کردوں میں اپنے مال میں کو صدقہ اللہ اور اوسکے رسول کے لیے آپنے فرمایا رکھ لے اوس میں سے کچھہ مال اپنے لیے یہہ بات بہتر ہے تیرے حق میں کہتے تہے میں نے عرض کیا رکھ لیا ہے اپنے لیے وہ حصہ میں نے جو خیبر میں ہے هَلْ تَدْخُلُ الْأَرْضُونَ فِي الْمَالِ إِذَا نَذَرَ مال کو نذر کرنے سے زمینیں بھی اوس میں داخل ہوجاتی ہیں یا نہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ

يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا اسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ
فَوَجَّهَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرَى
بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ
هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ ذَلِكَ جَاءَ
رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کے سال میں نکلے ہم کو وہاں لوٹ مگر مال اور متاع یعنے اسباب اور کپڑے تو دیا
ایک آدمی نے کہا کرتے ہے اوسکو رفاعہ بن زید اور کہا وہ بنی ضبیب کے قبیلے سے ایک غلام حبشی ہدیہ
کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوسکو مدعم کہکر پکارا کرتے تھے پھر متوجہ ہوئے وہاں سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وادی القرے کیطرف جب ہم لوگ وادی القرے پہونچے تو یکایک ایک تیر نے خبر آکر لگا
مدعم کو اور مار ڈالا اوس تیر نے اوسکو اور وہ تیر اوسوقت بیٹھ لگا اوسوقت وہ مدعم اسباب اوتار رہا تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگ کہنے لگے مبارک ہو تجھکو جنت یہ سنکر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہرگز نہیں ہو گے یہ بات یعنی جنت ملنا خیر بیشک قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری
جان ہے وہ کملی جو لی تھی اوس نے خیبر کے دن لوٹ کے مال میں سے جو مال تقسیم نہیں ہوا تھا
اوسکے سبب سے شعلہ مارے گی اور دہکیگی اوسپر اگ جب سنی یہ بات لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے لایا ایک آدمی ایک یا دو تسمے یا دو تسمے کی اوسوقت فرمایا آپنے یہ ایک یا دو تسمے یا دو تسمے چمڑے کے
جو ہیں وہ آگ ہیں قشم ابوہریرہ رضہ نے مال اور متاع یعنے ضروری چیزیں جنکی خانہ داری میں حاجت
پڑتی ہے اور کپڑا ان سبکا نام لیا سو لئے تین چیز کے اور چیز کا ذکر نہیں کیا حالانکہ زمین اور باغات بھی لوٹ
میں آئے تھے معلوم ہوا کہ زمین بھی مال میں داخل ہے اگر کوئی اپنے مال کو نذر کرے تو اوس میں زمین
بھی داخل ہو سکے ۱۲ منہ **باب الاستثناء** انشاء اللہ کہنے کا بیان **عَنْ** عبداللہ بن عمر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہا کہ انشاء اللہ کہکر لیا تو اوسنے استثنا کر لیا اپنی قسم میں یعنے
نکال لیا قسم میں سے اختیار ہے پوری کرے اپنی قسم یا نہ کرے **عَنِ** ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى ترجمہ اوپر بیان ہو چکا **عَنِ** ابن عمر عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَمْضٰى وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر اور بعدہ انشاء اللہ کہہ لیوے اوسکو اختیار ہے چاہے وفا کرے چاہے نہ کرے اوس بات کو اِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ هَلْ لَهُ اِسْتِثْنَاءٌ اگر کوئی آدمی قسم کھاوے اور دوسرا آدمی اوس کے لیے انشاء اللہ کہے تو دوسرے کا انشاء اللہ کہنا اوس کے لیے معتبر ہے یا نہیں عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ اِمْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ اِلَّا اِمْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَيْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ ترجمہ عبد الرحمن بن اعرج ابوہریرہ رض سے سنکر روایت کرتے ہیں کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا ایک روز سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے جاؤنگا میں ایک رات میں اپنے نوے بیبیوں پاس ہر ایک جنے گے ایک سوار کو جو جہاد کرے گا اللہ تعالی کی راہ میں اونکے ساتھ والے نے کہا اونکے لیے انشاء اللہ کا جملہ اور سلیمان علیہ السلام نے نہ کہا پھر گئے سلیمان علیہ السلام اپنی بیبیوں کے پاس اور جماع کیا سب سے کوئی عورت بھی حاملہ ہوی سوائے ایک کے اور وہ ایک بھی ایسی حاملہ ہوئی کہ ادھورا بچہ پیدا ہوا اوسکو پھر فرمایا اپنے قسم ہے اوس ملک کی جسکو ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو البتہ جہاد کرتے اونکے سب کے سب اللہ تعالی کی راہ میں ف اس سے معلوم ہوا کہ غیر کے انشاء اللہ کہنے سے استثناء نہیں ہو سکتا **كَفَّارَةُ النَّذْرِ** نذر کے کفارہ کا بیان عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کا کفارہ ہے کفارہ ہے قسم کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوا کرتی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَفِيْ كَفَّارَتِهٖ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوا کرتی نذر گناہ کے کام میں اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ الیمین ترجمہ اوپر بیان ہو چکا ہے
عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ
یمین ترجمہ اوپر بیان ہو چکا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ
وکفارتہا کفارۃ الیمین عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر
فی معصیۃ وکفارتہا کفارۃ الیمین ترجمہ دونوں حدیثوں کا اوپر بیان ہو چکا ہے

خالفہ غیر واحد من اصحاب یحیی بن ابی کثیر فی ھذا الحدیث

یحیی بن کثیر کے بہت سے اصحابوں نے اس حدیث کو مختلف طور پر روایت کیا ہے چنانچہ آگے
بیان ہوتا ہے عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر
فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہا کفارۃ یمین ترجمہ
دونوحدیثوں کا اوپر بیان ہوا عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا نذر فی غضب وکفارتہ کفارۃ الیمین ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نذر غضب میں خدا کے اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے عن
عمران قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی غضب وکفارتہ کفارۃ
الیمین عن عمران قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی غضب وکفارتہ کفارۃ الیمین ترجمہ ان دو حدیثوں کا اور اوپر کی حدیث کا ایک ہے عن
عمران قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النذر نذران فما کان من
نذر فی طاعۃ اللہ فذلک للہ وفیہ الوفاء وما کان من نذر فی معصیۃ اللہ فذلک
للشیطان ولا وفاء فیہ ویکفرہ ما یکفر الیمین ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر دو طرح کی ہوتے ہیں جو نذر کہ ہووے اللہ تعالے
کی طاعت اور فرمانبرداری کے لیے بس وہی نذر اللہ کیواسطے ہے اور اوسی کے پورا کرنے کا حکم ہے
اور جو نذر ایسی ہو جس میں گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لیے ہے اور پورا کرنا اوسکا کچھ ضرور نہیں اور
نذر کا کفارہ دیا جاتا ہے جیسا کفارہ قسم کا عن عمران بن حصین عن رجل نذر نذرا لا یشہد
الصلوۃ فی مسجد قومہ فقال عمران سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
نذر فی غضب وکفارتہ کفارۃ یمین ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے کسی آدمی نے

نذر کی کہ اپنی قوم کی سیر میں سوار کرو دیا کرو تو کہا عمران بن حصین نے کہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز نذر اس کے غضب کے کام
میں کفارہ نذر کا وہی ہے جو کفارہ قسم کا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ
وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں نذر گناہ کے کام میں
اور غضب کے کام میں اور کفارہ اس کا وہی ہے جو کفارہ قسم کا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ
وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَوَّلُ الَّذِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں صحیح ہے نذر آدمی کی اس چیز میں جو وہ مالک نہیں اور نہیں صحیح ہے نذر اور کام کی جائز
فرواہ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمُرَةَ منصور کے خلاف علی بن زید نے
روایت کی حسن سے اور حسن نے عبدالرحمن بن سمرہ سے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَفِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا كَفَّارَةَ فِيْمَا لَا
يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ ترجمہ ظاہر ہے اوپر کے ترجمہ سے **مَا الْوَاجِبُ عَلَى مَنْ اَوْجَبَ عَلَى**
نَفْسِهِ فِعْلَ حَسَنَةٍ کیا چیز واجب ہے اس آدمی پر جس نے نذر مانے ہوا ایک کام کرنے کی پھر اس سے
عاجز ہو جاوے یعنی نہ کر سکے عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُهَادٰى بَيْنَ
رَجُلَيْنِ قَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا
نَفْسَهٗ فَاَمَرَهٗ فَلْيَرْكَبْ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ ترجمہ انس بن مالک رضی سے روایت ہے دیکھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہ چلتا ہے دو آدمیوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آپ نے پوچھا کیا سبب ہے اسکا
لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی بیت اللہ کو جانے کے لیے آپ نے فرمایا اللہ بے
پروا ہے اوسکی جان کو اسطرح کی ایذا دینے سے اس سے کہو کہ سوار ہو جاوے پھر حکم کیا اوسکو سوار ہونے
کا عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْنِ فَقَالَ
مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ
ترجمہ اوپر گزرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ
يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا قِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَصْنَعُ بِتَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ شَيْئًا فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس چلتا تھا اپنے دو بیٹوں کے درمیان تھا دونوں
طرف سے اوسکے بیٹے پکڑے ہوئے لیے جاتے تھے آپ نے فرمایا اسکا کیا حال ہے ایسے کیوں چلتا ہے کسی نے

کہا اس نذر مانی ہے کعبے شریف پیدل جانے کے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ اسطرح کے عذاب اور ایذا اپنے سے کچھ نہیں کرتا پھر حکم کیا اوسکو سوار ہونے کا ف یعنے اتنا عذاب اوسنے سے اسکو کچھ تقرب اور ثواب کی زیادتی نہ ہوگی۔ کیونکہ ثواب حج کا پیادہ پا پر موقوف نہیں اور ان حدیثوں میں کچھ نہیں بیان کیا کہ جو شخص اپنے نذر پوری کرنے سے عاجز ہووے اوسکا کیا حکم ہے لیکن ابن عباس رض سے مروی ہے جو شخص نذر کرے بیت اللہ جانے کی پیدل چلنا ضرور نہیں امام ابو حنیفہ رح کا بھی یہی قول ہے اور بعض علما کا قول ہے کہ عاجز ہونے کے وقت کچھ دینا نہیں آتا اور نذر کا کفارہ اور قسم کا کفارہ ایک ہے اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاج کو کھلانا یعنے ہر ایک کو اناج دینا دو سیر گیہوں یا چار سیر اناج جو یا اوسکو کپڑا دینا جس مین بدن کم کھلا رہے یا پروہ آزاد کرے اور ان تین چیزون مین سے کسی کا مقدور نہ ہو تو تین روز سے رکھے تمام ہوئی کتاب جو تھی قسمون اور نذرون کے بیان مین رح

كِتَابُ الشُّرُوطِ فِيهِ الْمُزَارَعَةُ وَالْوَثَائِقُ

کتاب شرطون کے بیان مین اور اس مین بیان ہے زمین کو مزارعت یعنی بٹائی پر دینے کا اور عہد اور میثاق باندھنے کا عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ اِذَا اسْتَاْجَرْتَ اَجِیْرًا فَاَعْلِمْهُ اَجْرَهٗ ترجمہ ابو سعید رض سے روایت ہے جبوقت تو مزدوری کرانا چاہے کسی مزدور سے جتادے مزدوری اوسکی اوسکو عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يَّسْتَاْجِرَ الرَّجُلُ حَتّٰى يُعْلِمَهٗ اَجْرَهٗ ترجمہ حسن سے روایت ہے مکروہ جانتے وہ اسبات کو کہ مزدوری کرادین کسی آدمی سے بے معلوم کرانے مزدوری کے ف یعنے مزدور سے کہتے ہے کہ تجھکو اتنی مزدوری دونگا جب وہ قبول کرلیتا تب اوس سے کام لیتے عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَّجُلٍ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا عَلٰى طَعَامِهٖ قَالَ لَا حَتّٰى تُعْلِمَهٗ ترجمہ حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہے اون سے پوچھا کسی نے مسئلہ کسی آدمی نے مزدور رکھا اس شرط پر کہ کھانا کھایا کریگا تو کیا حکم ہے اوسکا اونہون نے جواب دیا اوسکو کہ بے مزدوری معلوم کرانے کے نہ رکھنا چاہیے ف کیونکہ بغیر اجرت معلوم ہوئے اجارہ فاسد ہے اور آخر کو جھگڑے اور فساد کا باعث ہوتا ہے عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ اسْتَكْرِیْ مِنِّیْ اِلٰى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَاِنْ زِدْتُّ شَهْرًا اَوْ كَذَا وَكَذَا شَيْئًا سَمَّاهُ فَلَكَ زِيَادَةُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا كَرِهَا اَنْ يَّقُوْلَ اسْتَكْرِیْ مِنِّیْ بِكَذَا وَكَذَا فَاِنْ سِرْتُ اَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتُ مِنْ كِرَائِكَ كَذَا وَكَذَا ترجمہ حماد اور قتادہ سے روایت ہے بیان مین ان دو آدمیون کے کہا ایک نے دوسری کو کرایہ کرتا ہون تیری سے مکے تک کا اتنے کچھ دامون پر اگر چلا مین زیادہ مہینہ بھر یا اس سے

تھے دن یا اتنے مہینے پر کہ عرض معین کیا دونوں کو اور کہا اوس سے کہ تجھکو اتنا کرایہ زیادہ دینگے حماد اور قتادہ کہتے تھے اسمین کچھ مضائقہ نہین اور مکروہ جانتے تھے بہہات اگر کہے کوئی شخص کہ یکو مین کرایہ کرتا ہون تیرے سے اتنے دامون پر اگر مین نے مہینہ سے زیادہ مدت لگائی چلنے مین تو اسقدر کمی کیا جاویگا یہ جو کرائے مین سے ف یعنے کرایہ اور مدت دونو کو معین کرنے مین کچھہ مضائقہ نہین اور اگر دونون جہنہ دونمین سے ایک بہی معین نہین کیا اور عرف اور رضا پر چہوڑ دیا تو اسبات کو حماد اور قتادہ دونو صاحب مکروہ جانتے تھے

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبْدٌ أُؤَاجِرُهُ سَنَةً بِطَعَامٍ وَسَنَةً أُخْرَى بِكَذَا وَكَذَا قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَيُجْزِئُهُ اشْتَرِ اطْلُبْ حِينَ تُؤَاجِرُهُ أَيَّامًا أَوْ آجَرْتَهُ وَقَدْ مَضَى بَعْضُ السَّنَةِ قَالَ إِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِي لِمَا مَضَى ترجمہ ابن جریج نے عطا سے پوچہا اگر ایک غلام مین نوکر رکہون ایک سال تک کہانے کے بدلے اور پہر ایک اور سال تک اتنے اتنے مال کے بدلے انہون نے کہا کچھہ مضایقہ نہین اور کافی ہے تیرا شرط کر لینا کہ اتنے دنون تک نوکر رکہون گا اگر سال مین سے کچھہ دن گذر گئے ہون یون کہدیوے کہ جو دن گذر گئے انکا حساب نہین ذِكْرُ الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَلِفَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ ذکر حدیثون مختلف کا جو وارد ہوئی ہین کہ تہائی یا چوتہائی پیداوار پر کرایہ دینے کی ممانعت مین عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى قَوْمِهِ الَّذِينَ حَارِثَةُ فَقَالَ يَا بَنِي حَارِثَةَ لَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا مَا هِيَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا نُكْرِيهَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَبِّ قَالَ لَا فَقَالَ وَكُنَّا نُكْرِيهَا بِالتِّبْنِ فَقَالَ لَا وَكُنَّا نُكْرِيهَا بِهَا عَلَى الرَّبِيعِ السَّاقِي قَالَ لَا أَزْرَعُهَا أَوْ أَمْنَحُهَا أَخَاكَ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی وہ آئے اپنے قوم والون کیطرف اور آکر کہا ای بنے حارثہ کے لوگو تمہارے اوپر مصیبت پڑگئی لوگون نے کہا کیا ہی وہ مصیبت بیان کیا اسید بن ظہیر نے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے ہم نے عرض کیا ہم لے یا رسول اللہ کرایہ پر دیوین ہم زمین دانون کے بدلے آپنے فرمایا نہین پہر کہا ہم دیتے تہے اوسکو بہیزون کے بدلے آپنے فرمایا نہین پہر کہا کہ ہم دیتے تہے اوسکو کرایہ مین اوس پیداوار کے جو میندون پر ہوا آپنے فرمایا نہین اور فرمایا کہیتے کرلے تو اوس مین یا چہوڑ دے کرائے بہائی پر اور بخشش کے طور پر بہی دے اوسکو ف بعضے کہتے ہین مزارعت سے منع فرمایا تہا ابتدائی اسلام مین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کو تشریف لیگئے تہے وہان انصاری لوگون کے پاس زمین و فراغت تہی کرایہ پر دیتے تہے لوگون کو کہ یکو تہائی کی بٹائی پر اور کسیکو چوتہائی کی بٹائی پر اوسوقت آپنے فرمایا تہا لوگون کو یا تو خود زراعت کیا کرو یا بہائی

مسلمان کو بخش کر دو تاکہ وہ اپنا گزارا کر لیا کرے اوسمین عَنْ اُسَیْدِ بْنِ ظُهَیْرٍ قَالَ جَاءَنَا
رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَ
الْحَقْلُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ شِرَاءُ مَا فِیْ رُءُوْسِ النَّخِیْلِ بِكَذَا وَبِكَذَا
وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تمکو حقل سے اور حقل کہتے ہین
تہائی یا چوتہائی پیداوار پر بٹائی کرنے کو اور منع کیا ہے مزابنت سے اور مزابنت کہتے ہین خریدنے
کو اوس میوے کی جو درخت پر موجود ہے وسق معین کے ساتھہ ف حقل کے تفسیر کئی طور پر آئی ہے
ایک اوسمین یہ ہے ہی جو مذکور ہوئے یعنی کرایہ دینا زمین کی کہ جو کچھہ پیدا ہوگا اوس مین سے تہائی یا
چوتہائی لیلینگے اور مزابنہ کے معنی یہ ہین کسی آدمی کے کہیتی یا باغ ہے تہا کہجور وغیرہ کا دوسرا
اگر اُسکو تخمینہ کرکے اوسکے مالک سے جاکر کہے کہ اسمین اتنا اناج یا خرما ہوگا اُسکو مجھہ دیدے مین تجھکو
اس کے بدلے اسقدر اناج یا خشک دونگا وہ دونو اسپر راضی ہوجاتی ہین اس طرح
کرنیکو حرام فرمایا ہے کیونکہ درخت کا میوہ شاید زیادہ یا کم ہو تو ربو ہوجاوے گا عَنْ اُسَیْدِ بْنِ
ظُهَیْرٍ قَالَ اَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ
كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرٌ لَّكُمْ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ
وَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَمْنَحْهَا اَوْ لِیَدَعْهَا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ یَّكُوْنَ لَهُ الْمَالُ الْعَظِیْمُ مِنَ النَّخْلِ فَیَجِیْئُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُ هَا بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِنْ
ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور
کہنے لگے منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امر سے کہ تہا وہ امر ہماری نفع کا اور فرمانبرداری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہتر ہے تمہارے لیے منع کیا تمکو حقل سے اور فرمایا جس کسی کے پاس
زمین ہے چاہیے کہ بخشے اُسکو یا چہوڑ دی اور منع کیا مزابنت سے راوی بیان کرتا ہے مزابنت
اُسکو کہتے ہین کسی آدمی کے پاس مال ہو بڑا مال کہجورون کے باغ کے قسم سے آوی اُسکے نزدیک
کوئی شخص اور لیلیوے اوس باغ کو یہہ کہکر کہ اتنے وسق کہجورون خشک کے دونگا مین تجھکو
ف یعنی مالک سے کہتا ہے کہجورین تو اس درخت پر اتنی ہین مین تجھکو خشک کہجورین اتنے من باتنے
صاع دونگا اکثر باغون والے راضی ہوجاتے ہین محنت سے بچنے کو اور نقصان سے ڈر کر یعنی اگر
ہوا غیرہ آفات سے نقصان ہوگا تو لینے والیکا ہوگا انکو کچھہ واسطہ نہین اوس سے چونکہ اسمین

مضر رہتا اس لیے شرع نے اسکو جائز نہیں کہا اور وسق ایک نا پ ہے ساٹھ صاع کا اور صاع نو رطل بھر ہوتا ہے
اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے عَنْ اُسَیْدِ بْنِ ظُهَیْرٍ قَالَ اَتَی عَلَیْنَا رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَقَالَ وَلَمْ اَفْهَمْ
فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاکُمْ عَنْ اَمْرٍ کَانَ یَنْفَعُکُمْ وَطَاعَةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنَّمَا یَنْفَعُکُمْ نَهَاکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَمَنْ کَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَاسْتَغْنٰی عَنْهَا فَلْیَمْنَحْهَا
اَخَاهُ اَوْ لِیَدَعْ وَنَهَاکُمْ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ یَجِیْئُ اِلَی النَّخْلِ الْکَثِیْرِ
بِالْمَالِ الْعَظِیْمِ فَیَقُوْلُ خُذْهُ بِکَذَا وَکَذَا وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ ذٰلِکَ الْعَامَ ترجمہ اسید
بن ظہیر رض سے روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور کہنے لگے کچھ میرے فہم میں نہیں
آیا پھر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو ایک امر سے تھا وہ امر تمہارے نفع کا۔
لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے تمہاری حق میں اُس نفع سے اور منع کیا تم کو حقل
سے اور حقل کہتے ہیں کہ کھیتی باغ کو تہائی یا چوتھائی پر اکر دوسرے کو دیدینا راوی بیان کرتا ہے
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس اتنی زمین ہو کہ اوسکو کچھ پرواہ نہیں اپنی میں تو مسلمان
بھائی کو بخشدینا چاہیے یا چھوڑ دینا بہتر ہے بٹائی پر دینے سے اور کہا راوی نے منع کیا تم کو مزابنت
سے اور راوی بیان کرتا ہے مزابنت وہ ہے کسی مال دار آدمی کے پاس بہت سے درخت کھجور کے ہوں
وہ کہے دوسرے آدمی کو لیلے اس باغ کو اتنی کھجوریں دیدینا مجھکو اس برس میں عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ
قَالَ نَهَاکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ کَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ عَنْهَا
فَلْیُزْرِعْهَا اَخَاهُ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایسے امر سے تھا وہ امر فایدے کا ہمارے واسطے لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ فایدہ مند ہے
ہمارے لیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو زراعت کی وہ آپ زراعت کرے اوس
میں اگر اوس سے نہو سکے تو اپنے بھائی مسلمان کو دیدیوے تاکہ وہ زراعت کرلے اوسمیں عَنْ رَافِعِ
بْنِ خَدِیْجٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ فَاَبٰی طَاوُسٌ
فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَّقُوْلُ یَغْفِرُ لِرَافِعٍ بَاْسًا ترجمہ رافع بن خدیج رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے طاؤس نے انکار کیا اور کہا میں نے سنا ابن عباس
سے وہ اس میں کچھ مضائقہ نہ جانتے تھے ف مجاہد کہتے ہیں میں طاؤس کا ہاتھ پکڑ کر رافع بن

خدیج کے بیٹے کے پاس لایا اونہون نے اپنے باپ سے سنی ہوئی حدیث بیان کی لیکن طاؤس نے اسکی روایت کا اعتبار نہ کیا اور کہا کہ ابن عباس باوجود اتنے فقیہ ہونے کے اس مین کچھ مضائقہ نہین جانتے تھے اور اس اوپر کی حدیث کو ابی عوانہ نے ابی حصین سے اونہون نے مجاہد سے اونہون نے رافع بن خدیج سے بطور ارسال کے بیان کیا ہے عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ نَهَانَا أَنْ نُقْبِلَ الْأَرْضَ بِبَعْضِ خَرَاجِهَا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر سے جو فائدے مند تہا ہمارے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہمارے سر اور آنکہون پر ہے منع کیا ہمکو کہ قبول کرین ہم زمین اسیکی تہائی یا چوتہائی پیداوار پر (یعنے بٹائی پر) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرْضِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَرَفَ أَنَّهُ مُحْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ الْأَرْضُ قَالَ لِغُلَامٍ أَعْطَانِيهَا بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَوْ مَنَحَهَا أَخَاهُ فَأَبَى رَافِعٌ فَأَتَى الْأَنْصَارَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَكُمْ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی زمین پر سے اور وہ آدمی انصاری تہا آپ کو معلوم ہوا کہ یہ شخص محتاج ہے آپنے فرمایا کسکی ہے یہ زمین عرض کیا ایک لڑکے کی ہے اوس نے مجھے اجرت پر دی ہے یہ سنکر آپنے فرمایا اگر یہ اپنے مسلمان کو یون ہی دیدیتا تو اچہا تہا یہ حکم سنکر رافع آئے انصار کے پاس اور کہا اون سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تم کو ایک امر سے کہ تہا وہ امر تمہارے نفع کا اور اطاعت اور فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت فائدہ مند ہے تمہارے لیے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ ترجمہ اوپر بیان ہو چکا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا هُوَ لِمَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا ترجمہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا ترجمہ اس کا بہی اوپر گذرا ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يُكْرَهُ أَنْ يُؤَاجِرَ أَرْضَهُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَكَانَ يَرَاهُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَأْسًا فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ اذْهَبْ إِلَى ابْنِ رَافِعٍ

بن خدیج فاسمع منه سعد ینه فقال انی والله لو اعلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
نهی عنه ما فعلته ولکن حدثنی من هو اعلم ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم انما قال ان یمنح احدکم اخاه ارضه خیر له من ان یاخذ علیها خراجا
معلوما ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے طاؤس برا جانتے تھے اسبات کو کہ دیویں اپنی زمین کرایہ پر سونے
یا چاندی کے بدلے لیکن بھائی یا چوتھائی اناج کی بٹائی پر دینے کو مضائقہ نہیں سمجھتے تھے مجاہد نے
کہا طاؤس کو چل رافع بن خدیج کے بیٹے پاس اور سن اس سے حدیث طاؤس نے کہا قسم اللہ کی اگر میں جانتا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اسبات سے تو نہ کرتا میں اسکام کو اور سنی ہے میں نے حدیث
عبداللہ بن عباس رض سے اور وہ بڑے عالم تھے اونہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں
فرمایا تھا یوں ہی بے اجرت دیدیا کرو تم زمین اپنی اپنے مسلمان بھائی کو زراعت کرنے کے لیے کیونکہ یہ
بات تمہارے حق میں اچھی ہے اجرت معین کر کے دینے سے ف یعنے جسکو اللہ تعالی نے مقدور دیا ہے
وہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ احسان کرے تو اچھا ہے اسبات کے معنی یہ نہیں کہ اجرت پر دینا حرام ہے تو اب
مطلب یہ ہوا صنیعہ یعنے بخشش کرنا اولی ہے اور اجرت پر دینا جائز ہے طاؤس سوا سطے اجرت پر یعنی بٹائی پر
دینے کو جائز نہ رکھتے تھے اور عبداللہ عباس رض کے قول سند پکڑتے تھے اور جسکے نزدیک نہی ثابت ہے اور زمین
کرایہ پر دینا بھی جائز نہ رکھتے ہیں وہ یوں جواب دیتے ہیں کہ نہی ابتدا اسلام میں بسبب تنگی کے کی گئی تھی
جب تنگی رفع ہو گئی یہ حکم بھی مرتفع ہو گیا عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
من کان له ارض فلیزرعها فان تعذر ان یزرعها فلیمنحها اخاه المسلم ولا یکریها ایاه
ترجمہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من کانت له ارض فلیزرعها او لیمنحها اخاه ولا یکریها ترجمہ عطا جابر رض سے روایت
کرتی ہیں جابر کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو وہ آپ زراعت کرے اوس
میں یا اپنے بھائی کو دیدیوے اور کرایہ پر نہ دیوے کیونکہ عن عطاء عن جابر قال کان للناس فضول
ارضین یکرونها بالثلث والربع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
کانت له ارض فلیزرعها او لیمسکها ترجمہ عطاء جابر رض سے روایت کرتی ہیں کہ تھے لوگوں کے
پاس زمین فضول یعنے زیادہ حاجت سے اوسکو کرایہ دیا کرتے تھے اوسی یا تہائی یا چوتھائی کے بٹائی پر
آپنے فرمایا جسکے پاس زمین ہو وہ آپ زراعت کرے یا رکھ لیوے بے زراعت کے یعنے کسی کو کرایہ نہ دیوے
عن مطر عن جابر بن عبدالله قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من کان له

الارض فلیزرعها او لیزرعها ولا یواجرها ترجمہ یہ ہے کہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں خطبہ پڑھا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا جسکی پاس زمین ہے زیادہ حاجت ہے اوس زمین میں اوسی شخص کو جاہیے زراعت کرنا جسکی وہ زمین ہے یا دوسرے سے زراعت کرنا راوی کہتا ہے اتنا لفظ فرمایا اوسکی ساتھ ولا یواجرها کا کلمہ بھی زیادہ کیا ولا یواجرها کا ترجمہ یعنے اجرت پر نہ دیا کرے عن مطر عن جابر رفعه نهى عن كراء الارض ترجمہ مطر نے جابر رضہ سے روایت کی منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے وافقه عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج علی النهی عن کراء الارض ترجمہ موافقت کی مطر کی عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے نہی کی حدیث میں ف یعنے عبدالملک بن عبدالعزیز نے بھی یوں ہی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا زمین کو کرایہ پر دینے سے عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المخابرة والمزابنة والمحاقلة وبیع الثمر حتی یطعم الا العرایا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو بٹائی پر دینے سے اور مزابنہ اور محاقلہ کرنیسے اور اون پہلوں کے بیچنے سے جو کھانے کی قابل نہیں ہوئی مگر عرایا کے لیے اجازت ہے بیع مزابنہ کی ف عرایا کے معنے کھجوروں کے درخت جو عاریت کے طور پر دیے جاویں کسی مسکین کو تاکہ وہ اوسکا میوہ اپنے تصرف میں لاوے اور مخابرہ یہ کہ زمین ایک کی اور تخم دوسرے کا جب کھیتی کٹے تو زمین والا اوس سے کچھ حصے عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة وعن الثنیا الا ان تعلم ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے منع کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ کرنیسے اور مزابنہ کرنیسے اور مخابرہ کرنیسے اور ثنیا کرنیسے ف ثنیا کے معنے یہ کہ بیچی چیز میں سے بلا تعین کچھ نکالنے کی شرط کرنا جیسے کہے میں تیرے ہاتھ یہ سب غلہ بیچتا ہوں مگر کچھ اس میں سے نکال لونگا تو جائز نہیں جبتک تعین نہ کرے کیونکہ بغیر تعین کے جھگڑا ہوگا وقد روی النهی عن المحاقلة یزید بن نعیم عن جابر بن عبد الله ترجمہ اور یزید بن نعیم نے جابر بن عبداللہ سے بیع محاقلہ کے منع ہونے کے روایت ہے ف یعنے جیسا عطاء نے جابر سے روایت کی ہے ویسا ہی یزید بن نعیم نے بھی جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے لیکن عطاء کی روایت میں اتنا قصہ ہے کہ عطاء نے جابر بن عبداللہ سے حدیث من کان له ارض فلیزرعها کے نہیں سنی اور دلیل نہ سننے کے یہ ہے جو ہمام بن یحیی نے روایت کی ہے عن همام بن یحیی قال سألت عطاء بن سلیمان بن موسی قال حدثنی جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کانت له ارض فلیزرعها او لیزرعها اخاه ولا یکریها اخاه ترجمہ ہمام بن یحیی سے روایت ہے

پوچھا عطاء نے سلیمان بن موسے سے اونہون نے حدیث بیان کی جابر رضہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی کہ اوسکے پاس زمین ہو اوسکو چاہیے کہ خود زراعت کرے اوس مین یا یون فرمایا چاہیے کہ خود زراعت کرے اوسمین یا زراعت کرے بھائی اوسکا اور کرایہ پر نہ دیوے اپنے بھائی کو **عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ** عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَهِيَ الْمُزَابَنَةُ ترجمہ یزید بن نعیم جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ سے اور محاقلہ اوسی کو مزابنہ بھی کہتے ہین ف حقل اور مزابنت کے ایک معنی ہین کیونکہ حقل کے معنے جابر رضہ نے یون بیان کیے ہین کہ کھیت سے کھیت کو بیچدینا خشک گیہون کے بدلے اور مزابنہ کے معنے پھلون کو درخت پر بیچدینا اس شرط پر کہ ہم اتنے انگور یا کھجور ین خشک اس کے بدلے لے لینگے تو حقیقت مین دونو ایک ہی ہے لیکن حقل کا لفظ اکہیت کے بیع مین مستعمل ہے اور مزابنہ کا پھلون مین مستعمل ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ قَالَ الْمُخَاضَرَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يُطْعَمَ وَالْمُحَابَرَةُ بَيْعُ الْكَرْمِ بِكَذَا وَكَذَا صَاعٍ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے منع کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے اور مخاضرہ سے اور مخاضرہ بیچنا پھلون یا اناج کا پختگی سے پہلے اور محابرہ کے معنے بیچنا انگور کا خشک انگور کے بدلے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ **عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ** قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ترجمہ دو حدیثون کا اوپر گزرا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ترجمہ اوپر گزرا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ مَرَّةً اُخْتِ ترجمہ رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے **عَنْ عُثْمَانَ** بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ ترجمہ عثمان بن مرہ سے روایت ہے پوچھا مین نے قاسم سے زمین کو کرایہ پر دینے کا مسئلہ اونہون نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے **عَنْ يَحْيٰى** عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ وَاسْمُهٗ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ عَمِّيْ وَغُلَامًا اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ اَعْلَمَ بِهَا سَاَحْتَى بِلَفْظِهٖ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ فَلَقِيَهُ فَقَالَ رَافِعٌ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُوْ حَارِثَةَ فَرَاٰى زَرْعًا فَقَالَ مَا اَحْسَنَ زَرْعَ ظُهَيْرٍ قَالُوْا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ فَقَالَ

اَلَيْسَ اَرْضُ الظَّهِيْرِ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَزْرَعُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوْا اِلَيْهِ نَفَقَتَهٗ قَالَ فَاَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا اِلَيْهِ نَفَقَتَهٗ ترجمہ یحیی سے روایت ہی کہ ابوجعفر خطمی کہ نام اوسکا عمیر بن یزید ہی وہ کہتے تھے بھیجا مجکو میرے چچا نے اور ایک غلام بیزار کے کو میرے ساتھ کیا تاکہ سعید بن مسیب سے مزارعت کا مسئلہ پوچھکر آوین ہم گئے سعید بن مسیب نے فرمایا ابن عمر مزارعت کرنے مین کچھ مضائقہ نہین سمجھتے تھے پھر پہونچے اونکو حدیث رافع بن خدیج کی اوس کے بعد ملاقات کے اونہون نے رافع بن خدیج سے رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کیطرف اور دیکھا ایک کھیت کو اور فرمایا کہ کیا اچھا کھیت ہی ظہیر کا لوگون نے عرض کیا یہ کھیت ظہیر کا نہین ہے فرمایا کیا ظہیر کا نہین یہ کھیت لوگون نے پھر عرض کیا ہان ظہیر کا نہین لیکن اوس نے مزارعت کی ہے کسی سے آپ نے فرمایا لیلو اپنی کھیتی کو اور دیدو اوسکا جو کچھ خرچ ہوا ہے راوی کہتا ہے لیلیا ہم نے اپنی زراعت کو اور دیدیا اوسکا جو کچھ کہ صرف ہوا تھا عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةُ رَجُلٌ لَهٗ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا اَوْ رَجُلٌ مُنِحَ اَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُهَا مَا مُنِحَ اَوْ رَجُلٌ اِسْتَكْرَى اَرْضًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ مُسَمَّاةٍ ترجمہ اسرائیل عن طارق فارسل الکلام الاول وجعل الاخیر من قول سعید ترجمہ طارق نے سعید بن مسیب سے اونہون نے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور کہا کہ کھیتی تین آدمی کر سکتے ہین اول تو وہ آدمی جسکی زمین ہو اور دوسرا وہ آدمی جسکو کھیتی کرنے کو احسان کے طور پر دیجاوے زمین اور تیسرے وہ آدمی جس نے کرایہ پر لیا ہو زمین کو سونے یا چاندے کے بدلے مصنف فرماتے ہین جدا کیا اسرائیل نے اس روایت کو طارق سے سنکر مرسل کہا پہلی کلام کو اور اخیر والی کلام کو کہا کہ قول سعید بن مسیب کا ہی حدیث نہین عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ اسرائیل نے طارق سے اور طارق نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے کہا سعید نے ذکر کیا اوس نے یعنی سعید نے اسی طرح حرف محاقلہ کے معنے اوپر گزری اور بعضون نے کہا محاقلہ زمین کو کرایہ پر دینا گیہون کے بدلے یا جنکا کہ کھیت کا اناج کے بدلے عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اَلْمُحَاقَلَةُ اَنْ يَبِيْعَ الزَّرْعَ عَلٰى ثَلَاثِ اَرْضٍ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا اَوْ مَنْحَةً اَوْ اَرْضًا اَيْضًا يَسْتَاْجِرُهَا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ ترجمہ سفیان ثوری طارق سے روایت کرتے ہین کہ طارق کہتے تھے مینے سنا سعید بن مسیب سے وہ فرماتے

تجھے مناسب نہین زراعت کرنا سوائے تین آدمیون کے اول مالک کو دوسرے اوس آدمی کو جسکو زراعت کرنے کو دی گئی ہو وہ زمین مفت مین احسان اور ثواب کی نظر سے اور تیسرے اوس شخص کو جس نے لیا میدان اجاری پر روز کے بدلے ف زہری نے کلام اول کو سعید بن مسیب سے روایت کیا اور مرسل کیا اوس روایت کو اور حارث کہتے ہین مجھ سنا قاسم سے اور انہون نے مالک سے اور مالک نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید سے سعید بن مسیب کہتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ سے اور بیع مزابنہ سے اور روایت کیا اسکو محمد بن عبد الرحمن ابن لبیبہ نے سعید بن المسیب سے اور سعید بن المسیب نے کہا سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے یہہ روایت چون کہ یہ عبارت حدیث کی نہ تھی بلکہ حدیث کی تحقیق تھی اسواسطے اصل عبارت کو نہین لکھا فقط ترجمہ لکھدیا حاصل اس ترجمہ کا یہہ ہے کہ زہری نے اس روایت کو مرسل کہا ہے اور محمد بن عبد الرحمن نے صحابی کا نام بتا دیا ہے تو اب مرسل نہ رہی یہہ روایت چنانچہ آگے آتی ہے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الْمَزَارِعِ يَكْرُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَزَارِعَهُمْ بِمَا يَكُوْنُ عَلَى السَّاقِيْ مِنَ الزَّرْعِ فَجَاءُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَصَمُوْا فِيْ بَعْضِ ذٰلِكَ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْرُوْا بِذٰلِكَ وَقَالَ اَكْرُوْا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عُمُوْمَتِهٖ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا سعد بن ابی وقاص نے کھیتی کرنے والے لوگ کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنے کھیتون کو زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس اناج کے بدلے جو نالیون اور نالیون کے کنارے پر نکلتا پھر آئے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جھگڑا کرتے تھے انہون نے اوس زمین کے بعض مقدمات مین پھر منع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کرایہ پر دینے سے زراعت کے اور فرمایا کرایہ کیا کرو نقدی کے بدلے ف روایت کیا اس حدیث کو سلیمان نے رافع بن خدیج سے اور انہون نے کسی شخص سے جو تھا اوس کے چچاؤن مین عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِّنْ عُمُوْمَتِيْ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا اَنْ نُّكْرِيَ الْاَرْضَ اَوْ نُكْرِيَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى وَاَمَرَ رَبَّ الْاَرْضِ اَنْ يَّزْرَعَهَا اَوْ يَزْرَعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

کھیتی کو بیچدیا کرتے تھے ہم زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کرایہ پر دیا کرتے تھے تہائی یا چوتہائی کے بدلے یا کہا نے معین پر آیا ایک روز ایک آدمی میرے چچاؤن مین سے اور کہنے لگا کہ منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امر سے کہ تہا وہ امر ہمارے فائدے کا اور فرمانبرداری اللہ کی اور اوس کے رسول کی زیادہ نافع ہے ہمارے لیے منع کیا حاصل کرنے سے ہم کو اور تہائی یا چوتہائی بٹائی پر کرایہ دینے کو بھی منع کیا اور کہا نے معین پر کرایہ کرنے سے باز رکہا ہم کو اور زمین والے کو حکم کیا کہ خود زراعت کیا کرے یا دوسرے سے کراوے اور بٹائی کرنے کو بُرا جانا اور جو اس کے سوا اصول تھے مین ہون عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا نُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى ترجمہ اوپر گزرا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَ أَنَّ بَعْضَ عُمُومَتِهِ أَتَاهُمْ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ وَنَأْمُرَ بِالْحَقْلِ أَنْ يُحْرَثَ أَوْ يُزْرَعَ وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكَارِيهَا بِالثُّلُثِ وَلَا بِالرُّبُعِ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے بیچدیا کرتے تھے ہم کھیتی کو اناج کے بدلے زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آیا ہمارے چچاؤن مین سے ایک چچا اور کہنے لگا منع کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر نافع سے اور الطاعت اللہ کی اور اوس کے رسول کی بہت نافع ہے ہمارے لیے رافع بن خدیج کہتے ہین ہم نے کہا کونسی چیز ہے وہ اوس نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو وہ خود زراعت کیا کرے اپنی زمین مین یا زراعت کرے بہائی اوسکا اور تہائی اور چوتہائی کے کرایہ پر نہ دیا کرے اور منع کیا اناج لیکر کرایہ پر دینے سے ف تہائی یا چوتہائی کی قید سے یہ غرض نہین کہ اتنی مقدار پر کرایہ کرنا منع ہے اسکے سوا مین جائز ہے بلکہ اکثر لوگ اسیقدر پر معاملہ کیا کرتے ہین اسواسطے اتنا کا نام لیا اور مقرر کرلینا یہ کہ پہلے اوس سے گیہون یا اور کوئی اناج سو من یا پچاس من لے لینا اور اوسکو وہ کھڑا کھیت حوالے کردینا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَشَيْءٍ مِنَ الزَّرْعِ يَسْتَثْنِي صَاحِبُ الْأَرْضِ فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے اور کہا کہ ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے زمین کو زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہو اور کچھ اناج کے بدلے جو زمین والی کا ہوتا پھر منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج سے اون کے شاگرد نے نقدی پر کرایہ کرنا کیسا ہے اونہوں نے جواب دیا کچھ مضائقہ نہیں دینار اور درہموں سے کرایہ کرنے میں عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَاجِرُونَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ فَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زُجِرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ ترجمہ حنظلہ بن قیس نصاری سے روایت ہے پوچھا میں نے رافع بن خدیج سے زمین کو کرایہ پر دینے کا مسلد دینار دن یا چاندی کے ساتھ یعنے نقدی کے بدلے کرایہ پر دینا زراعت کے زمین کا جائز ہے یا نہیں رافع بن خدیج رض نے فرمایا جائز ہے کچھ مضائقہ نہیں اور کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو لوگ زمین کو اوس پیداوار کے بدلے دیا کرتے جو پانی بہنی کے جگہوں پر اور مینڈھوں کے سر دن پر ہوتی پھر کبھی وہاں پیداوار ہوتی اور جگہ نہ ہوتی اور کبھی اور جگہ ہوتے وہاں نہ ہوتی لیکن لوگوں کا یہی حصہ تھا اس لیے اسکی ممانعت ہوئی اور اگر کرایے کے بدلے کوئی شے معین اور مقرر ہو جسکا کوئی ضامن ہو تو قباحت نہیں عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قُلْتُ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا بِمَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَا بَأْسَ ترجمہ رافع بن خدیج رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج کے شاگرد نے پوچھا اون سے سونے یا چاندی کے ساتھ کیا حکم ہے۔ رافع بن خدیج نے کہا کرایہ پر دینا اون چیزوں کے بدلے جو پیدا ہوتی ہیں زمین سے منع ہے اور سونے اور چاندی کے ساتھ دینا کچھ مضائقہ نہیں عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ الْفِضَّةِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا بَأْسَ بِهِ ذَلِكَ فَرْضُ الْأَرْضِ ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے پوچھا میں نے رافع بن خدیج سے سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کو دینا زمین جو صاف میدان ہو کیسا ہے اونہوں نے کہا حلال ہے سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کرنا یہ حصہ اور حق ہے زمین کا عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ أَرْضِنَا وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ

وَلَا فِضَّةٌ فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْرِي أَرْضَهُ بِمَا عَلَى الرَّبِيعِ وَالْأَقْبَالِ وَأَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ
وَبَاقَةٍ ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہ رافع بن خدیج نے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے اور نہیں تھا اون دنون سونا اور چاندی لوگون کے پاس اوس زمانے میں
کرایہ پر دیتا تھا آدمی اپنی زمین کو جس میں کھیتی بوئی جاتی تھی نہر دن اور نالیون پر جو اناج پیدا ہو اوس
کے بدلے اور اوس کے سوا اور چیزین بھی تھین پھر بیان کیا حدیث کو خبر تک (یعنی جیسی اوپر گزری) عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتّٰى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ
كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَافِعُ بْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا
شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ
تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ
شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ ترجمہ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے عبداللہ بن
عمر کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنی زمین تو پہونچی اونکو یہ خبر کہ رافع بن خدیج منع کرتے ہین کرایہ پر دینے سے
زمین کو عبداللہ بن عمر ملے رافع بن خدیج کو اور کہا اونکو اے رافع بن خدیج کون سے حدیث ہے جس
کو تم روایت کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کرایہ کرنے کے باب مین رافع بن خدیج نے کہا
عبداللہ بن عمر سے سنا مین نے اپنے چچاؤن سے اور وہ دونو صاحب بدری ہین وہ بیان کرتے تھے
حدیث گھر والون کے روبرو کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے عبداللہ بن
عمر یہ سنکر کہنے لگے مین خوب جانتا ہون کہ کرائے پر دی جاتی تھی زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت مین پھر ڈری عبداللہ بن عمر اس سے کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب مین
کچھ اور نہ معلوم ہوا ہو اونکو اس خیال سے ترک کیا زمین کو کرایہ پر دینا **ف** یعنی عبداللہ بن عمر زیادہ
تر کوشش کرتے تھے سنت کی پیروی مین اسواسطے اونہون نے اتنا کام ترک کیا اسکام کو **عن**
الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ پہونچی ہے
ہم کو رافع بن خدیج سے روایت جسکو بیان کیا اونہون نے اپنے چچاؤن سے اور اونہین کا قول ہے
کہ وہ دونو چچا اون کے بدری تھے اون دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کرایہ پر

زمین دینے سے ف اور عثمان بن سعید سے بھی اسکو روایت کیا ہے لیکن عسیبہ کا لفظ اونکی روایت مین
نہین ہے اسلئے آگے آتی ہے اور روایت بھی عثمان بن سعید عن شعیب قال الزھری وکان
ابن المسیب یقول لیس بأس بکراء الارض بالذھب والورق بأس وکان رافع بن خدیج
یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ذلک ترجمہ عثمان بن سعید سے روایت ہے
اونہون نے شعیب سے کہا زہری نے کہا سعید بن المسیب کہتے تھے زمین کو سونے چاندی کے ساتھ کرایہ
کرنے مین کچھ ڈر نہین اور رافع بن خدیج بیان کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے
کرایہ پر دینے سے عن عبید الکریم بن الحارث عن ابن شھاب ان رافع بن خدیج قال نھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کری الارض قال ابن شھاب فسئل رافع بعد ذلک کیف
کانوا یکرون الارض قال یشکی من الطعام مسمی ویشئ من التبن فقال ان لنا ما نبتت
ما ذیانات الارض واقبال الجداول ترجمہ عبد الکریم بن حارث سے روایت ہے رافع بن خدیج کہتے تھے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے زمین کو ابن شھاب کہتے ہین کسی نے پوچھا رافع بن
خدیج سے بعد اوس کے کیسے کرایہ دیا کرتے تھے لوگ زمین کو اونھون نے کہا کچھ اناج معین کے
ساتھ اور شرط کر لیتے تھے جو کہتے نہرون پر ہو یا اوس مین لگی ہوئی ہون اوسمین سے اپنا حصہ
لین گے ہم ف یعنی بٹائی پر زمین دیتے تھے اور یون شرط کر لیا کرتے تھے کہ جو زمین نہرون کے
کنارے پر ہے اوس مین سے اتنا حصہ لینگے اسبات مین کسی وقت طرف ثانی کو خسارہ ہوتا ہے اسواسطے اسکو
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن موسی بن عقبۃ قال اخبرنی نافع ان رافع بن خدیج
اخبر عبد اللہ ان عمومتہ جاؤا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجعوا فاخبروا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن کری المزارع فقال عبد اللہ قد علمنا انہ
کان صاحب مزرعۃ یکریھا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لہ ما
علی الربیع الساقی الذی یتفجر منہ الماء وطائفۃ من التبن لا ادری کم ھی ترجمہ
موسے بن عقبہ سے روایت ہے کہ نافع کہتے تھے رافع بن خدیج نے بیان کیا عبد اللہ بن عمر سے اپنے
بچاؤن کی روایت وہ آئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب لوٹ کر گئے گھر کو لوگون سے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کرایہ پر دینے سے کہیتو عبد اللہ بن عمر نے کہا ہم خوب جانتے
ہین کرایہ پر دیتے تھے کہیتی والے کہیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اس شرط پر کہ کہیت
والے کا حصہ اوس زمین میں ہوگا جو نہرون کے کنارے پر ہے اور اوس نہر سے اوس زمین کو پانی پہونچتا ہے

اور تہوڑے گہانس کے بدلے کرایے دیا کرتے تہے معلوم نہین اوس کے مقدار کہ کتنی گہانس لیا کرتی تہے عَنْ
ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْخُذُ كِرَى الْأَرْضِ فَبَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ شَيْءٌ
فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَى إِلَى رَافِعٍ وَأَنَا مَعَهُ فَحَدَّثَهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَى الْأَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدُ ترجمہ ابن عون نافع سے روایت کرتے ہین ابن عمر لیا کرتے
تہے کرایہ زمین کا کچھ بات سنی عبداللہ بن عمر نے رافع بن خدیج کی نافع کہتے ہین پکڑا میرا ہاتہہ اور چلے رافع
بن خدیج پاس اور مین بہی ساتھ ہی تہا اون کے رافع بن خدیج نے بیان کی حدیث اپنے چچا کے نام سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تہا کرایہ لینے سے زمین کا اوسدن سے عبداللہ بن عمر نے
کرایہ لینا چہوڑ دیا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ كِرَى الْأَرْضِ حَتَّى حَدَّثَهُ رَافِعٌ
عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَتَرَكَهَا بَعْدُ
ترجمہ اوپر گزرا عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ
أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ فِيهَا بِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ وَأَنَا مَعَهُ
فَسَأَلَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كِرَى الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا
ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ فَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْهَا ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر کرایہ لیا کرتے تہے زمین کا پہونچی اونکو خبر اخیر خلافت مین معاویہ کی
کہ رافع بن خدیج ممانعت کی حدیث بیان کرتی ہین اس کرایہ لینے کے باب مین پہر گئے ابن عمر اون کے پہان
اور مین ساتھ تہا ابن عمر کے ابن عمر نے پوچہا اون سے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا ہے زمین کو کرایہ پر دینے سے پہر اوسکے بعد ابن عمر نے کرایہ لینا چہوڑ دیا ابن عمر رض سے جو کوئی مسئلہ
پوچہتا تہا وہ کہتے تہے کہ رافع بن خدیج کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہیتون کا
کرایہ لینے سے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يُكْرِي الْمَزَارِعَ فَحُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ بِأَثَرٍ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ نَافِعٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَلَاطِ وَأَنَا مَعَهُ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ كِرَاهَا
ترجمہ نافع عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہین کرایہ پر دیا کرتے تہے کہیت کی زمین کو عبداللہ بن عمر تو
بیان ہوا اونکے روبرو کہ رافع بن خدیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کیا کرتی ہین کہ منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے نافع بیان کرتے ہین چلے ابن عمر اونکی طرف بلاط کو جو ایک مقام
کا نام ہے اور مین اونکی ساتھہ تہا تو پوچہا رافع بن خدیج سے ابن عمر رض نے اور اونہون نے کہا ان

منع کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیتوں کو کرایہ پر دینے سے تب چھوڑ دیا عبداللہ بن عمر رضہ نے
کرایہ دینا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ فِي كِرَاءِ الْاَرْضِ حَدِيثًا فَانْطَلَقْتُ
مَعَهُ اَنَا وَالرَّجُلُ الَّذِي اَخْبَرَهُ حَتّٰى اَتَيْنَا رَافِعًا فَاَخْبَرَهُ رَافِعٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَتَرَكَهُ عَبْدُ اللّٰهِ كِرَاءَ الْاَرْضِ ترجمہ نافع سے روایت ہے ایک آدمی نے خبر دی
ابن عمر رضہ کو رافع بن خدیج ایک حدیث بیان کرتا ہے زمین کے کرایہ کرنے کے باب میں نافع کہتے ہیں چلا میں
اور وہ آدمی جس نے یہ خبر دی تھی عبداللہ بن عمر رضہ کے ہمراہ یہانتک کہ آئے رافع بن خدیج کے پاس رافع بن
خدیج نے یہ خبر سنائی عبداللہ بن عمر رضہ کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا زمین کو کرایہ پر دینے سے
اوس دن سے عبداللہ بن عمر رضہ نے چھوڑ دیا کرایہ پر دینا زمین کا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے
اس کا نظیر یہ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِي اَرْضَهُ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا
فَبَلَغَهُ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ قَبْلَ اَنْ نَعْرِفَ رَافِعًا ثُمَّ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى
مَنْكِبَيَّ حَتّٰى دُفِعْنَا اِلٰى رَافِعٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ
كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُكْرُوا الْاَرْضَ بِشَيْءٍ
ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر رضہ کرایہ پر دیا کرتی اپنی زمین اوس اناج کے بدلے جو کچھ اوس زمین سے پیدا
ہوتا پہونچی عبداللہ بن عمر کو یہ خبر کہ رافع بن خدیج منع کرتے ہیں کرایہ پر دینے سے اور کہتے ہیں کہ منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے زمین کو کہنے لگے ابن عمر ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے جبتک رافع
بن خدیج کو نہیں پہچانتے تھے پھر کچھ جی میں آیا کہا ہاتھ اپنا میرے کندھے پر میں نے پہونچایا رافع بن
خدیج تک عبداللہ بن عمر رضہ نے پوچھا رافع بن خدیج سے کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ بات کہ منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے زمین کو رافع بن خدیج نے جواب دیا میں نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مت کرایہ دیا کرو تم زمین کو کسی شئی کے بدلے عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَنَافِعٍ اَخْبَرَهُ
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ
بْنُ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے
سنا میں نے ابن عمر رضہ کو کہتے تھے کہ ہم مخابرہ کیا کرتے تھے اور اوس میں کچھ قباحت نہیں سمجھتے تھے یہانتک کہ رافع

بن خدیج نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرے سے منع کیا ہے ف یہ اختلاف روایت ہین عمرو بن دینار کی طرف سے ہے اور مخابرہ یہ کہ زمین کو چوتہائی یا تہائی وغیرہ حصے پر دینا اور مخابرت اور مزارعت مین اتنا ہی فرق ہے کہ مخابرت مین تخم عامل کیطرف سے ہوتا ہے اور مزارعت مین مالک کیطرف سے عن حجاج قال قال ابن خدیج سمعت عمرو بن دینار یقول اتھل لسمعت ابن عمر وھو یستل عن المخبر فیقول ما کنا نری بذلک باسا حتی احبرنا عامر الاول ابن خدیج انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن المخبر ترجمہ حجاج سے روایت ہے ابن خدیج کہتے تہے سنا مین نے عمرو بن دینار سے وہ کہتے تہے مین گواہ ہون البتہ مین نے سنا ابن عمر سے جب ان سے پوچہتا تہا کوئی مسئلہ مخابرے کا وہ کہتے تہے میرے نزدیک تو مخابرہ کرنے مین کچہہ قباحت نہین لیکن خبر پائی ہم نے اول سال مین رافع ابن خدیج سے وہ کہتے تہے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تہے مخابرہ کرنے سے یعنے بٹائی پر دینے سے زمین کو ف اس حدیث مین بجائے مخابرہ کے خبر ہے اور معنی اوسکے وہی ہین جو مخابرے کے ہین عن عمرو بن دینار قال سمعت ابن عمر یقول کنا لا نری بالخبر باسا حتی کان عام الاول فزعم رافع ابن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنہ ترجمہ اوپر گزرا عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن کرء الارض ترجمہ اس حدیث کا بہی اوپر گزر چکا ہے عن عمرو بن دینار عن جابر قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المخابرۃ والمحاقلۃ والمزابنۃ ترجمہ ان کلمونکا اوپر گزر چکا ہے عن عمرو بن دینار عن ابن عمر وجابر نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحہ ونھی عن المخابرۃ وکرء الارض بالثلث والربع ترجمہ عمرو بن دینار ابن عمر رضہ اور جابر رضہ سے روایت کرتی ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سے پہلونکے جبتک کہ وہ اپنی مراد کو نہ پہونچ جاوین اور کہا نے کے قابل ہو جاوین اور منع کیا بٹائی پر دینے سے اور کرایہ کرنے سے زمین کا تہائی یا چوتہائی پر عن المخابرۃ قال حدثنی رافع ابن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرافع اتواجرون محاقلکم قلت نعم نواجرھا علی الربع وعلی الاوساق من الشعیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعلوا ازرعوھا او اعیروھا او امسکوھا ترجمہ ابو نجاشی سے روایت ہے بیان کی مجہ سے رافع بن خدیج نے حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای رافع تم اجرت پر دیا کرتے ہو اپنی کہیتون کو رافع بن خدیج نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ جو تہائی پر دیتے ہین یا کئی وسق جو لے

لیا کرتے تھے ہم نے فرمایا مت کرو ایسا کام خود زراعت کیا کرو یا کسی کو عاریت اور مانگی دیدیا کرو ایسا کرنا
تو رکھ لو اپنی زمین کو ویسا ہی بی زراعت کے عَنْ رَافِعٍ قَالَ اَتَانَا ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ نَهَانَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ اَمْرُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَقٌّ سَاَلَنِيْ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِيْ مَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ
نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَالْاَوْسَاقِ مِنَ الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا ازْرَعُوْهَا اَوْ
اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا ترجمہ رافع رضہ سے روایت ہے آئے ہمارے یہاں ظہیر بن رافع اور
کہنے لگے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر فائدہ مند سے ہمنے پوچھا کیا بات
ہے وہ جسے منع کیا کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اور آپ کا فرمانا حق ہے
پوچھا میرے سے کیسی کرتے ہو تم اپنی کھیتوں کے معاملے میں ظہیر بن رافع کہتے ہیں میں نے
عرض کیا چوتھائی کے حصہ پر دیدیتے ہیں اور کبھی کبھی وسق کھجوروں اور جو وں پر بھی اجرت ٹھہرا
کر معاملہ کیا کرتے ہیں ہم نے فرمایا ایسا مت کیا کرو خود زراعت کرو یا دوسری کو کرنے دو۔ یا
خالی رکھ چھوڑو عَنْ اُسَيْدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ اَعْمَامًا لِرَافِعٍ قَالَ لِقَوْمِهٖ قَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّفْعَلَ عَنْ شَيْءٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَاَمْرُهٗ طَاعَةٌ وَخَيْرٌ
نَهٰى عَنِ الْحَقْلِ ترجمہ اسید بن رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے کہ رافع کے بھائی نے کہا اپنی قوم
سے آج منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شے سے کہ تھی وہ چیز تمہارے فائدہ کی اور حکم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طاعت اور بہتر ہے سب فائدوں سے اور جس سے منع کیا وہ حقل ہے
حقل کے معنے لغت میں کھیتی کے ہیں اور کبھی محاقلہ زراعت کے لیے خاص کر بولتے ہیں
اور مزابنہ کا پھلوں کے لیے استعمال کرتے ہیں اور یہاں حقل سے مراد کھیت کو بیچنا گیہوں کے ساتھ
یا بٹائی پر دینے سے مراد ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ اُسَيْدَ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ
الْاَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهُمْ مُنِعُوا الْحَاقِلَةَ وَهِيَ اَرْضٌ تُزْرَعُ عَلَى بَعْضِ مَا فِيْهَا ترجمہ
عبدالرحمن بن معمر سے روایت ہے میں نے سنا اسید بن رافع بن خدیج انصاری سے وہ بیان کرتے تھے
کہ ان لوگوں کو ممانعت ہوئی محاقلہ سے اور محاقلہ اوسکو کہتے ہیں کہ زمین دیوین کھیتی کرنے کے لیے
اور اوسکی پیداوار میں سے ایک حصہ ٹھہرالیوین زمین کے بدلے عَنْ عِيْسَى بْنِ مُهَلِّلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ
خَدِيْجٍ قَالَ اِنِّيْ لَيَتِيْمٌ فِيْ حَجْرِ جَدِّيْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَبَلَغْتُ رَجُلًا وَبَحَجْتُ مَعَهٗ حَجَّاءَ اَخِيْ
عَمْرَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

سہل بن رافع بن خدیج فقال یا بنیہ ما اتاک اللہ قد اکثرنا ارضنا فلانۃ فما اتی دونہا فقال یا بنی دع ذاک فان اللہ سیجعل لکم رزقا غیرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نہی عن کری الارض ترجمہ عیسے بن سہل بن رافع بن خدیج سے روایت ہے میں قبیلہ تھا اور پرورش پاتا تھا اپنے دادا رافع بن خدیج کی گود میں جب میں جوان ہوا اور لوگوں کے ساتھ جو کیا تو میرا ابائی عمران بن سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا ای باپ رسینے دادا کو ہم نے اپنے فلانی زمین دو درم کو کرائے پر دی ہے اونہوں نے کہا بیٹا چھوڑ دے اس معاملے کو اللہ تعالی دوسرا ذریعہ سے روزی دیگا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے زمین کو کرائے پر دینے سے **عن** عروۃ بن الزبیر قال قال زید بن ثابت یغفر اللہ لرافع بن خدیج انا واللہ اعلم بالحدیث منہ انما کان رجلین اقتتلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان ہذا شانکم فلا تکروا المزارع فسمع قولہ فلا تکروا المزارع ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے زید بن ثابت نے کہا اللہ بخشے رافع بن خدیج کو میں ان سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں اصل قصہ یہ ہے کہ دو شخص لڑے آپس میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا یہی حال ہے تو مت کرایہ پر دیا کرو کھیتوں کو رافع بن خدیج نے اتنا ہی سن لیا کہ مت کرایہ دیا کرو کھیتوں کو اور یہ نہ خیال کیا کہ ممانعت کا سبب کیا تھا تو زید بن ثابت بات کو درست جانتے ہے **قال** ابو عبد الرحمن کتابۃ مزارعۃ علی ان البذر والنفقۃ علی صاحب الارض وللمزارع ربع ما یخرج اللہ عز وجل منہا امام نسائی نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے اور جو تنے نوائی کا پیداوار زمین سے چوتھائی حصہ ہے **ہذا کتاب** کتبہ فلان بن فلان بن فلان فی صحۃ منہ وجواز امرہ لفلان بن فلان ان انک دفعت الی جمیع ارضک التی بموضع کذا فی مدینۃ کذا مزارعۃ وہی الارض التی تعرف بکذا وتجمعہا حدودہا اربعۃ تحیط بہا کلہا واحدہا ذات الحدود ذو یاسرہ لزید کذا والثانی والثالث والرابع دفعت الی جمیع ارضک ہذہ الحدودۃ فی ہذا الکتاب بحدودہا المحیطۃ بہا وبجمیع حقوقہا وشربہا ونہارہا وسوافیہا ارضا بیضاء فارغا کما شیء فیہا من غرس ولا زرع سنتہ تامۃ اولہا مستہل شہر کذا من سنۃ کذا واخرہا انسلاخ شہر کذا من سنۃ کذا علی ان ازرع جمیع ہذہ الارض المحدودۃ فی ہذا الکتاب الموصوف موضعہا فیہ ہذہ السنۃ الموقتۃ فیہا من اولہا الی اخرہا کلما اردت وذلک ان ازرع فیہا من حنطۃ وشعیر وسمسم واردب وقطانی وربا قلی وحمص

وکنیسا وغلس ومناقی ومباطیح وجزریع شجیم وتحمیل وتبصیل وتعاهد وتبوئل و
ربابحین وغیر ذالک من جمیع العلامات شناء وصیفا یدرک وبذرک وجمیعہ علیک
دونی علی ان اکون ذالک بیدی ومن اردت من غوانی واجرانی وبقری وذاتی وانی
زراعۃ ذالک وعمارتہ والعمل ما فیہ مما قوتہ ومصرفہ وکراب ارضہ وتنقیۃ حشیشہا
وسقی ما یحتاج الی سقیہ بماء رتع وتسمید ما یحتاج الی تسمیدہ وحفر سواقیہ وانہارہ
واجتنابہ ما یجتنی منہ والقیام بحصاد ما یحصد منہ وجمعہ ودیاسہ ما یداس
منہ وتذریتہ بنفقتک علی ذالک کلہ دونی واعمل کلہ بیدی واعوانی دونک علی ان
لک من جمیع ما یخرج اللہ عز وجل من ذالک کلہ فی ہذہ المدۃ الموصوفۃ فی ہذا الکتاب
من اولہا الی اخرہا ثلثۃ ارباع ولی ربع ارضک وشربک وبذرک ونفقاتک ولی
الربع الباقی من جمیع ذالک بزراعتی وعملی وقیامی علی ذالک بیدی واعوانی وقد وقعت
الی جمیع ارضک ہذہ الحدود المحدودۃ فی ہذا الکتاب بجمیع حقوقہا ومرافقہا وقبضت
ذالک کلہ منک یوم کذا من شہر کذا من سنۃ کذا فصار جمیع ذالک فی یدی لک
کاملا لی فی شیء منہ ولا دعوی ولا طلبۃ لا لہذا المزارع الموصوفۃ فی ہذا الکتاب
فی ہذہ المدۃ المستمرۃ لغیر فاذا انقضت فذالک کلہ مردود علیک والی یدک ولک
ان تخرجنی بعد انقضائہا منہا وتخرجہا من یدی وید کل من صارت لہ فیہا ید
بسببی افق فلان وفلان وکتب طین ہذا الکتاب نسختین ترجمہ یہ کتاب ہے جسکو لکھا فلان شخص نے
جو فلان کا بیٹا اور فلان کا پوتا ہے اپنی تندرستی کی حالت مین اور اوس حالت مین جب اوسکی سب کاروبار چلنے
کے قابل ہین (یعنی دیوانہ یا بیمار نہین ہی) اس کتاب مین یہ مضمون ہے کہ تو نے (یعنی زمین کے مالک نے
یہان اوسکا نام اور اوس کے باپ دادا کا نام لکھنا چاہیے) اپنی ساری زمین جو فلان موضع مین فلان پرگنہ
مین واقع ہے مزارعت کی طور پر مجھ دی اوس زمین کا نام ونشان جس سے اوسکی شناخت ہو یہ ہے اور اوسکی
چارون حدین یہ ہین ایک حد فلان مقام سے ملی ہوئی ہے اور دوسری اور تیسری اور چوتھی اسیطرح فلان
فلان مقامون سے (یعنی چارون حدون کا حال لکھنا چاہیے جیسے دستور ہوتا ہے) تو نے یہ ساری زمین جس کے
حدین اس کتاب مین بیان ہوئین جو اوس زمین مین کوہ گھیری ہوئے ہین ہم اوسکی سارے حقوق کے یعنی پانی کا حصہ
اور بھرین اور نالیان مجھکو دی اور وہ زمین بالفعل صاف پیمبیدان ہے نہ اوس مین درخت ہین نہ کھیت ایک سال
کامل کے لیے جسکا شروع فلانے مہینے کے چاند دیکھتے ہی فلان سنہ سے ہوگا اور اوسکا تمام فلان مہینے کے فلان

سنہ کے تمام ہوتی ہے ہوگا اس شرط پر کہ مین مذکورہ بالا زمین مین جسکی حدود اور مقام اوپر بیان ہوئی
اس تمام سال مین جب چاہون جو زراعت کرون گیہون یا جو یا تل یا دھان یا کپاس یا باقلا - یا
چنا یا لوبیا یا سورہ یا کھیرے یا ککڑمی یا خربوزہ یا گاجر یا شلجم یا مولی یا پیاز یا لہسن یا ساگ یا سبل پھول وغیرہ
کی جو غلہ ہو جاڑے یا گرمی مین مگر تیری تخم سے ترکاری کا ہو یا خلے کا - سب تخم وغیرہ تیرے اور ہر ہی میرا
کام صرف محنت ہی اپنے ہاتھہ سے یا جس سے مین چاہون اپنے دوستون یا مزدورون سے اور بیل اور ہل میرے
طرف ہی مین زراعت کرونگا اور آباد کرونگا جسطرح سے نشو نما ہو اور درست کرونگا زمین کو اور ہل جوتون گا
اور گہاس صاف کرونگا اور جو کھیتی سینچنے کی محتاج ہو اوسکو سینچونگا اور جو کہاد کی محتاج ہی اوسکو کہاد دونگا
اور نہرین اور نالیین جو ضرور ہین اونکو کھود دونگا اور جو میوہ چننے کا ہی اوسکو چنونگا اور جو کاٹنے کا ہی
اوسکو کاٹونگا اور اوڑا کر صاف کرونگا مگر ان سب باتون پر جو خرچ ہو وہ تیرا ہی البتہ کام اور محنت میری طرف ہے اور
میری لوگون کی طرف تیری نہین ہے اس شرط پر کہ جو اللہ جل جلالہ ان سب کامون کے بعد اس مدت مین جسکا
اوپر ہوا شروع سے لیکر اخیر تک دلواوے اوس مین سے تین چوتہای زمین اور پانی اور بیج اور خرچی کے بدلے
تیری ہی - اور ایک چوتہائی میری میری زراعت اور کام اور محنت کی بدلے جو مین اپنی ہاتھہ سے کرونگا اور میرے
لوگ کرینگے یہ سب زمین جسکی حدین اس کتاب مین موجود ہین معہ تمام حقوق اور منافع کے تو نے مجھے وی اور
مین نے اوس سب پر قبضہ کیا فلان بن فلان بن فلان مہینے فلان سال سے اب یہ سب زمین معہ منافع اور حقوق میرے
قبضے مین آگئے مگر میری ملک نہین ہی اوس مین سے کوئی چیز اور نہ مجھے اوس زمین سی کسیکا دعوے یا مطالبہ ہی
مگر صرف کھیتی کرنیکا جسکا بیان اس کتاب مین ہی ایک ہی معین سال تک جسکا ذکر ہوا پھر اوس مدت گزرنے
کے بعد تیری زمین سب تجھکو ملے گی اور تیری قبضے مین جاوے گی اور تجھکو اختیار ہی کہ مدت گزرنے کے
بعد مجھی اوس زمین سے بیدخل کردے یا اوس شخص کو جو میری وجہ سی دخل رکھتا ہو اقرار کیا اس سب مضمون کا فلان
اور فلان نے (یہان پر دونو کے دستخط یا مہر چاہیے) اور اس کی دو نقلین لکھی جاوین گی (ایک تو زمین کے
مالک پاس رہیگی اور دوسری زمین لینے والے کے پاس)

ذکر اختلاف الفاظ المأثورة في المزارعة

بیان اون مختلف عبارتون کا جو مزارعت کے باب مین منقول ہین

عن ابن عون قال كان محمد يقول الارض عندي مثل مال المضاربة فما صلح في مال المضاربة صلح في الارض وما لم يصلح في مال المضاربة لم يصلح في الارض قال وكان لا يرى باسا ان يدفع ارضه كلها الى الاكار على ان يعمل فيها ببقره وغلمانه وعلى ان يعمل ببقره ولا ينفق شيئا حتى يكون النفقة كلها من نبات الارض ترجمہ ابن عون سے

روایت ہی محمد کہتے ہے زمین کا حال ایسا ہی جیسی مضاربت کا مال تو جو مضاربت کے مال مین جائز ہی وہ زمین مین بھی جائز ہے اور جو مضاربت کے مال مین درست نہین وہ زمین مین بھی درست نہین اور کہتے تھی میرے نزدیک کوئی قباحت نہین اگر کوئی شخص اپنی سب زمین کاشتکار کے حوالے کرے اس شرط پر کہ وہ خود اور اوس کے بچی بالے اور لوگ محنت کرین بیل بھی اوسی کی لیکن خرچہ اوسپر نہین وہ سب زمین والے کا ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دفع الی یھود خیبر نخل خیبر وارضھا علی ان یعملوھا من اموالھم وان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ما یخرج منھا ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیون کو وہان کے درخت سپرد کر دیے اور زمین بھی دیدی کہ تم محنت کرو اپنے خرچ سے اور جو کچھ پیدا ہو اوس مین سے آدھا ہمارا ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دفع الی یھود خیبر نخل خیبر وارضھا علی ان یعملوھا باموالھم وان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ثمرتھا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول کانت المزارع تکری علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لرب الارض ما علی الربیع الساقی من الزرع وطائفۃ من التبن لا ادری کذا ھو ترجمہ نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر کہتے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کھیت بٹائی پر دیے جاتے تھے اس شرط پر کہ جو پیداوار نیڈون پر ہوا اور کچھ گہانس جسکی مقدار مجھے معلوم نہین زمین کے مالک کو ملے **عن** عبدالرحمن بن الاسود قال کان عثمان یزرعان بالثلث والربع فان شرکھما وعلقمۃ والاسود یعلمان فلا یغیران ترجمہ عبدالرحمن بن اسود سے روایت ہی میری دونون چچا مزارعت کرتی تہے تہائی اور چوتہائی پر اور میرے اون دونون کا شریک تہا اور علقمہ اور اسود کو یہ بات معلوم تھی مگر وہ کچھ نہین کہتے **عن** سعید بن جبیر قال ابن عباس ان خیرما انتم صانعون ان تواجروا احدکم ارضہ بالذھب والورق ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی ابن عباس نے کہا بہتر ہے جو تم کرتی ہو کہ اپنی زمین کو سونے یا چاندی کے بدلے کرائے دیتے ہو **عن** ابراھیم وسعید بن جبیر انھما کانا لا یریان باسا باستیجار الارض البیضاء ترجمہ ابراہیم اور سعید بن جبیر بنجر زمین کو کرایہ پر دینا برا نہین سمجھتے تہے **عن** محمد قال لہ اعلم شریحا کان یقضی فی المضارب الا بقضائین کان ربھا قال المضارب بینتک علی مصیبۃ تعذر بھا وربما قال لصاحب المال بینتک ان امینک خان ھذا ولا فبیمینہ یا للہ ما خانک ترجمہ محمد نے کہا شریح (جو قاضی تہی کوفے مین) مضارب کے باب مین دو طرح سی حکم دیتے تہے کبھی تو مضارب کو کہتے تو گواہ لا اوس مصیبت پر جسکی وجہ سی تو معذور رہی (اور تاوان نہ دیناپڑے) اور کبھی صاحب مال کو کہتے تو گواہ لا اس بات پر کہ مضارب نے خیانت کی نہین تو اوس سے حلف لے اللہ تعالے

کی کہ اوس نے خیانت نہین کی عن سعید بن المسیب قال لا بأس باجارۃ الارض البیضاء بالذہب والفضۃ وقال واذا دفع رجل الی رجل مالا قراضا فاراد ان یکتب علیہ بذلک کتابا کتب ھذا کتاب کتبہ فلان بن فلان طوعا منہ فی صحۃ منہ وجواز امر لفلان ابن فلان انک دفعت الی مستہل شہر کذا من سنۃ کذا عشرۃ آلاف درہم وصحاحا واذا وزن سبعۃ قراضا علی تقوی اللہ فی السر والعلانیۃ وادآء الامانۃ علی ان اشتری بہا ما شئت منہا کلہ مما رای ان اشتریہ وان اصرفہا وما شئت منہا فیما رای ان اصرفہا فیہ من صنوف التجارات واخرج بما شئت منہا حیث شئت وابیع مما رای ان ابیعہ مما اشتریہ بنقد رایت ام بنسیئۃ وبعین رایت ام بغرض علی ان اعمل فی جمیع ذلک کلہ برای وارای فی ذلک من رایت وکل رزق اللہ فی ذلک من فضل ورجع بعد راس المال الذی دفعتہ المذکور الی المسلم الیہ فی ھذا الکتاب فھو بینی وبینک نصفین لک منہ النصف بحظ راس مالک ولی منہ النصف تاما یعملہ فیہ وما کان فیہ من وضیعۃ فعلی راس المال فقبضت منک ھذہ العشرۃ آلاف درہم الوضح الجیاد مستہل شہر کذا فی سنۃ کذا وصارت لک فی یدی مذ قراضا علی الشرط المشترط فی ھذا الکتاب اقر فلان وفلان واذا اراد ان لا یطلق ان یشتری ویبیع بالنسیئۃ کتب وقد نہیتنی ان اشتری وابیع بالنسیئۃ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا خالی زمین کو کرایہ پر دینا کچھ برا نہین سونے یا چاندی کے بدلے اور جو کوئی شخص کسے کو کچھ مال مضاربت کے طور پر دیوے ف جسکو قراض بھی کہتے ہین وہ یہ کہ روپیہ ایک کا ہو اور محنت دوسری کی اور نفع مین دونون شریک ہون ف پھر چاہے کہ نوشتہ کرلے اوسپر تو اس طور سے لکھی بھی وہ کتاب ہے جسکو فلان نے جو فلان کا بیٹا ہے لکھا ہے اپنی خوشی سے صحت اور جواز امر کی حالت مین فلان کے لیے جو فلان کا بیٹا ہے تو نے مجھکو دیے فلان مہینے فلان سنہ کے شروع ہوتی ہی دس ہزار درم جو کھرے اور چوکھی تہی ہر دس درم سات مثقال وزن کے بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ مین اللہ تعالی سے ڈرتا رہونگا ظاہر اور باطن اور امانت ادا کرونگا اور اس شرط پر کہ جو مال مین چاہونگا ان درہمون سے خرید کرونگا اور صرف کرونگا یعنے اور درہمون کو دینار دون سے بدلونگا) اور خرچ کرونگا جہان مناسب دیکھونگا جس تجارت مین چاہونگا اور جہان مناسب ہوگا وہان لیجاؤنگا اور جو مال مین خرید کرونگا اوسکو نقد یا اودھار جیسا مجھے مناسب معلوم ہوگا بیچونگا اور مال کے قیمت مین نقد پیسہ لونگا یا دوسرا مال لونگا ان سب باتون مین مین اپنے رائے کے مطابق عمل کرونگا اور جسکو چاہونگا اپنی طرف سے وکیل

کردونگا پھر جو اللہ تعالے نفع دی وہ اصل مال کے بعد جو تو نے مجھکو دیا ہی اور جسکا ذکر اس کتاب مین ہو چکا آدہون آدہ مجھ اور تجھ مین تقسیم ہوگا تجھ آدا نفع تیرے مال کے بدلے ملیگا اور مجھے آدا نفع میرے محنت کے بدلے ملے گا اگر تجارت مین کچھ نقصان ہو تو وہ تیرے مال کا ہوگا اس شرط پر یہہ دستخط کردم کہ جو کہے مین نے اپنے قبضہ مین کیی فلان مہینے کے شروع سے فلان سنہ مین اور یہہ مال بطور قراض (مضاربت) کے ان شرطون پر جو اس کتابہ مین مذکور ہوئین میرے ہاتھ مین آیا سبحات کا اور کیا فلان اور فلان نے۔ اگر صاحب مال کا یہہ ارادہ ہو کہ مضاربہ دوبارہ کا سودا نہ کری تو کتاب مین یون لکھے تو نے مجھکو منع کیا ہی اودا خرید و فروخت سے

شرکت عنان بین ثلثہ

تین دسیون مین شرکت عنان ہو تو اوسکا کاغذ کیونکر لکھا جاوے ف شرکت چار قسم پر ہے ایک شرکت مفاوضہ جب دو شخص مال شرکت اور تصرف اور دین مین برابر ہون اور اس شرکت مین ہر شخص دوسری کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی اور دوسری شرکت عنان جس مین صرف وکالت ہوتی ہی اور کفالت نہین ہوتی اور اس مین کبھی مال مین شرکت ہو اور بعض مال مین نہ ہو یا ایک کا مال زیادہ ہو اور دوسری کا کم لیکن نفع برابر ہو یا مال دونون کے برابر ہون اور نفع برابر نہ ہو یا خلاف جنس ہو ایک نے روپیہ دیا ہو دوسری نے اشرفیان ہر طرح درست ہی تیسری شرکت صنائع اور تقبل کہ دو کاری گر مثلاً دو درزی خواہ ایک درزی اور ایک زرگر اس شرط پر شریک ہون کہ دونون مشترک کام کیا کرین اور مزدوری جو کچھ ملے اوسکو دونون بانٹ لیا کرین برابر یا جس طرح چاہی مقرر کرین چوتھی شرکت وجوہ اوسکی صورت یہہ ہی کہ دو شخص بدون مال کے شریک ہون اس طرح کہ اپنی اپنی ساکھ لاوین اور بیچین اور اصل قیمت مالک کے حوالے کرکے جو کچھ نفع ہو وہ بانٹ لین هٰذَا مَا اشْتَرَكَا عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فِي صِحَّةٍ عُقُوْدِهِمْ وَجَوَازِ اُمُوْرِهِمْ اِشْتَرَكُوْا شَرِكَةَ عَنَانٍ لَا شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَهُمْ فِيْ ثَلَاثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ خَلَطُوْهَا جَمِيْعًا فَصَارَتْ هٰذِهِ الثَّلٰثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فِيْ اَيْدِيْهِمْ مَخْلُوْطَةً بِتَرْكَةٍ بَيْنَهُمْ اَثْلَاثًا عَلٰى اَنْ يَّعْمَلُوْا فِيْهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَيَشْتَرُوْنَ جَمِيْعًا بِذٰلِكَ وَبَيَاعُوْا وَمِنْهُ اِشْتَرٰى بَعْضُهُمْ بِالنَّقْدِ وَيَشْتَرُوْنَ بِالنَّسِيْئَةِ عَلَيْهِ مَا رَاَوْا اَنْ يَّشْتَرُوْا مِنْ اَنْوَاعِ التِّجَارَاتِ وَاَنْ يَّشْتَرِيَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰى حِدَةٍ دُوْنَ صَاحِبِهٖ بِذٰلِكَ وَمَا رَاٰى مِنْهُ مَا رَاٰى اِشْتَرٰى مِنْهُ بِالنَّقْدِ وَبِمَا رَاٰى اِشْتَرٰى عَلَيْهِ بِالنَّسِيْئَةِ يَعْمَلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مُجْتَمِعِيْنَ بِمَا رَاَوْا اَوْ يَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُنْفَرِدًا بِهٖ دُوْنَ صَاحِبِهٖ بِمَا رَاٰى جَائِزًا لِّكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ صَاحِبِهٖ وَفِيْمَا اجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ وَفِيْمَا انْفَرَدُوْا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ دُوْنَ الْاٰخَرِيْنَ ضَامِنٌ لِّكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ قَلِيْلٍ وَّمِنْ كَثِيْرٍ فَهُوَ كَاَزِمٍ لِّكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ صَاحِبِهٖ وَهُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا

وَمَا رَزَقَ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ مِنْ فَضْلٍ فَهُمْ عَلٰى رَأْسِ مَالِهِمْ اَلْمُسَمّٰى مُبْتَلِعُهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ
فَهُمْ بِهٖ اَثْلَاثًا فِيمَا كَانَ فِي ذٰلِكَ مِنْ وَضِيعَةٍ فِي تِجَارَةٍ فَهُمْ عَلَيْهِمْ اَثْلَاثًا عَلٰى قَدْرِ رُءُوسِ
اَمْوَالِهِمْ وَقَدْ كُتِبَ لَهُمْ هٰذَا الْكِتَابُ ثَلٰثُ نُسَخٍ مُتَسَاوِيَاتٍ بِاَلْفَاظٍ وَاحِدَةٍ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ
فُلَانٍ وَّ فُلَانٍ وَّ فُلَانٍ وَّاحِدَةٌ مِّنْهَا لَهٗ اَقَرُّوْا اَنَّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جس مین
بیان ہے فلان اور فلان اور فلان کے شرکت کا اونکی حالت صحت اور درستی حواس اور جواز امر مین یہ تینون شخص شریک
ہوئے ہین عنان کے طور پر نہ مفاوضہ کے طور پر تیس ہزار درم مین جو سب کے سب عمدہ اور کھرے ہین
ہر دس درم سات مثقال وزن کے ہین اور ہر ایک شخص کے دس ہزار درم ہین ان سب کو تینون نے کے ہاتھ مین بھی
سب درم ملے جلے ہین ہر ایک کے ہاتھ مین ایک تہائی حصہ اس شرط پر کہ سب محنت کرین اللہ سے ڈر کر اور ہر ایک
دوسری کی امانت ادا کرنے کے نیت سے اور سب ملکر خریدا کرین مال کو اور جس مال کو چاہین نقد خریدین اور جس کو
چاہین قرض خریدین اور جس قسم کی چاہین تجارت کرین اور ہر ایک شخص ان تینون مین سے بے دوسری کے
شرکت کے جو چاہے خریدے سے نقد یا ادھار اس سب رقم مین تینون شریک ملکر ایک ساتھ معاملہ کرین یا ہر ایک
تنہا ہو کر معاملہ کرے سے جو معاملہ سب ملکر کرین وہ سب پر لازم اور نافذ ہوگا کرنے والے پر بھی اور اوس کے
دونو ساتھیون پر اور جو کوئی اکیلا کرے سے وہ بھی اوس کے اوپر اور اوس کے دونو ساتھیون پر لازم ہوگا غرض کہ
ہر معاملہ تھوڑا ہو یا بہت وہ سب پر نافذ ہوگا خواہ ایک کا کیا ہوا ہو یا سب کا کیا ہوا اسپر جو اللہ تعالیٰ نفع دیوے
وہ بموجب راس المال کے تین حصے کر کے سب شریکون پر تقسیم ہوگا اور جو اوس مین نقصان ہو وہ سب پر ہوگا تہائی
تہائی بموجب راس المال کے اس کتاب کے تین نسخہ لکھی گئی اور ایک ایک نسخہ ایکایکی عبارت اور لفظون کا ہر ایک
شریک کو دیا گیا کہ بطور سند کے اپنے پاس رکھی سب بات پر اقرار کیا فلانے اور فلانے اور فلانے نے یعنے
تینون شریکون نے شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَ اَرْبَعَةٍ عَلٰى مَذْهَبِ مَنْ يُّجِيْزُهَا قَالَ اللّٰهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ شرکت مفاوضہ چار آدمیون مین جو اوسکو جائز رکھتا ہے
قرار پاوے تو اوسکی کتاب کیونکر لکھی جاوے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو پورا کرو عقدون کو هٰذَا مَا
اشْتَرَكَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ بَيْنَهُمْ شَرِكَةً مُفَاوَضَةً فِيْ رَأْسِ مَالٍ جَمَعُوْهُ بَيْنَهُمْ
مِنْ جِنْسٍ وَّاحِدٍ وَّنَقْدٍ وَّاحِدٍ وَّخَلَطُوْهُ وَصَارَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ مُمْتَزِجًا لَا يُعْرَفُ بَعْضُهٗ مِنْ بَعْضٍ
وَمَالُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَحْدَهٗ سَوَاءٌ عَلٰى اَنْ يَّعْمَلُوْا فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَفِيْ كُلِّ قَلِيْلٍ وَّكَثِيْرٍ
سِوَاهُ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ وَالْمُتَاجَرَاتِ نَقْدًا وَّنَسِيْئَةً بَيْعًا وَّشِرَاءً فِيْ جَمِيْعِ الْمُعَامَلَاتِ وَفِيْ كُلِّ مَا
يَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ مُجْتَمِعَيْنِ بِمَا رَاَوْا وَيَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰى انْفِرَادِهٖ بِكُلِّ مَا رَاٰى وَ

حاشیہ ۱۲ منہ

ARCHIVE
http://Archivebeta.Sakhrit.com

كُلُّ مَا بَدَا لَهُ جَازَ أَمْرُهُ فِي ذَلِكَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَلَى أَنَّهُ كُلُّ مَا لَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى
هَذِهِ التَّرِكَةِ الْمُوصَى فِيهَا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ مِنْ دَيْنٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ
أَصْحَابِهِ السَّمِّيِّينَ مَعَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَعَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ فِي هَذِهِ التَّرِكَةِ السَّمَاءُ فِيهَا
وَمَا رَزَقَ اللَّهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيهَا عَلَى حِدَتِهِ مِنْ فَضْلٍ وَرِزْقٍ فَهُوَ بَيْنَهُمْ جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ وَمَا
كَانَ فِيهَا مِنْ تَقِيصَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَهُمْ وَقَدْ جَعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَ
فُلَانٍ وَفُلَانٍ كُلُّهُمْ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ السَّمِّيِّينَ فِي هَذَا الْكِتَابِ مَعَهُ وَكِيلَهُ فِي الْمُطَالَبَةِ بِكُلِّ حَقٍّ
هُوَ لَهُ وَالْخُصُومَةِ فِيهِ وَقَبْضِهِ وَفِي خُصُومَةِ كُلِّ مَنْ عَرَضَ بِخُصُومَةٍ وَكُلِّ مَنْ يُطَالِبُهُ بِحَقٍّ
وَجَعَلَهُ وَصِيَّهُ فِي تَرِكَتِهِ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ وَفِي قَضَاءِ دُيُونِهِ وَإِنْفَاذِ وَصَايَاهُ وَقَبِلَ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا جَعَلَ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ أَمْرَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَ
فُلَانٍ ترجمہ یہ وہ کتاب ہی جس کے رو سے فلان اور فلان اور فلان اور فلان بطور مفاوضہ کے شریک ہوئے
اوس راس المال مین جسکو سب نے جمع کیا تہا ایک ہی قسم کا ایک ہی سکہ کا اور اوسکو ملا دیا اور سب کے قبضے مین ملکر
گیا اب کسی کا حصہ پہچانا نہین جاتا اور سب کا مال اور حصہ برابر ہے اس شرط پر کہ سب ملکر محنت کرین اور اوسمین اور اوس کے
سوا مین قلیل ہو یا کثیر ہر طرح کے معاملے نقد ہون یا ادہار خرید و فروخت کے جو لوگ کیا کرتے ہین سب ملکر یا
الگ الگ مگر ہر ایک کا معاملہ اوس کے سب شریکون پر جائز اور نافذ ہی اور جو اس شرکت کے رو سے کسی شریک پر
حق یا دین لازم ہو تو وہ ہر ایک پر لازم ہی جسکا نام اس کتاب مین ہی اور جو اسد دیوے سب کو یا ایک کو نفع یا بچوت وہ
سب مین برابر تقسیم ہوگی اور جو نقصان ہوگا وہ بہی سب پر ہوگا برابر برابر اور ان چارون شخصون مین سے ہر ایک
نے دوسری کو اپنے ساتہیون مین سے جسکی نام اس کتاب مین لکہی ہین اپنا وکیل کیا ہر ایک حقکے مطالبے کے لیے
اور خصومت کرنی کے لیے اور قبض الوصول کرنی کے لیے اور جو کوئی اوس سے خصومت کرے اوس کے جواب دہی
کرنے کے لیے یا کچہہ مطالبہ کرے اوسکا جواب دینے کے لیے اور اوسکو وصی کیا اپنا اوس شرکت مین اپنی مرنے کے بعد
اپنے قرضون کے ادا کرنے کے لیے اور وصیتون پوری کرنے کے لیے اور ہر ایک نے ان چارون مین سے دوسری کی سب
کام قبول کیے جو اوسکو دیے گئے اقرار کیا ان سب باتون پر فلان اور فلان اور فلان اور فلان نے

باب شرکۃ الابدان

شرکت الابدان (یعنی شرکۃ الصنائع جسکے معنی اوپر گزرے) کے بیان مین عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ
أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَلَا عَمَّارٌ بِشَيْءٍ ترجمہ عبد اللہ سے
روایت ہی بدر کی لڑائی کے روز مین اور عمار اور سعد شریک ہوئے (کہ جو کچہہ ہمکو ملیگا مال یا قیدی وہ سب
ملکر بانٹ لینگے) تو سعد دو بندی پکڑ کر لائے اور مجہکو اور عمار کو کچہہ نہ ملا عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عَبْدَيْنِ مُتَفَاوِضَيْنِ

کَاتَبَ اَحَدُهُمَا کَاتَبَ اِذَا کَانَا مُتَفَاوِضَیْنِ یَقْضِیْ لَهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ ترجمہ زہری نے کہا دو
غلام شریک ہون وضہ کے طور پر پھر ایک کتابت کرے اونہون نے کہا جائز ہے اور کریگا ایکدوسرے
کیلئے **تفریق** الشُّرَکَاءِ عَنْ شَرِکَتِهِمْ حصہ دارون کی شرکت چھوٹنے کا بیان **هٰذَا**
کِتَابُ کَتَبَهٗ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ بَیْنَهُمْ وَاَقَرَّ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ لِکُلِّ وَاحِدٍ
مِّنْ اَصْحَابِهٖ اَنَّهٗ مَعَهٗ فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ بِجَمِیْعِ مَا فِیْهِ فِیْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَجَوَازٍ مِّنْ اَمْرِهٖ اَنَّهٗ جَرَتْ
بَیْنَنَا مُعَامَلَةٌ وَّ مُتَاجَرَاتٌ وَّ اَشْرِیَةٌ وَّ بُیُوْعٌ وَّ خُلْطَةٌ وَّ شَرِکَةٌ فِیْ اَمْوَالٍ وَّ فِیْ اَنْوَاعٍ
مِّنَ الْمُعَامَلَاتِ وَ قُرُوْضٌ وَّ مُضَارَبَاتٌ وَّ وَدَائِعُ وَ اَمَانَاتٌ وَّ سَفَاتِجُ وَ مُضَارَبَاتٌ وَّ عَوَارِیُ
وَّ دُیُوْنٌ وَّ اِجَارَاتٌ وَّ مُزَارَعَاتٌ وَّ مُوَاکَرَاتٌ وَّ اِنَّا تَرَاضَیْنَا قَضَیْنَا عَلَی التَّرَاضِیْ مِنَّا جَمِیْعًا بِمَا
فَعَلْنَا جَمِیْعًا مَا کَانَ بَیْنَنَا مِنْ کُلِّ شَرِکَةٍ وَّ مِنْ کُلِّ مُخَالَطَةٍ کَانَتْ جَرَتْ بَیْنَنَا فِیْ نَوْعٍ مِّنَ
الْاَمْوَالِ وَ الْمُعَامَلَاتِ وَ فَسَخْنَا ذٰلِکَ کُلَّهٗ فِیْ جَمِیْعِ الْاَنْوَاعِ وَ الْاَصْنَافِ وَ بَیَّنَّا ذٰلِکَ کُلَّهٗ
نَوْعًا نَوْعًا وَ عَلِمْنَا مَبْلَغَهٗ وَ مُنْتَهَاهُ وَ عَرَفْنَاهُ عَلٰی حَقِّهٖ وَ صِدْقِهٖ فَاسْتَوْفٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا
حَقَّهٗ مِنْ ذٰلِکَ اَجْمَعَ وَ صَارَ فِیْ یَدِهٖ فَلَمْ یَبْقَ لِاَحَدٍ وَّاحِدٍ مِّنَّا قِبَلَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ
مِنْ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ وَ لَا قِبَلَ اَحَدٍ بِسَبَبِهٖ وَ لَا بِاَسْبَابِهٖ حَقٌّ وَّ لَا دَعْوٰی وَ لَا خَلِیْطَةٌ مَعَهٗ لِاَنَّ
کُلَّ وَاحِدٍ مِّنَّا قَدِ اسْتَوْفٰی فِیْ جَمِیْعِ حَقِّهٖ وَ جَمِیْعِ مَا کَانَ لَهٗ مِنْ جَمِیْعِ ذٰلِکَ کُلِّهٖ وَ صَارَ فِیْ یَدِهٖ
مِنْ ذٰلِکَ اَقَرَّ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ ترجمہ یہ تحریر کیا ہے فلان اور فلان اور فلان اور
فلان نے اور ہر ایک نے اقرار کیا ہے اون مین سے اپنے دوسرے ساتھیون کے لیے جسکا نام لیا گیا اس کتاب
مین اس ساری نوشتے کا اپنی صحت اور تندرستی اور جواز امر کی حالت مین کہ ہم چارون مین معاملات اور تجارتین
اور خرید و فروخت اور ملاپ اور شرکتین ہر طرح کے اموال اور ہر طرح کی معاملات اور قرضون اور صرفون اور امانتون
اور ہنڈیون اور مضاربتون اور عاریتون اور قرضون اور اجارون اور مزارعتون اور کرایون مین جاری
تھین اب ہم نے اپنی رضامندی سے سب نے اس کو توڑ دیا ہر ایک شرکت اور ملاپ کو جو ہر ایک مال اور معاملے مین
اب تک جاری تھی سب کو ہم نے فسخ کیا ہر ایک قسم کو اور ہر ایک قسم کو ہم نے بیان کر دیا الگ الگ اوسکی حد اور مقدار
کو اور جو صحیح اور صحیح تھا اوسکو دریافت کر لیا اور ہر ایک نے اپنا حق پورا بھر پایا اپنے قبضے مین کر لیا اب ہم مین سے
کسی کو کسی ساتھی کیطرف جسکا نام اس کتاب مین ہے یا اوسکی وجہ سے یا اوس کے نام سے دوسری کیطرف کوئی دعوی
اور مطالبہ نہین ہے کیونکہ ہر ایک نے اپنا حق جو کچھ تھا پورا پا لیا اور اپنے ہاتھ مین کر لیا اقرار کیا اسکا فلان اور فلان اور فلان
اور فلان نے **تفریق** الزَّوْجَیْنِ عَنْ مُرَاوَحَتِهِمَا خصم اور جورو نکاح سے جدا ہونے کو لکھا نوشتہ کردین **قَالَ**

اللہ تبارک وتعالیٰ ولا یحل لکم ان تاخذوا مما اتیتموھن شیئا الا ان یخافا الا یقیما
حدود اللہ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہ فرمایا اللہ نے
تم کو درست نہیں عورتوں سے پھیر لینا اپنا دیا ہوا مگر جب دونوں ڈریں کہ اللہ کے قاعدے ٹھیک نہ رکھ سکیں گے
پھر جب ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ دیکر اپنی کو چھڑا لیوے ھذا کتاب کتبتہ فلانۃ
بنت فلان بن فلان فی صحۃ منھا وجواز امر لفلان بن فلان بن فلان انی کنت
زوجۃ لک وکنت دخلت بی فاقضیت الی ثم رانی کرھت صحبتک واحببت مفارقتک
عن غیر اضرار منک بی ولا سعی منی فی فراقک فانت بریء علیک وانی سألتک عند ما خفنا ان
لا یقیم حدود اللہ ان تخلعنی فتبینی منک بتطلیقۃ بجمیع ما لی علیک من صداقی وھو
کذا وکذا دینارا اشھد اقل وبکذا وکذا دینارا اشھد اقل وکذا دینارا اشھد اقل فاعطیتکھا علی ذلک
سوی ما فی صداقی ففعلت الذی سألتک منہ فطلقتنی تطلیقۃ بائنۃ بجمیع ما کان
بقی لی علیک من صداقی المسمی مبلغہ فی ھذا الکتاب وبالدنانیر المسماۃ فیہ سوی ذلک
فقبلت ذلک منک مشافھۃ عند مخاطبتک ایای بہ وکتابۃ علی قبولک من
قبل تصادرنا عن مطلقنا ذلک ودفعت الیک جمیع ھذہ الدنانیر المسمی مبلغھا فی
ھذا الکتاب الذی خالعتنی علیھا وافیۃ سوی ما فی صداقی فصرت بانشذتک
مالکۃ لامری بھذا الخلع الموصوف امرہ فی ھذا الکتاب فلا سبیل لک علی ولا مطالبۃ
ولا رجعۃ وقد قبضت منک جمیع ما یجب لمثلی ما دمت فی عدتہ منک وجمیع ما احتاج الیہ مما
یجب للمطلقۃ التی تکون فی مثل حالی علی زوجھا الذی یکون فی مثل حالک فلم یبق لکل واحد
منا قبل صاحبہ حق ولا دعوی ولا طلبۃ فکل ما ادعی واحد منا قبل صاحبہ من حق او من
دعوی او من طلبۃ بوجہ من الوجوہ فھو فی جمیع دعواہ مبطل وصاحبہ من ذلک اجمع
برئ قد قبل کل واحد منا کل ما اقر لہ بہ صاحبہ وکل ما ابرأہ منہ بما وصفت فی
ھذا الکتاب مشافھۃ عند مخاطبتہ ایاہ قبل تصادرنا عن منطقنا وافترقنا عن مجلسنا
الذی جری بیننا فیہ اقرت فلانۃ وفلان سر جمیعہ یہ کتاب ہے جسکو لکھا فلانی عورت نے جو بیٹی ہے
فلان شخص کی اور وہ بیاہی ہے فلان شخص کا اپنی حالت صحت اور جواز تصرف میں فلان شخص کے لیے جو فلانی
کا بیٹا ہے کہا میں تیری بی بی تھی اور تو نے مجھ سے صحبت کی تھی اور دخول کیا تھا پھر مجھ میں تیری صحبت بری معلوم
ہوئی اور میں نے تجھ سے جدا ہونا پسند کیا تو نے مجھ کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچایا نہ میرے حق کو جو تجھ پر واجب تھا

تو نے رد کیا اور میں نے تجھ سے درخواست کی جب ہم کو ڈر ہوا کہ ہم اللہ کے حدود پر قائم نہ رکھ سکیں گے کہ تو مجھ سے خلع کر لے اور مجھ ایک طلاق بائن دیدے اوس سب مہر کے بدلے میں جو میرا تیری ذمہ پر ہے اور وہ اتنی اتنی دینار ہیں کہ اتنے مثقال کے اور اتنی دینار کہ اتنے مثقال کے اور جو میں نے تجھکو دیا ہے سوا میری مہر کے پھر تو نے میری درخواست قبول کی اور مجھے ایک طلاق بائن دیا اوس سب مہر کے بدلے جو میرا تجھ پر باقی تھا اور جسکی تعداد اس کتاب میں لکھی ہے اور اون دینار دن کے بدلی جنکی تعداد اوپر بیان ہوئی سوا مہر کے پھر میں نے یہ قبول کیا تیری سامنی جب تو میری طرف مخاطب تھا اور میں تیری بات کا جواب دیتی تھی قبل اسبات کے کہ ہم اس گفتگو سے فارغ ہوں اور میں نے دیدی تجھے وہ سب دینار جنکی تعداد اوپر مذکور ہوئی ہیں کتابہ میں جنکے بدلے تو نے خلع کیا پوری پوری مہر کے سواب میں تجھ سے بائن (جدا) ہوگئی اور اپنی رضی کی اپنا مالک ہوئی بوجہ اس خلع کے جسکا ذکر اوپر ہوا اب تیرا مجھپر کچھ حق نہیں نہ کچھ مطالبہ ہے نہ تجھے رجوع کا اختیار ہے (یعنی طلاق رجعی نہیں ہے کہ پھر اگر چاہے تو مجھے بی بی بنالے بلکہ بائن ہے) اور میں نے تجھ سے لی لیی سب وہ حقوق جو میری مثل عورت کے ہوتی ہیں جبتک میں تیری عدت میں رہوں (یعنی نفقہ عدت وغیرہ) اور ساری وہ چیزیں میں نے پھر لیں جو مانند میری طلاق والی عورت کے لیی درکار ہوتیں ہیں اور دنیا ہوتیں ہیں خاوند کو مانند تیرے اب کسی کو ہم میں سے دوسرے کیطرف کوئی حق یا دعوی یا مطالبہ باقی نہیں اگر کوئی ہم میں سے دوسری پر کسیطرح کا حق یا دعوی یا مطالبہ کسی طور کا ہو پیش کرے تو اوسکا سب دعوی باطل ہے اور جیسہ دعوی کیا وہ بالکل بری ہے ہم میں سے ہر ایک نے اپنی ساتھی کا اقرار اور اوسکا ابرا (یعنی بری کرنا) قبول کیا جسکا ذکر اوس کتاب میں ہوا دو بدو سوال جواب کیوقت قبل اسبات کے کہ ہم اس گفتگو سے فارغ ہوں یا اس مجلس سے اوٹھ کھڑے ہوں جہان یہ اقرار ہوئے ہیں خاوند اور جورو کے طرفسے یعنی ہمارے دونوں کی بیچ میں **الکتابۃ** غلام یا لونڈی کو مکاتب کرنا جسکی تفسیر آگے آتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا یعنی جو غلام یا لونڈیاں مکاتب ہونا چاہتی ہیں تو مکاتب کردو اونکو اگر تم جانو کہ وہ اس لائق ہیں۔ جب مکاتب کرے تو یہ اقرار نامہ لکھے **ھٰذَا کِتَابٌ**

فلان

كَتَبَهٗ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فِيْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَجَوَازٍ اَمْرٍ لِفَتَاهُ الثُّوْبِيِّ الَّذِيْ يُسَمّٰى فُلَانًا وَّهُوَ يَوْمَئِذٍ
فِيْ مِلْكِهٖ وَيَدِهٖ اِنَّ كَاتَبْتُكَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ مِّنْ ضَرْبِ جِيَادٍ وَّزْنُ سَبْعَةٍ مُّجَمَّعَةٍ عَلَيْكَ سِتَّ
سِنِيْنَ مُتَوَالِيَاتٍ اَوَّلُهَا مُسْتَهَلُّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلٰى اَنْ تَدْفَعَ اِلَيَّ هٰذَا الْمَالَ الْمُسَمّٰى
مَبْلَغَهٗ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ نُجُوْمِهَا فَاَنْتَ حُرٌّ مِمَّا لَكَ مَالُ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتَاكَ وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ فَاِنْ اَخْلَلْتَ
شَيْئًا مِّنْهُ عَنْ مَحِلِّهٖ بَطَلَتِ الْكِتَابَةُ وَكُنْتَ رَقِيْقًا كَمَا كُنْتَ وَقَدْ قَبِلْتُ مُكَاتَبَتَكَ

عَلَيْهِ عَلَى الشُّرُوطِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ
مَجْلِسِنَا الَّذِي جَرَى بَيْنَنَا ذٰلِكَ فِيهِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ ترجمہ یہ وہ کتاب ہی جسکو لکھا فلان شخص نے
جو فلان کا بیٹا ہی اپنی حالت صحت اور جواز تصرف مین اپنی غلام کے لیے جو نوبہ (ایک ملک ہی) کا رہنی والا
ہے اور جسکا نام یہ ہی اور وہ آجتک میری ملک اور تصرف مین ہی کیا یہ بات مین نی تجھکو مکاتب کیا تین ہزار
درم پر جو پوری ہون اور کھری وزن سبعہ کے (یعنی ہر درم سات مثقال کے ہون) اور ادا کیجاوین قسط
قسط کرکے چھ سال مین لگاتار پہلی قسط فلانے مہینے کے فلانے سال مین چاندی دیکھتی ہی بجاوے اگر یہ روپیہ
جسکے تعداد اوپر مذکور ہوئی تو مجھکو برابر قسطون مین پہونچاوے تو تو آزاد ہی اور تیری لیی وہ سب باتین ہونگی
جو آزادون کے لیی ہین اور تجھپر وہ باتین سب لازم ہونگی جو آزادون پر ہین اگر تو نے اسمین خلل کیا اور وقت پر
نہ پہونچایا تو کتابت باطل ہوگی اور تو پھر غلام ہوجاویگا اور مین نے تیری کتابت قبول کی ان شرطون پر جنکا
ذکر اس کتاب مین ہوا قبل اسکے کہ ہم اپنی گفتگو سے فارغ ہون یا اپنی مجلس سے جدا ہون جس مین یہ اقرار ہوا
فلان اور فلان کیطرف سے تدبیر غلام یا لونڈی کو مدبر کرنا (جسکی تفسیر آگے آتی ہی) جب مدبر کرے تو
یہ اقرار کرے هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ لِفَتَاهُ الصَّقْلِيِّ الْخَبَّازِ الطَّبَّاخِ
الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي مُلْكِهِ وَيَدِهِ اِنِّي دَبَّرْتُكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَاءَ
ثَوَابِهِ فَاَنْتَ حُرٌّ بَعْدَ مَوْتِي لَا سَبِيلَ لِاَحَدٍ عَلَيْكَ بَعْدَ وَفَاتِي اِلَّا سَبِيلَ الْوَلَاءِ فَاِنَّهُ لِي وَ
لِعَقِبِي مِنْ بَعْدِي اَقَرَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِجَمِيعِ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازٍ
اَمْرٍ مِنْهُ بَعْدَ اَنْ قُرِئَ ذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَيْهِ بِمَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ الْمُسَمِّينَ فِيهِ فَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهُ قَدْ
سَمِعَهُ وَفَهِمَهُ وَعَرَفَهُ وَاَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ثُمَّ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الشُّهُودِ
عَلَيْهِ اَقَرَّ فُلَانُ بْنُ الصَّقْلِيِّ الطَّبَّاخِ فِي صِحَّةٍ مِنْ عَقْلِهِ وَبَدَنِهِ اَنَّ جَمِيعَ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ
حَقٌّ عَلَى مَا سُمِّيَ وَوُصِفَ فِيهِ ترجمہ یہ کتاب ہی جسکو لکھا فلان شخص نے جو بیٹا ہی فلانی کا اپنے غلام کے
لیی جو صیقل گر ہی یا نان بائی یا باورچی اور جسکا نام یہ ہی اور وہ آجتک اوس کی ملک اور تصرف مین ہے
کیا یہ مینی تجھکو مدبر کیا خاص اللہ کے واسطے اور ثواب کی امید سے تو تو آزاد ہے میرے مرنے کے بعد کسی کا
اختیار نہین تجھپر میرے مرنے کے بعد مگر ولاء کے لیے وہ میری ہی اور میری اولاد کے اقرار کیا فلان بن فلان
نے اوسکا جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہی اپنی خوشی سی صحت اور جواز تصرف کیحالتمین جب یہ کتاب پڑہی گئی
گواہون کے سامنے جنکا نام اس کتاب مین ہی تو اوس نے اقرار کیا کہ مین نے اس کتاب کو سنا اور سمجھا اور پہچانا اور مین
گواہ کرتا ہون اللہ کو اسپر اور اللہ کافی ہی گواہی کے لیے پھر وہ گواہ جو حاضر ہین اقرار کیا فلانے صیقل گر

یا باوجہی نے اپنی صحت عقل اور بدن کی حالت مین کہ جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہے وہ سب حق ہی جیسا لکھا ہے
اور بیان کیا گیا عتق آزاد کرنا۔ جب غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو یون لکھدیوے هذا کتاب

كتبه فلان بن فلان طوعا في صحة منه وجواز امر وذلك في شهر كذا من سنة كذا
لفتاه الرومي الذي يسمى فلان وهو يومئذ في ملكه ويكره اني اعتقته تقربا الى
الله عز وجل وابتغاء لجزيل ثوابه عتقا بتا لا مستوبية فيه ولا رجعة لي عليك فانت حر
لوجه الله والدار الاخرة لا سبيل لي ولا لاحد عليك الا الولاء فانه لي ولعصبتي من بعدي

ترجمہ یہ وہ کتاب ہی جسکو لکھا فلان اور فلان نے اپنے خوشی سی حالت اور جواز تصرف مین فلان مہینے اور فلانی
سال مین اپنی رومی غلام کے لیے جسکا نام یہہ ہی اور وہ آج تک اوس کے ملک اور تصرف مین ہی کہ مین نے
تجھکو آزاد کیا اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیی اور اوسکا بڑا ثواب چاہنی کی لیے آزادی قطعی جس مین کوئی
شرط نہین نہ رجوع کا حق ہے اب تو آزاد ہی اللہ کیواسطے اور آخرت کی ثواب کی لیی میرا تجھپر کچھ اختیار نہین اور
نہ اور کسی کا مگر ولا کے لیی وہ میری ہی اور میری وارثون کی میرے بعد۔ تمام ہوئی وہ روایت جو شیخ کی پاس تھی)

كتاب المحاربة کتاب لڑائی کی

عرینہ اللہم خون کرنیکی حرمت عرنی

انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال امرت ان اقاتل المشركين حتى يشهدوا
ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فاذا شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله وصلوا صلاتنا واستقبلوا قبلتنا واكلوا ذبيحتنا فقد حرمت علينا دماؤهم
واموالهم الا بحقها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھی حکم ہوا
مشرکون سی لڑنیکا جبتک وہ گواہی نہین اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے اور بیشک حضرت
محمد رسول اللہ اوسکا بندی ہین اور اوس کے بھیجے ہوئے ہین اور نماز پڑہین ہماری نماز کیطرح اور ہمارے
قبلے کیطرف منہ کرین نماز مین اور ہماری ذبح کی ہوئے جانور کہاوین جب یہ سب باتین کرنے لگین تو ہمپر حرام
ہوگئی اون کے خون اور مال مگر کسی حقکی بدلے (یعنی حدیا قصاص مین۔ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جبتک کافر کسی
ملک کے ایمان قبول نہ کرین اوسوقت تک اون کی جان اور مال محفوظ نہین ہر ایک مسلمان اون کو قتل کرسکتا ہی اون
کا مال لوٹ کرلاسکتا ہے) عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امرت ان
اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا شهدوا ان لا اله
الا الله وان محمدا رسول الله واستقبلوا قبلتنا واكلوا ذبيحتنا وصلوا صلاتنا فقد
حرمت علينا دماؤهم واموالهم الا بحقها لهم ما للمسلمين وعليهم ما على المسلمين ترجمہ یہی اوپر

گزرا اتنا زیادہ ہی کہ اون کے لیی ہی جو مسلمانون کی لیی اور اون پر ہی جو مسلمانون پر ہے عن میمون بن سیاہ انہ سال انس بن مالک قال ابا حمزۃ ما یحرم دمہ المسلم وماله فقال من شهد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واستقبل قبلتنا وصلی صلوتنا واکل ذبیحتنا فهو مسلم له ما للمسلمین وعلیه ما علی المسلمین ترجمہ میمون بن سیاہ نے انس بن مالک سی پوچھا ابا حمزہ مسلمان کی خون اور مال کو کیا چیز حرم کرتی ہی اونہون نے کہا جو شخص گواہی دیوے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق عبادت کے نہین اور حضرت محمد صلعم اللہ کی بھیجی ہوئے ہین اور ہمارے قبلہ کیطرف منھ کرے اور ہماری طرح نماز پڑہے اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کہاوے تو وہ مسلمان ہی اوس کے لیے ہین وہ سب حق جو مسلمانون کے لیی ہین اور اوسپر ہین وہ سب حق جو مسلمانون پر ہین عن انس بن مالک قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب فقال عمر یا ابا بکر کیف تقاتل العرب فقال ابو بکر انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ واللہ لو منعونی عناقا کانوا یعطونها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتهم علیه قال عمر فما هو الا رایت ان قد شرح اللہ صدر ابی بکر فعلمت انه الحق ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو بعضی عرب اسلام سی پھر گئی حضرت عمر رضہ نے کہا اے ابو بکر تم عربون سے کیونکر لڑوگے (حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہین) ابو بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مجھی حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا جبتک وہ گواہی دین اسبات کی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا اللہ کے اور مین اللہ کا بھیجا ہوا ہون اور نماز پڑہین اور زکوۃ دیوین قسم خدا کی اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہ دین گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تہے تو مین اون سی لڑونگا حضرت عمر رضہ نے کہا جب مین نی ابو بکر کی راے کھلی کھلی دیکھی تو مینے جانا کہ یہی حق ہے ف اسحدیث سی باطل ہوگیا خیال اون جاہلون کا جو کہتے ہین فقط لا الہ الا اللہ پر یقین کرنا اسلام کے لیی کافی ہے اگرچہ وہ پیغمبرون کو نہ مانے قرآن کو نہ مانے قیامت کو نہ مانے فرشتون کو نہ مانے جس حدیث مین یہ بات آئی ہی کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے وہ جنت مین جاویگا اوس سی مراد یہی ہے کہ اور عقاید اور اصول اسلام کو مان کر صدق دل سے توحید پر عقیدہ رکھی عن ابی هریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر وکفر من کفر من العرب قال عمر لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی ماله ونفسه الا بحقه وحسابه علی اللہ قال

ابْنُ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا
يُؤَدُّونَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ
اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہوگئی تو حضرت عمر نی ابوبکر سے
کہا تم کیونکر لڑوگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سی لڑنیکا جبتک وہ لآالہ الا اللہ
کہین پھر جس نے لآالہ الا اللہ کہا اوس نے بچا لیا مجھ سے اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کی وجہ سے (جیسی حد
یا قصاص مین) اور حساب اوسکا اللہ پر ہے (کہ وہ سچی دل سے کہتا ہے یا صرف زبان سی) ابوبکر نے کہا قسم خدا
کی مین تو لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوۃ مین (مثلاً نماز پڑہی زکوۃ نہ دیوے یعنی ایک فرض
کا بھی انکار کرے تو وہ کافر ہی) اس لیے کہ زکوۃ مال کا حق ہی قسم خدا کی اگر رسی (جس سی) اونٹ باندہتے مین) نہ
دین گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھی تو مین اون سے لڑونگا اوس کے نہ دینی پر حضرت عمر نی کہا
قسم خدا کی کچھ نہ تھا مگر اللہ نے ابوبکر کے سینہ کو کھول دیا لڑنی کی اوسوقت مجھے معلوم ہوا کہ یہی حق ہے عن
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَتِ الرِّدَّةُ
قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ أَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
وَاللّٰهِ لَا أُفَرِّقُ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَلَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَذَكَرَ مَعْنَاهُ فَرَأَيْتُ ذٰلِكَ رُشْدًا
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سی لڑنیکا یہانتک کہ وہ
لآالہ الا اللہ کہین پھر جب اونہون نی یہ کہا تو بچا لیا مجھ سے اپنی جانون اور مالون کو مگر کسی حق کی وجہ سے
اور حساب اونکا اللہ کے پاس ہوگا جب عرب کے لوگ مرتد ہوگئے تو حضرت عمر نے ابوبکر سے کہا کیا تم اون سے
لڑتے ہو اور مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسا سنا وہ کہنی لگی قسم خدا کی مین نماز اور زکوۃ مین فرق
نہ کرونگا اور لڑونگا اون لوگون سے جو فرق کرین اندونون مین پھر ہم لڑے ابوبکر کے ساتھ اور یہی ام ٹھیک پایا
تو گویا صحابہ کا اجماع ہوگیا اسپر امام نسائی نے کہا یہ روایت قوی نہین کیونکہ [illegible] روایت کیا سفیان بن حسین
نی زہری سی اور وہ قوی نہین ہے عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ
أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا
بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مجھے
حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ کہین لآالہ الا اللہ پھر جس نے لآالہ الا اللہ کہا اوس نے اپنی مال اور جان کو بچا لیا

گر کسی حق کے بدلے اور اوسکا حساب اللہ پر ہی) عن ابی ھریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وکان ابوبکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر یا ابا بکر کیف تقاتل الناس وقد
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال
لا الہ الا اللہ فقد عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ عزوجل قال ابوبکر واللہ
لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال فواللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ما ھو الا ان رایت اللہ
شرح صدر ابی بکر للقتال عرفت انہ الحق ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اسمیں عقالا کے بدلی عناقا ہے
یعنی ایک بکری کا بچہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس
حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قالہا فقد عصم منی نفسہ وما لہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ
ترجمہ اوپر گزرا عن ابی ھریرۃ قال فاجمع ابوبکر لقتالہم فقال عمر یا ابا بکر کیف تقاتل
الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ
فاذا قالوہا عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحقہا قال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین
الصلوٰۃ والزکوٰۃ واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ما ھو الا ان رایت اللہ قد شرح صدر ابی بکر لقتالہم
عرفت انہ الحق ترجمہ ابوہریرہ رض نے کہا ابوبکر نے اکٹھا کیا لوگون کو یا مستعد ہوئی اون سے لڑنی کے
لیے تو عمر نے کہا اے ابوبکر تم کیونکر لڑتے ہو لوگون سے خیر تک عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوہا منعوا
منی دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ عزوجل عن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوہا منعوا
منی دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال نقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوا لا الہ الا اللہ حرمت
علینا دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ ترجمہ ان روایات کا اوپر گزرچکا خیر کی روایت
مین یہ ہی کہ آپنے فرمایا ہم لڑین گی لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین خیر تک عن النعمان بن بشیر
قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فساررہ فقال اقتلوہ ثم قال ایشہد ان لا الہ الا
اللہ قال نعم ولکنہا یقولہا تعوذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلوہ فانی

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھے اتنے مین ایک شخص آیا چپکی سی آپ سے کچھ کہا آپنے فرمایا قتل کرو اوسکو پھر آپ نے فرمایا کیا وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کی لائق نہین وہ شخص بولا ہان مگر اپنے بچانے کے لیی کہتا ہے دور دل مین اوسکو یقین نہین آپنے فرمایا مت قتل کرو اوسکو کیونکہ مجھے حکم ہوا ہے لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین پھر جب وہ یہ کہین تو اونھون نے بچالیا اپنے جانون اور مالون کو مجھ سے مگر کسی حقکی وجہ سے اور حساب اونکا اللہ پر ہے عَنْ رَجُلٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَقَالَ فِيمَا إِنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مختصر ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم مدینے کی مسجد مین ایک قبے کی اندر تھے آپنے فرمایا مجھے وحی ہوئی کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین اوسی طرح جیسی اوپر گزرا عَنْ أَوْسٍ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم ایک قبے کے اندر تھے پھر بیان کیا اوسی حدیث کو عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسًا يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ فَكُنْتُ مَعَهُ فِي قُبَّةٍ فَنَامَ مَنْ كَانَ فِي الْقُبَّةِ غَيْرِي وَغَيْرُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ قَالَ لَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَيْسَ يَشْهَدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ذَرْهُ ثُمَّ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا حُرِّمَتْ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ أَلَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَظُنُّهَا مَعَهَا وَلَا أَدْرِي ترجمہ نعمان بن سالم سے روایت ہے مین نے اوس سے سنا وہ کہتا تھا مین رسول اللہ صلعم پاس آیا ثقیف کے لوگون کے ساتھ پھر مین آپکے ساتھ تھا ایک قبے مین سب لوگ سوگئی فقط مین اور آپ جاگتے تھی اتنے مین ایک شخص آیا اوچپکی سی کچھ باتین کین آپ سے آپنے فرمایا جا قتل کر اوسکو پھر آپنے فرمایا کیا وہ گواہی نہین دیتا اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہین سوا اللہ کے اور مین اوسکا رسول ہون وہ بولا کیون نہین گواہی دیتا ہے اس بات کے آپنے فرمایا چھوڑ دی اوسکو پھر فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین جب اونھون نے یہ کہا تو اونکی جانین اور مال محفوظ ہو گئے مگر کسی حقکی بدلے ۔ محمد نے کہا مینے شعبہ سے پوچھا کیا یہ حدیث مین نہین ہے الیس یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ اوہون نے کہا مین سمجھتا ہون کہ ہے اور مین نہین جانتا

عَنْ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَتَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا ترجمہ اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ گواہی دین اسبات کی کوئی پوجنے کے لائق نہین سوا اللہ کے پھر حرام ہوجاوین گے اون کے خون اور مال مگر کسی حق کے بدلے عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ وَكَانَ قَلِيْلَ الْحَدِيْثِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهُ اِلَّا الرَّجُلَ يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ مُتَعَمِّدًا اَوِ الرَّجُلَ يَمُوْتُ كَافِرًا ترجمہ ابوادریس سے روایت ہے مین نے معاویہ سے سنا وہ خطبہ پڑھتے تھے اور وہ نے بہت کم حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کین ہین وہ کہتے تھے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ مین فرماتے تھے ہر ایک گناہ اللہ بخشدیگا یعنی امید ہے بخشی جانے کی اگر وہ مسلمان کو قصداً قتل کرے یا جو شخص کافر ہوکر مرے (نعوذ باللہ) اوسکی مغفرت کی امید نہین ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی خون نہین ہوتا ظلم سے مگر آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اوس خون کے گناہ کا ایک حصہ ڈالا جاتا ہے کیونکہ اوسی نے پہلے خون کرنا نکالا۔ اور اپنے بھائی (ہابیل) کو ظلم سے مارا۔ اسیطرح جو شخص کسی بات نکالی تو قیامت تک اوسکا وبال اوسپر ہوتا رہیگا

تعظیم الدم خون کرنا کتنا بڑا گناہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکی ہاتھ مین میری جان ہے مسلمان کا قتل کرنا اللہ کے نزدیک ساری دنیا کے تباہ ہونیسے زیادہ ہے امام نسائی نے کہا اس حدیث کا راوی ابراہیم بن مہاجر ہے جو قوی نہین ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ دنیا کا تباہ ہوجانا اللہ کے نزدیک حقیر ہے مسلمان کا قتل کرنیسے (ناحق) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا ترجمہ دونون روایتون کا عبداللہ بن عمرو نے کہا مسلمان کا قتل کرنا اللہ کے نزدیک بڑا ہے دنیا کی تباہ ہونی سے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک بڑا ہے دنیا کی تباہ ہونے سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

قال سمعت خطب بقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم اوّل ما یحاسب بہ العبد الصلوٰۃ واوّل ما یقضی بین الناس فی الدماء
ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اور سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جاویگا عن عبید اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اوّل ما یحکم بین الناس فی الدماء ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جاویگا تو خون کے متعلق (قیامت کی روز) عن ابی وائل قال
قال عبداللہ اوّل ما یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء عن عبداللہ قال اوّل ما
یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء ترجمہ عبداللہ نے ایسا ہی کہا عن عمرو بن شرحبیل
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل ما یقضی فیہ بین الناس یوم القیامۃ فی
الدماء ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عبداللہ قال اوّل ما یقضی بین الناس فی الدماء ترجمہ عبداللہ
نے ایسا ہی کہا عن عبداللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیئ الرجل اخذا
بید الرجل فیقول یا رب ھذا قتلنی فیقول اللہ لہ لم قتلتہ فیقول قتلتہ لتکون العزۃ
لک فیقول فانہا لی ویجیئ الرجل اخذا بید الرجل فیقول ان ھذا قتلنی فیقول اللہ لم
قتلتہ فیقول لتکون العزۃ لفلان فیقول انہا لیست لفلان فیبوء باثمہ ترجمہ عبداللہ
بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی روز ایک شخص دوسرے کا ہاتھ پکڑ
کر لاویگا اور کہیگا اے پروردگار اس نے مجھے قتل کیا ہے تیرے لیے تاکہ تجھ کو عزت ہو (یعنی کافر تھا اور تیری سوا
اور بتوں اور جھوٹے معبودوں کی عزت کرتا تھا تو میں نے تیرا نام بلند کرنیکو لیے اسکو قتل کیا یعنی جہاد میں)
تب اللہ تعالیٰ فرماویگا بیشک عزت میرے لیے ہی اور ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑ کر لاویگا اور کہیگا
اس نے مجھے قتل کیا تھا پروردگار فرماویگا تو نے اسکو کیوں قتل کیا وہ بولیگا فلاں شخص کو عزت دینے کی لیے
(یعنی کسی بادشاہ یا امیر کی حکومت جمانے کی لیے) تب پروردگار فرماویگا فلاں شخص کو عزت نہیں ہے پھر وہ
اوسکا گناہ سمیٹ لیگا ف یعنی قاتل و مقتول کے سب گناہ ڈالیں جاوینگے مقصود یہ ہے کہ سب قاتل
پکڑے جاوینگے مگر وہ جسنے محض خدا کا نام بلند کرنے کے لیے اور اوسکا دین پھیلانے کے لیے قتل کیا عن جندب
حدثنی فلان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیئ المقتول بقاتلہ یوم القیمۃ فیقول
سل ھذا فیم قتلنی فیقول قتلتہ علی ملک فلان قال جندب فاقتصہا ترجمہ جندب سے روایت
ہے مجھسے فلان شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول قیامت کے روز اپنی قاتل کو
لیکر آویگا اور کہیگا اے پروردگار پوچھ اوس سے مجھ کیوں قتل کیا تھا وہ کہیگا میں نے اسکو قتل کیا فلاں شخص کے

۴ اس سوال فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ اسکو قتل کیا ہوا وہ اپنے قاتل کو پکڑ کر لاویگا

سلطنت مین یعنی فلان بادشاہ یا حاکم کی مدد کے لیئے؟ جندب نے کہا پھر بیچ اس سی کیونکہ یہ خون معاف نہین ہوگا

۲ مومنا عن سالم بن ابی الجعد ان ابن عباس سئل عن من قتل متعمدا ثم تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى قال ابن عباس وانى له التوبة سمعت نبيكم صلى الله عليه وسلم يقول يجئ متعلقا بالقاتل تشخب اوداجه دما فيقول اى رب سل هذا فيم قتلنى ثم قال والله لقد انزلها الله ثم ما نسختها ترجمہ سالم بن ابی الجعد سی روایت ہی ابن عباس سی پوچھا گیا کہ جس شخص نے مومن کو قصداً قتل کیا پھر توبہ کیا اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے اور ہدایت پر آیا تو اوسکی توبہ قبول ہی یا نہین اونہون نے کہا مسلمان کو قتل کرنی والی کی توبہ کہان قبول ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تہے مقتول قاتل کو پکڑی ہوے آویگا (قیامت کی روز) اور اوس کی رگون سی خون بہتا ہوگا وہ کہیگا ای رب پوچھ اس سی اسنے مجھی کس گناہ مین قتل کیا پھر کہا ابن عباس نے اللہ تعالی نی اس آیت کو اوتارا (ومن قتل مؤمنا متعمدا) پھر اوسکو منسوخ نہین کیا ف اسباب مین دو آیتین ہین۔ ایک پہلی آیت سورۂ فرقان مین جو مکی ہی والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق یعنی نہین قتل کرتی ہین کسی نفس کو جسکو حرام کیا اللہ نے مگر حق کی بدلی اور جو ایسا کریگی گنہگار ہوگا قیامت مین اوسکو دونا عذاب ہی اور ہمیشہ رہیگا اوس مین ذلیل مگر جو توبہ کری اور ایمان لاوے اور نیک عمل کری تو اللہ اوسکی برائیان نیکیون سے بدلدیگا اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہی۔ پھر ایک دوسری آیت سورہ مائدہ مین جو مدنی ہی بعد کو اوتری ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما یعنی جو کوئی مسلمان کو قصداً قتل کری تو اوسکا بدلہ جہنم ہی ہمیشہ اوس مین رہیگا اور اللہ نی اوسپر غصہ کیا اور لعنت کی اور اوسکی لیی بڑا عذاب تیار کیا۔ اس آیت سی معلوم ہوتا ہی کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول نہین ہی اب اختلاف کیا ہی علما نے بعضون نی کہا کہ پہلی آیت منسوخ ہے دوسری آیت سی اور بعضون نے کہا کہ پہلی آیت اون لوگون کی شان مین ہی جنھون نے کفر کی حالت مین مسلمانون کو قتل کیا پھر ایمان لائی اور مسلمان ہوگئی تو اون کی توبہ قبول ہے اور دلیل اسکی یہ ہی کہ اوس آیت مین الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا ہی اور دوسری آیت اوس شخص کے باب مین ہی جو مسلمان ہوکر مسلمان کو قتل کری اوسکی توبہ قبول نہین اور بعضون نے کہا کہ دوسری آیت مین ہمیشہ جہنم مین رہنی سی یہ مراد ہے کہ مدتون رہیگا یعنی بہت دنون تک اور توبہ مسلمان کی قاتل کی قبول ہی اور یہی قول ہے جمہور علما کا واللہ اعلم

عن سعيد بن جبير قال اختلف اهل الكوفة فى هذه الآية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فرحلت الى ابن عباس فسألته فقال لقد انزلت فى آخر ما انزل ثم ما نسختها ترجمہ سعید

بن جبیر رض نے کہا کوفیوالون نے اختلاف کیا ہی اس آیت مین ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک کہ یہ منسوخ ہی یا نہین تو مین ابن عباس پاس گیا اور اون سے پوچھا اونہون نے کہا یہ آیت اخیر مین اور مدنی اسکو کسی نے منسوخ نہین کیا **عن** سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس هل لمن قتل مؤمنا متعمدا من توبة قال لا وقرأت عليه الآية التي في الفرقان والذين لا يدعون مع الله إلها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق قال هذه الآية مكية نسختها آية مدنية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مینے ابن عباس سے کہا جو شخص مسلمان کو قتل کرے قصدا اوسکی توبہ قبول ہی یا نہین اونہون نے کہا نہین مینے وہ آیت پڑہی جو سورۂ فرقان مین ہی والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اخیر تک اونہون نے کہا یہ آیت مکی ہے (یعنی مکہ مین اوتری) اور اسکو منسوخ کر دیا ایک آیت نے جو مدنی ہے (یعنی مدینہ مین اتری) ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم اخیر تک **عن** سعید بن جبیر قال آخر ما نزلت عبد الرحمن الی ایلی ان اسأل ابن عباس عن هاتين الآيتين ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم فسألته فقال لم ينسخها شيء وعن هذه الآية والذين لا يدعون مع الله إلها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق قال نزلت في أهل الشرك ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مجھی حکم عبد الرحمن بن ابی لیلے نے ابن عباس سے پوچھون اندونو آیتون کو ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم مین سے پوچھا تو اونہون نے کہا اسکو کسی آیت نے منسوخ نہین کیا پھر اس آیت کو والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر و لا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اونہون نے کہا یہ آیت مشرکین کے حق مین اتری **ف** تو پہلے آیت کے خلاف نہوگی کیونکہ وہ مومنین کے حق مین ہے **عن** ابن عباس انهم قوم كانوا قتلوا فأكثروا وزنوا فأكثروا واستهكوا فأتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا محمد إن الذي تقول وتدعو إليه لحسن لو تخبرنا أن لما عملنا كفارة فأنزل الله عز وجل والذين لا يدعون مع الله إلها آخر إلى فأولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات قال يبدل الله شركهم إيمانا وزناهم إحصانا وأنزلت يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم الآية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک قوم تہی عرب کی جنسے بہت خون کیے تہے اور بہت زنا کی تہی اور خوب حرام کام کیے تہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے ہے محمد تم جو کہتے ہو اور جس طرف بلاتے ہو وہ اچھا ہی مگر یہ کہو کہ ہم نے جو کام کیے ہین اونکا کچھ کفارہ ہی ہی (یعنی معاف ہوسکتے ہین) تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات تک یعنی اللہ بدل دیگا (اگر وہ ایمان لاوین اور توبہ کرین) اون کی شرک

کو ایمان سی اور اون کی زنا کو پاکی سے اور یہ آیت اوتری یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم اخیر تک یعنی اے میری بندو جنہون نے اپنی جانون پر ظلم کیا ہے (یعنی گناہ کیے ہین) مت ناامید ہو اللہ کی رحمت سے

عن ابن عباس ان ناسا من اھل الشرک اتوا محمدا فقالوا ان الذی تقول وتدعو الیہ لحسن لو تخبرنا ان لما عملنا کفارۃ فنزلت والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ونزل قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی کچھ لوگ مشرکین مین سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ آپ جو فرماتی ہین اور جسطرف دعوت کرتی ہین وہ اچھا ہے اخیر تک جیسی اوپر گزرا

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیئ المقتول بالقاتل یوم القیامۃ ناصیتہ ورأسہ فی یدہ واوداجہ تشخب دما یقول یا رب قتلنی حتی یدنیہ من العرش قال فذکروا لابن عباس التوبۃ فتلا ھذہ الایۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا قال ما نسخت منذ نزلت وانی لہ التوبۃ ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی دن مقتول قاتل کو لاویگا اوسکی پیشانی اور اوسکا سر اوسکی ہاتھ مین ہوگا (یعنی مقتول کے) اور اوس کی گون سی خون بہتا ہوگا وہ کہیگا یارب اس نے مجھکو قتل کیا یہانتک کہ عرش کے پاس لیجاویگا (جسکی اوپر پروردگار ہی) راوی نے کہا پھر لوگون نے ابن عباس سے توبہ کا ذکر کیا اونہون نے یہ آیت پڑہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا اور کہا جب سے یہ آیت اوتری منسوخ نہین ہوئی اور اوسکی توبہ کہان قبول ہے

عن زید بن ثابت قال نزلت ھذہ الایۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم سألتہ فیھا الا یۃ کلھا بعد الایۃ التی نزلت فی الفرقان بستۃ اشھر ترجمہ زید بن ثابت نی کہا یہ آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک چھ مہینے بعد اوتری ہی اوس آیت کے جو سورہ فرقان مین اوتری

عن زید فی قولہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم قال نزلت ھذہ الایۃ بعد التی فی تبارک الفرقان بثمانیۃ اشھر والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس مین چھ مہینے کے بدلے آٹھ مہینے ہین

عن زید انہ قال نزلت ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا اشفقنا منھا فنزلت الا یۃ التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ترجمہ زید بن ثابت سی روایت ہی یہ آیت اوتری ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا تو ہم ڈر گئے (کہ مسلمان کی قاتل کے لیے ہمیشہ جہنم ہی) پھر یہ آیت اوتری والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق (یعنی سورہ فرقان کی آیت تو ہمارا ڈر کم ہوا کیونکہ اس آیت سے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے مگر یہ روایت مخالف ہی اگلی دو روایتون کے جن سی یہ ثابت ہوتا ہی کہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا

بعد اوتری اسلیی ابن عباس کی روایت سالم رہی معارضہ سی اور اوسی پر اعتماد ہے **ذکر الکبائر** کبیرہ گناہونکا بیان **ف** جن کا ذکر پروردگار نے اس آیت مین کیا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلا کریما یعنے اگر تم کبیرہ گناہون سی بچوگے تو باقی برائیان ہم معاف کردین گے اور تم کو عزت کیجگہ لیجاین گے **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جاء یعبد اللہ ولا یشرک بہ شیئا ویقیم الصلوٰۃ ویؤتی الزکوٰۃ ویجتنب الکبائر کان لہ الجنۃ فسألوہ عن الکبائر فقال الاشراک باللہ وقتل النفس المسلمۃ والفرار یوم الزحف ترجمہ ابوایوب انصاری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کو پوجتا ہی اوس کے ساتھہ شریک نہین کرتا اور نماز پڑہتا ہے اور زکوۃ دیتا ہی اور کبیرہ گناہون سی بچتا ہے اوس کے لیے جنت ہی لوگون نے پوچہا کبیرہ گناہ کیا ہین آپنے فرمایا شرک کرنا اللہ کے ساتھہ اور قتل کرنا مسلمان کو یا عورت کو اور بہاگنا کافرون کے مقابلے سے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الشرک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہین شرک کرنا اللہ سبحانہ کے ساتھہ (یہ تو بغات ہی شہنشاہ کی ساتھہ اور ایسا قصور ہی کہ معاف نہین ہوسکتا) دوسری نافرمانی کرنا والدین کی (جائز کامون مین) تیسری مسلمان کو ناحق قتل کرنا چوتھی جہوٹ بولنا **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہین شرک کرنا نافرمانی کرنا ماں باپ کی ناحق خون کرنا جہوٹی قسم کہانا **عن** عبید بن عمیر انہ حدثتہ ابوہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا قال یا رسول اللہ ما الکبائر قال ھن تسع اعظمھن اشراک باللہ وقتل النفس بغیر حق وفرار یوم الزحف مختصر ترجمہ عبید بن عمیر سی بیان کیا اون کے باپ نے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سی تہے کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ کبائر کیا ہین آپنے فرمایا سات گناہ سب مین بڑے یہ ہین شرک کرنا اللہ کے ساتھہ اور ناحق خون کرنا اور مقابلے کے دن کافرون کے سامنے سی بہاگنا یہ حدیث مختصر ہے **ذکر اعظم الذنب** بڑا گناہ کونسا ہے **عن** عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدک خشیۃ ان یطعم معک قلت ثم ماذا قال ان تزانی بحلیلۃ جارک ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہی یعنی کہا یارسول اللہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپنے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے ساتھہ کسیکو برابر کری (اللہ کے

طرح اوسکی تعظیم کرے اوسکی عبادت کرے اوسکو زور آور حلم والا سمجھی اوسکو مشکل کے وقت پکارے اوس سے مدد چاہی
اون کاموں مین جو خاص اللہ ہی کے اختیار مین ہین) مین نے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا تو اپنی اولاد کو مار ڈالے اس
ڈر سے کہ وہ تیرے کھانے مین شریک ہون گے یعنی کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا تو اپنی پڑوسی کے عورت سے زنا
کرے عن عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک
قلت ثم ای قال ان تقتل ولدک من اجل ان یطعم معک قلت ثم ای قال ثم ان تزانی
بحلیلۃ جارک ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عبد اللہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وان تزانی بحلیلۃ جارک وان تقتل ولدک
مخافۃ الفقر ان یاکل معک ثم قرا عبد اللہ والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ترجمہ
عبد اللہ سی روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ بڑا ہے آپنے فرمایا شرک یعنی اللہ
کے برابر کسیکو کرنا اور زنا کرنا اپنی پڑوسی کی عورت سے اور قتل کرنا اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے کہ وہ ساتھ کھائیگی
پھر پڑہا عبد اللہ نے اس آیت کو والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر اخیر تک۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت
غلط ہی اور صحیح پہلی روایت ہی اور یزید نے اس مین بجائے واصل کے عاصم کا نام غلطی سے لیا ہے ذکر
ما یحل بہ دم المسلم کن باتون کیوجہ سی مسلمان کا خون درست جاتا ہے عن عبد اللہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ غیرہ لا یحل دم امرئ مسلم یشھد ان
لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث کفر بعد ایمان او زنا بعد احصان او قتل نفس
بغیر نفس ترجمہ عبد اللہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہی اوسکی
جسکی سوا کوئی عبادت کے لائق نہین مسلمان کا خون کرنا درست نہین جو گواہی دیتا ہو اسبات کی کہ
سوا اللہ کے کوئی برحق معبود نہین اور مین اوسکا رسول ہون مگر تین شخصونکا ایک تو جو مسلمان اسلام کو چھوڑ
کر مسلمانون کی جماعت سے جدا ہو جاوے (جسکو مرتد کہتے ہین یعنی اسلام سے پھر جانیوالا اب خواہ کوئی اور
دوسرا دین اختیار کرے جیسی یہودی یا نصرانی یا بت پرست ہو جاوی یا سب دینونکو چھوڑ کر ملحد بنی رہین بیٹھا وی
دوسرے نکاح ہو جانے کے بعد زنا کرنے والا (اسکو پتھرون سے مار ڈالنا چاہیے) تیسرے
جان کی بدلے جان (یعنے قصاص مین) اعمش نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ مین نے
یہ حدیث ابراہیم سے بیان کی تو انہون نے اسود سی اوسنے عائشہ سی روایت کیا ہی ایسا ہی عن عمرو ابن
مرۃ قال قالت عائشۃ اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرئ مسلم الا

رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِہٖ اَوْ کَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ اَوِ الْتَفْسُ بِالنَّفْسِ ترجمہ عمرو بن غالب سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے خون کسی مسلمان آدمی کا مگر اوس شخص کا جو محصن ہو کر زنا کرے یا مسلمان ہو کر پھر کافر ہو جاوے یا دوسری کی جان لیوے

عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا عَمَّارُ اَمَا اَنَّکَ لَتَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ اِلَّا لِثَلٰثَۃٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ اَوْ رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ مَا اَحْصَنَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ ترجمہ حضرت عائشہ نے عمار سے کہا اے عمار تو جانتا ہے کہ کسی آدمی کا خون کرنا درست نہیں مگر تین شخصوں کا یا جان کے بدلی جان یا جو شخص زنا کرے محصن ہو کر اور بیان کیا حدیث کو

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَھْلٍ وَعُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَا کُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَھُوَ مَحْصُوْرٌ وَکُنَّا اِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلًا نَسْمَعُ کَلَامَ مَنْ بِالْبَلَاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ یَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّھُمْ یَعِدُوْنِیْ بِالْقَتْلِ قُلْنَا یَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ قَالَ فَلِمَ یَقْتُلُوْنِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ رَجُلٌ کَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ اَوْ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِہٖ اَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ فَوَاللّٰہِ مَا زَنَیْتُ فِی جَاھِلِیَّۃٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَّیْتُ اَنَّ لِیْ بِدِیْنِیْ بَدَلًا مُنْذُ ھَدَانِیَ اللّٰہُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَلِمَ یَقْتُلُوْنِیْ ترجمہ ابو امامہ بن سہل اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے ہم حضرت عثمان کے ساتھ تھے جب وہ گھڑی ہوئے گھر (باغیوں نے اونکو گھیر رکھا تھا) اور ہم جب کسی جگہ اندر گھستے تو بلاط والوں کی باتیں سنتے (بلاط ایک جگہ کا نام ہے مدینہ منورہ میں وہاں مفسد جمع تھے) ایک روز حضرت عثمان اندر گئے پھر باہر نکلے اور کہا وہ لوگ مجھکو قتل کرنیکو کہتے ہیں ہم نے کہا اللہ اونکے لیے کافی ہے (یعنی اونکو سزا دینے کی لیے) حضرت عثمان نے کہا وہ مجھکو کیوں قتل کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان مرد کا خون کرنا درست نہیں مگر تین سبب سے ایک تو جو اسلام لاکر پھر کافر ہو جاوے یا احصان کے بعد زنا کرے (احصان کہتے ہیں نکاح ہو کر وطی کرنے کو) یا کسی کے جان ناحق لیوے تو قسم اللہ کی میں نے زنا نہیں کی نہ جاہلیت کے زمانہ میں نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ میں نے آرزو کی کہ میں دین کو بدلوں جب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی اور نہ میں نے کسیکو ناحق قتل کیا پھر وہ مجھکو کیوں قتل کرتے ہیں

قتل مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ جو مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہو جاوے اوسکو قتل کرنا

عَنْ عَرْفَجَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ ھُنَاۃٌ وَھُنَاۃٌ فَمَنْ رَاَیْتُمُوْہُ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ اَوْ یُرِیْدُ تَفْرِیْقَ اَمْرِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَائِنًا مَنْ کَانَ فَاقْتُلُوْہُ فَاِنَّ یَدَ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ ترجمہ عرفجہ بن شریح سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آپنے فرمایا میری بعد نئی نئی باتیں ہون گی (یا شر اور فساد ہون گے) تو جسکو تم دیکھو اوسنی جماعت کو پھوڑ دیا (یعنی مسلمانون کی گروہ سے الگ ہوگیا) یا اوس نے محمد کی امت مین پھوٹ ڈالنا چاہا تو جو کوئی ہو اوسکو قتل کر دو بیشک کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے (یعنی جو جماعت اتفاق پر ہے وہ اللہ کی حفاظت مین ہے اور اوسکی بچاؤ مین) اور شیطان اوسکے ساتھ ہی جو جماعت سے جدا ہوا اوسکو لات مار کر نکالتا ہے ف جماعت کو چھوڑنا اور ایک امت کی اتفاق کو تفریق کے ساتھ بدلنا یعنی پھوٹ ڈالنا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ اور کوئی بری بات نہین ہے اسی پھوٹ کی بدولت مسلمان تباہ ہوگئے اونکی حکومت جاتی رہی کافرون کے محکوم ہوگئے مگر اب تک عذر نہین کرتے اور اپنی حالت کو درست کرنے مین اور اتفاق پھیلانے مین کوشش نہین کرتی اور کافر مسلمانون کی نا اتفاقی دیکھکر ہنستی ہین اور خوش ہوتے ہین بلکہ اسلام کے دین کو ذلیل سمجھتی ہین اور کہتی ہین جس دین کا اثر اوس دین والون پر ایسا پڑتا ہے کہ آپس مین رات دن لڑتی جھگڑتے ہین دوستی ملکر نہین رہتی وہ دین کیا ہوگا حالانکہ اسلام ایسا دین تھا جس نے بڑی بڑی پھوٹی قوم کو جو ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھی اور ایک دوسری کا دشمن تھا ملا کر ایک کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۤءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا یعنی یاد کرو اللہ کی احسان کو جب تم ایکدوسرے کے دشمن تھے پھر تم سبھون کے دل مین اوسنے الفت ڈالی اور ایک دوسری کے بھائی ہوگئے اگر کوئی یہ کہے کہ مسلمانون مین فریق بہت سے ہین جیسے شیعہ سنی خارجی وہابی عرشی فرشی وغیرہ اونمین سے نا اتفاقی ہے تو ہم یہ کہینگے کہ نصاری مین بھی بہت سے فرقے ہین مگر وہ غیر قوم کی مقابلی کیوقت یکدل رہتے ہین اور اپنے دین کے فرقے کو گو وہ کتنا ہی مخالف ہو غیر قوم کی نسبت ہمیشہ پسند کرتی ہین ایسا ہی مسلمانون کو بھی چاہیے کہ جو کوئی ہماری پیغمبر کا قائل ہے اور قرآن کو اللہ کا کلام برحق سمجھتا ہے وہ کتنا ہی مخالف ہو اوسکو مسلمان سمجھین اور جب کسی غیر قوم سے جھگڑا پڑے یا اپنا کوئی عام کام ہو جس مین سب مسلمانون کا فائدہ ہو جیسی مسجد کا بنانا مدرسہ تیار کرنا یا اور کوئی قومی کام تو سب ملکر متفقانہ کوشش کرین اگر ایسا کرینگے تو اور چند روز تک اونکا دین اونکا مذہب قائم رہیگا ورنہ کافرون کا نام تک سیٹ دینے کو مستعد اور تیار مین اور رات دن اوس کے لیے کوشش کر رہے ہین یا اللہ تو مسلمانون کو سمجھ دے کہ وہ اپنے عقل سے کام لیوین عن عرفجۃ بن شریح قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِیْ هُنَاةٌ هُنَاةٌ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَمَنْ رَاٰيْتُمُوْهُ يُرِيْدُ تَفْرِيْقَ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيْعٌ فَاقْتُلُوْهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ ترجمہ عرفجہ بن شریح سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بعد فساد ہون گے اور اپنی ہاتھ کو اوٹھایا تو جس کو تم دیکھو وہ محمد کی امت مین پھوٹ ڈالنا چاہے جب وہ متفق ہون تو قتل کر دو اوسکو چاہے کوئی ہو لوگون مین سے عن عرفجۃ قال سمعت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستکون بعدی ھنات وھنات فمن اراد ان یفرق امر امتی وھم جمیع فاضربوہ بالسیف ترجمہ وہی اسمین ہے کہ تلوار سی اوسکی گردن مارو عن اسامۃ بن شریک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل خرج یفرق بین امتی فاضربوا عنقہ ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت مین پھوٹ ڈالنی کو نکلے اوسکی گردن مارو تاویل قول اللہ عز وجل انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض وفیمن نزلت ترجمہ اس آیت کی تفسیر انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک یعنے اون لوگون کی سزا جو اللہ اور اوسکی رسول سے لڑتے ہین اور چاہتے ہین کہ ملک مین فساد پھیلا دین یہ ہے کہ وہ قتل کیے جاوین یا اونکو سولی دیجاوے یا اون کی داہنا ہاتھ اور بایان پاؤن اولٹا کاٹے جاوین (یعنے داہنا ہاتھ تو بایان پاؤن) یا دور کیے جاوین ملک سے اور کن لوگون کی شان مین یہ آیت اوتری اونکا بیان عن انس بن مالک ان نفرا من عکل ثمانیۃ قدموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستوخموا المدینۃ وسقمت اجسامھم فشکوا ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا تخرجون مع راعینا فی ابلہ فتصیبوا من البانھا وابوالھا قالوا بلی فخرجوا فشربوا من البانھا وابوالھا فصحوا فقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبعث فاخذوھم فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم وسمر اعینھم ونبذھم فی الشمس حتی ماتوا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ عکل کے جو ایک قبیلہ ہے عرب مین (یا) آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اونکو مدینے کی ہوا ناموافق ہوئی اور بیمار ہو گئے اونہونے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ جاؤ گے اونٹون مین (باہر کی ہوا کھانے کو) اور اونکا دودھ اور موت پیو گے (جو تمہاری بیمار کی دوا ہے) وہ بولے ان پھر وہ گئے اور دودھ اور موت اونٹونکا پیا اور تندرست ہو گئے جب اچھے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا (اور اونٹ لی بہاگے) آپنے اون کے پیچھے لوگونکو روانہ کیا وہ اون کو گرفتار کرلاے آپنے اون کے ہاتھ اور پاؤن اولٹ کر کٹوا دیے اور اون کی آنکھون کو گرم سلائی سے اندھا کیا پھر اون کو دھوپ مین ڈلوا دیا یہانتک کہ وہ مر گئے یعنی سزا ہی لوٹیرے ڈاکو کی جو خون کرے اور احسان کی بدلے برائی کرے اور پھر دین سے پھر جاوے عن انس ان نفرا من عکل قدموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا المدینۃ فامرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتوا ابل الصدقۃ فیشربوا من ابوالھا والبانھا ففعلوا فقتلوا راعیھا واستاقوھا فبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی طلبھم قال فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم

وَمَشَوْا عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُجْهِزُوا عَلَيْهِمْ وَتَرَكُوهُمْ حَتَّى مَاتُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الْآيَةَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عکل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہون نے (مدینہ کی آب و ہوا ناموافق ہوئی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا صدقہ کے اونٹون میں جایئں اور اون کا دودھ اور موت پئیں کا اونہون نے ایسا ہی کیا پھر جب اچھے ہوگئے تو قتل کیا اور اونٹون کو ہانک لے گئے آپنے اون کی پکڑ نیکے لیئے لوگون کو بھیجا وہ لائے گئے اون کے ہاتھ اور پاؤن کاٹی پھر اون کی آنکھین گرم سلائی سے اندہی کین اور اونکے زخم کو تلا نہین (خون بند کرنے کے لیے) بلکہ چھوڑ دیا یہان تک کہ وہ مرگئے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَحْسِمْهُمْ وَقَالَ قَتَلُوا الرَّاعِيَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَأَمَرَهُمْ وَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ بِدَوْدٍ أَوْ بِقِحَافٍ يَشْرَبُونَ أَلْبَانَهَا وَأَبْوَالَهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبُعِثَتْ فِي طَلَبِهِمْ فَقُطِعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسُمِلَ أَعْيُنُهُمْ ترجمہ انس سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عکل یا عرینہ کے چند لوگ آئے اون کو مدینہ کی آب و ہوا ناموافق ہوئی آپنے اون کو یہ حکم کیا کہ اونٹون کا یا دودھ والی اونٹنی کا تاکہ پئین دودھ اور موت اوسکا پھر اونہون نے قتل کیا چرواہی کو اور ہانک لے گئے اونٹونکو آپنے اون کو لانے کے لیئے لوگون کو بھیجا پھر اون کی ہاتھ پاؤن کٹوائے اور اونکی آنکھین اندہی کین عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَوْدٍ لَهُ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَصَلَبَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اسمین یہ ہے کہ وہ عرینہ کے لوگ تھے جب اچھے ہوئے تو اسلام سی پھر گئے اور چرواہی کو جو مسلمان تھا مار ڈالا اتنا زیادہ یہ کہ اپنے ہاتھ پاؤن کاٹکر آنکھین پھوڑ کر اونکو سولی دی عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذَوْدِنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَامُوا إِلَى رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُ وَرَجَعُوا كُفَّارًا وَاسْتَاقُوا ذَوْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

گرا سمین رسول کا ذکر نہیں عن انس قال قدم ناس من عرینۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا
المدینۃ فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو خرجتم الی ذود نا فشربتم من البانھا قال وقال
قتادۃ وابوالرجاء فخرجوا الی ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما صحوا کفروا بعد اسلامھم
وقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنا واستاقوا ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانطلقوا محاربین فارسل فی طلبھم فاخذوا فقطع ایدیھم وارجلھم وسمر اعینھم ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا۔ اسمین اتنا زیادہ ہی کہ گئی لڑتے ہوئے عن انس قال اسلم یعنی اناس من عرینۃ فاجتووا
المدینۃ فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو خرجتم الی ذود لنا فشربتم من البانھا
قال حمید وقال قتادۃ عن انس وابوالرجاء ففعلوا فلما صحوا کفروا بعد اسلامھم وقتلوا
راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنا واستاقوا ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکفروا
محاربین فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی بھم فاخذوا فقطع ایدیھم وارجلھم
وسمر اعینھم وترکوا فی الحرۃ حتی ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ پھر اونکو چھوڑ دیا حرہ
(جو ایک زمین پتھریلی ہے مدینہ کے پاس) میں یہانتک کہ وہ مرگئی عن انس بن مالک ان ناسا او
رجالا من عکل او عرینۃ قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتکلموا یا رسول اللہ انا اھل
ضرع ولم نکن اھل ریف فاستوخموا المدینۃ فامرلھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذود
راع وامرھم ان یخرجوا فیھا فیشربوا من البانھا وابوالھا فلما صحوا قتلوا بنا رحیۃ الحرۃ
کفروا بعد اسلامھم وقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستاقوا الذود فبعث الطلب
فی اثارھم فاتی بھم فسمل اعینھم وقطع ایدیھم وارجلھم ثم ترکھم فی الحرۃ علی حالھم
حتی ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہی کہ کچھ لوگ عکل یا عرینہ کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور بولے یا رسول اللہ ہم تھن والی تھے (یعنی جانور رکھتے تھی اور اونکا دودھ پیتے تھے) اور زمین والی
یعنی کھیتی والے نہ تھے تو اونکو ناموافق ہوی ہوا مدینہ کی اخیر تک عن انس ان نفرا من عرینۃ اتوا ایا
الحرۃ فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا المدینۃ فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یکونوا فی ابل الصدقۃ وان یشربوا من البانھا وابوالھا فقتلوا الراعی وارتدوا
عن الاسلام واستاقوا الابل فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اثارھم حتی یؤتی بھم فقطع
ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم والقاھم فی الحرۃ قال انس فلقد رایت احدھم یکدم
الارض بفیہ عطشا حتی ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا میں نے اون

مین سے ایک کو دیکھا جو اپنی زبان سے مٹی کرید رہا تھا پیاس کے مارے یہانتک کہ مرگئی عن انس بن مالک قال
قدم اعراب من عرینة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلموا فاجتووا المدینة حتی اصفرت الوانھم
وعظمت بطونھم فبعث بھم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی لقاح لہ فامرھم ان یشربوا من
البانھا وابوالھا حتی صحوا فقتلوا راعیھا واستاقوا الابل فبعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی طلبھم فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم وسمر اعینھم قال امیر المومنین عبد الملک
لانس وھو یحدثہ بھذا الحدیث بکفر او بذنب قال بکفر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس مین
یہ ہے کہ عرینہ کے چند گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہوگئے پھر مدینہ کی ہوا اون کو
ناموافق ہوئی یہانتک کہ اون کی رنگ زرد ہوگئی اور پیٹ پھول گئے آپنے دودھ والی اونٹنی کے پاس اونکو بھیجا
اخیر تک۔ عبد الملک نے انس سے یہ حدیث بیان کرتیوقت پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سزا اونکو
قصور کے بدلے مین دی یا کفر کے اونہون نے کہا کفر کے بدلے عن سعید بن المسیب قال قدم ناس
من العرب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلموا ثم مرضوا فبعث بھم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الی لقاح لیشربوا من البانھا وکانوا فیھا ثم عمدوا الی الراعی غلام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقتلوا واستاقوا اللقاح فزعموا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم
عطش من عطش آل محمد من اللیلة فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طلبھم فاخذوا فقطع
ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم وبعضھم یزید علی بعض الا ان سعیدا قال یعنی فی ھذا الحدیث
استاقوا الی ارض الشرک ترجمہ سعید بن المسیب سے مرسلا روایت ہے کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم پاس آئے اور مسلمان ہوگئے پھر بیمار ہوئے تو آپنے اونکو بھیجا دودھ والی اونٹنیون مین اسلیے کہ اون کا
دودھ پیین وہین ہی یہانتک کہ اون کی نیت پھر واہی ہوگئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تہا اوسکو
قتل کیا اور اونٹنیون کو ہانک لے گئے لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ خبر سنکر) فرمایا یا اللہ
پیاسا رکھ اوس شخص کو جسنے محمد صلعم کی آل کو (غلام بھی آل مین داخل ہے) رات بھر پیاسا رکھا پھر آپنے اونکے
ڈھونڈہنے کیلیے لوگون کو بھیجا وہ پکڑے گئے آپنے اون کے ہاتھ اور پاؤن کٹوائے اور اون کی آنکھون کو گرم
سلائی سے) اندہا کیا (اس لیے کہ اونہون نے بھی چرواہے کو اسیطرح مارا تہا) بعضی راوی دوسرون سی کچھ
زیادہ بیان کرتے ہین مگر معاویہ نے اسحدیث مین یہ کہا ہے کہ وہ لوگ اونٹنیونکو مشرکون کے ملک مین ہانک
لیگئے عن عائشة قال اغار ناس من قبل لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذوھم فقطع ایدیھم
وارجلھم وسمل اعینھم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کچھ لوگون نے لوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اونٹنیون کو تو اپنے اون کو پکڑا اور اون کے ہاتھ اور پاؤن کاٹی اور اونکی آنکھین اندہی کین عن عائشۃ ان
قوما اغاروا علی لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقطع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایدیہم وارجلہم وسمل اعینہم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ہشام
عن ابیہ ان قوما اغاروا علی ابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقطع ایدیہم وارجلہم
وسمل اعینہم ترجمہ ہشام سے روایت ہی اوس نے سنا اپنی باپ عروہ سے کہ ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیی اپنے اون کے ہاتھہ اور پاؤن کاٹے اور اون کی آنکھین اندہی کین عن
عروۃ بن الزبیر انہ قال اغار ناس من عرینۃ علی لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستاقوہا
وقتلوا غلاما لہ فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اثارہم فاخذوا فقطع ایدیہم
وارجلہم وسمل اعینہم ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی عرینہ کے کچہ لوگون نے لوٹا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ والی اونٹنیونکو اور اون کو ہانک لے گئے اور آپ کے غلام کو مار ڈالا آپنے لوگونکو
اون کے پیچہے بہیجا وہ پکڑی گئی اون کے ہاتہہ اور پاؤن کاٹے گئے اور اونکی آنکھین سلائی پہیری گئی
عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزلت فیہم ایۃ المحاربۃ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا اور کہا انہی لوگون کے حقمین محاربہ کی آیت اوتری
(یعنی انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک) عن ابی الزناد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما قطع الذین سرقوا لقاحہ وسمل اعینہم بالنار عاتبہ اللہ فی ذلک فانزل اللہ تعالی
انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ الآیۃ کلہا ترجمہ ابو الزناد سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہاتہہ پاؤن کاٹے اون لوگون کے جنہونے آپ کی اونٹنیان چرائین تہین اور اونکی
آنکھین اندہی کین انگار سے تو اللہ جل جلالہ نے عتاب کیا آپ پر کہ اتنی سخت تکلیف دینا ضرور نہ تہی اور آیت
اوتری (انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک) عن انس قال انما سمل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اعین اولئک لانہم سملوا اعین الرعاء ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے ان لوگون کی آنکھین اندہی کین اسلیے کہ انہون نے بھی چرواہون کی آنکھین اندہی کین تہین تو
قصاصا اپنے ایسا کیا) عن انس بن مالک ان رجلا من الیہود قتل جاریۃ من الانصار علی حلی
لہا والقاہا فی قلیب ورضخ رأسہا بالحجارۃ فاخذ فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یرجم حتی یموت ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک یہودی نے انصار کی ایک لڑکی کو قتل کیا زیور
کے طمع سے اور اوسکو کنوے مین ڈالدیا اوپر سے اوسکا سر کچلا پتہر سے پھر وہ پکڑا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حکم کیا اوسکو پتھروں سے مارنیکا یہانتک کہ مرجاوے **عن** انس ان رجلا قتل جاریۃ من الانصار
علی حلی لہا فاخذ حجرا فرضخ رأسہا بالحجارۃ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان
یرجم حتی یموت ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** ابن عباس فی قولہ تعالی انما جزاؤا الذین یحاربون
اللہ ورسولہ الآیۃ قال نزلت ہذہ الآیۃ فی المشرکین فمن تاب منہم قبل ان یقدر علیہ
لم یکن علیہ سبیل ولیست ہذہ الآیۃ للرجل المسلم فمن قتل وافسد فی الارض وحارب اللہ
ورسولہ ثم لحق بالکفار قبل ان یقدر علیہ لم یمنعہ ذلک ان یقام فیہ الحد الذی اصاب
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی اسد جل جلالہ کے اس قول مین انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک یہ
آیت مشرکین کے حقمین اترتی تو جو اون مین سے توبہ کرے پکڑی جانیسے پہلے تو اوسکو ضرر نہوگی اور یہ آیت
مسلمان کیواسطے نہین یعنی مسلمان اگر قتل کرے یا فساد پھیلاوے ملک مین اللہ اور اوسکے رسول سے لڑے
پھر کافرون سے جاکر ملجاوے پکڑے جانے سے پہلے تو اوسپر سے یہ حد ساقط نہوگی (اور جب مسلمانون کے ہاتھ
آویگا اوسکو سزا ملیگی) **الذہبی** **عن** المثلۃ مثلہ کی ممانعت (مثلہ کہتے ہین ناک اور کان یا اور عضا کاٹنے کو)
عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحث فی خطبتہ علی الصدقۃ وینہی عن
المثلۃ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے مین صدقہ دینے کی رغبت دلاتے اور مثلے
سے منع کرتے **الصلب** سولی دینے کا بیان **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلث خصال زان محصن یرجم او رجل قتل رجلا
متعمدا فیقتل او رجل یخرج من الاسلام یحارب اللہ عز وجل ورسولہ فیقتل او یصلب او ینفی من
الارض ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خون
درست نہین مگر تین صورتون مین ایک تو جو محصن ہوکر زنا کرے وہ سنگسار کیا جاوے (یعنی پتھرون سے مارا جاوے)
دوسری وہ شخص جو کسی شخص کو قصداً مار ڈالی تو وہ قتل کیا جاویگا (اوسکے قصاص مین) تیسری وہ شخص جو اسلام سے
پھر جاوے اور اللہ اور اوسکے رسول سے لڑی وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوی یا قید کیا جاوی (یہانتک کہ توبہ
کرے) **العبد** **یأبق** الی ارض الشرک مسلمان کا غلام مشرکون کے ملک مین بہاگ جاوے **عن**
جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابق العبد لم تقبل لہ صلوۃ حتی یرجع
الی مولاہ ترجمہ جریر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام بہاگ جاوی تو اوسکی نماز
قبول نہوگی جبتک اپنی مالکون کے پاس لوٹکر نہ آوی **عن** الشعبی قال کان جریر یحدث عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابق العبد لم تقبل لہ صلوۃ ثلاث ما دام کافرا وابق غلام لجریر

فَاَخَذَهُ فَضَرَبَ عُنُقَهُ ترجمہ شعبی سے روایت ہی جریر روایت کرتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب غلام بہاگ جاوی تو اوسکی نماز قبول نہوگی اور اگر مرجاویگا تو کافر مرے گا۔ ایک غلام جریر کا بہاگا تہا اونہون نے اوسکو گرفتار کیا اور اوسکی گردن ماری (اسلیے کہ وہ اسلام سے پھر کر کافرون مین ملگیا ہوگا) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهُ ترجمہ جریر بن عبداللہ نے کہا جب غلام مشرکون کی ملک مین بہاگ جاوے تو پھر اوسکا ذمہ نہین ہی (یعنی اب اگر کوئی مسلمان اوسکو پاوی اور مارڈالے تو کچھ مواخذہ نہین ہی) عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ترجمہ جریر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام مشرکون کی ملک مین بہاگ جاوے تو اوسکا خون حلال ہوگا عَنْ جَرِيرٍ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ترجمہ جریر سے موقوفاً ایسی ہی روایت ہی عَنْ جَرِيرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ اَحَلَّ نَفْسَهُ ترجمہ جریر نے کہا جو غلام اپنے مالکون کے پاس سے بہاگا اور دشمن کی ملک مین (یعنی دار الکفر) چلا گیا اوس نے اپنا خون آپ حلال کر دیا

فِي الْمُرْتَدِّ مرتد کا بیان (یعنی جو اسلام سے پھر جاوے) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ اِحْصَانٍ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ اَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ اَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهِ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عثمان نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مسلمان آدمی کا خون درست نہین مگر تین وجہون سے ایک تو جو زنا کرے احصان کے بعد اوسکو سنگسار کرنا ہی۔ دوسری جو قتل کرے قصداً اوسپر قصاص ہی تیسری جو اسلام سے پھر جاوے وہ قتل کیا جاوے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِثَلَاثٍ اَنْ يَزْنِيَ بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ يَقْتُلَ اِنْسَانًا فَيُقْتَلَ اَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ فَيُقْتَلَ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مسلمان کا خون درست نہین مگر تین وجہون سے یا تو زنا کرے احصان کی بعد یا قتل کرے کسی آدمی کو یا کافر ہوجاوے اسلام کی بعد تو قتل کیا جاوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے (یعنی اسلام کو چہوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے) اوسکو قتل کرو عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَاسًا اِرْتَدُّوْا وَلَحِقُوْا بِالْاَعَاجِمِ فَاَخَذَهُمْ عَلِيٌّ فَاَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ احدا لو کنت انا لقتلتھم قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کچھ لوگ اسلام سے پھر گئے تو حضرت علی رضہ نے
اونکو آگ مین جلوادیا ابن عباس نے کہا اگر مین اونکی جگہ ہوتا تو کبھی اونکو جلاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
عذاب کرو اللہ کی عذاب (یعنی آگ سے) کیونکہ مین اونکو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا
دین بدل ڈالے اوسکو قتل کرو عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ
فاقتلوہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ عن
الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ترجمہ ان سب روایتون کا یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے اوسکو قتل کرو عن انس ان علیا اتی بناس من الرط یعبدون
وثنا فاحرقھم قال ابن عباس انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ
ترجمہ انس سے روایت ہے حضرت علی رضہ پاس کچھ لوگ زط (جو ایک پہاڑ ہے) کے لائے گئے جو بت پوجتے تھے اپنے
اونکو آگ مین جلادیا ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے جو شخص اپنا دین بدلے اوسکو قتل کرو تو
آگ مین جلانا نادرست ٹھہرا) عن ابی موسی انہ استعمل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن ثم
ارسل معاذ بن جبل بعد ذلک فلما قدم قال انی رجل کان یھودیا فاسلم ثم کفر فقال معاذ لا اجلس
ابو موسی وساده یجلس علیھا فاتی برجل کان یھودیا فاسلم ثم کفر فقال معاذ لا اجلس
حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ ثلث مرات فلما قتل قعد ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کیطرف بھیجا (صوبہ کرکے) پھر معاذ بن جبل کو بھیجا بعد اوسکے جب وہ یمن مین پہنچے
تو اونہون نے کہا ای لوگو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہون تمہاری طرف ابو موسی نے اون کو لیجا کر
رکھا (اور سر ٹیکا لگا کے بیٹھنے کے لیے) اتنے مین ایک شخص لایا گیا جو پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہوگیا تھا پھر کافر ہوگیا
معاذ نے کہا مین نہ بیٹھونگا جبتک یہ قتل نہ کیا جاوی اللہ اور اوسکے رسول کے حکم کیموافق تین بار یہ کہا جب وہ قتل کیا گیا
تو بیٹھے عن سعد قال لما کان یوم فتح مکۃ امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الا
اربعۃ نفر وامرأتین وقال اقتلوھم وان وجدتموھم متعلقین باستار الکعبۃ عکرمۃ بن
ابی جھل وعبد اللہ بن خطل ومقیس بن صبابۃ وعبد اللہ بن سعد بن ابی السرح فاما عبد اللہ
بن خطل فادرک وھو متعلق باستار الکعبۃ فاستبق الیہ سعید بن حریث وعمار بن یاسر فسبق
سعید عمارا وکان اشب الرجلین فقتلہ واما مقیس بن صبابۃ فادرکہ الناس فی السوق

فقتلوه وامّا عكرمة فركب البحر فاصابتهم عاصف فقال اصحاب السفينة اخلصوا فان الهتكم
لا تغني عنكم شيئا ههنا فقال عكرمة والله لئن لم ينجني من البحر الا الاخلاص له لا ينجيني في البر غيره
اللهم ان لك علي عهدا ان انت عافيتني مما انا فيه ان اتى محمدا صلى الله عليه وسلم حتى اضع يدي في
يده فلاجدنه عفوا كريما فجاء فاسلم وامّا عبد الله بن ابي سرح فانه اختبأ عند عثمان بن عفان
فلما دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس الى البيعة جاء به حتى اوقفه على النبي صلى الله
عليه وسلم قال يا رسول الله بايع عبد الله قال فرفع رأسه فنظر اليه ثلثا كل ذلك يأبى فبايعه بعد
ثلث ثم اقبل على اصحابه فقال اما كان فيكم رجل رشيد يقوم الى هذا حيث رآني كففت
يدي عن بيعته فيقتله قالوا وما يدرينا يا رسول الله ما في نفسك هلا اومأت الينا بعينك
قال انه لا ينبغي لنبي ان يكون له خائنة اعين ترجمہ سعد سے روایت ہے جسدن مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب لوگون کو امن دیا مگر چار مردون اور دو عورتون کو فرمایا وہ جہان ملینگے انکو قتل کرو اگرچہ کعبہ کے پردون
سے لٹکی ہون (اپنی جان بچانے کے لیے) وہ چار مرد یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل اور عبد اللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ
اور عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح ف عکرمہ بن ابی جہل اور اسکا باپ ابوجہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہت تکلیف پہنچائی تھی تو ابوجہل مارا گیا بدر کو دن اور عکرمہ زندہ تھا اور عبد اللہ بن خطل اسلام لاکر مرتد ہوگیا
تھا اور دو لونڈیان کہین تھین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتین اور مقیس بن صبابہ اور عبد اللہ
بن ابی السرح یہ دونون اسلام لاکر پھر گئے تھے ف تو عبد اللہ بن خطل ملا کعبہ کے پردون سے لٹکا ہوا اوسکو مار نے
کو دو شخص لپکے ایک سعید بن حریث دوسرے عمار بن یاسر لیکن سعید جوان تھے عمار سے اونہون نے اوسکو قتل کیا آگے
بڑھکر اور مقیس بن صبابہ بازار مین ملا وہین لوگون نے اوسکو مار ڈالا اور عکرمہ بن ابی جہل سمندر مین سوار ہوگیا ڈان
طوفان مین پہنسا کشتی والون نے کہا اب سب خالص خدا کو پکارو کیونکہ اور تمہاری معبود (بت وغیرہ) یہان کچھ
نہین کرسکتی عکرمہ نے کہا قسم اللہ کی اگر دریا مین سوا اوسکے کوئی مجھکو نہین بچا سکتا تو خشکی مین بھی کوئی سوا اوسکے
نہین بچا سکتا اسی پروردگار مین تجھسے اقرار کرتا ہون کہ اگر اس بلا سے جسمین مین پہنسا ہون تو مجھکو بچا دیگا تو مین حضرت
محمد صلعم پاس جاونگا اور اپنا ہاتھ اون کے ہاتھ مین رکھونگا (یعنی بیعت کرونگا) اور مین ضرور اونکو اپنی اوپر بخشنے والا مہربان
پاونگا پھر وہ آیا اور مسلمان ہوگیا اور عبد اللہ بن ابی سرح حضرت عثمان پاس چھپا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو
بلا بیعت کی لیی تو حضرت عثمان نے اوسکو لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کیا اور کہا یا رسول اللہ بیعت کیجیی
عبد اللہ سے آپنے سر اوپر اوٹھایا اور تین بار عبد اللہ کیطرف دیکھا گویا ہر بار بیعت سے انکار کیا پھر تین بار کے بعد آخر
اوس سے بیعت کرلی بعد اوسکے صحابہ کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کیا تم مین کوئی ایک بھی سمجھدار نہ تہا جو اوٹھکر

ہوتا اسکیطرف جب مجھ دیکھتا ہے تب سی ہاتھ روکتی ہوں اور قتل کرتا اوسکو اونہون نی عرض کیا یارسول اللہ ہم کو آپ کی دل کی بات کیونکر معلوم ہوتی آپنے آنکھ سے اشارہ کیون نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کی یہ شان نہین کہ وہ چوری آنکھ سے کہے (یعنی ظاہر مین چپ رہی اور آنکھ سے اوسکی خلاف اشارہ کرے) **تَوْبَةُ الْمُرْتَدِّ** اگر مرتد توبہ کرے اور پھر مسلمان ہوجاوے **عَنِ** ابن عباس قال کان رجل من انصار اسلم ثم ارتد ولحق بالشرک ثم ندم فارسل الی قومہ سلوا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لی من توبۃ فجاء قومہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان فلانا قد ندم وانہ امرنا ان نسالک ھل لہ من توبۃ فنزلت کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم الی قولہ غفور رحیم فارسل الیہ فاسلم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انصار مین سے ایکشخص (جسکا نام حارث بن سوید تہا) مسلمان ہوگیا پھر اسلام سے پھر گیا اور مشرک ہوگیا مین جاہلا بعد اوسکی شرمندہ ہوا تو اپنی قوم کو کہلا بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہو کیا میری توبہ قبول ہے اوسکی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا کہ فلان شخص آپ سے شرمندہ ہوا ہے اور اوس نی ہم کو حکم کیا ہے آپ سے پوچھنے کا کیا اوسکی توبہ قبول ہے اوسوقت یہ آیت اتری کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم غفور رحیم تک (پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کیونکر اللہ ہدایت کریگا اوس قوم کو جو کافر ہوئے ایمان لانی کی بعد اور گواہی دی یہ کہ رسول سچا ہے اور پہونچ گئین اونکو روشن دلیلین اور اللہ نہین راہ بتلاتا ظالمون کو ان لوگون کا بدلا یہ ہے کہ اونپر لعنت ہے اللہ اور فرشتون اور لوگون کی سب کے اون پر ہمیشہ رہین گے اوسین کبھی اونکا عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ کبھی مہلت ملیگی مگر جن لوگون نے توبہ کی اسکے بعد اور نیک ہوگئے تو اللہ تعالی بخشنی والا مہربان ہے) پھر اوس شخص کو کہلا بہیجا وہ مسلمان ہوگیا **عَنِ** ابن عباس فی سورۃ النحل من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ الی قولہ ولھم عذاب عظیم قال نزلت ھذہ فی عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح ان الذی کان علی سرحہ کان یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فازلہ الشیطان فلحق بالکفار فامر بہ ان یقتل یوم الفتح فاستجار لہ عثمان بن عفان فاجارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے سورہ نحل مین جو یہ آیت ہے جو کفر بالله من بعد ایمانہ الخ تک یعنی جس کفر اختیار کیا ایمان کے بعد اوس پر غصہ اللہ کا ہے اور اوس کے لیے بڑا عذاب ہے منسوخ ہوگئی اور اسمین سے کچھ لوگ نکال لیے گئے جنکو بیان کیا بعد کی آیت مین ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا (یعنی پھر جو لوگ ہجرت کرکے آئے بچا جانے کے بعد اور جہاد کیا اور صبر کیا تو تیرا رب بخشنی والا مہربان ہے) یہ آیت عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کی حق مین اتری جو مصر مین تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی پھر شیطان نی اوسکو بہڑکا دیا وہ کافرون مین ملگیا جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے حکم کیا اوسکے قتل کا پھر عثمان رضی

اوسکی پناہ مانگی آپنے پناہ دی الحدیث وفیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اوسکی سزا ہے عن ابن عباس ان اعمی کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فا
کانت لہ ام ولد ترکان لہ منہا ابنان وکانت تکثر الوقیعۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتسبہ
فینہرہا فلا تنتہی وہیہا فلما کان ذات لیلۃ ذکرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقعت
فیہ فلم اصبر ان قمت الی المعول فوضعتہ فی بطنہا فاتکات علیہ فقتلتہا فاصبحت قتیلا فذکر
ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس وقال انشد اللہ رجلا لی علیہ حق فعل ما فعل الا قام
فاقبل الاعمی یتدلدل فقال یا رسول اللہ انا صاحبہا کانت ام ولدی وکانت بی لطیفۃ رفیقۃ وبی
منہا ابنان مثل اللؤلؤتین ولکنہا کانت تکثر الوقیعۃ فیک وتشتمک فانہاہا فلا تنتہی فانہرہا
فلا تنتہر وہما کانت البارحۃ ذکرتک فوقعت فیک فقمت الی المعول فوضعتہ فی بطنہا فاتکات
علیہا حتی قتلتہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اشہدوا ان دمہا ہدر ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے ایک اندہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اوسکی ایک لونڈی تھی جسکی پیٹ سے اوسکے دو بچے
تھی وہ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے اور آپ کو برا بہلا کہتی اندہا اوسکو ڈانٹتا وہ نہ مانتی منع کرتا تو باز
نہ آتے ایک رات کو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکالا اور لگی آپکو برا کہنے اندہا کہتا ہے مجھ سے صبر نہ ہو سکا
مین نے نیچہ (یا تکلہ) اوٹہایا اور اوسکی پیٹ پر رکہکر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی صبح کو جب وہ مری ہوئی ملی تو
لوگون نے اوسکا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے سب لوگون کو جمع کیا اور فرمایا مین خدا کی قسم دیتا ہون
اوسکو جسپر میرا حق ہے (کہ وہ میری اطاعت کرے) جسنے یہہ کام کیا ہے وہ اوٹھ کہڑا ہو یہہ سنکر وہ اندہا گرتا پڑتا
ڈر کے مارے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہہ میرا کام ہے وہ عورت میری لونڈی تہی اور مجھپر بہت مہربان اور میری
رفیق تہی اوسکی پیٹ سے میری دو لڑکے ہین مثل موتی کے لیکن وہ آپکو اکثر برا کہا کرتے گالیان دیتے مین منع کرتا تو
نہ مانتے جھڑکتا تو بہی نہ سنتے آخر گذشتہ رات کو اوس نے آپکا ذکر نکالا اور لگی برا کہنے مینے نیچہ (یا تکلہ) اوٹہایا اور
اوسکی پیٹ پر رکہکر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ گواہ رہو اوس لونڈی کا
خون ہدر ہے (یعنے اوسکا بدلہ نہ لیا جائیگا کیونکہ اوس نے قصور ہی ایسا کیا جس سے اوسکا قتل ضرور ہو گیا۔ ایک
تو خاوند کی اطاعت نکرنا لونڈی ہوکر دوسری پیغمبر کو برا کہنا سبحان اللہ صحابہ کرام مین دین کی حمیت اور غیرت
کس درجہ پر تہی خدا اور رسول خدا سے کیسی محبت کہتی تہی اوس کے سامنے اپنی بی بی بچون کی کچہ قدر نہ تہی ایمان ایسکو کہتے ہین
نہ یہ ایمان جو ہمارے زمانے مین ہے کہ برائی نام خدا اور رسول خدا کا نام لیتی ہین اگر مولود شریف کہو تو سیکڑون روپیہ دیتے
ہین مگر خدا کے دشمنون سے رسول کے دشمنون سے دنیا کی فائدہ کی ایسی دوستی کہتے ہین اونکا لحاظ کرتے ہین لعنت خدا کی ایسی

جہوں نے پیغمبر ہوں پر عن ابی برزۃ الاسلمی قال اغلظ رجل لابی بکر الصدیق فقلت ائذن فاضرب عنقہ فانتہرنی وقال لیس ھذا لاحد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوبرزہ اسلمی سے روایت ہے ایک شخص نے ابوبکر صدیق رضہ کو سخت کہا میں نے کہا اوسکو قتل کردن اونہون نے مجھی جھڑکا اور فرمایا یہ درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نہین ہے ف کہ اوسکی برائی سے قتل واجب ہو نہ کسی صحابی کا نہ کسی امام کا عن ابی برزۃ قال تغیظ ابوبکر علی رجل فقلت من ھو یا خلیفۃ رسول اللہ قال لہ قلت لا اضرب عنقہ ان امرتنی بذالک قال فکانت فلتۃ قلت نعم قال فوالله لا ذھب غیظ کلمتی التی قلت غضبہ ثم قال ما کانت لاحد بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق پر ایک شخص پر غصہ ہوئی یعنی کہا وہ کون ہے اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہونے کہا کیون نہیں کہا میں اوسکی گردن مارون اگر آپ کہین ابوبکر نے کہا سچ تو یہ کہا کریگا میں نے کہا ہان یہ بات میری قسم خدا کی اونکو اتنی بڑی معلوم ہوئی کہ اونکا غصہ جاتا رہا اور اونہون نے کہا ایسا نہین ہو سکتا کسی کیلیے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عن ابی برزۃ قال مررت علی ابی بکر وھو یتغیظ علی رجل من اصحابہ فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ من ھذا الذی تغیظ علیہ قال ولم تسألنی عنہ قلت اضرب عنقہ قال فوالله لا ذھب غضب کلمتی غضبہ ثم قال ما کانت لاحد بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے میں ابوبکر رضہ پر سے گزرا وہ ہنی لوگون میں سی کسی پر غصے ہو رہے تھے خبر تک جیسے اوپر گزرا عن ابی برزۃ قال تغیظ ابوبکر علی رجل فقال لو امرتنی لقتلتہ قال اما والله ما کانت لبشر بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے ابوبکر ایک شخص پر غصہ ہوئی یعنی کہا تم حکم کرو تو میں پھر کہے کردن یعنی اوسکو قتل کردن ابوبکر نے کہا قسم خدا کی یہ کسی کو جائز نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عن ابی برزۃ قال غضب ابو بکر علی رجل غضبا شدیدا حتی تغیر لونہ قلت یا خلیفۃ رسول اللہ والله لئن امرتنی اضربن عنقہ فکانما صببت علیہ ماء بارد فذھب غضبہ عن الرجل قال تکلتک امک یا ابا برزۃ وارتعم تکن لاحد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضہ کے شخص پر غصے ہوئے بہت سخت یہانتک کہ اونکا رنگ بدل گیا میں نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم خدا کی اگر تم مجھکو حکم کرو میں اوسکی گردن مارون میرا یہہ کہنا تھا اور اونپر جیسے ٹھنڈا پانی ڈالدیا اونکا غصہ اوس شخص پر سے جاتا رہا اور کہنے لگی ای ابا برزہ تیری ان تجھپر رووی (یہہ محاورہ ہے عرب مین کچھ بددعا مقصود نہین ہے جیسی تربت یداک رغم انفک اچھے درجہ کسی کیلیے نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد مین خلل ہوئی ہے بجائے ابونضرہ کے ابونضر ٹھیک ہے اور اوسکا نام حمید بن ہلال ہے شعبہ نے ایسا ہی روایت کیا اور وہ یہہ ہے عن ابی برزۃ قال اتیت مصلی ابی بکر وقد غلظ لرجل فرد علیہ فقلت لہ اضرب عنقہ فانتہرنی فقال زنعا

لیست لاحد بعدک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے میں ابوبکر صدیق رض پاس آیا اونہوں نے
سخت کہا کسی کو تو اوس نے بھی ویسا ہی جواب دیا میں نے کہا میں اوسکی گردن مارون اونہوں نے مجھے جھڑکا اور کہا یہ کسی کو درست
نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ امام نسائی نے کہا ابونصر کا نام حمید بن ہلال ہے اور روایت کیا اوسے یونس
بن عبید نے مسند اوہ روایت یہ ہے عن ابی برزۃ الاسلمی انہ قال کنا عند ابی بکر الصدیق فغضب
علی رجل من المسلمین فاشتد غضبہ علیہ جدا فلما رایت ذلک قلت یا خلیفۃ رسول اللہ اضرب
عنقہ فلما ذکرت القتل اضرب عن ذلک الحدیث جمیع الی غیر ذلک من الغیرۃ فلما تفرقنا ارسل الی
فقال یا ابا برزۃ ما قلت واسیت الذی قلت قلت ذکرنی منہ قال اما تذکر ما قلت قلت لا واللہ قال
رایت حین رایتنی غضبت علی رجل فقلت اضرب عنقہ یا خلیفۃ رسول اللہ اما تذکر ذلک او کنت
فاعلا قلت نعم واللہ والان ان امرتنی فعلت قال واللہ ما ھی لاحد بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ابوبرزہ اسکی سے روایت ہے ہم ابوبکر صدیق رض کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں وہ غصہ ہوئے ایک مسلمان پر اور بہت
سخت غصہ ہوئے جب میں نے یہ دیکھا تو کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہو تو میں اوسکی گردن اڑا دون
جب میں نے قتل کا نام لیا تو اونہون نے یہ ذکر چھوڑ دیا اور باتین کرنے لگے جب ہم وہان سے چلے اور جدا ہو گئے تو مجھکو بلا بھیجا
اور کہا اے ابابرزہ تو نے کیا کہا تھا میں بھول گیا تھا میں نے کہا مجھے یاد دلائی اونہون نے کہا تجھے یاد نہیں جو تو نے
کہا تھا میں نے کہا نہیں قسم خدا کی اونہون نے کہا جب تو نے مجھے یکشخص پر غصہ ہوتے دیکھا تھا تو کہا تھا میں اوس کے
گردن مارون اے خلیفہ رسول اللہ کے کیا تو ایسا کرتا میں نے کہا بیشک اور اگر اب حکم دو تو کرتا ہون اونہون نے کہا قسم
خدا کی یہ درجہ کسیکو حاصل نہیں بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت سب روایتون سے بہتر
اور عمدہ ہے ذکر السحر و کابیان عن صفوان بن عسال قال قال یھودی لصاحبہ اذھب بنا الی
ھذا النبی قال لہ صاحبہ لا تقل نبی لو سمعک کان لہ اربعۃ اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فسالاہ عن تسع ایات بینات فقال لھم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا
النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببری الی ذی سلطان لیقتلہ ولا تسحروا ولا تاکلوا الربوا ولا
تقذفوا المحصنۃ ولا تولوا یوم الزحف وعلیکم خاصۃ یھود ان لا تعدوا فی السبت فقبلوا یدیہ
ورجلیہ وقالوا نشھد انک نبی قال فما یمنعکم ان تتبعونی قالوا ان داود دعا ربہ ان لا یزال من
ذریتہ نبی وانا نخاف ان اتبعناک ان تقتلنا یھود ترجمہ صفوان بن عسال سے روایت ہے ایک یہودی نے اپنے
ساتھی سے کہا چلو اس نبی پاس (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) چلین دوسری نے کہا ایسا نہ کہو نبی مت کہو اگر
سن لیگا تو اوسکی آنکھ چار ہو جاوینگی (یعنی خوشی کے ارے پھول جاویگا کہ یہودی بھی مجھکو نبی کہتے ہین اور غضب سے

کہا کہ مراد ظاہر کی: دو آنکھیں ہیں دل کے دو آنکھیں ہیں یعنی ظاہر اور باطن خوش ہوگیا) خیر پھر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ وہ نو آیتیں کیا ہیں (جو حضرت موسیٰ کو اللہ نے دی تھیں جیسا فرمایا ولقد اٰتینا موسیٰ تسع آیات بینات ف آیات سے مراد یا تو معجزے ہیں تو وہ بھی عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹیڈی اور جوئیں اور مینڈکیاں اور خون اور قحط اور سیو و نگاہ مونا یا وہ احکام جو شریعتوں میں عام تھی وہ وہی ہیں جو حدیث میں مذکور ہوتے ہیں ت آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو مت شریک کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسکو ناحق قتل مت کرو اور بیقصور شخص کو حاکم کے پاس لیجاؤ (اسکو ناحق سزا دلوانے کے لیے) اور جادو مت کرو اور سود مت کھاؤ اور پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ اور لڑائی کے دن مت بھاگو یہ تو حکم ہیں۔ اور ایک حکم خاص تمہاری لیے ہے اے یہود تم ہفتے کی دن زیادتی مت کرو (یعنی اسکی حرمت کھو دو اور سدن مچھلیوں کا شکار نہ کرو) پھر سنکر ان دونوں یہودیوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھہ اور پاؤں چومی اور فرمایا بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ تم پیغمبر ہو آپ نے فرمایا پھر تم میری تابعداری کیوں نہیں کرتی انہوں نے کہا حضرت داؤد پیغمبر نے دعا کی تھی کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں سے نبی ہوا کرے اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہم تمہاری پیروی کریں تو اور یہود ہم کو مار ڈالیں گے (بس اصل بات یہ تھی کہ ذات برادری کا ڈر تھا) **الحکم فی السحرۃ** جادوگر کا حکم **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عقد عقدۃ ثم نفث فیھا فقد سحر ومن سحر فقد اشرک ومن تعلق شیئا وکل الیہ ترجمہ ابوہریرہ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرہ ڈالکر اوسمیں پھونکی اوسنے جادو کیا اور جسنے جادو کیا وہ مشرک ہوگیا اور جسنے کچھ لٹکایا یا پھر وہ اوسی پر چھوڑ دیا جاویگا (یعنی خدا اوسکی حفاظت نہ کریگا معاذ اللہ تعویذ لٹکانا اوسپر بھروسہ کرکے اتنا بڑا گناہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد وہ تعویذ ہیں جو جاہلیت کے زمانے میں رائج تھی) **سحرۃ اھل الکتاب** اہل کتاب کے جادوگر کا بیان **عن** زید بن ارقم قال سحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل من الیھود فاشتکی لذلک ایاما فاتاہ جبریل علیہ السلام فقال ان رجلا من الیھود سحرک عقدلک عقدا فی بئر کذا وکذا فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستخرجھا فجیئ بھا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما نشط من عقال فما ذکر ذلک لذلک الیھودی ولا رآہ فی وجھہ قط ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا ایک یہودی نے (جسکا نام لبید بن عاصم تھا) آپ کتنے دنوں تک اوسکی وجہ سے بیمار رہے پھر جبرئیل علیہ السلام آپ پاس آئے اور کہا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے فلانے کنوئے میں گہا ہے اور اگر کہیں ہے آپنے لوگوں کو بھیجا وہ نکالکر لائے اور اسکے کھولتے ہی رسول اللہ صلعم ایسے کھڑے ہوئے جیسی رسی میں بندھے ہوں اور کسی کہولدیوی پھر آپنے اسکا ذکر اوس یہودی سے نہیں کیا اور نہ اوسنے آپکے چہرے پر اسکا اثر کچھ پایا (یعنی آپنے اپنا بیمار ہونا بھی اوس سے ظاہر نہ کیا تاکہ اوسکو خبر ہی نہ ہو اور نہ وہ شیطان

پھر جاوے (کرتا) مَا يَفْعَلُ مَنْ تُعْرَضُ لِمَالِهِ کوئی شخص مال لوٹنے لگے تو کیا کرنا چاہیے عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَأْتِينِي فَيُرِيدُ مَالِي قَالَ فَذَكِّرْهُ بِاللهِ
قَالَ فَإِنْ لَمْ يَذَّكَّرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَإِنْ نَأَى السُّلْطَانُ عَنِّي قَالَ قَاتِلْ دُونَ مَالِكَ حَتَّى تَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ
الْآخِرَةِ اَوْقَعْ مالک ترجمہ قابوس بن مخارق سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
ایک شخص آیا اور کہنے لگا اگر کوئی شخص میرا مال چھیننے آوے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اوسکو ڈراؤ اللہ سے وہ بولا اگر وہ نہ ڈرے آپ نے فرمایا
اوس پاس کے مسلمانوں سے مدد لے وہ بولا اگر وہاں کوئی مسلمان نہ ہو آپ نے فرمایا حاکم سے کہہ وہ بولا اگر حاکم بھی دور ہو آپ نے فرمایا
تو پھر لڑ اپنے مال کی لیے اگر مارا گیا تو شہید ہوگا نہیں تو اپنا مال بچا لیگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ عَلَى مَالِي قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ
فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَأَنْشُدُ بِاللهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ
وَإِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
اگر کوئی ظلم سے میرا مال لینے آوے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اوسکو اللہ کی قسم دیوے وہ بولا اگر وہ نہ مانے آپ نے فرمایا پھر اللہ کی قسم دے
وہ بولا اگر نہ مانے آپ نے فرمایا پھر اللہ کی قسم دیوے وہ بولا اگر نہ مانے آپ نے فرمایا تو پھر لڑ اگر تو مارا گیا تو جنت میں جاویگا اور جو وہ
مارا گیا تو جہنم میں جاویگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ
أَرَأَيْتَ إِنْ عُدِيَ عَلَى مَالِي قَالَ فَأَنْشُدُ بِاللهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَأَنْشُدُ بِاللهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ
فَأَنْشُدُ بِاللهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَإِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ جو شخص اپنا مال بچانیکی لیے مارا جاوے وہ شہید ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانیکی لیے لڑے پھر مارا جاوے تو وہ شہید ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ مَظْلُومًا فَلَهُ
الْجَنَّةُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانیکی لیے ظلم سے
مارا جاوے اوسکی لیے جنت ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ
مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانی میں مارا
جاوے وہ شہید ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَحْدُثُ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ

فقہ حدیث ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو مال ناحق کوئی لینا چاہے اور وہ لڑے اور مارا جاوے تو شہید ہوگا امام نسائی نے کہا اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور ٹھیک پہلی روایت ہے ف اور بعض نسخوں میں یہ ہے کہ پہلی روایت غلط ہے اور یہ صحیح ہے عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل دون مالہ فھو شہید ترجمہ اوپر گزر چکا عن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فھو شہید ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال بچانے میں مارا جاوے وہ شہید ہے۔ یہ حدیث مختصر ہے عن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فھو شہید ترجمہ جو شخص اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل دون مالہ فھو شہید ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی لیے مارا جاوے وہ شہید ہے عن ابی جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل دون مظلمتہ فھو شہید ترجمہ ابوجعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم سے مارا جاوے وہ شہید ہے یہ روایت مرسل ہے اور شہید کی بھی تعریف ہے کہ جو ناحق مارا جاوے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور اس سے پہلی کے جسکو مومل نے روایت کیا خطا ہے من قاتل دون اھلہ جو شخص اپنے مال بچون کی بچانے میں مارا جاوے وہ بھی شہید ہے عن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فھو شہید ومن قاتل دون دمہ فھو شہید ومن قاتل دون اھلہ فھو شہید ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لڑے اپنے مال کے لیے پھر وہ مارا جاوے وہ شہید ہے اسیطرح جو لڑے اپنی جان بچانے کے لیے وہ بھی شہید ہے اور جو لڑے اپنی مال بچون کی لیے وہ بھی شہید ہے من قاتل دون دینہ جو شخص لڑے اپنا دین بچانے کے لیے عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل دون مالہ فھو شہید ومن قتل دون اھلہ فھو شہید ومن قتل دون دینہ فھو شہید ومن قتل دون دمہ فھو شہید ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے مال بچون کی لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے دین کی لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی جان کے لیے وہ شہید ہے من قاتل دون مظلمتہ جو شخص ظلم دور کرنے کے لیے لڑے عن ابی جعفر قال کنت جالسا عند سوید بن مقرن فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل دون مظلمتہ فھو شہید ترجمہ ابوجعفر سے روایت ہے میں سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا تھا اونھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے ظلم سے وہ شہید ہے یعنی اسپر ظلم ہوتا ہو اور وہ لڑے ظلم کو دفع کرنیکے لیے پھر مارا جاوے من شھر سیفہ فی الناس جو شخص تلوار نکالکر چلانا شروع کرے عن ابن الزبیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال من شهر سيفه ثم وضعه فقد هدر ترجمہ ابن بیسری روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تلوار سے نکالی پھر اوسکو چلاوے لوگون پر تو اوسکا خون ہدر ہی یعنی ضائع ہی اب اگر کوئی اوسکو مار ڈالی تو قصاص یا دیت کچھ نہین عن ابن الزبير قال من رفع السلاح ثم وضعه فدمه هدر ترجمہ ابن بیسر نے کہا جو شخص ہتہیار اوٹھاوی پھر جاوے تو اوسکا خون ہدر ہی عن عبد الله بن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من حمل علينا السلاح فليس منا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتہیار اوٹھاوی وہ ہم مین سی نہین ہی (یعنی جو مسلمان پر ہتہیار چلانا چاہی وہ کافر ہو گیا اسلام سی باہر ہو گیا۔ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو مسلمان کافر دنکی فوج مین نوکری کرتا ہی پھر مسلمانون سی لڑنی پر تو وہ کافر ہین ہرگز مسلمان نہین ہو سکتے) عن ابي سعيد الخدري قال بعث علي الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو باليمن بذهيبة في تربتها فقسمها بين الاقرع بن حابس الحنظلي ثم احد بني مجاشع وبين عيينة بن بدر الفزاري وبين علقمة بن علاثة العامري ثم احد بني كلاب وبين زيد الخيل الطائي ثم احد بني نبهان قال فغضبت قريش والانصار وقالوا يعطي صناديد اهل نجد ويدعنا فقال انما اتالفهم فاقبل رجل غائر العينين ناتي الوجنتين كث اللحية محلوق الراس فقال يا محمد اتق الله قال من يطع الله اذا عصيته ايامنني على اهل الارض ولا تامنوني فسال رجل من القوم قتله فمنعه فلما ولى قال ان من ضئضئ هذا قوما يقرءون القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان لئن انا ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد ترجمہ ابو سعید خدری سی روایت ہی حضرت علی رض نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سونا بھیجا جو مٹی کے اندر تہا (یعنی ابھی صاف نہین ہوا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو تقسیم کر دیا اقرع بن حابس حنظلی اور بنی مجاشع مین سی ایک شخص کو اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری اور بنی کلاب کے ایک شخص کو اور زید خیل طائی اور بنی نبہان کی ایک شخص کو (یہ سب قبیلون کے نام ہین) یہ دیکھکر قریش اور انصار کے لوگ غصہ ہوئی اور کہنے لگی آپ دیتے ہین نجد والون کو اور ہم کو نہین دیتے آپنے فرمایا مین اونکے دلونکو ملاتا ہون (کیونکہ وہ نو مسلم ہین اور تم تو پرانی مسلمان ہو) اتنے مین ایک شخص آنکہین بیٹھی ہوئین اور کلی پھولی ہوی گہنی داڑہی والا سر منڈا اور بولا اے محمد اللہ سی ڈر آپ نے فرمایا اللہ کی تابعداری کون کریگا اگر مین اوسکی نافرمانی کرونگا اللہ تعالی نے مجھ زمین والون پر امین بنایا اور تم میرا اعتبار نہین کرتے اتنے مین ایک شخص نے درخواست کی لوگون مین سی (وہ حضرت عمر رض تھے) اوسکے قتل کے آپنے منع فرمایا جب وہ پیٹہہ موڑ کر چلا تو آپنے فرمایا اسکی نسل مین سی کچھ لوگ پیدا ہونگے جو قرآن کو پڑہینگے مگر اون کی حلق کے نیچے نہ جاویگا (یعنی دلمین کچھ اثر نہوگا وہ دین سی اسطرح نکلجاوینگے جیسے تیر جانور مین سے صاف نکلجاتا ہی (آر پار ادس مین کچھ نہین بچتا اسطرح اون مین بھی دین کا کچھ نشان نہ ہوگا) مسلمانونکو قتل کرینگے اور بت پرستون کو چھوڑ دینگے اگر مین اون لوگون کو پاؤن تو اسطرح

قتل کرون جیسے زمانہ کی لوگ قتل ہوئی رہینی ایک کو نہ چھوڑون مراد ان لوگون سی خارجی ہین جو حضرت علی کے کیونکہ وقت مین ظاہر ہوئی بڑی دینداری جتلاتی قرآن کی ایک ایک لفظ پر لڑتی نماز خوب پڑہتی سر گہٹا کر صاف رہتی مگر مسلمانون کی جماعت سی علیحدہ ہو گئی مسلمانونکو کافر بنا کر اونھی سی لڑنے کو مستعد ہوئی عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یخرج قوم فی اٰخر الزمان احداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فاذا لقیتموہم فاقتلوہم فان قتلہم اجر لمن قتلہم یوم القیامۃ ترجمہ امیر المومنین علی سی روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تھی آخر زمانی مین کچہ لوگ پیدا ہون گی کمسن بیوقوف ظاہر مین قرآن کی آیتین پڑہین گے (یا لوگون کی خیر خواہی اور بہتری کی باتین کہینگے مگر ایمان اون کے حلق کے نیچے نہ اوترینگا وہ دین سی اسطرح نکلجاوین گے جیسے تیر شکار مین سی آر پار نکل جاتا ہی جب تم اونکو دیکہو تو قتل کرو اسلیے کہ اونکے قتل مین ثواب ہوگا قیامت کی روز عن شریک بن شہاب قال کنت اتمشی ان القی رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسالہ عن الخوارج فلقیت ابا برزۃ فی یوم عید فی نفر من اصحابہ فقلت لہ ہل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر الخوارج قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بأذنی ورأیتہ بعینی واتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمال فقسمہ فاعطی من عن یمینہ ومن عن شمالہ ولم یعط من ورائہ شیئا فقام رجل من ورائہ فقال یا محمد ما عدلت فی القسمۃ رجل اسود مطموم الشعر علیہ ثوبان ابیضان فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضبا شدیدا وقال واللہ لا تجدون بعدی رجلا ہو اعدل منی ثم قال یخرج فی اٰخر الزمان قوم کان ہذا منہم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ سیماہم التحلیق لا یزالون یخرجون حتی یخرج اٰخرہم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموہم فاقتلوہم ہم شر الخلق والخلیقۃ ترجمہ شریک بن شہاب سی روایت ہی مجھکو آرزو تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سی ملون اور اوس سی خارجیون کا حال پوچھون اتفاقاً عید کے دن مینی ابو برزہ کو پایا کئی اون کے یارون مین مین نی پوچہا تم نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہ سنا ہی خارجیون کی باب مین اونہونی کہا ہان مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اپنی کان سی اور دیکہا اپنی آنکہ سی رسول اللہ صلعم پاس کچہ مال آیا آپ نی تقسیم کر دیا اون لوگونکو جو داہنی طرف بیٹہے تہی اور جو بائین طرف بیٹہے تہی اور جو لوگ پیچہے بیٹہے تہی اونکو کچہ نہ دیا اون مین سی ایک شخص کہڑا ہوا اور بولا ای محمد تم نی انصاف سے تقسیم نہین کیا وہ ایک سانولا شخص تھا سر منڈا دو سفید کپڑے پہنی ہوئی یہ سنکر آپ بہت سخت غصہ ہوئی اور فرمایا قسم خدا کی تم میرے بعد مجھ سی بڑہ کر کسیکو نہ دیکہوگے انصاف کرتی ہوئی پہر فرمایا اخیر زمانے مین کچہ لوگ پیدا ہونگی گویا یہ شخص بھی اونھی مین سے ہی قرآن پڑہینگے مگر اون کے ہنسلی کے نیچے نہ اوتریگا اسلام سی اسطرح نکل جاوین گے جیسے تیر شکار مین سی پار ہو جاتا ہی اونکی

نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈے ہونگے ہمیشہ نکلتے رہینگے یہانتک کہ پچھلے انکو دجال کے ساتھ نکلینگے جب تم انسے ملو تو انکو قتل کرو وہ بدترین مخلوقات ہے اور بدنفس ہین (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط مسلمانے نام سے انسان مسلمان نہین ہوسکتا جب تک مسلمان کی سی عمدہ اخلاق اختیار نہ کرے نیکیفی اور خوش اخلاقی اور ایمانداری راستبازی مسلمانون کی سب سے زیادہ ضروری ہے اگر یہ نہو تو صرف قرآن جھنے سے یا نماز وغیرہ پڑھنے سے اسلام پورا نہین ہوتا) امام نسائی نے کہا شریک بن شہاب کچھ مشہور نہین ہے **قتال المسلم کفر وسبابہ فسوق** مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اسکو گالی دینا گناہ ہے **عن سعد بن ابی وقاص** ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اسکو گالی دینا گناہ ہے **عن عبد اللہ قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر** ترجمہ عبد اللہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے **عن عبد اللہ قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر عن عبد اللہ قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر** ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر** ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو برا کہنا تو فسوق ہے یعنی اوس سے آدمی فاسق ہوجاتا ہے اور اوس سے لڑنا کفر ہے **عن شعبۃ قال قلت لحماد سمعت منصورا وسلیمان وزبیدا یحدثون عن ابی وائل عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر من قتلہم انتہم منصورا انتہم زبیدا انتہم سلیمان قال لا وارکی انہم اباوائل** ترجمہ شعبہ سے روایت ہے یعنی حماد سے کہا کیا تو نے منصور سلیمان اور زبید سے وہ سب نقل کرتے ہین ابو وائل سے اونہون نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مسلمان کو برا کہنا فسوق گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے تم کسپر تہمت کرتی ہو منصور پر یا زبید پر یا سلیمان پر یا وہ نہونے کہا نہین مگر میں تہمت کرتا ہون ابو وائل پر (کہ اوس نے یہ روایت عبد اللہ سے سنی یا نہین) **عن زبید عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر** قلت لابی وائل سمعتہ من عبد اللہ قال نعم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ زبید نے کہا میں نے ابو وائل سے پوچھا تم نے یہ عبد اللہ سے سنا وہ نہونے کہا ہان **عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر عن ابی وائل قال قال عبد اللہ سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر عن عبد اللہ قال قال المؤمن کفر وسبابہ فسوق** ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **التعلیق** (۴۰۹۰) **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاہلیۃ ومن خرج علی امتی یضرب برہا وفاجرہا ولا یتحاشی من مؤمنہا ولا یفی لذی عہد عہدہا فلیس منی ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یدعو الی عصبیۃ او یغضب لعصبیۃ فقتلۃ جاہلیۃ** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکلجاوے اور جماعت سے الگ ہوجاوے

پھر وہ مرے تو جاہلیت کی موت (یعنی کفر کی حالت) مرگیا اور جو شخص میری امت پر نکلے نیکی اور بدکسب کو قتل کرے اور مومن کا بھی نہ چھوڑے اور جس سے اتر رہا ہو اقرار پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا اور جو شخص اندھا دھند (یعنی بے سمجھے) اور بغیر جھنڈے کے لڑے اور تعصب کی طرف لوگوں کو بلاوے یا اوسکا غصہ تعصب کے وجہ سے ہو (خدا کے لیے) پھر وہ قتل کیا جاوے تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصَبِيَّةً وَيَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ ترجمہ جندب بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بے راہ جھنڈے کی تلے لڑے (یعنی شریعت سے وہ لڑائی صحیح اور لازم نہ ہو) اپنی قوم کے تعصب اور غصہ کرے تعصب کہتے ہیں ظلم پر مدد کرنیکو اور غالب ہے کہ خدا کی لیے لڑائی نہ ہو بلکہ اپنی عزت اور بڑائی کی لیے ہو) تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی) - امام نسائی نے کہا اس روایت کے اسناد میں عمران الفطان ہے جو قوی نہیں

عمران الفطان

تحریم القتل مسلمان کا قتل حرام ہے

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ فَقُلْتُ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ ترجمہ ابوبکرہ ہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک مسلمان اور دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھاوے (اور وہ بھی ہتھیار اٹھاوے) تو دونوں جہنم کی کنارے پر ہیں پھر جب قتل کیا تو دونوں جہنم میں گریں گے (یہ جب ہے کہ دونوں نے ساتھ ہی ہتھیار اٹھایا ہو اور دونوں کی نیت اکدوسرے کو مارنیکی ہو اور جو ایک نے ہتھیار اٹھایا اور دوسری نے ہتھیار بچانا چاہا تو ہتھیار اٹھانیوالا جہنم میں جاویگا) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ اِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السِّلَاحَ لِقَتْلِ اَحَدِهِمَا عَلَى الْاٰخَرِ فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ هَوَيَا فِي النَّارِ ترجمہ ابوبکرہ ہی کہا جب دو مسلمان نے ایکدوسری پر ہتھیار اٹھایا تو دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو دونوں جہنم میں جاوینگے (قاتل تو مسلمان کو قتل کیا جسکی اور مقتول اسلیے کہ اوسکی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنیکی تھی) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَهُمَا فِي النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهُ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو مسلمان بھڑ جاویں تلوار لیکر پھر ایک دوسرے کو قتل کرے تو دونوں جہنم میں جاوینگے کسینے کہا یا رسول اللہ قاتل تو جاویگا مگر مقتول کیوں جاویگا اپنے فرمایا اوسکی نیت تھی اپنی ساتھی کو قتل کرنیکی (اگلے لفظ میں ہے وہ حریص تھا اپنے صاحب کے قتل پر) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَهُمَا فِي النَّارِ مِثْلُهٗ سَوَاءٌ ترجمہ ہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا كَانَ اَحَدُهُمَا مِنْهُمَا يُرِيْدُ قَتْلَ صَاحِبِهٖ فَهُمَا فِي النَّارِ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ ترجمہ ابوبکرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ دونوں اکدوسرے کے قتل کا ارادہ رکھتی ہو عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ ترجمہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ہوں اور ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے ابوبکرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ہوں اور ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل کا حال تو ہم نے سمجھ لیا مقتول کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا وہ بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَلَا شَعْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ ترجمہ اور پر گزرچکا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایک تم میں سے دوسرے کی گردن مارو ف نووی نے کہا حدیث کا مطلب دو طرح سے ہو سکتا ہے ایک یہ مراد وہ لوگ ہیں جو ناحق خون کو حلال سمجھیں وہ تو کافر ہیں بلاشک دوسرے یہ کہ مراد کفر سے ناشکری ہے نعمت کی اور اسلام کی حق کی تیسرے یہ کہ مراد قریب ہو جانا ہے کفر کے چوتھی یہ کہ یہ فعل کافروں کا سا ہے پانچویں یہ کہ درحقیقت کفر مراد ہے یعنی کافر مت ہو جانا بلکہ ہمیشہ مسلمان رہنا چھٹی یہ کہ مراد کفر سے تکفیر ہے یعنی ہتھیار رہنا ساتویں یہ ایک دوسری کو کافر مت بناؤ پھر گردن مارو ایک دوسرے کی اور سب سے بہتر جو تیسرا قول ہے اور اوسی کو اختیار کیا قاضی عیاض نے (دمیری) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا یُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجِنَایَۃِ اَبِیْہِ وَلَا جِنَایَۃِ اَخِیْہِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہو جانا میرے بعد کافر ایک دوسری کی گردن مارو اور کوئی نہیں پکڑا جاویگا اپنے باپ یا بھائی کے قصور کے بدلے (بلکہ ہر ایک کے قصور کا ذمہ دار اوسی ہوگا) امام نسائی نے کہا یہ روایت خطا ہے اور صحیح مرسلاً ہے) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا یُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِیْرَۃِ اَبِیْہِ وَلَا بِجَرِیْرَۃِ اَخِیْہِ ترجمہ ہی جو اوپر گزرا عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اُلْفِیَنَّکُمْ تَرْجِعُوْنَ بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا یُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِیْرَۃِ اَبِیْہِ وَلَا بِجَرِیْرَۃِ اَخِیْہِ ترجمہ مسروق سے مرسلاً روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ پاؤں اس طرح کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ ایک امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا اَوْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ اور پر گزرا عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت گمراہ ہو جانا میرے بعد ایک دوسرے

گردن مارو عن جریر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع استنصت الناس قال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ترجمہ جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش (چپکا) پھر فرمایا مت ہو جانا میرے بعد کافر کہ ایکدوسرے کی گردن مارنے لگو عن جریر بن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استنصت الناس ثم قال لا ألفینکم بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے پھر لوگوں کو چپ کر پھر فرمایا دیکھو میں تم کو نہ پاؤں بعد اسکے (یعنی قیامت کے روز) تم میری بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسری کے گردن مارو

آخر کتاب المحاربۃ

کتاب لڑائی کی ختم ہوئی

اول کتاب قسم الفیٔ

کتاب فئی کے تقسیم کرنیکی ف فئی اس مال کو کہتے ہیں جو کافروں کا ہو اور مسلمانوں کے ہاتھ آجاوے بغیر لڑائی کے اور غنیمت وہ مال جو لڑائی کے بعد حاصل ہو عن یزید بن ھرمز ان نجدۃ الحروری حین خرج فی فتنۃ ابن الزبیر ارسل الی ابن عباس یسألہ عن سھم ذی القربی لمن تراہ قال ھو لنا فابی علینا ذلک وزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھم وقد کان عمر عرض علینا شیئا رأیناہ دون حقنا فابینا ان نقبلہ وکان الذی عرض علیھم ان یعین نارکھم ویقضی عن غارمھم ویعطی فقیرھم وابی ان یزیدھم علی ذلک ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (جو خارجیوں کا سردار تھا) جب عبد اللہ بن الزبیر کے فتنے میں نکلا تو ابن عباس پاس کہلا بھیجا کہ ذوی القربے کا حصہ کن کو ملنا چاہیے ف جسکا ذکر اللہ جل جلالہ نے اس آیت میں کیا فما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو غنایت فرمایا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤں والوں سے (یعنے بنی نضیر کے یہودیوں سے) تو وہ اللہ اور رسول کا ہے اور ناتی والوں کا (یعنے ذوی القربے کا) اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا۔ اس میں یعنے فئی میں اللہ نے پانچ حصے کیے ایک تو خاص اللہ اور اوسکے رسول کا دوسرے رسول کے ناتیوالوں کا تیسرے یتیموں کا چوتھے مسکینوں کا پانچویں مسافروں کا تو فئی کو اسطرح تقسیم کرنا چاہیے اب رہا مال غنیمت اوسکے لیے فرمایا۔ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو مال تم غنیمت میں حاصل کرو اوسکا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ناتیوالوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے اور باقی رہے چار حصے وہ لڑنیوالوں میں تقسیم ہونگے تو اس میں بھی ناتیوالوں کا پانچواں حصہ میں الخمس یعنے خمس ہوا ف ابن عباس نے کہا وہ ہمارا ہی ہونا تھا کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی لوگوں میں اوسکو تقسیم کیا (یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب میں) اور حضرت عمر نے ہم کو دینا چاہا تھا مگر وہ ہمارے حق سے کم دیتے تھے تو ہم نے نہیں لیا اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم ناتیوالوں کی مدد کریں الیکو مدد دیں اگلے اور اون میں جو قرضدار ہو جاویگا اوسکا قرضہ ادا کرینگے اور جو مفلس ہوگا اوسکو دینگے اور اس سے زیادہ دینے سے اونہوں نے انکار کیا عن یزید بن ھرمز قال کتب نجدۃ الی ابن عباس یسألہ عن سھم ذی القربی لمن ھو قال یزید بن

هٰذَا مِنْ وَأَنَا كَتَبْتُ كِتَابًا لِابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ
لَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا إِلَى أَنْ يَنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا وَيَخْدُمَ مِنْهُ عَائِلَنَا وَيَقْضِيَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا
فَأَبَيْنَا أَنْ يُسْلِمَهُ لَنَا وَأَبَى ذَلِكَ فَتَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ۔ ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا تو نے
القربی کا حصہ (فئی اور غنیمت میں سے) کسکو ملنا چاہیے میں نے ابن عباس کی طرف سے جواب لکھا وہ حصہ ہمکو ملنا چاہیے ہم اہل
بیت میں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عمر نے ہم سے کہا تھا کہ میں اُس حصے میں سے نکاح کردونگا جسکا
نکاح نہیں ہوا اور جو قرضدار ہوا اوسکا قرضہ ادا کردونگا ہم نے کہا نہیں ہمارا حصہ ہمکو دیدو اوسنے نہ مانا تو ہم نے اوسمیں سے
چھوڑ دیا **عن** ابو ذاعی قال کتب عمر بن عبد العزیز الی عمر بن الولید کتابا فیہ وفہم ابیک سلک الخمس کذلک
وانما سہم ابیک کسہم رجل من المسلمین وفیہ حق اللہ وحق الرسول وذی القربی والیتامی والمساکین
وابن السبیل فما اکثر خصماء ابیک یوم القیمۃ فکیف بنجو من کثرت خصماؤہ وظہرت المعارف
والمنار بدعۃ فی الاسلام ولقد ہممت ان ابعث علیک من یجز جمتک حمۃ السوء۔ ترجمہ ابو ذاعی سے روایت
ہے عمر بن عبد العزیز نے (جو خلیفہ عادل تھے بنی امیہ میں سے) عمر بن ولید کو لکھا کہ تیرے باپ (ولید بن عبد الملک بن مروان)
کی تقسیم کیموافق تو کل پانچوان حصہ تیرا ہی مگر درحقیقت تیرے باپ کا حصہ ایک مسلمان کی برابر تھا اور پانچوین حصے میں اللہ
اور رسول اور ذوی القربی اور یتامی اور مساکین اور مسافر کا حق تھا تو کتنی دعویدار ہونگی تیرے باپ پر قیامت کی روز
اور کسطرح نجات ہوگی اوس شخص کو جسکی اتنے بہت دعویدار ہوں اور تو نے جو باجی اور ستارہ نکالی ہیں وہ سب بدعت ہیں اسلام
میں اور ہر ایک بدعت شرعی گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجاوے گی) اور میں نے قصد کیا تھا کہ تیرے پاس ایک ایسی شخص کو
بھیجوں جو تیری بُری بُری کیکر کھینچ لے تاکہ تو ذلیل ہو اور باز رہے گمراہی سے **عن** جبیر بن مطعم انہ جاء ہو وعثمان
بن عفان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکلمانہ فیما قسم من خیبر بین بنی ہاشم وبنی المطلب عند
ہاکا یا رسول اللہ ہمت لاخواننا بنی المطلب بن عبد مناف ولم تعطنا شیئا وقرابتنا قرابتہم فقال
انما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ابی ہاشما والمطلب شیئا واحدا قال جبیر بن مطعم ولم یقسم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبنی عبد شمس ولا لبنی نوفل من ذلک الخمس شیئا کما قسم لبنی ہاشم وبنی المطلب۔ ترجمہ
جبیر بن مطعم سے روایت ہے وہ اور حضرت عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا اوس باب میں جو خیبر میں بنی ہاشم اور بنی المطلب
کا نام ہے) کا مال آپنے تقسیم کیا تھا بنی ہاشم اور بنی مطلب کو اونہوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے بنی مطلب کو دیا جو ہمارے بھائی ہیں اور
ہمکو کچھ نہ دیا حالانکہ ہم بھی آپسے ویسی قرابت رکھتے ہیں جو بنی مطلب رکھتے ہیں **ف** ہاشم کو عبد مناف کہا جاتا ہے
ایک ہاشم جنکی اولاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس جنکی اولاد میں حضرت عثمان ہیں
چوتھے نوفل جنکے اولاد میں جبیر بن معلم ہیں **ف** آپنے فرمایا میں تو ہاشم اور مطلب کو ایک سمجھتا ہوں اسلیے کہ یہ

دونوں جدا نہیں ہوئی اور ملا رہی جاہلیت اور اسلام میں) جبیر بن مطعم نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے کچھ نہیں دیا جیسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا تھا عن جبیر بن مطعم قال لما قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہم ذی القربی بین بنی ہاشم وبنی المطلب اتیتہ انا وعثمان بن عفان فقلنا یا رسول اللہ ھؤلاء بنو ھاشم لا ننکر فضلھم لموضعک الذی وضعک اللہ بہ منھم ارأیت بنی المطلب اعطیتھم ومنعتنا وانما نحن وھم منک بمنزلۃ واحدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھم لم یفارقونی فی جاھلیۃ ولا اسلام انما بنو ھاشم وبنو المطلب شیء واحد وشبک بین اصابعہ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی المطلب کو تقسیم کیا تو میں اور عثمان آپ کے پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ بنی ہاشم کی فضیلت کا تو ہم انکار نہیں کرتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ان میں سے کیا لیکن بنی مطلب کو آپنے فرمایا کہ بنی مطلب مجھ سے جدا نہیں ہوئے نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں اور بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہیں اور آپنے انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیں یعنی مطلب سے ہونے میں جیسی ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسری سے ملی ہوئی ہیں عن عبادۃ بن الصامت قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین وبرۃ من جنب بعیر فقال یا ایھا الناس انہ لا یحل لی مما افاء اللہ علیکم قدر ھذہ الا الخمس والخمس مردود فیکم ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اونٹ کا ایک بال لیا اور فرمایا اے لوگو مجھے درست نہیں اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عنایت کیا اس مال کے برابر مگر پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی تم ہی لوگوں پر لگا دیا جاتا ہے (کیونکہ وہ یتیموں اور مساکین اور مسافروں کی پرورش ہوتی ہے اور جو کام تمام مسلمانوں کی فائدے کی ہیں وہ میں صرف ہوتا ہے) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بعیر فاخذ من سنامہ وبرۃ بین اصبعیہ ثم قال انہ لیس لی من الفیء شیء ولا ھذہ الا الخمس والخمس مردود فیکم ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ایک اونٹ کے پاس آئے اور اونٹ کی کوہان میں سے ایک بال لیا اپنی دو انگلیوں کی بیچ میں پھر فرمایا میرے لیے فے میں سے اتنا بھی نہیں ہے نہ یہ مگر پانچواں حصہ وہ بھی پھر تم ہی کو دیا جاتا ہے عن عمر قال کانت اموال بنی النضیر مما افاء اللہ علی رسولہ مما لم یوجف المسلمون علیہ بخیل ولا رکاب فکان ینفق علی اھلہ منھا نفقۃ سنۃ وما بقی جعلہ فی الکراع والسلاح عدۃ فی سبیل اللہ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے بنی نضیر کے مال اللہ نے اپنے رسول کو فئی کی طور پر دیئے یعنی مسلمانوں نے اوپر گھوڑے نہیں دوڑائے نہ اونٹ (یعنی بغیر لڑائی کے) تو رسول اللہ صلعم اوس میں سے اپنے اہیال کا خرچ لیتے اور باقی گھوڑوں اور ہتھیاروں میں جہاد کی سامان میں عن عائشۃ ان فاطمۃ ارسلت الی ابی بکر تسألہ میراثھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علیہ وصدقتہ بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ نے ابوبکر صدیق پر کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلعم سے صدقہ کا اور خیبر کا مال

کا پانچوان حصہ ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہی ہماری کسی کے کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہی اور اسی حدیث کے موجب ابوبکر نے اپنے بیٹی حضرت عائشہ کا ترکہ بھی نہیں دیا بلکہ جسطرح رسول اللہ صلعم بیچتے اور کنبہ والونکو دیا کرتی اوسیطرح دیتی ہی **عن** عطاء قولہ عزوجل واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی قال خمس اللہ وخمس رسولہ واحد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتاز منہ ویعطی منہ ویضعہ حیث یشاء ویضع بہ ماشاء **ترجمہ** عطا سے روایت ہی یہ جو اللہ نے فرمایا جو تم غنیمت حاصل کرو اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول اور ذی القربے کا ہی تو اللہ اور رسول کا ایک ہی حصہ تہا یعنی اللہ کے لیی جدا کا نہ کوئی حصہ نہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس حصے مین سے لوگونکو سواریان دیتے نقد دیتی جہان چاہتی صرف کرتی جو کچہ چاہتی صرف کرتے **عن** قیس بن مسلم قال سألت الحسن بن محمد عن قولہ عزوجل واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ قال ھذا مقام کلام اللہ الدنیا والاخرۃ للہ قال اختلفوا فی ھذین السھمین بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سھم الرسول وسھم ذی القربی فقال قائل سھم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم للخلیفۃ من بعدہ وقال قائل سھم ذی القربی لقرابۃ الرسول وقال قائل سھم ذی القربی لقرابۃ الخلیفۃ فاجتمع رأیھم علی ان جعلوا ھذین السھمین فی الخیل والعدۃ فی سبیل اللہ فکانا فی ذلک فی خلافۃ ابی بکر وعمر **ترجمہ** قیس بن مسلم سے روایت ہی کہ مین نے حسن بن محمد سے پوچہا اس آیت کو واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ انہون نے کہا یہ شروع ہی اللہ کے کلام کا جیسی کہتی ہین دنیا اور آخرت اللہ کے لیے ہی (حالانکہ دنیا سے ہم لوگ فائدہ اوہاتی ہین اسطرح غنیمت مین بہی اللہ کا نام ہی مگر اوسکا کوئی علحدہ حصہ نہین ہے) مگر اختلاف کیا لوگون نے دو حصون مین ایک تو رسول کے حصے سے ذوی القربی کے حصے مین بعضون نے کہا رسول کا حصہ رسول کے خلیفہ کو ملنا چاہیے اور بعضون نے کہا ذوی القربے کا حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناتون والونکو ملنا چاہیی (جیسی پہلے ملتا تہا) اور بعضون نے کہا نہین اب خلیفہ کے ناتہ والونکو ملنا چاہیے پھر آخر سب کے رایہی بات پر آئی کہ اندولون حصونکو گہوڑون اور جہاد کے سامان مین صرف کرنا چاہیے اور اوسی مین صرف ہوتا رہا ابوبکر اور عمر کی خلافت مین **ف** اور ابوبکر اور عمر نے ہرگز وہ حصہ لیا جو رسول کا تہا حالانکہ اوسکا مستحق تہے اس سے زیادہ اور کیا بات ہوگی جو ابوبکر اور عمر کے بی طمعی اور حقانیت کا ثبوت ہی **عن** موسی بن ابی عائشۃ قال سألت یحیی المختار عن ھذہ الآیۃ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول قال قلت کم کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الخمس قال خمس الخمس **ترجمہ** موسی سے بن ابی عائشہ سے روایت ہی مین نے یحیی بن مختار سے پوچہا اس آیت کو واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول مین نے کہا رسول اللہ صلعم کا حصہ کتنا تہا انہون نے کہا پانچوان حصہ پانچوین حصے کا یعنی کل مال کا بیسوان حصہ **عن** مطرف قال سئل الشعبی عن سھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفیہ فقال اما سھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکسھم رجل من المسلمین واما سھم الصفی فھو مختار

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ شَاءَ ترجمہ مطرف سے روایت ہے کہ عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفی کا اور صفی کا (صفی اس کو کہتے ہیں جو تقسیم سے پہلی کوئی چیز امام اپنی لیوے جس لیوے غلام یا لونڈی یا گھوڑا وغیرہ) انہوں نے کہا حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل ایک مسلمان کے حصے کے تھا اور صفی کے لیے آپ کو اختیار رہتا تھا کہ جو چیز عمدہ پسند آوے آپ لے لیوے مگر یہ مخصوص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کوئی امام یہ اختیار نہیں رکھتا آپ کے بعد عمر بن یزید بن الشخیر قال ثنا ابو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا یونس بن عبید عن الحسن قال ثنا مطرف بن الشخیر بالمربد اذ دخل رجل معہ قطعۃ ادیم قال کتب لی ھذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھل لحد منکم یقرأ قال قلت انا اقرأ فاذا فیھا من محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنی زھیر بن اقیش انھم ان شھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وفارقوا المشرکین وادوا الخمس من غنائمھم وسھم النبی وصفیہ فانھم آمنون بامان اللہ ورسولہ ترجمہ یزید بن الشخیر سے روایت ہے میں مطرف کے ساتھ تھا مربد ایک مقام کا نام ہے کہ میں اتنے میں ایک شخص آیا چمڑے کا ٹکڑا لیکر اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے لکھدیا ہے تو تم میں سے کوئی شخص پڑھ سکتا ہے میں نے کہا میں پڑھ سکتا ہوں اوسمیں لکھا تھا حضرت محمد پیغمبر کیطرف سے بنی زہیر بن اقیش کے لوگوں کو معلوم ہو اگر وہ گواہی دینگے اسبات کی کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا اللہ کے اور محمد اوسکے بھیجے ہوئے ہیں اور اقرار کرینگے غنیمت کے مال میں سے پانچواں حصہ اور پیغمبر کا حصہ اور صفی نبی کا تو وہ اللہ اور اوسکے رسول کی امان میں ہیں عن عمہ قال اخبرنی اللہ فی کتابہ والرسول کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وقرابتہ لا یأکلون من الصدقۃ شیئا فکان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس الخمس ولذی قرابتہ خمس الخمس للیتامی مثل ذلک وللمساکین مثل ذلک وابن السبیل مثل ذلک ترجمہ مجاہد سے روایت ہے اونہوں نے کہا خمس قرآن میں اللہ اور رسول دونوں کا کہا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا تھا اور آپ کے ناتے والوں کا کہا کیونکہ ان کو صدقہ میں سے کچھ لینا درست نہ تھا (اپنے فرمایا کہ صدقہ میل ہے لوگوں کا تو وہ لائق نہیں اپنی ہاشم کے جو اشرف الناس ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانچوں حصے میں سے پانچواں حصہ لیتے اور آپ کے ناتے والے پانچواں حصہ لیتے اور یتیم اسی قدر لیتے اور مسکین بھی اسیقدر اور مسافر بھی اسقدر (جنکی پاس سوری نہ ہوتی یا راہ خرچ نہ ہوتا) امام نسائی نے کہا یہ جو اللہ نے شروع کیا اپنے نام سے فان خمسہ للہ اسکے کلام ہے اسلیے کہ تخت میں اللہ ہی کے لیے ہیں اور دنیا اور خمس میں اللہ نے پہلے اپنے نام سے شروع کیا کیونکہ یہ دونوں عمدہ کمائی ہیں اور صدقہ میں اپنے نام سے شروع نہیں کیا بلکہ یوں کہا انما الصدقات للفقراء الخ تک اسلیے کہ صدقہ میل ہے لوگوں کا اور بعضوں نے کہا غنیمت میں سے کچھ لیکر کعبہ میں رکھ دیتے ہیں اور وہی ہے حصہ اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ امام کو ملیگا وہ اوسمیں سے گھوڑا اور ہتھیار خریدیگا اور جسکو مناسب سمجھے گا دیگا جس سے فائدہ ہے مسلمانوں کو اور اہل حدیث اور اہل علم اور فقہا اور قرآن کے قاریوں کو دیگا اور تیسرا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ملیگا خواہ مالدار ہوں خواہ محتاج اور بعضوں نے کہا جو اون میں محتاج ہوں اونکو ملیگا مالدار کو نہ ملیگا جیسے یتیم اور مسافروں میں جو محتاج ہوں اونھی کو ملیگا اور یہ قول مجھے زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن جو

اور بڑے اور مرد اور عورت سب برابر ہیں جتنا میں اسطے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مال انکو دلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تقسیم کیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ حضرت نے بعضوں کو زیادہ دلایا ہو بعضوں کو کم اور ہم اس مسئلے میں علما کا اختلاف نہیں سمجھتے کہ اگر کسی نے اپنی تہائی مال کی وصیت کی کہ کے اولاد کی لیے تو وہ سب اولاد کو برابر برابر ملیگا خواہ مرد ہوں خواہ عورت جب انکا شمار ہوسکی اسی طرح جو چیز کسی کے اولاد کو دلایا جاوے تو اوس میں سب برابر ہونگے مگر جس صورت میں ولا نیوالا تصریح کردے کہ فلانے کو اتنا ملے اور فلانے کو اتنا تو اوسکی کہی کیموافق دلایا جاویگا اور یتیموں کا حصہ اون یتیموں کو دیا جاویگا جو مسلمان ہیں اسیطرح جو مسکین اور مسافر مسلمان ہیں اور کسی کو دو حصہ نہ دیا جاویگا یعنے مسکین اور مسافر دونوں کے بلکہ اختیار دیا گیا کہ وہ مسکین کا حصہ لیوے یا مسافر کا اور باقی چار خمس مال غنیمت میں سے تو وہ امام تقسیم کریگا اون مسلمانوں کو جو بالغ ہیں اور لڑائی میں شریک تھی

عن مالک بن اوس بن الحدثان قال جاء العباس وعلی الی عمر یختصمان فقال العباس اقض بینی وبین ھذا فقال الناس اقض بینھما فقال عمر اتئدا افصل بینھما وقد علما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ قال فقال الزھری ولیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحرز منھا قوت اھلہ وجعل سائر سبیلہ سبیل المال ثم ولیھا ابوبکر بعدہ ثم ولیتھا بعد ابی بکر فصنعت فیھا الذی کان یصنع ثم اتیانی تسالانی ان ادفعھا الیھما علی ان یلیاھا بالذی ولیھا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی ولی بہ ابوبکر والذی ولیتھا بہ فدفعتھا الیھما واخذت علیکما عھود ھما ثم اتیانی یقول ھذا القسم الی بنصیبی من ابن اخی ویقول ھذا اقسم الی بنصیبی من مراثی وان شاء ان ادفعھا الیھما علی ان یلیاھا بالذی ولیھا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی یلیھا بہ ابوبکر والذی ولیتھا بہ دفعتھا الیھما وان ابیا کفیا ذلک ثم قال واعلموا ان ما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل ھذا لھؤلاء انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ ھذہ لھؤلاء وما افاء اللہ علی رسولہ منھم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب قال الزھری ھذہ لرسول اللہ خاصۃ قرئ عرینہ فدرک لذا ولذا ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل وللفقراء المھاجرین الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلھم والذین جاؤا من بعدھم فاستوعبت ھذہ الآیۃ الناس فلم یبق احد من المسلمین الا لہ فی ھذا المال حق او قال حظ الا بعض من یملکون من ارقائکم ولئن عشت ان شاء اللہ لیاتین علی کل مسلم حقہ او قال حظہ

ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عباس اور حضرت علی دونوں جھگڑتی ہوئی آئے اوس مال کے لیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جو فدک اور بنی نضیر اور خیبر کا خمس وغیرہ جسکو حضرت عمر نے اپنی

خلافت میں ان دونوں کو سپرد کر دیا تھا) عباس نے کہا میرا اور انکا فیصلہ کر دیجیے (یعنی اوس مال کو تقسیم کر دیجیے) لوگوں نے کہا فیصلہ کر دیجیے اندازہ تو انکا حضرت عمر ہی کہا میں کبھی فیصلہ نہ کرونگا (یعنی اس مال کو تقسیم نہ کرونگا) کیونکہ دونوں کو معلوم ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا ترکہ کسیکو نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کے متولی رہے اور اوس میں سے اپنی گھر کے خرچ کیموافق لیتے اور باقی خدا کی راہ میں خرچ کرتے پھر بعد آپکے ابوبکر اوسکے متولی ہی پھر ابوبکر کے بعد میں متولی ہوا میں بھی ویسا ہی کیا جیسے ابوبکر کرتے تھے (کہ آنحضرت ؐ کی گھر والوں کو خرچ کیموافق دیتی اور باقی بیت المال میں جمع کرتے) پھر تم دونوں (یعنی عباس اور علی ؓ) میرے پاس آئی اور مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے کر دو ہم اوسی طرح اوسمیں عمل کرینگے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اور ابوبکر کرتی تھی اور تم کرتے ہی میں نے وہ مال اندونوں کے سپرد کر دیا اور دونوں سے اقرار لے لیا اب یہ دونوں پھر آئے ہین ایک کہتا ہی کہ میرا حصہ میرا بھتیجی دلاؤ (یعنی عباس کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) اور دوسرا کہتا ہی کہ میرا حصہ میری بی بی کیطرف سے دلاؤ (یعنی حضرت علی کیونکہ وہ خاوند تھے حضرت فاطمہ کی جو صاحبزادی تھین رسول اللہ صلعم کی) اگر ان کو منظور ہو تو وہ مال مین انکو سپرد کرتا ہون اس شرط پر کہ اوسی طرح عمل کرین جیسے رسول اللہ صلعم کرتی تھے اور اون کے بعد ابوبکر نے کیا ہی اور اون کی بعد میں نے کیا ہی اور جو یہ ان کو منظور نہ ہو تو اپنی گھر بیٹھین (مال مین نے اپنے لیے کھونگا) ف کیونکہ وہ مال مثل ترکہ کے نہین ہی کہ سب وارثون مین تقسیم ہو وہ تو ایک وقف کیطرح ہی جسکا انتظام ہمکو ایسی اوسیطرح کرنا چاہیے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تھے ف پھر حضرت عمر نے کہا قرآن ہی دیکھو اللہ تعالے مال غنیمت کے لیے فرماتا ہی اوسمین ہی پانچوان حصہ اللہ اور رسول اور ناتیوالون اور یتیمون اور مسکینون اور راہگیرون اور سپاہیون کا ہی اور صدقات کے لیے فرماتا ہی کہ وہ فقیرون اور مسکینون اور عاملون اور مولفۃ قلوبھم اور غلامون اور قرضدارون اور مجاہدون کے لیے ہین (اور اس مال کو بھی حضرت ؓ نے صدقہ کہا تو اس مین ہی فقیرون اور مسکینون اور سب مسلمانونکا حق ہوگا اور کچھ اس مین مال غنیمت ہی اوس مین بھی سب کا حصہ ہے) اچھا فرماتا ہی کہ جو مال اللہ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا اور تم نے اوسپر اپنی گھوڑی اور سواریان نہین دوڑائین یعنی بغیر خرچ کے ہاتھ آیا (زہری نے کہا البتہ یہ مال خاص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور وہ چند گانون مین سے عریہ یا خیبر کے اور فدک اور فلان فلان نگر اس مال کے حقین ہی) اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو اللہ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا گانون والون سے وہ اللہ کا ہی اور رسول کا ہی اور ناتیوالون کا اور یتیمون کا اور مسکینونکا اور مسافرونکا پھر فرماتا ہی کہ اون فقیرونکا بھی حق ہے جو اپنا گھر بار چھوڑ کر آئے اور نکالے گئے اپنی گھرون سے اور مالون سے پھر فرماتا ہی اونکا بھی حق ہے جو اون سے پہلے دار الاسلام مین آچکے تھے اور ایمان لاچکے تھے پھر فرماتا ہی اونکا بھی حق ہے جو ان لوگون کے بعد مسلمان ہوکر آئے تو اس آیت نے تمام مسلمانون کو گھیر لیا اب کوئی مسلمان باقی نہین رہا جسکا حق اس مال مین نہ ہو یا اوسکا کچھ حصہ نہ ہو (پھر اپنا حال جسکی حقدار سارے مسلمان ہین اور جسکا حصہ اوسکی خبر فرما چکے ہون کہ وہ حصہ ہی اور ہمارا ترکہ کسی کو نہین ملتا کیونکہ تقسیم ہو سکتا ہی) البتہ بعضے تمھارے غلام تو ہوگئی گئی اونکا حق اس مال مین نہین ہی اور اگر مین جیونگا تو البتہ خدا چاہے تو ہر مسلمان کو اوس مین ہی کچھ نہ کچھ حق تا حصہ ملیگا ف یہ وہ ہین

نہیں جو ابوبکر اور عمر نے یہ مال حضرت ؐ کی وارثوں میں تقسیم نہیں کیا اور حضرت فاطمہ ؓ کی درخواست کو قبول نہیں کیا۔ اب شیعوں کا طعن ان دونوں بزرگوں پر محض لغو ہے کیونکہ یہ خلاف اللہ اور اوسکے رسول کے فرمودی کے نہیں کرسکتی تھی (الخ) کتاب قسم الفیئ فئی کی تقسیم کی کتاب تمام ہوی **کتاب البیعۃ** کتاب بیعت کے بیان میں **ف** بیعت کہتے ہیں ہاتھ سے ہاتھ ملاکر اقرار کرنے کو عرب کی لوگ بیعت کرکے پابند تھی جب ہاتھ سے ہاتھ ملاکر کچھ اقرار کردیتی تو پھر اوس کے خلاف کبھی نہ کرتے **البیعۃ** علی السمع والطاعۃ حکم ماننے اور تابعداری کرنے پر بیعت کرنا **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی الیسر والعسر والنشط والکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقوم بالحق حیث کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر یعنے جو حکم آپ دینگے اوسکو سنیگے اور اوسکے موافق عمل کرینگے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر حال میں اور جو کوئی ہم پر سردار بنایا جاویگا اوس سے نہ جھگڑنے پر (یعنے آپ جسکو ہم پر حاکم کردینگے اوسکی بھی اطاعت کرینگے) اور ہمیشہ ہم حق کہتے رہینگے جہاں ہوں ہم نہ ڈرینگے کسی سے کہنی والے کی برائی سے **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر وذکر مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **باب** البیعۃ علی ان لا ننازع الامر اھلہ اثبات بیعت کرنا کہ جو سردار ہو اوسکی مخالفت نہ کرینگے **عن** عبادۃ قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی الیسر والعسر والنشط والکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقول او نقوم بالحق حیث ما کنا لا نخاف لومۃ لائم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **باب** البیعۃ علی القول بالحق سچ کہنی پر بیعت کرنا **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ والاثرۃ علینا وان لا ننازع الامر اھلہ وعلی ان نقول بالحق حیث کنا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہم نے بیعت کی اثرہ پر (یعنے اگر آپ کسیکو ہمسے زیادہ دینگے تو ہم جھگڑا نہ کرینگے) اور سچ کہینگے جہاں ہم ہونگے **البیعۃ** علی القول بالعدل انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنا **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی عسرنا ویسرنا ومنشطنا ومکارھنا وعلی ان لا ننازع الامر اھلہ وعلی ان نقول بالعدل اینما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اسمیں یہ ہے کہ ہم نے بیعت کی انصاف کی بات کہنے پر جہاں ہوں اور نہیں ڈرینگے ہم اسکے کام میں کسی برا کہنی والے کے برا کہنے سے **البیعۃ** علی الاثرۃ اثرہ پر (جسکی معنی اوپر گزر چکے) بیعت کرنا **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی عسرنا ویسرنا ومنشطنا ومکرھنا واثرۃ علینا وان لا ننازع الامر

نقوم بالحق حيث ما كان لا نخاف في الله لومة لائم ترجمہ یعنی جہاد پر گزرا عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليك بالطاعة في منشطك ومكرهك وعسرك ويسرك واثرة عليك ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم ہے تجھ پر الطاعت کرنا مسلمان حاکم کی خواہ تو خوش ہو خواہ ناخوش سختی ہو یا آسانی اگرچہ تیری اوپر دوسری کو بڑھایا جاوے (اور وہ تجھ سے زیادہ مستحق نہ ہو جب بھی الطاعت کرنا ضرور ہے بشرطیکہ شرع کے خلاف نہ ہو اور جو شرع کے خلاف ہو تو اس میں کسی کی الطاعت ضرور نہیں (نووی) البيعة على النصح لكل مسلم بیعت کرنا اس بات پر کہ ہر مسلمان کی بھلائی چاہیں گے عن جرير قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على النصح لكل مسلم ترجمہ جریرؓ نے کہا میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر (یعنی ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے کی بیعت کی) عن جرير بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة وان انصح لكل مسلم ترجمہ جریرؓ نے کہا میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ماننے اور الطاعت کرنی برابر ہر مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر البيعة على ان لا نفر بیعت کرنا اس پر کہ نہ بھاگیں لڑائی سے عن جابر يقول لم نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الموت انما بايعناه على ان لا نفر ترجمہ جابرؓ نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کی موت پر لیکن بیعت کی اس بات پر کہ لڑائی سے نہ بھاگیں گے البيعة على الموت جانی پر بیعت کرنا عن يزيد بن ابي عبيد قال قلت لسلمة بن الاكوع على اي شيء بايعتم النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية قال على الموت ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہے میں نے سلمہ بن الاکوع سے کہا تم نے کس بات پر بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے روز انہوں نے کہا جانی پر (یعنی لڑائی سے نہ بھاگیں گے یہانتک کہ جاں دیں گے یا فتح کریں گے) البيعة على الجهاد جہاد پر بیعت کرنا عن يعلى بن امية قال جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح فقلت يا رسول الله بايع ابي على الهجرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ابايعه على الهجرة وقد انقطعت الهجرة ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس فتح مکہ کے دن میں نے کہا یا رسول اللہ بیعت کیجیے میرے باپ سے ہجرت پر آپ نے فرمایا اب ہجرت کہاں ہے لیکن میں بیعت کرتا ہوں اوس سے جہاد پر ف مراد وہ ہجرت ہے جو مکی سے مدینہ کی طرف تھی اور تو جب سے میں اسلام پھیل گیا تو جاتی رہی لیکن وہ ہجرت جو کافروں کی ملک سے مسلمانوں کی طرف ہوتی ہے وہ قیامت تک باقی ہے کرمانی نے کہا جب کسی ملک میں کافروں کا زور سنے دین کے کام ادا نہ ہو سکیں تو وہاں سے ہجرت واجب ہے اتفاقاً عن عبادة بن الصامت قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحوله عصابة من اصحابه بايعوني على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادكم ولا تاتوا ببهتان تفترونه بين ايديكم وارجلكم ولا تعصوني في معروف فمن وفى فاجره على الله ومن اصاب منكم

شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ کے گرد بیٹھی جماعت تھی صحابہ میں سے تم مجھ سے بیعت کرتی ہو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروگی چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے اپنی اولاد کو نہ مارو گے کوئی بہتان نہ اٹھاؤ گے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے بیچ سے ف یہ قرآن میں عورتوں کی بیعت میں آیا ہے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ عورت کی اولاد نہ ہو اور وہ اس خیال سے کہ خاوند نکاح کرکے باہر جاوے اور کسی کا بچہ لیکر اپنا بچہ ظاہر کرے جیسا جاہلیت کے زمانے میں عورتیں کرتی تھیں تو یہ بہتان ہے کیونکہ جھوٹھا اٹھاتی ہیں دونوں ہاتھ کے بیچ سے یعنی پیٹ سے کیونکہ پیٹ سے نہیں اور کہتے ہیں ہمارے پیٹ سے ہے اور دونوں پاؤں کے بیچ سے یعنی شرمگاہ سے کیونکہ اون کی شرمگاہ سے نہیں پیدا ہوا اور کہتے ہیں پیدا ہوا اب یہ عبارت مردوں کی لئے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ اوس طرح سے ہے جو ایک فعل ایک کرتا ہے اور منسوب ہوتا ہے جماعت کیطرف جیسے وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا (یعنی زیور نکالتی ہو اور اوسکو پہنتی ہو حالانکہ زیور صرف عورتیں پہنتی ہیں مگر نسبت مرد کیطرف کی) اور بعضوں نے کہا مراد بین ایدیکم وارجلکم سے ذات اور نفس ہے کیونکہ اکثر افعال ہاتھ اور پاؤں ہی سے سرزد ہوتی ہیں ف میری نافرمانی نہ کروگی شرع کے کام میں یعنی جو کوئی پورا کرے اپنی بیعت کو (یعنی یہ کام نہ کرے) اوسکا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کوئی کام کرے پھر دنیا میں اوسکی سزا اوسکے حق میں حدیں ہیں جیسے زنا کی حد پر ہے یا چوری میں ہاتھ کاٹا جاوے) تو وہ اوسکا گناہ کا کفارہ ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حد اور قصاص سے گناہ معاف ہو جاتا ہے اور بعضوں کے نزدیک ایسا نہیں ہوتا جبتک توبہ نہ کرے) اور جو کوئی ان کاموں میں سے کچھ کرے اور دنیا میں سزا نہ پاوے بلکہ اللہ اوس کے قصور کو چھپاوے تو اوسکا کام اللہ پر ہے چاہے معاف کرے چاہے عذاب دیوے (قیامت کے روز) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونِي عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ النِّسَاءَ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَخَذَ بِهِ عُقُوبَةً فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَنَلْهُ عُقُوبَةٌ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے بیعت نہیں کرتی اون باتوں پر جس پر عورتوں نے بیعت کی ہے یعنی شرک نہ کرو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اپنی اولاد کو مت قتل کرو اور بہتان نہ اٹھاؤ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے بیچ میں سے اور میری نافرمانی نہ کرو شرع کے کام میں ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ پھر ہم نے بیعت کی آپ سے ان باتوں پر آپنے فرمایا جو کوئی ان باتوں میں سے کوئی بات اب کرے پھر دنیا میں اوسکی سزا پاوے تو اوسکا کفارہ ہو گیا اور جو نہ پاوے تو وہ اللہ پر ہے چاہے بخشدے اوسکو چاہے عذاب کرے **الشیخ** عَلَى الْهِجْرَةِ بیعت ہجرت پر کرنا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

علیہ وسلم فقال انی جئتک ابایعک علی الہجرۃ ولقد ترکت ابوی یبکیان قال ارجع الیہما فاضحکہما
کما ابکیتہما ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے
بیعت کرتا ہوں ہجرت پر اور میں اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں آپ نے فرمایا جا اور ان کو خوش کر جیسا تو نے ان کو رلایا ہے
(ماں باپ کے خوشی ہجرت پر بھی شامل ہے) شان الہجرۃ ہجرت بہت مشکل ہے عن ابی سعید ان اعرابیا
سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الہجرۃ فقال ویحک ان شان الہجرۃ شدید فہل لک من ابل قال نعم
قال فہل تؤدی صدقتہا قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ عزوجل لن یترک من عملک شیئا
ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ایک گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کیا ہے آپ نے فرمایا ہجرت بہت مشکل ہے
اپنا گھر بار عزیز اقربا دوست آشنا چھوڑ دینا پھر اوسپر بھی رہنا یہ نہیں کہ چند روز کے بعد ہجرت کو فسخ کرے
تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اونکی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا جا اور عمل کر بستیوں کے پرے (یعنی جہاں تو ہے
کتنی ہی فاصلہ پر ہم اسلیے کہ اللہ تیری کسی عمل کو ضائع نہ کریگا) یعنی بی ثواب نہ چھوڑیگا اپنے خیال کیا کہ اس گنوار
کا ہجرت پر ثابت قدم رہنا دشوار ہے تو یہ حدیث فرمائی) حجرۃ البادی گانوں والے کی ہجرت عن عبداللہ بن عمرو
قال قال رجل یا رسول اللہ ای الہجرۃ افضل قال ان تہجر ما کرہ ربک عزوجل وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الہجرۃ ہجرتان ہجرۃ الحاضر وہجرۃ البادی فاما البادی فیجیب اذا دعی ویطیع اذا امر واما
الحاضر فہو اعظمہما بلیۃ واعظمہما اجرا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
ہجرت کونسی بڑی ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو چھوڑ دے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک برا ہے اور فرمایا ہجرت دو ہیں ایک ہجرت اوسکی جو
حاضر رہے اوس مقام میں جہاں ہجرت کی ہے) دوسری ہجرت گانوں والے کی (جو اپنے گانوں میں رہے) مگر ضرورت کیوقت جب
بلایا جاوے تو چلا آوے اور جب کوئی حکم ہو تو اوسکو مانے حاضر پر بہت سختی ہے اور اوسی کو بڑا کرتوت ہے) تفسیر الہجرۃ
ہجرت کی معنی عن جابر بن زید قال قال ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کانوا
من المہاجرین لانہم ہجروا المشرکین وکان من الانصار مہاجرون لان المدینۃ کانت دار شرک فجاؤا
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ ترجمہ جابر بن زید سے روایت ہے ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور ابوبکر اور عمر مہاجرین میں سے تھے کیونکہ اونہوں نے چھوڑ دیا تھا مشرکین کو اور بعضے انصار بھی مہاجرین میں سے تھے
کیونکہ مدینہ مشرکوں کا ملک تھا پھر وہ رسول اللہ صلعم پاس چلے آئے تھے لیلۃ العقبہ کو (جب اپنے بیعت لی ہے عقبہ کے پاس جو منیٰ
میں ہے) لا ہجرۃ علی احد بعد الفتح ہجرت کی ترغیب عن ابی امامۃ انہ قال یا رسول اللہ ما ینبغی لی ان استقیم معک علیہ واتمثلہ
قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک بالہجرۃ فانہ لا مثل لہا ترجمہ ابوامامہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ
کوئی ایسا کام بتلا جسپر میں ہمیشہ رہوں اور اوسکو کرتا رہوں آپ نے فرمایا تجھ کو ہجرت پر اسکی برابر کوئی کام نہیں ہے ذکر

لَا اِخْتِلَافَ فِي انْقِطَاعِ الْهِجْرَةِ کے ختم ہو جانے میں اختلاف ف جب سے کہ فتح ہوا اس کے بعد ہجرت میں انقطاع ہے بیشک مکہ میں پھر ہجرت نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہے نہیں ہجرت بعد فتح ہو جانے مکے کے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہجرت دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف قیامت تک باقی ہے اور حدیث سے یہ غرض ہے کہ مکے سے ہجرت ختم ہو گئی (زہیر الربے) عَنْ يَعْلَى قَالَ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ ترجمہ یعلے سے روایت ہے میں اپنے باپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا جس دن مکہ فتح ہوا اور میں نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ سے بیعت کیجئے ہجرت پر آپ نے فرمایا میں اس سے بیعت کرتا ہوں جہاد پر کیونکہ ہجرت ختم ہو گئی عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مُهَاجِرٌ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ فَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں جنت میں نہیں جاویگا مگر جس نے ہجرت کی ہو آپ نے فرمایا جب سے کہ فتح ہوا مکہ ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد باقی ہے اور نیک نیتی باقی ہے تو جب تجھ سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو ف اور جہاد بھی ایک طرح کی ہجرت ہے کیونکہ اوس میں گھر بار لڑکے بالے چھوڑنا پڑتا ہے پس جو کوئی جہاد کریگا وہ بھی جنت میں جاویگا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ فَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیک نیتی باقی ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہجرت نہیں ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَقْدَانَ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا يَطْلُبُ حَاجَةً وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُولًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَرَكْتُ مِنْ خَلْفِي وَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ قَالَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْكُفَّارُ ترجمہ عبد اللہ بن وقدان سعدی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم میں سے ہر ایک کچھ مطلب کہتا تھا میں سب کے آخر میں آپ پاس گیا میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اب ہجرت نہیں ہے آپ نے فرمایا ہجرت ختم نہ ہوگی جب تک کافروں سے لڑائی رہے گی (کیونکہ جب تک کافر رہیں گے تو دار الکفر بھی رہیگا اور جو دار الکفر سے دار الاسلام کو آوے اوسی نے ہجرت کی) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ أَصْحَابِي فَقَضَوْا حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُولًا فَقَالَ حَاجَتُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْكُفَّارُ ترجمہ عبد اللہ سعدی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے تو میرے ساتھی پہلے آپ پاس گئے آپ نے اون کے مطلب پوچھے پھر میں سب سے اخیر میں گیا آپ نے فرمایا تیرا مطلب کیا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ہجرت کب ختم ہوگی آپ نے فرمایا ہجرت کبھی ختم نہیں ہوگی جب تک کافروں سے لڑائی رہیگی الخ

فِيمَا أَحْبَبْتَ وَكَرِهْتَ بَيْعَتُ كرنا ہر ایک حکم پر خواہ وہ پسند ہو یا ناپسند ہو عَنْ جَرِيرٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

أُبَايِعُكَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا أَحْبَبْتُ وَفِيمَا كَرِهْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ سَتُطِيقُ ذَلِكَ يَا جَرِيرُ

أَوْ تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ فِيمَا اسْتَطَعْتُ فَبَايَعَنِي وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ترجمہ جریر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس آیا اور میں نے کہا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں سننے اور اطاعت کرنی پر ہر ایک حکم کے خواہ وہ مجھکو پسند ہو یا ناپسند ہو

آپنے فرمایا اسی جریر تو اسکی طاقت رکھتا ہے یوں کہہ کہ جتنا کہ مجھ سے ہو سکیگا پھر بیعت کرا و بیعت کرا سبات پر کہ میں ہر ایک مسلمان کا

خیر خواہ رہونگا أُبَايِعُكَ عَلَى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ سے جدا ہونے پر بیعت کرنا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَوٰةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَوٰةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلَى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ ترجمہ جریر سے روایت ہے میں نے

بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے پر اور زکوۃ دینے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر اور مشرک سے جدا ہونے

پر (اگرچہ عزیز یا دوست ہو) عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ جریر سے

روایت بھی ایسی ہی ہے عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَايِعُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ابْسُطْ

يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَأَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَتُقِيمَ الصَّلَوٰةَ وَتُؤَدِّيَ

الزَّكَوٰةَ وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمِينَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ جریر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہ

بیعت لی ہے میں نے کہا یا رسول اللہ فرمائیے میں ہی آپ سے بیعت کروں اور آپ خود جانتے ہیں تو شرط کر جسمیں چاہیں

آپنے فرمایا میں تجھ سے بیعت کرتا ہوں ان شرطوں پر کہ تو اللہ کو پوجے گا نماز پڑھیگا زکوۃ دیگا مسلمانوں کا خیر خواہ رہیگا مشرکوں

سے جدا ہو جاویگا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ بَايِعُوا

عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ

أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا

فَعُوقِبَ فِيهِ فَهُوَ طُهْرَةٌ لَهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ فَذَلِكَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ ترجمہ عبادہ بن

صامت سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی گئی آدمیوں میں آپنے فرمایا میں تم سے بیعت کرتا ہوں اس بات

پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو گے چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو نہ مارو گے بہتان نہ اٹھاؤ گے اپنے

اور پاؤں کے بیچ سے میری فرمانی نہ کرو گے شرع کے کام میں پھر جو کوئی تم میں سے اپنی بیعت کو پورا کریگا اسکا ثواب

اللہ پر ہے اور جو ان میں سے کوئی کام کر بیٹھے پھر دنیا میں اسکو سزا ملجاوے تو وہ پاک ہو گیا اور جو اللہ چھپا دیوے اسکے قصور کو تو وہ

اللہ کی مرضی پر ہے چاہے اسکو عذاب دیوے چاہے معاف کرے بَيْعَةُ النِّسَاءِ عورتوں سے بیعت کرنا عَنْ أُمَيْمَةَ

قَالَتْ لَمَّا أَرَدْنَ أَنْ نُبَايِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَمْرَأَةَ أَسْعَدَنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ

فَأَذْهَبُ فَأُسْعِدُهَا ثُمَّ أَجِيئُكَ فَأُبَايِعُكَ قَالَ اذْهَبِي فَأَسْعِدِيهَا يَعْنِي فَقَالَتْ فَذَهَبْتُ فَسَاعَدْتُهَا ثُمَّ

جئت فبایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے میں بیعت کرنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے تو میں نے کہا یا رسول اللہ جاہلیت کے زمانے میں ایک عورت نے میری مدد کی تھی نوحہ میں (یعنی میت پر رونے پیٹنے
اور چلا کر اوسکے اوصاف بیان کرنے میں جیسی جاہلیت کا دستور تھا) اس لیے مجھے بھی (بدلا ادا کرنے کے لیے) اوسکی نوحہ
میں شریک ہونا ہے میں جاتی ہوں اور شریک ہوتی ہوں پھر آپ سے آکر بیعت کرتی ہوں (کیونکہ بیعت کے بعد پھر گنہگار نا
اچھا نہیں ہے) آپنے فرمایا جا اور شریک ہو ام عطیہ نے کہا میں گئی اور نوحہ میں اوسکی شریک ہوئی پھر لوٹ کر آئی اور آپ سے
بیعت کی **عن** ام عطیہ قالت اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعۃ علی ان لا ننوح ترجمہ ام عطیہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہم سے بیعت لی تھی اسبات کی کہ ہم نوحہ نہ کرینگی **عن** امیمۃ بنت رقیقۃ انها قالت
اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ من الانصار نبایعہ فقلنا یا رسول اللہ نبایعک علی ان لا نشرک
باللہ شیئا ولا نسرق ولا نزنی ولا نأتی ببهتان نفتریہ بین ایدینا وارجلنا ولا نعصیک فی معروف
قال فیما استطعتن واطقتن قالت قلنا اللہ ورسولہ ارحم بنا هلم نبایعک یا رسول اللہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اصافح النساء انما قولی لمائۃ امرأۃ کقولی لامرأۃ واحدۃ او مثل
قولی لامرأۃ واحدۃ ترجمہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور کئی انصاری عورتوں
کے ساتھ بیعت کرنیکو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اسبات پر کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرینگے
اور چوری نہ کرینگے اور زنا نہ کرینگے اور بہتان نہ اوٹھا دینگے دونوں ہاتھ اور پاؤں میں سے اور نافرمانی نہ کرینگے
آپکی شرع کے کام میں آپ نے فرمایا یہ بھی کہو کہ جہانتک ہم سے ہو سکیگا امیمہ نے کہا ہم نے کہا اللہ اور رسول کو ہم سے
رحم ہے کہ ہماری طاقت کیموافق ہم سے بیعت چاہتے ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ پھر آئیے ہم آپ سے ہاتھ ملا دیں آپنے فرمایا
میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا کہہ دینا ایک عورت سے ایسا ہی جیسے سو عورتوں سے کہا **بیعۃ** من به عاهۃ
کسی کو بیماری ہو تو اوس سے بیعت کیونکر کرے **عن** رجل من آل الشرید یقال له عمرو عن ابیه قال کان
فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیه النبی صلی اللہ علیه وسلم ارجع فقد بایعناک ترجمہ ایک شخص
سے روایت ہے جو شرید کی اولاد میں سے تھا اور اوسکا نام عمرو تھا اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کی لوگوں میں ایک شخص
جذامی تھا آپنے اوس سے کہلا بھیجا جا ہم نے تجھ سے بیعت کر لی (اور اوس سے ہاتھ نہ ملایا کیونکہ جذامی سے ہاتھ ملانے
میں کراہت معلوم ہوتی ہے) **بیعۃ** الغلام نابالغ لڑکے سے کیونکر بیعت کرے **عن** ابی ظبیان بن زیاد قال مدنت
یدی الی النبی صلی اللہ علیه وسلم وانا غلام لیبایعنی فلم یبایعنی ترجمہ ابی ظبیان بن زیاد سے روایت ہے میں نے
اپنا ہاتھ بڑھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بیعت کرنیکو اور میں نابالغ لڑکا تھا آپ نے مجھ سے ہاتھ نہیں ملایا **بیعۃ**
المماليك غلاموں سے بیعت کرنا **عن** جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیه وسلم علی الهجرۃ

وكان شعر النبي صلى الله عليه وسلم انه عبد فجاء سيده يريده فقال النبي صلى الله عليه وسلم بعنيه فا
شتراه بعبدين اسودين ثم لم يبايع لاحد حتى يسأله اعبد هو ترجمہ جابر رض سے روایت ہے ایک غلام آیا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اوسکا مالک اوسی لیئے آیا آپنے فرمایا اسکو میری
ہاتھ بیچدل آپنے دو کالی غلام دیکر اوسکو خرید کیا بعد اوس کے کسی سے آپ بیعت نہ کرتے جبتک پوچھ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں
ہے **باب استقالة البيعة** بیعت توڑ ڈالنا **عن** جابر بن عبد الله ان اعرابيا بايع رسول الله صلى الله عليه
وسلم على الاسلام فاصاب الاعرابي وعك بالمدينة فجاء الاعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله اقلني بيعتي فابى ثم جاءه فقال اقلني بيعتي فابى فخرج الاعرابي فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انما المدينة كالكير تنفي خبثها وينصع طيبها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک گنوار نے بیعت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام پر پھر اوسکو بخار آیا مدینہ میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
میری بیعت توڑ دیجیو پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیو آپنے انکار کیا آخر وہ نکلکر چلا گیا تب آپنے فرمایا مدینہ بھی کھیرا
ہے میل کو نکال دیتا ہے اور صاف کندن کو رکھ لیتا ہے (یعنی بری آدمی کو مدینہ رہنے نہیں دیتا اور اچھے کو نکلنے نہیں دیتا)
باب الرخصة اعرابيا بعد الهجرة ہجرت کی بعد پھر اپنے گانوں میں اکر رہنا **عن** سلمة بن الاكوع انه دخل على
الحجاج فقال يا ابن الاكوع ارتددت على عقبيك وفعل كلمة معناها وبدوت فقال لا ولكن رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذن لي في البدو ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے وہ حجاج پاس گئے تو حجاج بولا اے اکوع کے
بیٹے تو مرتد ہو گیا (یعنے دین اسلام سے پھر گیا جب تو مدینہ کا رہنا چھوڑ دیا) اور کچھ کہا جسکا مطلب یہ تھا کہ تو جنگل میں رہتا ہے
سلمہ نے کہا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی جنگل میں رہنیکی **باب البيعة** فيما يستطيع
بیعت کرنا اپنی طاقت کیموافق **عن** ابن عمر قال كنا نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة
فيقول لنا فيما استطعت وقال على فيما استطعتم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر آپ فرماتے جہانتک تم کو طاقت ہے (یہ آپکی کمال شفقت اور مہربانی تھی)
عن ابن عمر قال كنا حين نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة يقول لنا فيما استطعتم
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** جرير بن عبد الله قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة
فلقنني فيما استطعت والنصح لكل مسلم ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
ہر حکم کے سننے اور ماننے پر آپنے سکھلا دیا اتنا اور کہ جہانتک مجھکو طاقت ہے اور خیر خواہ ہو نا ہر مسلمان کا **عن** امية بنت
رقيقة قالت بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في نسوة فقال لنا فيما استطعتن واطقتن ترجمہ امیہ بنت
رقیقہ سے روایت ہے ہمنے بیعت کی رسول اللہ صلعم سے چند عورتوں کے ساتھ آپنے ہم سے فرمایا جہانتک تم سے ہو سکتا ہے اور تم کو طاقت ہے

ذکر ما علی من بایع الامام وعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ جو شخص کسی امام کی بیعت کرلی اور اپنا ہاتھ
اوسکی ہاتھ مین دیدی اور اوس سے اقرار کرلے تو اوسپر کیا لازم ہے عن عبد الرحمن بن عبد رب الکعبۃ قال اتیت الی
عبد اللہ بن عمر وہو جالس فی ظل الکعبۃ والناس علیہ مجتمعون قال فسمعتہ یقول بینا نحن مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا منزلا فمنا من یضرب خبائہ ومنا من ینتضل ومنا من ہو
فی جشرتہ اذ نادی منادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ جامعۃ فاجتمعنا فقام النبی صلی اللہ
علیہ وسلم خطبنا فقال انہ لم یکن نبی قبلی الا کان حقا علیہ ان یدل امتہ علی ما یعلمہ خیرا
لہم وینذرہم ما یعلمہ شرا لہم وان امتکم ہذہ جعلت عافیتہا فی اولہا وان آخرہا سیصیبہم
بلاء وامور تنکرونہا ثم تجیء فتن فیرقق بعضہا بعضا فتجیء الفتنۃ فیقول المؤمن ہذہ
مہلکتی ثم تنکشف ثم تجیء فیقول ہذہ مہلکتی ثم تنکشف فمن احب منکم ان یزحزح عن
النار ویدخل الجنۃ فلتدرکہ موتتہ وہو مؤمن باللہ والیوم الآخر والیات الی الناس ما یحب ان
یوتی الیہ ومن بایع اماما فاعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ فلیطعہ ما استطاع فان جاء احد
ینازعہ فاضربوا عنق الآخر قال فدنوت منہ فقلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہذا
قال نعم فاہوی بیدہ الی اذنی وقلبہ الی صدری فقال سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی فقلت لہ ہذا ابن عمک
معاویۃ یامرنا ان نأکل اموالنا بیننا بالباطل ونقتل انفسنا واللہ یقول یا ایہا الذین آمنوا لا تأکلوا
اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ونقتل انفسنا واللہ یقول ولا تقتلوا
انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما فسکت ساعۃ ثم قال اطعہ فی طاعۃ اللہ واعصہ فی معصیۃ اللہ
حکم عن یحیی بن حضین قال سمعت جدتی تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمرو پاس پہونچا دیکہا تو وہ کعبہ کے سایہ مین بیٹہے
ہین اور لوگ اون کے پاس جمع ہوے ہین مین اون سے سنا وہ کہتے تہے ایکبار ہم رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تہے سفر مین تم
ایک منزل مین اترے کوئی اپنا خیمہ کھڑا کرتا تہا کوئی تیر چلاتا تہا کوئی جانوردن کو چراتا تہا اتنے مین رسول اللہ صلعم
کی منادی نے آواز دی نماز کیلیے اکٹہا ہو ہم سب اکٹہا ہوے آپ کھڑی ہوگئے اور ہمکو خطبہ سنایا فرمایا مجہ پہلے جو نبی
گذرا ہے اوسپر یہہ بات ضرور تہی کہ جس امر مین وہ اپنی امت کی بہلائی دیکہے اوسکو بتلادی اور جس مین برائی دیکہے اوس سے
ڈرادے اور تمہاری یہہ امت اوسکی بہلائی شروع مین ہے اور اوسکی آخر مین بلا ہے اور طرح طرح کی باتین جو بری ہین ایک
فساد ہوگا پہر وہ مٹنے نہ پاویگا کہ دوسرا کہڑا ہوگا جب ایک فساد ہوگا تو مومن کہیگا اب مین ہلاک ہوتا ہون پہر وہ
مٹجاویگا سو تم مین سے جو چاہے جہنم سے بچنا اور جنت مین جانا وہ مرے اللہ پر اور قیامت پر یقین کرے اور لوگون سے
اوسطرح پیش آوے جیسی وہ چاہتا ہے کہ مجہسے لوگ پیش آوین اور جو کوئی بیعت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتہہ اوس کے ہاتہہ
مین دیوے اور دل سے اوسکی ساتہہ اقرار کرے تو پہر اوسکی اطاعت کرے جہانتک ہوسکے اب اگر کوئی اور شخص اوٹہکر
ہو جو اس امام سے جہگڑا کرے تو اوسکی گردن مارو عبد الرحمن نے کہا مین نزدیک گیا عبد اللہ بن عمرو کے اور اون سے
پوچہا تم نے یہ رسول اللہ صلعم سے سنا ہے اونہون نے کہا ہان اخص علی طاعۃ امام امام کی اطاعت کا
حکم عن یحیی بن حضین قال سمعت جدتی تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ترجمہ یحییٰ بن حصین سے روایت ہے میں نے اپنی دادی سے سنا وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک حبشی غلام حاکم ہو لیکن اللہ کی کتاب کے موافق حکومت کرے تو تم اوسکا حکم سنو اور اطاعت کرو **الترغیب** فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ امام کے اطاعت کرنے کی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اطاعت کی میری اوسنے اطاعت کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری اوسنے نافرمانی کی اللہ کی اور جسنے اطاعت کی میرے حاکم کی اوسنے اطاعت کی میری اور جسنے نافرمانی کی میرے کیے ہوئے حاکم کی اوسنے نافرمانی کی میری **قَوْلُهُ تَعَالَى** وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ اس آیت میں یہی اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور اولوالامر کی تو اولوالامر سے کیا مراد ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے یہ آیت عبداللہ بن حذافہ کے حق میں اتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ایک ٹکڑی کا سردار بنا کر روانہ کیا **خلاف** مجتہدین کے حق میں کیونکہ جسوقت قرآن اترتا تھا اوسوقت حضرات مجتہدین کا وجود نہ تھا اور مجتہدین کے زمانہ میں بھی تقلید کا رواج نہ تھا بلکہ چار سو برس بعد ہجرت کے یہ تقلید جو اس زمانے میں ہے یعنی سب باتوں میں ایک ہی مجتہد کی پیروی کرنا ایجاد ہوئی اولوالامر منکم سے مراد حکام اہل اسلام اور بادشاہ اسلام اور امام ہیں اونکی بھی اطاعت وہیں تک ضرور ہے جبتک وہ قرآن و حدیث کی خلاف نہ کہیں جیسے کہ اوپر کے حدیثوں میں گزرا پھر یہاں مجتہد کی اطاعت جو صرف ایک عالم ہے قرآن یا حدیث کی خلاف کیونکر جائز ہوگی **الترہیب** فِي عِصْيَانِ الْإِمَامِ امام کی نافرمانی کی برائی **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَتَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح کی ہیں ایک تو وہ شخص جو خالص اللہ کے رضامندی کی لیے لڑے اور امام کی اطاعت کرے اور مال کو خدا کے راہ میں خرچ کرے اوسکا تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور دوسرے وہ شخص جو لڑے لوگوں کو دکھلانے اور نام پیدا کرنے کی لیے اور نافرمانی کرے امام کی اور فساد پھیلاوے ملک میں (یعنی خلاف شرع لوگوں پر ظلم کرے عورتوں یا بچوں کو مارے غریبوں کی مال لوٹے اونکو شادی) تو برابر بھی نہ لوٹے گا یعنی نہ ثواب عذاب بلکہ اوسکو عذاب ہوگا **ذکر** مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ امام کی کیا کیا باتیں ضرور ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ فان امر بتقوی اللہ وعدل
فان لہ بذلک اجرا وان امر بغیرہ فان علیہ وزرا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا امام مثل ڈھال کے ہے جسکی آڑ میں (یعنی اوسکی انتظام اور حمایت میں) لوگ لڑتے ہیں اوسکی سبب سے بچتے ہیں اگر اوس
حکم کرے اللہ سے ڈرکر انصاف کیموافق تو اوسکو ثواب ہوگا اور جو اوسکی خلاف حکم کرے تو اوسی پر وبال ہوگا **الامام مصلح**
للامام امام سے خلوص رکھنا یعنی ظاہر اور باطن اوسکے شریک رہنا **عن** تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انما الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین
وعامتہم ترجمہ تمیم داری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کیا ہے خلوص (یعنی سچائی) لوگوں نے
کہا کسکی ساتھ یا رسول اللہ آپنے فرمایا اللہ کے ساتھ (یعنی اوسکی عبادت کرے سچے دلسی اوس سے ڈرے سچے دلسی امید رکھے اوسکی
اوسکی کتاب کے ساتھ (یعنی کہ اوسپر عمل کرے) اوسکی رسول کے ساتھ مسلمانوں کے امام کی ساتھ سب مسلمانوں کے ساتھ **عن**
تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال
للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** ابی ہریرۃ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ قالوا لمن
یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم ترجمہ ابوہریرہ سے ایسی روایت ہے مگر اس
میں تین بار آپنے فرمایا دین کیا ہے خلوص **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدین
النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین ولعامتہم ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا **بطانۃ الامام** امام کی خصلت کا بیان **ف** بطانہ کے معنی اصل میں یہاں وہ قوت ہے جو انسان
میں کہی گئی ہے ہر ایک انسان میں دو قوتیں ہیں ایک وہ جنیکی کیطرف لیجاتی ہے برائی سے روکتی ہے دوسری وہ جو برائی
کیطرف لیجاتی ہے اور بعضوں نے کہا مراد بطانہ سے فرشتہ اور شیطان ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما من والی الا ولہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وتحضہ علیہ وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ
علیہ فمعصوم من عصمہ اللہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حاکم نہیں ہے مگر اوس میں دو بطانے ہیں (یعنی دو قوتیں ہیں) ایک قوت
جو نیک بات کا حکم کرتی ہے اور بری بات سے منع کرتی ہے دوسری وہ قوت جو کمی نہیں کرتی بگاڑنے میں (یعنی برے
کام کرنیمیں) پھر جو کوئی اوسکی شر سے بچا وہ بچ گیا اور یہی قوت اکثر غالب ہو جاتی ہے (یعنی برے کاموں کیطرف بلانیوالی)
عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف من خلیفۃ
الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالخیر وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من

یعصمک اللہ عزوجل ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا جو کسی خلیفہ (یعنی حاکم کو) مگر اسمیں دو قسم کے مددگار کہیں ایک وہ جو نیکی کیطرف بلاتی ہے اور دوسری وہ جو برائی کیطرف بلاتی ہے اور اوسکی عزت دیتی ہے پھر سچا وہ ہے جسکو اللہ بچاوے ف پیغمبروں میں بھی یہ قوت ہوتی ہے جو برائی کیطرف بلاتی ہے مگر خدا اوس کی قوت کو مغلوب کر دیتا ہے اور وہ نیک قوت کی تابع رہتی ہیں جیسی دوسری حدیث میں ہے کہ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے بھی آپنے فرمایا ہاں مگر اللہ نے اوسکو میرا تابعدار کر دیا ہے عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بُعِثَ مِنْ نَبِیٍّ وَّلَا کَانَ بَعْدَہٗ مِنْ خَلِیْفَۃٍ اِلَّا وَلَہٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ وَبِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ فَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا گیا نہ کوئی خلیفہ اوسکا ایسا ہوا جسمیں دو خصلتیں نہوں ایک تو وہ جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے بری بات سے منع کرتی ہے دوسری جو نہیں کرتی ہے پھر جو کوئی بری خصلت کے شر سے بچا وہ بالکل بچ گیا **وزیر امام** وزیر کیسا ہونا چاہیے عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِیَ مِنْکُمْ عَمَلًا فَاَرَادَ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا جَعَلَ لَہٗ وَزِیْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِیَ ذَکَّرَہٗ وَاِنْ ذَکَرَ اَعَانَہٗ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے وہ کہتا ہے میں نے اپنی پھوپھی یعنی حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے حاکم ہو پھر خدا اوسکی بھلائی چاہتا ہے تو اوسکو نیک وزیر دیگا (یعنی عقلمند نیک طینت و منصف) اگر حاکم کوئی بات بھولجاویگا تو وہ اوسکو یاد دلاویگا اور جو یاد رکھیگا تو اوسکی مدد کریگا (غرض کہ جس بادشاہ کے وزیر عاقل اور ذی علم ہوتے ہیں اوسکی حکومت بھی قائم رہتی ہے اور ترقی ہوتی ہے اور جس بادشاہ کی وزیر اور مصاحب جاہل اور بیوقوف ہوتی ہیں اوسکی حکومت بہت جلد مٹجاتی ہے **جزا** عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَیْشًا وَاَمَّرَ عَلَیْہِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ اقْتَحِمُوْھَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ یَّدْخُلُوْھَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْھَا فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِیْنَ اَرَادُوْا اَنْ یَّدْخُلُوْھَا لَوْ دَخَلْتُمُوْھَا لَمْ تَزَالُوْا فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَقَالَ لِلْاٰخَرِیْنَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَۃَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اوسپر ایک شخص کو سردار کیا (عبداللہ بن حذافہ کو) اوسنے آگ سلگائی اور حکم کیا لوگوں کو اوسکے اندر گھسجانے کا (امتحان کیواسطے کہ میری اطاعت کرتے ہیں یا نہیں) تو بعضوں نے قصد کیا اوس میں گھسنے کا اور بعضے بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے پھر آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اون لوگوں سے جو گھسنا چاہتے تھے کہ اگر تم گھسجاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے (یعنی آگ کے عذاب میں) اور جو نہیں گھسے اونکو اچھا کہا اور فرمایا اللہ کی نافرمانی

کیونکہ سوائے کسی کی اطاعت نہین چاہیے اطاعت نیک کام مین کرنا چاہیے پھر اگر کوئی بادشاہ یا حاکم خلاف شرع کام کا حکم دیوے تو پہلے اوسکو سمجھانا چاہیے اگر وہ باز آگیا تو بہتر نہین تو سب مسلمان ملکر ایسے بادشاہ یا حاکم کو سلطنت اور حکومت سے معزول کرین اور دوسری شخص کو حاکم یا بادشاہ بنا دین جو شرع پر چلے کیونکہ مسلمانون کی قوم مین اصل بادشاہت اور حکومت اللہ اور اوسکی رسول کی ہے اور جو قاعدے اللہ اور رسول نے قرار دیے ہین اوسپر سب کو چلنا ضرور ہے بادشاہ ہو یا وزیر حاکم ہو یا امام سب ان قاعدون کے محکوم ہین عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر (بادشاہ یا حاکم کے حکم) سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے خواہ اوسکو پسند ہو یا نہو مگر جب گناہ کا حکم ہو تو نہ سنو نہ اطاعت کرو (بخاری) الوعید لمن نازعہ امیرا علی الظلم جو شخص کسے حاکم کی مدد کرنے مین ظلم کرنے مین عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم نو آدمی تھے تو آپنے فرمایا دیکھو میری بعد حاکم ہونگے جو کوئی اون کی جھوٹی بات کو سچ کہے (خوشامد سے) اور جس کو ناحق کہے) اور ظلم کرنے مین اونکی مدد کرے وہ مجھسے کچھ علاقہ نہین رکھتا نہ مین اوس سے کچھ غرض رکھتا ہون وہ قیامت کے روز میری حوض پر بھی نہ آویگا اور جو کوئی اون کے جھوٹھ کو سچ کہے (بلکہ کسی جھوٹھ پر خاموش رہے) اور ظلم کرنے مین اونکی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور مین اوسکا ہون اور وہ میری حوض پر آویگا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلَى الظُّلْمِ جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم کرنے مین اوسکا ثواب عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَنَا خَامِسُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهٗ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے نکلے اور ہم نو آدمی تھے پانچ ایک قسم کے اور چار ایک قسم کے یعنی عرب اور عجم (یعنی سوا عرب کے اور ملک کے رہنیوالے اب معلوم نہین پانچ کون سی تھے اور چار کونسی تھے) آپنے فرمایا سنو سنا تم نے میری بعد حاکم ہونگے جو کوئی اون کے پاس جاوے پھر اون کے جھوٹھ کو سچ کہے اور ظلم پر اون کی مدد کرے وہ میرا نہین مین اوسکا نہین نہ وہ میری حوض پر آویگا اور جو اون کے پاس نہ جاوے نہ اونکے جھوٹھ کو سچ کہے نہ ظلم پر اون کی مدد کرے وہ میرا ہے مین اوسکا ہون وہ میری حوض پر آویگا فصل من تکلم بالحق

عند امام جائر ہو کوئی الم حاکم کے سامنے حق بات کہے اور اسکی فضیلت عن طارق بن شہاب رجلا سأل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وقد وضع رجلہ فی الغرز ای الجہاد افضل قال کلمۃ حق عند سلطان جائر ترجمہ طارق بن شہاب
سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ چکے تھے کونسا جہاد افضل
ہے آپنے فرمایا حق بات کہنا ظالم حاکم کے سامنے (یہ جہاد سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ جہاد میں موت کا یقین نہیں اور اسمیں یقیناً
ہے موت کا) باب من وفی بما بایع علیہ جو شخص اپنے بیعت کو پورا کرے اوسکا ثواب عن عبادۃ بن الصامت
قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس فقال بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا
تزنوا وقرأ علیہم الآیۃ فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فستر اللہ علیہ فہو
الی اللہ عز وجل ان شاء عذبہ وان شاء غفر لہ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے اسمجلس میں آپنے فرمایا بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کروگے زنا نہ کروگے (آخر آیت تک (جو اوپر
گزر چکی) پھر جو کوئی تم میں سے پورا کریگا اپنی بیعت کو اوسکا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان کاموں سے کچھ کر بیٹھے پھر اللہ اوسکو عذاب دیوے
چاہے بخشدیوے مایکرہ من الحرص علی امارۃ حکومت کی خواہش بری ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم ستحرصون علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ وحسرۃ فنعمت المرضعۃ
وبئست الفاطمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرص کرتے ہو حکومت کی حالانکہ انجام
اوسکا ندامت اور حسرت ہے کیونکہ حکومت ملتی وقت اچھا معلوم ہوتا ہے اور جاتی وقت رنج ہوتا ہے (یعنی حرص لذت کا انجام رنج ہے
تو اوسکی خواہش کرنا عقلمند کے خلاف ہے) آخر کتاب البیعۃ بیعت کی کتاب تمام ہوئی کتاب العقیقۃ
عقیقہ کی کتاب ف عقیقہ اون بالوں کو کہتے ہیں جو بچے کے سر پر ہوتے ہیں جب وہ پیدا ہوتا ہے پھر اوسی جانور کو کہنے لگے جو
ساتویں دن پیدائش کے کاٹا جاتا ہے کیونکہ وہ اون بالوں کے مونڈتی وقت کاٹا جاتا ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العقیقۃ فقال لا یحب اللہ عز وجل العقوق وکانہ
کرہ الاسم قال او رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نسألک احدنا یولد لہ قال من احب ان ینسک عن
ولدہ فلینسک عنہ عن الغلام شاتان مکافأتان وعن الجاریۃ شاۃ قال داود سألت زیدبن
اسلم عن المکافأتان قال المتقاربتان المتشابہتان تذبحان جمیعا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کسی نے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کو آپنے فرمایا اللہ عقوق کو پسند نہیں کرتا (عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے عقوق
کہتے ہیں ماں باپ کے نافرمانی کو) اسپر اس نام کو برا جانا مادہ بولا یا رسول اللہ ہم آپ سے پوچھتے ہیں اوس شخص کو جو بچے کی طرف سے
کرتی ہیں آپنے فرمایا جو شخص چاہے قربانی کرتا اپنے بچے کی طرف سے تو کرے لڑکے کی طرف سے دو مکریاں برابر والی اور لڑکی کی طرف
سے ایک مکری داؤد نے کہا میں نے زید بن اسلم سے پوچھا برابر والی سے کیا مراد ہے اونہوں نے کہا ملتی جلتی صورت میں دونوں

ف عقیقہ کا مسئلہ ف ۲ چھٹا دن (یعنی دنیا میں آنے کے بعد ساتویں دن) اور ایک روایت میں ہے کہ اوسکے عقیقہ کے ساتھ ہی اوسکا نام رکھا جائے

ساتھ ہی کاٹی جاویں (بعضوں نے کہا برابر ہوں ضرور نہیں) عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی طرف سے اَلْعَقِيْقَةُ عَنِ الْغُلَامِ لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرنا عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى ترجمہ سلمان بن عامر ضبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے تو قربانی کرو اور کیطرف سے اور دور کرو اس سے بالوں کو عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَفِي الْجَارِيَةِ شَاةٌ ترجمہ ام کرز سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کے عقیقے کے لیے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لیے ایک بکری اَلْعَقِيْقَةُ عَنِ الْجَارِيَةِ لڑکی کیطرف سے عقیقہ کرنا عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ كَذَا يَقُوْلُ عَنِ الْجَارِيَةِ لڑکی کیطرف سے کتنی بکریاں چاہئیں عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اَسْاَلُهُ عَنْ لُحُوْمِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا ترجمہ ام کرز سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حدیبیہ میں گئی میں نے آپ سے پوچھنے کو میں نے سنا آپ فرماتے تھے لڑکے پر دو بکریاں ہیں (یعنی عقیقہ کی) اور لڑکی پر ایک بکری نر ہوں یا مادہ کچھ قباحت نہیں عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا ترجمہ وہی اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَهْطٍ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا امام حسن اور حسین کا دو دو مینڈھوں کی طرف سے مَتٰى يُعَقُّ عَنِ الْعَقِيْقَةِ کس دن کرنا چاہیے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنٌ بِعَقِيْقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَاْسُهُ وَيُسَمّٰى ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا گروی ہے اپنے عقیقے کے بدلے (جیسے گروی چیز کا چھڑانا ضرور ہے ایسے لڑکے کو بھی عقیقہ کر کے چھڑانا چاہیے خطابی نے کہا اس حدیث میں لوگوں نے بہت گفتگو کی ہے اور سب سے بہتر امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ یہ شفاعت کے باب میں ہے یعنے اگر کوئی اپنے بچے کا عقیقہ نہ کرے اور وہ بچپنے میں مر جاوے تو اپنے ان باپ کی شفاعت نہ کریگا رَهْطٌ الرَّبِيْعِ) قربانی کی جاوے اور کیطرف سے ساتویں دن ہو اور سر مونڈا جاوے اور نام رکھا جاوے) عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَهُ فِي الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمُرَةُ ترجمہ حبیب بن شہید سے روایت ہے ابن سیرین نے کہا تم میں سے پوچھو عقیقے کے حدیث والے نے کس سے سنی میں نے پوچھا اور انہوں نے کہا سمرہ سے سنی ہے تو معلوم ہوا کہ حسن نے سمرہ کو دیکھا ہے اور دان سے سنا ہے) كِتَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ کتاب فرع اور عتیرہ کی

الفرع ابن لبون کو کہتے ہیں جو پہلے پہل اونٹنی جنے جاہلیت کے زمانہ میں اسکو بتوں کی لیے کاٹتے اور بعضوں نے کہا جب کسی کی پاس سو اونٹ پوری ہو جاتی تو وہ ایک اونٹ اپنے بت کے لیے کاٹتا اور اسکو فرع کہتی اور عتیرہ وہ بکری جو رجب کے مہینہ میں کاٹتی بتوں کی لیے ابتدائے اسلام میں مسلمان بھی فرع اور عتیرہ کرتے مگر خدا کی لیے پھر ممانعت ہوئی تاکہ جاہلیت کی شباہت نہو) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرع اور عتیرہ کچھ نہیں ہے) عن ابی ھریرۃ قال احدھما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الفرع والعتیرۃ وقال الاخر لا فرع ولا عتیرۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا فرع اور عتیرہ سے عن مخنف بن سلیم قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فقال یا ایھا الناس ان علی کل اھل بیت فی کل عام اضحاۃ وعتیرۃ قال معاذ کان ابن عون یعتر ایضا ثم عتیرنی فی رجب ترجمہ مخنف بن سلیم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھے عرفات میں آپنے فرمایا ای لوگو ہر ایک گھر والوں پر سال میں ایک قربانی ہے اور دسویں بچہ کو اور ایک عتیرہ ہے (یعنی رجب میں ایک بکری) معاذ نے کہا ابن عون عتیرہ کرتے تھے رجب میں مجھ سے کہا ہے عن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن جدہ قال قال رجل یا رسول اللہ الفرع قال حق وان ترکتہ حتی یکون بکرا فتحمل علیہ فی سبیل اللہ او تطیبہ ارملۃ خیر من ان تذبحہ فیلصق لحمہ بوبرہ فتلقی اناءک وتولہ ناقتک قال یا رسول اللہ فالعتیرۃ قال العتیرۃ حق ترجمہ شعیب بن محمد اور زید بن اسلم سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فرع کیا ہے آپنے فرمایا حق ہے (اگر خدا کی لیے کیجاوے) پھر اگر تو فرع کے جانور کو چھوڑ دی یہانتک کہ وہ جوان ہو جاوے اور تو خدا کی راہ میں (یعنی جہاد میں) یا مسکین بیوہ کو (جو بہتر ہے) اسکی کاٹنے سے کیونکہ اسکی کاٹنے سے اسکا گوشت پوست سے لگا جاویگا (یعنی بلی ہو جاویگی) پھر تو اونٹنی کو (اسلیے کہ دودھ دینا موقوف ہو جاویگا) اور مان (یعنی بیاہی ہو جاویگی (یعنی سکی) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ پھر عتیرہ کیا ہے آپنے فرمایا وہ بھی حق ہے عن الحارث بن عمرو انہ لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وھو علی ناقتہ العضباء فاتیتہ من احد شقیہ فقلت یا رسول اللہ بابی انت وامی استنقف لی فقال غفر اللہ لکم ثم اتیتہ من الشق الاخر فراجوا ان یخصنی دونھم فقلت یا رسول اللہ استغفر لی فوقف بیدہ غفر اللہ لکم فقال رجل من الناس یا رسول اللہ العتائر والفرائع قال من شاء عتر ومن شاء لم یعتر ومن شاء فرع ومن شاء لم یفرع فی الغنم اضحیتھا وقبض اصابعہ الا واحدۃ ترجمہ حارث بن عمرو سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجۃ الوداع میں آپ اونٹنی پر سوار تھے جو عضبا تھی (یعنی کان جسکے کٹی ہوئی یا چھوٹے ہاتھ والی) میں انکی طرف گیا اور کہا یا رسول اللہ قربان ہوں آپ پر ان باپ سے میرے لیے جا کیجیے مغفرت کی آپنے فرمایا اللہ تم سب کو بخشے پھر میں دوسری طرف گیا اتنا خیال سے کہ شاید آپ خاص سے لیے دعا کریں میں نے کہا یا رسول اللہ میرے لیے دعا کیجیے آپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور فرمایا خدا تم سب کو بخشے پھر ایک شخص بولا یا رسول اللہ عتیرہ اور فرع میں آپ کیا فرماتے

ہیں آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے کرے جسکا جی چاہے نہ کرے بکریوں میں صرف قربانی (دسویں ذیحجہ) کو ضرور ہے اور اونٹ گلیاں آپنے بندکریں سوا ایک اونٹ کے) عَنْ جَدِّهٖ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَسْتَغْفِرُهٗ فَقَالَ عَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ ثُمَّ اسْتَدَرْتُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **تَفْسِيْرُ الْعَتِيْرَةِ** عتیرہ کا بیان **عَنْ نُبَيْشَةَ** قَالَ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَعْتِرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اذْبَحُوْا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوا ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں عتیرہ کرتی تھے آپنے فرمایا جس مہینے میں چاہو ذبح کرو اللہ کے لیے اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھلاؤ مسکینوں کو اللہ کے لیے **عَنْ نُبَيْشَةَ** قَالَ نَادٰى رَجُلٌ وَهُوَ بِمِنًى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اذْبَحُوْا فِيْ اَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوا قَالَ اِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرَعًا قَالَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوْهُ مَاشِيَتُكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهٗ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهٖ ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص نے آواز دی منیٰ میں اور کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں عتیرہ کرتی تھے رجب میں پھر آپ کیا حکم کرتے ہیں ہمکو آپنے فرمایا ذبح کرو جس مہینے میں چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کہا ماں کہلاؤ وہ بولا ہم فرع کیا کرتے تھے اب آپ کیا حکم دیتے ہیں ہمکو آپنے فرمایا پسند ہو لے جانوروں میں فرع ہے لیکن تو اوسکو کہلانے دے اوسکی ماں کو (یعنی دودھ پلانے اور چرنے دے اوسکی ماں کے ساتھ جب بڑا ہو جاوے لادنیکے موافق تو ذبح کر اور اوسکا گوشت بانٹ دے **عَنْ نُبَيْشَةَ** رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنْتَ نَهَيْتَنَا مِنْ لَحْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ كَيْمَا تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالْخَيْرِ فَكُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَرَعٌ تَغْذُوْهُ عَنَمُكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهٗ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهٖ عَلٰى ابْنِ السَّبِيْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص تہاذیل میں سے (جو ایک قبیلہ کا نام ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت رکھنے سے تین روز سے زیادہ اس لیے کہ تم کو پورا ہو (یعنی اوس وقت لوگ محتاج تھے تو یہ منع کردیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ نہ رکھو بلکہ کہا لو یا خیرات کردو کہ سب محتاج کو ملے اور کوئی بھوکا نہ رہے لیکن اب اللہ تعالیٰ نے مالدار کردیا (لوگوں کو) تو کہا کھاؤ اور خیرات دو اور رکھ چھوڑو اور دین (یعنی ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ) کھانے اور پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے ہیں ایک شخص بولا ہم جاہلیت کے زمانے میں عتیرہ کیا کرتی رجب میں اب آپ کیا حکم کرتے ہیں آپنے فرمایا ذبح کرو اللہ کے لیے جس مہینے میں چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کہا ماں کہلاؤ مسکینوں کو

ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانے میں فرع کیا کرتے تھے اب آپ کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا بکریوں میں فرع ہے نیکن کھلانی دے اوسکی ان کو جب وہ تیار ہو جاوے تو کاٹ اور خیرات دے گوشت مسافر کو یہ بہتر ہے **تفسیر الفرع** فرع کا

بیان عن نبیشۃ قال نادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال انا کنا نعتر عتیرۃ یعنی فی الجاھلیۃ فی رجب فما تامرنا قال اذبحوھا فی ای شھر کان وبروا اللہ عزوجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا فی الجاھلیۃ قال فی کل سائمۃ فرع حتی اذا استحمل ذبحتہ وتصدقت بلحمہ فان ذلک خیر ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری عن نبیشۃ لھذلی قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاھلیۃ فما تامرنا قال اذبحوا للہ عزوجل فی ای شھر کان وبروا اللہ عزوجل واطعموا ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم عتیرہ کیا کرتے تھے جاہلیت میں اب آپ کیا حکم کرتے ہیں ہمکو آپ نے فرمایا ذبح کرو اسکے لیے جس مہینے میں ہو سکے اور نیکی کرو اسکے لیے اور کھلاؤ عن ابی رزین لقیط بن عامر العقیلی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا نذبح ذبائح فی الجاھلیۃ فی رجب فما تامرنا ان نطعم من ذلک او نطعم من جاءنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا بأس بہ قال وکیع بن عدس قال ادمہ ترجمہ ابو رزین سے روایت ہے یعنی کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانے میں جانور ذبح کرتے تھے رجب میں پھر ہم کھاتے تھے جو آتا تھا اوسکو کھلاتے تھے آپ نے فرمایا کچھ حاجت نہیں وکیع نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے میں اوسکو نہیں جانتا یعنی جب قربانی کو دیکھا **وجوب** الفریعۃ مردار کی کھال کا بیان عن میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی شاۃ میتۃ ملقاۃ فقال لمن ھذہ فقالوا لمیمونۃ فقال ما علیتھا لو انتفعت باھابھا قالوا انھا میتۃ قال انما حرم اللہ عزوجل اکلھا ترجمہ میمونہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو پڑی تھی آپ نے فرمایا یہ کسکی ہے لوگوں نے کہا میمونہ کی آپ نے فرمایا اوسپر کچھ گیا نہ تھا کاش وہ اسکی کھال سے فایدہ اٹھاتی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مردار ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے صرف مردار کا کھانا حرام کیا ہے (اور اوسکی کھال بال سینگوں سے فایدہ اٹھانا) عن ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ قبیلۃ کان عطاھا مولاۃ لمیمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھلا انتفعتم بجلدھا قالوا یا رسول اللہ انھا میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما حرم اکلھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مری ہوئی بکری پر جو آپ نے دی تھی میمونہ لونڈی کو آپ نے فرمایا تم نے کیوں نہیں فایدہ اٹھایا اسکی کھال سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مردار ہو گئی آپ نے فرمایا فقط مردار کا کھانا حرام ہے عن ابن عباس قال ابصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ میتۃ لمولاۃ لمیمونۃ وکانت من الصدقۃ فقالوا لو نزعوا جلدھا فاستفعوا بہ فقالوا انھا میتۃ قال انما حرم اکلھا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ بکری صدقے کی تھی آپ نے فرمایا کاش ہم کھال اتار لیتے اور اس سے دباغت کرتے عن میمونۃ ان شاۃ ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا دبغتم اھابھا فاستمتعتم بہ ترجمہ میمونہ سے روایت ہے ایک بکری مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسکی کھال پر دباغت کیوں

نہیں کے اور فائدہ کیونکر نہیں اور تم یا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ لِمَيْمُونَةَ مَيِّتَةٍ فَقَالَ أَلَّا انْتَفَعْتُمْ
اِهَابِهَا قَدْ بَغْتُمْ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مردار بکری پر جو میمونہ
کی تھی آپ نے فرمایا تم نے اسکی کھال کیوں نہ لی دباغت کرکے کام میں لاتے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَاةٍ
مَيِّتَةٍ قَالَ أَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے گزرے سی ہوئی بکری پر آپنے فرمایا تم نے اسکی کھال سے فائدہ
کیوں نہیں لیا عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ شَاةٌ لَنَا فَدَبَغْنَا مَسَكَهَا فَمَا زِلْنَا نَنْبِذُ
فِيهِ حَتّٰى صَارَتْ شَنًّا ترجمہ ام المومنین سودہ سے روایت ہے ہماری ایک بکری مری گئی تو ہم نے اسکی کھال کو دباغت کیا پھر اسمیں
نبیذ بناتی تھی یہانتک کہ وہ مشک ہوگئی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ
فَقَدْ طَهُرَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کھال پر دباغت کیجاوے وہ پاک ہوگئی عَنِ
ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّا نَغْزُو هٰذِهِ الْمَغْرِبَ وَلَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ وَهُمْ قَرِيبٌ يَكُونُ فِيهَا اللَّبَنُ وَالْمَاءُ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اللَّبَنُ طَهُورٌ قَالَ ابْنُ وَعْلَةَ عَنْ رَأْيِكَ أَوْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَلْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن وعلہ نے ابن عباس سے پوچھا کہ ہم جہاد کو جاتی ہیں مغرب کے ملک میں اور
وہاں کے لوگ بت پرست ہیں انکی ہانڈیوں میں پانی ہیں پانی کی اور دودھ کی تو اوس پانے یا دودھ کا استعمال درست ہے یا نہیں
اونہوں نے کہا جس چمڑے پر دباغت ہوجاوے وہ پاک ہے میں نے کہا یہ تم اپنی عقل سے کہتے ہو یا رسول اللہ صلعم سے سنا ہے اونہوں نے
کہا نہیں رسول اللہ صلعم سے سنا ہے (اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مشرکوں کی پانی یا دودھ یا اور پتلی چیزیں بنیا درست ہیں
بشرطیکہ اونمیں کوئی نجاست نہ ہو) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ دَعَا بِمَاءٍ
مِنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ قَالَتْ مَا عِنْدِي إِلَّا فِي قِرْبَةٍ لِي مَيْتَةٍ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ رَيَّغْتِيهَا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِبَاغَهَا ذَكَاتُهَا
ترجمہ سلمہ بن محبق سے روایت ہے تبوک کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا ایک عورت کے پاس سے وہ بولی میرے
پاس تو مردہ جانور کی مشک میں ہے آپنے فرمایا تو نے دباغت کی تھی وہ بولی ہاں آپنے فرمایا تو پھر دباغت سے پاک ہوگئی عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا طَهُورُهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے پوچھا مردار کی کھال کو آپنے فرمایا دباغت کرنیسے پاک ہوجاتی ہے عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَاةُ
الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا ترجمہ ان سب روایتوں کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کی پاکی اوسکو دباغت کرنا ہے وَأَيُّمَا بِهِ جُلُودُ
الْمَيْتَةِ مردار کی کھال کس چیز سے دباغت کیجاوے عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ

مردار کی کھال سے فائدہ

لہ زینب فاتھا فقالوا انتھا میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطھرھا الماء والقرظ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریش کے کچھ لوگ نکلے ایک بکری کو گھسیٹتے ہوئے اپنی فرمایا کاش تم اسکی کھال نہ لیتے انہوں نے کہا یہ مردار ہے آپ نے فرمایا پاک کر دیتا ہے اوسکو پانی اور قرظ (جو ایک گھانس ہے یا چھال جس سے چمڑا سیاہ کرتے ہیں)

عن عبد اللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا غلام ان لا تنتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لکھا تھا وہ ہمیں پڑھ کر سنایا گیا میں جوان لڑکا تھا مردار کی کھال یا پٹھے سے (یعنی دباغت سے پہلے) تاکہ موافق ہو ان حدیثوں کے جو اوپر گزریں

عن عبد اللہ بن عکیم قال کتب الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تنتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب ترجمہ عبد اللہ بن عکیم کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو لکھا تھا فائدہ اٹھاؤ مردی کی کھال یا پٹھے سے

عن عبد اللہ بن عکیم قال کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جھینۃ ان لا تنتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب ترجمہ عبد اللہ بن عکیم نے کہا رسول اللہ صلعم نے جھینہ کے لوگوں کو لکھا تھا فائدہ اٹھاؤ مردی کی کھال یا پٹھے سے امام نسائی نے کہا مردار کی کھال میں جب اسپر دباغت ہو جاوے سب حدیثوں سے زیادہ صحیح زہری کی روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور ہم نے ابن عباس کی انہوں نے میمونہ سے (جو سب سے پہلے گزری اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے جمہور علما کا لیکن بعض اہل حدیث کے نزدیک پاک نہیں ہوتی عبد اللہ بن حکیم کے روایت کیموافق اگر عبد اللہ بن عکیم کے روایت ضعیف ہے اوسکی سند اور متن دونوں میں اضطراب ہے اور اوسکی صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے

الا استمتاع بجلودھا اذا دبغت مردار کی کھال پر جب دباغت ہو جاوے تو اوس سے فائدہ اٹھانے کے جائز

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھا ان تستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانیکا جب وہ دباغت ہو جاوے

الا انھم عن الانتفاع بجلود السباع درندوں کے کھالوں سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت

عن ابی الملیح عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن جلود السباع ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے اوسنے اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کیا درندوں کی کھالوں سے

ف یعنی اون کے پھننے اور بچھانے سے

عن المقدام بن معدیکرب قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحریر والذھب وعن لبس جلود النمور ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے اور چیتوں کی کھالوں کی چار جاموں سے

عن خالد قال وفد المقدام بن معدیکرب رجل معاویۃ فقال لہ انشدک باللہ ھل تعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبوس جلود السباع وان رکوب علیھا قال نعم ترجمہ خالد سے روایت ہے مقدام بن معدیکرب معاویہ کے پاس گئے اور کہا قسم دیتا ہوں تمکو اللہ کی تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے درندوں کے کھالیں پھننے سے اور اوپر سواری کرنے سے انہوں نے کہا ان

النہی عن الانتفاع بشحم المیتۃ مردار کی چربی سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت عن جابر بن عبد اللہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح وھو بمکۃ یقول ان اللہ عز وجل حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارایت شحوم المیتۃ فانہ یطلی بہ السفن ویدھن بہا الجلود ویستصبح بہا الناس فقال لا ھو حرام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک قاتل اللہ الیھود ان اللہ عز وجل لما حرم علیھم شحومھا جملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نہوں نے سنا جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکہ میں تھے فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے حرام کیا ہے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کی بیچنے کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مردار کی چربی تو کام میں آتی ہے کشتیوں پر لگاتے ہیں کہالوں پر ملتی ہیں لوگ روشنی کرتی ہیں آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر فرمایا تباہ کرے اللہ یہودیوں کو جب اللہ نے چربی ان پر حرام کی تو اوسکو گلایا پھر بیچا اور اوسکی قیمت کھائی النہی عن الانتفاع بما حرم اللہ عز وجل حرام چیز سے نفع اوٹھانے کی ممانعت عن ابن عباس قال ابلغ عمر ان سمرۃ باع خمرا قال قاتل اللہ سمرۃ الم یعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیھود حرمت علیھم الشحوم فجملوھا فاکلوا ثمنھا ویحیی ذابوھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر کو خبر پہونچی کہ سمرہ نے شراب بیچا اور ہونہی کہا تباہ کرے اللہ سمرہ کو اوس نے نہیں جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ کرے اللہ یہودیوں کو جب اونپر چربی حرام ہوئی تو اوسکو گلا (اور تیل اوسکا بیچا) باب القارۃ تقع فی السمن جو گھی میں گر جاوے تو کیا کریں عن میمونۃ ان فارۃ وقعت فی سمن فماتت فسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال القوھا وما حولھا وکلوہ ترجمہ میمونہ سے روایت ایک چوہا گر پڑا گھی میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا نکالڈالو جو ہی کو اور جسقدر گھی اوس کے آس پاس ہے اور کہاوے باقی گھی کو (کیونکہ گھی جب جما ہوا ہے تو چوہی کی تاثیر ساری گھی میں نہ پہنچیگی) عن میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن فارۃ وقعت فی سمن جامد فقال خذوھا وما حولھا فالقوہ ترجمہ اس روایت میں یہ ہے گھی جما ہوا تھا آپنے فرمایا چوہا اور جو اوسکے آس پاس گھی ہے نکالکر پھینک دو عن میمونۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن الفارۃ تقع فی السمن فقال ان کان جامدا فالقوھا وما حولھا وان کان مائعا فلا تقربوہ ترجمہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہا اور جو اوس کے آس پاس کا گھی ہے نکالکر پھینک دو اور جو پتلا گھی ہے تو اوسکے نزدیک نہ جاؤ یعنی سب گھی خراب ہوگیا کہانیکے قابل نہ رہا یہ اوسکو چراغ میں جلاوین عن ابن عباس یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بعنز میتۃ فقال لو اخذتم اھابھا فانتفعتم بہ فقالوا انھا میتۃ فقال انما حرم اکلھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری پر گزرے تو فرمایا کیا ہوتا اگر اوسکی کھال نکال لیتے پھر اوس سے فائدہ اٹھاتے الذباب یقع فی الاناء کھی اگر برتن میں گر جاوے عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فلیمقلہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں

کھی جاوے تو اوسکو جیسی طرح ذبح دیویسی (یعنی گلہ اوسکی ایک بازو مین ہاری ہی اور دوسری بازو مین شفعی (بخاری) آخر کتاب العقیقۃ
والفرع والعتیرۃ تمام ہوی کتاب فرع اور عتیرہ کی **کتاب الصید والذبائح** کتاب شکار اور ذبیحون کی (ذبیحہ وہ
جانور جو ذبح کیا جاوی) **الاکراہ بالتسمیۃ عند الصید** شکار کیوقت بسم اللہ کہنا **عن عدی بن حاتم** انہ سأل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید فقال اذا ارسلت کلبک فاذکر اسم اللہ علیہ فان اذرکتہ ان یقتل
فاذبح واذکر اسم اللہ علیہ وان اذرکتہ قد قتل ولم یاکل فکل فقد امسکہ علیک فان وجدتہ قد قتل منہ فلا تاکل
منہ شیئا فانما امسک علی نفسہ وان خالط کلبک کلابا قتلن فلم یاکلن فلا تاکل منہ شیئا فانک لا
تدری ایہا قتل ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنے کتے کو شکار پر چھوڑے تو بسم اللہ
کہہ پھر اگر تو شکار کو زندہ پاوے تو اوسکو ذبح کر بسم اللہ کہکے اور جو کتا مار ڈالی اوسکو لیکن اوسمین سے کھاوی نہین تو کہا اوسکو کیونکر اس
نے پکڑا تیری کتی اور جو کہا لیوی اوسمین سے تو مت کہا اوسکو کیونکہ اوس نے پکڑا اپنے لیی (جب تو اوسمین سے کہا گیا اور دوسرے کو دیکھے کہ وہ کتا
معلوم ہوا تعلیم یافتہ نہین ہی پھر اوسکا شکار کیونکر درست ہوگا) اور اگر تیری کتی کے ساتھ اور کتی بھی شریک ہوگئی (خلط ہا کون نے اسم
کہکر نہین چھوڑا مثلاً کافرون کی کتی تھی) تو مت کہا شکار مین سے اسلیے کہ معلوم نہین کس کتے نے اوسکو مارا **الذبحی عن اکل**
ما لم یذکر اسم اللہ علیہ جس جانور پر بسم اللہ کا نام نہ لیا جاوے اوسکی کہانیکی ممانعت **عن عدی بن حاتم** قال سألت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن صید المعراض فقال اما ما اصبت بحدہ فکل وما اصبت بعرضہ فہو وقیذ وسألتہ عن الکلب فقال
اذا ارسلت کلبک فاخذ وقتل فکل وان اکل فلا فان اخذہ ذکاتہ وان کان مع کلاب کلب قد احس فشیت ان یکون
اخذ معہ فقتل فلا تاکل فانک انما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا مین نے رسول اللہ
صلعم سے پوچھا معراض کے شکار کو فرمایا معراض وہ تیر ہی جسمین پھل نہین ہی بلکہ صرف ایک لکڑی نوکدار چھلی ہوی اور بعضون نے
کہا معراض وہ لکڑی ہی جسمین دونون طرف نوک یا ایک طرف لوہا لگا ہوا ہو اوسکو پھینک کر مارتی ہین کبھی نوک پڑتے
ہی جانور پر اور کبھی آڑی لکڑی پڑتی ہی جسکی مار سے جانور مرجاتا ہی **حرف** آپنے فرمایا اگر نوک لگی (جانور پر) تو کہا اور جو آڑی لکڑی
پڑی تو وہ موقوذہ ہی (جو قرآن مین حرام کیا گیا یعنے وہ جانور جو بھل جیسی چیز سے مارا جاوے جیسے پتھر یا لاٹھی ہی) پھر مین نے کتے کے شکار کو
پوچھا آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اور وہ شکار کو پکڑ لیوے لیکن اوسمین سے کھاوی نہین تو کہا اوسکو کیونکر اوسکا پکڑ لینا ہی
گویا شکار کا ذبح کرنا ہی اور جو تیری کتی کے ساتھ اور کتے ہون پھر تجھ تک پہونچا شاید دوسری کتی نے بھی پکڑا ہو تو مت کہا اوسکو اس
لیی کہ تو نے اپنی کتی پر بسم اللہ کہی تھی نہ اور کتون پر **صید الکلب المعلم** سے ہوے (یعنی تعلیم یافتہ کتی کا شکار) **عن**
عدی بن حاتم انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارسل الکلب المعلم فیمسک فقال اذا ارسلت الکلب
المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فاخذ فکل قلت وان قتل قال وان قتل قلت انی ارمی بالمعراض قال اذا اصاب
بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مین شکاری کتا چھوڑتا ہون

پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے کہنے فرمایا جب تو شکاری کتا (سدھا ہوا) اللہ کا نام لیکر چھوڑے پھر وہ جانور پکڑ لے تو کہا اور سکو ذبح کہا میں معراض پھینکتا ہوں کہنے فرمایا اگر نوک لگ کر کہا اور جو اڑ اڑے تو مت کہا **صَيْدُ الْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ مِنْ مُعَلَّمٍ** جو کتا شکاری نہیں ہے اور سکا شکار **عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ** یقول قلت یا رسول اللہ انا بارض صید اصید بقوسی واصید بکلبی المعلم وبکلبی الذی لیس بمعلم فما یصلح لی قال اما ما ذکرت بقوسک فاذکر اسم اللہ وکل وما ذکرت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ ولیس بمعلم فادرکت ذکاتہ فکل ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی نے کہا یا رسول اللہ میں ایسی ملک میں ہوں جہاں شکار بہت ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور شکاری کتے سے اور اوس کتے سے بھی جو شکاری نہیں ہے آپنے فرمایا جو تیر سے مارے اللہ کا نام لیکر اوسکو کہا اور جو شکاری کتے سے مارے اللہ کا نام لیکر وہ بھی کہا اور جو اوس کتے سے پکڑے جو شکاری نہیں ہے پھر زندہ ہاتھ آوے اور ذبح کرلے تو کھا (اور جو مرا ہوا ہاتھ آوے تو وہ حرام ہے) **إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ** اگر کتا شکار کو کھا ڈالے **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ** قال قلت یا رسول اللہ ارسل کلابی المعلمۃ فیمسکن علی فاکل قال اذا ارسلت کلابک المعلمۃ فاذکر اسم اللہ فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن قال وانی یشرکھن کلب من سوائھن قلت ارمی بالمعراض فیخرق قال ان خرق فکل وان اصاب بعرضہ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ میں سکھلائی ہوئی یعنی شکاری کتوں کو اپنی چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑ لیتے ہیں تو کھاتا ہوں اوسکو آپنے فرمایا جب تو شکاری کتوں کو چھوڑے پھر وہ شکار پکڑیں تو کھا میں نے کہا اگر وہ مار ڈالیں جانور کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں مگر یہ ضرور ہے کہ اور کوئی کتا اوس کے ساتھ شریک نہ ہو گیا ہو میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں پھر وہ کہس جاتا ہے (نوک سی) آپنے فرمایا اگر کہس جاوے تو کھا اور جو اڑ اڑے تو مت کھا **إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ يُسَمِّ عَلَيْهِ كَلْبَهُ** جب اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا کو پاوے **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ** قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید فقال اذا ارسلت کلبک فخالطتہ کلاب لم تسم علیھا فلا تاکل فانک لا تدری ایھا قتلہ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اوس کے ساتھ اور کتے ملجاویں جو بسم اللہ کہے نہیں چھوڑی گئی تھی تو مت کھا شکار کو کیسلیے کہ معلوم نہیں کس کتے نے مارا اوسکو **إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا غَيْرَهُ** جب اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاوے **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ** قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکلب فقال اذا ارسلت کلبک فسمیت فکل وان وجدت کلبا آخر مع کلبک فلا تاکل فانما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کتے کے شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑی بسم اللہ کہکر تو کھا اور جو تو دوسرا کتا اپنے کتے کے ساتھ پاوے تو مت کھا اس لیے کہ تو نے بسم اللہ رکھی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ** وکان لنا جار ناقۃ خیلا فاقۃ رہیظا بالتھرین انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارسل علی کلبی فاجد معہ کلبا فلا ادری ایھما اخذ قال لا تاکل فانما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی نے

۴۴ اگر چھرہ مارنے والی آپنی نے فرمایا اگر چھرہ مارنے والی میں نے کہا ۱۲

کہا وہ ہمارا ہمسایہ تھا اور پہاڑ پر پاس آتا تھا اور دنیا کو چھوڑ دیا تھا خیبر میں جو ایک شہر کا نام ہے) اوسنے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں شکار پر پھر اوسکے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے پکڑا شکار کو اپنے فرمایا مت کھا اوسکو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی ہے اپنے کتے پر نہ دوسری کتے پر **عن** عدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذالک **ترجمہ** عدی سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **عن** عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ارسل کلبی قال اذا ارسلت کلبک فسمیت فکل وان اکل منہ فلا تاکل فانما امسک علی نفسہ واذا ارسلت کلبک فوجدت معہ غیرہ فلا تاکل فانک انما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے کہتا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں اپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے بسم اللہ کہکر تو کہا اوسکی شکار کو اور جو کتا رکھے میں سے کچھ کہا الیوی تو مت کہا اوسکو کیونکہ اوس نے پکڑا اپنی لیے (نہ تیری لیے ورنہ کیوں کہا تا) اور جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے تو مت کہا اسلیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر) **عن** عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ارسل کلبی فاجد معہم کلبا آخر لا ادری ایہما اخذ قال لا تاکل فانما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر اوسکے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اور معلوم نہیں ہوتا کس نے شکار پکڑا اپنے فرمایا مت کھا اوسکو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **الکلب** یاکل من الصید کہا شکار میں سے کچھ کہا الیوی **عن** عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال اما اصاب بحدہ فکل وما اصاب بعرضہ فقتل فانہ وقیذ قال فسألتہ عن کلب الصید فقال اذا ارسلت کلبک وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قلت وان قتل قال وان قتل فان اکل منہ فلا تاکل وان وجدت مع کلبک کلبا غیر کلبک وقد قتل فلا تاکل فانک انما ذکرت اسم اللہ عز وجل علی کلبک ولم تذکر علی غیرہ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے کہتا ہے میں رسول اللہ صلعم سے پوچھا معراض کے شکار کو اپنے فرمایا اگر نوک سے مارے تو کھا اور جو اڑ کر لگے تو وہ موقوذہ ہے (یعنی حرام ہے) پھر میں نے پوچھا شکاری کتے کو اپنے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر تو کھا میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے شکار کو اپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالے البتہ اگر اوس میں سے کھا لے تو مت کھا اوسکو اور جو تو اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور اوس نے مار ڈالا ہو شکار کو تو مت کھا اوسکو (اور جو زندہ ہو تو ذبح کر کے کھا سکتے ہیں) اسلیے کہ تو نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا تھا نہ دوسرے کتے پر) **عن** عدی بن حاتم المعنی انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید قال اذا ارسلت کلبک فذکرت اسم اللہ علیہ فقتل وغربا کل فکل وان اکل منہ فلا تاکل فانما امسکہ علیک ولم یمسک علی نفسہ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو اپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اوسمیں سے کھا وے نہیں تو کھا اوسکو اور جو کھا لے تو مت کھا اوسکو کیونکہ اوسنے پکڑا اپنی لیے نہ تیرے لیے) **کتاب** حکم بیع الکلاب وکون ثمنہا حراما **عن** میمونۃ ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ جبریل ع انا کنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انہ لیامر بقتل الکلب الصغیر ترجمہ ام المومنین میمونہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل ع نے کہا ہم یعنے فرشتہ رحمت کی نہیں گھستے اوس کوٹھری مین جہان کتا یا مورت ہو پھر
صبح کو آپنے حکم کیا کتونکے مار ڈالنے کا یہانتک کہ حکم کیا چھوٹے پلے کے بھی مارنیکا عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم امر بقتل الکلاب غیر ما استثنی منہا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتونکو
مارنیکا مگر وہ کتہ شکار کی کتی اور کھیت کی کتی اور جانورون کے رکھوالے کی کتی اور حفاظت اور پھیرہ کے کتے
عن عبداللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رافعا صوتہ یامر بقتل الکلاب فکانت الکلاب
تقتل لا کلب صید ولا ماشیۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بلند آواز سے حکم دیتے ہے
کتونکے مارنیکا پھر وہ مارے جانے گرشکاری کتیا یا جانورون کی رکھوالی کا کتا عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب ماشیۃ ترجمہ وہی اور اوپر گزرا صدقۃ الکلاب التی امر بقتلہا کس قسم کے کتے
کی مارنیکا آپنے حکم دیا عن عبداللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب امۃ من الامم
لامرت بقتلہا فاقتلوا منہا الاسود البہیم واما قرین الحذاء اکلبا لیس بکلب حرث او صید وماشیۃ
فانہ ینقص من اجرہ کل یوم قیراط ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے ایک
قسم کے نہوتے جانوروں کے جیسے اور قسمین ہین تو مین حکم کرتا اون کے قتل کا تو قتل کرو اون مین سے ایک سیاہ کتا کالی کو جسمین سفید نکتہ
نشان نہو وہ بڑا شریر اور موذی ہوتا ہے اور جن لوگون نے کتا پالا نہ وہ کھیت کی حفاظت کو لیی ہو نہ شکار کو لیی نہ جانورون کے
حفاظت کے لیی تو اون کے ثواب مین سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا ف اور دوسری روایت مین ہے کہ دو قیراط روز کم ہونگے
یعنے ایک دن کے اعمال مین سے اور ایک رات کے اعمال مین سے اس قیراط کا وزن اللہ ہی کو معلوم ہے اور مطلب یہ ہے کہ اوسکے عمل کا ثواب
گھٹتا جاویگا اسلیے مسلمان کو نہین چاہیے کہ وہ بیضرورت کتا پالی امتناع الملائکۃ من دخول بیت فیہ کلب
جس گھر مین کتا ہو وہان فرشتونکا نہ جانا عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملائکۃ لا تدخل
بیتا فیہ صورۃ ولا کلب جنب ترجمہ حضرت امیرالمومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرشتے اوس گھر
مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا مورت یا جنب (جسکو نہانی کی حاجت ہو اور وہ نہادی) عن ابی طلحۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا موت عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اصبح یوما حزینا فقالت لہ میمونۃ ای رسول اللہ لقد استنکرت ہیئتک منذ الیوم فقال
ان جبریل ع کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی اما واللہ ما اخلفنی قال فظل یومہ کذلک

تم وقوم فی بیتہ جرو کلب فعمت تنضد لبنا فامرہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح بہ مکانہ فلما اسفر بقیۃ شیر
علیہ السلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل ولکنا لا ندخل
بیتا فیہ کلب ولا صورۃ قال فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک الیوم فامر بقتل الکلاب حتی جعم المومنین
میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گھر کو اٹھے غمگین اور اس میں نے کہا اے رسول اللہ میں نے جو جبرئیل کی
آواز سنی آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آج رات کو ملنے کا مگر نہیں ملے اور قسم خدا کی کبھی ایسا نہیں ہوا
خلاف نہیں کیا پھر دن ایسے بھر طرح رہی بعد اسکے ایک خیال آیا ایک کتے کا بچہ ہماری تخت کے تلے تھا آپ نے حکم دیا وہ نکالا گیا پھر آپ نے پانی
لیکر اس جگہ چھڑکا شام کو جبرئیل آئے آپ نے فرمایا تم نے وعدہ کیا تھا کہ میں آؤنگا میں نے کہا ہاں مگر ہم لوگ اس گھر میں نہیں
جاتی جہاں کتا ہو یا موت اوسکی صبح کو آپ نے حکم دیا کتوں کے قتل کا الرخصۃ فی اقتناء الکلب لماشیۃ جانوروں کے
کی حفاظت کے لیے کتی یا بانی کے اجازت عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلبا لیس
بکلب ماشیۃ ولا صید انتقص من اجرہ کل یوم قیراط او قال حبۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کتا پالی تو ہر روز اوسکی ثواب میں سے ایک قیراط گھٹیگا مگر شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا (جو بکریوں کی گلی کے حفاظت کرتا ہی بھیڑیوں سے
عن السائب بن یزید انہ وفد علیہم سفیان بن ابی زہیر الشنائی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتنی
کلبا لیس بکلب ماشیۃ ولا ارض زرع نقص من عملہ کل یوم قیراط قلت یا سفیان انت سمعت ھذا من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال نعم ورب ھذا المسجد ترجمہ سفیان بن ابی زہیر شنائی ہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کتا رکھے فرمایش کی حفاظت کو نہ جانوروں کی حفاظت کو (بلکہ بیکار اپنے گھر میں کتا پالے) تو اوسکی اعمال میں سے ہر روز
ایک قیراط کم ہوگا سائب بن یزید نے کہا سفیان سے تو نے یہ سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا ہاں قسم ہی اس مسجد
کے رب کی الرخصۃ فی اقتناء الکلب للصید شکار کے لیے کتا رکھنے کی اجازت عن ابن عمر یقول ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من امسک کلبا لا یغنی علیہ زرعا ولا ماشیۃ نقص من اجرہ کل یوم قیراطان ترجمہ ابن عمر
جو اوپر گزرا الرخصۃ فی اقتناء الکلب المحرث کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت عن عبداللہ بن مغفل
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب صید او ماشیۃ او زرع نقص من اجرہ کل یوم قیراط
ترجمہ ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہی اتنی بیشی ہی کہ اوسکی عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من اقتنی کلبا لیس بکلب صید ولا ماشیۃ ولا ارض فانہ ینقص من اجرہ
قیراطان کل یوم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنی بیشی ہی کہ ہر روز دو قیراط اوسکی ثواب میں سے کم ہونگے عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او کلب صید انتقص من عملہ کل یوم قیراط قال
عبداللہ وقال ابو ہریرۃ او کلب حرث ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص کتا پالی مگر ریوڑ کا کتا

یا شکار کا تو اوسکی عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا عبداللہ نے کہا ابوہریرہ نے کہا یا کہ بیت کا کتا یعنے وہ بھی نہ ہو یا باغ کی بیت
کی مثل ہے **النہی** وعن ثمن الکلب کتے کی قیمت یعنے ممانعت **عن** ابی مسعود عقبۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن ترجمہ ابو مسعود عقبہ بن عمر انصاری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے کتی
کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور نجومی کی مزدوری سے **ف** یعنے یہ سب مال حرام ہیں تو ان سے فائدہ اوٹھانا درست نہیں اور بعض علما
کے نزدیک شکاری کتا بیچنا درست ہے **عن** ابی ھریرۃ یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل ثمن الکلب ولا حلوان الکاھن
ولا مھر البغی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا حلال نہیں ہے قیمت کتے کی اور مزدوری نجومی رسپنڈت کی جو فال
کہو لتا ہے اور آئندہ کی بات بتلاتا ہے) اور خرچی رنڈی کی (کیونکہ وہ اجرت ہے زنا کی جو حرام ہے) **عن** رافع بن خدیج قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الکسب مھر البغی وثمن الکلب وکسب الحجام ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری کمائی ہے خرچی رنڈی کی اور قیمت کتے کی اور مزدوری پچھنے لگانیوالے کی **ف** بعضوں نے
اس حدیث کو ظاہر پر حمل کیا ہے اور پچھنے لگانیکی مزدوری لینا حرام کہا ہے لیکن جمہور علما کے نزدیک یہ بھی تنزیہی ہے رخصت **الرابع**
فی ثمن کلب الصید شکاری کتے کی قیمت لینا درست ہے **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن السنور و
الکلب الا کلب صید ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا بلی اور کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی۔ امام شافعی نے
کہا یہ روایت صحیح نہیں ہے حجاج کی حماد بن سلمہ سے (تو ان لوگوں کی دلیل ضعیف ہوئی جو کہتے ہیں شکاری کتے کی قیمت لینا درست ہے) **عن**
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی کلابا فافتنی
فیھا فاما امسک علیک کلابک فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن قال فافتنی فی قوسی قال المار ما علیک سھمک فکل قال
وان تغیب علی قال وان تغیب علیک مالم یجد فیہ ازسھم غیر سھمک او تجد قد صل یعنی قد انتن ترجمہ عبداللہ
بن عمرو بن عاص سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میرے پاس شکاری کتے ہیں تو آپ فرمایئے اوسکا حکم آپنے
فرمایا جو شکار تیرے کتے پکڑیں پھر اوس میں سے کھا دیں نہیں تو کہا اوسکو وہ بولا اگرچہ وہ مار ڈالیں آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں پھر اوس نے
کہا اب تیر کمان کا مسئلہ بتلایئے آپنے فرمایا جو شکار تیر اتیرے اوسکو کھا وہ بولا اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جاوے آپنے فرمایا اگرچہ غائب ہو جاوے
بشرطیکہ اوسمیں اور کسی تیر کا نشان نہ ہو اور اوسمیں بدبو نہ پیدا ہو یعنے وہ جانور اتنے دنوں بعد ملے کہ سڑ گیا ہو اور اوس میں سے بدبو آوے
ہو تو اوسکا کھانا درست نہیں کیونکہ سڑا ہوا گوشت بیماری پیدا کرتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ بھی تنزیہی ہے **الثانیۃ** فی کلب حرث
اگر ہلا ہو جانور وحشی ہو جاوے (یعنے ہاتھ نہ آدمی جیسے بعضی وقت اونٹ یا بیل بگڑ جاتے ہیں) **عن** رافع بن خدیج قال انا وابنما
کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی الحلیفۃ من تھامۃ فاصابوا ابلا وغنما ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی اخریات القوم فعجلوا وذبحوا ونصبوا القدور فامر بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکفئت ثم قسم بینھم فعدل عشرا من الشاۃ ببعیر فند منھا بعیر فکان فی القوم خیل یسیرۃ

فَغَلَبُوهُ فَاعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ
كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهٖ هٰكَذَا ترجمہ اعمش خیثمہ سے وہ عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ذوالحلیفہ میں جو تھامہ میں ہے ذات عرق کے پاس لوگوں نے اونٹ اور بکریاں حاصل کیں یعنی غنیمت میں کافروں کی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پیچھے تھے (انکا قاعدہ تھا کہ آپ پیچھے) خیر میں رہتی تاکہ سب کی خبر کہیں اور جو تھک جاوے اوسکو سوار
کریں تو جو لوگ آگے تھے انہوں نے جلدی کی اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے جانوروں کو کاٹا اور دیگیں چڑھا دیں جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بھی پہنچے تو حکم دیا دیگیں الٹ دی گئیں پھر تقسیم کیا جانور دس بکریاں ایک اونٹ کی برابر مقرر کیں اتنے میں ایک اونٹ
بھاگ نکلا (یعنی بھگدیا) اور لوگوں پاس گھوڑے بھی کم تھے (نہیں تو اوسکو جلدی پکڑ لیتے) لوگ پکڑنے دوڑے مگر وہ ہاتھ نہ آیا یہانتک کہ
دیا سب کو آخر ایک شخص نے ایک تیر مارا اوسکو تو اللہ نے روک دیا اوسکو (یعنی وہ ٹھہرا رہ گیا تیر کھا کر) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ جانور (جو ہوئے ہیں جیسی اونٹ گائے بیل بکری) بھی وحشی ہو جاتے ہیں جیسے جنگلی جانور تو جو تمہارے ہاتھ سے نہ آوے اوسکے ساتھ
ایسا ہی کرو (یعنی تیر سے مارو پھر اگر جاوے تو اوسکو کھا لو کیونکہ ذکاۃ اختیاری جب نہ ہو سکے تو ذکاۃ اضطراری کافی ہے **فِي الَّذِي**
يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقَعُ فِي الْمَاءِ ایک شخص شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر پڑے **عَنْ** عدی بن حاتم **قَالَ سَاَلْتُ**
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ
قَتَلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ وَلَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو (یعنی فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ جانور مرا ہوا ملے تو کھا اوسکو مگر جب پانی
میں گر پڑے اور معلوم نہ ہو کہ پانی میں گرنے سے مرا یا تیر کے صدمے سے تو مت کھا اوسکو **عَنْ** عدی بن حاتم **اَنَّهُ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ سَهْمَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ سَهْمُكَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ
يَبِيتَ عَنْكَ لَيْلَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ اَثَرَ شَيْءٍ غَيْرَهُ فَكُلْ اِنْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا
تَاْكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو (یعنی فرمایا جب تو تیر مارے یا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر
پھر شکار تیرے تیر سے یا چھوڑے ہوئے کتے سے مارا جاوے تو کھا اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آوے (یعنی فرمایا اگر سوا تیرے تیر کے اور کسی چیز کے اوس
میں نشان نہ پاوے تو کھا اوسکو اور جو پانی میں گر ہو تو مت کھا اوسکو **فِي الَّذِي** يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ فَيَجِدُهُ فِيهِ سَهْمُهُ شکار پر
کر تیر مارے جاوے **عَنْ** عدی بن حاتم **قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ الصَّيْدِ وَاِنَّ اَحَدَنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ**
عَنْهُ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَشْتَهِي اَنْ يَجِدَهُ مَيِّتًا وَسَهْمُهُ فِيهِ قَالَ اِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيهِ وَلَمْ يَجِدْ فِيهِ
اَثَرَ سَبُعٍ وَعَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ ہم شکاری لوگ ہیں اور ہم میں سے کوئی
تیر مارتا ہے پھر شکار غایب رہتا ہے ہم کو رات دو رات وہ پیٹ گلتا ہوا دیکھنا تک کہ اوسکو مرا ہوا پاتا ہے اور تیر اوسکی اندر ہوتا ہے آپ نے فرمایا
اگر تیر اوسکی اندر ہو اور کسی اور درندے کا (جیسے شیر چیتے وغیرہ کا) نشان اوس میں نہ ہو اور تجھ کو یقین ہو جاوے کہ تیرے تیر

مرا سہم تو کہا اوسکو عن عدی بن حاتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایت سہمک فیہ وکنت رمیت کلہ عن وعلمت انہ قتلہ فکل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنا تیر جانور میں پاوے اور سوا اوسکے اور کوئی نشان نہ پاوے اور تجھے یقین ہو کہ تیر سے مرا ہے تو کہا اوسکو عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارمی الصید فاطلب اثرہ بعد لیلۃ قال اذا وجدت فیہ سہمک ولم یاکل منہ سبع فکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں پھر میں اوسکا نشان ڈھونڈھتا ہوں ایک رات بعد آپنے فرمایا جب تو اپنا تیر اوس کے اندر پاوے اور اوس میں سے کسی درندے نے نہ کہایا ہو تو کہا اوسکو الصید اذا ان تین شکار کے جانور میں سے بدبو آنے لگے عن ابی ثعلبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یدرک صیدہ بعد ثلث فلیاکلہ ما لم ینتن ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے تو اوسکو کہاوے مگر جب اوس میں بدبو ہو گئی ہو عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارسل کلبی فیاخذ الصید ولا اجد ما اذکیہ بہ فاذکیہ بالمروۃ و العصا قال اعرف الدم بما شئت واذکر اسم اللہ عز وجل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتا ہے لیکن میرے پاس ذبح کرنیکو کچھ نہیں ہوتا تو میں پھر پاکر کسی سے (جو دھار دار ہوتی ہیں) ذبح کر دیتا ہوں آپنے فرمایا خون بہاوے جس چیز سے تو چاہے اور اللہ کا نام لے (یعنی دو باتیں جانور کے حلال ہونیکو لیی ضرور ہیں) صید المعراض معراض کا شکار (اوسکی معنی اوپر گزر چکے) عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ انی ارسل الکلاب المعلمۃ فیمسکن علی فاکل منہ قال اذا ارسلت کلابک یعنی المعلمۃ وذکرت اسم اللہ فامسکن علیک فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکہا کلب لیس منہا قلت وانی ارمی الصید بالمعراض فاصیب فاکل قال اذا رمیت بالمعراض وسمیت خرق فکل اذا اصاب بعرضہ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ میں سکھلائی ہوئی کتے چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتی ہیں تو میں اوس کو کہاتا ہوں آپنے فرمایا جب تو سکھلائی ہوئی کتے چھوڑے اللہ کا نام لیکر پھر وہ شکار پکڑیں تو کہا اوسکو میں نے کہا اگر وہ مار ڈالیں شکار کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جبتک اون کے ساتھ کوئی غیر کتا شریک نہ ہووے میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں پھر مارتا ہوں اوس سے شکار اور کہاتا ہوں آپنے فرمایا جب تو معراض پھینکے اللہ کا نام لیکر اور وہ گھس جاوے (یعنی لوک کیطرف سے لگی) تو کہا اور جو اڑ اپڑی تو مت کہا اوسکو ما اصاب بعرض المعراض حین جانور پر معراض اڑ پڑے عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فقتل فانہ وقیذ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کو آپنے فرمایا جب دھار کیطرف سے لگی تو کہا اوسکو اور جب اگلی تو مت کہا کیونکہ وہ موقوذہ ہے ما اصاب عدی من صید المعراض معراض کے نوک سے جو شکار مارا جاوے عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال اذا اصاب بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپنے فرمایا جب تو اسکے سے لگے تو کھا اور چوڑا لگے تو مت کھا عن عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال ما اصبت بحدہ فکل وما اصاب بعرضہ فھو وقیذ ترجمہ وہی جو گزرا۔ اسمین یہ ہے کہ جب اڑ پڑے تو وہ موقوذہ ہے اتباع الصید شکار کے پیچھے جانا عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سکن البادیۃ جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتبع السلطان افتتن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنگل میں رہیگا وہ سخت ہو جاویگا یعنی اوسمین نرمی اور خوش خلقی نہ ہوگی اسلیے کہ یہ باتین لوگون میں رہنے سہنے سے پیدا ہوتی ہین) اور جو شخص شکار کی دھن میں ہوگا وہ اور باتون سے غافل ہو جاویگا (یعنی دین کی کامون کا خیال نہ رہیگا نہ دنیا کے) اور جو شخص بادشاہ کی ساتھ رہیگا اوسکی دین پر آفت آویگی کلام الرب خرگوش کا بیان عن ابی ھریرۃ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارنب قد شواھا فوضع بایدیھما فامسک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یاکل وامر القوم ان یاکلوا وامسک الاعرابی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تاکل قال انی اصوم ثلثۃ ایام من کل شھر قال ان کنت صائما فصم الغر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش بھونکر لایا اور کہا آپ نی ہاتھ روکلیا اور نہ کھایا اور لوگون کو حکم دیا کہ کھا ئیکا اوس گنوار نے نہیں کہا یا آپنے فرمایا تو کیون نہین کھاتا وہ بولا مین ہر مہینے مین تین روزے رکھتا ہون آپنے فرمایا اگر تو ہر مہینے مین روزے رکھتا ہے تو چاندنی راتون مین رکھا کر یعنی ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ کو ف اسحدیث سے خرگوش کی حلت ثابت ہوئی اور آپنے نہ کہا یا ہو جسے کہ آپ کو بھاتا نہ ہوگا جیسی گوہ کا گوشت آپنے نہین کہا یا مگر جب اور نکو اجازت دی کہا تی کی تو معلوم ہوا کہ حلال ہے عن ابن المحنق یکنی قال قال عمر رض من حاضرنا یوم القادسیۃ قال قال ابوذر انا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارنب فقال الرجل الذی جاء بھا انی رایتھا تدمی فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یاکل فقال کلوا فقال الرجل انی صائم قال وما صومک قال من کل شھر ثلثۃ ایام قال فانت من البیض الغر ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ ابن محنق سے روایت ہے حضرت عمر رض نی پوچھا کون شخص ہمارے ساتھ تھا قادسیہ کے روز (جو ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) ابوذر نی کہا مین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خرگوش لایا وہ جو لیکر آیا تھا بولا مین نے دیکھا اسکو چوٹ آئی تھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نہین کھایا اور لوگون سے کہا کھاؤ اسشخص بولا مین روزے سے ہون آپنے فرمایا تیرہوین چودھوین پندرھوین تاریخ سفید روشن راتون مین کیون نہین کھاتا عن انس یقول انفجنا ارنبا بمر الظھران فاخذتھا فجئت بھا الی ابی طلحۃ فذبحھا فبعثنی بفخذیھا او ورکیھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلہ ترجمہ انس سے روایت ہے مرالظہران مین جو مکہ سے ایک منزل پر ایک مقام ہے ہمنے ایک خرگوش کو چھیڑا پھر اوسکو پکڑا اور ابوطلحہ کے پاس لیکر آیا اونہون نے اوسکو ذبح کیا اور اوسکی ران یا سرین میرے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجی آپنے قبول کیا عن ابن صفوان قال اصبت ارنبین فلم اجد ما اذکیھما بہ فذکیتھما بمروۃ فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فامرنی باکلھما

ترجمہ ابن عباس نے کہا ہمنے دو خرگوش بھنی ہوئی بھرا دن کے ذبح کرنے کے لیی کچہ نہ پایا تو پھر ہمنے ذبح کیا بعد اوسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپنے فرمایا کہا اوکل **الضَّبُّ** گوہ کا بیان **عَنْ** ابن عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گوہ کو اور آپ منبر پر تھے آپنے فرمایا نہ مین اسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **عَنِ** ابن عمر اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا تَرٰی فِی الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِاٰکِلِہٖ وَلَا مُحَرِّمِہٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ گوہ کے باب مین کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا نہ مین اوسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **عَنْ** خالد بن الولید اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِضَبٍّ مَشْوِیٍّ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ فَاَھْوٰی اِلَیْہِ بِیَدِہٖ لِیَاْکُلَ مِنْہُ قَالَ لَہٗ مَنْ حَضَرَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَدْرِیْ مَا ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ ضَبٌّ فَرَفَعَ یَدَہٗ عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَرَامٌ الضَّبُّ قَالَ لَا وَلٰکِنْ لَمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُہٗ فَاَھْوٰی خَالِدٌ اِلَی الضَّبِّ فَاَکَلَ مِنْہُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ ترجمہ خالد بن الولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوہ آیا بھنا ہوا آپ کی نزدیک لایا گیا آپنے ہاتھ بڑہایا اوسکیطرف جو لوگ موجود تھے اونمون نے کہا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپنے ہاتھ کہینچ لیا خالد بن الولید نے کہا یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے آپنے فرمایا نہین لیکن میری قوم کی بستی مین نہین ہوتا تو مجکو اوس سے نفرت معلوم ہوتی ہے پھر خالد نے ہاتھ بڑہایا اور کہایا اور رسول اللہ صلعم دیکھ رہے تھے **عَنْ** خالد بن الولید اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَھِیَ خَالَتُہٗ فَقَدَّمَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ ضَبٍّ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْکُلُ شَیْئًا حَتّٰی یُسَمّٰی مَاھُوَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَۃِ اَلَا اُخْبِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَاْکُلُ فَاَخْبَرْنَہٗ اَنَّہٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَرَفَعَ یَدَہٗ قَالَ خَالِدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَرَامٌ ھُوَ قَالَ لَا وَلٰکِنَّہٗ طَعَامٌ لَیْسَ فِیْ اَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُہٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُہٗ اِلَیَّ فَاَکَلْتُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ خالد بن الولید سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلعم کے ساتہہ اوسکی خالہ میمونہ بنت حارث پاس گئے وہان گوہ کا گوشت آپ کی سامنے کہا گیا آپ کوئی چیز نہ کہاتے جبتک معلوم نہ کرلیتے کہ کیا ہے بعضی عورتون نے کہا آپ کو خبر کردو جو آپ کہاوین گے پھر اونہون نے کہدیا یہ گوشت گوہ کا ہے آپنے چہوڑ دیا اور کہا یا اوسکو خالد نے کہا مین نے آپ سے پوچہا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپنے فرمایا نہین لیکن یہ گوشت میری ملک مین نہین ہوتا تو مجھے اس سے کراہت معلوم ہوتی ہے خالد نے کہا یہ سنکر مینے وہ گوشت اپنی طرف کہینچ لیا اور کہایا اور آپ دیکھ رہے تھے **عَنِ** ابن عباس قَالَ اَھْدَتْ خَالَتِیْ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِطًا وَسَمْنًا وَاَضُبًّا فَاَکَلَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَکَ الْاَضُبَّ تَقَذُّرًا فَاُکِلَ عَلٰی مَائِدَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوْ کَانَ حَرَامًا مَا اُکِلَ عَلٰی مَائِدَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضیر بہیجا پنیر اور گہی اور گوہ آپ نے پنیر اور گہی کہایا اور گوہ نہ کہائی کراہت سے لیکن آپکے دسترخوان پر اوسنے کہایا اگر گوہ حرام ہوتا تو آپکے دسترخوان پر کیسے کہایا جاتا اور نہ آپ حکم کرتے کہانیکا **عَنْ**

ابن عباس انه سئل عن اکل الضباب فقال اطعمت امرجفید الی رسول الله صلی الله علیه وسلم سمنا وقطا و
اضبا فاکل من السمن والاقط وترک الضباب تقذرا هن فلو کان حراما ما اکل علی مائدة رسول الله صلی
الله علیه وسلم وامر بالکلهن ترجمہ ابن عباس سے پوچھا گوہ کھانا کیسا ہے انہوں نے کہا امجفید نے رسول اللہ صلعم کو
گھی و پنیر اور گوہ بھیجا آپنے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ کو چھوڑ دیا نفرت سے اگر حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر کیسے کھایا جاتا اور آپ
حکم کیوں کرتے اور دلکو کھانیکا عن ثابت بن یزید الانصاری قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
سفر فنزلنا منزلا فاصاب الناس جنبا فاخذت جنبا فشویته ثم اتیت به النبی صلی الله علیه وسلم فاخذ
عودا یعدله باصابعه ثم قال ان امة من بنی اسرائیل مسخت دوابا فی الارض واننی لا ادری لعل هذه
هی قلت یا رسول الله ان الناس قد اکلوها فاما امر بالکلها ولم نهی ترجمہ ثابت بن یزید انصاری سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے سفر میں اکیمنزل میں اوترے دان لوگوں نے گوہ پکڑی میں ایک گوہ لیکر بھونا اور رسول اللہ
پاس لایا آپنے ایک لکڑی اوسکی انگلیاں گننا شروع کیں اور فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگوں کی صورت اللہ نے مسخ کر دی (
یعنی انسان سے حیوان بنا دیا) زمین کے جانور ہو گئی مگر میں نہیں جانتا وہ کون سی جانور ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ تو کہا
گئے اوسکو آپنے حکم دیا اوسکے کھانے کا اور نہ منع کیا اوس سے عن ثابت بن ودیعة قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه
وسلم بضبیت فجعل ینظر الیه ویقلبه وقال ان امة مسخت لا ادری ما فعلت وانی لا ادری لعل هذا
منها ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوہ لیکر آیا آپ اوسکو اولٹ پلٹ کر دیکھنے لگی اور فرمایا
ایک امت مسخ ہو گئی تھی معلوم نہیں اوسنے کیا کیا تمہاری نہیں جانتا شاید یہ اوسی امت میں سے ہو عن ثابت بن ودیعة
ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم بضبیت فقال ان امة مسخت والله اعلم ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے
ایک شخص رسول اللہ صلعم پاس گوہ لایا آپنے فرمایا ایک امت ہے جو مسخ ہو گئی اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ گوہ ہو گئی یا اور کوئی جانور
الذبائح مجموعہ کا بیان (جسکو فارسی میں کشتار کہتے ہیں) عن ابن ابی عمار قال سألت جابر بن عبد الله عن
الضبع فامرنی باکلها قلت امصیدها هی قال نعم قلت اسمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم
ترجمہ ابن ابی عمار سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا بجو کو انہوں نے حکم دیا اوسکے کھانے کا میں نے کہا وہ شکار ہے انہوں
نے کہا ہاں میں نے کہا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں (شافعی اور احمد کا بھی قول ہے اور ابو حنیفہ کے
نزدیک حرام ہے) **باب** عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کل ذی ناب من السباع فاکله حرام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے (جو دانت سے شکار کرتا ہے جیسے شیر بہیڑیا چیتا وغیرہ) عن ابی ثعلبة الخشنی ان
النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن اکل کل ذی ناب من السباع ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے

منع کیا ہر دانت والی درندہ کو کھانے سے عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ النُّهْبٰى وَلَا يَحِلُّ مِنَ السِّبَاعِ كُلُّ ذِیْ نَابٍ وَلَا يَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ ترجمہ ابوثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست نہیں کسی کا مال لوٹنا اور نہ دانت والے درندہ کا کھانا اور نہ مجثمہ (یعنی وہ جانور جسکو نشانہ بنا دین تیرون یا گولیون کا اور اوسکو مارین یہانتک کہ مرجاوے) اَذِنَ فِیْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى وَذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَاَذِنَ فِی الْخَيْلِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن منع کیا گدہون کی گوشت سے اور اجازت دی گھوڑون کی گوشت کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کھلایا گھوڑون کا گوشت اور منع کیا گدہون کی گوشت سے خیبر کے روز جدید دوسری روایت مین ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ترجمہ جابر رض سے وہی روایت ہے جو اوپر گذری عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر رض نے کہا ہم گھوڑون کی گوشت کھاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ثُمَّ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ گھوڑے کا گوشت حرام ہے عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ اَكْلُ كُلِّ ذِیْ نَابٍ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ ترجمہ خالد بن الولید نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال نہین ہے گھوڑے کا اور خچرون اور گدہون کا گوشت کھانا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَكُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ترجمہ خالد بن ولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھوڑون اور خچرون اور گدہون اور دانت والی درندون کا گوشت کھانے سے عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ قُلْتُ الْبِغَالُ قَالَ لَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے ہم گھوڑون کی گوشت کھاتی تھی عطاء نے کہا خچرون کی اونہون نے کہا نہین اکثر علما اسی طرف ہین کہ گھوڑے کا گوشت کھانا درست ہے ثُمَّ حَرَّمَ كُلَّ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہے اور جنگل کا گدھا جسی گورخر کہتے ہین درست ہے عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ ترجمہ محمد باقر رض سے روایت ہے حضرت علی رض نے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلعم نے منع کیا متعہ کے نکاح سے اور بستی کی گدہون کی گوشت سے خیبر کے روز عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے روز عورتون کے ساتھ متعہ کرنے سے اور بستی کے گدہون کے گوشت سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدہونکے گوشت سے خیبر کے دن عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ خَيْبَرَ ترجمہ

ابن عمر سے ایسی ہی روایت ہے اور میں خیبر کا ذکر نہیں عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرَ
الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ نَضِيجًا وَنِيئًا ترجمہ براء سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بستی کی گدھوں کے
گوشت سے پکا ہوا یا کچا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَجَمَعْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَرَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ فَأَكْفِئُوا الْقُدُورَ فَأَكْفَأْنَاهَا
ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہم خیبر کے دن گدھے پکڑے جو گاؤں سے نکلے تھے پھر اونکا گوشت پکنے کو چڑھایا اتنے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے گدھوں کا گوشت کہ تو اندھا دو دیگوں کو ہم نے اوندھا دیا دیگوں کو (اور گوشت پھینک دیا) عَنْ
أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا خَرَجُوا إِلَيْنَا وَمَعَهُمُ الْمَسَاحِي فَلَمَّا رَأَوْنَا قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ
وَرَجَعُوا إِلَى الْحِصْنِ فَتَبِعَهُمْ فَرَمَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ
خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَأَصَبْنَا فِيهَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے پہونچے خیبر کے دن اور خیبر والے (یہودی) اپنی کھیتی کے ہتیار لیکر باہر نکلے جب ہمکو
دیکھا تو کہنے لگے محمد ہیں اور لشکر اور سب دوڑتی ہوئی قلعہ میں چلی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے
اور فرمایا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے خراب ہو گیا خیبر ہم جب کسی قوم کے قریب اترتے ہیں بری ہوتی ہے صبح اون لوگوں کی جنکو
ڈرایا جاتا ہے ہمیں خراب ہوتی ہیں پھر آپکا معجزہ تھا پھر ایسا ہی ہوا خیبر فتح ہو گیا اور یہودی خیبر والے کہہ رہے گئی کہ پھر ہمارے ملکی آئے
نی کھا وان ہم نے گدھے پکڑے اور انڈیل دیگا یا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی نے آواز دی کہ اللہ اور اوسکا رسول تمکو
منع کرتا ہے گدھوں کا گوشت سے وہ پلید ہیں عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ وَ
النَّاسُ جِيَاعٌ فَوَجَدُوا فِيهَا حُمُرًا مِنْ حُمُرِ الْإِنْسِ فَذَبَحَ النَّاسُ مِنْهَا فَحُدِّثْتُ بِذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ أَلَا إِنَّ لُحُومَ الْحُمُرِ الْإِنْسِ لَا تَحِلُّ لَنَا يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ترجمہ
ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے لوگ جہاد کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کیطرف اور وہ بھوکے تھے تو اونہوں نے چند گدھے اسی
بستی کے اوکو ذبح کیا پھر یہ رسول اللہ صلعم سے بیان کیا گیا آپنے عبدالرحمن بن عوف کو حکم دیا اونہوں نے پکار دیا کہ بستی کے
گدھوں کا گوشت حلال نہیں اوس شخص کے لیے جو مجھکو (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) رسول جانتا ہے عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ
الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ترجمہ
ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والی درندی کو کہانیسی اور بستی کے گدھوں کا گوشت سے وہ
إِبَاحَةِ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْوَحْشِ وَحُشِيِّ الْخَيْلِ ہانیکی اجازت عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَالْوَحْشِ
وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے ہمنے خیبر کے دن گھوڑی اور گورخر کا گوشت کھایا اور منع

کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھی سی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ أَثَايَا الرَّوْحَاءِ وَهُمْ حُرُمٌ إِذَا حِمَارُ وَحْشٍ مَعْقُورٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَيُوشِكُ صَاحِبُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِي عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَأْنُكَ هَذَا الْحِمَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ يَقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ ترجمہ عمیر بن سلمہ ضمیری سی روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ جاتے تھے روحا کی تپہون مین (روحا ایک مقام ہی مدینہ سے تین یا چالیس میل پر) اور ہم سب احرام باندہی تھی جی کا اتنی مین ایک گورخر دکہلائی دیا جو زخمی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چہوڑ دو اوسکو اوسکا مالک (یعنی جنی اوسکو شکار کیا ہی) آتا ہوگا پہر ایک شخص آیا بہز (ایک قبیلہ ہی) مین سی اور بولا یا رسول اللہ یہ گورخر آپ لیجئی رسول اللہ صلعم نے حضرت ابوبکر کو حکم کیا اوسکا گوشت سب لوگونکو بانٹ دین عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَصَابَ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَكَلَ بِهِ أَصْحَابَهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ حَلَالٌ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَوْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ قَدْ أَصْنَفَ فَقَالَ لَنَا هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبُوا إِلَيْنَا فَأَتَيْنَاهُ مِنْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ابوقتادہ نے ایک گورخر شکار کیا اور لوگ احرام باندہی تھی لیکن ابوقتادہ نے احرام نہین باندہا تہا وہ اوسکو اپنی ساتہیون کی پاس لائی اونہون نے کہا یا پہر ایک نے دوسری سی کہا رسول اللہ صلعم سی بیان کرنا چاہیی آپ سی پوچہا آپنی فرمایا تم نی یہ کیا (کیونکہ احرام والونکو بی احرام والی کا شکار کہانا درست ہی اور کچہ باقی ہی تمہارہی پاس اوسکا گوشت ہمنی کہا ہان آپنی فرمایا وہ ہم کو دیدیا پہر وہ لیکر آئی آپنی اوس مین سی کہایا اور آپ احرام باندہی تہی **باب** فِي أَكْلِ لُحُومِ الدَّجَاجِ وَمُزَعِ كا گوشت کہانیکی اجازت عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فِي دَجَاجَةٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا شَأْنُ فُلَانٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفَتْ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ زہدم سی روایت ہی ابوموسی کی پاس ایک مرغی آئی (پکی ہوئی) ایک شخص اوسکو دیکہکر کنارہی ہوگیا ابوموسی نی کہا کیون وہ بولا مین نی اسکو نجاست کہاتی دیکہا تو مجہکو کراہت معلوم ہوئی مین نی قسم کہالی کہ اسکو نہ کہاونگا ابوموسی نی کہا نزدیک آ اور کہا مین نی رسول اللہ صلعم کو دیکہا اسکو کہاتے ہوئے اور حکم کیا اوسکو اپنی قسم کا کفارہ دینی عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقُدِّمَ طَعَامُهُ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ ترجمہ زہدم جرمی سی روایت ہی ہم ابوموسی کی پاس تہے انکی مین اونکا کہانا لایا اوسمین مرغی کا گوشت تہا تو ایک شخص بنی تیم اللہ کا (جو ایک قبیلہ ہی سرخ رنگ حبشی غلام یعنی اور ملک کا رہنیوالا جیسے ترک ایران وغیرہ جو سرخ رنگ ہوتے ہین) نزدیک نہ آیا ابوموسی نے کہا نزدیک آ اسلیے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہاتی دیکہا ہی (مرغی گو نجاست بہی کہاتی ہے مگر دوسری پاک چیزین بہی کہاتی ہی تو اوسکا گوشت درست ہی البتہ جو مرغی نری نجاست ہی کہاوے اوسکا کہانا مکروہ ہی) **باب** فِي أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا اختلاف ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ترجمہ

عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے روز مجثمہ (یعنی جو بچہ سے شکار کریں) اور ہرایت والے
ذو ہ سے (اور مرغی تو شکار نہیں کر تی بچہ سے تو درست ٹھری) **اباحۃ اکل العصافیر** چڑیوں کی گوشت کہانیکی اجازت **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا اِلَّا سَاَلَهُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَاْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهَا يَرْمِيْ بِهَا ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی ایک چڑیا یا اوس سے بڑا جانور ناحق مارے قیامت کے روز اللہ اوس سے پرسش کریگا
کہ تو نے ناحق جان کیوں لی) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اوسکا حق کیا ہے آپنے فرمایا حق یہ ہے کہ اللہ کا نام لیکر اوسکو ذبح کرے اور کہاوے اور
اوسکا سر کاٹکر نہ پھینکے **باب میتۃ البحر** دریائی جانور کا بیان **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَاءِ
الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک
ہے اور اوسکا مردہ حلال ہے ف یعنی جو جانور دریا سے پکڑا جاوے مردہ ہے اوسکو اسلیے کہا کہ بغیر ذبح کے درست ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ اَزْوَادُنَا حَتّٰى كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ
يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ
فَاِذَا هُوَ بِحُوْتٍ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم تین سو آدمیوں کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بھیجا (جہاد کیلیے) اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا (یعنی بالکل کم تھا) پھر وہ بھی ختم ہو گیا یہانتک کہ ہم میں سے
ہر ایک شخص کو ہر روز ایک کھجور ملتی لوگوں نے کہا اے ابا عبد اللہ (جابر کی کنیت ہے) ایک کھجور میں آدمی کا کیا ہوتا ہوگا جابر نے کہا جب وہ
بھی نملی تو ہم کو معلوم ہوا (کہ ایک کھجور سے اتنی طاقت رہتی تھی) پھر ہم سمندر کے پاس آئے وہان ایک مچھلی پائی جسکو دریا نے پھینک دیا تھا
(کنارے پر) اوس میں سے ہم اٹھارہ روز تک کہاتے رہے **عن** عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلٰثَمِائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا
الْخَبَطَ قَالَ فَاَلْقَى الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ فَثَابَتْ اَجْسَامُنَا وَ
اَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَنَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ جَمَلٍ وَاَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ فَمَرَّ تَحْتَهُ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ
ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ترجمہ
جابر سے روایت ہے ہم تین سو سوار ونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابو عبیدہ کو سردار بنا کر قریش کا قافلہ لوٹنے کو تو ہم سمندر کے
کنارے پڑے رہے (قافلے کی انتظار میں) اور بھوک ایسی ہوئی کہ آخر پتے جھاڑنے لگے تھے ہمیں دریا نے ایک جانور کنارے پر پھینکا جس کو
عنبر کہتے ہیں اوسکو ہم آدھے مہینے تک کہاتے رہے اور اوسکی چربی بجائے تیل کے لگایا کیے یہانتک کہ ہمارے بدن پھر موٹے تازے ہو گئے
(جو بھوک سے ناتوان ہو گئے تھے) ابو عبیدہ نے اوسکی ایک پسلی لی اور سب سے لنبا اونٹ لیا اور سب سے لنبے شخص کو اوسپر سوار کیا وہ
اوسکے تلے سے نکل گیا پھر لوگوں کو بھوک ہوئی تو ایک شخص نے تین اونٹ کاٹ ڈالے پھر بھوک ہوئی تو تین اور کاٹے پھر بھوک ہوئی

تو مین اونکا کہا پھر ابو عبیدہ نے منع کیا (ابن جریج) کہ سواریان نہ ہینگے قال سفیان قال ابو الزبیر عن جابر فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فھل معکم منہ شیء قال فاخرجنا من عیبتہ کذا واذا قلۃ من وذک ونزل فی جحاجح عینہ
اربعۃ نفر کلھم مع ابی عبیدۃ جراب فیہ تمر فکان یعطینا القبضۃ ثم صار الی التمرۃ فلما فقدناھا وجدنا فقدھا ثم
سفیان نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہی ابو الزبیر نے جابر سے سنا ہم نے اوسکی آنکھون سے چربی کا ایک ڈہیر نکالا اور اوسکی کوہن مین یعنی
آنکھ کے حلقون مین (چار آدمی اوتر گئے - ابو عبیدہ پاس ایک تہیلا تہا کھجور کا وہ ہم کو ایک ایک مٹھی دیتے پھر ایکایک کھجور دینے لگے جب وہ
بھی نہ ملے تو ہمکو معلوم ہوا اوسکا نہ ملنا (یعنی نہ ملنے سے جو تکلیف ہوئی اسلیے کہ ایک ہی کھجور روز غنیمت تھی کچھ تو تسکین ہوتی تھی عن
جابر قال لقینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی عبیدۃ فی سریۃ فقدر زادنا فامر زادنا عجوۃ انہ قد قذف بہ البحر فاردنا
ان ناکل منہ فمھانا ابو عبیدۃ ثم قال عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی سبیل اللہ کلوا فاکلنا منہ
ایاما فلما قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرناہ فقال ان کان بقی معکم شیء فابعثوا بہ الینا
ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے ہمکو ابو عبیدہ کے ساتھ ایک ٹکڑی مین بہیجا ہمارا توشہ ختم ہوگیا تو ہم کو ایک مچھلی ملی جسکو دریا نے
کنارہ پر ڈالدیا تہا ہم نے قصد کیا (یعنی ہے کہانے کا) ابو عبیدہ نے منع کیا پھر کہا ہم اللہ کے رسول کے بہیجے ہوئے ہین اور اوس کے
راہ مین نکلے ہین کہا تو ہم کتنی دنون تک اوسمین سے کہاتے رہے جب رسول اللہ صلعم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اگر اوس مین
سے کچھ بچا ہو تو ہمارے پاس بہیجدو عن جابر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی عبیدۃ وھم ثلثمائۃ و
بضعۃ عشر وزودنا جرابا من تمر فاعطانا قبضۃ قبضۃ فلما ان جزرناہ اعطانا تمرۃ تمرۃ حتی ان کنا لنمصھا
کما یمص الصبی ونشرب علیھا الماء فلما فقدناھا وجدنا فقدھا حتی ان کنا لنخبط الخبط بقسینا ونسقم ثم نشرب
علیہ من الماء حتی سمینا فجیش الخبط ثم اجزرنا الساحل فاذا دابۃ مثل الکثیب یقال لہ العنبر فقال ابو عبیدۃ
میتۃ کلوہ ثم قال لا بل نحن رسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی سبیل اللہ عز وجل ونحن مضطرون کلوا فاکلنا
منہ شھرا وجعلنا منہ وشیقۃ وقعد جلس فی موضع عینہ ثلثۃ عشر رجلا قال فاخذ ابو عبیدۃ ضلعا من اضلاعہ
فرحل اعظم رجل من اباعر القوم فاجاز تحتہ فلما قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما
حبسکم قلنا کنا نتبع عیرات قریش وذکرنا لہ من امر الدابۃ فقال ذاک رزق رزقکموہ اللہ عز وجل ھل معکم
منہ شیء قال فلنا نعم ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے ہمکو ابو عبیدہ کے ساتھ بہیجا اور ہم تین سو سے کچھ آدمی
تھے اور ایک تہیلا کہجور کا ساتھ کردیا (کیونکہ اوسکو خیال تہا کہ جلد لوٹینگے) ابو عبیدہ نے اوس مین سے ایک ایک مٹھی ہمکو دی جب وہ تمام
ہوگئی تو ایک ایک کہجور رہا ہم اوسکو اسطرح چوستے جیسے لڑکا چوستا ہی اور اوپر سے پانی پی لیتے جب وہ بھی نہ ملی تو ہم کو قدر معلوم ہوئی
اوسکی آخر یہانتک نوبت پہونچی کہ اپنی کمانون سے پتے جہاڑتے (درخت کی) پھر اوسکو پہانک کر اوپر سے پانی پی لیتے اسیوجہ سے اس لشکر کا
نام جیش الخبط (یعنی پتون کا لشکر) ہوگیا جب ہم سمندر کے کنارے پہونچے تو وہان ایک جانور پایا جو ایک ٹیلے کیطرح پڑا تہا جسکو عنبر کہتے ہین

ابو عبیدہ نے کہا یہ مرد ار ہے اسکو مت کھاؤ پھر کہنے لگی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہے اور اسد کی راہ میں نکلا ہے اور ہم بھوک سے بیقرار ہیں (ایسی حالت میں تو مردار بھی درست ہے) کہا اللہ کا نام لیکر پھر ہمنے کہا یا اوس میں سے اور کچھ گوشت اوسکا بچا رکھا ہے یا رہا میں کہا ہمکے لیجا اوسکی آنکھوں کی حلقی میں تیرہ آدمی سما گئے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آئے تو آپ سے پوچھا تم نے دیر کیوں لگائی ہم نے کہا ہم قریش کے قافلہ کو ڈھونڈھتے تھے اور یہی ذکر کیا آپ نے اوس جانور کا آپنے فرمایا وہ رزق تھا اللہ کا جو اوس نے تم کو دیا تمہارے پاس کچھ باقی ہے ہم نے کہا ہاں **الضفدع** مینڈک کا بیان **عن** عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا ذکر ضفدعا فی دوائہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہ ترجمہ عبد الرحمن غفاری سے روایت ہے ایک حکیم نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا مینڈک کو دوا میں ڈالنے کی بابت منع کیا اوسکی مارنے سے **کھٹمل** کھٹمل کا بیان **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات فکنا نأکل الجراد ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہا ہم نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ سات بار ٹڈیاں کھائی ہیں **عن** ابی وائل قال سألت عبد اللہ بن ابی اوفی عن قتل الجراد فقال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات نأکل الجراد ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا ٹڈی کو مارنے کی بابت کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ جہاد کیے ہم ٹڈیاں کھاتے تھے **قتل النمل** چیونٹی کے مارنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نملۃ قرصت نبیا من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ عز وجل الیہ ان قرصتک نملۃ اھلکت امۃ من الامم تسبح ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے ایک پیغمبر کو کاٹا انہوں نے حکم دیا سارا بل چیونٹیوں کا جلا دیا گیا تو اللہ نے وحی بھیجی اون کیطرف تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تو نے ایک امت کو مار ڈالا جو باکی کرتے تھے اپنی رب کی **عن** الحسن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حرقت نملۃ فامر بقریتھن فحرقت فاوحی اللہ الیہ فھلا نملۃ واحدۃ ترجمہ حسن سے روایت ہے ایک پیغمبر درخت کی تلی اوتری اوسکو ایک چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا سارا گھر چیونٹیوں کا جلا دیا گیا تب اللہ نے اوسکو وحی بھیجی کہ تو نے اوسی چیونٹی کو کیوں نہیں جلا دیا جس نے کاٹا تھا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وزاد فانھن تسبحن ترجمہ ابو ہریرہ سے اوسی روایت ہے آخر زیادہ ہے کہ چیونٹیاں تسبیح کرتی ہیں **عن** ابی ہریرۃ نحوہ ولم یرفعہ ترجمہ ابو ہریرہ سے موقوفاً ایسی ہی روایت ہے **آخر کتاب الصید والذبائح** شکار اور ذبیحوں کے **کتاب الضحایا** کتاب قربانیوں کی **عن** سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رأی ھلال ذی الحجۃ فاراد ان یضحی فلا یاخذ من شعرہ ولا من اظفارہ حتی یضحی ترجمہ ام المومنین سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بقرعید کا چاند دیکھے اور قربانی کرنا چاہے تو اپنی بال اور ناخون نہ ترشوائے یہانتک کہ قربانی کرے **عن** سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان یضحی فلا یقلم من اظفارہ ولا یحلق شیئا من شعرہ فی عشر الاول من ذی الحجۃ ترجمہ ام المومنین سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال نہ منڈوا دے اور ناخون نہ کتروا دے اور دسویں تاریخ کو قربانی کے بعد
حجامت بنوا دے **عن** سعید بن المسیب قال من اراد ان یضحی فدخلت ایام العشر فلا یاخذن من شعرہ ولا اظفارہ
قلت عمن ذکرتہ یعمہ قال الا یعتزل النساء والطیب ترجمہ سعید بن المسیب سے کہا جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے دس
دن آویں تو بال اور ناخون نہ لیوے عثمان نے کہا میں نے یہ حکم سے بیان کیا تو انہوں نے کہا اور عورتوں سے جدا رہے اور خوشبو نہ لگاوے **عن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت العشر فاراد احدکم ان یضحی فلا یمس
من شعرہ ولا من بشرہ شیئا ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا چھلا دن شروع ہو جاوے
پھر تم میں سے کسی کا قصد ہو قربانی کرنے کا تو اپنے بالوں اور ناخونوں کو نہ چھوے (یعنی نہ کتروے) یہ ممانعت جمہور علما کے نزدیک نہیں
ہے (زرقانی) **باب** من لم یجد الاضحیۃ جس شخص کو قربانی کا مقدور نہ ہو **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل امرت بیوم الاضحی عیدا جعلہ اللہ عز وجل لہذہ الامۃ قال
الرجل ارایت ان لم اجد الا منیحۃ انثی افاضحی بہا قال لا ولکن تاخذ من شعرک وتقلم اظفارک وتقص
شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند اللہ عز وجل ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے مجھ سے حکم ہوا ذی الحجہ کی دسویں تاریخ عید کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اس امت
کے لیے وہ بولا اگر میرے پاس کچھ نہ ہو یعنی قربانی کے موافق نصاب نہ ہو) مگر ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اسکو قربانی کروں
آپ نے فرمایا نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اوسکو بھی کاٹ ڈالیگا تو تکلیف ہوگی) لیکن تو اپنے بال بنوا اور ناخون کتروا اور مونچھ
کے بال لے اور زیر ناف کے بال مونڈ لیں یہی تیری قربانی ہے پوری اللہ کے نزدیک **ذبح** الامام اضحیتہ بالمصلی امام
اپنی قربانی عیدگاہ میں کرے **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینحر او یضحی بالمصلی
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح یا نحر کرتے تھے عیدگاہ میں (ذبح بکری یا گائے کو اور نحر یعنی
برچھے مارنا اونٹ کا) **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر یوم الاضحی بالمدینۃ قال وقد
کان اذا لم ینحر یذبح بالمصلی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا مدینہ میں اور جب نحر نہیں
کرتے تھے تو ذبح کرتے تھے عیدگاہ میں **ذبح** الناس بالمصلی عیدگاہ میں لوگوں کا قربانی کرنا **عن** جندب بن
سفیان قال انحرت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما قضی الصلوۃ رای عنما ذبحت
فقال من ذبح قبل الصلوۃ فلیذبح شاۃ مکانہا ومن لم یکن ذبح فلیذبح علی اسم اللہ عز وجل ترجمہ جندب
بن سفیان سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا بقرہ عید میں آپ نے نماز پڑھائی لوگوں کو عید کی جب نماز سے فارغ
ہوئے تو بکریوں کو دیکھا وہ ذبح ہو چکی تھیں آپ نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے (کیونکہ
نماز سے پہلی قربانی درست نہیں) اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا ابھی تک وہ ذبح کرے اللہ کے نام پر **ما** عنہ

من الاضاحی جن جانورون کی قربانی منع ہی ازکابیان العوراء کانی (جسکی آنکھ اندھی ہو) عن ابی الضحاک عبید بن فیروز ہمسے روایت ہی ابوالضحاک نے وہ مولی تھا بنی شیبان کا عبید بن فیروز تھا اور وہ مولی تھا بنی شیبان کا عبید نے براء بن عازب سے کہا بیان کر مجھ سے ان قربانیونکو جن سے منع کیا رسول اللہ صلعم نے اونہون نے کہا آپ کھڑے ہوئے (اور اسطرح اشارہ کیا براء نے اشارہ کر کی تبلایا اور کہا) میرا ہاتھ آپکے ہاتھ سے چھوٹا ہی اپنے فرمایا چاطرح کے جانور دست نہین قربانی کے لیی ایک تو کانا جسکا کانا پن صاف معلوم ہو دوسری بیمار جسکی بیماری صاف روشن ہو تیسری لنگڑا جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو چوتھی ناتوان (دبلا) جسکی ہڈیون مین گودا نہ رہا ہو مین نے کہا مجھے تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے لیی) جسکی سینگ ٹوٹے ہون یا دانت ٹوٹے ہون آپنے فرمایا جو جانور تجھے برا معلوم ہو اوسکو چھوڑ دے اور جو پسند ہو اوسکی قربانی کر) مگر دوسری کو منع مت کر اوسکی لینی ہے) العرجاء لنگڑی عن عبید بن فیروز قال قلت للبراء بن عازب حدثنی ما کرہ او نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاضاحی قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھکذا بیدہ ویدی اقصر من ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ لا یجزن فی الاضاحی العوراء البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعرجاء البین ظلعھا والکسیرۃ التی لا تنقی قال فانی اکرہ ان یکون نقص فی القرن والاذن قال فما کرھت منہ فدعہ ولا تحرمہ علی احد ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس مین یہ ہی کہ براء نے کہا مجھے تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہی جسکی سینگ یا کان مین نقص ہو العجفاء دبلی عن البراء بن عازب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشار باصابعہ واصابعی اقصر من اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر باصبعیہ قال لا یجزن من الضحایا العوراء البین عورھا والعرجاء البین عرجھا والمریضۃ البین مرضھا والعجفاء التی لا تنقی ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے اپنی انگلیون سے تبلایا اور میری انگلیان آپکی انگلیون سے چھوٹی ہین آپنے فرمایا قربانی مین چار جانور درست نہین پھر بیان کیا اوپنی چار دنکو جو اوپر بیان ہوے المقابلۃ وھو ما قطع طرف اذنہا جانور جسکا سامنی سے کان کٹا ہو عن علی رض قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہی حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اور کان دیکھنے کا (قربانی کے جانور مین کہ یہہ دونون صحیح اور سالم ہون) اور منع کیا ہم کو مقابلہ سے (جسکا کان سامنی سے کٹا ہو) اور مدابرہ سے (جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو) اور شرقاء سے (جسکی دم کٹی ہو) اور خرقاء سے

جسکے کان مین کل سوراخ ہو) **المدابرۃ** مدابرہ کا بیان **عن علی** قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بعوراء ولا مقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء ترجمہ وہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ منع کیا ہم کو عوراء سے یعنی کانی سے اور شرقاء سے (جسکی کان چری ہوں) اور بتراء کا ذکر نہیں ہے **الخرقاء** وھی التی خرق اذنھا خرقا کا بیان جسکے کان مین سوراخ ہو **عن علی** بن ابی طالب قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضحی بمقابلۃ او مدابرۃ او شرقاء او خرقاء او جدعاء ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلعم نے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقاء اور خرقاء اور جدعاء (جسکے کان کٹے ہوں) کی قربانی سے **الشرقاء** شرقا کا بیان وھی مشقوقۃ الاذن جسکی کان چری ہوں **عن علی** بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء ولا عوراء ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی کیجاوے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقاء اور خرقاء اور عوراء اسکے معنے اوپر گزر چکے **عن علی** یقول امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہم کو آنکھ اور کان دیکھنے کا (قربانی کی جانور مین) **العضباء** عضبا کا بیان جسکا سینگ ٹوٹا ہو **عن** جریر بن کلیب قال سمعت علیا یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضحی بالعضب القرن فذکرت ذلک لسعید بن المسیب فقال نعم الا عضب الرصف فاکثر من ذلک ترجمہ جریر بن کلیب سے روایت ہے کہ سنا مین نے حضرت علی سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی سے اوس جانور کے جسکا سینگ ٹوٹا ہو پھر مین نے سعید بن المسیب سے بیان کیا انہون نے کہا ہان جب آدھا یا آدھی سے زیادہ سینگ ٹوٹ گیا ہو (تو درست نہین اور اس سے کم ہو تو درست ہے) **المسنۃ والجذعۃ** مسنہ اور جذعہ کا بیان **ف** مسنہ وہ جانور جسکا سن قربانی کے لائق ہوگیا ہو وہ اونٹ مین پانچ برس مین جو چھٹی مین لگا ہو اور گائے بیل مین دو برس جو تیسری مین لگا ہو اور بہیڑ بکری مین ایک برس جو دوسرے مین لگے ہو اور جذعہ جسکا سن اس سے کم ہو **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی کرو مگر مسنہ کی البتہ جب تم پر مسنہ کی قربانی دشوار ہو تو بہیڑ مین سے جذعہ کرو **ف** یعنی وہ بہیڑ جسپر قریب ایکسال کے گزرا ہو مگر سال پورا نہ ہوا ہو بکری اس سن کی درست نہین بہیڑ درست ہے **عن** عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمھا علی صحابتہ فبقی عتود فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اوسکو بکریان دین صحابہ کو بانٹنے کی لیی پھر ایک بکری بچ رہی اکیسال کے اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اپنے فرمایا تو اوسکو قربانی کر **عن** عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم بین اصحابہ ضحایا فصارت لی جذعۃ فقلت یا رسول اللہ صارت لی جذعۃ فقال ضح بھا

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو قربانیاں بانٹیں میرے حصے میں ایک جذعہ آیا
میں نے کہا یا رسول اللہ میرے حصے میں تو ایک جذعہ آیا آپ نے فرمایا اسی کو قربانی کر عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا أَضَاحِيَّ فَأَصَابَنِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَذَعَةٌ قَالَ ضَحِّ
بِهَا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ ترجمہ
عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم نے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے جذعہ سے عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَيْنِ وَالثَّلَثَةِ فَقَالَ النَّاسُ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ حَضَرَ هَذَا الْيَوْمَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَيْنِ وَالثَّلَثَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ ترجمہ عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے
اور انہوں نے کہا ہم سفر میں تھے کہ عید اضحی آگئی تو ہم میں سے کوئی دو یا تین جذعہ دیکر ایک مسنہ خریدنے لگا۔ قربانی کے لیے
ایک شخص کھڑا ہوا مزینہ (ایک قبیلہ ہے) میں سے وہ بولا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو بھی ان آیا پھر کوئی
ہم میں سے دو یا تین جذعہ دیکر مسنہ لینے لگا آپ نے فرمایا جذعہ بھی اوسیکام پر آسکتا ہے جسکام پر ثنی (یعنی مسنہ) آسکتا ہے
عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْأَضْحَى بِيَوْمَيْنِ نُعْطِي الْجَذَعَيْنِ بِالسِّنِّيَةِ قَالَ الرَّسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَةَ تَجْزِئُ مِمَّا تَجْزِئُ عَنْهُ السِّنِّيَةُ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تھے عید اضحی سے دو دن پہلے دو جذعہ دیکر ایک مسنہ لینے لگے (قربانی کے لیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جذعہ
بھی کافی ہے جہاں ثنی کافی ہے اَلْكَبْشُ مینڈھے کا بیان عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي
بِكَبْشَيْنِ قَالَ أَنَسٌ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے دو مینڈھوں کی
(یعنی ذبح کرتے تھے) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ
أَمْلَحَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو املح تھے (یعنی کالے اور سفید
دونوں رنگ ملے ہوئے مگر سفیدی زیادہ یا نری سفید یا سفید سرخ یا سیاہ سرخ) عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو املح تھے سینگ اور تھے اون دونوں کو ذبح کیا اپنی ہاتھ سے بسم اللہ اللہ اکبر
کہکر اور اپنا پاؤں پہلو پر رکھا اون کے (ذبح کرتے وقت) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحًى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصَرٌ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحی کے دن پھر جھکے دو املح مینڈھوں کیطرف اور ان کو ذبح کیا (یہ روایت مختصر لی گئی ہے بڑی
روایت سے) عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ كَأَنَّهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ

فذبحهما فإلى جنب من الغنم فقسمها بيننا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے یوم النحر کو دو مینڈھ سو کیطرف جو ملے تھے اور انکو ذبح کیا پھر ایک مینڈھی کیطرف گئے کہ بکریوں کے اور انکو ما بیناہم لوگون مین **عن** ابی سعید قال اضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین أقرنین فحیل فمشی فی سواد ویأکل فی سواد وینظر فی سواد ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ایک مینڈھے سے جو سینگ دار تھا موٹا تازہ عمدہ چلتا تھا سیاہی مین کھاتا تھا سیاہی مین دیکھتا تھا سیاہی مین (یعنے اوسکی چارون پانون اور پیٹ اور آنکھون کے گرد کالے تھے اور باقی سفید **باب** ما یجزی عنہ البدنۃ فی الضحایا اونٹ کتنے آدمیون کیطرف سے قربانی مین کافی ہے **عن** زید بن ارقم بن حیدر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم فی قسم الغنائم عشرا من الشاۃ بعیر ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کے بانٹتے وقت ایک اونٹ کے برابر دس بکریون کو رکھتے تھے **ف** تو معلوم ہوا کہ ایک اونٹ قربانی مین دس آدمیونکیطرف سے کافی ہے **عن** ابن عباس قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر النحر فاشترکنا فی البعیر عن عشرۃ والبقرۃ عن سبعۃ ترجمہ ابن عباس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین اتنے مین بقرعید کا دن آیا تو اونٹ مین دس آدمی شریک ہوگئے اور گائی مین سات آدمی **باب** ما یجزی عنہ البقرۃ فی الضحایا قربانی مین گائی بیل کتنے آدمیونکیطرف سے کافی ہے **عن** جابر قال کنا نتمتع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنذبح البقرۃ عن سبعۃ ونشترک فیہا ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے ہم تمتع کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو گائی کاٹتے سات آدمیون کیطرف سے اور اوس مین شریک ہوجاتے **ذبح** قبل الامام اعادۃ الضحیۃ قبل الامام امام سے پہلی قربانی کرنا **عن** البراء قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاضحی فقال من ذبح قبل صلوتنا وصلی صلوتنا ونسک نسکنا فلا یذبح حتی یصلی فقام خالی فقال یا رسول اللہ انی تعجلت فنسکی کطعم اہلی وکھل دارہ او وکھل جارہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعد ذبحا آخر قال فان عندی عناقا لہی خیر من شاتی لحم قال اذبحہا فانہا خیر نسیکتک ولا تقضی جذعۃ عن احد بعدک ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عید اضحی کے دن تو فرمایا جو شخص ہماری قبلے کیطرف منہ کرتا ہے اور ہمارے ایسی نماز پڑھتا ہے اور ہماری ایسی قربانی کرتا ہے تو وہ قربانی کرے جبتک نماز پڑھ لیوے یہ سنکر میرے ماموں (ابوبردہ بن نیار) کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ مین نے جلدی قربانی کرلی اپنے گھر والون اور پڑوسیونکو کھلانے کیلیے آپنے فرمایا دوسری قربانی کر (کیونکہ وہ درست نہین ہوئی) ابوبردہ نے کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے (جو ابھی ایکسال کا نہین ہوا) اور وہ میرے نزدیک بہتر ہے دو بکریون سے گوشت کے آپنے فرمایا اوسی کو ذبح کر پھر بہتر ہے تیری دو قربانیون مین اور پھر کسی کو تیری بعد جذعہ کرنا درست نہین **ف** کرمانی نے کہا یہ حکم خاص تھا ابوبردہ کے لیے جیسے ایک گواہی خاص تھے خزیمہ سے اور بسا بہت ہوئی صحابہ کے لیے اور جذعہ بکری کا درست نہین قربانی مین اور کسیکو البتہ بھیڑ کا جذعہ درست ہے جیسے اوپر گزرا (زہیر ربی) **عن** البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ
شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلٰوةِ عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ
عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء بن عازب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا یا فرمایا عید کی روز نماز کی بعد تو فرمایا جس شخص نے ہماری سی نماز پڑھی پھر ہمارے
سی قربانی کی (نماز کے بعد) تو اس نے قربانی کی اور جس شخص نے قربانی کی نماز سے پہلی وہ گوشت کی بکری ہے (یعنی قربانی کا ثواب اسکو
نہیں ملیگا وہ ایسا ہی جیسی گوشت کھانے کے لیے کسی بکری کا ذبح کیا) ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی میں نے تو قربانی کی نماز سے پہلے
میں سمجھا کہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی آپ بھی کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلایا یا رسول اللہ صلعم نے
فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی ابو بردہ نے کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جذعہ وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے
کیا وہ درست ہوگا قربانی کرلیں آپنے فرمایا ہاں مگر تیری سوا اور کسی کے لیے درست نہ ہوگا عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ تُشْتَهَى
فِيهِ اللَّحْمُ فَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ خَيْرٌ لِي
مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے بقرعید کے روز فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ پھر ذبح کرے ایک شخص کھڑا ہوا
اور بولا یا رسول اللہ یہ دن ہے جسمیں ہر ایک کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور بیان کیا اپنی پڑوسیوں کی محتاجی کا حال رسول اللہ
نے اوسکو سچا سمجھا پھر وہ بولا میری پاس ایک جذعہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھکو زیادہ پسند ہے اپنے اوسکو اجازت دی ذبح
کرنیکی قربانی کے لیے میں نہیں جانتا کہ یہ اجازت اور دوں کے لیے بھی تھی یا نہیں بعد اوسکی آپ گئے دو مینڈھوں کیطرف اور اون کو
ذبح کیا عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ
فَقَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ فَأَذْبَحُهَا فَرَخَّصَ لَهُ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنْ لَا أَجِدُ إِلَّا جَذَعَةً
فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْبَحَ ترجمہ ابو بردہ بن نیار نے ذبح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی اپنے اوسکو حکم کیا پھر ذبح کرے انہوں نے
کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ جذعہ ہے جو میری نزدیک دو مسنّوں سے بہتر ہے آپنے فرمایا اوسی کو ذبح کر عبید اللہ کی روایت میں ہے
ابو بردہ نے کہا میرے پاس تو آپکے نہیں سوا ایک جذعہ کے آپنے فرمایا ذبح کرا دے اسکو عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْحَى ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّ ذَبْحَهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ
حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ جندب بن سفیان سے روایت ہے ہم نے بقرعید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ ایک بار لوگوں نے اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں نماز سے پہلے آپنے فرمایا جب انکو دیکھا نماز سے پہلے انہوں نے ذبح کر ڈالا قربانیوں کو جو نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری قربانی کرے اور جنہوں نہیں ذبح کیا وہ ذبح کرے اسد کے نام پر **بَابُ إِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ** دھار دار پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت **عَنْ** محمد بن صفوان انہ اصاب اربعین ولم یجد حدیدۃ یذبحھما بہ فذکاھما بمروۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصطدت اربعین ولم اجد حدیدۃ اذبحھما بہ فذکیتھما بمروۃ افاکل قال کل ترجمہ محمد بن صفوان نے دو خرگوش پکڑے اور انکو چھری نہ ملی ذبح کرنیکو تو انہوں نے تیز پتھر سے ذبح کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ میں نے دو خرگوش پکڑے لیکن چھری نہ ملی تو میں نے تیز پتھر سے کاٹا کیا میں انکو کھاؤں آپنے فرمایا کھا **عَنْ** زید بن ثابت قال اذا ذبیحۃ یتب فی شاۃ فذبحوھا بالمروۃ فمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اکلھا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ایک بھیڑیے نے دانت ماری بکری کو (تو وہ مرنے لگی) اوسکو ذبح کر دیا پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اوسکو کھانے کی **اِبَاحَةُ الذَّبْحِ بِالْعُوْدِ** تیز لکڑی سے ذبح کرنے کی اجازت **عَنْ** عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ انی ارسل کلبی فاخذ الصید قال ان ادرکتہ وبہ فاذبحہ بالمروۃ والعصا قال انھر الدم بما شئت واذکر اسم اللہ عز وجل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتا ہے اور مجھے ذبح کرنیکو کچھ نہیں ملتا تو میں ذبح کر دیتا ہوں تیز پتھر اور لکڑی سے آپنے فرمایا خون بہا دی جس سے چاہے اور اسد کا نام لے **عَنْ** ابی سعید بن الخدری قال کانت لرجل من الانصار ناقۃ ترعی فی قبل احد فقص لھا عقر فماتت فقلت لزید او قال من خشب ای حدید قال لا بل خشب فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فامرہ باکلھا ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا ایک انصاری کی اونٹنی چرا کرتی تھی احد پہاڑ کیطرف اوسکو کچھ عارضہ ہو گیا تو اوس نے نحر کر دیا کہو نئی سے اوب نے کہا میں نے زید بن اسلم سے پوچھا لکڑی کی کہو نئی یا لوہے کی اونہوں نے کہا لکڑی کی پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپسے پوچھا آپ نے اجازت دی اوسکو کھانیکی **اَلنَّهْيُ عَنِ الذَّبْحِ بِالظُّفُرِ** ناخون سے ذبح کرنے کی ممانعت **عَنْ** رافع بن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انھر الدم وذکر اسم اللہ فکل لا یسنا او ظفرا ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز بہا دی خون کو اور اسد کا نام لیا جا دی تو کھا اوسکو مگر دانت اور ناخون سے (ذبح کرنا درست نہیں) **عَنْ** رافع بن خدیج قال قلت یا رسول اللہ انا نلقی العدو غدا ولیست معنا مدی افنذبح بالقصب قال ما انھر الدم وذکر اسم اللہ عز وجل فکلوا ما لم یکن سنا او ظفرا وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشۃ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے ملینگے (اور وہاں جانور بھی ملینگے) ہمارے ساتھ چھری نہیں ہے آیا ذبح کریں ہم بانس سے آپنے فرمایا جو چیز خون کو بہا دی اور اسد کا نام لیا جا دی تو کھا اوسکو جبتک دانت یا ناخون نہ ہو اور میں تمکو بتاتا ہوں دانت کا حکم

بیان کرتا ہون دانت تو ایک ہڈی ہی حیوان کی تو اس سے ذبح کینو مکروہ جائز ہوگا) اور ناخون چھری ہی ہے جیشیونکی (دونا خون نہین کہ تیز ہتے اور جانور ذبح کرڈالتے ہین اور وہ کافر ہین تو انکی مشابہت نہ کرنا چاہیے **لا کم** با عداد الشفرة چھری کے تیز کرنیکا حکم (تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) **عن** شداد بن اوس قال اثنتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ترجمہ شداد بن اوس کہتے ہی روایت ہی مین نے دو باتین رسول اللہ صلوا اللہ علیہ وسلم سے سنکر یاد کین ہین انہون نے فرمایا اللہ نے سب پر احسان فرض کیا ہی تو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو (کہ مقتول کو زیادہ تکلیف نہ ہو یہ نہین کہ تکلیف دی کر مارو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اور اپنی چھری تیز کرلو اور جانور کو آرام دو **باب** الرخصة في نحر ما يذبح وذبح ما ينحر اگر اونٹ کو ذبح کرین نحر کی جگہ سے اور دوسری جانورون کو نحر کرین ذبح کی جگہ سے تو کچھ حاجت نہین **عن** اسماء بنت ابي بكر قالت نحرنا فرسا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكلناه ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی ہم نے ایک گھوڑی کو نحر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پھر کھایا (اسکو) **باب** ذكاة القرن الذي في الفم السبع جن جانورون مین درندہ دانت مارے اوسکا ذبح کرنا **عن** رويفع بن ثابت ان ذبائحنا تنيب في شاة فنذبحها بمروة فنمضغ اثني صلى الله عليه وسلم في كلها ترجمہ رویفع بن ثابت سے روایت ہی ایک بھیڑ نے دانت مارا ایک بکری مین تو لوگون نے اوسکو ذبح کردیا پتھری سی اوسکی کہانیکی **ذكر** المتردية في البير التي لا يوصل الى خلقها ایک جانور کنوئین مین گر پڑی اور مرنے لگے تو اوسکو کیونکر حلال کرین **عن** ابي العشراء عن ابيه قال قلت يا رسول الله اما تكون الذكوة الا في الحلق واللبة قال لو طعنت في فخذها لاجزاك ترجمہ ابو العشراء سے روایت ہی اوسنے اپنے باپ سے (مالک وارمی ہی) اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا ذکوۃ حلق اور سینہ مین ہی آپ نے فرمایا اگر تو جانور کے ران مین کونچا مارے تو بھی کافی ہے **ف** یعنی ضرورت کیوقت جب حلق یا سینہ مین ذبح اور نحر ممکن نہ ہو تو جسطرح سے ہوسکے کرین **باب** ذكر النفلتة التي لا يقدر على اخذها اگر ایک جانور بگڑ جاوی جسکو پکڑ نہ سکین **عن** رافع قال قلت يا رسول الله انا لاقو العدو غدا وليس معنا مدى قال ما انهر الدم وذكر اسم الله فكل ما خلا السن والظفر قال فاصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم نهبا فند بعير فرماه رجل بسهم فحبسه فقال ان لهذه البهم اوابد كاوابد الوحش فما غلبكم منها فافعلوا به هكذا ترجمہ رافع سے روایت ہی کہا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے ملنیوالی ہین اور ہمارے پاس چھری نہین اپنے فرمایا جس سے خون بہا دی اور اللہ کا نام لیا جاوے تو کھا مگر ناخون اور دانت رافع نے کہا پھر رسول اللہ صلعم کو لوٹ ملی دشمن سے ایک اونٹ بھاگ گیا ایک شخص نے تیر سے مارا وہ کھڑا رہ گیا آپنے فرمایا ان جانورون مین بھی وحشی ہوتے ہین جیسے جنگل کے جانور تو جو تم کو نہ مانوس ہو (یعنی ہاتھ نہ آوی) اوسکی سانہ ایسا ہی کرو **عن** رافع بن خديج قال قلت يا رسول الله انا لاقو العدو غدا وانين

مُدًى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَةً غَنَمٍ أَوْ إِبِلٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا ترجمہ ہی جاوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ آپنے فرمایا میں اسکا سبب بیان کرتا ہوں (یعنی دانت اور ناخون سے ذکاہ درست ہونیکا) دانت تو ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کی چھری ہے **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے احسان فرض کیا ہے ہر چیز پر (یعنی سب پر رحم کرنا چاہیے) تو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کرلو جب ذبح کرنے لگو اور آرام دو جانور کو **بَابُ** حُسْنِ الذَّبْحِ اچھی طرح ذبح کرنا **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ شداد بن اوس کی وہی روایت جسکا ترجمہ ابھی گزرا **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَيْنِ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لِيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ ہی جاوپر گزرا **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ اثْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ اوپر گزرچکا **وَضْعُ** الرِّجْلِ عَلَى صَفْحَةِ الضَّحِيَّةِ قربانی کی جانور کے پہلو پر ذبح کرتیوقت پاؤن رکھنا **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو کالی اور سفید تھے سینگ دار اور تکبیر کہی اور بسم اللہ کہی (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہا) اور میں نے دیکھا آپ کو ذبح کرتے تھے اون دونوں کو اپنے ہاتھ سے اپنا پاؤن اونکے پہلو پر کیے ہوئے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا تم نے حدیث انس سے سنی اونہوں نے کہا ہاں **تَسْمِيَةُ** اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الضَّحِيَّةِ قربانی کو ذبح کرتیوقت بسم اللہ کہنا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ فَكَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ترجمہ انس سے وہی روایت جسکا ترجمہ ابھی گزرا **التَّكْبِيرُ** عَلَيْهَا اللہ اکبر کہنا قربانی کا تیوقت **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ترجمہ ہی جاوپر گزرا **ذَبْحُ** الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهِ آدمی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَطَأُ عَلَى

صفاحہما ولیتجمہما ویسمی ویکبر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **ذبح الرجل غیر اضحیتہ** ایک آدمی دوسرے کی قربانی
ذبح کرسکتا ہے **عن جابر بن عبد اللہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر بعض بدنہ بیدہ ونحر بعضہا غیرہ ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اپنی کچھ اونٹوں کو اپنی ہاتھ سے نحر کیا اور باقی اونٹوں کو اور شخص نے نحر کیا (حضرت
علی رضی) **نحس ما یذبح** جس جانور کو ذبح کرنا چاہیے اوسکو نحر کرنا تو درست ہے **عن اسماء** قالت نحرنا فرسا علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکلناہ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہمنے نحر کیا ایک گھوڑی کو رسول اللہ صلعم کے
زمانہ میں پھر کھایا اسکو اسکے خلاف روایت کیا عبید بن سلیمان نے وہ روایت یہ ہے **عن اسماء** قالت نحرنا علی عہد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرسا ونحن فی المدینۃ فاکلناہ ترجمہ اسماء سے روایت ہے ہمنے ذبح کیا رسول اللہ صلعم کے زمانے میں اور ہم مدینہ میں
تھے ایک گھوڑی کو پھر کھایا اوسکو (شاید ذبح سے یہی نحر مراد ہے واللہ اعلم) **من ذبح لغیر اللہ** حرم وصل جو شخص ذبح کرے سوا
خدا کے اور کسی کے لیے **ف** ذبح کرنا یعنی خون بہانا ایک ایسا کام ہے جو خاص اللہ کے لیے چاہیے اگرچہ گوشت دوسری کاموں میں
صرف کیا جائے جیسے عید کے لیے یا مہمان کو کھلانے کو لیکن پھر جو کوئی ذبح کرے کسی اور کے لیے یعنی اوسکی بڑائی جتانے کا جیسے
بادشاہوں کی تعظیم کے لیے کہلاتے ہیں (بہینی) کاٹنے یعنی ایسا چھری کہیر کی جڑ ہی کو بیٹھے گائے کا مثلاً میں یا اور جلالا شاہ کی تعظیم کو لیے
مرغ کاٹتے ہیں تو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیوے مگر یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے بعضے کا قول یہ بھی ہے کہ جب ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا
تو وہ حلال ہے **عن** عامر بن واثلۃ قال سأل رجل علیا ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسر الیک شیئا دون
الناس فغضب حتی احمر وجہہ وقال ما کان یسر الی شیئا دون الناس غیر انہ حدثنی باربع کلمات وہو فی البیت قال لعن اللہ من لعن والدیہ لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من آوی محدثا ولعن اللہ
من غیر منار الارض ترجمہ عامر بن واثلہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا کیا تم کو رسول اللہ صلعم پوشیدہ کچھ باتیں
بتلاتے تھے جو اور دوں سے نہیں کہتے تھے یہ سنکر حضرت علی کو غصہ آیا یہانتک کہ اونکا چہرہ سرخ ہوگیا (کیونکہ نبی کی شان نہیں
کہ ایک سے کچھ اور دوسری سے کچھ) اور کہا مجھ کوئی بات پوشیدہ نہیں بتلاتے تھے جو لوگوں سے نہ فرماتے ہوں البتہ ایک بار میں
اور آپ گھر کے اندر تھے تو آپنے چار باتیں فرمائیں ایک تو یہ کہ لعنت کرے اللہ پر جو اپنی باپ پر لعنت کرے دوسری یہ کہ لعنت کرے
اللہ پر جو غیر کے لیے ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے تیسری یہ کہ لعنت کرے اللہ پر جو بدعتی کو جگہ دیوے (یعنی اوسکی مدد کرے اور اوس
کی بدعت سی خوش ہو) چوتھی یہ کہ لعنت کرے اللہ پر جو زمین کے نشانی کو (جس سے چلنیوالے کو راہ معلوم ہو جیسے ٹیڑ کی میل منار
وغیرہ) **یسئی النسائی** عشرۃ کل من تکلم الاضاحی بعد ثلثۃ **ف** عن اسماء تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا
اور اوسکا رکھ چھوڑنا منسوخ ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہی ان تؤکل لحوم الاضاحی بعد ثلث
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (بلکہ بانٹ دینا چاہیے)
عن ابی عبید مولی ابن عوف قال شہدت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی یوم عید بدأ بالصلوۃ قبل

الخطبة ثم صلى بلا أذان ولا إقامة ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى أن يمسك لحم نسكه
شيئا فوق ثلثة أيام ترجمہ ابوعبید سے روایت ہے جو مولی ہیں ابن عوف کے میں حضرت علی کے ساتھ عید کی تو وہ نہوں نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے
بغیر اذان اور اقامت کے پھر کہا میں نے رسول اللہ صلعم سنا آپ منع کرتے تھے قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہنی عن علی بن أبي طالب
قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهاكم أن تأكلوا لحوم نسككم فوق ثلث ترجمہ حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلعم
نے منع کیا تم کو قربانیوں کا گوشت کہا نیسی تین روز سے زیادہ کادت في ذلك تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے اور اوسکی کہانیکی
اجازت عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل لحوم الضحايا بعد ثلث ثم قال كلوا
وتزودوا فادخروا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ کہنیسے پھر فرمایا
کہاؤ اور توشہ کرو سفر کا اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت کی حدیثیں منسوخ ہوئیں) عن عبد الله بن خباب أن أبا سعيد الخدري
قدم من سفر فقدم إليه أهله لحما من لحوم الأضاحي فقال ما أنا بآكله حتى أسأل فانطلق إلى أخيه لأمه قتادة
بن النعمان وكان بدريا فسأله عن ذلك وقال إنه قد حدث بعدك أمر نقضى لما كانوا نهوا عنه من أكل لحوم
الأضاحي بعد ثلثة أيام ترجمہ عبداللہ بن خباب سے روایت ہے ابوسعید خدری سفر سے آئے اون کے گھر والوں نے اونکے سامنے قربانی کا گوشت
رکھا (جو کہا کہ رکھ چھوڑا تھا) اونہوں نے کہا میں کبھی نہیں کہاؤنگا پھر اپنے مان جائی بہائی پاس گئی جنکا نام قتادہ بن نعمان تھا اور وہ بدر کی
لڑائی میں موجود تھے اون سے پوچھا اونہوں نے کہا تمھارے بعد نیا حکم ہوا جس سے وہ حکم ٹوٹ گیا تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ
کہانیکا عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لحوم الأضاحي فوق ثلثة أيام فقدم
قتادة بن النعمان وكان لنا إلى جنبه كامة وكان بدريا فقدموا إليه فقال أليس قد نهى عنه رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال بلى ولكنه قد حدث بعده أمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن نأكله فوق ثلثة أيام
ثم رخص لنا أن نأكله والله أعلم ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ
رکھنیسے قتادہ بن النعمان جو ابوسعید کے خیافی (یعنی مان ایک باپ دو) بہائی تھے سفر سے آئے اور وہ بدری تھے (یعنی بدر کی لڑائی میں موجود
تھے) اون کے سامنے لوگوں نے قربانی کا گوشت کہا تو اونہوں نے کہا کیا رسول اللہ صلعم نے اس سے منع نہیں کیا ہے ابوسعید نے کہا ہاں اب
میں ایک اور حکم اور ہوا پیچھے رسول اللہ صلعم نے ہم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانیسے پھر اجازت دی کہنے کی اور رکھ
چھوڑنے کی عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني كنت نهيتكم عن ثلث عن زيارة القبور فزوروها
وإني كنت نهيتكم عن ادخار لحوم الأضاحي بعد ثلث فكلوا منها وامسكوا ما شئتم ونهيتكم عن
الأشربة في الأوعية فاشربوا في أي وعاء شئتم ولا تشربوا مسكرا ترجمہ بریدہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا تین باتوں سے ایک تو قبر کی زیارت سے (کیونکہ شرک کا زمانہ قریب تھا) لیکن اب زیارت
کرو اور زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ (یعنی یہ نہیں کہ زیارت کرنے جاؤ اور وہاں جاکر روپیہ چلاؤ تو اور گنہگار ہو) دوسرے

قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانا اسی لئے کہ اس زمانے میں محتاج اور بھوکے بہت تھے) اب کھاؤ اور رکھو جتنا چاہو (محمد کی روایت میں کہو نہیں ہے) تیسرے نبیذ بنانے سے بعضی برتنوں میں جن میں پہلے شراب بنا کرتا تھا لاکھی ہوئی نبیذ وغیرہ اب جن برتن میں چاہو پیو لیکن شراب نہ پیو جو نشہ لاوے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَكُلُوا مِنْ لُحُومِهَا أَضَاحِيَّكُمْ وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَانْتَبِذُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مُسْكِرٍ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں تم کو منع کیا تھا قربانیوں کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے اور نبیذ بنانے سے اور برتنوں میں سے مشکیزہ کے اور قبروں کی زیارت سے لیکن اب کہا قربانیوں کا گوشت جتنا چاہو اور توشہ کر و سفر کے لیے اور رکھ چھوڑو اور جو شخص چاہے قبروں کی زیارت کرے کیونکہ قبروں کی زیارت سے آخرت یاد آتی ہے (کہ ایک دن ہم کو بھی ماہی نیا سے سفر کرنا ہے) اور پیو ہر برتن میں لیکن نشہ لانیوالی شراب سے بچو رواہ الاربعۃ الا ابن ماجۃ من الاضاحی قربانیوں کا گوشت کچھ چھوڑنا (سو کہا کہ) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَادَّخِرُوا ثُلُثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَنْتَفِعُونَ مِنْ أَضَاحِيِّهِمْ يَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَحْتَذِفُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا الَّذِي نَهَيْتَ مِنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ كُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے ایکبار بقر عید میں محتاجوں کا جہشد مدینہ میں آگیا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین دن تک قربانی کا گوشت کھاؤ اور رکھو (تاکہ لوگ خیرات کریں تو محتاجوں کا پیٹ بھرے) بعد اسکے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے تھے اسکی چربی اٹھا رکھتے اور اسکی کھالوں کی مشکیں بناتے تھے آپنے فرمایا پھر اب کیا ہوا لوگوں نے کہا آپ نے منع کر دیا قربانیوں کا گوشت کچھ چھوڑنے سے آپنے فرمایا میں نے تو منع کیا تھا اس محتاجوں کے فوج کیوجہ سے جو آن پڑی تھی کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ کرو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ نَعَمْ أَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَأَحَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ لِمَ ذَاكَ فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ مَأْدُومٍ مُنْذُ قَدِمَ مَدِينَةَ ثَلَاثَ سِنِينَ حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد الرحمن بن عابس سے روایت ہے اوسنے اپنے باپ سے کہا میں حضرت عائشہ پاس گیا اور پوچھا کیا رسول اللہ صلعم منع کرتے تھے قربانی کے گوشت سے تین دن کے بعد (تو) نہیں کہا ہاں لوگ محتاج تھے تو آپنے چاہا کہ جو مالدار ہو وہ غریب کو کھلاوے (اسلیے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کر دیا) پھر کہا میں نے محمد صلعم کی آل کو دیکھا (مراد آل سے آپ کا گھرانے اور بی بی میں) وہ پایہ کھاتے ہیں بکری کا پندرہ دن کے بعد (تو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا جائز ہوا) میں نے کہا کیوں ایسی تکلیف تو دیتی ہو لیکن (دل میں کہ محمد صلعم کی آل نے تین دن برابر روٹی سالن پیٹ بھر کر نہیں کھایا یہانتک کہ آپ کی زنان ہو گئی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَتْ كُنَّا نَخْبَأُ الْكُرَاعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا ثُمَّ نَأْكُلُهُ ترجمہ عابس کہتے ہیں میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے قربانیوں کے گوشت کو انہوں نے کہا ہم پایہ چھپا رکھتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیے ایک مہینہ تک پھر اسے کھاتے اور اسکو عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوا وَاطْعِمُوا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے سے پھر فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ (جب تک چاہو) **بَابُ** ذَبَائِحِ الْيَهُودِ یہود یوں کا ذبح کیا ہوا جانور عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دَلَّى جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ قُلْتُ لَا أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک مشک چربی کی ہاتھ آئی خیبر کے روز میں اس سے لپٹ گیا اور دل میں کہا میں کسیکو نہیں دونگا پھر میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلعم کھڑے ہیں اور ہنس رہے ہیں میری اس کہنی پر اس سے معلوم ہوا کہ یہود اور نصاریٰ کا ذبیحہ درست ہے جب وہ اللہ کے نام پر ذبح کریں) **ذَبِيحَةُ** مَنْ لَمْ يُعْرَفْ وہ جانور جسکا حال معلوم نہ ہو کہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَعْرَابِ كَانُوا يَأْتُونَا بِلُحْمِهِمْ وَلَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ لوگ عرب کے ہماری پاس گوشت لاتے ہیں اور ہم کو معلوم نہیں ہوتا کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں (یہ سنکر) آپ نے فرمایا تم اللہ کا نام لیلیا کرو (کھاتے وقت) اور کہا وَكُلُوا **تَأْوِيلُ** قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس آیت کی تفسیر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَقَالُوا مَا ذَبَحَ اللَّهُ فَلَا نَأْكُلُهُ وَمَا ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ أَكَلْتُمُوهُ ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ آیت سنت کہا وہ دس جانور کہ جسپر اللہ کا نام نہ لیا جاوے اور ہی جب بحث کی کفار نے مسلمانوں سے بحث کی کہ جو اللہ ذبح کرے یعنی جو جانور مرجاوے اوسکو تو نہیں کھاتی اور جسکو تم ذبح کرو اوسکو کھاتے ہو (تو اوسکا جواب ہو گیا کہ حلت اور حرمت میں اللہ کے نام سے بحث ہے یعنی جس کو ہم اللہ کا نام لیکر کاٹیں وہ حلال ہے اور جو اللہ کا نام لیں تو ہمارا کاٹا ہوا بھی حرام ہے اور مردار پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا تو وہ حرام ہوگا **آلَةُ** الذَّبْحِ (ایسی جانور کو نشانہ بنا کر ماریں تو وہ درست نہیں) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلِ الْمَخْذَفَةَ ترجمہ ابو ثعلبہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا مخذفہ درست نہیں یعنی وہ جانور جسکو کھڑا کریں تیروں یا گولیوں کے نشانہ لگانیکو پھر وہ مرجاوے عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى الْحَكَمِ يَعْنِي ابْنَ أَيُّوبَ فَإِذَا أُنَاسٌ يَرْمُونَ دَجَاجَةً فِي دَارِ الْأَمِيرِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ ترجمہ ہشام بن زید نے کہا میں نے اور میرے باپ نے حکم بن ایوب پاس گیا وہاں لوگ امیر کے گھر میں ایک مرغی پر نشانہ لگا رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے منع کیا ہے جانور کو اسطرح سے مارنیکا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاسٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَكَرِهَ ذَلِكَ وَقَالَ لَا تُمَثِّلُوا بِالْبَهَائِمِ ترجمہ عبداللہ بن جعفر نے کہا رسول اللہ نے دیکھا لوگوں کو ایک مرغی کو تیروں سے

کہ زندہ ہو پھر اسکو ذبح کرے اور اسکا گوشت کھائے اور فرمایا ہے اسکو اور منکر مسئلہ یہ ہے کہ زندہ ہو پھر اسکے اعضا کاٹنا یا زخم لگانا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَنْ تَخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے لعنت کی

اوپر جو جاندار کو نشانہ بنانے کی غرض سے باندھ کر گولی لگانے کی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت ہے اللہ کی اس پر جو جانور کو مثلہ کرے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا

مت بناؤ جاندار کو نشانہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَنْ تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا ترجمہ یہی حدیث گزری اوپر

قَتْلُ عَصْفُوْرٍ فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا يَسْئَلُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ حَقُّهَا اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَاْسَهَا

فَيَرْمِيَ بِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ایک چڑیا اور جس سے بڑی جانور کو ناحق مارے تو قیامت کے روز

اس سے پرسش ہوگی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ کس طرح ہے آپ نے فرمایا حق یہ ہے کہ اسکو ذبح کرے کھاوے اور اسکا سر کاٹ کر پھینک دے

عَنِ الشَّرِيْدِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم عَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَجَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

يَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ عَبَثًا وَلَمْ يَقْتُلْنِيْ مَنْفَعَةً ترجمہ شرید سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص

ایک چڑیا کو بیفائدہ مارڈالے وہ قیامت کے روز اللہ کے سامنے چلائیگی اور کہیگی اے پروردگار فلاں شخص نے مجھکو قتل کیا بیفائدہ دیعنی

اگر کھانے کی یا اور کسی طرح کا فائدہ نہ ہو تو بیفائدہ جانور کا خون کرنا مکروہ ہے اَلنَّهْيُ عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الْجَلَّالَةِ جلالہ کی گوشت

کھانے کی نہی جلالہ وہ جانور جو نری نجاست کھاتا ہو اکثر نجاست کھاتا ہو گائے ہو یا بکری مرغی ہو یا اور کوئی جانور

ایسے جانور کا گوشت بعضوں کی نزدیک درست نہیں بعضوں کے نزدیک جب درست ہے کہ اوسکو کئی دن باندھ کر رکھیں اور پاک

چارہ کھلاویں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى وَفْدَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

وَعَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنْ رُكُوْبِهَا وَاَكْلِ لُحُوْمِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دن منع کیا تھا

گدھوں کی گوشت اور جلالہ یعنی اوسکا گوشت کھانے اور اوسپر سواری کرنے سے (کیونکہ وہ بخس ہے تو سواری کرنے والے کو ناپسند لگیگا

اور بدن بخس ہوگا) اَلنَّهْيُ عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ جلالہ کے دودھ پینے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَحْمِ الْجَلَّالَةِ وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَالشُّرْبِ مِنْ فِيْ السِّقَاءِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم

نے منع کیا مجمع کی بکری کے (یعنی جلالہ بکری کے) اور جلالہ کے دودھ پینے سے اور مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے (اسلیے کہ منہ میں کوئی چیز

نہ چلی جاوے) اٰخِرُ كِتَابِ الضَّحَايَا تمام ہوئی کتاب قربانیوں کی ۔۔ اور تمام ہوا تیسرا ربع کتاب سنن نسائی شریف

کا اللہ کے فضل اور انعام سے

تَمَّ الرُّبْعُ الثَّالِثُ وَيَتْلُوْهُ الرُّبْعُ الرَّابِعُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب البیوع

کتاب بیچنے اور خریدنے کے مسایل مین عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہ وان ولد الرجل من کسبہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہترہ کمائی ہے جسکو آدمی آپ کماوے (یعنے اپنی محنت سے کماوے) اور آدمی کا لڑکا بھی اوس کی کمائی مین ہے (پس لڑکے کا مال کہانا درست ہے) عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اولادکم من اطیب کسبکم فکلوا من کسب اولادکم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد تمھاری بہتر کمائی ہے تو کھاؤ اپنی اولاد کی کمائی سے عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہ وولدہ من کسبہ ترجمہ اوپر گزر چکا عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہ وان ولدہ من کسبہ ترجمہ اوپر گزر چکا

باب اجتناب الشبہات فی الکسب

کمائی مین شبھوں سے پرہیز کرنا عن النعمان بن بشیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلن اللہ کا اسمع بعدہ احدا یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الحلال بین وان الحرام بین وبینھما امور مشتبھات او مشتبھۃ قال وسأضرب لکم فی ذلک مثلا ان اللہ عز وجل حمی حمی وان حمی اللہ عز وجل ما حرم وانہ من یرتع حول الحمی یوشک ان یخالط الحمی وربما قال انہ من یرتع حول الحمی یوشک ان یرتع فیہ وان من یخالط الریبۃ یوشک ان یجسر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اب مین بعد آپ کسی کی نہ سنونگا مین نے سنا آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے (جس مین کوئی شبہہ نہین) اور حرام کھلا ہوا ہے (جیسے زنا چوری شراب خوری) اندونون کے بیچ مین بعض کام ایسے ہین جن مین شبہہ ہے (یعنے حرام اور حلال دونون کے ساتھ شباہت ہین مراد وہ کام ہین جنکی حلت اور حرمت مین اختلاف ہے) مین تم سے ایک مثال بیان کرتا ہون اللہ جل جلالہ نے ایک روند بنائی ہے اور اللہ کی روند حرام چیزین ہین (اوسکے اندر آنے کا حکم نہین) تو جو شخص چراوے گرد روند کے (یعنے روند سے دور نہ رہے اوسکے پاس چلا جاوے) قریب ہے کہ روند کے اندر چلا جاوے اسیطرح جو شخص مشتبہ کامون کے پاس جاوے قریب ہے کہ حرام کامون مین پہنچ جاوے) جو شخص مشکوک کام کرنے لگے تو قریب ہے کہ وہ جرات کرکے (اور جو یقینا حرام ہے اوسکو بھی) کرنے لگے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان ما یبالی

الرجل من این اصاب المال من حلال او حرام ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا جب کوئی پرواہ نہ کریگا کہ جہاں سے مال پیدا کیا حلال سے خواہ حرام سے عن ابی هریرة قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان یاکلون الربوا قلت لمن یاکله اصابه من غباره ترجمہ ابوہریرہؓ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آویگا جب لوگ سود کھاوین گے اور جو نہ کھاوے گا اوسپر بھی سود کا غبار پڑیگا (یعنے سود اگر خود نہ کھاویگا تو روسرون کو کھلاویگا یا سود کے مقدمون مین گواہی وکالت کریگا) **باب**

التجارة سوداگری کا بیان عن عمرو بن تغلب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من اشراط الساعة

ان یقل المال ویکثر وتفشو التجارة ویظهر الجهل ویبیع الرجل البیع فیقول لا حتی استامر ماجر بنی

فلان یلتمس فی الحی العظیم الکاتب فلا یوجد ترجمہ عمرو بن تغلبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قیامت کی نشانیون مین سے یہ ہے کہ مال پھیل جاویگا اور بہت ہوگا اور تجارت کھل جاویگی اور جہالت ظاہر ہوگی اور ایک شخص بیچیگا پھر کہیگا نہین جبتک مین فلان سوداگر سے مشورہ نہ کرلون اور ایک ہی محلے مین ڈھونڈین گے لکھنے والے کو کوئی نہ ملے گا۔

(بقدر علم گھٹ جاویگا) **صایب** عن التجار من التوقیه فی مبایعه سوداگرون کو خرید و فروخت مین کس قاعدے پر عمل کرنا چاہیے عن حکیم بن حزام قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البیعان بالخیار مالم یفترقا

فان صدقا وبینا بورک لهما فی بیعهما وان کذبا وکتما محق برکة بیعهما ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنیوالے دونون کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہون اگر سچ بولین گے اور جو کچھ عیب ہو اوسکو بیان کرین گے تو اون کے بیچنے مین برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولینگے (قیمت مین) اور عیب چھپاوین گے تو اون کی بیع کی برکت جاتی رہیگی (اور بجز نفع کے نقصان ہوگا)

ف آجکل رہتی اور دیانتداری بہت مفقود ہے جو تاجر سچائی اور دیانتداری لازم کریگا اوسکی تجارت مین بڑی ترقی ہوگی **المنفق سلعته بالحلف الکاذب**

جھوٹی قسم کھاکر اپنا اسباب بیچنے والا عن ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلثة لا یکلمهم الله یوم

القیمة ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم فقرأها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابوذر

خابوا وخسروا قال المسبل ازاره والمنفق سلعته بالحلف الکاذب والمنان عطاءه ترجمہ ابوذرؓ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون سے اللہ بات نہین کریگا قیامت کے روز نہ اونکیطرف دیکھیگا نہ اون کو پاک کریگا اور اون کو دکھ کا عذاب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آیت کو پڑھا تب ابوذر نے کہا خراب ہوے وہ لوگ اور برباد ہوے آپنے فرمایا ایک تو اپنی ازار لٹکانے والا (غرور سے) دوسری اپنا اسباب بیچنے والا جھوٹی قسم کھاکر۔ تیسرے نیکی احسان کرنیوالا) عن ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلثة لا ینظر الله الیهم یوم القیمة ولا یزکیهم

ولهم عذاب الیم المنان بما یعطی شیئا الا منه والمسبل ازاره والمنفق سلعته بالکذب ترجمہ ابوذرؓ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون کیطرف اللہ نہین دیکھیگا قیامت کے روز نہ اون کو پاک کریگا اور اون کو

دوکھ کی مار ہے۔ ایک تو وہ جو کوئی چیز نہیں دیتا مگر احسان کہتا ہے (یعنی سب کچھ دیتا ہے تو احسان جتایا کرتا ہے)
دوسری وہ جو ازار لٹکاتا ہے (ٹخنوں سے نیچے) تیسری وہ جو اپنا مال بیچتا ہے جھوٹ بولکر **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ
ترجمہ ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بچو تم بہت قسم
کھانے سے فروخت میں اس لیے کہ پہلی قسم سے مال بکتا ہے پھر برکت کھو دیتی ہے (جب لوگوں کو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ ہر
بات میں قسم کھاتا ہے تو کوئی اوس کی قسم کا بھی اعتبار نہیں کرتا) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قسم سودا بکواتا ہے لیکن کمائی مٹ جاتی ہے **الْحَلِفُ** الْوَلِيعُ الْخَدِيعَةِ فِي الْبَيْعِ فریب دور کرنے کے لیے
قسم کھانا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَنْظُرُ
إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ ابْنَ السَّبِيلِ مِنْهُ
وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا سِلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخَرُ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ اون کیطرف دیکھیگا اور اون کو دکھ
کا عذاب ہے۔ ایک تو وہ جسکے پاس حاجت سے زیادہ پانی ہو راستے میں اور وہ منع کرے مسافر کو پانی لینے سے۔ دوسرا وہ شخص جو
کسی امام سے بیعت کرے دنیا کے لیے اگر وہ اوسکو دنیا دیوے تو بیعت پوری کرے اور جو نہ دیوے تو پوری نہ کرے۔ تیسرا وہ
شخص جو عصر کے بعد ایک شخص سے مول کرے پھر وہ (یعنی بیچنے والا) کہے یہ چیز اتنی کو لی گئی ہے اور دوسرا اوس کو سچ جانے
(لیکن درحقیقت اوس نے اتنے دام نہیں دیے تھے بلکہ خریدار کے ٹھگنے کے لیے کہہ دیا) **الْأَمْرُ** بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ يَعْتَقِدُ
الْيَمِينَ بِقَلْبِهِ فِي حَالِ بَيْعِهِ جو شخص بیچنے میں جھوٹی قسم کھاوے اوسکو صدقہ دینے کا حکم **عَنْ** قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ
قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبْتَاعُ الْأَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَنُسَمِّي أَنْفُسَنَا السِّمْسَارَةَ وَيُسَمِّينَا النَّاسُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِي سَمَّيْنَا أَنْفُسَنَا بِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ
بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے ہم مدینے کے بازار میں مال بیچتے تھے
اور خریدتے تھے اور ہم اپنا نام اور لوگ ہمارا نام سمسار رکھتے تھے (سمسار کہتے ہیں دلال کو) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم لوگوں پاس آئے (ہمارا نام اوس سے اچھا رکھا جو ہم نے رکھا تھا (یعنی تجار رکھا) اور فرمایا اے جماعت تجار کے (یعنی
سوداگر دن کے) تمہاری بیع میں قسم آتی ہے اور لغو باتیں بھی نکلتی ہیں تو ملا دو اوسکو ساتھ صدقے کے **وُجُوبُ**
الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا جب تک بایع اور مشتری جدا نہ ہوں اونکو اختیار ہے **عَنْ** حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار مالم یفترقا فان بینا وصدقا بورک لھما فی بیعھما وان کذبا
وکتما محق برکۃ بیعھما ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع (بیچنے والا) اور مشتری
خریدنیوالا) دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں ف اگر دونوں کو نقصان معلوم ہو تو بیع کو فسخ کر ڈالیں گو زبان سے قبل
اور منظور کر چکے ہیں ف اگر وہ عیب کو بیان کریں گے اور سچ بولیں گے تو اون کے بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں
گے اور چھپا دیں گے تو اون کی بیع کی برکت مٹجاوے گی ذکر الاختلاف علی نافع فی لفظ حدیثہ نافع کی حدیث
راویوں کا اختلاف حدیث کے الفاظ میں عن عبید اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان
کل واحد منھما بالخیار علی صاحبہ مالم یفترقا الا بیع الخیار ترجمہ عبید اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدنیوالی اور بیچنے والے دونوں کو اختیار ہے اپنی ساتھی پر (یعنی مشتری کو اختیار ہے قیمت پہیر لینے کا اور بیچنے
واپس دینے کا اسیطرح بایع کو اختیار ہے چیز پہیر لینے کا اور قیمت واپس دینے کا اگر نقصان معلوم ہو جبتک دونوں جدا نہ ہوں
مگر جس بیع میں اختیار کی شرط کر لی گئی ہے (یعنی پہیرنے کا اقرار لیا گیا ہے وہاں تو جدا ہونے کے بعد بھی اختیار ہے عن
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان فی الخیار مالم یفترقا او یکون خیارا ترجمہ ابن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا اختیار کی
شرط ہو عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتبایعان بالخیار مالم یفترقا الا ان یکون
البیع کان عن خیار فان کان عن خیار فقد وجب البیع ترجمہ عبید اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں مگر جب بیع میں خیار کی شرط ہو تو بیع پوری ہو جاتی ہے
لیکن اختیار باقی رہتا ہے بموجب شرط کے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبایع
المتبایعان فکل واحد منھما بالخیار من بیعہ مالم یفترقا او یکون بیعھما عن خیار فان کان فقد وجب
البیع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار مالم یفترقا
او یقول احدھما لصاحبہ اختر عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان فی الخیار حتی یفترقا او یکون بیع خیار
وربما قال نافع او یقول احدھما للاخر اختر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری
دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو یا ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے (یعنی اپنی واسطے اختیار
کی شرط کر لے اور دوسرا منظور کر لیوے) عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تبایع الرجلان فکل
واحد منھما بالخیار حتی یفترقا وقال مرۃ اخری مالم یفترقا وکانا جمیعا او یخیر احدھما الاخر فان
خیر احدھما الاخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع وان تفرقا بعد ان تبایعا ولم یترک واحد منھما البیع فقد
وجب البیع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی معاملہ کریں بیع کا تو ہر ایک کو اون میں

سے اختیار ہے جبتک جدا نہوں اور ساتھ رہیں یا ہر ایک دوسرے کو اختیار دیدیوے اگر اختیار دیدیوے تو بیع اس شرط پر ہوگی اور بیع پوری ہو جاویگی (لیکن اختیار رہیگا بسبب شرط کے) اگرچہ ایسوے بیع کرنے کے بعد اور کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تو بیع لازم ہوگئی **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المتبایعین بالخیار فی بیعھما ما لم یفترقا الا ان یکون البیع خیارا قال نافع وکان عبد اللہ اذا اشتری شیئا یعجبہ فارق صاحبہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے اپنی بیع میں جبتک جدا نہوں مگر یہ کہ بیع اختیار ہو (یعنی دو میں سے شرط ہو اختیار کی تو جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہیگا) نافع نے کہا عبد اللہ جب کوئی چیز ایسی خریدتے جو ان کو پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتے (خریدنے کے بعد تا وہ فسخ نہ کر سکے) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتبایعان لا بیع بینھما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیع اور مشتری میں بیع پوری نہیں ہوتی جبتک جدا نہوں مگر بیع الخیار وہ پوری ہو جاتی ہے لیکن اختیار باقی رہتا ہے) **ذکر** اختلاف علی عبد اللہ بن دینار فی لفظ ھذا الحدیث اس حدیث کے الفاظ میں عبد اللہ بن دینار پر راویوں کا اختلاف **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل متبایعین لا بیع بینھما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **عن** عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل بیعین فلا بیع بینھما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **عن** ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل بیعین لا بیع بینھما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بیعین فلا بیع بینھما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قال کل ہر ایک بایع اور مشتری کی بیع پوری نہیں ہوتی جبتک جدا نہوں لیکن بیع الخیار **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مالبیعان بالخیار ما لم یتفرقا او یکون بیعھما عن خیار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں یا انکی بیع بالخیار ہو **عن** سمرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار حتی یتفرقا او یأخذ کل واحد منھما من البیع ما ھوی وکان خیارا **ثلث متابعات** **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا ہوں یا ہر ایک بیع کو اپنی خواہش کیموافق پورا کرے اور تین بار اختیار کرلیں ہے **ف** یعنی ایجاب اور قبول کے بعد دونوں ایکدوسری کو فسخ کا اختیار دیں لیکن ہر ایک بیع پر راضی ہو اور اسکو نافذ کرے تو پھر اختیار نہ رہیگا **عن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او یأخذ احدھما ما اعرض صاحبہ او نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **وجوب** الخیار للمتبایعین قبل افتراقھما بابدانھما جبتک بائع اور مشتری ایکدوسرے سے جدا نہوں (یعنی اون کے بدن اپنی جگہ سے ہٹیں نہیں) تب تک اون کو اختیار ہے **عن**

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ بیع خود خیار کے ساتھ ہو (تو اس میں اختیار تا جدا ہونے کے بعد بھی) اور نہیں درست ہے ایک کو دوسرے سے جدا ہونا اس ڈر سے کہ وہ فسخ نہ کرے ف اگر شاید یہ ممانعت تنزیہی ہے اس لیے کہ دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کوئی بیع کرتی اور چاہتے کہ فسخ نہ ہو تو بیع کے بعد تھوڑی دور چلے جاتی پھر لوٹ آتی امام نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے کہ مراد تفرق سے تفرق بالابدان ہے۔ جیسے ابن عمر نے سمجھا اور اسی میں اس حدیث کے نہ تفرق بالاقوال جیسے امام ابوحنیفہ نے کہا ہے **لَا خِلَابَةَ فِي الْبَيْعِ** بیع میں دھوکا جانا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَاعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا میں دھوکا جاتا ہوں بیع میں آپ نے فرمایا جب تو بیچے تو کہہ فریب نہیں ہے (اس لیے کہ میں واقف ہوں بیع میں تو مسلمان کو لازم ہے کہ وہ اپنی بھائی کا نقصان نہ کرے) وہ جب بیچتا تو یہی کہتا (لوگ اس پر رحم کرتے اور اسکا نقصان جاتا رہتا) **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَقْدَتِهِ ضَعْفٌ كَانَ يُبَايِعُ وَإِنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص کے عقل میں نقصان تھا وہ بیچا کرتا تھا اور اس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے (اور شکایت کی) آپ نے فرمایا جب تو بیچا کر تو کہا کر فریب نہیں ہے) **الْمُصَرَّاةُ** جانور کی چھاتی میں دودھ جمع کرکے اسکو بیچنا (تاکہ خریدار دھوکا کھا کر زیادہ قیمت دیوے) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاعَ أَحَدُكُمُ الشَّاةَ أَوِ اللِّقْحَةَ فَلَا يَحْفَلْهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے بکری یا دنبی بیچے تو اسکی چھاتی میں دودھ اکٹھا نہ کرے **آلَةَ** عَنِ الْمُصَرَّاةِ وَهُوَ أَنْ يَرْبِطَ أَخْلَافَ النَّاقَةِ أَوِ الشَّاةِ وَيَتْرُكَ مِنَ الْحَلَبِ يَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ حَتَّى يَجْتَمِعَ لَهَا لَبَنٌ فَيَزِيدَ مُشْتَرِيهَا فِي ثَمَنِهَا لِمَا رَأَى مِنْ كَثْرَةِ لَبَنِهَا ترجمہ مصراۃ کے بیچنے کی ممانعت مصراۃ وہ جانور ہے جیسے بکری یا دنبی یا گائی یا بھینس) دو تین دن تک اسکا دودھ نہ دوہا جاوے یہاں تک کہ اسکی چھاتی میں دودھ جمع ہو جاوے اور خریدار اس کا دودھ بہت سمجھ کر قیمت بڑھا دے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا تَصُرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ مَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ

ف قال النووی فی شرح مسلم الحدیث فیہ دلیل علی ان المراد بالتفرق فی الحدیث السابق التفرق بالابدان لا بالاقوال کما قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ

ف قال النووی فی شرح مسلم الحدیث فیہ دلیل علی ان المراد بالتفرق فی الحدیث السابق التفرق بالابدان لا بالاقوال کما قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ

ف قال النووی فی شرح مسلم الحدیث فیہ دلیل علی ان المراد بالتفرق فی الحدیث السابق التفرق بالابدان لا بالاقوال کما قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ

اور ایک صاع کھجور دیدیوے (اوس دودہ کے بدلے مین جو خریدار نے استعمال کیا) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَاِنْ رَضِیَهَا اِذَا حَلَبَهَا فَلْیُمْسِکْهَا وَاِنْ کَرِهَهَا فَلْیَرُدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودہ روکا ہوا جانور خریدے اگر پسند آوے اوسکو رکھ لیوے نہین تو پھیر دیوے اور ایک صاع کھجور پھیر دیوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً اَوْ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّمْسِکَهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ یَّرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودہ روکا ہوا جانور خریدے تو اوس کو تین دن کا اختیار ہے اگر چاہے اوسکو رکھ لیوے اور اگر چاہے اوسکو پھیر دیوے اور ایک صاع کھجور کا نہ گیہون کا پھیر دیوے (دودہ کی قیمت مین عرب مین گیہون کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے) اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ نفع اوسی شخص کا ہے جو ضامن ہووے کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ نفع ضمان کے ساتھ ہے ف یہ حدیث ایک بڑا کلیہ ہے جس مین سے فقہا نے بہت مسائل نکالے ہین مطلب اسکا یہ ہے کہ جس شخص پر مال کا تاوان ہووے یعنی اگر تلف ہو جاوے تو اوسی کا نقصان ہووے وہی اوسکے نفع کا مستحق ہے مثلاً ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اوس سے مدت کرائی بعد اوس کے کوئی عیب معلوم ہوا اور غلام بائع کو پھیر آگیا تو مزدوری کا پیسا خریدار کا ہوگا اس لیئے کہ اگر غلام ہلاک ہو جاتا تو مشتری کا نقصان ہوتا بائع سے کچھ غرض نہ تھی بَیْعُ الْمُهَاجِرِ لِلْاَعْرَابِیِّ جو شخص ایک شہر مین ہجرت کرکے آیا ہو یعنی وہان کا رہنے والا ہو گیا ہووے وہ باہر والے کا مال نہ بیچے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ یَّبِیْعَ مُهَاجِرٌ لِّاَعْرَابِیٍّ وَعَنِ النَّصْرِیَةِ وَالْجَفْشِ وَاَنْ یَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقی ہے ف یعنی بیچ لینا باہر جاکر ملنے سے تاکہ اون کو دھوکا دیکر شہر کا نرخ سستا بتاکر مال خرید لیوین ف اور مہاجر کو دیہاتی کا مال بیچنے سے ف یعنی ایک گنوار غلہ لایا بیچنے کو اور وہ چاہتا ہے کہ آج کے نرخ بیچ ڈالے ایک شہری نے کہا یہ غلہ میرے پاس جمعہ جا مین جب مہنگا ہوگا تو بیچونگا اس سے منع کیا کیونکہ لوگون کا اس مین نقصان ہے ف اور نصریہ سے ف یعنی جانور کی چھاتی مین دودہ جمع کرنا اور اوس کو نہ دوہنا تاکہ خریدار زیادہ دودہ سمجھے کہ بہتیرا دودہ ہے ف اور جفش سے ف وہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کے ٹہکانے کی یہ مول بڑاوے تاوہ بیچارہ دھوکا کھاوے ف اور بیچنے والے کے مول پر مول کرنا جب کہ بیچنے والے سے مول ٹھہر چکا ہو اور بائع مستعد ہو گیا ہو اور اپنی سوکن کے طلاق کرانی (نامزد سے کہنا) بَیْعُ الْحَاضِرِ لِلْبَادِیْ شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَاِنْ

كَانَ أَبَاهُ أَوْ أَخَاهُ ترجمہ انس ہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اگرچہ اسکا باپ یا بھائی ہو ف اس حدیث کی تفسیر اور گزر چکی عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ لِبَاہ إِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ أَنَسٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے شہری باہر والے کا مال چھوڑ دو لوگوں کو (یعنی نہ روکو دادن کو جیسا آگے آتا ہے جسکے ہاتھ جاہیں بیچیں) اللہ روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے کی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو تم آگے جاکر قافلے سے (غلہ وغیرہ لاتا ہو) مال خریدنے کو (جبتک شہر میں نہ آوے) اور نہ بیچو کوئی تم میں سے دوسرے کی بیچ پر (ضد سے اور عداوت سے تاکہ اسکا مال نہ بکے) اور مت بگڑو اور نہ بیچے شہری دیہاتی کے لیے (یعنی اسکا دلال نہ بنے) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّلَقِّي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نجش سے اور قافلے سے آگے جاکر ملنے سے اور شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے التلقی قافلے سے آگے جاکر ملنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تلقی سے (یعنی آگے جاکر قافلے کی ملاقات سے) اس لیے کہ اس میں دھوکا ہے قافلے والوں کو اون کو شہر کا نرخ معلوم نہیں وہ اس کے واسطے سستا بیچ ڈالیں گے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ فَمَنْ تُلُقِّيَ فَاشْتُرِيَ مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تلقی سے (اور خود نرخ نہ دیکھ لیوے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی ملاقات سے (بستی کے باہر) اور شہری کو دیہاتی کا بیچنے سے پھر اس نے کہا (جو راوی ہے) میں نے ابن عباس سے پوچھا اس سے کیا مراد ہے کہ شہری نہ بیچے دیہاتی کے لیے اونہوں نے کہا شہری دلال نہ بنے باہر والے کا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو قافلے سے جو مال لیکر آوے اگر کوئی ملکر لے اور مال خریدے پھر لے بازار میں آوے اور دیکھی کہ مجھے دھوکا دیا بازار میں (مال کی قیمت زیادہ ہے) تو اسکو اختیار ہے (اگرچاہے تو بیع فسخ کر دے اور اپنا مال پھر لے لیوے) سَوْمُ الرَّجُلِ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم لا یبیع حاضر لباد ولا تناجشوا ولا یسوم الرجل علی سوم اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ و
لا تسأل المرأۃ طلاق اختہا لتستفرغ ما فی اناءہا ولتنکحہ فانما لہا ما کتب اللہ لہا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو شہر سے باہر والے کے لیے اور مت بخش کرو اور مت سودا کرے
کوئی اپنے بھائی کے سودا پر جب اس سے سودا ٹھہر چکا ہو اور بائع بیچنے کو مستعد ہو گیا ہو اور مت پیام دیوے اپنے بھائی کے
پیام پر اور مت مانگے کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کو (یعنی اپنے خاوند سے نہ کہو کہ پہلی جورو کو طلاق دیدے تاکہ اوندیل
لیوے جو اس کے برتن میں آتا ہا (یعنی اس خیال سے کہ اسکا حصہ بھی مجھ ملے گا) اور نکاح کر لیوے جو اللہ نے اسکی قسمت
میں لکھا ہے اوسکو ملیگا **بیع** لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انہ قال لا یبیع احدکم علی بیع اخیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت بیچو کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے بیچنے پر **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع الرجل
علی بیع اخیہ حتی یبتاع او یذر ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو کوئی
اپنے بھائی کے بیچنے پر جبتک کہ خریدار اوسکا مال خرید لیوے یا چھوڑ دیوے (اگر چھوڑ کر آگے چلے تو وہ اپنا مال بیچ سکتا ہے
لیکن جبتک دوسرا سودا مول ہو رہا ہے تب تک دخل نہ دیوے **النجش** نجش کا بیان **عن** ابن عمر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن النجش ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نجش سے ف
نجش کی تفسیر اور گزر چکی (یعنی ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کے ٹھگانے کے لیے مول بڑھاوے **عن** ابی ہریرۃ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ ولا یبیع حاضر لباد ولا تناجشوا
ولا یزید الرجل علی بیع اخیہ ولا تسأل المرأۃ طلاق اختہا لتکفئ ما فی اناءہا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مت بیچو کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے بیچنے
پر اور مت بیچو شہری دیہاتی کے لیے اور مت بخش کرو اور زیادہ کرو اپنے بھائی کے بیچنے پر (یعنی ایک بھائی بیچ رہا ہے اس سے
خریدار کو مت سمجھاؤ کہ میں زیادہ دونگا) اور مت مانگے کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کو تاکہ اوندیل لیوے جو اوس کے
برتن میں ہے) **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع حاضر لباد ولا تناجشوا ولا یزید
الرجل علی بیع اخیہ ولا تسأل المرأۃ طلاق اختہا لتکفئ بہ ما فی صحفہا ترجمہ اوپر گزرا **البیع** فیمن
یزید فی ثمن ثم یرجع (مول بڑھا کر پھر جانا) کا بیان **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باع قدحا وحلسا فمن یزید
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور کمل نیلام کیا (یعنی حراج کیا **بیع**
الملامسۃ بیع ملامسہ کا بیان ف ملامسہ کے معنے ایکدوسری کو چھونا یہ بیع جاہلیت میں ہوتی تھی جب ایکدوسرے کا کپڑا
چھو لیتے تو بیع لازم ہو جاتی نہ ایجاب و قبول کرتے نہ مبیع کو دیکھتے جو چیز بیچی جاتی تھی اوس کو دیکھتے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الملامسۃ والمنابذۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیع ملامسہ اور منابذہ سے راوی کا بیان آگے آتا ہے **تفسیر ذالک** اس کی تفسیر کا بیان **عن ابی** سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الملامسۃ لمس الثوب لا ینظر الیہ وعن المنابذۃ وھی طرح الرجل ثوبہ الی الرجل بالبیع قبل ان یقلبہ او ینظر الیہ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ملامسہ سے وہ کپڑے کا چھونا اوسکو دیکھنا نہیں (کہ اندر سے کیسا ہے) اور منابذہ سے وہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینک دیوے نہ اوسکو الٹے نہ دیکھے **بیع المنابذۃ** بیع منابذہ کا بیان **ف** یہ بھی ایک جاہلیت کی بیع تھی مشتری بایع کیطرف اور بایع مشتری کیطرف اپنا کپڑا پھینک دیتا تو بیع لازم ہو جاتی نہ ایجاب وقبول کرتے نہ بیع کو جھی طرح دیکھتے **عن** ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الملامسۃ والمنابذۃ فی البیع ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ملامسہ اور منابذہ سے بیع میں **عن** ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین عن الملامسۃ والمنابذۃ ترجمہ اوپر گزرا **تفسیر ذالک** اس کی تفسیر کا بیان **عن** ابی ھریرۃ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المنابذۃ والملامسۃ ان یتبایع الرجلان بالثوبین تحت اللیل لیس کل واحد منھما ثوب صاحبہ بید ولا منابذۃ ان ینبذ الرجل الی الرجل الثوب وینبذ الآخر الیہ الثوب یتبایعا علی ذالک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ سے اور ملامسہ سے ملامسہ یہ ہے کہ دو آدمی رات کو دو کپڑوں پر معاملہ کریں ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھوئے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینکے اور وہ اوس کی طرف اسی پر بیع ہو **عن** ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الملامسۃ لمس الثوب لا ینظر الیہ وعن المنابذۃ والمنابذۃ طرح الرجل ثوبہ الی الرجل قبل ان یقلبہ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ سے اور ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو چھولے اوس کیطرف دیکھے نہیں۔ اور منابذہ سے وہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینک دیوے اور وہ اوسکو الٹ کر نہ دیکھے **عن** ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین وعن لبستین الملامسۃ والمنابذۃ ان یقول اذا نبذت الیہ او نبذ الی ھذا الثوب فقد وجب البیع والملامسۃ ان یمسہ بیدہ ولا ینشرہ ولا یقلبہ اذا مسہ فقد وجب البیع ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور دو طرح کے بیچنے سے لیکن دو طرح کے بیچنے وہ ملامسہ اور منابذہ نہیں۔ منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے کہے جب میں یہ کپڑا پھینکوں تو بیع صحیح ہو گئی۔ اور ملامسہ یہ کہ کپڑے کو چھولے اپنے ہاتھ سے نہ اوس کو کھولے نہ الٹے جب چھولے تو بیع لازم ہو گئی اور دو طرح کے پہناوے کو بیان نہیں کیا وہ یہ ہے کہ کپڑا ایک موٹا ہو ریشم اور دوسرا موٹا کھلا ہو۔ دوسری بیع کو

مار کر پھینکے اور کپڑا اس طرح باندھنی کو منع کیا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعَتَيْنِ وَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَهِيَ بُيُوعٌ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے بیچنے سے اور منع کیا دو بیعوں سے ایک منابذہ دوسری ملامسہ اور یہ دونو بیعین جاہلیت کے زمانے میں لوگ کرتے تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ وَزَعَمَ أَنَّ الْمُلَامَسَةَ أَنْ يَتَبَايَعَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَأَمُّلٍ وَلَا نَظَرٍ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى ثَوْبِ الْآخَرِ وَلَكِنْ يَتَلَامَسَانِهِ وَأَمَّا الْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ أَنْبِذُ ثَوْبِي وَتَنْبِذُ ثَوْبَكَ لِيَشْتَرِيَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَلَا يَدْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَمْ مَعَ الْآخَرِ وَغَيْرُ هَذَا مِنَ الْوَصْفِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو بیعوں سے ایک منابذہ دوسرے ملامسہ سے اونہوں نے کہا ملامسہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسری مرد سے کہے مین یہ کپڑا تیرے کپڑے کے بدلے بیچتا ہون اور دونون ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھین بلکہ صرف چھو لین اور منابذہ یہ ہے کہ ایک کہے جو تیری پاس کی اوسکو پھینک دے اور دوسرا کہے جو تیرے پاس ہے اوسکو پھینک دے لیکن کسیکو معلوم نہ ہو کہ دوسری کے پاس کتنا ہے اور جو اوسکی مشابہ ہو بَيْعُ الْحَصَاةِ کنکری کی بیع ف یہ بھی ایک جاہلیت کی بیع تھی مول لینے والا کہے کہ مین تیری چیز پر جب کنکریان ماروں اوسوقت بیع صحیح ہو جاوے گی یا بیچنے والا کہے مین تیرے ہاتھ وہ اسباب بیچونگا جسپر تیری کنکری لگے یا اتنی زمین بیچی جہان تک تیری کنکری جاوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کنکری کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے (جیسے دریا کی مچھلی یا ہوا کی پرندے کو بیچنا) بَيْعُ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ پھلونکا بیچنا اون کی پختگی معلوم ہونے سے پہلے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثِّمَارَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھل کو درخت پر جبتک کہ اوسکی پختگی معلوم نہ ہو جاوے منع کیا بائع کو بیچنے سے (اس لیے کہ شاید پھل تباہ ہو جاوین تو مشتری کا مال مفت لینا درست نہ ہوگا) اور مشتری کو خریدنے سے (مال اوسکا ضائع نہ ہو) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھل کے بیچنے سے جبتک اوسکی بہتری کا حال معلوم نہو (جب یقین ہو جاوے کہ اب یہ پک کر اوتریگے اور خراب نہ ہونگے اوسوقت بیچو) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الثِّمَارَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَلِكَ سَوَاءً ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھلون کو جبتک اون کی پختگی کا حال معلوم نہو

اور سب بیچو پھلوں کو بدلے میں پھلوں کے (یعنی درخت پر کے پھلوں کا اندازہ کر کے اوسکے برابر سوکھی پھلوں کے بدلے میں بیچنا) بجز کھجور کے (اور بشیبی کا) ابن شہاب نے کہا جو مجھ سے سالم نے بیان کیا اپنی باپ عبداللہ سے سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھل کو اوسی پھل کے بدلے میں بیچنے سے (اور دوسری پھل کے بدلے میں درست ہے کیونکہ جب جنس مختلف ہوئی تو سود کا احتمال جاتا رہا) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا مت بیچو پھلوں کو جبتک اون کی بہتری کا حال نہ کھلے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُحَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَاَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَاَنْ لَّا تُبَاعَ اِلَّا بِالدِّرْهَمِ وَالدِّيْنَارِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا محابرہ سے ف یعنی زمین کو کرایہ دینا پیداوار کے ایک حصے پر یعنی ایک شخص کسی کو زمین دے اس لیے کہ جو تو بووے اور جو اوس میں سے پیدا ہو اوس میں سے تہائی یا چوتھائی یا اوسکا مجھکو دینا اس سے منع کیا کیونکہ اجرت مجہول ہے اور شاید کچھ پیدا نہ ہو اور مزابنہ سے ف وہ یہ ہے کہ درخت پر کے پھلوں کا اندازہ کر کے اوسکے برابر اوزنی ہوئے پھلوں کے بدلے میں بیچو مثلاً درخت پر کھجور کا اندازہ کیا کہ سو من کھجور اوترے گی اور اوسکو بیچا سو من کھجور کے بدلے میں اس سے منع کیا اس لیے کہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا اور وہ حرام ہے جب جنس ایک ہو ف اور محاقلہ سے ف وہ یہ ہے کہ گیہوں کا اندازہ کیا بالیوں میں کہ کتنی من نکلیگا پھر اوتنی گیہوں کے بدلے میں بیچ ڈالی اور خلون کا بھی یہی حکم ہے جب جنس ایک ہو کیونکہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا اور وہ ربوا ہے ف اور منع کیا پھلوں کا بیچنے سے جبتک اون کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو اور منع کیا پھلوں کے بیچنے سے مگر روپیہ اور اشرفیوں کے بدلے میں اور رخصت دی عرایا میں ف عرایا جمع عریہ کی ہے جو ایک قسم ہے مزابنہ کی لوگ اپنے باغوں میں ایک یا دو درخت محتاج اور مسکین کو دیتے پھر گھڑی گھڑی اوس کے باغ میں آنے سے تنگ ہو کر اوس کے درختوں کا میوہ اندازہ کر کے اوسی قدر خشک میوہ دیکر خرید لیتے اسکو جائز کیا تاکہ محتاجوں کو تکلیف نہ ہو اور اون کا دینا بند نہ ہو جاوے لیکن عریہ کی مقدار پانچ وسق تک ہے اس سے زیادہ عریہ میں نہیں دے منع ہے۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ اِلَّا الْعَرَايَا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا محابرہ اور مزابنہ اور محاقلہ سے اور پھلوں کی بیچنے سے جبتک کہ وہ کھانے کے قابل نہ ہوں اور اجازت دی عرایا کے عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُطْعِمَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے بیچنے سے جبتک وہ کھانے کے لائق نہ ہو اِلَّا بَيْعَ الْعَرَايَا قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا عَلٰى اَنْ يَّقْطَعَهَا وَلَا يَبِيْعَ شَيْئًا مِّنْهَا اِلَّا خَرْصًا عرایا کا خریدنا پہلوں کا درختوں پر کی پختگی سے پہلے اس شرط پر کہ کاٹ لیں گے اور درخت پر نہ رکھیں گے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نہی عن بیع الثمار حتی تزہی قیل یا رسول اللہ وما تزہی قال حتی تحمر وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ارایت ان منع اللہ الثمرۃ فبما یاخذ احدکم مال اخیہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے جبتک خوشرنگ نہ ہوں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ خوشرنگ کیا آپنے فرمایا سرخ
ہو جاویں (یعنی پکنے کے قریب گدرہو جاویں) اور اب کوئی آفت کا احتمال نہ رہے) پھر آپ نے فرمایا دیکھو اگر اللہ پھلوں کو
روک دیوے (یعنی وہ نہ پکیں اور گر جاویں یا تباہ ہو جاویں) تو تم میں سے کوئی اپنی بھائی کا مال کس چیز کے بدلے میں
لیگا وضع الجوائح آفت کا نقصان دینا عن جابر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بعت من
اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تاخذ منہ شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق ترجمہ جابر رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنی بھائی کے ہاتھ کھجور بیچے پھر اوسپر آفت آجاوے تو تجھکو اوس کے مال میں
سے کچھ لینا درست نہیں آخر تو کس چیز کے بدلے میں اپنے بھائی کا مال لیگا (تو ضرور ہی کہ اگر سب پھل خراب ہو گئی تو سارا روپیہ پھیر
دیوے نہیں تو جتنا نقصان ہوا تو اتنا روپیہ حساب سے مجرا دیوے) عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من باع ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا تاخذ من اخیک وضع شیئا علی ما یاکل احدکم مال اخیہ
المسلم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پھل بیچے پھر اوس پر آفت آوے تو وہ اپنے
بھائی کا مال نلیوے آپ نے کچھ فرمایا ایسا ہی یعنی آخر کس بات پر تم میں سے کوئی اپنی بھائی مسلمان کا مال کھاوے عن
جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع الجوائح ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نقصان دلوایا آفتوں کا عن ابی سعید الخدری قال اصیب رجل فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
ثمار ابتاعہا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ
ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا ما وجدتم وایس لکم الا ذلک ترجمہ ابو سعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے پھل خریدی اوس پر آفت آئی وہ بہت مقروض
ہو گیا آپنے فرمایا اوسکو صدقہ دو لوگوں نے صدقہ دیا جب بھی اوسکا قرض پورا ادا نہ ہوا آپنے اوسکے قرضخواہوں سے فرمایا
اب لے لو جو تم کو ملا بس اور کچھ نہیں ملیگا (یعنی اسقدر بھی غنیمت سمجھو چاہیئے تو یہ تھا کہ جب پھلوں پر آفت آئی تھی تو تم کو
کچھ نہ لینا چاہیئے) بیع الثمر سنین کئی سال کا میوہ بیچنا یہ جاہلیت کا رواج تھا کہ باغ کا مالک دو یا تین برس کا میوہ کسیکے ہاتھ
بیچتا اب میوہ پیدا ہو نہ ہو خراب ہو جاوے خریدار کا مال اوسکا نصیب عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی
عن بیع الثمر سنین ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کئی برس کا میوہ بیچنے سے بیع الثمر
بالتمر درخت کے پھلوں کو سوکھی پھلوں سے بیچنا عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمر
بالتمر وقال ابن عمر حدثنی زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا ترجمہ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو بیچنے سے اور تر ہوئے کھجور کے بدلے میں ابن عمر نے کہا مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ انہیں اجازت دی عرایا کی (اوپر اوس کے معنے گزر چکے ہیں)

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المزابنۃ والمزابنۃ ان یباع ما فی رؤوس النخل بکیل مسمی ان زاد لی وان نقص فعلی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور ایک معین ناپ کھجور کے بدلے میں بیچی جاوے اگر کھجور درخت کی زیادہ نکلے تو زیادہ خریدار کی ہے اور جو کم نکلے تو اوسی کا نقصان ہے

عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المزابنۃ والمزابنۃ بیع الثمر بالتمر کیلا وبیع الکرم بالزبیب کیلا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ سے اور مزابنہ پر درخت پر کھجور سوکھی کھجور کے بدلے میں بیچنا ناپ کر اور تازی انگور سوکھی انگور کے بدلے میں بیچنا ناپ کر

عن رافع بن خدیج قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے

عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں اوپر اوسکی تفسیر گزر چکی

عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا بالتمر والرطب ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا میں خشک اور تر کھجور دینے کی

باب العرایا یخرصھا ثمرا عرایا میں اندازکر کی خشک کھجور دینا

عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا یخرصھا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں پیلوں کے بیچے جانے کی اندازکر کے

عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العریۃ یخرصھا ثمرا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ کی بیع میں ساتھ خشک کھجور کے اندازکر کے

بیع العرایا بالرطب عرایا میں تر کھجور دینا

عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا بالرطب وبالتمر ولم یرخص فی غیر ذلک ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا میں تر کھجور اور خشک کھجور دینے کی اور نہیں رخصت دی اس کے سوا اور جگہ میں

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا ان تباع بخرصھا فی خمسۃ اوسق او دون خمسۃ اوسق ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا میں اندازکر کے بیچنے کا پانچ وسق سے کم میں

عن سھل بن ابی حثمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحہ ورخص فی العرایا ان تباع بخرصھا یاکلھا اھلھا رطبا ترجمہ سھل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا پیلوں کے بیچنے سے جب تک انکی خوبی معلوم نہو اور اجازت دی عرایا میں اندازکر کے بیچنے کی اوسکے لوگ بیچکر کھائیں

عن رافع بن خدیج

وَسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا بِمَا يُعْلَمُ أَنَّهُ يَصْلُحُ بِهِ عَنْ أَصْحَابٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَوْ رَخَّصَ قَالَ أَوْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا يَخْرُصُهَا ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت ہے آپ نے اجازت دی عرایا کی بیع میں پہلو کا اندازہ کر کے

اَشْتَرَاءُ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ ترکھجور کے بدلے میں خشک کھجور دینا عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خشک کھجور کو تر کھجور کے بدلے میں بیچنا کیسا ہے آپ نے جو لوگ پاس بیٹھے تھے ان سے پوچھا کیا تر کھجور سوکھ کر کم ہو جاتی ہے وزن میں) انہوں نے کہا ہاں آپ نے منع کیا ف یہاں پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تر کھجور کھجور ہی نہیں اگر ہے تو برابر برابر بیع درست ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے بیچو تمر کو بدلے میں تمر کے برابر برابر اور جو تمر نہیں بیع تو پھر بیچنے میں کیا قباحت ٹھہری اگرچہ کم و بیش ہو اس لیے کہ جنس بدل گئی۔ جواب یہ ہے کہ نہیں تر کھجور کھجور ہے اور اس خیال سے کہ برابری اوسکی خشک کھجور کے ساتھ نہیں ہو سکتی اوسکی بیع خشک کھجور کے بدلے میں منع ٹھہری کیونکہ تولتے وقت اگرچہ برابری ہے مگر درحقیقت تر کھجور وزن میں کم ہے اور اس کمی کا اندازہ دشوار ہے هٰذَا مَا اشْتَهَيْتُ وَفِّقَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ يَنْقُصُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ ترجمہ سعد بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تر کھجور کو سوکھی کھجور کے بدلے میں بیچنا کیسا ہے آپ نے فرمایا تر کھجور سوکھ کر وزن میں کم ہو جاتی ہے لوگوں نے کہا ہاں تب آپ نے منع فرمایا بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ ایک ڈھیر کھجور کا جس کا ماپ معلوم نہیں ماپی ہوئی کھجور کے بدلے میں بیچنا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھیر کھجور کے بیچنے سے جسکا ماپ معلوم نہ ہو اوس کھجور کے بدلے جسکا ماپ معلوم ہے (کیونکہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا) بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ اناج کا ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلے میں بیچنا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الصُّبْرَةَ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةَ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ الطَّعَامِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچا جاوے ایک ڈھیر اناج کا ڈھیر کے بدلے میں اور نہ ماپے ہوئے اناج کے بدلے میں (کیونکہ دونو صورتوں میں احتمال ہے کمی اور بیشی کا البتہ اگر دونوں کو ماپ کر برابر برابر بیچیں تو درست ہے) بَيْعُ الزَّبِيبِ بِالطَّعَامِ اناج کے بدلے کھیت کا بیچنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے

وہ بیچ دے کہ اپنے باغ کی کھجور کو (جو درختوں پر ہو) کھجور کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے اور جو انگور ہو درختوں پر) اسکو خشک انگور کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے اور جو کھیت ہو اس کو اناج کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے ان سب سے منع کیا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَاقِلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يُطْعَمَ وَعَنْ بَيْعِ ذٰلِكَ كُلِّهِ بِالدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حاقلہ اور مزابنہ اور محاقلہ سے (ان سب کے معنے اوپر گزر چکی) اور پھلوں کے بیچنے سے جبتک وہ کھانے کے قابل نہ ہوں اور منع کیا پھلوں کو بیچنے سے مگر روپیہ اور اشرفی کے بدلے میں بَيْعُ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ بالی نہ نکلے جبتک سفید نہ ہو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلَةِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَنَهٰى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور کی بیچ سے جبتک خوش رنگ نہ ہو اور بالے کے بیچنے سے جبتک سفید نہ ہو اور آفت کا ڈر نکل جاوے منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كَاهِلَ الضَّيْحَانِيِّ وَكَاهِلَ الْعَذْقِ يَجْمَعُ التَّمْرَ حَتّٰى يَزْبُرَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْهُ بِالْوَرِقِ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ ترجمہ ابو صالح نے ایک صحابی سے سنا وہ بولا یا رسول اللہ ہم ضیحانی اور عذق دو قسمیں ہیں کھجور کی) انہیں ہاتے ہیں میل کھجور کے بدلے جبتک زیادہ نہ دیں آپ نے فرمایا تم میل کھجور کو پہلے چاندی کے عوض بیچ ڈال پھر اس کے بدلے ضیحانی اور صدق خرید لیے بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ مُتَفَاضِلًا کھجور کھجور کے بدلے کم زیادہ بیچنا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِصَاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا ترجمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل کیا خیبر کا وہ ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے جسکو جنیب کہتے ہیں لایا آپ نے فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہیں اوس نے کہا نہیں قسم خدا کی اوسکو ہم دو صاع کھجور دیکر ایک صاع یا تین صاع دیکر دو صاع لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کر پہلے تو کھجور کو پھلے روپیوں کے بدلے بیچ پھر روپیہ دیکر جنیب خرید لے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِتَمْرٍ رَيَّانَ وَكَانَ تَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلًا فِيْهِ يُبْسٌ فَقَالَ اَنّٰى لَكُمْ هٰذَا قَالُوْا اشْتَرَيْنَا صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَصِحُّ وَلٰكِنْ بِعْ تَمْرَكَ وَاشْتَرِ مِنْ هٰذَا لِحَائِطِكَ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ریان (ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) لائی گئی) اور آپ کی کھجور بعل تھی (یعنی بری قسم کی تھی) آپ نے پوچھا یہ کھجور کہاں سے آئی لوگوں نے کہا ہم نے اسکو خریدا ایک صاع اپنی کھجور دو صاع دیکر یہ

فرمایا یہ درست نہیں لیکن اپنی کھجوروں کو بیچ (نقد قیمت پر) پھر جو ضرورت ہو خرید لے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَبِیْعُ الصَّاعَیْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمٍ بِدِرْهَمَیْنِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم کو ملوان کھجور ملتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم دو صاع اوس میں سے دیکر ایک صاع خرید تے تھے یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی۔ آپ نے فرمایا دو صاع کھجور کے نہ بیچے جاویں بدلے میں ایک صاع کے اور نہ دو صاع گیہون کے بدلے میں ایک صاع کے اور نہ ایک درم بدلے میں دو درم کے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نَبِیْعُ یَعْنِیْ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَیْنِ بِدِرْهَمٍ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے ہم ملوان کھجور دو صاع دیکر ایک صاع لیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صاع کھجور کے بدلے میں اور نہ دو صاع گیہون کے بدلے میں ایک صاع کے اور نہ دو درم بدلے میں ایک درم کے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَتٰی بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اشْتَرَیْتُهُ صَاعًا بِصَاعَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے بلال رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بن کی کھجور لیکر آئے (جو ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) آپ نے فرمایا یہ کیا ہے بلال نے کہا میں نے دو صاع دیکر اسکا ایک صاع لیا ہے آپ نے فرمایا ہائیں یہ تو بالکل سود ہے مت نزدیک جا اوس کے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی کے بدلے بیچنا سود ہے مگر جب نقد نقد ہو (اس ہاتھ دی اوس ہاتھ لے اسی طرح سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلی میں چاندی کے) اور کھجور بدلے میں کھجور کے سود ہے مگر نقد نقد اور گیہون بدلے میں گیہون کے سود ہے مگر نقد نقد اور جو بدلے میں جو کے سود ہے مگر نقد نقد **بَیْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ** کھجور کے بیع بدلی میں کھجور کے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ یَدًا بِیَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبَا اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کھجور بدلے میں کھجور کے اور گیہون بدلے میں گیہون کے اور جو بدلے میں جو کے اور نمک بدلے میں نمک کے نقد نقد جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدل جاوے (یعنی گیہون بیچ بدلے میں کھجور کے مثلاً تو زیادہ اور کم لینا دینا درست ہے) **بَیْعُ الْبُرِّ بِالْبُرِّ** گیہون بیچنا بدلے میں گیہون کے عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَا اجْتَمَعَ الْمُنْذِرُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ بِحَضْرَةِ عُبَادَةَ قَالَ لَهَا نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرِ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ

فائدہ: یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ بیع میں مقدار کا معلوم ہونا ضروری ہے اور جو مقدار معلوم نہ ہو اسکی بیع درست نہیں۔ اور یہ حدیث ان لوگوں کی بھی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ بیع میں مقدار کا معلوم ہونا ضروری نہیں اور جو مقدار معلوم نہ ہو اسکی بیع درست ہے۔ اور یہ حدیث ان لوگوں کی بھی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ بیع میں مقدار کا معلوم ہونا ضروری نہیں اور جو مقدار معلوم نہ ہو اسکی بیع درست ہے۔

عتیک

قال احدهما والملح ولم يقله الآخر مثلا بمثل يدا بيد وامرنا ان نبيع الذهب بالورق والورق بالذهب
والبر بالشعير والشعير بالبر يدا بيد كيف شئنا قال احدهما من زاد او ازداد فقد اربى ترجمہ مسلم بن یسار
اور عبد اللہ بن عبید سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ بن ابی سفیان کو اکٹھا ہوئے ایک مکان میں تب حدیث
بیان کی عبادہ نے کہ منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو بیچنے سے سونے کے بدلے میں سونے کے اور چاندی کو بدلے میں
چاندی کے اور گیہوں کو بدلے میں گیہوں کے اور جو کو بدلی میں جو کے اور کھجور کو بدلے میں کھجور کے (ایک راوی نے اون دونوں
میں سے یعنی مسلم نے یا عبد اللہ نے اتنا زیادہ کیا) اور نمک بدلے میں نمک کے (اور دوسری راوی نے بیان نہیں کیا اوس کو
مگر برابر برابر نقد نقد اور حکم ہوا ہم کو سونا بیچنے کا چاندی کے بدلی میں اور چاندی سونے کے بدلے میں اور گیہوں جو کے بدلے میں
اور جو گیہوں کے بدلے جیسے چاہیں ہاتھ در ہاتھ یعنی کم و بیش برابر) ایک راوی نے اتنا اور کہا جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اوس نے
سود دیا یا لیا حدثنا مسلم بن یسار وعبد الله بن عبيد قالا جميعا المنزل بين عبادة بن
الصامت وبين معاوية حدثهم عبادة قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الذهب بالذهب
والفضة بالفضة والتمر بالتمر والبر بالبر والشعير بالشعير قال احدهما والملح بالملح ولم يقله الآخر مثلا
بمثل قال احدهما من زاد او ازداد فقد اربى ولم يقله الآخر وامرنا ان نبيع الذهب بالفضة والفضة
بالذهب والبر بالشعير والشعير بالبر يدا بيد كيف شئنا ترجمہ اوپر گزرا بیع الشعیر بالشعیر جو کو بیچنا
بدلے میں جو کے حدثنا مسلم بن یسار وعبد الله بن عبيد قالا جميعا المنزل بين عبادة بن الصامت وبين معاوية
فقال عبادة نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نبيع الذهب بالذهب الورق بالورق والبر بالبر و
الشعير بالشعير والتمر بالتمر قال احدهما والملح بالملح ولم يقل الآخر سواء بسواء مثلا بمثل قال احدهما
من زاد او ازداد فقد اربى ولم يقل الآخر وامرنا ان نبيع الذهب بالورق والورق بالذهب والبر بالشعير
والشعير بالبر يدا بيد كيف شئنا فبلغ هذا الحديث معاوية فقام فقال ما بال رجال يحدثون بأحاديث
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد صحبنا معه وسمعنا منه فبلغ ذلك عبادة فقام فاعاد ذلك ثم
وقال لنحدثن بما سمعناه من رسول الله صلى الله عليه وسلم وان رغم معاوية ترجمہ مسلم ہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ
ہے کہ جب معاویہ نے یہ حدیث سنی تو کہا کیا حال ہے لوگوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثیں نقل کرتے ہیں جو ہم نے
نہیں سنی اور ہم آپ کی صحبت میں رہے جب یہ بات عبادہ نے سنی تو کھڑے ہوئے اور وہی حدیث کو بیان کیا اور کہا جو ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اوسکو بیان کریں گے اگرچہ معاویہ خفا ہوں حدثنا عبادة بن الصامت وكان بدريا
وكان بايع النبي صلى الله عليه وسلم ان لا يخاف في الله لومة لائم قام خطيبا فقال ايها الناس
انكم قد احدثتم بيوعا لا ادري ما هي الا ان الذهب بالذهب وزنا بوزن مثلا بمثل وعينها وان الفضة

الفضة وزنا بوزن تبرها وعينها ولا بأس ببيع الفضة بالذهب يدا بيد والفضة أكثرهما ولا يصلح
النسيئة الا ان البر بالبر والشعير بالشعير مدي بمدي ولا بأس ببيع الشعير بالحنطة يدا بيد والشعير اكثرهما
ولا يصلح نسيئة الا ان التمر بالتمر مدي بمدي سمي ذكر الملح مدي بمدي ثمن زاد او استزاد فقد اربى ترجمہ
عبادہ بن صامت سے روایت ہے وہ بدری تھے یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے) اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی تھی اس بات پر کہ ہم اللہ جل جلالہ کے کام میں نہیں ڈریں گے کسی برا کہنے والے کی
برائی سے (عبادہ بن صامت کہتے ہیں) حدیث بیان کرتے ہوئے کو اور کہا اس لوگو تم نے دو بیعیں کیں جنکو میں نہیں جانتا آگاہ ہو
بیچو سونے کو سونے کے بدلے میں برابر برابر تولکر ڈلا ہو یا سکہ اور بیچو چاندی کو برابر چاندی کے تولکر ڈلا ہو یا سکہ اور کچھ
حرج نہیں چاندی کو بیچنا سونے کے بدلی اور چاندی زیادہ ہو مگر نقد اتصد ضرور ہے اور ادھار درست نہیں اور نیز چاندی
سونے کے بدلے بیچو تو وزن میں برابر ہونا ضرور نہیں لیکن دست بدست ضرور ہے ایک اب دی اور ایک میعاد پر یہ درست
نہیں) آگاہ ہو بیچو گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے برابر برابر ناپ کر اور جو جو کو گیہوں کے بدلے بیچے تو زیادہ
دینے میں قباحت نہیں مگر نقد نقد ضرور ہے اور ادھار درست نہیں آگاہ ہو کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچو برابر برابر ناپ کر
یہانتک کہ نمک کو بیان کیا اسکو بھی برابر برابر ناپ کر بیچو جو شخص زیادہ دیوے یا زیادہ لے اوس نے سود کھایا یا کھلایا ۔ عن
عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب تبرها وعينها وزنا بوزن والفضة
بالفضة تبرها وعينها وزنا بوزن والملح بالملح والتمر بالتمر والبر بالبر والشعير بالشعير سواء بسواء
مثلا بمثل فمن زاد او ازداد فقد ابى ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بیچو سونے
کے بدلے ڈلا اور سکہ برابر برابر چاندی کے بدلے سکہ ہو یا ڈلا برابر برابر تولکر نمک نمک کے بدلے اور کھجور کھجور کے بدلے گیہوں
گیہوں کے بدلے اور جو جو کے بدلے برابر برابر یکساں جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہوا ۔ عن سليمان بن علي ان ابا
التوكل مر بهم في السوق فقام اليه قوم انا فيهم فقال قلنا اتيناك لنسألك عن الصرف قال سمعت ابا سعيد
الخدري قال له رجل ما بيننا وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم غير ابي سعيد قال ابن يبيع وبينه عيبة
قال فان الذهب بالذهب الورق بالورق قال سليمان او قال والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعير
والتمر بالتمر والملح بالملح سواء بسواء فمن زاد على ذلك او ازداد فقد اربى والآخذ والمعطي فيه سواء ترجمہ سلیمان
بن علی سے روایت ہے ابو التوکل (علی بن داؤد) لوگوں پر گزرے بازار میں بہت لوگ اون کی طرف گئے میں بھی اون میں
تھا ہم نے کہا ہم تم سے صرف کو پوچھنے آئے ہیں (صرف کہتے ہیں چاندی سونے کی بیع کو بدلے میں چاندی سونے کی) اونہوں
نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا ایک شخص بول اوٹھا کہ تمہارے اور رسول اللہ صلعم کے بیچ میں سوا ابو سعید کے
کوئی نہیں ہے اونہوں نے کہا کوئی نہیں ہے سوا ابو سعید کے) آپنے فرمایا سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے

منہم

اور گیہوں گیہوں کے بدلے اور جو جو کے بدلے

اور کھجور کے بدلے برابر برابر بیچو جو شخص زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے اوس نے سود دیا یا لیا دینے والا اور لینے والا دونو برابر ہین (ترجمہ

ہین) عن عبادۃ بن الصامت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الذھب بالذھب والورق بالورق

ہین کہ بیچو ذھب بالورقۃ یعنی سونے کو چاندی کے بدلے فقال معاویۃ ان ھذا لا یقول شیئا قال عبادۃ انی

واللہ ما ابالی ان لا تکون بارض تکون بھا معاویۃ انی اشھد انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک (ترجمہ عبادہ

بن صامت سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سونا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر معاویہ

نے کہا یہ کچھ نہین کہتی (یعنی یہہ بات سمجھ مین نہین آتی) عبادہ نے کہا قسم خدا کی مجھ پر واہ نہین اگر مین اوس ملک مین نہ

رہون جہان معاویہ ہون مین گواہی دیتا ہون بیشک مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہہ فرماتے تھے) بیع

الدینار بالدینار والدرھم بالدرھم عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدینار بالدینار

والدرھم بالدرھم لا فضل بینھما (ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشرفی کے بدلے اشرفی

اور روپیہ کو روپیہ کے بدلے مین برابر برابر (تولکر) کم زیادہ نہ ہو (اور جو ایک کی زیادتی بہتر ہو یا ایک کا

روپیہ کھرا ہو اور دوسرے کو اشرفی دیکر اوسکی اشرفی کو روپیہ دیکر خرید لیوے) بیع الدرھم بالدرھم روپیہ روپیہ کے بدلے بیچنا عن

عمر قال الدینار بالدینار والدرھم بالدرھم لا فضل بینھما ھذا عھد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم الینا (ترجمہ

حضرت عمر رضہ نے کہا بیچو اشرفی کو اشرفی کے بدلے مین اور روپیہ کو روپیہ کے بدلے برابر کم زیادہ نہ ہو یہہ عہد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سے (یعنی حکم ہے اپکا) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب وزنا

بوزن مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ وزنا بوزن مثلا بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربی (ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو بدلی مین سونے کے تولکر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدلے مین تولکر

برابر جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا بیع الذھب بالذھب سونے کو سونے کے بدلے بیچنا عن

ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل ولا تشفوا

بعضھا علی بعض ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تبیعوا منھا شیئا غائبا ناجزا (ترجمہ ابوسعید خدری سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلی مین لینے کے مگر برابر برابر اور دست بدست زیادہ کر ایک کو دوسرے پر

اور دست بدست چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور دست بدست کسی کو ان مین سے جو ادھار ہو نقد کے بدلی مین عن ابی سعید الخدری

قال بصر عینی وسمع اذنی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الذھب عند الذھب بالذھب والورق بالورق

الا سواء بسواء مثلا بمثل ولا تبیعوا غائبا ناجزا ولا تشفوا احدھما علی الآخر (ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے

میری آنکھون نے دیکھا اور میرے کانون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمایا سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی

کے بدلے بیچو سی مگر برابر برابر ہموزن اور فرمایا مت بیچو ادھار کو نقد کے بدلے اور نہ زیادہ کر ایک کو دوسری پر اگرچہ یہ ہاتھ

اور دوسرا کہرا ہے عن عطاء بن یسار ان معاویۃ باع سقایۃ من ذھب او ورق باکثر من وزنھا فقال ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذا الا مثلا بمثل ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے معاویہ نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا بیچا اور اوسکے تول سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ ابو الدرداء نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے اس قسم کی بیع سے مگر برابر برابر بیع القلادۃ فیھا الخرز والذھب بالذھب ایک ہار جس مین نگینے اور سونا ہو سونے کے بدلے مین بیچنا عن فضالۃ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادۃ فیھا ذھب وخرز ففصلتھا فوجدت فیھا اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے مین نے خیبر کے روز ایک ہار خریدا سونے کا جس مین نگینے بھی تھے بارہ اشرفیون کو جب مین نے اوسکا سونا جدا کیا تو بارہ اشرفیون سے زیادہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا نہ بیچا جاوے جبتک سونا جدا نہ کیا جاوے (اگر سونے کے بدلے بیچنا منظور ہو) عن فضالۃ بن عبید قال اصبت یوم خیبر قلادۃ فیھا ذھب وخرز فاردت ان ابیعھا فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افصل بعضھا من بعض ثم بعھا ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے مین نے خیبر کے دن ایک ہار پایا جس مین سونا تھا اور نگینے تھے مین نے اوسکو بیچنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا پہلے جدا کر لے اوسکو یعنے سونا علیحدہ کر لے اور نگینے علیحدہ) پھر اوسکو بیچ یبیع القصۃ بالذھب نسیئۃ چاندی کو سونے کے بدلے بیچنا اور ہار عن ابی النھال قال باع شریک لی ورقا نسیئۃ جاءنی فاخبرنی فقلت ھذا لا یصلح فقال قد فعلہ الناس فلم اتہ فی ذلک ومعاشہ علی احد فاتیت البراء بن عازب فسالتہ فقال قدم علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ ونحن نبیع ھذا البیع فقال ما کان یدا بید فلا باس وما کان نسیئۃ فھو ربا ثم قال ائت زید بن ارقم فاتیتہ فسالتہ فقال مثل ذلک ترجمہ ابو النھال سے روایت ہے میری ایک شریک نے چاندی بیچی (سونے کے بدلے) اور ہار پھر مجھ سے اسکو بیان کیا مین نے کہا یہ درست نہین اونہون نے کہا قسم خدا کی مین نے سرباز یہ بیچی کسی نے نہین کہا کہ بری بات ہے پھر مین براء بن عازب پاس گیا اون سے پوچھا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے ہم یہ بیع کیا کرتے تھے آپنے فرمایا اگر نقد نقد ہو تو قباحت نہین اور جو اودھار ہو تو سود ہے پھر مجھ سے کہا زید بن ارقم پاس جا مین اون کے پاس گیا اون سے پوچھا اونہون نے بھی یہی کہا عن البراء بن عازب وزید بن ارقم رضی اللہ عنھما کنا تاجرین علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصرف فقال ان کان یدا بید فلا باس وان کان نسیئۃ فلا یصلح ترجمہ براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے ہم دونون تجارت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم نے پوچھا آپ سے صرف کو (یعنے سونے یا چاندی کو سونے یا چاندی کے بدل بیچنا) آپ نے فرمایا اگر نقد نقد ہو تو برا نہین اور جو اودھار ہو تو درست نہین عن ابی النھال قال سالت البراء بن عازب عن الصرف فقال سل زید بن ارقم

فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَقَالَ لَا كِلَيْهِمَا أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا ترجمہ ابوالمنہال سے روایت ہے میں نے براء بن عازب سے پوچھا صرف کو انہوں نے کہا زید ارقم سے پوچھو وہ مجھ سے بہتر ہیں اور زیادہ عالم ہیں میں زید سے پوچھا انہوں نے کہا براء سے پوچھو وہ مجھ سے بہتر ہیں اور زیادہ جانتے ہیں پھر دونوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے بدلے ادھار بیچنے سے یدیں

الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ چاندی کو سونے کی بدلے میں اور سونے کو چاندی کے بدلے بیچنا عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور حکم ہوا ہم کو سونا خریدنے کا چاندی کے بدلے جس طرح ہم چاہیں زیادہ کم اور چاندی کے خریدنے کا سونے کے بدلے جس طرح چاہیں عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَايَعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو بدلے چاندی کے بیچنے سے مگر نقد نقد برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر نقد نقد برابر برابر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچو سونا چاندی کے بدلے جس طرح چاہو اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہو عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود نہیں ہے مگر ادھار میں عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ أَشَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمْ شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا تم جو یہ باتیں کرتے ہو کیا تم نے ان کو اللہ کی کتاب میں پایا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا نہ میں نے اللہ کی کتاب میں پایا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا لیکن اسامہ بن زید نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود نہیں ہے مگر ادھار میں اگرچہ برابر برابر بیچی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں اونٹ بیچتا تھا بقیع میں تو بیچتا تھا اشرفیوں کے بدلے میں اور روپیہ لیتا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حفصہ

کے گھر میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ سے پوچھا چاہتا ہوں میں اونٹ بیچتا ہوں بقیع میں تو اشرفیوں کو بدلے بیچ کر روپیہ لے لیتا ہوں آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں ہے اگر تو اسی روز کے نرخ سے لے جبتک تم دونوں جدا نہ ہو ایک کا دوسرے پر باقی چھوڑ کر (یعنی اگر نقد نقد ہو تو قباحت نہیں) اَخْذُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ وَالذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ سونے کے بدلے چاندی اور چاندی کے بدلے سونا لینا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِذَا بِعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تُفَارِقْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں سونا بیچتا تھا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جب تو بیچ تو اپنے ساتھی سے جدا مت ہو جبتک تیری اور اسکی صلاح رہے (یعنی بے باق کر کے جدا ہو) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ ترجمہ سعید بن جبیر مکروہ جانتے تھے روپیہ بھڑا کر اشرفیاں لینا اور اشرفیاں بھڑا کر روپیہ لینا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا يَعْنِي فِي قَبْضِ الدَّرَاهِمِ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّنَانِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ برا نہیں جانتے تھے اشرفیاں بھڑا کر روپیہ لینا اور روپیہ بھڑا کر اشرفیاں لینا عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَبْضِ الدَّنَانِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا إِذَا كَانَ مِنْ قَرْضٍ ترجمہ ابراہیم روا جانتے تھے اشرفیاں لینا روپیوں کے بدلے جب قرض ہو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْضٍ ترجمہ سعید بن جبیر اس میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے اَخْذُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ سونے کے بدلے چاندی لینا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُوَيْبَتِكَ أَسَالَتْ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكَ كُمَاشَةٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا تھرے میں آپ سے پوچھتا ہوں میں اونٹ بیچا کرتا ہوں بقیع میں اشرفیوں کے بدلے اور روپیہ لیتا ہوں آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں اگر تو اس روز کے نرخ سے لے جبتک جدا نہ ہو ایک دوسرے پر باقی چھوڑ کر اَلرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ فِي الْوَزْنِ قول میں زیادہ دینا عَنْ جَابِرٍ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دَعَا بِمِيزَانٍ فَوَزَنَ لِي وَأَرْجَحَ لِي ترجمہ جابر سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو ایک ترازو منگوایا اس میں تول کر دیا اور زیادہ دیا میرے قرض سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر قرضدار اپنی خوشی سے زیادہ دیوے تو بہتر ہے اور قرضخواہ کو اسکا لینا درست ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَنِي ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کیا اور زیادہ دیا اَلرُّجْحَانُ فِي الْوَزْنِ جھکتا تولنا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًى وَوَزَنَ لِي بِالْأَجْرِ فَأَشَالَ لِي شَيْئًا وَلَمْ يَكُنْ يَشِيلُ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِحْ ترجمہ سوید بن قیس سے روایت ہے میں اور مخرفہ عبدی کپڑا لیکر آئے ہجر (ایک بستی کا نام ہے) سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے

تحفہ

اور ہم سنا ہین تجھ دہان ایک تولنے والا تھا اپنے ایک پائجامہ خریدا اور تولنے والے سے فرمایا تول اور جھکتا تول عن ابی صفوان قال بعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سراویل قبل الہجرۃ فلہ دجحان ترجمہ ابو صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین نے ایک پائجامہ بیچا ہجرت سے پہلے تو اپنے جھکتا ہوا تول مجھ کو دیا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکیال مکیال اہل المدینۃ والوزن علی وزن اہل مکۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناپ مدینہ والون کی معتبر ہے اور تول مکہ والون کی بیع الطعام قبل ان یستوفی غلہ بیچنے کی ممانعت جبتک اوسکو تول یا ناپ نہ لیوے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک ناپ یا تول نہ لیوے عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یقبضہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلیوے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یکتالہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدی وہ اوسکو نہ بیچے جبتک ناپ نہ لیوے عن ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثلہ والذی قبلہ حتی یقبضہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس مین یہ ہے کہ جبتک قبضہ نہ کرلی عن ابن عباس یقول اما الذی نہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یباع حتی یستوفی الطعام ترجمہ ابن عباس کہتے ہین جس چیز کے بیچنے سے منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے پہلے وہ اناج ہے ف اباشاضی اور محمد نے موسپر قیاس کرکے ہر چیز کی بیع قبضہ سے پہلے منع کہے اور امام مالک اور اہل مدینہ کے نزدیک یہ ممانعت مخصوص ہے اناج سے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یقبضہ قال ابن عباس فاحسب ان کل شیء بمنزلۃ الطعام ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک اوسپر قبضہ کرلی۔ ابن عباس نے کہا مین سمجھتا ہون ہر چیز مثل اناج کی ہے۔ (کہ اوسکی بیع قبضہ سے پہلے درست نہین) عن حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبع طعاما حتی تستوفیہ وتستوفیہ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچ اناج کو جبتک اوسکو خرید نہ لی اور قبضہ نہ کرلی عن حکیم بن حزام اشتریت طعاما من طعام الصدقۃ فربحت فیہ قبل ان اقبضہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک فقال لا تبعہ حتی تقبضہ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے مین نے صدقہ کا اناج خریدا اور قبضہ کرنے سے پہلے اوس مین نفع کمایا اوسکو بیچکر پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا آپنے فرمایا بیچ اوسکو جبتک اوسپر قبضہ کرلے النہی عن بیع صبرۃ من الطعام بکیل حتی یستوفی جو اناج ڈھیر کرکے خریدے اوسکا

بیچنا درست نہین جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یبیع طعاما اشتری کیلا حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اناج کے بیچنے سے جسکو اپ کر خرید اہو جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے یبیع ما یشتری من الطعام جزافا قبل ان ینقل من مکانہ جو اناج کا ڈہیر بغیر ماپے خرید اہو اوسکا بیچنا اوس جگہ سے اوٹھانیسے پہلے عن عبد اللہ بن عمر قال کنا فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتاع الطعام فیبعث علینا من یامرنا بانتقالہ من المکان الذی ابتعنا فیہ الی مکان سواہ قبل ان نبیعہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اناج خریدا کرتے پھر اپ ایک شخص کو بہیجتے جو ہم کو حکم کرتا اپنی جگہ سے اوسکو اوٹھانے کا دیگہ جہان سے خریدا ہی اور جگہ کہین قبل بیچنے کے عن ابن عمر انہم کانوا یتبایعون علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اعلی السوق جزافا فمہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیعوہ فی مکانہ حتی ینقلوہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بازار کی بلندی پر غلہ خریدتے تھے ڈہیر کے ڈہیر تو اپ نے منع کیا اون کو اوس کے بیچنے سے جبتک اوسکو اپنی جگہ سے اوٹھا کر دوسری جگہ نہ لیجاوین عن ابن عمر انہم کانوا یتبایعون الطعام علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الرکبان فنہاہم ان یبیعوا فی مکانہم الذی باعوا فیہ حتی ینقلوہ الی سوق الطعام ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی لوگ اناج خریدتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سوارون سے اپنے منع کیا اونکو اوسی جگہ بیچنے سے جبتک اوسکو بازار مین لاوین عن ابن عمر قال رایت الناس یضربون علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتروا الطعام جزافا ان یبیعوہ حتی یؤووہ الی رحالہم ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہی مینے دیکہا لوگون کو مارتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسبات پر کہ وہ اناج کا ڈہیر خرید کر کے اوسی جگہ بیچین جبتک اپنے گہر نہ لاوین الرجل یشتری الطعام الی اجل ویستربحن من البائع منہ بالثمن دھنا ایک شخص غلہ خریدے ایکمدت پر اور وہ اراد ایکمدت پر اور اپنی رہن اوسکی پاس گرو رکھ دی الرھن فی الحضر گہر مین رہ کر کوئی چیز گرو رکھنا عن انس بن مالک انہ مشی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واہالۃ سنخۃ قال ولقد رھن درعہ عند یہودی بالمدینۃ واخذ منہ شعیرا لاہلہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جو کی روٹی اور چربی بو دار لیگیا اور اپنے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس مدینہ مین گرو رکھدی تہی اور اپنے گھر کے لیے اوس سے جو لیے تہے بیع ما لیس عند البائع اوس چیز کا بیچنا جو بائع کے پاس نہ ہو عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا بیع ما لیس عندک ترجمہ عبد اللہ بن عمر

بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے بیع قرض اور بیع ف نہ کسی کے ہاتھ کچھ بیچنا اور اوس سے شرط کرنی کہ اسقدر روپیہ مجھکو قرض دینا یا کسی کو قرض دینا اور اوسکے ہاتھ کوئی چیز بیچنا اوسکی قیمت سے زیادہ تاکہ قرض دینے والے کو فایدہ حاصل ہو جاوے ف اور نہ دو شرطین کرنی بیع میں ف نہ ایک شرط جیسی دوسری روایت میں ہے۔ مثلاً میں یہ چیز تیری ہاتھ بیچتا ہوں اس شرط سے کہ تو فلانی چیز میری ہاتھ بیچ یا یہ چیز بیچتا ہوں تیری ہاتھ اس شرط سے کہ اگر تو نقد دیوے تو دس روپیہ کو اور جو اودھار دیوے تو بیس روپیہ کو ف اور نہ بیع اوس چیز کی جو تیری پاس نہیں ہے (یعنی تیری ملک میں نہیں ہے یا تیرے قبضے میں نہیں ہے مثلاً بھاگا ہوا غلام یا اڑتا ہوا جانور یا پرایا مال بیچنا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی رجل بیع فیما لا یملک ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لازم ہوتی وہ بیع انسان پر جسکا وہ مالک نہ ہو (بلکہ اگر دوسری کی ملک ہو تو اوسکی اجازت پر موقوف ہوگی اور جو کسی کی ملک میں نہ آئی ہو مثلاً پرندہ اور تارا ہوا یا بھاگی ہوئی تو اوسکی بیع باطل ہے عن حکیم بن حزام قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیسألنی البیع لیس عندی ابیعہ منہ ثم ابتاعہ لہ من السوق فقال لا تبع ما لیس عندک ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز چاہتا ہے خریدنی کو جو میرے پاس نہیں ہوتی میں بازار سے خرید کر کے اوسکی ہاتھ بیچتا ہوں آپنے فرمایا مت بیچ اوس چیز کو جو تیرے پاس نہ ہو

السلم في الطعام بیع سلم کرنا اناج میں ف سلم اور سلف اوس بیع کو کہتے ہیں کہ روپیہ نقد بایع کو دیدیا جاوے اور چیز کے وصول کرنے کی بہ مدت مقرر کیجاوے مثلاً ایک شخص نے دوسرے شخص کو سو روپیہ دیکر دو مہینے کے بعد مجھ اتنی زرہ سے اتنی گیہوں دینا یہی سلم ہے مندی میں اسکو بیعنی بھی کہتے ہیں عن عبداللہ بن ابی المجالد قال سألت ابن ابی اوفی عن السلف فقال کنا نسلف علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فی البر والشعیر والتمر الی قوم ما ادری اعندھم اما لا ترجمہ عبداللہ بن ابی المجالد سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا سلف کو انہوں نے کہا ہم سلف کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں گیہوں اور جو اور کھجور میں ان لوگوں سے جنکی پاس معلوم نہیں ہے چیز میں ہوتی میں یا نہیں **السلم في الزبيب** سوکھی انگور میں سلم کرنا عن عبداللہ بن ابی المجالد قال تمارى ابو بردة وعبداللہ بن شداد في السلف فارسلوني الى ابن ابي اوفى فسألته فقال كنا نسلم على عهد رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم وعلى عهد ابي بكر وعلى عهد عمر في البر والشعير والزبيب والتمر الى قوم ما نراه عندهم وسألت ابن ابزى فقال مثل ذلك ترجمہ عبداللہ بن ابی المجالد سے روایت ہے بحث کی ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے سلم میں تو مجھ کو بھیجا ابن ابی اوفی کے پاس میں نے اون سے پوچھا اونہوں نے کہا ہم سلم کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں گیہوں اور جو اور سوکھی انگور اور کھجور میں ان لوگوں سے جنکی پاس یہ چیزیں ہم نہیں دیکھتے تھے پھر میں نے

ابن ابی نجیح سے پوچھا اونہون نے بھی ایسا ہی کہا **اَلسَّلَفُ فِی الثِّمَارِ** پھلون مین سلف کرنا **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ** ابن عباس سے **قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَتَیْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور لوگ سلم کرتے تھے کھجور مین دو برس تین برس کی مدت پر آپنے منع کیا اور فرمایا جو کوئی شخص سلم کرے تو اپ معین ریا وزن معین کرے اور مدت معین کرے **سَلَفًا فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور لوگ سلم کرتے تھے کھجور مین دو برس تین برس کی مدت پر آپنے منع کیا اور فرمایا جو کوئی شخص سلم کرے تو اپ معین ریا وزن معین کرے اور مدت معین کرے **اِسْتِدَانَۃُ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ** جانور مین سلم کرنا **عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَکْرًا فَاَتَاہُ یَتَقَاضَاہُ بَکْرَہٗ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَعْطِ الرَّجُلَ** ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سلف لی ایک نوجوان اونٹ مین یعنے آپنے ایک بچیرا اونٹ کا جو ہونے کے قریب ہو اوسکو دیا کہا) پھر وہ شخص آیا اپنی اونٹ کا تقاضا کرتا ہوا آپنے ایک شخص سے فرمایا جاو اور اوسکے لیے ایک بچیرا خریدہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ تو نہین ملا مگر اوسکا بھی اونٹ بہتر (یعنے ساتوین برس مین لگا ہوا) آپ نے فرمایا وہی اوسکو دیدے بہتر مسلمانون مین وہی ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے (یعنے قرضخواہ کا جو دینا آتا ہو اوس سے زیادہ یا عمدہ مال دیوے) **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ لِرَجُلٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْاِبِلِ فَجَاءَ یَتَقَاضَاہُ فَقَالَ** ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ آتا تھا وہ تقاضا کرنے آیا آپنے فرمایا دیدو پھر نہین پایا لوگون نے مگر زیادہ دانت کا اوسکے دانت سے (یعنے جس دانت کا اونٹ اوسی دیتا تھا وہ ملا اوس سے بہتر قیمت مین زیادہ ملا) وہ بولا آپنے میرا حق ادا کیا آپنے فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو اچھی طرح ادا کرین **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ سَارِیَۃَ یَقُوْلُ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکْرًا فَاَتَیْتُہٗ اَتَقَاضَاہُ فَقَالَ** عمران بن سارید سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بچیرا اونٹ کا دیا تھا مین اوسکا تقاضا کرنے آیا۔ آپنے فرمایا اچھا مین تجھے بختی (ایک عمدہ قسم کا اونٹ ہوتا ہے) دونگا آپنے ادا کیا تو میرے مال سے اچھا مال دیا اور ایک گنوار آپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا آپنے فرمایا اوسی دانت کا اونٹ اوسی دیدو لوگون نے ایک بڑا اونٹ اوسی دیدیا وہ بولا یہ تو میرے اونٹ سے بہتر ہے آپ نے فرمایا بہتر تم مین وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے **بَیْعُ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَۃً** جانور کو جانور کے بدلے اودھار بیچنا **عَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَۃً** ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانور کو جانور کے بدلے بیچنے سے اودھار اور دونون طرف سے **اَلْبَیْعُ**

بطیبۃ

الحیوان یدا بید متفاضلا جانور کو جانور کے بدلے نسیہ کرو بیچنا عن جابر قال جاء عبد فبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الھجرۃ ولا یشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ عبد فجاء سیدہ یریدہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا حتی یسأله اعبد هو ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اوسکا مالک اوسکی ڈھونڈ میں آیا اور آپ سے فرمایا اسی بیچدیں میرے ہاتھ آپ دو کالے غلام دیکر اوسی خرید لیا پھر اوسکے بعد کسی سے بیعت نہ لی جبتک پوچھ نہ لیا کہ تو غلام ہے یا آزاد ہے اگر آزاد ہوتا تو اوس سے بیعت لیتے بیع حبل الحبلۃ پیٹ کی بچہ کے بچے کو بیچنا عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت فی حبل الحبلۃ ربوا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کی بچہ کے بچے میں سلم کرنا سود ہے فائدہ حرام ہے مثلاً ایک شخص دوسری کو بیچ دیوے کہ جب تیری اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پھر اوس بچہ کا بچہ تو وہ میرا ہے یہ باطل ہے اس لیے کہ اسمیں ضرر ہوگا ہے شاید اوس اونٹنی کا بچہ نہ ہو اور جو ہو تو شاید اوسکے بچہ کا بچہ نہ ہو اور بعضوں نے کہا کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ بیع سلم کی بجائے بچہ کے بچے سودا کرتے تھے ایک شخص بیچ لیتا اور مال دینے کی وقت ٹھہراتا کہ میرے اونٹنی جو پیٹ سے ہے جب جنی گی پھر وہ بچہ جب پیٹ سے ہوگا اور جنی گا اوسوقت تیرا مال دونگا چونکہ یہ بیع معاوضہ مجہول ہے اسلئے سے منع کیا عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع حبل الحبلۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پیٹ کے بچے کے بچے کو بیچنے سے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع حبل الحبلۃ ترجمہ اوپر گزرا تفسیر ذالک اسکی تفسیر کا بیان عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع حبل الحبلۃ وکان بیعا یتبایعہ اھل الجاھلیۃ کان الرجل یبتاع الجزور الی ان تنتج الناقۃ ثم تنتج التی فی بطنھا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پیٹ کی بچی کے بچہ کو بیچنے سے یہ ایک جاہلیت کی بیع تھی ایک شخص ایک اونٹ خریدتا اور پیسے دینے کا وعدہ کرتا جبتک اونٹنی جنے پھر اوسکا بچہ جنے بیع السنین کئی برس کا میوہ بیچنا عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع السنین ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی برس کا میوہ بیچنے سے یعنی کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ دو تین برس کا کسی کے ہاتھ بیچے تو یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں میوہ پیدا ہوتا یا نہیں عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع السنین ترجمہ یہی جو اوپر گزرا البیع الی اجل المعلوم ایک مدت مقرر کر کے اودھار بیچنا عن عائشۃ قالت کان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برد ین قطریتین فکان اذا جلس عرق فیھما فقلا علیہ ومر لفلان الیھودی من الشام فقلت لو ارسلت الیہ فاشتریت منہ ثوبین الی المیسرۃ فارسل الیہ فقال ھلت ما یرید محمد انہ انما یرید ان یذھب بمالی

اوندھا ہے بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذب قد علم انی من اتقاھم للہ واداھم للامانۃ ترجمہ
ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو چادرین تہین قطر کی (جو ایک بستی ہے بحرین میں)
آپ جب بیٹھتے اور پسینا آتا تو وہ کپڑے آپ پر بھاری ہو جاتے ایک یہودی کا کپڑا شام سے آیا میں نے کہا کاش آپ اوس کے
پاس کسیکو بھیجتے اور دو کپڑے خریدتے اسانی کو وعدے پر (یعنی جب آپ پاس روپیہ ہوگا تو دین گے) آپ نے اوس کے پاس کسیکو
بھیجا وہ بولا میں محمد کا مطلب سمجھا وہ چاہتے ہین میرا مال ہضم کرلین اسپر سے کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جھوٹ بولا وہ جانتا ہے کہ میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنیوالا ہون اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنیوالا ہون **باب السلف**
فی بیع وھو ان یبیع السلعۃ علی ان یسلفہ سلفا سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا۔ مثلاً کوئی شخص کسی کے ہاتھ ایک چیز
بیچی اس شرط پر کہ وہ اوسکے ہاتھ سلم کرے کسی مال مین **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع وسلف وشرطین فی بیع ورجع ما لیس عندک یضمن ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع اور سلف سے اور دو شرطین بیع مین کرنے سے (مثلاً ایک کپڑا خریدا اس شرط
پر کہ اوسکو دھلا دینا اور سلوا دینا) اور اوس چیز کے نفع سے جسکا تاوان اپنے ذمی پر نہ ہو (یعنی پرائے مال سے نفع اوٹھانا مثلاً
ایک جانور خریدا لیکن ابھی بایع کے پاس ہے لوسکی کرایے کا خریدار دعوی کرے یہ نہین ہو سکتا کیونکہ جب تک وہ جانور
خریدار کے قبضے مین نہین آیا اوسوقت تک اگر وہ تباہ ہو یا مر جاوے تو خریدار کا نقصان نہین بلکہ بایع ہی کا نقصان ہے
پس نفع بھی اوسی کا ہوگا) **اشتراطان** فی بیع وھو ان یقول ابیعک ھذہ السلعۃ الی ان تحصد کذا والی
شھر ین کذا ایک بیع مین دو شرطین لگانا۔ مثلاً یون کہے مین یہ چیز تیری ہاتھ بیچتا ہون اگر ایک مہینے مین دام دیدو
تو اتنے کو اور جو دو مہینے مین دیوے تو اتنے کو **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل
سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح ما لم یضمن ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین درست ہے سلف اور بیع اور نہ دو شرطین بیع مین اور نہ نفع اوس چیز کا جو ضمان مین نہین آیا
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن سلف وبیع وعن شرطین فی
بیع واحد وعن بیع ما لیس عندک وعن ربح ما لم یضمن ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلف اور بیع سے اور ایک بیع مین دو شرطین کرنیسی اور جو چیز اپنے پاس نہین اوس کے بیچنے سی اور
جس چیز کا نقصان اپنے پر نہین اوسکا نفع لینے سے **بیعتین** فی بیعۃ وھو ان یقول ابیعک ھذہ
السلعۃ بمائۃ دینار نقدا وبمائتی دینار نسیئۃ ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا مثلاً یون کہے یہ چیز مین تیری ہاتھ بیچتا ہون
اگر نقد دے تو سو روپیہ کو اور جو ادھار لیوے تو دو سو روپیہ کو **عن** ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن بیعتین فی بیعۃ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع مین دو بیع

کرنیکی النہی عن بیع الثنیا حتی یعلم بیع ثنیا کی ممانعت مگر جب معلوم ہو ثنیا کہتے ہین استثنا کو یعنی ایک چیز کو بیع کرنا اور اوس مین سے ایک نامعلوم مقدار مستثنی کر لینا مثلاً کوئی اپنے باغ کا میوہ بیچی مگر کچھ میوہ نکال لینے کی شرط کر یہ نہین جبتک کہ اوسکا اندازہ ٹھیک ٹھیک معلوم نہ ہو عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ وعن الثنیا الا ان تعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا محاقلت و مزابنت اور مخابرت سے (ان سب کے معنے اوپر گزر چکے) اور استثنا سے مگر جب اوسکی مقدار معلوم ہو یعنی کل غلہ یا میوہ کی بیچنا ہے اوسکا اندازہ معلوم ہو پہر بیچنا درست ہے عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ والمعاومۃ والثنیا ورخص فی العرایا ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ (یعنی کئی سال کا میوہ بیچنا) اور ثنیا سے اور رخصت دی عرایا کی النخل یباع اصلھا ویستثنی المشتری ثمرھا کھجور کا درخت بیچے تو پہل کسکے ہین عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرئ ابتاع نخلا فثمرھا باع اصلھا فللذی ابر ثمر النخل الا ان یشترط المبتاع ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی درخت کھجور کا بیچے جسکو وہ پیوند کر چکا ہو تو پہل اوسی کے ہین مگر یہ کہ شرط کر لے خریدار کہ پہل مین لونگا اور بائع راضی ہو جاوے تو اوسی کو ملینگے العبد یباع ویستثنی المشتری مالہ غلام بیچے اور خریدار اوسکا مال لینے کی شرط کر لے عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرھا للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن باع عبدا وللہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھجور کا درخت خریدی پیوند کرنے کے بعد تو پہل اوس کے بائع کو ملینگے مگر جب خریدار شرط کر لے اسی طرح جو شخص غلام کو بیچے اور اوس کے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کا ہے مگر یہ کہ خریدار شرط کر لی العبد یکون فیہ الشرط فیصح البیع والشرط ربع مین شرط لگانا عن جابر بن عبد اللہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاعیا جملی فاردت ان اسیبہ فلحقنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعا لہ فضربہ فسار سیرا لم یسر مثلہ فقال بعنیہ بوقیۃ قلت لا قال بعنیہ بوقیۃ فبعتہ بوقیۃ واستثنیت حملانہ الی المدینۃ فلما بلغنا المدینۃ اتیتہ بالجمل واعطانی ثمنہ ثم رجعت فارسل فی اثری قال اترانی انما ماکستک لآخذ جملک خذ جملک ودراھمک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر مین میرا اونٹ ماندہ ہو گیا مین نے چاہا اوسکو آزاد کر دون تب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آن کر ملے اور دعا کی اوس اونٹ کو لیس اور اوسکو مارا وہ ایسا چلا کہ ویسا کبھی نہین چلا تھا۔ آپنے فرمایا اوس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال ایک اوقیہ کو (یعنی چالیس درہم کو) مین نے کہا مین نہین بیچتا آپنے فرمایا بیچ ڈال مین نے ایک اوقیہ کو بیچ ڈالا اور شرط کر لی اوسپر سوار ہونے کی مدینہ تک جب ہم مدینہ مین پہونچے تو مین اونٹ لیکر آپ پاس آیا اور قیمت نقد لی مین لوٹ کر چلا

آپنے بلا بھیجا اور فرمایا کیا تو سمجھتا ہے میں نے تیری اونٹ کی قیمت کم لگائی تھی اس لیے کہ تیرا اونٹ لے لو اپنا اونٹ لے
اور روپیہ بھی لے فقہ اس حدیث میں ایک معجزہ ہے آپکا کہ ضعیف اور ماندہ اونٹ آپکی دعا کی برکت سے تیز اور چالاک ہوگیا
دوسری حسن خلق ہے کہ چیز بھی پھیر دی اور دام بھی دیدیے تیسری ایک مسئلہ فقہی ہے کہ بیع میں شرط کرنا جائز ہے
اگرچہ اوس میں نقص ہو بایع کا۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ نَحْوَ ذِكْرِ كَلَامِهِ مَنَاهُ فَأَزْحَفَ الْجَمَلُ فَزَجَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ حَتَّى كَانَ أَمَامَ الْجَيْشِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ مَا أُرَى جَمَلَكَ
إِلَّا قَدِ اسْتَنَّ قُلْتُ بِبَرَكَتِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِرَكَتِهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَقْدَمَ فِعْسَتُهُ وَكَانَتْ لِي الْبِدْحَا
شَدِيدَةً وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا قَضَيْنَا غَزَاتَنَا وَدَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُهُ بِالتَّعْجِيلِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي
حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أُصِيبَ وَتَرَكَ
جَوَارِيَ أَبْكَارًا فَكَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ مِثْلَهُنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ إِيتِ
أَهْلَكَ عِشَاءً فَلَمَّا قَدِمْتُ اشْتَرَيْتُ لِعَمَّتِي بَعِيرَ الْجَمَلِ فَلَامَنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِي مَعَ النَّاسِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پانی کے اونٹ پر پھر بیان کیا حدیث کو بعد اوس کے کہا اونٹ تھک گیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو ڈانٹا وہ تیز ہوگیا یہانتک کہ سب لشکر کے آگے ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر میں سمجھتا
ہوں تمہارا اونٹ تیز ہوگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپکی برکت سے آپنے فرمایا اوسکو بیچ ڈال میرے ہاتھ اور تو چڑھ اوسپر
مدینے میں پہنچنے تک میں نے آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا اگرچہ مجھکو اونٹ کی بہت احتیاج تھی مگر مجھکو شرم آئی آپ سے (کہ آپنے اتنے
ہین پہنچنے کو اور میں نے دون) جب جھاد سے فرغت ہوئی اور ہم مدینے کے نزدیک پہونچی تو میں نے آپ سے اجازت چاہی کہ جانے
کی مینے کہا یا رسول اللہ میں نے بھی نکاح کیا ہے آپنے فرمایا بکر سے کیا ہے یا ثیب سے میں نے کہا ثیب سے (اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ)
میرے باپ عبداللہ مارے گئے اور کنواری لڑکیان چھوڑ گئے تو مجھکو برا معلوم ہوا کہ اون کے پاس ایک کنواری لڑکی لاؤن جو مجھ
اپنی ہمسری کو نکاح کرکے) اس لیے مینے ثیبہ سے نکاح کیا کہ وہ اون کو تعلیم کرے اور ادب سکھلاوے آپنے اجازت دی اور فرمایا
اپنی بی بی پاس رات کو جا میں جب گیا تو اپنی ماموں سے بیان کیا اونٹ بیچنے کا حال اونہوں نے مجھے ملامت کی جب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو صبح کو میں اونٹ لیکر گیا آپنے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی پھیر دیا اور ایک حصہ سب لوگون کے
برابر دیا غنیمت کے مال میں سے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ
عَلَى جَمَلٍ فَقَالَ لِي مَا لَكَ قَالَ فَخِرْتُ النَّاسَ قُلْتُ أَعْيَى بَعِيرِي فَأَخَذَ بِنَاصِيَةِ فَزَجَرَهُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَمَامَ النَّاسِ مُنْذُ
سَاعَةٍ فَمَا دُونَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ أَمَا مَعَكَ جَمَلٌ يَعْنِي قُلْتُ لَا قَالَ أَبَلٌ هُوَ لَكَ قَالَ لَا قَالَ بِعْنِيهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ

قَالَ كَانَ يَمْشِيْ قَدَّامَهُ فَاَخَذَتْهُ بُوْقِيَةٌ اَرْكِبُهُ فَاِذَا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاْتِنِيْ بِهَا فَلَمَّا قَدِمْتُ لَدَيْتُهُ حِسَّتَهُ بِهَا

فَقَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ زِنْ لَهُ اُوْقِيَةً وَزِدْهُ قِيْرَاطًا قُلْتُ هٰذَا شَيْءٌ زَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يُفَارِقُنِيْ

فَبَعْتُهُ فِيْ سُوْقِ قَيْنُقَاعَ فَلَمْ يَرُمْ عِنْدِيْ حَتّٰى جَاءَ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَاَخَذُوْا مَا اَخَذُوْا اَثَرُ جمہ جابر بن عبد اللہ

روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد سفر میں تھا میں ایک اونٹ پر سوار تھا آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے جو تو خبر میں بہت

ہے سب لوگوں کے پیچھے میں نے کہا میرا اونٹ ماندہ ہو گیا ہے آپ نے اوسکی دم پکڑ کے اوسکو ڈانٹ دیا پھر وہ ایسا ہو گیا کہ میں سب

لوگوں سے آگے تھا جب ہم مدینے کے قریب پہونچے تو آپ نے فرمایا اونٹ کیا ہوا اوسکو میرے تابع پھیر لا میں نے کہا نہیں آپ کی

ہی قسم آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے کہا نہیں بیچ ڈالی آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے اوسکو خرید ایک اوقیہ

(چالیس درہم) کے بدلے تو اوسپر سوار رہ جب مدینے میں پہونچے تو ہماری پاس لانا جب میں مدینے میں آیا تو اونٹ آپ پاس لے گیا آپ نے

بلال سے فرمایا اسے بلال ایک اوقیہ چاندی اوکو تولکر دیدے اور ایک قیراط (ایک وزن ہے) زیادہ دیدے میں نے کہا یہ وہ چیز ہے جو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو زیادہ دی ہے وہ کبھی مجھ سے جدا نہ ہو میں نے اوسکو ایک تھیلی میں کیا وہ ہمیشہ میرے پاس رہا

یہانتک کہ حرہ کے روز (جو ۶۳ ہجری ذیحجہ کے مہینے میں یزید کا لشکر مدینے پر چڑھ کر آیا اور حرہ کا لڑائی میں جو مدینے

کے پاس ہے) شام والے آئے اور وہ ہم سے لے گئے بعد لے گئے (یعنی لوٹ لے گئی اور بہت مدینے والے شہید ہوئے) عن

جَابِرٍ قَالَ ذَكَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا مَوْتٍ قُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحٌ سَوْءٍ يَا لَهْفَاهُ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِعْنِيْهِ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَلَمْ تَرْحَمْهُ فَاَخَذَهُ

بِكَذَا وَكَذَا وَقَدْ اَعْرَتُكَ ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا قَرُبْتُ لِلْمَدِيْنَةِ هَيَّأْتُهُ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلَيْهِ فَقَالَ اَيْنَ نَاضِحُنَا اَلَمْ اَقُلْ لَا يَزَالُ

عِنْدَنَا فَلَمَّا اَدْبَرْتُ دَعَانِيْ فَخِفْتُ اَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مجھکو دیکھا میں ایک پانی بھرنے کے اونٹ پر سوار تھا ایک بڑا اونٹ میں نے کہا ہمارے لیے ہمیشہ بھی برا اونٹ پانی کا رہتا ہے

ہائے افسوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اوسکو بیچتا ہے اے جابر میں نے کہا وہ یوں ہی آپکا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا

یا اللہ بخشدے اوسکو اور رحم کر اوسپر میں نے اسکو لیا اتنی دام پر اور میں نے تجھ کو اجازت دی اوپر مدینے کی مدینے تک جب میں

مدینے میں آیا تو اوسکو تیار کر کے لے گیا آپ نے فرمایا اے بلال اسکو قیمت دیدے جب میں لوٹ کر چلا تو آپ نے پھر بلایا میں نے کہا میں اب

پھیر دوں آپ نے فرمایا وہ اونٹ بھی تیرا ہے لے جا عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا سَيْرٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَنَا عَلَى نَاضِحٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ

نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ وَكَانَتْ قِلَّةٌ يَقُوْلُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ اِفْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت

ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اور میں ایک اونٹ پر جو پانی کا تھا سوار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

تو اس کو بیچیگا اتنے کو اسد تجھی بخشی میں نے کہا ہاں وہ آپ کا ہی یا نبی اسد آپنے فرمایا اس کو بیچیگا اتنے کو اسد تجھی بخشی میں نے کہا ہاں وہ آپکا ہے یا نبی اسد آپنے فرمایا اتنے کو نہ بیچے گا اسد تجھے بخشے مینے کہا ہاں وہ آپکا ہی کرنی اسد کے آنحضرت نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا ہے خدا بخشی ایک کلمہ ہے جسکو مسلمان کہتے تھے پس اگر ایسا کرا اسد تجھے بخشے **البیع** یکون فیہ الشرط الفاسد فیصح البیع ویبطل الشرط بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جاوے گی اور شرط باطل ہوگی **عن** عائشۃ قالت اشتریت بریرۃ فاشترط اھلھا ولاءھا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعتقیھا فان الولاء لمن اعتق الوردی قالت فاعتقتھا قالت فدعاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخیرھا من زوجھا فاختارت نفسھا وکان زوجھا حرا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے بریرہ کو خریدا اوسکے لوگوں نے شرط کرلی کہ ترکہ اوسکا ہم لینگے میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا آزاد کردے اوسکو کیونکہ ترکہ اوسی کو ملتا ہے جو روپیہ دیوے (یعنی خرید کرے) پھر اوسکو آزاد کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بلایا اور اختیار دیا اپنے خاوند کیطرف سے (یعنی چاہے خاوند کے پاس رہے خواہ اوس سے جدا ہو جائے کیونکہ آزاد ہوکر یہ لونڈی کو اختیار ہوتا ہے کہ اوس خاوند پاس ہے جس سے نکاح لونڈی پن میں ہوا تھا یا نہ رہے اوس نے اپنے تئیں اختیار کیا (یعنی خاوند سے جدا ہونا چاہا) اور اوسکا خاوند آزاد تھا **عن** عائشۃ انھا اراد ت ان تشتری بریرۃ للعتق وانھم اشترطوا ولاءھا فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتریھا فاعتقیھا فان الولاء لمن اعتق وأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فقیل ھذا تصدق بہ علی بریرۃ فقال ھو لھا صدقۃ ولنا ھدیۃ وخیرت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے قصد کیا بریرہ کے خریدنی کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اوس کے مالکوں نے شرط کرلی کہ ولاء (یعنی اوسکا ترکہ) ہم لینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا خرید کرلے اور آزاد کرا وسکو کیونکہ ولاء اوسی کو ملیگی جو آزاد کریگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت لایا گیا۔ لوگوں نے کہا یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا تھا۔ آپنے فرمایا اوسکو لیلی وہ صدقہ ہے ہماری لیے تحفہ ہے (بریرہ کیطرف سے) اور اختیار ملا اوسکو (جب آزاد ہوئی اپنے خاوند کے پاس نہ رہیں) **عن** عبید اللہ بن محمد ان عائشۃ اراد ت ان تشتری جاریۃ تعتقھا فقال اھلھا نبیعکھا علی ان الولاء لنا فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یمنعک ذلک فان الولاء لمن اعتق ترجمہ عبید اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضہ نے قصد کیا ایک لونڈی خرید کے آزاد کرنیکا اوسکے لوگوں نے کہا ہم تمہاری ہاتھ بیچینگے میں اس شرط سے کہ ولاء ہم کو ملے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شرط نہ روکے تجھکو خریدنے سے کیونکہ ولاء اوسی کو ملیگی جو آزاد کرے (پس بیع صحیح ہے اور شرط ان کی باطل ہے) **کتاب** المغانم قبل ان تقسم غنیمت کے مال کو بیچنا تقسیم ہونے سے پہلے **عن** ابن عباس قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بیع المغانم حتی تقسم وحتی

اشترت فاعتقیھا

الحبالی ان یوطئن حتی یضعن ما فی بطونهن وعن کل ذی ناب من السباع ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال بیچنے سے جبتک تقسیم نہ ہو اور حاملہ عورتوں کے ساتھ (جو جہاد میں قید ہو کر آویں) جماع کرنے سے جبتک جنیں نہ لیں اور ہر دانت والی درندے کے گوشت سے جیسے شیر ببر یا چیتہ وغیرہ) بیع المشاع المشترک کو بیچنا عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل شرک ربعۃ او حائط لا یصلح له ان یبیع حتی یوذن شریکه فان باع فهو احق به حتی یوذنه ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مشترک چیز میں ہے زمین ہو یا باغ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ بیچے جبتک دوسرے شریک سے اجازت نہ لیوے اگر بیچے تو دوسرا شریک اوسکے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے جبتک اجازت نہ دے **التحمیل** فی ذلک الاشهاد علی البیع بیچنے وقت گواہ کرنا ضرور نہیں ف قرآن میں جو حکم ہے واشہدوا اذا تبایعتم یعنی جب تم بیچو تو گواہ کرلو معلوم ہوا کہ یہ حکم بطریق استحباب کے ہے تاکہ آیندہ خرخشہ نہ ہو نہ بطور وجوب کے عن عمارة بن خزیمة ان عمه حدثه وهو من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم ابتاع فرسا من اعرابی ف استتبعه ليقبض ثمن فرسه فاسرع النبی صلی اللہ علیه وسلم وابطا الاعرابی وطفق رجال یعترضون للاعرابی فیساومون بالفرس وهم لا یشعرون ان النبی صلی اللہ علیه وسلم ابتاعه حتی زاد بعضهم فی الثمن علی ما ابتاعه به من النبی صلی اللہ علیه وسلم فنادی الاعرابی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ان کنت مبتاعا هذا الفرس والا بعته فقام النبی صلی اللہ علیه وسلم حین سمع نداء الاعرابی فقال ألیس قد ابتعته منک قال لا واللہ ما بعتکه فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم قد ابتعته منک فطفق الناس یلوذون بالنبی صلی اللہ علیه وسلم والاعرابی وهما یتراجعان وطفق الاعرابی یقول هلم شاهدا یشهد انی قد بعتکه فقال خزیمة بن ثابت انا اشهد انک قد بعتنه فاقبل النبی صلی اللہ علیه وسلم علی خزیمة فقال بم تشهد فقال بتصدیقک یا رسول اللہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم شهادة خزیمة شهادة رجلین ترجمہ عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے چچا خزیمہ بن ثابت سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھوڑا ایک گنوار سے خریدا اور اوسکو ساتھ لگی اس لیے کہ اپنی گھوڑے کی قیمت لیوے تو جلدی چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ پیچھے چلا گنوار اور لوگوں نے گنوار سے پوچھنا شروع کیا اور گھوڑا چکانے لگے اونکو معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو خرید کر چکے ہیں یہاں تک کہ بعضوں نے اپنی خرید سے دام بڑھا دیے اوسوقت گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اگر تم اس گھوڑے کو خریدتے ہو تو خیر نہیں تو میں دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے آواز سنکر ٹھہر گئے اور فرمایا واہ (تو بیچ نہیں چکا میرے ہاتھ) میں خرید نہیں چکا تجھ سے گنوار بولا قسم خدا کی میں نے تمہارے ہاتھ نہیں بیچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ سے خرید کر چکا ہوں لوگ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف

ہو گئی اور گواہ کیلئے صرف بھی اور دونوں میں تکرار ہو رہی تھی گنوار کہنے لگا اچھا گواہ لاؤ اسبات کا کہ میں تمہاری ناقہ بیچ چکا ہوں خزیمہ بن ثابت نے کہا میں گواہی دیتا ہوں تو بیچ چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ سے پوچھا تم کیوں گواہی دیتے ہو اونہوں نے کہا میں آپکو جان چکا ہوں۔ کہ آپ سچ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی دو گواہوں کے برابر کی **ف** یہ خصوصیت تھی خزیمہ کی اور کسی کے لیے یہ حکم نہیں ہو سکتا اگر کوئی اعتراض کرے کہ خزیمہ نے بیچتے نہیں دیکھا تھا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا اون کو یقین تھا اسوجہ سے آپ کیموافق گواہی دی پھر ایسی گواہی پر اوروہ بھی بلا تخصیص کے گنوار کا گھوڑا آپنے کیونکر لیا اگر لیا تو یہ قوانین عدالت کے برخلاف ہے **جواب** اوسکا یہ ہے کہ آپنے گھوڑا نہیں لیا یہانتک کہ گنوار نے اقرار کیا بیچنے کا چنانچہ زین کی روایت میں ہے کہ جب خزیمہ نے گواہی دی تو گنوار نے کہا کیا اسکے رسول ہیں ابوہریرہ نے کہا بھی تیری جہالت برسے کہ تو اونہیں نہیں پہچانتا پیچھے کہا اسنے گنوار سخت ہیں کفر میں نفاق میں اور لائق ہیں اسکے کہ انکو جانے کی اسوقت گنوار نے اقرار کیا کہ بیشک میں بیچ چکا ہوں **خلاف** اَلْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الثَّمَنِ بائع اور خریدار کا اختلاف قیمت میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتَتَارَكَانِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بیچنے والا اور خریدار کم کہے) اور دونوں پاس گواہ نہ ہوں تو جو بیچنے والا کہے وہی کا اعتبار ہوگا (بشرطیکہ قسم کہا دے) اور خریدار کو اوسی قیمت پر لینا ہوگا یا اگر نہ لے تو چھوڑ دے اختیار ہے **عن** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَضَرْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَخَذْتُهَا بِكَذَا وَقَالَ هٰذَا بِعْتُهَا بِكَذَا فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اُتِيَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمِثْلِ هٰذَا فَاَمَرَ الْبَائِعَ اَنْ يَّحْلِفَ ثُمَّ يَخْتَارُ الْمُبْتَاعُ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ **ترجمہ** عبد الملک بن عبید سے روایت ہے ہم ابو عبیدہ بن عبد اللہ پاس گئے دو آدمی آئے جنہوں نے اسباب بیچا تھا ایک بولا میں نے تو اتنے کو لیا ہے دوسرا بولا میں نے تو اتنے کو بیچا ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ابن مسعود پاس ایسا ہی مقدمہ آیا اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا آپ پاس ایسا ہی مقدمہ آیا آپ نے حکم کیا بائع کو حلف کرنے کا پھر اختیار دیا خریدار کو چاہے اوتنی دام کو (جو بائع نے حلف سے بیان کیے) اسباب لے لیوے چاہے چھوڑ دیوے **صیانة** اَهْلِ الْكِتَابِ یہود اور نصاریٰ سے خرید فروخت کرنا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَاَعْطَاهُ دِرْعَهُ رَهْنًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اوس کے پاس اپنی زرہ گروکر دی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ کی زرہ گروہی۔ ایک یہودی پاس دو تہائی صاع پر جو کے جو لئی تھی اپنی گھر والوں کے لیے **بیع** الْمُدَبَّرِ مدبر کی بیع کا بیان **ف** مدبر اس

ف مختار کو اختیار ہے خواہ بیع کو جاری رکھے خواہ واپس کر دے اور خریدار سے

غلام یا لونڈی کو کہتے ہیں جسکو مالک نے اپنی مرنے کے بعد آزاد کر دیا ہو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ
عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ
فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ هٰكَذَا يَقُوْلُ وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا
بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی عذرہ (ایک قبیلہ ہے) میں سے
ایک غلام کو آزاد کر دیا مرنے کے بعد یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا (اوس کے مالک سے) کیا تیری
پاس اوسکے سوا اور مال ہے وہ بولا نہیں آپ کہڑے ہوئے اور فرمایا کون خریدتا ہے اوس غلام کو مجھ سے یہ سنکر نعیم بن عبداللہ
نے اوسکو خریدا آٹھسو درہم کو اور وہ درہم لاکر آپ کو دیے آپنے اوس کے مالک کو دیے اور فرمایا پہلے اپنی اوپر صرف کر صدقہ
دی پھر اگر کچھ بچے تو اپنی گھر والون کو دے پھر اگر گھر والون سے بچے تو اپنی عزیزون کو دی پھر اگر عزیزون سے بچی تو اسطرح
یعنی سامنے اور داہنی اور بائین طرف اشارہ کیا یعنی ہر طرف سے فقیرون کو صدقہ دی) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَّا اَعْتَقَ
يُقَالُ لَهُ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ وَقَالَ
اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهِ اَوْ ذِيْ قَرَابَتِهِ
فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے ایک انصاری نے جسکا نام ابومذکور تھا اپنے غلام
کو جسکا نام یعقوب تھا اپنی مرنے کے بعد آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بلایا اور فرمایا کون خریدتا ہے اوس غلام کو نعیم
بن عبداللہ نے اوسکو خریدا آٹھسو درہم کو آپنے وہ درہم اوس مرد انصاری کو دیدی اور فرمایا تم میں سے جب کوئی محتاج ہو تو پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پھر اگر کچھ بچے تو اپنی
بیوی بچون پر خرچ کرے پھر اگر کچھ بچی تو اپنے رشتہ داروں یا نتے والون پر صرف کرے پھر اگر کچھ بچے تو ادہر ادہر (فقیرون پر) صرف
کرے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمُدَبَّرَ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدبر کو بیچا يَتِيْمُ الْكِتَابِ مکاتب کو بیچنا فِي الْكِتَابَةِ مکاتب اوس بردی کو کہتے ہیں جسکو مالک نے کہدیا ہو کہ اگر اتنی روپیہ
تو دیوے تو آزاد ہے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ
اِرْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ اَهْلَهَا
فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ فَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ

اللہ فلیس لہ وان اشترط مائۃ شرط شرط اللہ احق واوثق ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے بریرہ حضرت عائشہ پاس آئے اپنی کتابت مین مدد چاہنے کو (یعنی بدل کتابت ادا کرنیمین مدد دین) حضرت عائشہ نے کہا جا اپنے لوگون سے کہ اگر اون کو منظور ہو تو مین تیری کتابت کا روپیہ ادا کردون اور تیرا ترکہ مین لونگی اوس نے اپنے لوگون سے بیان کیا اونہون نے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ کو منظور ہو تو اسد تیری ساتھ سلوک کرین تیرا ترکہ تو ہم لین گے حضرت عائشہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اون سے فرمایا تم خرید کرو اور آزاد کرو ترکہ اوسی کو ملے گا جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا اس قسم کی شرطین کرتی ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین ہین جو شخص ایسی شرط کرے جو اللہ کی کتاب مین نہین ہے وہ پوری نہوگی اگرچہ سو شرطین کرے اللہ کی شرط لائق ہے قبول کرنے کے اور بھروسے کے الکاتب یباع قبل ان یقضی من کتابتہ شیئا مکاتب نے اگر اپنی بدل کتابت مین سے کچھ ادا نہ کیا ہو تو اوس کا بیچنا درست ہے عن عائشۃ انہا قالت جاءت بریرۃ الی فقالت یا عائشۃ انی کاتبت اہلی علی تسع اواق فی کل عام اوقیۃ فاعینینی ولم تکن قضت من کتابتہا شیئا فقالت لہا عائشۃ ونفست فیہا ارجعی الی اہلک فان احبوا ان اعطیہم ذلک جمیعا ویکون ولاؤک لی فعلت فذہبت بریرۃ الی اہلہا فعرضت ذلک علیہم فابوا وقالوا ان شاءت ان تصب علیک فلتفعل ویکون ولاؤک لنا فذکرت ذلک عائشۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یمنعک ذلک منہا انما الولاء لمن اعتق فان الولاء لمن اعتق ففعلت وقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فحمد اللہ تعالی ثم قال اما بعد فما بال الناس یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فہو باطل وان کان مائۃ شرط قضاء اللہ احق وشرط اللہ اوثق وانما الولاء لمن اعتق ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے بریرہ میرے پاس آئے اور بولی اے عائشہ مین نے اپنے لوگون سے کتابت کی سات اوقیہ پر ہر سال ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو اور اوس نے اپنی کتابت مین سے کچھ ادا نہین کیا تہا حضرت عائشہ کو رغبت ہوئی بریرہ کے طرف اونہون نے کہا تو اپنے مالکون پاس جا اگر وہ چاہین تو مین سب (یعنی ساتون اوقیے) اوس کو دیدون گی لیکن ولا میری مین لون گی بریرہ اپنے لوگون پاس گئے اور اون سے یہ بیان کیا اونہون نے انکار کیا اور کہا اگر عائشہ چاہین تو اسد تجھ سے سلوک کرین لیکن ولا ہم لین گے حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اون کی کہنے سے بریرہ کا لینا مت چھوڑ خرید لی اور آزاد کر دے ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کریگا اونہون نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین کھڑے ہوئے اور تعریف کے اللہ جل جلالہ کی بعد اوس کے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا ایسی شرطین کرتی ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین ہین جو شخص ایسی شرط کرے جو اللہ کی کتاب مین نہین ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطین ہون اللہ کا حکم زیادہ لائق ہے قبول کرنے کے اور شرط اللہ کے مضبوط ہے ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کرے گا ۔ عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الولاء

وعن هبیرۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولاء کی بیچنے اور ہبہ کرنے سے ف کیونکہ ولاء ایک حق ہے جسکی وجہ سے اگر آزاد کیے ہوئے غلام یا لونڈی کا کوئی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا یا اوسکے وارث وارث ہوتے ہیں پھر معلوم نہیں کہ غلام یا لونڈی کچھ مال چھوڑ کر مرے یا نہ چھوڑے اس لیے اوسکی بیع جائز نہ ہوگی **بیع الولاء** ولاء کا بیچنا عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الولاء وعن ھبتہ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے **بیع الماء** پانی کا بیچنا عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الماء ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پانی کے بیچنے سے ف یعنی اگر کسی کا کنواں یا حوض یا چشمہ ہو تو پانی بیچنا جانوروں کے پلانے کے لیے بیچنا درست نہیں بلکہ اجازت دیوے کہ جسکا جی چاہے پیے یا جانوروں کو پلاوے۔ بعضوں کے نزدیک یہ بھی تنزیہی ہے اور بعضوں کے تحریمی اور جو کہیت سینچنے کے لیے پانی بیچی تو مباحث نہیں عن عمرۃ بن عبید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن بیع الماء ترجمہ مرو بن عبد سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے پانی کے بیچنے سے **بیع فضل الماء** بچی ہوئی پانی کا بیچنا عن ایاس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع فضل الماء وباع فیئکم الوھط فضل ماء الوھط فکرھہ عبد اللہ بن عمر ترجمہ ایاس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بچی ہوئی پانی کے بیچنے سے اور قریش نے وہط (ایک گانوں ہے طایف کیطرف) کا پانی بیچا بچا ہوا تو برا جانا اوسکو عبد اللہ بن عمر نے عن ایاس بن عبد صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانوا یبیعون فضل الماء فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع فضل الماء ترجمہ ایاس بن عبد سے روایت ہے بچا ہوا پانی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بچا ہوا پانی **بیع الخمر** شراب کا بیچنا عن ابن وعلۃ المصری انہ سال ابن عباس عما یعصر من العنب قال ابن عباس اھدی رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راویۃ خمر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل علمت ان اللہ عز وجل حرمھا فساررہ فقال لہ فما سارہ کما اردت فسالت انسانا الی جنبہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بم ساررتہ فقال امرنی ان بیعھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی حرم شربھا حرم بیعھا ففتح المزادتین حتی ذھب ما فیھما ترجمہ ابن وعلہ مصری نے ابن عباس سے پوچھا انگور کے شیرہ کا حال ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک مٹھو شراب کے تحفہ لایا آپنے فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں اللہ نے شراب کو حرام کر دیا ہے پھر اوس نے آہستہ سے ایک شخص سے کان میں کچھ کہا میں نہیں سمجھا کیا کہا میں نے ایک آدمی سے جو اوسکے پاس بیٹھا تھا پوچھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کان میں کیا کہا وہ بولا میں نے اوس سے کہا بیچ ڈال آپنے فرمایا جس نے اسکا پینا حرام کیا ہے اوسی نے اسکا بیچنا حرام کیا ہے تب اوس نے دونوں ـــــ مشکوں کا منھ کھولدیا اور جو کچھ شراب اوس میں تھا بہ گیا عن عائشۃ قالت لما نزلت ایات الربوا قام رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم علی المنبر قد لعنت علی الناس خمسۃ وحرم التجارۃ فی الخمر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سود کی آیتیں اخیر مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑی ہوے اور لوگون کو پڑھ کر سنائین پھر اب مین تجارت کو حرام کیا **باب** بیع الکلب کتے کا بیچنا **عن** عقبۃ بن عمرو قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن ترجمہ عقبہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کتے کی قیمت سے اور رنڈی کی خرچی سے اور نجومی کی کمائی سے **ف** یعنے یہ سب مال حرام ہین انکا استعمال درست نہین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اشیاء حرمھا وثمن الکلب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزونکو حرام کیا اوس مین سے کتی کی قیمت بھی حرام کی **ما استثنی** کونسا کتا بیچنا درست ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب والسنور الا کلب صید ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کتے اور بلی کی قیمت سے مگر شکاری کتی کی قیمت سے (امام نسائی نے کہا یہ روایت منکر ہے **ف** یعنے خلاف ہے اور معتبر لوگون کی روایت کے اوس مین شکاری کتی کا استثنا مذکور نہین ہے) **بیع** الخنزیر سور کا بیچنا **عن** جابر بن عبد اللہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وھو بمکۃ ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارایت شحوم المیتۃ فانہ یطلی بھا السفن ویدھن بھا الجلود ویستصبح بھا الناس قال لا ھو حرام وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک قاتل اللہ الیھود ان اللہ عز وجل لما حرم علیھم شحومھا جملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس سال مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے مکے مین بیشک اللہ اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتون کو پھر بیچ کو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ مُردی کی چربی سے تو کشتیان چکنی کیجاتی ہین اور کھالین اور لوگ اوسکو جلا کر روشنی کرتے ہین آپنے فرمایا نہین وہ حرام ہے پھر آپ نے فرمایا اللہ یہود کو تباہ کرے جب اللہ نے اون پر چربی کو حرام کیا تو اونہون نے اوسکو پگھلایا پھر بیچکر اوس کی قیمت کھائی **بیع** ضراب الجمل اونٹ کی جفتی کو بیچنا **ف** یعنے نر کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینا **عن** جابر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع ضراب الجمل وعن بیع الماء وبیع الارض لتحرث فبیع الزرع منھا ارضہ ومالہ فعن ذلک نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو دانے کی اجرت لینے سے اور پانی کی بیچنے سے اور زمین بیچنے سے کہیتی کے لیے یعنے کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کو بیچے دوسری کے ہاتھ کہ وہ اوس مین زراعت کرے اور ایک حصہ یہی لیوے ان باتون سے آپنے منع کیا **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ دانی کی اجرت لینے سے ف بلکہ بغیر اجرت کے زکوٰۃ دینا چاہیے البتہ اگر خوشی سے مالدار والا کچھ دیوے تو قباحت نہیں) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصَّعْقِ اَحَدُ بَنِي صَعْصَعَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا نُكْرِمُ فَحْلَنَا فَنُعْطِي عَلَى ذٰلِكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص بنی صعق میں سے جو ایک شاخ ہے بنی کلاب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور زکوٰۃ دانے کی اجرت لینے کو پوچھا۔ آپ نے منع فرمایا اوسکو وہ بولا ہم کو تحفے کے طور پر کچھ ملتا ہے ف یعنی ہم شرط نہیں کرتے دیتا ہے اپنی خوشی سے کچھ نذر کرتا ہے ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے اجازت دی اوسکو تحفے کے طور پر جو ملے اوس کے لینے کی عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگانے والے کی کمائی اور زکوٰۃ دانی کی اجرت اور کتے کی قیمت سے عَنْ اَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ دانے کی مزدوری سے عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ ترجمہ ابوحازم سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور زکوٰۃ دانے کی مزدوری لینے سے اَلرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْبَيْعَ فَيُفْلِسُ وَيُوْجَدُ الْمَتَاعُ بِعَيْنِهٖ ایک شخص ایک چیز خریدی پھر اوسکی قیمت دینے سے پہلے مفلس ہو جاوے اور وہ چیز جن کی تون موجود ہو تو بیچنے والا اوس کا زیادہ حقدار ہے (خریدار کے اور قرضخواہوں سے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَفْلَسَ ثُمَّ وَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهٗ سِلْعَةً بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جاوے پھر ایک شخص اپنا بیچا ہوا اسباب اوسکے پاس پاوے جو نکاتون تو وہ زیادہ حقدار ہے اوسکو لینے کا اوروں سے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْدِمُ اِذَا وَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعَ بِعَيْنِهٖ وَعَرَفَهُ اَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نادار ہو جاوے اور اوسکے پاس کسی کی چیز جن کی تون ملے وہ اوسکو بچانے تو وہ اوسی کی ہے جس نے اوسکو بیچا تھا عَنْ اَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثِمَارٍ اِبْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ وَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک شخص کے پھلوں پر جو اوس نے خریدے تھے آفت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور وہ بہت قرضدار ہو گیا تب آپ نے فرمایا صدقہ دو اوسکو لوگون نے صدقہ دیا جب بھی اوسکا قرض پورا نہ ہوا۔ آپ نے اوسکے قرضخواہون سے فرمایا اب جو موجود ہے اور کچھ تم کو نہیں ملے گا اَلرَّجُلُ يَبِيْعُ السِّلْعَةَ فَيُفْتَقَرُ مِنْهَا مُنْتَحِقٌّ ایک شخص مال بیچ دیا اوسکا مالک کوئی

اور سنکو عن اسید بن حضیر بن سماک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی انہ اذا وجدھا فی ید الرجل غیر المتھم فان شاء احلفھا بما اشتراھا وان شاء اتبع سارقہ وقضی بذلک عمر وابو بکر ترجمہ اسید بن حضیر بن سماک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اگر کوئی اپنی چیز ایسے شخص کے پاس پاوے جسپر چوری کا گمان نہ ہو تو اگر چاہے اوتنی قیمت دیکر جتنی کو اوس نے لیا ہے اوس چیز کو لے لے اور چاہے تو چور کا پیچھا کرے اور یہی حکم دیا عمر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما نے ف اور بعضوں کا مذہب یہ ہے کہ مالک اپنی چیز لے لے اور جس شخص کے پاس چیز نکلے اوسکو حکم ہوگا کہ وہ اپنی بائع سے دام وصول کرے پھر وہ اپنے بائع سے یہاں تک کہ چور پکڑا جاوے اور دلیل اون کی دوسری حدیث ہے عن اسید بن حضیر الانصاری انہ کان عاملا علی الیمامۃ وان مروان کتب ان معاویۃ کتب الیہ ان ایما رجل سرق منہ سرقۃ فھو احق بھا حیث وجدھا ثم کتب بذلک مروان الی فکتبت الی مروان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بانہ اذا کان الذی ابتاعھا من الذی سرقھا غیر متھم بحیث یباع مثلھا فان شاء اخذ الذی سرق منہ بثمنھا وان شاء اتبع سارقہ ثم قضی بذلک ابو بکر وعمر وعثمان فبعث مروان بکتابی الی معاویۃ وکتب معاویۃ الیکم ان انک لست انت ولا اسید تقضیان علی ولکن اقضی فیما ولیت علیکما فانفذ لما امرک بہ فبعث مروان بکتاب معاویۃ فقلت لا اقضی بہ ما ولیتنیھا قال معاویۃ ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے وہ حاکم تھے یمامہ کے (جو ایک ملک ہے حجاز کے پورب کی طرف) مروان نے اونکو لکھا کہ معاویہ نے مجھ کو لکھا ہے جس شخص کی کوئی چیز چوری جاوے تو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہے جہاں اوسکو پاوے اسید نے کہا مروان نے مجھکو لکھا میں نے مروان کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فیصلہ کیا ہے کہ جو شخص جسنے اوس چیز کو چور سے خریدا ہے متہم نہو یعنے اوسپر چوری کا گمان نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے چاہے قیمت دیکر یعنے جتنی قیمت کو اوس نے چور سے لیا ہے وہ چیز لے لیوے چاہے چور کا پیچھا کرے پھر اسی کیموافق ابو بکر اور عمر اور عثمان نے فیصلہ کیا مروان نے میرے خط کو معاویہ پاس بھیجدیا معاویہ نے مروان کو لکھا تو اور اسید میرے اوپر حکم نہیں کرسکتے لیکن میں تم دونوں پر حکم کرسکتا ہوں کیونکہ میں نے تم کو مقرر کیا ہے پھر جو میرا حکم ہے اوسکیموافق عمل کر مروان نے معاویہ کا خط میرے پاس بھیجدیا میں نے کہا میں اوسی کیموافق حکم کرونگا جو معاویہ کہتے ہیں جبتک اون کیطرف سے حاکم رہونگا ف اس لیے کہ اطاعت خلیفہ اور بادشاہ اسلام کی واجب ہے اور قاضی کو نہیں پہونچتا کہ خلاف امر سلطانی کے فیصلہ کرے جب سلطان کا حکم خلاف شرع کے ہو تو قاضی کو قضا کا عہدہ چھوڑ دینا چاہیے اور سلطان کو سمجھانا چاہیے اگر سلطان نہ مانے تو سب مسلمان ملکر اوس کو تخت سے اتار دیں احمد اور دوسرے کو بٹھا دیں عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل احق بعین مالہ اذا وجدہ وللمبتاع الرجوع علی من باعہ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی چیز کا حق دار ہے جب اوسکو پاوے اور جسکے پاس چیز نکلی وہ اپنی بائع کا پیچھا کرے (شاید معاویہ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے عن

سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امراۃ زوجھا ولیان فھی للاول منھما ومن باع بیعا من رجلین فھو للاول منھما ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کریں یعنی ایک ولی ایک سے نکاح کرے اور دوسرا دوسری سے کرے) تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور جس نے دو شخصوں کے ہاتھ ایک چیز کو بیچا تو جسکا ہاتھ پہلے بیچا اسی کو وہ چیز ملیگی **الاستقراض** قرض لینے کا بیان **عن** عبداللہ بن ابی ربیعۃ قال استقرض منی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفا فجاءہ مال فدفعہ الی وقال بارک اللہ لک فی اھلک ومالک انما جزاء السلف الحمد والاداء ترجمہ عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درم قرض لیے پھر آپ پاس مال آیا آپ نے ادا کر دیے اور فرمایا برکت دے اللہ تیری گھر اور تیری مال میں قرض کا بدلہ یہ ہے کہ آدمی اپنی قرضخواہ کا شکریہ کرے اور ادا کو دا کرے **التغليظ** فی الدین قرضداری کی برائی **عن** محمد بن جحش قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرفع راسہ الی السماء ثم وضع راحتہ علی جبھتہ ثم قال سبحان اللہ ماذا نزل من التشدید فسکتنا وفزعنا فلما کان من الغد سألتہ یا رسول اللہ ما ھذا التشدید الذی نزل فقال والذی نفسی بیدہ لو ان رجلا قتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم قتل وعلیہ دین ما دخل الجنۃ حتی یقضی عنہ دینہ ترجمہ محمد بن جحش سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اوٹھایا پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور فرمایا سبحان اللہ کتنی سختی اوتری ہے ہم لوگ چپ ہو رہے اور گھبرا گئے جب دوسرا دن ہوا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ سختی کیسی ہے جو اوتری آپ نے فرمایا قسم اس شخص کے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک شخص اللہ کی راہ میں مارا جاوے پھر جلایا جاوے پھر مارا جاوے پھر جلایا جاوے اور اوسپر قرض ہو تو جنت میں نہ جاویگا جبتک اپنی قرض کو ادا نہ کرے **عن** سمرۃ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فقال ایکم احد ثلثا فقام رجل فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک فی المرتین الا واحدۃ ینبغی الا تکون لجبتنی اما انی لا اقول بیدک لا یخیر ان فلانا لرجل امتھد مات ما سود بدینہ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازہ میں آپنے فرمایا کیا اسجگہ فلانے قبیلے میں سے کوئی ہے تین بار آپنے یہی فرمایا جب ایک شخص کھڑا ہوا آپنے فرمایا تو نے پہلے دو بار میں مجھے کیوں جواب نہیں دیا میں نے تجھے نہیں پکارا مگر تیری سی فلان شخص کا ہوا ہے (جنت میں جانے سے یا اپنی لڑکوں کی صحبت سے) بسبب قرضداری کے **التسهيل** فیہ قرضداری میں آسانی **عن** عمران بن حذیفۃ قال کانت میمونۃ تدان وتکثر فقال لھا اھلھا فی ذلک وکانوا موھا وورجوا علیھا فقالت لا اترک الدین وقد سمعت خلیلی وصفیی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من احد یدان دینا فعلم اللہ انہ یرید قضاءہ الا ادی اللہ عنہ فی الدنیا ترجمہ عمران بن حذیفہ سے روایت ہے میمونہ بہت قرض لیا کرتیں لوگوں نے اون سے اس باب میں

گفتگو کی اور انکو ملامت کی اور سخت کہا اون پر وہ بولین میں قرض لینا نہ چھوڑونگی میں نے اپنی پیاری اور برگزیدہ پیغمبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتی تھی جو شخص قرض لیوے اور خدا جانتا ہو کہ وہ اوس کے ادا کرنیکی فکر میں ہے
تو اللہ دنیا میں اوسکا قرض ادا کرا دیگا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدَانَتْ فَقِيْلَ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَسْتَدِيْنِيْنَ وَلَيْسَ عِنْدَكِ وَفَاءٌ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُّؤَدِّيَهُ اَعَانَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ ام المومنین میمونہ
سے روایت ہے وہ قرض لیتی تھیں لوگون نے اون سے کہا اے ام المومنین کیا تم قرض لیتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جائداد اوسکے
ادا کرنے کو نہیں ہے انہون نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص قرض لیوے اور وہ
اوسکی ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ اوسکی مدد کریگا مَطْلُ الْغَنِيِّ مالدار آدمی قرض ادا کرنے میں دیر کرے عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مالدار پر اوتراوا کیا جاوے یعنے قرضدار
اپنی قرض کا اوتارا ایک مالدار شخص کر دے جسکو حوالہ کہتے ہیں تو چاہیے کہ اوسکا پیچھا کرے یعنی جسپر اوتراوا کر دیا ہے اوقرضدار
پر سختی کرے اور مالدار کا قرض ادا کرنا ظلم ہے یعنی اگر مفلس ہو اور قرضہ ادا نہ کرسکے تو گناہ نہیں لیکن جو مجبور ہے لیکن روپیہ
ہوتے ساتے کسی کا قرض نہ دیوے تو یہ گناہ ہے عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ
عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ ترجمہ شرید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار اگر قرض ادا کرنے میں دیر کرے تو اوسکی عزت
بگاڑنا درست ہو جاتی ہے یعنی قرضخواہ کو درست ہے کہ اوسکی برائی کرے اور اوسکو سزا دینا بھی درست ہے (یعنی حاکم اوس کو
قید کر سکتا ہے) عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا اَلْحَوَالَةُ قرض کا اوتارا کرنا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ
اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر کرنا مالدار کا قرض ادا کرنے میں
ظلم ہے اور جب تم میں سے کسیکو حوالہ دیا جاوے مالدار پر بھیجا کرے اوسکا (اور قرضدار کا) پیچھا چھوڑ دے اَلْكَفَالَةُ
بِالدَّيْنِ قرض کی ضمانت کرنا عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ
فَقَالَ اِنَّ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَا اَتَكَفَّلُ بِهٖ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے
ایک انصاری مرد کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا نماز پڑھنے کے لیے آپنے فرمایا اسپر تو قرض ہے ابوقتادہ نے کہا
یا رسول اللہ میں اسکا ضامن ہوں۔ آپنے فرمایا پورا قرض ادا کروگے ابوقتادہ نے کہا پورا اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ حُسْنِ
الْقَضَاءِ اچھی طرح قرض ادا کرنے کی فضیلت عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ
اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرض کو اچھی

طرح سے ادا کرتے ہیں حُسْنُ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِي الْمُطَالَبَةِ خوش معاملگی اور قرض وصول کرنیمیں نرمی کرنیکی فضیلت عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ
خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ
قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي غُلَامٌ وَكُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ يَتَقَاضَى قُلْتُ لِرَسُولِي خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ
وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اسشخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی لیکن لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنی آدمی سے کہتا جہاں آسانی سے ملے وہاں
سے وصول کر جہاں دشواری ہو یعنی قرضدار مفلس ہو بیچارہ تنگ) تو چھوڑ دی اور درگزر کر شاید اللہ تعالی ہماری قصوروں
سے بھی درگزر کرے جب مر گیا تو اللہ تعالی نے فرمایا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی ہے وہ بولا نہیں مگر میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو
قرض دیا کرتا جب اوسکو تقاضا کیلئے بھیجتا تو کہدیتا جو آسانی سے ملے لے لے اور جہاں دشواری ہو چھوڑ دے اور معاف کر دے شاید
اللہ بھی ہم کو معاف کرے اللہ جل جلالہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ إِذَا رَأَى إِعْسَارَ الْمُعْسِرِ قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى يَتَجَاوَزُ عَنَّا
فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا اور
جب کسی کو مفلس دیکھتا تو اپنی جوان سے کہتا معاف کر اوسکو شاید اللہ تعالی معاف کرے ہم کو جب اللہ پاس گیا تو اللہ نے اوسکو معاف
کر دیا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا
وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جنت میں داخل
کر دیا ایک شخص کو جو نرمی کرتا خریدتے اور بیچتا اور ادا کرتی اور وصول کرتی وقت الشَّرِكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ شرکت بغیر مال کے
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَدْخَلَهُمَا أَحَدُهُمَا أَتَانَا وَلَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ ترجمہ
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں اور عمار اور سعد شریک ہوئے بدر کے روز تو سعد دو قیدی پکڑ کر لائے اور میں اور عمار دونوں
کچھ نہ لائے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ أَمَّ مَا بَقِيَ فِي مَالِ
إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا
حصہ ایک غلام میں سے آزاد کر دے (مثلاً غلام میں دو آدمی نصفا نصف کے شریک ہوں ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دوسرے
کو بھی (جو دوسری شریک کا ہے) مال دیکر آزاد کرنا ہے اگر اوس کے پاس مال ہو وَفِي اگر آزاد کرنیوالا مالدار ہے تو غلام پورا
آزاد ہو جاوے گا اور دوسرے شریک کے حصے کے دام دینا پڑینگے اور جو مفلس ہے تو آدھا غلام آزاد ہوگا اور غلام کو اختیار ہے
کہ محنت مزدوری کر کے دوسرے شریک کے حصے کے دام ادا کرے اور پورا آزاد ہو جاوے الشَّرِكَةُ فِي الرَّقِيقِ غلام
لونڈی میں شرکت عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَكَانَ

لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا بَلَغَ ثَمَنُهُ بَقِيَّةَ الْعَبْدِ فَهُوَ عَتِيقٌ عَنْ مَالِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام لونڈی میں آزاد کرے اور اوس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی دوسرے حصے کی قیمت کو کافی ہو تو وہ آزاد ہو جاویگا اوسکے مال میں سے **الشَّرِكُ فِي النَّخْلِ** درخت میں شرکت **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ أَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِيعُهَا حَتَّى يَعْرِضَهَا عَلَى شَرِيكِهِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو اون کو نہ بیچے جبتک اپنی شریک سے نہ پوچھ لیوے (کیونکہ اگر شریک لینا چاہے تو وہ زیادہ حقدار ہے اور دوسرا) **الشَّرِكُ فِي الرِّبَاعِ** زمین میں شرکت **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ يُقْسَمْ رَبْعَةٍ وَحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَإِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْ فَهُوَ أَحَقُّ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا ہر مال شرکت میں جو تقسیم نہ ہوا ہو زمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں جبتک دوسرے شریک سے اجازت نہ لیوے اوس شریک کو اختیار ہے چاہے لیوے (تو لے لے) اور چاہے نہ لیوے (تب دوسرا بخیر خص لے لیگا) اور جو ایک شریک اپنا حصہ بیچے اور دوسرے شریک کو خبر نہ کرے تو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہے (یعنی اوسکو شفعے کا حق ہے وہ اتنی دام جتنی کو شریک نے بیچا ہے دیکر غیر شخص سے چھین سکتا ہے)

ذِكْرُ الشُّفْعَةِ وَأَحْكَامِهَا شفعہ کا بیان **ف** شفعہ ایک حق ہے جسکی وجہ سے انسان ایک زمین کا مالک ہو سکتا ہے جو اب اختلاف ہے کہ شفعہ کا حق کسکو پہونچتا ہے بعضوں کے نزدیک صرف شریک کو پہونچتا ہے اور بعضوں کے نزدیک ہمسائے کو بھی یہ حق ہے **عَنْ** أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حق رکھتا ہے اپنی پڑوس کا **عَنِ** الشَّرِيدِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضٌ لِي لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهَا شِرْكٌ وَلَا قِسْمَةٌ إِلَّا الْجِوَارُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ ترجمہ شرید سے روایت ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میری زمین ہے جس میں کسی کو شرکت نہیں نہ حصہ ہے مگر ہمسائگی کا حق ہے آپ نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حقدار ہے اپنی پڑوس کا **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمسائے کو حق شفعہ ہے **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مال میں ہے جو تقسیم نہ کیا جاوے جب حد بندی ہو جاوے اور راہ معین ہو جاوے پھر شفعہ نہیں ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي الْجِوَارِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعے کا اور ہمسایہ کے حق کا

آخِرُ كِتَابِ البیوع تمام ہوئی کتاب البیوع **ذِكْرُ** القَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ جاہلیت کے زمانے میں جو قسامت مروج تھی اوسکا بیان **ف** قسامت کہتے ہیں قسم کو اصطلاح میں قسامت یہ ہے

کہ مقتول کی قوم میں سے اوسکی وارث پچاس آدمی قسم کہادین کہ فلان شخص نے اسکو مارا ہے اور جو اوسکی وارث پچاس سے کم ہون تو جتنی ہون اتنی کو پچاس بار قسمین دی جاوین اخیر قتل کی تہمت ہو وہ قسم کہادین کہ ہم نے اسکو قتل نہین کیا **عن** ابن عباس قال اول قسامۃ کانت فی الجاھلیۃ کان رجل من بنی ھاشم استاجرہ رجل من قریش من فخذ اخر فانطلق معہ فی ابلہ فمر بہ رجل من بنی ھاشم قد انقطعت عروۃ جوالقہ فقال اعقلنی بعقال اشد بہ عروۃ جوالقی لا تنفر الابل فاعطاہ عقالا یشد بہ عروۃ جوالقہ فلما نزلوا وعقلت الابل الا بعیرا واحدا فقال الذی استاجرہ ما شان ھذا البعیر لم یعقل من بین الابل قال لیس لہ عقال قال فاین عقالہ قال مر بہ رجل من بنی ھاشم قد انقطعت عروۃ جوالقہ فاستعانانی فقال اعقلنی بعقال اشد بہ عروۃ جوالقی لا تنفر الابل فاعطیتہ عروۃ عقالا فحذفہ بعصا کان فیہا اجلہ فمر بہ رجل من اھل الیمن فقال اتشھد الموسم قال ما اشھد وربما شھدت قال ھل انت مبلغ عنی رسالۃ مرۃ من الدھر قال نعم قال اذا شھدت الموسم فنادیا ال قریش فاذا اجابوک فنادیا ال ھاشم فاذا اجابوک فسل عن ابی طالب فاخبرہ ان فلانا قتلنی فی عقال ومات المستاجر فلما قدم الذی استاجرہ اتاہ ابو طالب فقال ما فعل صاحبنا قال مرض فاحسنت القیام علیہ ثم مات فنزلت قد فتہ فقال کان ذا اھل ذاک منک فمکث حینا ثم ان الرجل الیمانی الذی کان اوصی الیہ ان یبلغ عنہ وافی الموسم فقال یا ال قریش قالوا ھذہ قریش قال یا ال بنی ھاشم قالوا ھذہ بنو ھاشم قال این ابو طالب قال ھذا ابو طالب قال امرنی فلان ان ابلغک رسالۃ ان فلانا قتلہ فی عقال فاتاہ ابو طالب فقال اختر منا احدی ثلاث ان شئت ان تؤدی مائۃ من الابل فانک قتلت صاحبنا خطأ وان شئت یحلف خمسون من قومک انک لم تقتلہ فان ابیت قتلناک بہ فاتی قومہ فذکر لھم ذلک فقالوا نحلف فاتتہ امراۃ من بنی ھاشم کانت تحت رجل منھم قد ولدت لہ فقالت یا ابا طالب احب ان تجیز ابنی ھذا برجل من الخمسین ولا تصیر یمینہ فعل فاتاہ رجل منھم فقال یا ابا طالب اردت خمسین رجلا ان یحلفوا ھکذا مکان مائۃ من الابل یصیب کل رجل بعیران ھذا بعیران فاقبلھما منی ولا تصیر یمینی حیث تصیر الایمان فقبلھما وجاء ثمانیۃ وقال اربعون رجلا احلفوا قال ابن عباس والذی نفسی بیدہ ما حال الحول ومن الثمانیۃ والاربعین عین تطرف

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے پہلی قسامت جو جاہلیت کے زمانہ مین تہی یہ ہوئی کہ بنی ہاشم مین سے ایک شخص نے نوکری کی قریش کے ایک شخص کی یعنے قریش کے ایک شاخ مین سے وہ تہا وہ اوسکے ساتھ گیا اونٹون مین وہان ایک اور شخص بنی ہاشم مین سے جسکی پرتن کی رسی ٹوٹ گئی تہی وہ بولا میری مدد کر ایک رسی سے تا باندہ دون مین اپنی پرتن کو ایسا نہو کہ اونٹ چل نکلے (اور پرتن گر پڑے) اوس نے (یعنی جو نوکر ہوا تہا) ایک رسی دیدی پرتن باندہنے کو جب سب لوگ اتری اونٹ

باندھی گئے۔ تو ایک اونٹ غالی ملا (اوسکی باندھنے کو رسی نہ تھی) جس نے نوکر کہا تھا وہ بولا یہ اونٹ کیسا ہے باندھا کیون نہین گیا نوکر بولا اسکی رسی نہین ہے وہ بولا رسی کہان گئی نوکر بولا مجھسا ایک شخص ملا بنی ہاشم مین سے اوسکی رسی کے رسی ٹوٹ گئی تہی اوس نے فریاد کی اور کہا میری مدد کر ایک رسی دیکر جس سے مین اپنا برتن باندھون اسلیے یہ اونٹ چل نکلے تو میز نے باندھنے کی رسی اوسے دیدی یہ سنتی ہی اوس نے ایک لاٹھی لیکر کو مارسی اوسی رسی مین اوسکی موت تھی (وہ قریب بنے کے ہوگیا) وہان ایک شخص نکلا یمن کے لوگون مین سے تو اوس نے (یعنی نوکر نے) اوس سے پوچھا کیا تو اس موسم مین کہان جاویگا۔ وہ بولا نہین جاؤنگا اور شاید جاؤن نوکر بولا میری طرف سے تو ایک پیغام پہونچا دیگا جسوقت تو پہونچے وہ بولا ہان تب نوکر نے کہا جب تو موسم مین جاوے تو پکارا سی قریش کے لوگون کو جب وہ جواب دین تو پکارا سی ہاشم کی اولاد جب وہ جواب دین تو ابو طالب کو پوچھ پھر اون سے کہدی کہ فلان شخص نے (اوسکا نام لیا جس نے اسے نوکر رکھا تہا) مجھکو ایک رسی کے لیے مارڈالا پھر وہ نوکر مرگیا جب وہ شخص حج کو آیا نوکر کہا تہا کے مین آیا تو ابو طالب نے اوس سے پوچھا ہمارا آدمی کہان گیا وہ بولا میرا میں نے اوسکی اچھی طرح خدمت کی پھر مرگیا تو مین نے اوترا اور اوسکو دفن کیا ابو طالب نے کہا اوسکے واسطے یہی لائق تہا تجھکو (یعنی تجھسے یہی توقع تہی جو تو نے کیا اوس کے لیے یعنی خبر گیری کی اور اچھی طرح دفن کیا) پھر چند روز ابو طالب نے رہی اتنے مین وہ یمن کا شخص آپہونچا جسکو اوس نے وصیت کی تہی پیام پہونچانے کے لیی اور عین موسم پر آیا اوس نے پکارا اسی قریش کے لوگون نے کہا یہ قریش کے لوگ ہین پھر اوس نے پکارا اسی ہاشم کی اولاد لوگون نے کہا یہ ہاشم کے بیٹے ہین اونسے کہا ابو طالب کہان ہین کہا ابو طالب یہ ہین تب اوس نے کہا فلان شخص نے میرے ہاتھ یہ پیام بہیجا تہا کہ فلان شخص نے اوسی مارڈالا ایک رسی کی لالچ سے یہ سنکر ابو طالب اوس شخص کے پاس آئے اور کہا تین باتون مین سے ایک بات تو کر اگر تیرا جی چاہے تو سو اونٹ دی دیتے کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کو چوک سے مارا (یعنی تیرا قصد قتل کا نہ تہا) اور جو تیرا جی چاہے تو تیری قوم مین سے پچاس آدمی قسم کہاوین اسبات پر کہ تو نے اوسکو نہین مارا اگر تو ان دونون باتون سے انکار کری تو ہم تجھے اوسکے بدلے مین قتل کرین گے اوس نے اپنی قوم سے بیان کیا اونہون نے کہا ہم قسم کہاوین گے پھر ایک عورت آئی ابو طالب پاس جو اوسکی قوم مین بیاہی ہوئی تہی اور بنی ہاشم مین سے تہی اوسکا ایک لڑکا تہا وہ بولی اے ابو طالب مین چاہتی ہون کہ تو اس لڑکے کو منظور کر لی پچاس آدمیون مین سے ایک کے بدلے اور اوسکو قسم نہ دلا ابو طالب نے منظور کیا پھر ایک اور شخص اون مین سے آیا اور کہنے لگا اے ابو طالب تم پچاس آدمیونکو قسم دلایا چاہتے ہو سو اونٹون کے بدلے تو ہر ایک شخص کے حصے مین دو دو اونٹ آتے ہین یہ دو اونٹ لو اور منظور کرو پھر قسم مت ڈالو جب تم زبردستی قسمین دوگے ابو طالب نے منظور کر لیا اور اڑتالیس آدمی آئے اونہون نے قسم کہائی ابن عباس نے کہا قسم اوس شخص کے جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ایکسال نہین گزرا کہ اون اڑتالیس مین سے ایک آنکھ بھی نہ رہی جو دیکھتی ہو (یعنی سب مرگئے) **القسامۃ** قسامت کا بیان عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَۃَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ ترجمہ ایک صحابی سے

روایت ہے جو انصار میں سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو باقی رکھا جیسے جاہلیت میں تھی عن انا من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القسامۃ کانت فی الجاھلیۃ ثم اقرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما کانت
علیہ فی الجاھلیۃ وقضی بھا بین ناس من انصار فی قتیل ادعوا علی یھود خیبر ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے چند صحابہ سے روایت ہے کہ قسامت جاہلیت میں جاری تھی پھر قائم رکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا قسامت
کا انصار کے مقدمے میں جب اون میں سے چند لوگ دعوی کرتی تھے ایک خون کا خیبر کے یہودیوں پر عن ابن المسیب قال کانت
القسامۃ فی الجاھلیۃ ثم اقرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الانصاری الذی وجد مقتولا فی جب الیھود
فقالت الانصار الیھود قتلوا صاحبنا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے قسامت جاہلیت میں تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو باقی رکھا اوس انصاری کے مقدمے میں جسکی لاش یہود کے کنوے میں ملی تھی اور انصار نے کہا تھا کہ یہود نے
ہمارے آدمی کو مار ڈالا مبدئہ اکمل الدم فی القسامۃ پہلے مقتول کے وارثوں کو قسم دینا قسامت میں اگر وہ قسم کہا لیں
تو جیسا گمان ہے قتل کا وہ دیت ادا کریں اور جو قسم نہ کہا دیں تو جیسا گمان ہے وہ قسم کہا دیں اگر قسم کہا لیں گے تو بری ہوں گے نہیں
تو دیت دینا ہوگی عن سہل بن ابی حثمۃ ان عبد اللہ بن سہل ومحیصۃ خرجا الی خیبر من جھد اصابھما
فاتی محیصۃ فاخبر ان عبد اللہ بن سہل قد قتل وطرح فی فقیر او عین فاتی یھودا فقال انتم واللہ قتلتموہ
فقالوا واللہ ما قتلناہ ثم اقبل حتی قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ ثم اقبل ھو وحویصۃ
وھو اخوہ اکبر منہ وعبد الرحمن بن سہل فذھب محیصۃ لیتکلم وھو الذی کان بخیبر فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر کبر وکلم حویصۃ ثم تکلم محیصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اما ان یدوا صاحبکم واما ان یؤذنوا بحرب فکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فکتبوا انا واللہ ما
قتلناہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحویصۃ ومحیصۃ وعبد الرحمن تحلفون وتستحقون دم صاحبکم
قالوا لا قال فتحلف لکم یھود قالوا لیسوا مسلمین فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ فبعث
الیھم بمائۃ ناقۃ حتی ادخلت علیھم الدار قال سھل لقد رکضتنی منھا ناقۃ حمراء ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے
روایت ہے عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونوں خیبر کو چلے کچھ تکلیف کیوجہ سے جو اون کو تھی پھر محیصہ پاس آیا اوسکے کہا گیا
کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ایک اندھے کنوے یا چشمے میں ڈالدیے گئے یہ سنکر محیصہ یہودیوں پاس آئے اور کہنے لگے قسم خدا کی تم نے
اوسکو مارا ہے وہ بولے قسم خدا کی ہم نے اوسکو نہیں مارا محیصہ وہاں سے چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا پھر محیصہ اور اون کے بڑی بھائی حویصہ اور عبد الرحمان بن سہل بلکہ آئے محیصہ نے پہلے بات کرنا چاہی وہی خیبر میں
گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی کا لحاظ کر بڑی کا لحاظ کر (اوسکو پہلے بات کرنے دے) آخر حویصہ نے بات کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یھود تمہارے ساتھی کی دیت دیدیں نہیں تو اون سے کہدیا جاوے لڑائی کی پھر آپ نے

اس باب میں یہود کو لکھا یہود نے جواب میں کہا ہم نے قسم خدا کی اوسکو نہیں مارا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا اچھا تم قسم کھاؤ اور اپنے ساتھی کا خون ثابت کرلو وہ بولے ہم قسم نہیں کھاویںگے (اس لیے کہ ہم نے اپنی آنکھ سے مارتی نہیں دیکھا) آپنے فرمایا تو یہود قسم کھاوینگے تمھارے لیے (کہ ہم نے اوسکو نہیں مارا نہ ہم جانتے ہیں کس نے مارا) اونہوں نے کہا یارسول اللہ وہ تو مسلمان نہیں ہیں (کافر ہیں جھوٹے قسم کھالیوینگے) تب آپنے اپنی پاس سے اونکو دیت دی اور سو اونٹ بھیجے یہاں تک کہ اونکے گھر میں داخل ہوگئے۔ سہل نے کہا اوس میں سے ایک اونٹنی نے جو سرخ تھی مجھکو لات ماری

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ طُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَيَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ

وہی جو اوپر گزرا **ذکر** اختلاف الفاظ ناقلین خبر سہل فیہ راویوں کا اختلاف واحادیث کی روایت میں عن سہل بن ابی حثمۃ ورافع بن خدیج انہما قالا خرج عبداللہ بن سہل بن زید ومحیصۃ بن مسعود حتی اذا کانا بخیبر تفرقا فی بعض ما ھنالک ثم اذا محیصۃ یجد عبداللہ بن سہل قتیلا فدفنہ ثم اقبل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو وحویصۃ بن مسعود وعبدالرحمن ابن سہل وکان اصغر القوم فذھب عبدالرحمن یتکلم قبل صاحبیہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر فی السن فصمت یتکلم صاحباہ ثم تکلم معہما فذکروا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتل عبداللہ بن سہل فقال لھم تحلفون خمسین یمینا وتستحقون صاحبکم او قاتلکم قالوا کیف نحلف ولم نشھد قال فتبرئکم یھود بخمسین یمینا قالوا وکیف نقبل ایمان قوم کفار فلما رای ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسکا حاصل ترجمہ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود ساتھ نکلے جب خیبر میں پہونچے تو وہاں کسی مقام پر جدا ہوگئے محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو دیکھا ماری ہوئی پڑی ہیں۔ اونہوں نے اونکو دفن کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے وہ اور اون کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل جو سب سے کم سن

کہ ان کو تو عبدالرحمن اپنے ساتھی سے پہلے بات کرنی لگے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ سن میں بڑے ہوں ان کے بڑی کرو چپ رہے اور ان دونوں کے دونوں ساتھیوں نے بات کی پھر انہوں نے بھی ان کے ساتھ بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا جہاں عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون پاتے ہو یا اپنے قاتل کو پاتے ہو انہوں نے کہا ہم کیونکر قسم کھاویں گے حالانکہ ہم موجود نہ تھے آپ نے فرمایا پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو الگ کریں گے انہوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیونکر مانیں گے آخر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو اپنی پاس سے اس کی دیت دی عن سہل بن ابی حثمۃ و رافع بن خدیج ان محیصۃ بن مسعود و عبداللہ بن سہل اتیا خیبر فی حاجۃ لھما فتفرقا فی النخل فقتل عبداللہ بن سہل فجاء اخوہ عبدالرحمن بن سہل و حویصۃ و محیصۃ ابنا مسعود الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتکلم عبدالرحمن فی امر صاحبہ و ھو اصغرھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبر الکبر لیبدا الاکبر فتکلما فی امر صاحبھما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم خمسون منکم فقالوا یا رسول اللہ امرء لم نشھد کیف نحلف قال فتبرئکم یھود بایمان خمسین منھم فقالوا یا رسول اللہ قوم کفار فکیف یاخذ بایمانھم فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت مربدا لھم فرکضتنی ناقۃ من تلک المرابد برجلھا۔

ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ اور عبداللہ بن سہل خیبر میں آئے کسی کام کو لیے پھر کھجوروں کے درختوں میں جدا ہو گئے اخیر تک جیسا اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے سہل نے کہا میں اونٹنی کے باڑے میں گیا تو وہ بھی اونٹوں میں سے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں دیے تھے) ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری عن سہل بن ابی حثمۃ ان عبداللہ بن سہل و محیصۃ بن مسعود بن زید اتیا خیبر و ھو یومئذ صلح فتفرقا فاتی محیصۃ علی عبداللہ بن سہل و ھو متشحط فی دمہ قتیلا فدفنہ ثم قدم المدینۃ فانطلق عبدالرحمن بن سہل و حویصۃ و محیصۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھب عبدالرحمن یتکلم و ھو اسن القوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر فسکت فتکلما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحلفون بخمسین یمینا فتستحقون دم صاحبکم او قاتلکم قالوا یا رسول اللہ کیف نحلف ولم نشھد ولم نر قال فتبرئکم یھود بخمسین یمینا قالوا یا رسول اللہ کیف ناخذ ایمان قوم کفار فعقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ۔

ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر میں آئے اور اونٹوں اور ان کے ملتے ہی دونوں جدا ہوئے پھر محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو اس حال میں پایا کہ وہ اپنے خون میں لوٹ رہے تھے قتل ہو کر پھر دفن کیا اور مدینہ میں آئے پھر اخیر تک جیسا اوپر گزرا عن سہل بن ابی حثمۃ قال انطلق عبداللہ بن سہل و محیصۃ بن مسعود بن زید الی خیبر و ھو یومئذ صلح فتفرقا فی حوائجھما فاتی محیصۃ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بشیر نے کہا سہل نے مجھ سے کہا اون میں سے ایک اونٹنی نئی مجھ سے حماد کی ایک روایت میں حسن بشیر بن یسار عن سہل بن ابی حثمہ قال وجد عبداللہ بن سہل قتیلا فاتی اخوہ وعمہ محیصۃ وحویصۃ وھما عما عبداللہ بن سہل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھب عبدالرحمن یتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر وھو احدث القوم فسکت فتکلما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان یدوا صاحبکم واما ان یاذنوا بحرب فکتب الیھم فی ذلک فکتبوا انا واللہ ما قتلناہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحویصۃ وانت یا محیصۃ کما تقول قال لا فقال اتحلفون خمسین یمینا فتستحقون دم صاحبکم او قتیلکم قالوا وکیف نحلف ولم نشھد ولم نر قال فتبرئکم یھود بخمسین یمینا فقالوا کیف نقبل ایمان قوم کفار فعقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بشیر نے کہا سہل نے مجھ سے کہا اون میں سے ایک اونٹنی نئی مجھ سے حماد کی ایک روایت میں حسن بشیر بن یسار عن سہل بن ابی حثمہ قال وجد عبداللہ بن سہل قتیلا فاتی اخوہ وعمہ محیصۃ وحویصۃ وھما عما عبداللہ بن سہل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھب عبدالرحمن یتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر وھو احدث القوم فسکت فتکلما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان یدوا صاحبکم واما ان یاذنوا بحرب فکتب الیھم فی ذلک فکتبوا انا واللہ ما قتلناہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحویصۃ وانت یا محیصۃ کما تقول قال لا فقال اتحلفون خمسین یمینا فتستحقون دم صاحبکم او قتیلکم قالوا وکیف نحلف ولم نشھد ولم نر قال فتبرئکم یھود بخمسین یمینا فقالوا کیف نقبل ایمان قوم کفار فعقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بشیر نے کہا سہل نے مجھ سے کہا اون میں سے ایک اونٹنی نئی مجھ سے حماد کی ایک روایت میں حسن بشیر بن یسار عن سہل بن ابی حثمہ قال وجد عبداللہ بن سہل قتیلا فاتی اخوہ وعمہ محیصۃ وحویصۃ وھما عما عبداللہ بن سہل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھب عبدالرحمن یتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر وھو احدث القوم فسکت فتکلما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان یدوا صاحبکم واما ان یاذنوا بحرب فکتب الیھم فی ذلک فکتبوا انا واللہ ما قتلناہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحویصۃ وانت یا محیصۃ کما تقول قال لا فقال اتحلفون خمسین یمینا فتستحقون دم صاحبکم او قتیلکم قالوا وکیف نحلف ولم نشھد ولم نر قال فتبرئکم یھود بخمسین یمینا فقالوا کیف نقبل ایمان قوم کفار فعقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بشیر نے کہا سہل نے مجھ سے کہا اون میں سے ایک اونٹنی نئی مجھ سے حماد کی ایک روایت میں حسن بشیر بن یسار عن سہل بن ابی حثمہ قال وجد عبداللہ بن سہل قتیلا فاتی اخوہ وعمہ محیصۃ وحویصۃ وھما عما عبداللہ بن سہل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھب عبدالرحمن یتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر وھو احدث القوم فسکت فتکلما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان یدوا صاحبکم واما ان یاذنوا بحرب فکتب الیھم فی ذلک فکتبوا انا واللہ ما قتلناہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحویصۃ وانت یا محیصۃ کما تقول قال لا فقال اتحلفون خمسین یمینا فتستحقون دم صاحبکم او قتیلکم قالوا وکیف نحلف ولم نشھد ولم نر قال فتبرئکم یھود بخمسین یمینا فقالوا کیف نقبل ایمان قوم کفار فعقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ

نے کہا ہم اون کی قسمون پر کیونکر راضی ہون گے وہ تو مشرک ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی

عن بشیر بن یسار ان عبد اللہ بن سہل الانصاری ومحیصۃ بن مسعود خرجا الی خیبر فتفرقا فی حوائجھما فقتل عبد اللہ بن سہل فقدم محیصۃ فاتی هو واخوه حویصۃ وعبد الرحمن بن سہل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذهب عبد الرحمن یتکلم لسنہ من اخیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر کبر فتکلم حویصۃ ومحیصۃ فذکروا شان عبد اللہ بن سہل فقالهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحلفون خمسین یمینا وتستحقون دم صاحبکم او قاتلکم قالوا لا قال فیحلف لکم یهود قالوا لیسوا مسلمین فوداه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ

ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے سلا دینے اس مین سہل بن ابی حثمہ کا ذکر نہین ہے کہ عبد اللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود دونون نکلے خیبر کو اور اپنے اپنے کامون کے لیے جدا ہوئے عبد اللہ بن سہل مارے گئے محیصہ اور اون کے بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے عبد الرحمن نے بات کرنا چاہی اس لیے کہ وہ (حقیقی) بھائی تھے عبد اللہ بن سہل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ کر بڑے کا لحاظ کر تب حویصہ اور محیصہ نے بات کی اور عبد اللہ بن سہل کا حال بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پچاس قسمین کھاتے ہو اور اپنی صاحب یا قاتل کے خون کے حقدار ہوتی ہو۔ امام مالک نے کہا یحیی نے کہا بشیر بن یسار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاس سے اونکو دیت دی

عن بشیر بن یسار زعم ان رجلا من الانصار یقال له سہل بن ابی حثمۃ اخبره ان نفرا من قومه انطلقوا الی خیبر فتفرقوا فیها فوجدوا احدهم قتیلا فقالوا للذین وجدوه عندهم قتلتم صاحبنا قالوا ما قتلنا ولا علمنا قاتلا فانطلقوا الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ انطلقنا الی خیبر فوجدنا احدنا قتیلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبر الکبر فقال لهم ائتون بالبینۃ علی من قتله قالوا ما لنا بینۃ قال فیحلفون لکم قالوا لا نرضی بایمان الیهود وکره رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبطل دمه فوداه مائۃ من ابل الصدقۃ

ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے ایکشخص انصاری نے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تھا اون سے بیان کیا کہ اون کی قوم کے کئی آدمی خیبر کو گئے وہان جدا جدا ہو گئے پھر ایک کو اون مین سے دیکھا قتل کیا گیا ہے اونہون نے کہا اون لوگون سے جو وہان رہتے تھے جہان وہ قتل کیا گیا تھا تم نے ہمارے ساتھی کو مارا ہے اونہون نے کہا ہم نے اوسکو نہین مارا نہ اوسکے قاتل کو جانتے ہین وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا ہم نبی اللہ کے ہم خیبر کو گئے تھے وہان ہم نے اپنے ایک ساتھی کو پایا قتل کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑائی کا خیال کر بڑائی کا خیال کر آپ نے فرمایا تم گواہ لا سکتے ہو کہ تمنے مارا انہون نے کہا ہمارے پاس گواہ نہین ہین نے فرمایا تو وہ حلف کرین گے اونہون نے کہا ہم یہودیون کی قسمون پر راضی نہین ہونگے آپ کو برا معلوم ہوا کہ خون اوسکا ضائع ہو سو آپنے دیت دی صدقے کے اونٹون مین سے سو اونٹ دیے

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

اَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْاَصْغَرَ اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ شَاهِدَيْنِ عَلٰى
مَنْ قَتَلَهُ اَدْفَعُهُ اِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهٖ قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ اَصِيْبُ شَاهِدَيْنِ وَاِنَّمَا اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِهِمْ
قَالَ فَتُحْلِفُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ اَحْلِفُ عَلٰى مَا لَا اَعْلَمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَسْتَحِقُّ مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُوْدُ فَقَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهٗ عَلَيْهِمْ وَاَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے محیصہ کا چھوٹا بیٹا
کیا خیبر کے دروازوں پر تب آپ نے فرمایا دو گواہ قائم کر اوس شخص پر جسنے مارا میں حوالی کردونگا اوسکی سٹی سمیت تجھکو
بولا یا رسول اللہ میں دو گواہ کہان سے لاؤں وہ تو مارا ہوا ملا اون کے دروازوں پر تب آپ نے فرمایا اچھا پچاس قسمیں
کھاوے گا قسامت کی وہ بولا میں کیونکر قسم کھاؤں اوسبات پر جسکو نہیں جانتا آپ نے فرمایا اچھا وہ پچاس قسمیں کہاویں گے
قسامت کی وہ بولا یا رسول اللہ ہم اون سے کیونکر قسم لیویں وہ تو یہود ہیں (کافر ہیں) آخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اوسکی دیت یہودیوں پر تقسیم کی اور آدھی دیت اپنے پاس سے دیکر اون کی مدد کی **بَابُ الْقَوَدِ** قصاص کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالتَّارِكُ دِيْنَهُ الْمُفَارِقُ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کا خون
(درست نہیں مگر تین صورتوں میں ایک جان کے بدلے جان میں دوسرے جب وہ کسی کو عمداً قتل کرے تو اوسکو قصاص میں قتل کیا جاوے) دوسرے اگر وہ شادی کا نکاح ہو
کر پھر زنا کرے (تو سنگسار کیا جاوے) تیسری اگر اپنے دین یعنے اسلام سے پھر جاوے (تو اوسکو سمجھا دینگے اور پھر اسلام پر
لاوینگے اگر نہ مانے قتل کیا جاویگا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقْتِيْدَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ الْقَاتِلُ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَفَعَهُ اِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اَمَا اٰيَةُ اِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ قَالَ فَكَاَنَّهٗ
مَكَثَ قَائِمًا فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے خون کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو خونی کو پکڑ لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے اوسکو حوالے کیا مقتول کے وارث
کے کہ مار ڈالے اوسکو (خونی بولا یا رسول اللہ میں نے مارا نہ تھا جسکے بدلے اوسکو نہیں مارا آپنے فرمایا مقتول کو دوزخ میں دیکھ
لیگا وہ سچا ہے پھر تو اوسکو مار ڈالیگا تو تو جہنم میں جاویگا اوس نے چھوڑ دیا اوسکو وہ بندھا ہوا تھا ایک رسی سے وہ چلا اپنی رسی کو کھینچتا ہوا
اوس روز سے اوسکو رسی والا کہنے لگے عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جِيْءَ بِالْقَاتِلِ اِلَى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاذِبِ وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَقْتُلُ
قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ
فَاَرْسَلَهٗ قَالَ فَرَاَيْتُهٗ يَجُرُّ نِسْعَةً ترجمہ علقمہ بن وائل حضرمی اپنے باپ سے روایت ہے اونھوں نے اپنے باپ سے سنا وہ خونی جس نے خون

کیا تمہارا وہ مقتول کا وارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا آپ نے فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تو دیت لیگا وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تو اسکو قتل کر) جب وہ چلا تو آپ نے فرمایا اگر تو اسکو معاف کریگا تو وہ سمیٹ لیگا اپنا گناہ اور تیرے صاحب کا گناہ (یعنی مارا گیا ہے) اور معاف کر دیا اسکو اور چھوڑ دیا وہ چلا اپنی رسی کھینچتا ہوا **ذکر اختلاف الناقلین لخبر علقمة بن وائل فیه**

عن علقمة بن وائل عن وائل قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جاء بالقاتل يقوده ولي المقتول فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولي المقتول اتعفو قال لا قال افتقتله قال نعم قال اذهب به فان ذهب به فولى من عند ركابه فقال اما انه احد الذين قال لا قال افتقتله قال نعم قال اذهب به فان ذهب به فقال اما انه ان اعفا عنه يبوء باثمه واثم صاحبه فعفا عنه وتركه فاذا رأيته جر نسعته

علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ وہ نے سنا وائل بن حجر سے کہا کہ میں موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب مقتول کا وارث قاتل کو کھینچتا ہوا لایا ایک سی سے باندھ کر رسول اللہ صلعم نے وارث سے فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا دیت لیتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا قتل کرتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا جا بھلا اور اسکو لے چلا جب مڑ کر آپ نے اسکو پایا فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا دیت لیتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا قتل کرتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا خیر لیجا اور اسکو پھر آپ نے فرمایا اوسوقت اگر تو اسکو معاف کریگا تو وہ اپنا گناہ اور اپنے صاحب کا مقتول کا گناہ سمیٹ لیگا اوس نے معاف کر دیا اسکو اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا وہ اپنی رسی کھینچ رہا تھا **عن علقمة بن وائل عن ابيه قال كنت قاعدا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء رجل في عنقه نسعة فقال يا رسول الله ان هذا واخي كان في حب فحفر انسانا فوقع فيها فرصد له فلان فقتله فقال النبي صلى الله عليه وسلم اعف عنه فابى وعليك باثمه قال اعف عنه فابى قال فاذهب ان قتلته كنت مثله فخرج به حتى جاوز فاذا به ما ينهم ما يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجع فقال ان قتلته كنت مثله قال فانه قد عفا عنه فخرج به حتى اذا جاوز**

علقمہ بن وائل سے روایت ہے اوس کی روایت کیا اپنے باپ سے کہا میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتنے میں ایک شخص آیا اوسکی گردن میں رسی پڑی تھی (ایک اور شخص اوسکو لایا) وہ بولا یا رسول اللہ یہ شخص میرا بھائی دونوں کنواں کھودتے تھے میں نے سنا اوسکو کہ کہتا تھا اوسنے میرے بھائی کے سر پر پاری وہ مر گیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا معاف کر دے اوسکو اوس نے انکار کیا اور کہا اسی طرح میں نے اسکے بھائی اور میرا بھائی دونوں ایک کنوئیں میں تھے اوسکو کھودتے تھے اوسنے میرے بھائی کے سر پر پاری وہ مر گیا آپ نے فرمایا معاف کر دے اوسکو اوس نے انکار کیا آپ نے فرمایا جا جا اگر تو اوسکو مار ڈالے گا تو بھی اوسکے مثل ہو گا (یعنی تجھ کو بھی قصاص میں قتل کیا جاویگا) پھر اوس نے قتل کیا تھا تو بھی اوسکا قتل کر کے

اوسکے برابر ہوگا) وہ اوسکو لیکر گیا جب دور نکل گیا تو ہم نے پکارا کیا تو نہیں سنتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں
آپ نے فرمایا اگر تو اوسکو قتل کریگا اوسکے برابر ہوگا وہ بولا ہاں میں اوسکو معاف کیے دیتا ہوں پھر وہ خونی تلوار اپنی گردن پر رکھ لیا
یہانتک کہ چھپ گیا ہماری نگاہ سے عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ انہ کان قاعدا عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذ جاء رجل یقود اخر بنسعۃ فقال یا رسول اللہ قتل ھذا اخی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اقتلتہ قال یا رسول اللہ لو لم یعترف اثمت علیہ البینۃ قال نعم قتلتہ قال کیف قتلتہ قال
کنت انا وھو نختبط من شجرۃ فسبنی فاغضبنی فضربت بالفاس علی قرنہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ھل لک من مال تؤدیہ عن نفسک قال یا رسول اللہ مالی الا فاسی وکسائی فقال لہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ترمک یشترونک قال انا اھون علی قومی من ذلک قال فرمی بالشملۃ الی الرجل فقال دونک
صاحبک فلما ولی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قتلہ فھو مثلہ فاذکروا الرجل فقال لہ ویلک
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان قتلہ فھو مثلہ فرجع الی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ عدت
انک قلت ان قتلہ فھو مثلہ وھل اخذتہ الا بامرک فقال ما تریدان یبوء باثمک واثم صاحبک قال
بلی قال فان ذاک قال فراٰک کذلک رجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے
اتنے میں ایکشخص آیا ایک شخص کو کھینچتا ہوا رسی پکڑکر وہ بولا یا رسول اللہ اس نے میری بھائی کو مار ڈالا ہے تب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو نے اوسکو مارا ہے وہ بولا یا رسول اللہ اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا اتنے میں وہ بولا
ہاں میں نے مارا ہے آپنے فرمایا کیونکر مارا وہ بولا میں اور اسکا بھائی دونوں لکڑیاں چن رہے تھے ایکدرخت کی اتنے میں اسنے
مجھکو گالی دی مجھے غصہ آیا میں نے کلہاڑی اوسکے سر پر ماری (وہ مرگیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے
پاس مال ہے جو تو اپنی جان کے بدلے دیدے وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے سوا اس کمل اور کلہاڑی کے
آپنے فرمایا اچھا تو سمجھتا ہے کہ تیری قوم تجھ خرید کرلے گی (یعنی دیت دیکر) وہ بولا میں اپنی قوم کے نزدیک زیادہ ذلیل اور کم
مال ہے (یعنی میری جان کی اوکو کچھ پرواہ نہیں ہے) کہ مال دینگے یہ سنکر آپنے اوس شخص کیطرف (یعنی وارث کی
طرف) اپنیک دی اور فرمایا لیجا اس کو (یعنی تیرا جی چاہے سو کر) جب وہ پیٹھ موڑکر چلا آپنے فرمایا اگر اوسکو مارے گا تو یہ بھی
اوسی کا سا ہوگا لوگ یہ کہا کہ اوس سے ملے اور کہا خبردار ہو تیری سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر تو اوس کو مارے گا اوسی
کا سا ہوگا وہ لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ لوگوں نے مجھ ایسا کہا آپ فرماتے
ہیں اگر میں اوسکو مارونگا تو اوسی کا سا ہونگا اور میں تو آپ ہی کے حکم سے لے گیا ہوں آپنے فرمایا تو چاہتا ہے کہ وہ تیرا اور تیرے صاحب
(یعنی مقتول) کا گناہ سمیٹ لیوے وہ بولا کیوں نہیں چاہتا آپنے فرمایا یہی ہوگا وہ بولا اچھی بھلی میں اوسکو چھوڑ دیتا ہوں)
عن علقمۃ بن وائل قال انی لقاعد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل یقود اخر بنسعۃ ترجمہ وہی اوپر

کرزا عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَدَفَعَهُ اِلَى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ يَقْتُلُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَمَاعَةِ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ اَتَبَعَهُ رَجُلٌ فَاَخَّرَهُ فَلَمَّا اُخِّرَ تَرَكَهُ اَوْ فَقَدَ رَاْيَهُ يَجُرُّ نَسْعَةً حِيْنَ تَرَكَهُ يَذْهَبُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِحَبِيْبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَشْوَعَ قَالَ وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْعَفْوِ ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہے اون کے باپ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص لایا گیا جس نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا آپ نے خونی کو دیدیا مقتول کے وارث کو مار ڈالنے کی کہ لیں پھر آپ نے وارث کے صحبتیوں سے فرمایا خونی اور اوسکا مارنے والا دونوں جہنم میں جاوینگے (خونی تو اپنے خون کیوجہ سے اور اوسکا مارنیوالا اور گناہوں کیوجہ سے یا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی خدمت کرتا ہے کیونکہ آپ نے معاف کر دینے کو فرمایا تھا) ایک شخص گیا اور اوس نے وارث کو خبر کی جب اوسکو معلوم ہوا کہ آپ ایسا فرماتے ہیں تو اوس نے خونی کو چھوڑ دیا۔ وائل نے کہا میں نے خونی کو دیکھا وہ اپنی رسی کھینچتا ہوا جب وارث نے اوسکو چھوڑ دیا چلا جاتا ہے کرکے۔ اسمٰعیل نے کہا میں یہ روایت حبیب سے بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن اشوع نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کرنے کا حکم دیا تھا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى قَاتِلَ وَلِيِّهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى فَقَالَ خُذِ الدِّيَةَ فَاَبٰى قَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَاَنْتَ مِثْلُهُ فَذَهَبَ فَلَحِقَ الرَّجُلَ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلْهُ فَاَنْتَ مِثْلُهُ فَخَلَّى سَبِيْلَهُ فَمَرَّ بِيْ الرَّجُلُ وَهُوَ يَجُرُّ نَسْعَةً ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص اپنی عزیز کے قاتل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا آپنے فرمایا معاف کر دی اوسکو اوس نے انکار کیا آپنے فرمایا دیت لے اوسنے انکار کیا آپنے فرمایا قتل کر اوسکو تو بھی اوسی کا سا ہوگا وہ گیا ایک شخص نے اوس سے ملکر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کر اوسکو تو بھی اوس کی مثل ہوگا یہ سنکر اوس نے خونی کو چھوڑ دیا وہ میرے سامنے سے گزرا اپنی رسی کھینچتا ہوا عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخِيْ قَتَلَ اَخِيْ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ كَمَا قَتَلَ اَخَاكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَتُوْلِي اللّٰهَ وَاعْفُ عَنْهُ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِاَجْرِكَ وَخَيْرٌ لَكَ وَلِاَخِيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَخَلّٰى عَنْهُ قَالَ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ فَاَعْتَقَهُ اَمَا اِنَّهُ كَانَ خَيْرًا مِمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا آپنے فرمایا جا تو اوسکو مار ڈال جس طرح اوس نے تیرے بھائی کو مار ڈالا اوسکے شخص نے کہا تو خدا سے اور معاف کر دے اوسکو اوس میں تجھ کو زیادہ ثواب ہوگا اور بہتر ہوگا تیرے لیے اور تیرے بھائی کے لیے قیامت کے روز یہ سنکر اوس نے خونی کو چھوڑ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی آپنے اوس سے پوچھا اوسنے بیان کیا جو اوس نے کہا تھا آپنے فرمایا اسکو کر دیا بہتر ہوا تیرے لیے اس کام سے جو وہ تیرے ساتھ کرنیوالا تھا قیامت کے روز وہ

کہتا ای پروردگار پوچھ اس سے کس قصور مین اسنے مجھے قتل کیا تا وتل محمد اللہ عزوجل وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط اس آیت کی تفسیر عن ابن عباس قال کان قریظۃ والنضیر وکان النضیر اشرف من قریظۃ وکان اذا قتل رجل من قریظۃ رجلا من النضیر قتل بہ واذا قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ ادی مائۃ وسق من تمر فلما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ فقالوا ادفعوہ الینا نقتلہ فقالوا بیننا وبینکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتوہ فنزلت وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط والقسط النفس بالنفس ثم نزلت افحکم الجاھلیۃ یبغون ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے قریظہ اور نضیر دو قومین تھین یہود کی ان دونون مین نضیر کا درجہ زیادہ تھا جب کوئی شخص قریظہ مین سے نضیر کے کسی شخص کو مارتا تو قتل کیا جاتا اور جب نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسے آدمی کو مارتا تو سو وسق کھجور (دیت) دینا پڑتی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوے تو نضیر کے ایک آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا قریظہ نے کہا اوس مارنیوالے کو ہمارے حوالے کرو ہم اوسکو قتل کرین گے نضیر نے کہا ہم مین اور تم مین یہ پیغمبر فیصلہ کرینگے آپ پاس ہے اوسوقت یہ آیت اوتری وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط یعنے اگر کافرون مین فیصلہ کرے تو انصاف سے فیصلہ کرے انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلے جان لی جاوے یہ آیت اوتری افحکم الجاھلیۃ یبغون کیا جاہلیت کا رواج پسند کرتے ہین عن ابن عباس ان الایات التی فی المائدۃ التی قالھا اللہ عزوجل فاحکم بینھم او اعرض عنھم الی القسطین انما نزلت فی الدیۃ بین النضیر وبین قریظۃ وذلک ان قتلی النضیر کان لھم شرف یودون الدیۃ کاملۃ وان بعض قریظۃ کانوا یودون نصف الدیۃ فتحاکموا فی ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عزوجل ذلک فیھم فحملھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الحق فی ذلک فجعل الدیۃ سواء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے یہ جو آیتین سورہ مائدہ مین اوترین فاحکم بینھم اور اعرض عنھم مقسطین تک نضیر اور قریظہ کے دیت کے باب مین اوترین اسلیے کہ نضیر کو بزرگی تھی جب اون مین سے کوئی مارا جاتا تو پوری دیت پاتے اور بنی قریظہ مین سے اگر کوئی مارا جاتا تو آدھی دیت پاتے پھر ان لوگون نے رجوع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف تب اللہ تعالی نے یہ آیتین اتارین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو حق پر لایا اور دیت برابر کردی **باب** القودین الاحرار والمماليك آزاد اور غلام مین قصاص کا بیان عن قیس بن عبادۃ قال انطلقت انا والاشتر الی علی رضی اللہ عنہ فقلنا ھل عھد الیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا لم یعھدہ الی الناس عامۃ قال لا الا ما کان فی کتابی ھذا فاخرج کتابا من قراب سیفہ فاذا فیہ المؤمنون تتکافا دماؤھم وھم ید علی من سواھم ویسعی بذمتھم ادناھم الا لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عھد فی عھدہ من احدث حدثا فعلی نفسہ او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ترجمہ قیس بن عبادہ سے روایت ہے مین اور اشتر حضرت علی رضی اللہ عنہ پاس گئے اور اون سے پوچھا کیا آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات بتلائی ہے جو اورون کو نہین بتلائی

اونہون نے کہا نہین مگر جو میری اس کتاب مین ہو پھر ایک کتاب نکالی اپنی تلوار کے نیام سے اوسمین لکھا تھا کہ مسلمانون کے خون برابر ہین (کچھ فرق نہین شریف اور رذیل کا نہ غلام اور آزاد کا) اور وہ مثل ایک ہاتھ کے ہین غیر قومون پر دینے کل مسلمان متفق ہین غیرون کے خلاف پر جیسے ایک ہاتھ کے اجزا ایکدوسری کے ساتھ متفق ہوتی ہین حرکت اور سکون مین اور اونمین سے ادنی مسلمان بھی کل کیطرف سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بھی کسی کافر کو امن دے تو گویا کل مسلمانون نے امن دیا اب اوسپر دست درازی نہین ہو سکتی) اگاہ ہو مسلمان نہ مارا جاوے گا کافر کے بدلہ مین (خواہ کافر ذمی ہو یا حربی) اور نہ ذمی کو مارین جبتک وہ ذمی ہے (معنی اوس کافر کو کہتے ہین جسکو مسلمانون نے اپنے ملک مین رہنے کی اجازت دی ہو جزیہ مقرر کرکے اب اوسکو مارنا یا اوسکا مال لوٹنا درست نہین) جو شخص نئی بات نکالی (دین مین) تو اوسی پر اوسکا وبال ہی اور جو شخص بیگھ دیوی نئی بات نکالنی والی کو اوسپر لعنت ہو اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی **عَنْ** علی رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ تَکَافَاُ دِمَاؤُہُمْ وَھُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاھُمْ یَسْعٰی بِذِمَّتِھِمْ اَدْنَاھُمْ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَھْدٍ فِیْ عَھْدِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اَلْعَقْوُ مِنَ التَّبْدِیْلِ لِلْمَوَالِیْ** اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوسکے بدلے قتل کیا جاوی **عَنْ** سَمُرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَہٗ جَدَعْنَاہُ وَمَنْ خَصَاہُ خَصَیْنَاہُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے اپنی غلام کو قتل کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص ناک کان کاٹے (یا اور کوئی عضو) اپنی غلام کا تو ہم بھی کاٹینگے اوسکا اور جو کوئی خصی کرے اپنے غلام کو (یعنے خصیے نکالدے تاکہ عورت کی حاجت اوسکو نہ ہو) ہم بھی خصی کرینگے اوسکو **عَنْ** سَمُرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ **عَنْ** سَمُرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ مگر ان دونون روایتون مین خصی کرنے کا ذکر نہین ہے) **قَتْلُ الزَّانِیَۃِ بِالْمَرْاَۃِ** عورت کو عورت کے بدلے مارنا **عَنْ** عُمَرَ رض اَنَّہٗ نَشَدَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِکٍ فَقَالَ کُنْتُ بَیْنَ جَارَتَیْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْھَا وَجَنِیْنِھَا فَقَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِھَا بِغُرَّۃٍ وَاَنْ تُقْتَلَ بِھَا ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہو انکو تلاش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باب مین کیا فیصلہ کیا ہے تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور کہا مین دو عورتون کی کوٹھریون کے بیچ مین رہتا تھا۔ ایک نے دوسری کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ مرگئی اوسکے پیٹ مین کا بچہ بھی مرگیا رسول اللہ صلعم نے بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم کیا اور عورت کو عورت کے بدلے مار ڈالنے کا **اَلْعَقْوُ مِنَ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَۃِ** مرد کو عورت کے بدلے قتل کرنا **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ یَھُوْدِیًّا قَتَلَ جَارِیَۃً عَلٰی اَوْضَاحٍ لَھَا فَاَقَادَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھَا ترجمہ انس سے روایت ہو ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مار ڈالا اوسکی چاندی کے زیور کے لیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوس

یہودی کو مار ڈالنے کا رکی کے قصاص میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُودِيًّا اَخَذَ اَوْضَاحًا لِجَارِيَةٍ فَرَضَخَ رَاْسَهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَجِيْءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ هٰذَا اَوْ هُوَ هٰذَا فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ يُرْضَخَ رَاْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی نے زیور لے لیا کسی کا ایک عورت کا پھر اوسکا سر پھوڑ دیا دو پتھروں سے لوگوں نے اوس عورت کو پایا اوس میں ذرا جان تھی اوسکو لیے پھرے لوگوں کو بتاتی ہوئے کیا اس نے مارا کیا یہ ہے آخر اوس نے ایک کو کہا ہاں اس نے مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اوسکا سر کچلا جاوے دو پتھروں کے بیچ میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ قَالَ فُلَانٌ حَتّٰى سَمّٰى الْيَهُوْدِيَّ قَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک لڑکی چاندی کا زیور پہنے ہوئے نکلے اوسکو ایک یہودی نے پکڑا اور اوسکا سر کچلکر زیور اتار لیا پھر لوگوں نے اوس کے کو پایا کچھ جان اوسمیں باقی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آپ نے اوس سے پوچھا تجھے کسنے مارا فلانے نے وہ بولی نہیں قسم خدا کی یہانتک کہ نام لیا آپنے اوس یہودی کا جب اوس نے سر ہلا کر بتلایا ہاں وہ پکڑا گیا اوس نے اقرار کیا آپنے حکم کیا اوسکا سر کچلا گیا پتھروں کے بیچ میں **بَابُ سُقُوْطِ الْقَوَدِ مِنَ الْمُسْلِمِ لِلْكَافِرِ** کافر کے بدلے مسلمان نہ مارا جاوے عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا فِيْ اِحْدٰى ثَلَاثٍ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ وَرَجُلٌ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَرَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهُ فَيُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفَى مِنَ الْاَرْضِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے مسلمان کا مارڈالنا مگر تین صورتوں میں ایک تو بیحکم محصن (یعنی اوسکا نکاح ہوچکا ہو) ہو کر زنا کرے دوسرے کسی مسلمان کو قصداً مار ڈالے تیسری وہ شخص جو اسلام سے پھر جاوے اور اوس کے رسول سے لڑے وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اِلَّا اَنْ يُعْطِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا فَهْمًا فِيْ كِتَابِهِ اَوْ مَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ فِيْهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور باتیں ہیں تمہارے پاس سوا قرآن کے وہ بولے نہیں قسم اوس کے جسنے دانے کو چیر کر اوگایا اور جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے کو سمجھ دیوے اپنی کتاب کی یا جو اس کاغذ میں ہے میں نے کہا اوس میں کیا ہے اونہوں نے کہا اوس میں دیت کے احکام ہیں اور قیدی کو چھوڑنے کا بیان ہے اور یہ ذکر ہے کہ مسلمان نہ مارا جاوے کافر کے بدلے عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رضہ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بشيء دون الناس إلا في صحيفة في قراب سيفه فأخرج الصحيفة فإذا فيها المؤمنون تكافأ
دماؤهم يسعى بذمتهم أدناهم وهم يد على من سواهم لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد في عهده
ابوجحیفہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کوئی ایسی بات نہیں بتلائی جو لوگوں سے چھپی
ہو مگر جو میری تلوار کے نیام میں ایک کتاب ہے لوگوں نے اوس کا چیچا نہ چھوڑا یہانتک کہ وہ نہوں نے وہ کتاب نکالی اوس میں
لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور امان دے سکتا ہے ادنی مسلمان اور وہ مثل ایک ہاتھ کے ہیں غیروں پر اور مومن
کافر کے بدلے نہ مارا جاوے اور نہ ذمی جنکا اپنے اقرار پر ہے عن الأشتر أنه قال لعلي إن الناس قد تشغب بهم مما
يسمعون فإن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد إليك عهدا أخذتنا به قال ما عهد إلي رسول الله
صلى الله عليه وسلم عهدا لم يعهده إلى الناس غير أن في قراب سيفي صحيفة فإذا فيها المؤمنون تتكافأ
دماؤهم يسعى بذمتهم أدناهم لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد في عهده ترجمہ مالک بن حارث اشتر
سے روایت ہے اوہنوں نے حضرت علی سے کہا لوگوں میں شہور ہو گیا ہے جو تجھ میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کوئی بات تم کو بتلائی ہو تو بیان کرو حضرت علی نے کہا کوئی خاص بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں بتلائی جو
اور وں کو نہ بتلائی ہو مگر میری تلوار کے غلاف میں ایک کتاب ہے اوسکو دیکھا تو اوس میں یہ لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر
ہیں ادنی مسلمان خون لے سکتا ہے کسی کافر کی امان کا اور مومن کافر کے بدلے نہ مارا جاوی نہ وہ کافر جس سے اقرار ہو جبتک
اپنی اقرار پر ہے تعظیم قتل المعاهد ذمی کافر کا مارنا کیسا ہے عن أبي بكرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قتل معاهدا في غير كنهه حرم الله عليه الجنة ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے کسی ذمی کو (یعنی اوس کا ذمہ جس سے عہد اور اقرار ہوا ہو) بغیر اوس کی وجہ کے (یا وقت کے
تو اللہ تعالی اوپر جنت کو حرام کریگا ف یعنی اگر کوئی وجہ ہو مثلاً وہ ذمی کا فر ایسی بات کرے جس سے اوسکا عہد ٹوٹ جاوی یا عہد
کا زمانہ گزر جاوے تو اوسکا قتل درست ہے عن أبي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل
نفسا معاهدا بغير حلها حرم الله عليه الجنة أن يشم ريحها ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص ذمی کو مارے بغیر اوسکے خون حلال ہونے کے تو حرام کریگا اللہ اوس پر جنت کو اوسکی خوشبو کو بھی عن القاسم
بن مخيمرة عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل رجلا من أهل الذمة لم يجد ريح الجنة
وإن ريحها ليوجد من مسيرة سبعين عاما ترجمہ قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے اوس نے سنا ایک صحابی سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاوے گا حالانکہ اوسکی خوشبو ستر برس کی راہ سے
آتی ہے عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل قتيلا من أهل الذمة لم يجد
ريح الجنة وإن ريحها ليوجد من مسيرة أربعين عاما ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذمی کو مارے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاوے گا۔ حالانکہ اوسکی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے۔

سقوط القود بين المماليك فيما دون النفس غلاموں میں قصاص نہ ہونا جب جن سے کم قصور میں یعنی زخم پہنچاویں یا کوئی عضو کاٹ ڈالیں **عن عمران بن حصين** ان غلاما قطع اذن غلام فقراء ناس اغنياء فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فلم يجعل لهم شيئا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک غلام نے غلام کا کان کاٹ ڈالا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اونکو کچھ نہیں دلایا اسلیئے کہ اوس کے مالک مفلس تھے اور جو مالدار ہوتے تو دیت دینا پڑتی **القصاص في السن** دانت میں قصاص ہے **عن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالقصاص في السن وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كتاب الله القصاص ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا اور فرمایا اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا (یعنی اوس میں موجود ہے السن بالسن) **عن** سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کریگا اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص کوئے عضو کاٹے اپنے غلام کا کاٹینگے ہم اوسکا **عن** سمرة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال من خصى عبده خصيناه ومن جدع عبده جدعناه ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خصی کرے اپنی غلام کو ہم اوسکو خصی کرینگے اور جو شخص ناک کان یا اور کوئی عضو کاٹے اپنی غلام کا ہم اوسکا بھی عضو کاٹینگے **عن** انس ان اخت الربيع ام حارثة جرحت انسانا فاختصموا الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم القصاص القصاص فقالت ام الربيع يا رسول الله يقتص من فلانة لا والله لا يقتص منها ابدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله يا ام الربيع القصاص كتاب الله قالت لا والله لا يقتص منها ابدا فما زالت حتى قبلوا الدية قال ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره ترجمہ انس سے روایت ہے ربیع ام حارثہ کے بہن نے ایک آدمی کو زخمی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جھگڑا پیش ہوا آپ نے فرمایا بدلہ لیا جاویگا ام الربیع بولی یا رسول اللہ کیا اوس سے بدلہ لیا جاویگا قسم خدا کی اوس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جاویگا آپ نے فرمایا سبحان اللہ اے ام الربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا وہ بولی نہیں قسم خدا کی اوس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جاوے گا وہ یہی کہتی رہی یہانتک کہ لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا تب آپنے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھیں تو اللہ اونکو سچا کرے گا **القصاص من السنية** دانت کے قصاص کا بیان **عن** حميد قال ذكر انس ان عمته كسرت ثنية جارية فقضى نبي الله صلى الله عليه وسلم بالقصاص فقال اخوها انس بن النضر اتكسر ثنية فلانة لا والذي بعثك بالحق لا تكسر ثنية فلانة قال وكانوا قبل ذلك سألوا اهلها العفو فلم يأتوه وهو تم الشهيد يوم احد

رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا انکی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم کیا انکے بھائی انس بن النضر (انس بن مالک کے چچا) بولے کیا فلانی عورت (یعنی اپنی بہن) کا دانت توڑا جاویگا نہیں قسم اوس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اوسکا دانت کبھی نہیں توڑا جاویگا اور پہلے ان لوگون نے اوس لڑکے کے وارثون سے کہہ رکھا تھا کہ معاف کر دیا دیت لو (لیکن وہ نہیں مانتے تھے) جب اون کے بھائی انس بن النضر نے جو انس بن مالک کے چچا تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوے احد کے روز (لڑائی میں) قسم کھالی تو اوسکے وارث معاف کرنے پر راضی ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضے بندے اللہ کے ایسے ہیں اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کہا لیں تو اللہ اون کو سچا کر دیوے عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْأَرْشَ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ أَنَسٌ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ انس سے روایت ہے ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا اوسکے وارثون نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے وارثون نے انکار کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے قصاص کا حکم کیا انس بن النضر نے کہا یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت توڑا جاویگا قسم ہے اوسکی جنے آپ کو سچا پیمبر کر کے بھیجا کبھی نہیں توڑا جاویگا آپ نے فرمایا انس اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا پھر وہ لوگ راضی ہو گئے اونہون نے معاف کر دیا تب آپنے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں اگر اوس کے بھروسے پر قسم کہا لیں تو اللہ اون کو سچا کر دے **القود** مِنَ الْعَضَّةِ کاٹ کھانے میں قصاص عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ قَالَ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا تَقْضَمُ الْفَحْلُ ائْتِ شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ يَدَكَ حَتَّى يَقْضَمَهَا ثُمَّ ائْتِ شِئْتَ عُقَالَانِ شِئْتَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دانتون سے دوسرے کا ہاتھ پکڑا اوس نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا اوسکا ایک دانت ٹوٹ گیا یا کئی دانت ٹوٹ گئے اوس نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تو مجھ سے کیا کہتا ہے کیا یہ کہتا ہے کہ میں اوس کو حکم کروں وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دیوے پھر تو اوسکو چبا دے جیسے جانور چباتا ہے اگر تو چاہے تو اپنا ہاتھ ایسی ایسی چبانے کو پھر نکال لے اگر چاہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ أُخْرَى عَلَى ذِرَاعِهِ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ لَحْمَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا بازو کاٹا اوس نے ہاتھ کھینچا اسکا دانت نکل پڑا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا آپنے جسکا دانت اوکھڑا تھا اوسکو کچھ نہ دلایا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اپنی بھائی کا گوشت چبا ڈالی جیسے جانور چباتا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

حصین قال قاتل رجلا فقص احدهما صاحبه فانتزع یده من فیه فندرت ثنیته فاختصما الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یعض احدکم اخاہ کما یعض الفحل لا دیۃ لہ ترجمہ عمران بن حصین سے
روایت ہے کہ ایک شخص سے لڑا پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ اوسکے منہ سے گھسیٹا دوسرے کا دانت نکل
پڑا پھر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے لڑتے ہوئے آپنے فرمایا تم میں سے ایک آدمی اپنی بھائی کو کاٹتا ہے جانور
کیطرح پھر دیت نہیں ہے اوسکو دیت کچھ نہ ملے گی **عن** عمران بن حصین ان رجلا قال فی الذی عض فندرت
ثنیتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا دیۃ لک **عن** عمران بن حصین ان رجلا عض ذراع رجل
فانتزع ثنیتہ فانطلقوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال اردت ان تقضم ذراع اخیک
کما یقضم الفحل فابطلها ترجمہ اوپر گزرا **باب** الرجل یدفع عن نفسہ ایک شخص اپنے تئیں بچاوے اور اوسمیں دوسرے
کا نقصان ہو تو بچانے والے پر کچھ تاوان نہ ہوگا **عن** یعلی بن منیۃ انہ قاتل رجلا فعض احدهما صاحبه فانتزع
یدہ من فیہ فقلع ثنیتہ فرفع ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یعض احدکم اخاہ کما یعض البکر
فابطلها ترجمہ یعلے بن منیہ ایک شخص سے لڑے پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ منہ سے چھوڑایا تمیں
دوسرے کا دانت اوکھڑ گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے آپنے فرمایا تم میں سے ایک اپنی بھائی کو کاٹتا
ہے جوان اونٹ کیطرح اور اوسکو دیت نہیں دلائی اس لیے کہ ہاتھ چھوڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچایا تو اوسپر دانت
ٹوٹنے کا تاوان نہ ہوگا **عن** یعلی بن منیۃ ان رجلا من بنی تمیم قاتل رجلا فعض یدہ فانتزعها فالقی ثنیتہ
فاختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یعض احدکم اخاہ کما یعض البکر فابطلها ای ابطلها
ترجمہ یعلے بن منیہ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی تمیم میں سے دوسرے سے لڑائی کی آخیر تک **ذکر** الاختلاف
علی عطاء فی هذا الحدیث اس حدیث میں عطا کے اوپر راویوں کا اختلاف **عن** سلمۃ ویعلی بن امیۃ قالا خرجنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک ومعنا صاحب لنا فقاتل رجلا من المسلمین فعض رجل
ذراعہ فجذب بها من فیہ فطرح ثنیتہ فاتی الرجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلتمس العقل فقال انطلق
احدکم الی اخیہ فیعضہ کعضیض الفحل ثم یاتی یطلب العقل لا عقل لها فابطلها رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ترجمہ سلمہ اور یعلے بن امیہ سے روایت ہے ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تبوک کی لڑائی
میں اور ہمارے ساتھ ایک شخص تھا اوس نے ایک مسلمان سے لڑائی کی اوسکا ہاتھ دانتوں سے پکڑا اوس نے اپنا ہاتھ اوس کے
منہ سے کھینچا تو اوسکا دانت نکل پڑا پھر جسکا دانت نکل پڑا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دیت مانگنے کو آپنے فرمایا
تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کیطرف جاکر اوسکو کاٹتا ہے جیسی جانور پھر دیت مانگنے آتا ہے کبھی اوسکو دیت نہ ملے گی
آپنے دیت باطل کردی **عن** یعلی بن امیۃ ان رجلا عض ید رجل فانتزعت ثنیتہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم فاخذ ثنیته ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوسکا دانت نکل پڑا پھر وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے اوسکو لغو کر دیا یعنے دانت کی دیت نہ دلائی **اخبرنا** یعلی انہ استاجر اجیرا فقاتل رجلا فعض
یدہ فانتزع ثنیتہ فخاصمہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایدع اصبعہا یقضمہا کما یقضم الفحل ترجمہ یعلی سے روایت
ہے اونہون نے ایک شخص کو نوکر رکھا وہ دوسرے شخص سے لڑا اور اوسکا ہاتھ دانت سے کاٹا اوسکا دانت نکل پڑا پھر اونہون نے
صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد کی آپنے فرمایا کیا اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ وہ جانور کیطرح چبا ڈالتا یعنے اوس نے اچھا کیا ہاتھ کہینچا اس
کا دانت نکل پڑا تو اسکا قصور نہیں **اخبرنا** یعلی قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک
فاستاجرت اجیرا فقاتل اجیری رجلا فعض الاخر فسقطت ثنیتہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر
ذلک لہ فاہدرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تبوک میں وہان میں نے ایک نوکر رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اور اوسکا ہاتھ کاٹا اوسکا دانت نکل پڑا تب وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپسے بیان کیا آپنے اوسکو لغو کر دیا **اخبرنا** یعلی بن امیۃ قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جیش العسرۃ وکان اوثق عمل فی نفسی وکان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدہما اصبع صاحبہ
فانتزع اصبعہ فاندرت ثنیتہ فسقطت فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاہدر ثنیتہ وقال
افیدع فمہ فیقضمہا ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا جیش العسرۃ
میں (جیش العسرۃ کہتے ہیں غزوہ تبوک کو عسرہ کہتے ہیں سختی کر تبوک کی لڑائی میں مسلمانوں پر بڑی سختی تھی گرمی کا موسم تھا سواری
اور کھانا بھی نہ تھا) اور یہ کام میرے دل میں سب سے بڑا تھا (یعنے میں اپنی سب نیکیوں میں اس جہاد کو بڑا جانتا تھا) میرا ایک
نوکر تھا وہ ایک آدمی سے لڑا اوسکی انگلی کاٹی اوس نے اپنی انگلی کہینچ تو اسکا دانت نکل کر گر پڑا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گیا آپنے اوسکا دانت لغو کر دیا اور فرمایا کیا وہ اپنی انگلی تیری منہ میں رہنے دیتا اور تو اوس کو چبا ڈالتا **اخبرنا** یعلی عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی ثنیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کادیۃ لک ترجمہ دوسری روایت ہمی ایسی ہی ہے اوس
میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اوس شخص سے جسکا دانت ٹوٹا تھا) تجھ دیت نہیں ملیگی **اخبرنا** صفوان
بن یعلی بن منیۃ ان اجیر یعلی بن منیۃ عض احد ذراعہ فانتزعہا من فیہ فرفع ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وقد سقطت ثنیتہ فابطلہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ایدع ذراعہا فی فیک تقضمہا کقضم
الفحل ترجمہ صفوان بن یعلی بن منیہ (منیہ یعلی کے دادی یا مان کا نام ہے اور امیہ اون کے باپ کا نام اس لیے کبھی انکو یعلی بن
امیہ بولتے ہیں اور کبھی یعلی بن منیہ) سے روایت ہے یعلی بن منیہ کے ایک نوکر نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اور اوس نے اپنا ہاتھ
کہینچا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا کیونکہ کاٹنے والے کا دانت گر پڑا تھا آپنے اوس کو لغو کر دیا اور فرمایا
کیا تیرے منہ میں چھوڑ دیتا اور تو اوس کو جانور کیطرح چبا ڈالتا **اخبرنا** صفوان بن یعلی ان اباہ غزا مع رسول اللہ

فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَنَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَعَضُّ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَ ثَنِيَّتَهُ ترجمہ صفوان بن یعلے سے روایت ہے اون کے باپ نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کی لڑائی میں اور ایک نوکر رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اوسکا ہاتھ کاٹا اوس کے درد ہونے لگا تو ہاتھ کھینچا اور دانت گرا لایا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کو کاٹتا ہے بانور کیطرح پھر اوسکا دانت لغو کر دیا **اَلْقَوَدُ** فِي الطَّعْنَةِ کونچ میں قصاص **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بانٹ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آپ پر جھک پڑا آپ نے ایک لکڑی سے جو ہاتھ میں تھی اوسکو کونچا دیا وہ نکلا رسول اللہ صلعم نے فرمایا آ بدلا لے وہ بولا نہیں میں معاف کیا یا رسول اللہ ف عدل انصاف اسی کا نام ہے ہر چند آپ نے کونچا دیا تھا اوسکا بدلہ دینے کو اوسکا بدلہ ضرور نہ تھا مگر لوگ یہ کہتے کہ آپ نے انصاف عدل کے قاعدے پر عمل نہیں کیا اسواسطے آپ نے اپنے درجہ پر اور مرتبہ کا کچھ خیال نہیں کیا اور بدلہ لینے کی اجازت دی **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا إِذْ أَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَصَارَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری **اَلْقَوَدُ** مِنَ اللَّطْمَةِ تھپڑ مارنے کا بدلہ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَطِئَ فِي ثَوْبِ كَاذِرٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا لَنَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلْيَسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُونَ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوا أَنْتَ قَالَ فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے جاہلیت کے کسی باپ دادے کو برا کہا عباس نے (برا مانا) اوسکو طمانچہ مارا اوسکی قوم آئی اور کہنے لگی وہ عباس کو طمانچہ مارے گا جیسے اونہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار لگا لیے یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگو تم جانتے ہو کہ زمین پر رہنے والوں میں سے اللہ کے نزدیک کسکی عزت زیادہ ہے اونہوں نے کہا آپ کی آپ نے فرمایا تو عباس میرے ہیں اور میں اونکا ہوں ہمارے مرے ہوئے باپ دادوں کو برا مت کہو تاکہ ہمارے زندوں کو رنج ہو یہ سنکر وہ قوم آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی آپ کے غصے سے دعا کیجیے ہماری لیے مغفرت کی **اَلْقَوَدُ** مِنَ الْجَبْذَةِ پکڑ کر کھینچنے کا قصاص **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ

فَإِذَا قَامَ مَشَى قِيَامَهُ مَرَرْنَا بِهِ فَمَشَى مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ وَسْطَ الْمَسْجِدِ إِذَا رَجُلٌ قَبِيحٌ بُرْدَانِ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِنًا فَجَمَّرَ بِرُقْبَتِهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِمَّا جَبَذْتَ بِرُقْبَتِي فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ فَلَمَّا سَمِعْتُ قَوْلَهُ الْأَعْرَابِيَّ أَتَيْنَاهُ بِسِرَاعًا فَالْتَقَتِ السُّيُورُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتَّى آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى بَعِيرٍ تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفُوا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین بیٹھے جب آپ کھڑے ہوتے تو آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے ایک روز آپ کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب مسجد کے بیچمین پہونچے تو ایک شخص آپ پاس آیا اور پیچھے سے چادر پکڑکر آپ کو کھینچا اور وہ چادر سخت تھی آپکے گردن لال ہوگئی (اوس چادر کے کھردرے پن سے) اور بولا ای محمد میری ان دونون اونٹونکو لاد دیجیے (یعنی غلہ دیجیے) اسلیے کہ تم اپنے مال مین سے نہین دیتے نہ اپنے باپ کے مال مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین مین استغفار کرتا ہون اللہ سے کبھی مین تجھے نہین دونگا جبتک تو اس گردن کھینچنے کا بدلہ نہ دے وہ گنوار بولا قسم خدا کی مین کبھی بدلہ نہین دونگا رسول اللہ صلعم نے تین بار یہی فرمایا اور وہ گنوار یہی بولتا رہا کہ مین کبھی بدلہ نہین دونگا جب اسنے گنوار کی بات سنی تو دور کر ہم رسول اللہ صلعم اس کے آپنے فرمایا پس قسم دیتا ہون اوسکو جو میری بات سنکر اپنی جگہ پر ٹھہرا ہے جبتک مین اجازت نہ دون پھر رسول اللہ صلعم اسکی طرف متوجہ ہوئے اور ایک اونٹ پر لادے اور ایک اونٹ پر کھجور بعد اوس کے آپنے لوگون سے کہا چلو اس حدیث سے آپکے حسن اخلاق کا حال معلوم ہوا باوجود اس کے کہ ہر طرح کی قدرت رکھتے تھے آپنے مطلق غصہ نہ کیا اور گنوار کا مطلب پورا کیا یہ خلق رسول ہے آپ کی نبوت کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **القصاص** من السلاطین بادشاہون سے بھی قصاص لیا جاویگا **عن** ابی نضرۃ ان عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقص من نفسہ ترجمہ ابونضرہ سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بدلہ دلاتے تھے اپنی ذات سے **السلطان** یصاب علی یدیہ بادشاہ کے کام مین کوئی چوک ہوے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث اباجہم بن حذیفۃ مصدقا فلاحاہ رجل فی صدقتہ فضربہ ابوجہم فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال القود یا رسول اللہ فقال لکم کذا وکذا فرضوا بہ فقال لکم کذا وکذا فرضوا بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی خاطب علی الناس ومخبرھم برضاکم فابوا فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ھؤلاء اتونی یریدون القود فعرضت علیھم کذا وکذا فرضوا فابوا فھم المھاجرون بھم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکفوا فکفوا ثم دعاھم قال ارضیتم قالوا نعم قال فانی خاطب علی الناس ومخبرھم برضاکم

قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا لَا تَعَمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو بھیجا صدقہ وصول کرنے کے لیے ایک شخص نے اون سے صدقہ دینے مین ابوجہم نے اوسکو مارا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اوس کے لوگ بھی آئے بولے قصاص دیجیو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم اتنا اتنا مال لے لو وہ لوگ راضی نہین ہوے آپ نے فرمایا اچھا اتنا لو تب وہ راضی ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین خطبہ پڑہون گا لوگونکے سامنے اور اون کو خبر دونگا تمہاری راضی ہوجانیکی اونہون نے کہا اچھا جب آپ نے خطبہ پڑہا تو فرمایا یہہ لوگ میری پاس آئے قصاص مانگنے کو مین نے اون سے اتنا مال دینے کو کہا وہ راضی ہوگئے تب وہ لوگ بولے ہم راضی نہین ہوے مہاجرین نے اوکو مارنیکا قصد کیا آپنے فرمایا ٹھہرو وہ ٹھہر گئے پھر آپنے اون لوگون کو بلایا اور فرمایا تم راضی نہین ہوے تھے اونھون نے کہا ہان راضی ہوے تھے آپ نے فرمایا تو مین خطبہ پڑہتا ہون اور لوگونکو تمہاری رضامندی کی خبر کرتا ہون اونہون نے کہا اچھا پھر آپنے خطبہ پڑہا اور اون سے پوچھا تم راضی ہوگئے اونہون نے کہا ہان **الْقَوَدُ** بِغَيْرِ حَدِيدَةٍ سوا تلوار کے اور چیز سے قصاص لینا **عَنْ** اَنَّ يَهُودِيًّا رَاٰى عَلٰى جَارِيَةٍ اَوْضَاحًا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ قَالَ اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَ شُعْبَةُ بِرَاْسِهٖ يَحْكِيهَا اَنْ لَا قَالَ اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَ شُعْبَةُ بِرَاْسِهٖ يَحْكِيهَا اَنْ نَعَمْ فَدَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہی ایک یہودی نے ایک لڑکی کو دیکھا کنگن پہنے ہوے اونسے اوسکو مار ڈالا پتھر سے (اور کنگن اوتار لیے) پھر لوگ اوس لڑکی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور اوسمین دم سے جان باقی تہی آپنے اوس سے پوچھا کیا تجھے فلانے مارا ہی اوس نے اشارہ سے کہا نہین پھر آپنے دوسرے کا نام لیا اوس نے اشارہ سے کہا نہین پھر آپنے اوس یہودی کا نام لیا اوس نے اشارہ سے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس یہودی کو بلوایا اور حکم کیا وہ قتل کیا دو پتھرون کے بیچ مین (یعنی اوسکا سر دو پتھرون کے بیچ مین کچلا گیا جیسے اوس نے لڑکی کا سر کچلا تھا **عَنْ** قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً اِلٰى قَوْمٍ مِنْ خَثْعَمَ فَاسْتَعْصَمُوْا بِالسُّجُوْدِ فَقَتَلُوْا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرَاءٰى نَارَاهُمَا ترجمہ قیس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی بھیجی خثعم کے ایک قوم کیطرف (وہ کافرون کے ملک مین ٹھہری) اونہون نے پناہ لی (دشمنون سے) سجدہ کرکے (یعنی سب سجدہ مین چلے گئے اس خیال سے کہ کافر چھوڑ دینگے لیکن کافرون نے اوسکو مار ڈالا آپنے حکم کیا اون کافرون کو آدہی دیت دینیکا (کیونکہ مسلمانونکا بھی قصور تہا کہ وہ کیون کافرون کے ملک مین ٹھہرے) پھر آپنے فرمایا مسلمان اگر مشرک کے ساتھ ہو تو مین اوس مسلمان کا جواب دار نہین (اگر وہ مارا جاوے) بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو مسلمان اور کافر اتنی دور رہین کہ ایک کو دوسرے کی آگ نظر نہ آوے

تاویل قولہ عزوجل فمن عفی لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف وادآء الیہ باحسان اس آیت کی تفسیر

عن ابن عباس قال کان فی بنی اسرائیل القصاص ولم یکن فیہم الدیۃ فانزل اللہ عزوجل کتب علیکم

القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی الی قولہ فمن عفی لہ من اخیہ شیء فاتباع

بالمعروف وادآء الیہ باحسان فالعفو ان یقبل الدیۃ فی العمد واتباع بالمعروف یقول یتبع طلبہ بالمعروف

وادآء الیہ باحسان ویؤدی ھذا باحسان ذلک تخفیف من ربکم ورحمۃ فکما کتب علی من کان قبلکم

انما ھو القصاص لیس الدیۃ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت دینے

کا حکم نہ تھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی فمن عفی

لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف وادآء الیہ باحسان (یعنی فرض کیا گیا تم پر بدلا لینا ان لوگوں پر جو ہماری جماعت میں آزاد کے

غلام بدلے غلام کے عورت بدلے عورت کے پھر جسکو معاف ہوا اوسکی بھائی کی طرف سے کچھ ایک تو معاف کرنیوالا دستور پر چلے

اور جسکو معاف ہوا وہ اچھی طرح دیت ادا کرے) عفو یہ ہے کہ قتل عمد میں مقتول کا وارث دیت قبول کرلیوے اور معاف کرنیوالا دستور

پر چلے یعنی پیچھا قاتل پر زیادتی نہ کرے) اور قاتل اچھی طرح دیت ادا کرے یہ تخفیف ہے تمہاری پروردگار کیطرف سے اور رحمت ہے

اس لیے کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے اون میں بدلے ہی کا حکم تھا دیت کا حکم نہ تھا عن مجاہد قال کتب علیکم القصاص

فی القتلی الحر بالحر قال کان بنو اسرائیل علیہم القصاص ولیس علیہم الدیۃ فانزل اللہ عزوجل علیکم الدیۃ فجعلھا

علی ھذہ الامۃ تخفیفا علی ما کان علی بنی اسرائیل ترجمہ مجاہد سے روایت ہے یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرض

کیا گیا تم پر بدلا ماری گیوں میں آزاد کے تو بنی اسرائیل میں قصاص تھا لیکن دیت نہ تھی اللہ تعالیٰ نے دیت کا حکم اتارا اور

اس امت کیلیے تخفیف کی بنی اسرائیل سے او امر بالعفو عن القصاص قصاص سے معاف کرنیکا حکم عن انس

قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قصاص فامر فیہ بالعفو ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم پاس ایک قصاص کا مقدمہ آیا آپ نے حکم کیا معاف کردینے کا (مگر یہ حکم وجوبی نہ تھا بلکہ ترغیب دی آپ نے عفو کی عن

انس بن مالک قال ما اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شیء فیہ قصاص الا امر فیہ بالعفو ترجمہ انس بن مالک سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب قصاص کا مقدمہ آتا تو آپ معافی کا حکم دیتے (یعنی معافی کی فضیلت بیان کرتے اور

مقتول کے وارثوں کو خون معاف کرنے کے لیے ترغیب دیتے) ھل یوخذ من قاتل العمد الدیۃ اذا شاء ولی

المقتول عن القود کیا قاتل سے دیت لیا جاوے جب مقتول کا وارث خون معاف کردی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یقاد واما ان یفدی ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص قتل کیا جاوے تو اوسکے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ لیوے یا فدیہ لیوے

ف یعنی دیت لیوے خون معاف کرنیسے دیت کا ساقط ہونا ضرور نہیں) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یفاد واما ان یقاد ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی پہلی دوسری روایت ہی عن ابی سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل لہ قتیل فمن سئل ترجمہ ابوسلمہ مرسلاً ایسی ہی روایت ہی عفو النساء عن الدم عورتوں کا خون معاف کرنا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وحق المقتولین ان یتجروا الاول فالاول وان کانت امرأۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے اون وارثوں کو جو نزدیک کا ناتا رکھتے ہیں پھر جو اون سے نزدیک ہیں اگرچہ عورت ہی ہو **باب** من قتل بحجر او سوط جو شخص پتھر یا کوڑے سے مارا جاوے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا او رمیا تکون بینھم بحجر او سوط او عصا فعقلہ عقل خطا ومن قتل عمدا فقود یدہ فمن حال بینہ وبینہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہ گاہے میں مارا جاوے یا تیروں اور کوڑوں کی مار جو لوگوں میں ہونے لگی اوس سے مارا جاوے یا لکڑی سے مارا جاوے (مگر سب صورتوں میں اوسکے قاتل کا پتہ نہ ہو کہ کسکی مار سے مرا تو اوسکی دیت دلائی جاوے گی جیسے قتل خطا میں دیت دلائی جاتی ہے اور جو شخص قصداً مارا جاوے (اگرچہ کسی آلہ سے ہو یا تلوار ہو یا بندوق پتھر یا لکڑی) تو اوس میں قصاص لازم ہوگا ف کیونکہ یہ قتل عمد ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ ہتیار سے مارا جاوے جیسے تلوار یا بندوق ہو اور جو پتھر سے یا لکڑی سے ماری تو وہ قتل عمد نہیں ہے اوسکو شبہ عمد کہتے ہیں ف اب جو قصاص کو روکے اوس پر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اوسکا فرض اور نفل کچھ قبول نہ ہوگا ف کیونکہ وہ خلاف کرتا ہے اللہ کے حکم کا اور بگاڑتا ہے دنیا کے انتظام کو عن ابن عباس رفعہ قال من قتل فی عمیا او رمیا تکون بینھم بحجر او سوط او عصا فعقلہ عقل الخطا ومن قتل عمدا فھو قود ومن حال بینہ وبینہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ف دیۃ شبہ العمد شبہ عمد کی دیت کیا ہے عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قتیل الخطاء شبہ العمد بالسوط والعصا مائۃ من الابل اربعون منھا فی بطونھا اولادھا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور پر کوڑے یا لکڑی سے تو اوسکی دیت سو اونٹ ہیں چالیس اون میں سے گابھن ہوں ف اس حدیث سے ابوحنیفہ نے استدلال کیا ہے کہ اگر لٹھ یا پتھر سے ماری قصداً تو وہ عمد نہیں ہے بلکہ شبہ عمد ہے اور اسکو خطا یا عمد اور خطا شبہ العمد بھی کہتے ہیں مگر یہ استدلال صحیح نہیں اسلیے کہ مراد حدیث میں وہ کوڑا یا لکڑی ہے جس سے انسان کو مرنیکا خوف نہ ہو یعنی مار یک لکڑی یا ہلکا کوڑا پھر اگر کوئی شخص اوس سے اتفاقاً مار دیوے تو اوسکو عمد نہیں کہہ سکتے کیونکہ قاتل کی نیت ظاہر ہے کہ مار ڈالنی کی نہ تھی اگر مار ڈالنے کی ہوتی تو موٹے لٹھ یا بڑی پتھر سے ہتیار

مارنا اور جب موٹی لکڑی یا پتھر سے مارا قصداً تو وہ قتل عمد ہوگا عن القاسم بن ربیعۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوم الفتح مرسل ترجمہ قاسم بن ربیعہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے عن عبید اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا وان قتیل الخطاء شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا منہا من الابل اربعون فی بطونہا اولادہا ترجمہ اوپر گزرا عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ فقال الا وان قتیل الخطاء العمد بالسوط والعصا فیہ مائۃ من الابل اربعون منہا فی بطونہا اولادہا ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا تو فرمایا آگاہ ہو جو شخص مارا جاوے خطا عمد سے کوڑی یا لکڑی یا پتھر سے اوسمیں سو اونٹ ہیں چالیس اون میں سے حاملہ ہوں یعنی جو برس سے نو برس تک کے ہوں اور سب بوجھ لادنی کے لائق ہوں عن عقبۃ بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ان قتیل الخطاء قتیل السوط والعصا فیہ مائۃ من الابل مغلظۃ اربعون فی بطونہا اولادہا ترجمہ عقبہ بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل خطا میں یعنی جو کوڑی یا لکڑی سے مارا جاوے سو اونٹ ہیں دیت مغلظہ چالیس اون میں سے گابھن ہوں ف دیت یا مغلظہ ہے یعنی سخت وہ یہی ہے کہ سو اونٹوں میں چالیس اونٹنیاں ہوں چوتھے برس کی حاملہ اور باقی تخفیف یعنی ہلکی اوسمیں یہ قید نہیں سو اونٹ ہوں پانچ طرح کے یا ہزار دینار ہوں یا دس ہزار درم عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما دخل مکۃ یوم الفتح قال الا وان کل قتیل خطاء العمد او شبہ العمد قتیل السوط والعصا منہا اربعون فی بطونہا اولادہا ترجمہ اوپر گزرا عن یعقوب بن اوس ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قفل من مکۃ عام الفتح قال الا وان قتیل الخطاء العمد قتیل السوط والعصا منہا اربعون فی بطونہا اولادہا ترجمہ اوپر گزرا عن یعقوب بن اوس ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قفل من مکۃ عام الفتح قال الا وان قتیل الخطاء العمد قتیل السوط والعصا منہا اربعون فی بطونہا اولادہا ترجمہ اوپر گزرا عن ابن عمر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ علی درجۃ الکعبۃ فحمد اللہ واثنی علیہ فقال الحمد للہ الذی صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ الا ان قتیل العمد الخطاء بالسوط والعصا شبہ العمد فیہ مائۃ من الابل مغلظۃ منہا اربعون خلفۃ فی بطونہا اولادہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سیڑھی پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی اور اوسپر ثنا کی اور فرمایا شکر ہے اوس خدا کا جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور فوجوں کو اکیلے آپ ہی بھگا دیا آگاہ ہو کہ جو خطائے عمد یعنی مارا جاوے کوڑی یا لکڑی سے جو عمد کے مشابہ ہے اوس میں سو اونٹ ہیں

دیت مغلظہ ہے چالیس ان میں سے حاملہ ہوں اون کے پیٹ میں اون کے بچے ہوں **عن** القاسم بن ربیعۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخطاء شبہ العمد یعنی بالعصا والسوط مائۃ من الابل اربعون فی بطونہا
اولادہا ترجمہ اوپر گزرا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل
خطاء فدیتہ مائۃ من الابل ثلثون بنت مخاض وثلثون بنت لبون وثلثون حقۃ وعشرۃ بنی لبون
ذکور قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقومہا علی اہل القری اربع مائۃ دینار او عدلہا من
الورق ویقومہا علی اہل الابل اذا غلت رفع فی قیمتہا واذا ہانت نقص من قیمتہا علی نحو الزمان ما
کان فبلغ قیمتہا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الاربع مائۃ دینار الی قیمۃ مائتی دینار
او عدلہا من الورق قال وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من کان عقلہ فی البقر علی اہل البقر
مائتی بقرۃ ومن کان عقلہ فی الشاۃ التی شاتہ وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العقل بین
بین ورثۃ القتیل علی فرائضہم فما فضل فللعصبۃ وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تعقل علی المرئۃ
عصبتہا من کانوا ولا یرثون منہا شیئا الا ما فضل عن ورثتہا وان قتلت فعقلہا بین ورثتہا وہم
یقتلون قاتلہا ترجمہ عبداللہ بن عمر بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خطا
سے مارا جاوے اوسکی دیت سو اونٹ ہیں تیس اونٹنیاں ہوں دو برس کے اور تیس اونٹنیاں ہوں تین برس کی اور تیس اونٹنیاں ہوں
چار برس کے اور دس اونٹ ہوں تین تین برس کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قیمت لگاتے تھے گاؤں والوں پر
چار سو دینار یا اوتنی ہی قیمت کی چاندی اور قیمت لگاتے تھے اونٹ والوں پر جب اونٹ مہنگے ہوتے تو قیمت بھی زیادہ ہوتی
اور جب سستی ہوتی تو قیمت بھی کم ہوتی جسطرح کا وقت ہوتا تو قیمت ان دنوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہونچی یا اوتنی ہی قیمت کی چاندی اور حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائی
والوں پر دو سو گائیں دینے کا اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں دینے کا اور حکم کیا آپنے کہ دیت کا مال بانٹا جاویگا مقتول کے
وارثوں کو موافق فرائض اللہ کے جو ذوی الفروض سے بچیگا وہ عصبہ کو ملے گا اور حکم کیا رسول اللہ صلعم نے کہ دیت دیں
عورت کیطرف سے اوسکی عصبات جو ہوں اور عورت کی میت سے اوسکو نہ ملے گا مگر جو اوسکی وارثوں سے بچ رہے (بغیر ذوی
الفروض سے) اور جو عورت ماری جاوے تو اوسکی دیت اوسکی وارثوں کو ملے گی اور وہی لوگ اوسکی قاتل سے قصاص لینگے اگر
چاہیں) **ذکر** استناد دیۃ الخطاء قتل خطا کی دیت کا بیان **ف** قتل خطا یہ ہے کہ انسان جو کچھ نشانی میں
مثلاً جانور کو مارے اور آدمی کو لگجاوے یا آدمی کو جانور سمجھے دور سے **عن** خشیف بن مالک قال سمعت ابن مسعود
یقول قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ الخطاء عشرین بنت مخاض وعشرین ابن مخاض ذکورا
عشرین بنت لبون وعشرین جذعۃ وعشرین حقۃ ترجمہ خشف بن مالک سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن مسعود سے

سنا کہتے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا خطا کی دیت مین بیس اونٹنیان دوسری برس مین لگی ہوئی اور بیس دوسری برس مین لگے ہوئے اور بیس اونٹنیان تیسری برس مین لگی ہوئی اور بیس اونٹنیان پانچوین برس مین لگی ہوئی اور بیس اونٹنیان چوتھی برس مین لگی ہوئی دینے کا ف صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن مسعود پر اور خشف بن مالک مجہول ہے اوسکا حال معلوم نہین ذکر الدیۃ من الورق چاندی کی دیت کا بیان عن ابن شہاب ان قتل رجل رجلا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتہ اثنی عشر الفا وذکر قولہ الا ان اغناہم اللہ ورسولہ من قبل فی اخذہم الدیۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کو مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت بارہ ہزار درم مقرر کی اور فرمایا کہ اللہ اور اوس کے رسول نے اونکو مالدار کر دیا ہے فضل سے دیت لینے مین عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی باثنی عشر الفا یعنی فی الدیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درم کا حکم کیا دیت مین عقل المرأۃ عورت کی دیت کا بیان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل المرأۃ مثل عقل الرجل حتی یبلغ الثلث من ديتها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی دیت مرد کے برابر ہے ایک تہائی دیت تک (پھر اس سے زیادہ مین عورت کی دیت مرد کے دیت سے نصف ہے) دیۃ الکافر کافر کی دیت کا بیان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل اہل الذمۃ نصف عقل المسلمین وہم الیہود والنصاری ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر ذمی کی (یعنے یہود یا نصرانی کی) دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عقل الکافر نصف عقل المؤمن ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی دیت مسلمان کی نصف ہے دیۃ المکاتب مکاتب کی دیت کا بیان عن ابن عباس قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المکاتب یقتل بدیۃ الحر علی قدر ما ادی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مکاتب اگر قتل کیا جاوے تو جسقدر حصہ مال کتابت کا ادا کر چکا ہے اوسکی دیت آزاد کے برابر دینا ہوگی ف اور باقی مین مثل غلام کے شلا مکاتب نے بدل کتابت مین سے نصف ادا کر دیا تہا اور نصف باقی تہا تو نصف دیت آزاد کی اور نصف قیمت غلام کی دیت مین دینا ہوگی عن ابن عباس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی المکاتب ان یؤدی بقدر ما عتق منہ دیۃ الحر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مکاتب مین جسقدر وہ آزاد ہو گیا آزاد کے برابر دیت دینے کا عن ابن عباس قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المکاتب یؤدی بقدر ما ادی من مکاتبتہ دیۃ الحر وما بقی دیۃ العبد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا مکاتب میں کہ اوسکی دیت دی جائے جسقدر وہ بدل کتابت میں سے ادا کر چکا ہے پس آزاد کیے اور باقی میں سے غلام کے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المکاتب یعتق بقدر ما ادی وقیام علیہ الحد بقدر ما عتق منہ ویرث بقدر ما عتق منہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب آزاد ہوگا جسقدر اوس نے ادا کیا اور اوسپر حد قائم ہوگی جسقدر وہ آزاد ہوا اور اوسکی مال میں وارثوں کو ترکہ ملیگا جسقدر وہ آزاد ہوا۔ عن ابن عباس ان مکاتبا قتل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر ان یودی ما ادی من دیۃ الحر وما لا دیۃ للمملوک ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک مکاتب قتل کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اونہوں نے حکم کیا جسقدر وہ آزاد ہوا ہے اوسکی دیت آزاد کی برابر دی جاوے اور جسقدر باقی ہو اوسکی دیت غلام کے مثل (یعنی اوسکی قیمت دیجاوے) باب دیۃ جنین المرأۃ عورت کے پیٹ کے بچے کی دیت عن ابی ہریرۃ ان امرأۃ خذفت امرأۃ فاسقطت فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ولدہا خمسین غرۃ وقضی ایومئذ علی الخذف ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایکعورت نے دوسری عورت کے پتھر مارا اوسکا حمل گر پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کی بچی کی دیت میں پچاس بکریاں دلائیں اور اوسدن سے پتھر مارنے سے منع کیا پتھرمارنے سے عن عبد اللہ بن بریدۃ ان امرأۃ خذفت امرأۃ فاسقطت المرأۃ الخذوفۃ فرفع ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل عقل ولدہا خمسمائۃ من الغنم ونہی یومئذ عن الخذف ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے ایکعورت نے پتھر مارا دوسری عورت کے اوسکا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوسکے بچے کی دیت میں پانسو بکریاں دلائیں اور منع کیا اوسدن سے پتھر مارنے کو۔ امام نسائی نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح سو بکریاں ہیں عن عبد اللہ بن مغفل انہ رای رجلا یخذف فقال لہ لا تخذف فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینہی عن الخذف او یکرہ الخذف ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے اونہوں نے دیکھا ایک شخص کو خذف (خذف کہتے ہیں انگلی سے پتھر مارنے کو یا لکڑی میں پتھر رکھکر مارنے کو) کرتے ہوئے تو منع کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع کرتی تھے ہم یا جانتے تھے اسکو عن طاؤس ان عمر استشار الناس فی الجنین فقال حمل بن مالک قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین غرۃ قال طاؤس ان الفرس غرۃ ترجمہ طاؤس سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچے میں (یعنی اوسکی دیت کیا ہے) تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور بولے رسول اللہ صلعم نے اس میں ایک غرہ (ایک لونڈی یا غلام) کا حکم کیا طاؤس نے کہا ایک گھوڑا بھی غرہ ہے عن ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او امۃ ثم توفیت المرأۃ التی قضی علیہا بالغرۃ فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میراثہا لبنیہا وزوجہا وان العقل علی عصبتہا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک

عورت کے پیٹ کے بچہ مین جو گر پڑا تہا اور وہ عورت بنی لحیان مین سے تہی ایک غرہ یعنی غلام یا لونڈی دلانے کا پہر جس عورت پر حکم ہوا یا لونڈی دینے کا وہ مر گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اوس عورت کا ترکہ اوسکے بیٹون اور خاوند کو ملے اور دیت اوس کی قوم والے ادا کرین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ وَذَكَرَ بَعْضَ مَعْنَاهَا فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہذیل کے قبیلے مین سے دو عورتون مین سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ مر گئی اور اوسکا بچہ بہی جو پیٹ مین تہا مر گیا پھر اون لوگون نے فریاد کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے فرمایا بچہ کی دیت ایک غلام ہی یا ایک لونڈی اور عورت کی دیت مارنیوالی عورت کی کنبہ سے دلائی اور وہ دیت اوس عورت کے لڑکے کو ملی جو مر گئی تہی اور جو وارث اوسکی تہے پھر سنکر حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ کیسے غرم سے لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل ذا کا یطل یعنے مین کیونکر تاوان دون اوسکا جسنے نہ پیا نہ کہایا نہ بولا نہ چلایا یہ خون تو لغو ہی آپنے فرمایا یہہ کاہنون کا بہائی ہے (جو قافیہ دار کلام کہتا ہی) اور قرآن کے خلاف بکتا ہے) اسلیے کہ اوس نے سجع سی بات کی ف کاہن بہی ایسی ہی باتین کیا کرتے تاکہ لوگون کے دلون مین تاثیر ہو احادیث سی مسجع کلام کی ممانعت نہین نکلی کیونکہ سجع خود قرآن مین موجود ہی بلکہ سجع کی ممانعت وہان ہی جہان کوئی ایک ناحق بات کو اپنی فصاحت کے زور سی حق کرنا چاہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک نے دوسری عورت کو پتھر سی مارا اوسکا بچہ گر پڑا۔ آپنے ایک غرہ دینے کا حکم کیا یعنے ایک غلام یا ایک لونڈی کا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ مین جو اپنی مان کے پیٹ مین مارا جاوے حکم کیا ایک غرہ غلام یا لونڈی دینے کا پھر آپنے جسپر حکم کیا وہ بولا مین کیون کر تاوان دون اوسکا جسنے نہ پیا نہ کہایا نہ چلایا یہ بات کی ہی کا خون تو لغو ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کاہنون مین سے ہے عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً ضَرَبَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا وَهِيَ جُبْلَى فَأُتِيَ فِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ فِي الْجَنِينِ

غرۃ کما قال عصبتہا اذی من لطمہ ولا شرب ولا صاح فاستہل فمثل ذلک یطل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسجع کسجع الاعراب ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ پیٹ سے تھی مر گئی پھر مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مارنیوالی کی کنبہ سے دیت دلائی اور بچے کے بدلے ایک غرہ کا حکم کیا غرہ کہتے ہیں لونڈی یا غلام کو اوسکے کنبے والے بولے ہم کیونکر دیت دیں اوسکی جنس نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا تو ویسا ہی ہے اوسنے تو اپنا خون کہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سجع کرتا ہے گنواروں کیطرح **صفۃ تشبیہ القمد**

وعلی من دیۃ الاحنفۃ ودکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابراھیم عن عبید بن نضیلۃ عن المغیرۃ شبہ عمد کا بیان اور اسکا کہ دیت پیٹ کے بچے کی کسپر اور راویوں کا اختلاف مغیرہ کی حدیث میں عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ضربت امرأۃ ضرتہا بعمود الفسطاط وھی حبلی فقتلتہا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ علی عصبۃ القاتلۃ وغرۃ لما فی بطنہا فقال رجل من عصبۃ القاتلۃ انغرم دیۃ من لا اکل ولا شرب ولا استہل فمثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسجع کسجع الاعراب فجعل علیہم الدیۃ ترجمہ ویسا ہی جیسی اوپر گزرا عن المغیرۃ بن شعبۃ ان ضرتین ضربت احدٰھما الاخری بعمود فسطاط فقتلتہا فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالدیۃ علی عصبۃ القاتلۃ وقضی لما فی بطنہا بغرۃ فقال الاعرابی تغرمنی من لا اکل ولا شرب ولا صاح فاستہل فمثل ذلک یطل فقال اسجع کسجع الجاھلیۃ وقضی لما فی بطنہا بغرۃ ترجمہ اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کیا سجع سے بولتا ہے جیسی جاہلیت کے زمانے میں سجع کرتے تھے عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ضربت امرأۃ من بنی لحیان ضرتہا بعمود الفسطاط فقتلتہا وکانت بالمقتولۃ حبل فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عصبۃ القاتلۃ بالدیۃ ولما فی بطنہا بغرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن المغیرۃ بن شعبۃ ان امرأتین کانتا تحت رجل من ھذیل فرمت احدٰھما الاخری بعمود فسطاط فاسقطت فاختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا کیف ندی من لا صاح ولا استہل ولا شرب ولا اکل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسجع کسجع الاعراب فقضی بالغرۃ علی عاقلۃ المرأۃ ترجمہ جیسے اوپر گزرا عن ابراھیم قال ضربت امرأۃ ضرتہا بحجر وھی حبلی فقتلتہا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بطنہا غرۃ وجعل عقلہا علی عصبتہا فقالوا انغرم من لا شرب ولا اکل ولا استہل ومثل ذلک یطل فقال اسجع کسجع الاعراب طوعا اقول لکم ترجمہ ابراہیم سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کیا سجع بولتا ہے کنوار دنکی طرح حکم یہی ہے جو میں کہتا ہوں میرا دوسی کے موافق کرنا ہوگا عن ابن عباس قال کانت امرأتان جاریتان کانت بینہما ضرۃ فضربت احداھما الاخری بحجر فاسقطت غلاما قد نبت شعرہ میتا وماتت المرأۃ فقضی علی العاقلۃ الدیۃ فقالت عصبتہا انما قد استہلت یا رسول اللہ علما قد نبت شعرہ

فقال ابو القاتلة انه كاذب والله ما استهل ولا شرب ولا اكل فمثل ذلك يطل فقال النبي صلى الله
عليه وسلم اسجع كسجع الجاهلية وكهانتها انما في الصبي غرة قال ابن عباس كانت احداهما مليكة
والاخرى ام غطيف ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے دو عورتیں پڑوسی تھیں ان میں تکرار ہوئی ایک نے دوسری کی
پتھر مارا اوسکے پیٹ سے ایک لڑکا مرا جس کے بال اوگ آئے تھے مرا ہوا اور مان بھی مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بیت
کا حکم کیا مارنے والے کی کنبی پر اوسکا چچا بولا یا رسول اللہ ڈر کا بھی تو گرا اوس بال نکل آئے تھے (یعنی اوسکی بھی دیت دلائیے)
مارنے والے کا باپ بولا جھوٹا ہے قسم خدا کی نہ وہ پکارا نہ پیالہ کھایا ایسی کا خون کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سجع تاہی
جاہلیت کے زمانے کی طرح اور کاہنوں کیطرح بیشک لڑکے کے بدلے ایک غرہ دینا ہوگا۔ ابن عباس نے کہا ایک عورت کا نام ملیکہ
تھا اور دوسری کا نام ام غطیف تھا عن جابر یقول کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کل بطن عقولہ و
لا یصلح لمولی ان یتولی مسلما بغیر اذنہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہر قوم پر اوسکی دیت
ہے (یعنی اگر کوئی اون میں سے ایسا قصور کرے جسکی دیت کنبہ والوں پر ہو تو اون کو دیت دینا ہوگی) اور نہیں حلال ہے کسی شخص کو
ولا کرنا بغیر اجازت اپنے مالک کے ف یعنے جو غلام آزاد ہوا اوسکا ترکہ اگر اوسکا وارث قریب نہ ہو تو مولی کو ملتا ہے اور جو وہ قصور
کری تو دیت بھی مولے کو دینا ہوتی ہے۔ اب کسی شخص کو درست نہیں کہ اوس غلام سے عقد ولا کری یعنی اوسکا ترکہ اپنے لیے
کرے اور دیت کی ذمہ داری کرے جبتک اوسکا مالک اجازت نہ دیوی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تطبب ولم یعلم منہ طب قبل ذلک فھو ضامن ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن
عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کا علاج کرے اور طب کا علم نہ جانتا ہو تو وہ ضامن
ہے (یعنے اگر کوئی اوس کے دوا سے مرجاوے تو اوسکو دیت دینا ہوگی اور حاکم کو چاہیے کہ ایسی شخص کو علاج نہ کرنے اور جو وہ نہ نے
تو اوسکو منع دیوی) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مثلہ ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے ھل
یوخذ احد بجریرۃ غیرہ کیا کوئی شخص دوسرے کے قصور میں پکڑا جاوی گا عن ابی رمثۃ قال اتیت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم مع ابی فقال من ھذا معک قال انی اشھد بہ قال اما انک لا تجنی علیہ ولا یجنی علیک
ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اپنے باپ کے ساتھ آپ نے پوچھا میرے باپ سے تیرے ساتھ
یہ کون ہے وہ بولا میرا بیٹا ہے آپ گواہ رہیے آپنے فرمایا تیرا تصور اوسپر نہیں اور اوسکا قصور تجھپر نہیں (جیسے جاہلیت کا
دستور تھا کہ باپ کے بدلے بیٹا اور بیٹے کے بدلے باپ پکڑا جاوی۔ اب اسلام نے اس بزرگ کو میٹ دیا ہر ایک اپنی قصور کا جواب دے
البتہ دیت جو کنبہ والوں پر آتی ہے اوس سے یہ غرض ہے کہ کنبہ والے اپنے اپنے بدمعاشوں کا خیال رکھیں اونکو خون وفساد سے روکتی
رہیں) عن ثعلبۃ بن زھدم الیربوعی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی اناس من الانصار
فقالوا یا رسول اللہ ھو کاشح بنو ثعلبۃ بن یربوع قتلوا اخانا فی الجاھلیۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَهُوَ يَخْطُبُ بِصَوْتِهِ أَلَا لَا يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى
ثعلبہ بن ہدم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار
کے چند لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں وہ لوگ بولے یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد میں جنہوں نے جاہلیت کے زمانے میں
فلاں شخص کو مارا تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا آگاہ ہو ایک کا قصور دوسرے پر نہیں ہوتا عَنْ
ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ الشَّخْصُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْأُخْرَى ترجمہ ثعلبہ بن ہدم سے روایت ہے کچھ لوگ بنی ثعلبہ کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں انہوں نے فلانی شخص کو
مارا تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے آپ نے فرمایا ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہ پکڑا جاوے گا عَنْ رَجُلٍ
مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي
ثَعْلَبَةَ أَصَابُوا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ قَتَلُوا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْنِي
نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى قَالَ شُعْبَةُ أَيْ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِأَحَدٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ ترجمہ جیسے اوپر گزرا۔ شعبہ نے کہا ایک دوسری
پر قصور نہیں کہ تا یعنی کسی کو دوسری کے قصور میں نہ پکڑیں گے) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ الَّذِينَ أَصَابُوا
فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْنِي يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى نَفْسٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي
يَرْبُوعٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَؤُلَاءِ بَنُو فُلَانٍ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى ترجمہ
جو اوپر گزرا عَنْ حَارِثِ الْحَارِثِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَهَذَا نَاتِرُنَا قَدْ رَفَعَ يَعْنِي يَدَهُ حَتَّى رَأَيْتُ مُبَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَجْنِي أَحَدٌ عَلَى وَلَدِ أَحَدٍ مَرَّتَيْنِ ترجمہ حارث حارثی سے
روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ بنو ثعلبہ میں جنہوں نے فلاں شخص کو جاہلیت میں مارا تھا تو ہمارا بدلا والا یہ
آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں بغلوں کی سفیدی یہاں تک کہ میں نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی آپ فرماتے تھے ہر ایک کے قصور کا مواخذہ
لڑکے سے نہ کیا جاویگا دو بار یہی فرمایا الفصل العوراء الساده لمكانها اذا طمست گرا آنکھ سے نظر آتا ہو لیکن اپنی
جگہ قائم ہو اسکو کوئی اوکھاڑ سے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى

فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ ثُلُثُ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ ثُلُثُ دِيَتِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو آنکھ اندھی ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو پھر وہ نکالی جاوے تو اوسمیں آنکھ کی دیت کی تہائی دینا ہوگی اسطرح جو ہاتھ شل ہوگیا ہو اوسکو کاٹنے میں تہہ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسیطرح جو دانت کالا پڑ گیا ہو اوسکو نکالنے میں تہائی دیت دینا ہوگی **عَقْلُ الْأَسْنَانِ** دانتوں کی دیت کا بیان **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں یعنی ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دینا ہوں گے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ خَمْسًا خَمْسًا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دانت برابر ہیں ہر ایک میں پانچ پانچ اونٹ ہیں **بَابٌ** عَقْلُ الْأَصَابِعِ انگلیوں کی دیت کا بیان **عَنْ** أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں یعنی ہر انگلی میں دس دس اونٹ دینا ہونگے جو پوری دیت کا دسواں حصہ ہے **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَصَابِعَ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انگلیاں سب برابر ہیں ہر ایک میں دس دس اونٹ ہیں **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَمَّا وَجَدَ الْكِتَابَ الَّذِي عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِي ذَكَرُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لَهُمْ وَجَدَ فِيهِ وَفِيهَا هُنَالِكَ مِنَ الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے انہوں نے پایا اوس کتاب کو جو عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس تھا اوسمیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لکھوا دیا تھا اون کے لیے اوسمیں لکھا تھا کہ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی خنصر انگوٹھا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ الْإِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ ابن عباس نے کہا انگلیاں کانٹے میں دس دس اونٹ ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبہ پڑھا اوسمیں فرمایا انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا آپ اونچے بیٹھے کعبہ سے لگائے ہوئے تھے انگلیاں برابر ہیں **أَمْوَاضِحُ** اون زخموں کی دیت جو ہڈی تک

صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بہ پہنچیں عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ قَامَ فِیْ خُطْبَتِہٖ وَفِی الْمَوَاضِعِ خَمْسٌ خَمْسٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبہ میں فرمایا ہر ایک زخم میں جو ہڈی کھولدے پانچ اونٹ ہیں ذِکْرُ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ وَاخْتِلَافِ النَّاقِلِیْنَ لَہٗ عمرو بن حزم کی حدیث کا بیان دیت میں اور راویوں کا اختلاف عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَہْلِ الْیَمَنِ کِتَابًا فِیْہِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّیَاتُ وَبَعَثَ بِہٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلٰی اَہْلِ الْیَمَنِ ہٰذِہٖ نُسْخَتُہَا مِنْ نُسْخَۃِ الْکِتَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی شُرَحْبِیْلَ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ وَنُعَیْمِ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ قَیْلِ ذِیْ رُعَیْنٍ وَمَعَافِرَ وَہَمْدَانَ اَمَّا بَعْدُ وَکَانَ فِیْ کِتَابِہٖ اَنْ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَیِّنَۃٍ فَاِنَّہٗ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ یَرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَاَنَّ فِی النَّفْسِ الدِّیَۃَ مِائَۃٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُہُ الدِّیَۃُ وَفِی اللِّسَانِ الدِّیَۃُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الذَّکَرِ الدِّیَۃُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ وَفِی الْاَلْیَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمَأْمُوْمَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْجَائِفَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمُنَقِّلَۃِ خَمْسَ عَشْرَۃَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی الْمُوْضِحَۃِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَاَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَۃِ وَعَلٰی اَہْلِ الذَّہَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ ترجمہ عمرو بن حزم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب لکھی یمن والوں کو اوسمیں فرض اور سنت اور دیت کا حال لکھا وہ کتاب آپ نے عمرو بن حزم کے ساتھ بھیجی وہ پڑھی گئی یمن والوں پر اوسمیں لکھا تھا محمد کیطرف سے جو اللہ کے نبی ہیں رحمت ہو اللہ کی اون پر اور سلام شرحبیل بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کو معلوم ہو جو رئیس ہیں قبیلہ ذی رُعین اور معافر اور ہمدان کے اوسمیں یہ بھی لکھا تھا جو شخص مسلمان کو بیوجہ مار ڈالے اور گواہوں سے اوسپر خون ثابت ہو یا وہ اقرار کرے تو بدلہ لیا جاویگا مگر جب مقتول کے وارث بدلہ معاف کردیں معلوم ہو کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں اور ناک کی جب پوری کاٹی جاوے پوری دیت ہے (یعنی سو اونٹ) اسی طرح زبان کی اور ہونٹوں کی اور فوطوں کی اور ذکر کی اور پیٹ کی اور ہڈی کی پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پیر میں آدھی دیت ہے (لیکن دونوں پیروں میں پوری دیت ہے) اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہونچے اوس میں آدھی دیت ہے (اور ایک نسخہ میں تہائی دیت ہے) اور جو زخم پیٹ تک پہونچے اوسمیں تہائی دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی سرک جاوے اوس میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہر ایک انگلی میں ہاتھ یا پاؤں کی دس اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹ ہیں اور جس زخم سے ہڈی کھلجاوے اوسمیں پانچ اونٹ ہیں اور مرد قتل کیا جاوے عورت کے بدلے اور سونے والوں پر ہزار دینار ہیں عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَہْلِ الْیَمَنِ بِکِتَابٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْعَصَ عَيْنَهٗ خَصَاصَةُ الْبَابِ فَقَصَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَخَاهُ بِحَدِيْدَةٍ اَوْ عُوْدٍ لِيَفْقَأَ عَيْنَهٗ فَلَمَّا اَنْ بَصُرَ اَقْمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آیا تو دروازے میں آنکھ لگا کر جھانکنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو ایک لکڑی یا لوہا لیکر اوس کی آنکھ پھوڑنے کا قصد کیا اوسنے جب دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنی آنکھ نہیں ہٹاتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ دیتا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے ایکشخص نے سوراخ میں سے جھانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے میں اور آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ سر کھجاتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھ کو دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں یہ لکڑی پھونک دیتا کان اسلیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ سے جھانکنے کی حاجت نہ رہے یعنے تو مجھے پکارتا تو میں سن لیتا اور جو میں جواب دیتا وہ تو سن لیتا پھر جھانکنے کی کیا حاجت تھی

باب مَنْ قَتَلَ دُوْنَ السُّلْطَانِ جو شخص اپنا یا بدر آپ لے لیوے اور بادشاہ سے نہ کہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَئُوْا عَيْنَهٗ فَلَا دِيَةَ لَهٗ وَلَا قِصَاصَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بہانکے کسیکے گھر میں بغیر اوسکی اجازت کے پھر گھر والا اوس کی آنکھ پھوڑ دے تو جھانکنے والا نہ دیت لی سکیگا نہ بدلہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ امْرَاَةً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهَا فَفَقَأْتَ عَيْنَهَا مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى جُنَاحٌ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک آدمی تیری بغیر اجازت کے تجھکو جھانکے پھر تو پتھر مار کر اوسکی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کچھ جرم نہیں یا کچھ گناہ نہیں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فَاَرَادَ اِنْسَانٌ لِيَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَدَّهٗ فَلَمْ يَرْجِعْ فَضَرَبَهٗ فَخَرَجَ الْغُلَامُ يَبْكِيْ حَتّٰى اَتٰى مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ مَرْوَانُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ لِمَ ضَرَبْتَ ابْنَ اَخِيْكَ قَالَ مَا ضَرَبْتُهٗ اِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ فَاَرَادَ اِنْسَانٌ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے نماز پڑھ رہے تھے ابوسعید اتنے میں مروان کا بیٹا اون کے سامنے سے نکلنے لگا اونہوں نے منع کیا اوس نے نہ مانا ابوسعید نے اوسکو مارا وہ روتا ہوا مروان پاس گیا مروان نے ابوسعید سے کہا تو نے اپنے بھتیجے کو کیوں مارا ابوسعید نے کہا میں نے اوسکو نہیں مارا بلکہ شیطان کو مارا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو اور کوئی اوسکے سامنے سے نکلنا چاہے

توجہانتک ہوسکے اوسکو دکے اگر وہ زمانے تو اوس سے نرمی کیونکہ وہ شیطان ہے ف اسلیے کہ جان بوجھکر اچھی بات نہیں سنتا پھر اگر وہ اوسکو مارے اور سامنے سے جانے والا مجاہد سے تو قصاص نہ ہوگا اور دیت میں اختلاف ہے۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بیعنی کے میدان میں اپنے آپ بدلہ لیسکتا ہے حاکم تک فریاد کرنا ضرور نہیں **صاحبہ فی کتاب القصاص من البخاری** یہ الیس فی اثنی بیان اون حدیثوں کا جو سن کہری میں نہیں ہیں لیکن بخاری میں پڑھائی گئیں **تاویل** قول اللہ عزوجل ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اس آیت کی تفسیر عن سعید بن جبیر قال اسرنی عبدالرحمن بن ابزی ان اسأل ابن عباس عن ھاتین الآیتین ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم اوی جھنم فسألتہ فقال لم تنسخھا شیء وعن ھذہ الآیۃ والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال نزلت فی اھل الشرک ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے عبدالرحمن بن ابزی نے مجھکو حکم کیا ابن عباس سے یہ آیتیں پوچھنے کا۔ ایک تو ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم۔ میں نے پوچھا اونہوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ دوسری یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق۔ اونہوں نے کہا یہ مشرکوں کے حق میں اتری ف یہ پہلی آیت سورہ نساء میں ہے اور دوسری سورہ فرقان میں پہلی آیت کا مضمون یہ ہے جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر ماری اوسکا بدلہ یہ ہے کہ مارنے والا جہنم میں جاویگا ہمیشہ وہیں رہیگا اور اللہ کا غضب اوپر اور لعنت اور اوسکے لیے بڑا عذاب تیار ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو جو کوئی عمداً قتل کرے اوسکی توبہ قبول نہیں اور وہ کافروں کیطرح ہمیشہ جہنم میں رہیگا۔ دوسری آیت کا مضمون یہ ہے کہ جو کوئی اوس جان کو مارے جسکو اللہ نے مارنا حرام کیا ہے اوسکو قیامت کے روز دونا عذاب ہوگا اور ہمیشہ ذلت سے اوس میں رہیگا مگر جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے اوسکی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدلدیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قتل کے توبہ قبول ہوگی تو دونوں آیتیں ظاہر میں۔ ایکدوسرے کی مخالف ٹھہریں ابن عباس نے اس مخالفت کو دفع کیا یوں کہ پہلی آیت منسوخ نہیں اس لیے کہ وہ مدینہ میں اتری اور دوسری آیت یا منسوخ ہے یا وہ مشرکوں کے شان میں ہے یعنی جو کافر خون کرے پھر ایمان لاوے تو اوسکی توبہ قبول ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ آیت میں صاف لفظ تاب وامن موجود ہے تو اس مخالفت نہ ہوئی پہلی آیت اوس مسلمان کے حق میں ہے جو مسلمان کو جان بوجھکر مارے اور دوسری آیت کافر کے حق میں ہے جو کفر کی حالت میں مسلمان کا یا کافر کا خون کرے پھر ایمان لاوے پہلی شخص کے توبہ قبول نہیں اور دوسری کی قبول ہے **متن** عن سعید بن جبیر قال اختلفت انا والکوفیون فی ھذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فرحلت الی ابن عباس فسألتہ فقال نزلت فی آخر ما انزلت ما نسخھا شیء ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کوفے والوں نے اختلاف کیا اس آیت میں من قتل مؤمنا متعمدا میں کہ یہ منسوخ ہے یا محکم۔ میں ابن عباس پاس گیا اون سے پوچھا انہوں نے کہا یہ آیت تو سب سے اتری ہے اوسکو کسی نے منسوخ نہیں کیا **متن** عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ھل لمن قتل

مؤمنا متعمدا ان توبته قال كان قرأت عليه الآية التي في الفرقان والذين لا يدعون مع الله الها آخر ولا
يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق قال هذه الآية مكية نسختها آية مدنية ومن يقتل مؤمنا
متعمدا الخبر اولئك جهنم ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہتے ابن عباس سے کہا جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر
مارے اوسکی توبہ قبول ہے اونہوں نے کہا نہیں میں نے سورہ فرقان کی یہ آیت پڑہی والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا
آخر تک اونہوں نے کہا یہ آیت مکے میں اتری اور اسکو منسوخ کر دیا اوس آیت نے جو مدینے میں اتری ومن یقتل
مؤمنا متعمدا الخبر اوہ جہنم سنن سالم بن ابی الجعد ان ابن عباس سئل عن من قتل مؤمنا متعمدا ثم تاب
وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى قال ابن عباس وانى له التوبة سمعت نبيكم صلى الله عليه وسلم يقول
يجيء مقتولا بالقاتل تشخب اوداجه دما يقول سل هذا فيم قتلني ثم قال والله لقد انزلها وما
نسختها ترجمہ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے ابن عباس سے کسنے پوچھا اگر کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر مارے پھر توبہ
کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے اور راہ پر آجاوے (تو کیا اوس کی توبہ قبول ہے) ابن عباس نے کہا اوس
کی توبہ کہاں سے قبول ہوگی میں نے تمہارے نبی سے سنا اللہ رحمت بھیجے اور سلام فرماتے تھے (قیامت کے روز) مقتول
قاتل کو پکڑ کر لاویگا اور اوس کے رگوں سے خون بہتا ہوگا وہ کہیگا (اے خداوند) پوچھ اس سے اس نے مجھ کیوں مارا پھر ابن
عباس نے کہا یہ حکم اللہ نے اوتارا اور اوسکو منسوخ نہیں کیا سنن عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكبائر
الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وقول الزور ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی۔ ناحق خون کرنا۔ جھوٹ بولنا سنن عن
عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين و
قتل النفس واليمين الغموس ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے
گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے برابر دوسری کو سمجھنا۔ ماں باپ کی نافرمانی۔ خون کرنا۔ جھوٹی قسم کہانا سنن عن ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزني العبد حين يزني وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها
وهو مؤمن ولا يسرق وهو مؤمن ولا يقتل وهو مؤمن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بندہ نہیں زنا کرتا ہے جب وہ ایمان کہتا ہو اور نہیں شراب پیتا ہے جب وہ ایمان کہتا ہو اور نہیں چوری
کرتا ہے جب وہ ایمان کہتا ہو اور نہیں خون کرتا ہے جب وہ ایمان کہتا ہو

آخر کتاب النسائیۃ

تمام ہوئی کتاب قسامت کی

کتاب قطع السارق

چور کا ہاتھ کاٹنے کے بیان میں سنن عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعن الله السارق
يسرق البيضة فتقطع يده ويسرق الحبل فتقطع يده ترجمہ چوری کتنا بڑا گناہ ہے سنن عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزني الزاني حين يزني
وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن ولا

يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو ایمان اوس کے ساتھ نہیں رہتا اسیطرح جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اوس کے ساتھ نہیں رہتا اور جو شراب پیتا ہے تو اوسوقت ایمان نہیں ہوتا اور جب کوئی بڑی لوٹ کرتا ہے جسکیطرف لوگ دیکھتے ہیں تو ایمان نہیں رہتا یعنی یہ کام ایسے خراب ہیں کہ ایمان کو علیحدہ کر دیتے ہیں اور آدمی کو بے ایمان بنا دیتے ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ ایمان میں نیک عمل ضرور ہیں اور جو شخص مسلمانی کا دعوی کرے لیکن اسلام کو بری کاموں سے بدنام کرے یا مسلمانوں کو تباہ کرے کافروں سے بھاوے وہ مسلمان نہیں / عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ ان کاموں کے بعد اگر توبہ قبول ہوگی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيتُهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ نے کہا جب کوئی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور جب چوری کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا اور جب شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا اور چوتھی ایک بات اور بیان کی جس کو راوی کہتا ہے میں بھول گیا جب یہ کام کیے تو اوس نے اسلام کو اپنی گردن سے نکالا لیکن پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ چور پر (کہ) انڈا چراتا ہے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے رسی چراتا ہے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (یعنی ذرہ سی مال کے لیے ہاتھ کٹنا قبول کرتا ہے) بَابُ امْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ چور کو قبول لانے کے لیے مارنا یا قید کرنا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ رَفَعَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْكُلَاعِيِّينَ أَنَّ حَائِكَةً سَرَقُوا مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا حَلَّيْتَ سَبِيلَ هَؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَلَا ضَرْبٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَخَذْتُهُمْ فَإِنْ أَخْرَجَ اللهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَهُ قَالُوا هَذَا حُكْمُكَ قَالَ هَذَا حُكْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نعمان بن بشیر پاس کلاعی لوگ آئے اور بولے کہ جولاہوں نے ہمارا اسباب چرایا ہے نعمان نے دو جولاہوں کو کچھ دنوں قید رکھا پھر چھوڑ دیا وہ کلاعی لوگ نعمان پاس آئے اور کہنے لگے تم نے جولاہوں کو چھوڑ دیا نہ اونکا امتحان لیا نہ مارا نعمان نے کہا تم کیا چاہتے ہو کھود میں اونکو مارون لیکن اگر تمہارا اسباب اون کے پاس نکل آیا تو بہتر ورنہ اوسی قدر میں تمہاری پیٹھ پر مارونگا اونہوں نے کہا کیا یہ تمہارا حکم ہے نعمان نے کہا یہ اللہ کا حکم ہے اور اوسکے رسول کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مجرم پر گمان ہو لیکن ثبوت نہ ہو تو اوس کو چند روز تک قید کر سکتے ہیں

یہانتک کہ جرم ثابت ہو تو سزا دی جاوے اور جو ثابت نہ ہو تو چھوڑ دیا جاوے لیکن ارپیٹ کرنا درست نہیں عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے روایت کیا اوسنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو گمان پر قید کیا عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص کو قید کیا گمان پر پھر اوسکو چھوڑ دیا **تلقین السارق** چور کو تعلیم کرنا عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ جِيئُوا بِهِ فَقَطَعُوهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ترجمہ ابو امیہ مخزومی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور آیا جو اقرار کرتا تھا لیکن اوس کے پاس مال نہ ملا آپنے اوس سے فرمایا میں تو نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو وہ بولا نہیں میں نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اسکو لیجاؤ اور ہاتھ کاٹو پھر لاؤ لوگ اوسکو لے گئے اور اوسکا ہاتھ کاٹا پھر لیکر آئے آپنے فرمایا کہ میں معافی چاہتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں وہ بولا میں معافی چاہتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں آپنے دعا کی یا اللہ معاف کردے اوسکو **ف** یہ جو آپنے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو اسلیے فرمایا کہ وہ اپنے اوپر رحم کرے اور اپنے گناہ کو ظاہر نہ کرے اور اللہ سے توبہ کرلیوے ہر ایک کا یہی حکم ہے کیونکہ حد حق اللہ ہے حق العبد نہیں جسمیں تعلیم منع ہو۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حد قائم کرنے سے اور لوگوں کی عبرت مقصود ہے لیکن گناہ کا سوا خنہ رہتا ہے جبتک وہ توبہ کرے **الرجل یتجاوز للسارق عن سرقته بعد ان یاتی به الامام** جب چور تک پہونچ جاوے پھر مال کا مالک اوسکا قصور معاف کرے عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهُ فَرُفِعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ أَيَا وَهْبُ أَفَلَا كَانَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے ایکشخص نے اون کی چادر چرائی وہ چور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپنے حکم دیا اوسکا ہاتھ کاٹنے کا تب صفوان نے کہا یا رسول اللہ میں نے قصور معاف کیا آپنے فرمایا اے ابو وہب ہمارے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں معاف کردیا پھر آپنے اوسکا ہاتھ کٹوایا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حد کا مقدمہ حکم تک پہونچ جاوے تو حد معاف نہیں ہوسکتی) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً فَرُفِعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ يَا أَبَا وَهْبٍ فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا فَأُتِيَ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ

هٰذَا لَهُ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ ترجمہ عثمان بن ابی سوادہ سے روایت ہے ایک شخص نے کپڑا چرایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا گیا اپنے اوسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جسکا کپڑا تھا وہ بولا یا رسول اللہ وہ کپڑا میں نے اوسی کو دیدیا تھا آپ نے فرمایا اس سے پہلے کیوں نہیں کہا مَا يَكُوْنُ حَرَزًا وَمَا لَا يَكُوْنُ کونسا مال محفوظ سمجھا جاوے گا اور کونسا غیر محفوظ ف چوری اوسی کو کہینگے جب محفوظ مال چرا وے اگر کوئی شخص متروک پڑی چیز اوٹھا لیوے تو وہ چوری نہیں ہے ۱۲ منہ اوسین ۱۲ تھے کا مین گے عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ اَتٰى رِدَاءَهٗ فَوَضَعَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ فَنَامَ فَاَتَاهُ لِصٌّ فَاسْتَلَّهٗ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهٖ فَاَخَذَهٗ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كَانَ هٰذَا سَرَقَ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقْتَ رِدَاءَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَاَتٰى بِهٖ فَاَقْطَعْ يَدَهٗ قَالَ صَفْوَانُ مَا كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ تَقْطَعَ يَدَهٗ فِيْ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهُ فَلَوْ مَا قَبْلَ هٰذَا ترجمہ صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے اونہون نے طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر نماز پڑہی پھر اپنی چادر لپیٹ کر سر کے تلے کھی اور سو گئے چور آیا اور چادر اون کے سر کے تلے سے کھینچی اون کی آنکھ کھلگئی اونہون نے چور کو پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور کہا کہ اس نے میری چادر چرائی آپنے چور سے پوچھا تو نے چادر چرائی وہ بولا ان آپنے وہ آدمیون سے کہا اس کو لیجاؤ اور اوسکا ہاتھ کاٹو تب صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ میری نیت یہ نہین تہی کہ ایک چادر کے لیے اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے آپنے فرمایا یہ کام پہلے کرنا تہا یعنی میرے پاس لانے سے پہلے اگر تو چھوڑ دیتا تو خیر اب نہین ہو سکتا عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَرِدَاؤُهٗ تَحْتَهٗ شُرِقَ فَقَامَ وَقَدْ ذَهَبَ بِالرَّجُلِ فَاَدْرَكَهٗ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ قَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَلَغَ رِدَائِيْ اَنْ يُقْطَعَ فِيْهِ رَجُلٌ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صفوان مسجد مین سو رہے تہے اور چادر اون کے تلے تہی کسی چور لے گیا صفوان جب اوٹھے تو چور جلدی تہا مگر دوڑے اور اوس کو پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آپ نے اوسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا صفوان بولے کہا یا رسول اللہ میری چادر اس لائق نہین کہ ایک شخص کا ہاتھ کاٹا جاوے آپنے فرمایا یہ پہلے کیون نہین خیال کیا۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد مین اضطراب ہے عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى خَمِيْصَةٍ لِيْ ثَمَنُهَا ثَلٰثُوْنَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّيْ فَاَخَذَ الرَّجُلَ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهٖ لِيُقْطَعَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَتَقْطَعُهٗ مِنْ اَجْلِ ثَلٰثِيْنَ دِرْهَمًا اَنَا اَبِيْعُهٗ وَاُنْسِئُهٗ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ ترجمہ صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے مین مسجد مین سو رہا تہا ایک چادر پر جسکی قیمت تیس درم تہی ایک شخص آیا اور چادر اوچک لے گیا پھر وہ پکڑا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکا ہاتھ کاٹنے کا مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ تیس درم کے لیے آپ اوسکا ہاتھ کاٹنے مین جلدی کرتے ہین مین چادر اوسکے ہاتھ بیچ ڈالتا اور قیمت اوسپر ادھار کر دیتا آپنے فرمایا پھر میرے پاس آنے

سے پشیتر تو نے ایسا کیوں نہیں کیا عن صفوان بن امیۃ انہ سرقت خمیصۃ من تحت راسہ وھو نائم فی المسجد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ اللص فجاء بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقطعہ فقال صفوان
انا لم اقطعہ قال فھلا قبل ان تاتینی بہ ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے اون کی ایک چادر چوری
گئی سر کے تلے سے اور وہ سو رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جب چور پکڑا گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس لیکر آئے آپنے اوس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا صفوان نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکا ہاتھ کاٹنے میں آپنے فرمایا پھر
میرے پاس لانے سے پہلے تو نے اوسے چھوڑ کیوں نہیں دیا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال تعافوا الحدود قبل ان تاتونی فما اتانی من حد فقد وجب ترجمہ عبداللہ بن
عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو حدوں کو میرے پاس آنیسے پہلے پھر میرے پاس
جو حد کا مقدمہ آیا اوسمیں حد لازم ہوگئی عن عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعافوا
الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حد فقد وجب ترجمہ وہی حدیث اوپر گزرا عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان امراۃ
مخزومیۃ کانت تستعیر المتاع فتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
سے روایت ہے ایکعورت قبیلہ مخزوم کی اسباب لوگونکا مانگ لیتی تھے پھر مکر جاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا
اوسکا ہاتھ کاٹنے کا عن ابن عمر قال کانت امراۃ مخزومیۃ تستعیر متاعا علی السنۃ جارتھا وتجحدہ
فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا ترجمہ وہی حدیث ہے کہ اسباب مانگتی تھی اپنی پڑوسی عورتوں
کی ابن عمر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان امراۃ کانت تستعیر الحلی للناس ثم تجحدھم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لتتب ھذہ المراۃ الی اللہ ورسولہ وترد ما تاخذ علی القوم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قم یا بلال فخذ بیدھا فاقطعھا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایکعورت لوگون سے زیور مانگتی پھر اوس
کو رکھ چھوڑتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرنا چاہیئے اس عورت کو اللہ سے اور اوس کے رسول سے اور پھیر دینا
چاہیئے جو اوس نے لیا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھ اے بلال اور پکڑ اوسکا ہاتھ اور کاٹ ڈال عن
نافع ان امراۃ کانت تستعیر الحلی فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستعارت من ذلک حلیا
فجحدتہ ثم امکنتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتب ھذہ المراۃ ولتودی ما عندھا
مرارا فلم تفعل فامر بھا فقطعت ترجمہ نافع سے روایت ہے ایک عورت زیور مانگتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں اوس نے زیور مانگا اور اوس کو رکھ چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرے یہ عورت اور ادا کرے جو
اوس کے پاس ہے کئی بار ایسا ہی فرمایا لیکن اوس عورت نے نہ مانا آخر آپنے حکم دیا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا عن جابر ان
امراۃ من بنی مخزوم سرقت فاتی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعاذت بام سلمۃ فقال النبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقَطَعَتْ يَدَهَا ترجمہ جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی پھر ام المومنین ام سلمہ کے پاس چھپی (تاکہ وہ بچالیں سزا سے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ایسا کرتیں تو اونکا بھی ہاتھ کاٹا جاتا آخر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا أَخْبَرَنَا
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلَى لِسَانِ أُنَاسٍ مِنْ مُحَمَّدَتِهَا فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے بنی مخزوم کی ایک عورت نے زیور مانگا بعض آدمیوں کی
زبان سے (یعنی اون کے ذریعہ سے) پھر مکر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا ذِكْرُ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ نَحْوَهُ ترجمہ سعید بن المسیب سے ایسا ہی روایت ہے ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ
الزُّهْرِيِّ فِي الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ اس حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَتْ
مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا وَتَجْحَدُهُ فَرُفِعَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلِّمَ فِيهَا فَقَالَ لَوْ
كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ترجمہ سفیان سے روایت ہے ایک عورت مخزوم کی اسباب مانگتی تھی پھر مکر جاتی
تھی یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا اور گفتگو ہوئی آپنے فرمایا اگر فاطمہ ہوتیں تو اونکا ہاتھ کاٹا
جاتا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أُسَامَةُ فَكَلَّمُوا أُسَامَةَ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
أُسَامَةُ إِنَّمَا أَهْلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ كَانُوا إِذَا أَصَابَ الشَّرِيفُ فِيهِمُ الْحَدَّ تَرَكُوهُ وَلَمْ يُقِيمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا أَصَابَ الْوَضِيعُ
أَقَامُوا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک عورت نے
چوری کی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پکڑ آئے لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرسکتا ہے
اوسکی سفارش کرے) سوا اسامہ کے آخر اونہوں نے اسامہ سے کہا اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپنے
فرمایا اے اسامہ بنی اسرائیل اسیطرح تباہ ہوئی اون میں جب کوئی عزت دار آدمی حد کا کام کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور حد
قائم نہ کرتے اور جب کوئی ذلیل آدمی یہ کام کرتا تو اوسپر حد قائم کرتی اگر فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی یہ کام کرتی تو میں اوسکا ہاتھ
کاٹتا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ قَالُوا مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ مِنْهُ
هَذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور
آیا آپنے اوسکا ہاتھ کٹوایا لوگ بولے ہم کو یہ امید نہ تھی آپ سے آپنے فرمایا اگر فاطمہ ہوتیں تو میں اونکا بھی ہاتھ کٹواتا عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا نُكَلِّمُ فِيهَا مَا مِنْ أَحَدٍ يَكْلَمُهُ
إِلَّا حِبَّتُهُ أُسَامَةُ وَكَلَّمَهُ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ مَهْ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكُوا بِمِثْلِ هَذَا كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ
الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِنْ سَرَقَ فِيهِمُ الدُّونُ قَطَعُوهُ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ بھی

اس مین یہ ہے کہ لوگون نے کہا کون آپ سے بات کرے مگر آپکے پیاری اُسامہ (اسامہ زید بن حارثہ کے بیٹے تھی اور زید آپکے
متبنیٰ تھے آپ اُسامہ کو زید کیوجہ سے بہت چاہتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ
وَهِيَ لَا تُعْرَفُ حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَأَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعَى أَهْلُهَا إِلَى أُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَتْ وَجَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ إِلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ فَقَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ
لِي يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ يَدٍ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ
فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ
تِلْكَ الْمَرْأَةَ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی ایک عورت نے بعض لوگون کی زبانی جنکو لوگ پہچانتے تھے لیکن اوس
عورت کو نہین پہچانتے تھی زیور مانگا پھر اوسکو بیچا اور قیمت لی لی آخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی
اوسکو عزیزون نے اُسامہ بن زید سے سفارش چاہی اُسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کے چہرہ کا رنگ
بدل گیا اور اُسامہ بات کر رہے تھی پھر آپ نے فرمایا اے اُسامہ کیا تو سفارش کرتا ہی ایک حد مین اللہ کی حدون مین سے اُسامہ
نے کہا استغفار کیجی میرے لیی یا رسول اللہ پھر اوسی شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی جسے
اوسکو لائق ہے پھر کہا حمد اور نعت کے بعد معلوم ہو تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اسوجہ سے کہ جب اون مین کوئی عزت دار چوری
کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور جب غریب چوری کرتا تو اوس پر حد جاری کرتے قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہی اگر فاطمہ محمد
کی بیٹی چوری کرتی تو مین اوسکا ہاتھ کٹواتا پھر آپنے حکم دیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ
شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ
إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ
تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحُدُودَ وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی قریش کے لوگون کو مخزومی عورت کے کام سے رنج ہوا (کیونکہ وہ اون کے قوم کی تھی)
اونہون نے کہا اسکے مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کہے لوگون نے کہا اتنی جرات کرسکتا ہی آپ کے سامنے مگر
اُسامہ جو آپکے پیاری ہین اخیر تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ لَهُ فِيهَا قَالُوا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَتَاهُ وَكَلَّمَهُ فَزَبَرَهُ وَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا
سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الْوَضِيعُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ وہی اوپر یہ ہے کہ جب اسامہ نے آپ سے کہا تو آپ نے ان کو جھڑکا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ
اَمْرُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا فَقَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ
كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ سَرَقَتْ
فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا
كَلَّمَهُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ
اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ
تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
سَرَقَتْ قَطَعْتُ يَدَهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایک عورت نے چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں جب مکہ فتح ہوا اوس عورت کو آپ پاس لیکر آئے اسامہ نے اوسکے باب میں آپ سے گفتگو کی جب اسامہ نے بات
کی تو آپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا کیا تو سفارش کرتا ہے ایک حد میں اللہ کی حدوں میں سے اسامہ نے کہا یا رسول اللہ
میرے لیے دعا کیجئے جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی جیسے اوس کے لائق ہے
پھر فرمایا بعد اس کے لوگ تم سے پہلے تباہ ہو گئے وہ کیا کرتے تھے جب اون میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے
اور جب کوئی غریب چوری کرتا تو اوس کو سزا دیتے پھر فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ محمد کی
بیٹی چوری کرے تو میں اوسکا ہاتھ کٹوا ڈالوں عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ - مُرْسَلٌ فَفَزِعَ قَوْمُهَا اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُوْنَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا
كَلَّمَهُ اُسَامَةُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ قَالَ
اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ
بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا
سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَتْ
يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ تِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ
وَكَانَتْ تَاْتِيْنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عروہ بن زبیر سے مرسلاً
روایت ہے ایک عورت نے چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب غزوہ فتح ہوا اوس کے لوگ گھبرا کر اسامہ بن

زید پاس آئے سفارش کرنے کو (غیر تک) آتا زیادہ ہے کہ پھر آپنے حکم کیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا اور اوس نے خوب توبہ کی حضرت عائشہ نے کہا وہ عورت میرے پاس آیا کرتی اس کے بعد اور میں اوس کے کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتی

الترغیب فی اقامۃ الحد حد قائم کرنے کی فضیلت **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد یعمل فی الارض خیر لاھل الارض من ان یمطروا ثلثین صباحا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حد کا جاری ہونا زمین والوں کے لیے بہتر ہے تیس دن تک پانی برسنے سے (اسلواسطے کہ جب حد جاری ہوگی تو ملک میں انتظام ہوگا امن و امان ہوگا بدمعاش اور مفسد ڈریں گے خلق اللہ کو راحت ہوگی گناہ کم ہونگے پھر پانی بھی اللہ ضرور برسا دے گا **عن** ابی ہریرۃ قال قامۃ حد بارض خیر لھا من مطر اربعین لیلۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا حد قائم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اوسملک والوں کے لیے چالیس رات پانی برسنے سے **القدر الذی** اذا سرقہ السارق فقطعت یدہ کتنی کی مالیت میں ہاتھ کاٹا جاوے **عن** عبداللہ بن عمر یقول قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجن قیمتہ خمسۃ دراھم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے چورانے میں جسکی قیمت پانچ درم تھی **عن** عبداللہ بن عمر قال قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجن ثمنہ ثلثۃ دراھم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے چوری میں جس کی قیمت تین درم تھی (امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے) **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی مجن ثمنہ ثلثۃ دراھم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جو تین درم کی تھی **عن** عبداللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع ید سارق سرق ترسا من صفۃ النساء ثمنہ ثلثۃ دراھم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا جس نے ڈھال چرائی تھی صفہ النساء (ایک مقام ہے مسجد نبوی میں) میں سے اس کی قیمت تین درم تھی **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی مجن قیمتہ ثلثۃ دراھم ترجمہ اوپر گزرا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی مجن ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے (اور ٹھیک یہ ہے کہ ابوبکر نے ہاتھ کاٹا) **عن** انس قال قطع ابوبکر رضی اللہ عنہ فی مجن قیمتہ خمسۃ دراھم ترجمہ انس سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضہ نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی جو میں جسکی قیمت پانچ درم تھی **عن** قتادۃ قال سمعت انسا یقول سرق رجل مجنا علی عھد ابی بکر فقوم خمسۃ دراھم فقطع ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے سنا کہتے تھے ایک شخص نے ڈھال چرائی ابوبکر صدیق کے زمانے میں اوس کی قیمت لگائی گئی پانچ درم پھر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا **ذکر الاختلاف** علی الزھری فی سرقۃ المجن زہری پر راویوں کا اختلاف **عن** عائشۃ رض قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ربع دینار ترجمہ ام المومنین عائشہ

قیل لعائشۃ ما ثمن المجن قالت ربع دینار عن عائشۃ انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقطع الید الا فی المجن او ثمنہ عن عروۃ بن الزبیر یقول کانت عائشۃ تحدث عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا تقطع الید الا فی المجن او ثمنہ وزعم ان عروۃ قال المجن ارتعۃ دراہم قال وسمعت سلیمان بن یسار یزعم انہ سمع عمرۃ تقول سمعت عائشۃ تحدث انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقطع الید الا فی ربع دینار فما فوقہ ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے نہ کاٹا جاوے ہاتھ مگر ڈھال کی چوری میں یا اوس کی قیمت کے برابر دوسری چیز میں عروہ نے کہا ڈھال چار درہم کی ہوتی ہے اور عمرہ نے حضرت عائشہ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں عن سلیمان بن یسار قال لا تقطع الخمس الا فی الخمس ترجمہ سلیمان بن یسار نے کہا نہ کاٹا جاوے ہاتھ کا پنجے میں بیعوض پانچ درم کی مالیت میں عن عائشۃ قالت لم تقطع ید سارق فی اقل من حجفۃ او ترس وکل واحد منہما ذو ثمن ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا مگر ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی قیمۃ خمسۃ دراہم ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کٹوایا پانچ درم کی مالیت میں عن ایمن قال لم یقطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم السارق الا فی ثمن المجن وثمن المجن یومئذ دینار ترجمہ ایمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا مگر ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت اون دنوں ایک دینار تھی عن ایمن قال لم تکن تقطع الید علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا فی ثمن المجن وقیمتہ یومئذ دینار عن ایمن قال لم تقطع الید فی ثمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا فی ثمن المجن وقیمتہ المجن یومئذ دینار عن ایمن قال لم یقطع الید فی مجن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا فی ثمن المجن وقیمتہ یومئذ دینار ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ایمن قال تقطع السارق فی ثمن المجن وکان ثمن المجن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا او عشرۃ دراہم ترجمہ ایمن سے روایت ہے چور کا ہاتھ کاٹا جاوے گا ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دینار تھی یا دس درم (ابو حنیفہ کے دلیل یہی روایت ہے) عن ایمن بن ام ایمن یرفعہ قال لا تقطع الید الا فی ثمن المجن وثمنہ یومئذ دینار ترجمہ ایمن بن ام ایمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا مگر ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت اون دنوں ایک دینار تھی عن ایمن قال لا یقطع السارق فی اقل من ثمن المجن ترجمہ ایمن سے روایت ہے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے ڈھال سے کم قیمت میں عن عبد اللہ بن عباس کان یقول ثمنہ یومئذ عشرۃ دراہم ترجمہ ابن عباس کہتے تھے ڈھال کی قیمت اون دنوں دس درم تھی عن ابن عباس مثلہ کان ثمن المجن

علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یقوم عشرة دراهم ترجمہ ابن عباس سے ایسی ہی روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درم تھی عن عطاء قال ادنی ما یقطع فیه ثمن المجن قال ثمن
المجن یومئذ عشرة دراهم ترجمہ عطاء نے کہا کم سے کم جس میں ہاتھ کاٹا جاوے ڈھال کی قیمت ہے اور وہ اون دنوں میں
دس درم تھی۔ امام نسائی نے کہا ابن جریج نے پہلے حدیث نقل کی ہے وہ صحابی معلوم نہیں ہوتا اور اوس سے ایک اور حدیث
مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحابی نہیں ہے ف ابن حجر نے تقریب میں لکھا کہ ابن جریج جسکی کنیت ابو خالد
ہے اوسکو صحابی ہونے میں اختلاف ہے عجلی نے کہا کہ وہ تابعی ہے خلصہ اس عبارت کا یہ ہے کہ ابن کی سب روایات جو اوپر مذکور
ہوئیں مرسل ہونگی عن ایمن مولی ابن الزبیر وقال خالد فی حدیثه مولی الزبیر عن ابیع عن کعب قال
من توضأ فاحسن الوضوء ثم صلی وقال عبد الرحمن فصلی العشاء الآخرة ثم صلی بعدها اربع رکعات
فاتمهن وقال سوار یتم رکوعهن وسجودهن ویعلم ما یقرئ وقال سوار یقرأ فیهن کن له بمنزلة
لیلة القدر ترجمہ ایمن سے روایت ہے جو مولی تھا ابن زبیر کا یا زبیر کا اوس نے سنا تبیع سے اوس نے سنا کعب سے اور انہوں نے
کہا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے (عبد الرحمن نے کہا یعنی عشا کی) پھر اوس کے بعد چار رکعتیں پڑھے اور اون کو پورا
کرے (سوار نے کہا یعنی رکوع اور سجود دن میں پورا پورا ادا کرے اور جو پڑھے اوسکو سمجھے تو وہ ایسی ہوگی جیسے شب قدر میں عبادت
کی ف یہ روایت اور اسکے بعد کی روایت اس باب سے متعلق نہیں ہے مگر مصنف اس کو اس بات کا ثابت کرنیکی لایا ہے کہ
ایمن صحابی معلوم نہیں ہوتا اوس کی دلیل یہ ہے کہ اس روایت کو ایمن نے تبیع سے سنا جو خود تابعی ہے پھر ظاہر ہے معلوم
ہوتا ہے کہ ایمن بھی تابعی ہے عن کعب قال من توضأ فاحسن وضوءه ثم شهد صلوة العتمة فی جماعة ثم صلی
الیها اربعا مثلها یقرأ فیها ویتم رکوعها وسجودها کان له من الاجر مثل لیلة القدر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال کان ثمن المجن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم عشرة
دراهم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ڈھال کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دس درم تھی التمر
المعلق یسرق درخت پر لگا ہوا میوہ کوئی چرا لیوے عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال سئل رسول الله
صلی الله علیه وسلم فکم تقطع الید قال لا تقطع الید فی ثمر معلق فاذا ضمه الجرین فقطعت فی
ثمن المجن ولا تقطع فی حریسة الجبل فاذا اوی المراح فقطعت فی ثمن المجن ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کتنے مال میں ہاتھ کاٹا جاوے آپنے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے اوس میوہ میں
جو لٹکتا ہو درخت پر لیکن جب کھرمان میں رکھا جاوے اور اتنا کوئی چرا دے جسکی قیمت ڈھال کی قیمت کو برابر ہو تو اوس میں
ہاتھ کاٹا جاوے اسی طرح جو جانور پہاڑ پر یا میدان میں چرتے ہوں اون میں ہاتھ کاٹا جاوے لیکن جب وہ اپنے رہنے کی جگہ
میں ہوں اور کوئی چرا دے اونکو اور قیمت اون کی ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹا جاوے التمر یسرق بعد ان

یُؤْوِیہِ الْجَرِینُ مِیوہ جب درخت پر سے توڑ کر کھریان میں ہو اور اوسکو کوئی چراوے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ بِفِیہِ مِنْ ذِی حَاجَۃٍ غَیْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَۃً فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَیْءٍ مِنْہُ فَعَلَیْہِ غَرَامَۃُ مِثْلَیْہِ وَالْعُقُوبَۃُ وَمَنْ سَرَقَ شَیْئًا مِنْہُ بَعْدَ اَنْ یُؤْوِیَہُ الْجَرِینُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذٰلِکَ فَعَلَیْہِ الْغَرَامَۃُ مِثْلَیْہِ وَالْعُقُوبَۃُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا درخت پر لٹکا ہوا میوہ چوراتا آپنے فرمایا جو شخص حاجت رکھتا ہو مثلاً بہت بھوکا ہو اور کچھ کھانے کو نہ ملے) اور وہ ایسا میوہ لیوے بشرطیکہ اوسکو چھپاکر اپنے کپڑے میں نہ باندھے تو اوس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے اور جو ایسا میوہ نکل آوے تو وہ اوسکا دونا تاوان دے اور سزا الگ ہوگی اور جو شخص میوہ ٹوٹنے کے بعد چوراوے اور اوس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور جو ڈھال کی قیمت سے کم چرادے تو دونا اوسکا تاوان دے اور سزا الگ ہوگی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَیْنَۃَ اَتَی رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِی حَرِیسَۃِ الْجَبَلِ فَقَالَ ھِیَ وَمِثْلُھَا وَالنَّکَالُ وَلَیْسَ فِی شَیْءٍ مِنَ الْمَاشِیَۃِ قَطْعٌ اِلَّا فِی مَاوَاہُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیہِ قَطْعُ الْیَدِ وَمَا لَمْ یَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیہِ غَرَامَۃُ مِثْلَیْہِ وَجَلَدَاتُ نَکَالٍ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِی الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ ھُوَ وَمِثْلُہُ مَعَہُ وَالنَّکَالُ وَلَیْسَ فِی شَیْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا فِیمَا اٰوَاہُ الْجَرِینُ فَمَا اُخِذَ مِنَ الْجَرِینِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیہِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ یَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیہِ غَرَامَۃُ مِثْلَیْہِ وَجَلَدَاتُ نَکَالٍ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص مزینہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ پہاڑ پر جو جانور چرتی ہوں اون کے باب میں کیا فرماتے ہیں آپنے فرمایا اگر کوئی ایسا جانور چراوے تو وہ جانور بھیڑی اور اوس کی مثل ایک جانور دیوے اور سزا الگ پاوے اور جانور کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاویگا مگر جو سپر کے اندر ہو اور اوس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو پھر اگر ہاتھ کاٹا جاوے گا اور جو ڈھال کی قیمت سے کم ہو تو دو جانور دیسی دیوے اور کوڑی سزا کے کھاوے اوس نے کہا یا رسول اللہ جو میوہ درخت پر لٹکتا ہوا اوسمیں کیا فرماتے ہیں آپنے فرمایا اوسی قدر میوہ اور اوکری اور وہ بھی بھیڑ اور سزا الگ پاوے اور میوہ کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر جو کھریان میں رکھا گیا ہو درخت سے توڑ کر اوسکو اگر کوئی اتنا چراوے کہ اوس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو جاوے تو ہاتھ کاٹا جاوے اور جو کم چراوے تو دونا تاوان دیوے اور سزا کے کوڑے کھاوے

بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِیہِ جن چیزوں کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاویگا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَا قَطْعَ فِی ثَمَرٍ وَلَا کَثَرٍ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جاوے پھلوں کے چرانے میں نہ کھجور کے گابے میں (جو اندر سے سفید سفید نکلتا ہے ف اسی روایت کو صاحب کتاب نے کئی اسناد سے نقل کیا ہے ہم اون سبکو تین کو لکھی دیتے ہیں لیکن ترجمہ علیحدہ نہیں لکھتے

کیونکہ ترجمہ بابکا یہی ہے عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر عن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا قطع فی ثمر ولا کثر عن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا قطع فی ثمر ولا کثر عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر والکثر الجمار عن رافع بن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قطع فی ثمر ولا کثر ترجمہ ان سب روایات کا وہی ہے جو اوپر گزرا عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی خائن ولا منتہب ولا مختلس قطع ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امانت میں خیانت کرے یا علانیہ لوٹ کر لیجاوے یا اچک لیجاوے اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا (کیونکہ یہ چوری نہیں ہے مگر اور سزا میں ہے گی) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المختلس قطع عن جابر قال لیس علی الخائن قطع عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی مختلس ولا منتہب ولا خائن قطع ترجمہ ان روایات کا وہی جو اوپر گزرا۔ جابر نے کہا خائن پر یعنی جو امانت میں خیانت کرے قطع نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا اشعث بن سوار ضعیف ہے) باب قطع الرجل من السارق بعد الید ہاتھ کاٹنے کے بعد پیر چوتھا پاؤں کاٹنا

عن الحارث بن حاطب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلص فقال اقتلوہ فقالوا یا رسول اللہ انما سرق قال اقتلوہ قالوا یا رسول اللہ انما سرق قال اقطعوا یدہ قال ثم سرق فقطعت رجلہ ثم سرق علی عہد ابی بکر رض حتی قطعت قوائمہ کلہا ثم سرق ایضا فی الخامسۃ فقال ابو بکر رض کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم بہذا حین قال اقتلوہ ثم دفعہم الی فتیۃ من قریش لیقتلوہ منہم عبد اللہ بن الزبیر وکان یصیب الامارۃ فقال امروا علیکم فامروہ علیہم فکان اذا ضرب ضربوہ حتی قتلوہ ترجمہ حارث بن حاطب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور لائی گئی آپنے فرمایا اس کو مار ڈالو (اس لیے کہ آپکو معلوم ہو گیا تھا کہ ہاتھ کاٹنے سے یہ چوری نہ چھوڑیگا) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اس کو مار ڈالو پھر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اسکا ہاتھ کاٹ ڈالو (چنانچہ اوسکا ہاتھ کاٹا گیا) پھر اوس نے چوری کی ابو بکر رض کے زمانے میں یہاں تک کہ اوسکے چاروں ہاتھ پاؤں کٹ گئی پھر اوس نے پانچویں بار چوری کی

ابوبکر رض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا حال خوب جانتے تھے اسی لیے آپنے فرمایا تھا کہ اس کو مار ڈالو پھر ابوبکر نے اوسکو حوالے کیا قریش کے جوان لوگون کو مار ڈالنے کے لیے اون لوگون مین عبداللہ بن زبیر بھی تھے وہ سرداری کو بہت چاہتے تھے اونہون نے کہا باقی لوگون سے کیا تم مجھکو اپنا سردار کرلو اونہون نے سردار کرلیا پھر عبداللہ بن زبیر جب اوس کو اتر تو سب لوگ مارتے یہان تک کہ مار ڈالا اوس کو **باب** قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ چور کے دونو ہاتھ اور دونون پانون کاٹنا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى الْمِرْبَدِ بِدَلْوٍ نَعِيمٍ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقَى عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ كَسَرَ بِيَدِهِ وَرِجْلِهِ فَانْصَدَعَتِ الْإِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْتُهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک چور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا کاٹ ڈالو اوسکا پھر دوسری بار وہ لایا گیا (اوسی چوری کی علت مین) آپنے فرمایا مار ڈالو اوسکو لوگ بولے یا رسول اللہ اوس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا (بایان پانون) کاٹو اوسکا پھر تیسری بار لایا گیا آپنے فرمایا اوسکو مار ڈالو لوگ بولے یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا (بایان ہاتھ) کاٹو اوسکا پھر چوتھی بار لایا گیا آپ نے فرمایا مار ڈالو اوسکو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اچھا (داہنا پانون) کاٹو اوسکا پھر پانچوین بار لایا گیا (کیا کمبخت بیحیا تھا کسیطرح مانتا ہی نہ تھا) آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو جابر نے کہا ہم اوسکو مربد نعم (ایک مقام ہے) کیطرف لے چلے اور اوٹھایا اوسکو وہ چت لیٹ گیا پھر بھاگا اپنے کٹے ہوئے ہاتھون اور پانون سے اونٹ اوسکو دیکھکر بھڑک گئے پھر اوسکو اوٹھایا پھر اوس نے ایسا ہی کیا پھر اوٹھایا پھر تیسری بار آخر ہم نے اوس کو پتھرون سے مار کر مار ڈالا پھر ایک کنوے مین ڈالدیا اور اوپر سے پتھر ماری۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور مصعب بن ثابت قوی نہین ہے حدیث مین **الْقَطْعُ فِي السَّفَرِ** سفر مین ہاتھ کاٹنا **عَنْ** بُسْرِ بْنِ أَبِي أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ ترجمہ بسر بن ابی ارطاۃ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹے جاوین سفر مین (اس لیے کہ سفر مین چور کے ہاتھ کا علاج کون کریگا اور کون اوس کے خبر لیگا یا ایسا نہ ہو کہ چور خفا ہوکر کافرون مین چلا جاوے اور اون مین ملجاوے) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام چوری کرے تو بیچڈال اوسکو اگرچہ بیس درہم کو بیچے۔ امام نسائی نے کہا عمر بن ابی سلمہ حدیث مین

نہیں ہے **حَدُّ** الْبُلُوْغِ وَذِكْرُ السِّنِّ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ اُقِيْمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ مرد کب جوان ہوتا ہے اور مرد اور عورت پر کس سن میں حد قائم کیجاوے **عَنْ** عَطِيَّةَ قَالَ كُنْتُ فِيْ سَبْيِ قُرَيْظَةَ وَكَانُوْا يَنْظُرُوْنَ فَمَنْ خَرَجَ شَعْرُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ اُسْتُحْيِيَ وَلَمْ يُقْتَلْ **ترجمہ** عطیہ سے روایت ہے میں بنی قریظہ کے قیدیوں میں تھا لوگ ان کو دیکھتے تھے اگر ان کے ناف کے نیچے بال نکلے ہوتے تو ان کو قتل کر ڈالتے اور جسکے بال نہ نکلے ہوتے اوسکو زندہ چھوڑ دیتے (معلوم ہوا کہ بلوغ کی نشانی یہی ہے مرد اور عورت دونوں میں) **تَعْلِيْقُ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهِ** چور کی گردن میں اوس کا ہاتھ لٹکا کر دکھلانا **عَنِ** ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهِ قَالَ سُنَّةٌ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ وَعَلَّقَ يَدَهُ فِيْ عُنُقِهِ **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہے میں نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اوسکی گردن میں لٹکانا کیسا ہے انہوں نے کہا سنت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور اوسکو گلے میں لٹکایا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَرَاَيْتَ تَعْلِيْقَ الْيَدِ فِيْ عُنُقِ السَّارِقِ اَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ وَعَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهِ **ترجمہ** عبدالرحمن بن محیریز سے روایت ہے میں نے فضالہ بن عبید سے کہا کیا چور کا ہاتھ اوسکے گلے میں لٹکانا سنت ہے انہوں نے کہا ہاں ایک چور رسول اللہ صلعم پاس لایا آپنے اوسکا ہاتھ کاٹا اور گلے میں لٹکا دیا۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں حجاج بن ارطاۃ ہے جسکی حدیث حجت نہیں ہو سکتی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْرَمُ صَاحِبُ قَرَفٍ اِذَا اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ **ترجمہ** عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب چور پر حد قائم کیجاوے تو چوری کے مال کا اوس پر تاوان لازم نہ ہوگا (لیکن اگر مال چور کیپاس ہووے تو مالک کو دلا دینگے) **كِتَابُ الْاِيْمَانِ وَشَرَائِعِهِ** کتاب ایمان اور شرائع کا بیان اور اسکے ارکان کے بیان میں حضرت نے ایمان کو سب سے خیر میں کہا اسلیے کہ اعمال کا درجہ ہے اور ایمان کا زیادہ بہتر قبول تھا اور اب کتاب کو ختم کرنا ہے **ذِكْرُ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ** سب عملوں میں کونسا عمل افضل ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے آپنے فرمایا یقین کرنا اللہ اور اوس کے رسول پر **ف** اسلیے کہ کوئی عمل بغیر ایمان کے فائدہ نہیں دیتا تو ایمان سب سے زیادہ ضروری اور مقدم ٹھہرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ **ترجمہ** عبداللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے انہوں نے کہا ایمان جس میں شک نہ ہو اور جہاد جس میں چوری نہ ہو اور حج مبرور جس کے بعد پھر گناہ نہ کرے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ وَطَعْمَهُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ فِي اللّٰهِ وَاَنْ يُبْغِضَ فِي اللّٰهِ وَاَنْ تُوْقَدَ نَارٌ عَظِيْمَةٌ فَيَقَعَ فِيْهَا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں جسمیں ہونگی وہ ایمان کا مزہ اوٹھاوے گا۔ ایک تو یہ کہ اللہ اور اوس کے

رسول سے زیادہ محبت کہو دوسری یہ کہ دوستی کرے اللہ کیواسطے (یعنے نیک بندون سے) اور دشمنی کرے اللہ کیواسطے (یعنے کافرون سے دشمنی رکھے) تیسری یہ کہ اگر بڑی آگ سلگائی جاوے تو اوسمین گرنا قبول کرے پر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے ف
تینون باتین درحقیقت ایک ہی بات ہے یعنی اللہ سے سچی محبت ہو سب سے زیادہ اپنی اللہ کو دل اور جان اور زبان سے پیار کرے پھر جسکو اللہ سے ایسی محبت ہوگی وہی مومن ہے وہ کبھی کافرون کا شریک نہ ہوگا مسلمانون کے ساتھ برائی نہ کریگا مرجانا آسان سمجھیگا مگر اپنے پیارے محبوب اللہ کے برابر کسی کو نہ کریگا **حلاوۃ الایمان** ایمان کی مٹھاس **عن** انس بن مالک
یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من احب المرء لا یحبہ
الا للہ عزوجل ومن کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن کان ان یقذف فی النار احب الیہ
من ان یرجع الی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تین باتین جس مین ہونگی وہ ایمان کا مزا اوٹھاوے گا۔ ایک تو جس سے دوستی کہی تو اللہ کے لیے دوستی کہی اور دوسری
اللہ اور اوس کے رسول کو سب سے زیادہ چاہے اور تیسری یہ کہ آگ مین گرنا قبول کرے مگر پھر کافر ہونا قبول نہ کرے جب اللہ نے اوس کو
نجات دی کفر سے **حلاوۃ الاسلام** اسلام کی مٹھاس **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ
من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الاسلام من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب المرء لا یحبہ
الا للہ ومن یکرہ ان یرجع الی الکفر کما یکرہ ان یلقی فی النار ترجمہ انس بن مالک سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر
گزری **باب** نعت الاسلام اسلام کی کیہ مین **عن** عمر بن الخطاب قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر
ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ
علی فخذیہ ثم قال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال ان تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ
وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت
فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ ثم قال اخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ
والیوم الاخر والقدر کلہ خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک
تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنھا باعلم من السائل
قال فاخبرنی عن اماراتھا قال ان تلد الامۃ ربتھا وان تری الحفاۃ العراۃ رعاء الشاء یتطاولون
فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ثلثا ثم قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر ھل تدری من السائل قلت
اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل علیہ السلام اتاکم یعلمکم امر دینکم ترجمہ امیر المومنین حضرت
عمر فاروق رض سے روایت ہے ہم لوگون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہی تھے مین اتنے مین ایک شخص آگیا جسکا کپڑا بہت سفید

تحویل بہت کالے تھے معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور کوئی ہم میں سے اوسکو پہچانتا بھی نہ تھا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اپنے گھٹنے آپکے گھٹنوں سے لگا کر اور اپنے ہاتھ اپنے رانوں پر رکھے (یعنی ادب سے بیٹھا جیسے شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر کہنے لگا اے محمد مجھکو اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا گواہی دینا اسبات کی کہ کوئی لائق تعین عبادت کے سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد اوس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز پڑھنا زکوۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا بیت اللہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی کھانا پینا راہ خرچ ہونا) وہ بولا اپنے سچ فرمایا ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے (تو معلوم ہوتا ہے کہ اوس کو معلوم نہیں) پھر کہتا ہے آپنے سچ فرمایا (جیسے اوسکو معلوم ہے) پھر بولا بتلاؤ مجھ کو ایمان کیا ہے آپنے فرمایا یقین کرنا اللہ پر (یعنی اوس کی ذات اور صفات پر) اور اوس کے فرشتوں پر (کہ وہ اوسکے پاک بندے ہیں جیسا اللہ کا حکم ہوتا ہے بجالاتے ہیں اون میں بڑی طاقت خدا نے دی ہے) اور اوسکی کتابوں پر (جیسے قرآن شریف توراۃ شریف انجیل مقدس زبور شریف سولس کے اور صحیفے جو اللہ نے اپنے پیغمبروں پر اوتاری وہ سب حق ہیں اللہ کیطرف سے ہیں اللہ کے کلام ہیں) اور اوسکے پیغمبروں پر (جیسے حضرت آدم حضرت ابراہیم حضرت موسی حضرت عیسی حضرت محمد علیہم السلام اور سوا ان کے جتنے پیغمبر اللہ کے دنیا میں گزرے ہیں بعضوں کا حال ہم کو معلوم ہوا بعضوں کا معلوم نہیں وہ سب اللہ کے بھیجے ہوئے تھے جو حکم انہوں نے دیئے اللہ کیطرف سے دیئے اور وہ سب سچے تھے) اور قیامت پر (یعنی عذاب ثواب کے دن پر جسدن اللہ اپنی سب مخلوق کو دوبارہ جلاوے گا نیکوں کو اونکی نیکی کا بدلہ اور بروں کو اونکی برائی کا بدلہ دیگا) اور تقدیر پر (کہ برا بھلا سب اللہ کیطرف سے ہے بغیر اوسکے اور پہلے سب کا خالق اللہ تعالی ہے اوسکو خوب معلوم تھا کہ یہ شخص برا ہوگا یہ اچھا ہوگا کوئی کام بدون اوسکے حکم اور ارادے کے نہیں ہوتا لیکن وہ اچھوں سے خوش ہوتا ہے اور بروں سے ناخوش اور اوس نے ہم کو اختیار دیا ہے کہ ہم اچھا کام کریں تو ثواب پاویں برا کریں تو اپنی تئیں خراب کرینگے) وہ بولا آپنے سچ فرمایا۔ پھر اوس نے کہا بتلاؤ احسان کیا ہے (یہ وہ درجہ ہے جو اسلام اور ایمان کے بعد اللہ کے مقرب بندوں کو حاصل ہوتا ہے) آپنے فرمایا اللہ کا پوجا کرنا گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے اگر یہ درجہ نہ ہو تو خیر اس طرح کہ اللہ تجھکو دیکھ رہا ہے پھر وہ بولا مجھے بتلاؤ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا جس سے پوچھتی ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی یہ بات کسی کو معلوم نہیں سوا اللہ کے) وہ بولا اچھا اوس کی نشانیاں بتلاؤ آپنے فرمایا ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالک کو جنیگی ف حدیث میں بنتہا ہے جو مونث ہے یعنی لونڈی اپنے مالک کو جنیگی مراد مالک اور مالکہ دونوں ہیں اور تخصیص مالکہ کی اس لیے ہے کہ عورتیں مردوں کے نسبت زیادہ جاہل ہوتی ہیں یا جب بیٹی اپنی ان کی مالک ہوگی تو بیٹا ضرور ہوگا یا نفس مقدر کرلیں جو مونث ہے عربی زبان میں محدثین نے اسکی تفسیر میں کئی باتیں لکھی ہیں۔ ایک یہ کہ لونڈیوں کی اولاد بہت ہوگی اور اسلام بہت پھیلے گا کافروں کی عورتیں لونڈیاں بنکر مسلمانوں کے پاس رہیں گی دوسری یہ کہ لوگ اپنی ام ولد لونڈیوں کو بیچنے لگینگے اور وہ بکتی بکتی کبھی بیٹے کے پاس بھی آجاویگی تیسری یہ کہ اولاد اپنی ان باپ کی فرمانبرداری کریگی تو گویا ان لونڈی ہوئی اور بیٹا بیٹی مالک۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہی تفسیر میری نزدیک ٹھیک ہے ف دوسری یہ

کہ ننگے پاؤن ننگے بدن جو پہرتے ہین مفلس بکریان چرانیوالے وہ بڑی بڑی محل بناوینگے ۔ حضرت عمر رض نے کہا مین تین دن
ٹھہرا رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا اے عمر تم جانتے ہو وہ پوچھنیوالا کون تھا مینے کہا اللہ کو اور اوس کے
رسول کو خوب معلوم ہے آپنے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے تم کو دین کے کام سکہلانے آئے تھے

صفۃ الایمان والاسلام

عن ابی ہریرۃ وابی ذر قالا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس بین ظہرانی اصحابہ
فیجیء الغریب فلا یدری ایہم ہو حتی یسأل فطلبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نجعل لہ
مجلسا یعرفہ الغریب اذا اتاہ فبنینا لہ دکانا من طین کان یجلس علیہ انا لجلوس ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلسہ اذ اقبل رجل احسن الناس وجہا واطیب الناس ریحا کان ثیابہ لم یمسہا دنس حتی
سلم فی طرف البساط فقال السلام علیک یا محمد فرد علیہ السلام قال ادنو یا محمد قال ادنہ فما زال یقول
ادنو مرارا ویقول لہ ادن حتی وضع یدہ علی رکبتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا محمد اخبرنی ما
الاسلام قال الاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتحج البیت وتصوم
رمضان قال اذا فعلت ذلک فقد اسلمت قال نعم قال صدقت فلما سمعنا قول الرجل صدقت انکرناہ قال
یا محمد اخبرنی ما الایمان قال الایمان باللہ وملائکتہ والکتاب والنبیین وتؤمن بالقدر قال فاذا
فعلت ذلک فقد آمنت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال صدقت قال یا محمد اخبرنی ما
الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال صدقت قال یا محمد
اخبرنی متی الساعۃ قال فنکس فلم یجبہ شیئا ثم اعاد فلم یجبہ شیئا ثم اعاد فلم یجبہ شیئا ورفع
راسہ فقال ما المسئول عنہا باعلم من السائل ولکن لہا علامات تعرف بہا اذا رایت الرعاء البہم
یتطاولون فی البنیان ورایت الحفاۃ العراۃ ملوک الارض ورایت المراۃ تلد ربہا خمس لا یعلمہا
الا اللہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ الی قولہ ان اللہ علیم خبیر ثم قال لا والذی بعث محمدا بالحق ہدی
وبشیرا ما کنت باعلم بہ من رجل منکم وانہ لجبریل علیہ السلام نزل فی صورۃ دحیۃ الکلبی

ترجمہ ابو ہریرہ اور ابو ذر سے روایت ہے دونون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ کے بیچ مین بیٹھتے پھر جو شخص نیا
آتا وہ آپ کو نہ پہچان سکتا جبتک پوچھتا نہین اس لیے ہم نے آپ سے چاہا کہ بیٹھنے کے لیے ایک جگہہ بنا دی جاوے کہ نیا شخص
آتے ہی آپکو پہچان لیوے پھر ہم نے آپ کے لیے ایک اونچا چبوترہ بنایا مٹی سے آپ اوس پر بیٹھتے ایک روز ہم سب بیٹھے ہوئے
تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی جگہہ بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص آیا جس کا منہ سب لوگون سے اچھا تھا اور جس کے
بدن کی خوشبو سب سے بہتر تھی اور کپڑون مین اوس کے ذرا بھی میل نہ تہا اوس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور کہا السلام
علیک یا محمد آپنے اوس کے سلام کا جواب دیا وہ بولا مین نزدیک آؤن اے محمد آپنے فرمایا آ پھر وہ کئی بار برابر کہتا رہا مین نزدیک

اوُن آپ فرماتے آآیہانتک کہ اوس نے اپنے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنون پر رکھدیے اور کہا ای محمدؐ مجھکو بتلاؤ اسلام کسی کہتے ہین آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو پوجا کرے اللہ کا اور نہ شریک کرے اللہ کے ساتھ کسی کو اور نماز پڑھے اور زکوۃ دیوے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اور روزے رکھے رمضان کے اوس نے کہا جب مین یہ باتین کرون تو مسلمان ہوجاؤنگا آپ نے فرمایا ہان وہ بولا آپنے سچ فرمایا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ کہتا ہے آپ نے سچ فرمایا تو ہم کو برا معلوم ہوا اس لیے کہ جان بوجھ کر کیون پوچھتا ہے پھر کہنے لگا ای محمدؐ بتلاؤ مجھکو ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا یقین کرنا اللہ پر اور اوس کے فرشتون پر اور کتابون پر اور پیغمبرون پر اور یقین کرنا تقدیر پر وہ بولا جب مین ایسا کرون تو مومن ہوجاؤنگا پھر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان وہ بولا آپنے سچ فرمایا پھر کہنے لگا ای محمدؐ مجھ کو بتلاؤ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ کو تو اسطرح پوجی جیسے اوسے دیکھ رہا ہے اگر اسطرح نہ ہو تو اسطرح ہو کہ وہ تجھ دیکھ رہا ہے وہ بولا آپ نے سچ فرمایا پھر کہنے لگا ای محمدؐ مجھکو بتلاؤ قیامت کب ہوگی یہ سنکر آپنے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا اوس نے پھر پوچھا آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر پوچھا آپنے کچھ جواب نہ دیا اور سر اوٹھایا پھر فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنیوالے سے زیادہ نہین جانتا البتہ قیامت کی نشانیان ہین جب تو مجہول جانور چرانے والونکو دیکھے بڑی بڑی عمارتین بناتے ہین اور ننگے پانون اور ننگے بدن جو لوگ پہرتے ہین اون کو زمین کا بادشاہ دیکھی اور عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو جنتی ہے تو سمجھ لے کہ قیامت نزدیک ہے) پانچ چیزین ہین جنکو کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے پھر یہ آیت پڑہی ان اللہ عندہ علم الساعۃ سو ان اللہ علیم خبیر تک پھر آپنے فرمایا نہین قسم اوس کی جس نے محمد کو سچا نبی کر بھیجا رہ کہلانے والا اور خوشخبری دینے والا میرا اس امر کو تم سے زیادہ نہین پہچانتا ہا اور بیشک یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو دحیہ کلبی کے صورت مین آتے تھے دحیہ کلبی ایک صحابی تھے خوبصورت حضرت جبرئیل اونہی کے صورت بنکر اوترتے بیکر حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ فقرہ وہم راوی کا ہے کہ اگر دحیہ کلبی کے صورت ہوتی تو حضرت عمرؓ کیسے کہتی ہم مین سے کوئی اوس کو نہین پہچانتا تھا **تاویل** قولہ اللہ عزوجل قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا اس آیت کی تفسیر **ف** اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہے اور ایک دوسرے آیت ہے فاخرجنا من کان فیہا من المومنین فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی مگر ٹھیک یہ ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص جو مومن ہے وہ ضرور مسلم ہے اور جو مسلم ہے اوسکو مومن ہونا ضرور نہین اسلام کے معنی تابعدار ہوجانا اور ایمان کے معنی تابعداری کے ساتھ دل سے یقین کرنا ہے بہت لوگ زور و زبردستی سے بھی مسلمان بنجاتے ہین اون کو مسلم کہین گے مومن نہین کہین گے **عن** سعد بن ابی وقاص قال اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رہطا وسعد جالس فترک منہم رجلا لم یعط شیئا فقال سعد یا رسول اللہ اعطیت فلانا وفلانا ولم تعط فلانا شیئا وہو مومن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسلم حتی اعادہا سعد ثلثا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول او مسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعطی رجالا وادع من ہو

احبّ الیّ منھم کا اعطیہ شیئا خافۃ ان یکبوا فی النار علی وجوھھم ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگون کو روپیہ دیا اور بعضو نکو نہ دیا سعد نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے کو دیا اور فلانے کو دیا اور فلانے شخص کو کچھ نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہی آپنے فرمایا کیا وہ مسلم ہے سعد نے تین بار یہی کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار فرماتے تھے کیا وہ مسلم ہے پھر آپنے فرمایا میں بعض لوگون کو دیتا ہون اور بعضونکو نہین دیتا حالانکہ جنکو میں نہین دیتا اونسے مجھکو زیادہ محبت ہی مگر میں جنکو دیتا ہون تو اس ڈر سے دیتا ہون کہین وہ جہنم مین اوندہے نہ گرامیں جاوین **ف** بعضو لوگ تو مسلم تھے ڈر سے یا دنیا مال کے طمع سے مسلمان ہو گئے تھے ابھی اونکے دلون مین ایمان خوب رچا نہ تھا۔ اس لیے آپنے اون کو مال دینا مقدم سمجھا کہ اگر نہ دین تو وہ شاید پھر کافر ہو جاوین اور جو لوگ پکے ایماندار تھے اونکو پہلے دینا ضرور نہ سمجھا۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مومن اور مسلم مین فرق ہے **عن** سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم قسما فاعطی ناسا ومنع اخرین فقلت یا رسول اللہ اعطیت فلانا وفلانا ومنعت فلانا وھو مومن قال او مسلم قال ثم سکت قلیلا ثم غلبنی ما اعلم منہ فقلت یا رسول اللہ مالک عن فلان فواللہ انی لاراہ مومنا قال او مسلما قال ابن شہاب قالت الاعراب امنا

ترجمہ سعد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو بعضونکو دیا اور بعضونکو نہ دیا میں نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلان فلان لوگونکو دیا اور فلانے کو نہ دیا وہ بھی تو مومن ہے آپ نے فرمایا مومن کہو مسلمان کہو **ابن شہاب** نے اس آیت کو پڑھا قالت الاعراب آمنا یعنی کہا گنوارون نے ایمان لائے ہم کہو تم ایمان نہین لائے بلکہ اسلام لائے **عن** بشیر بن یسار ان رجلا من الانصار یقال لہ سھل عن رجال من قومہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان ینادی ایام التشریق انہ لا یدخل الجنۃ الا مومن وایام منی ایام اکل وشرب ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو حکم دیا یا ایام تشریق (۱۱ ذیحجہ سے تیرہوین تک) مین پکارنے کا کہ جنت مین نہ جاویگا مگر مومن اور یہ دن کہانے اور پینے کے ہین

صفۃ المؤمن مومن کی صفات کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم من سلم الناس من لسانہ ویدہ والمؤمن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچین اور مومن وہ ہی جس سے لوگ اطمینان رکھین اپنے جان اور مال کا **صفۃ المسلم** مسلمان کی صفت **عن** عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہین (یعنی زبان سے کسی کو برا نہ کہے اور ہاتھ سے کسیکو ایذا نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہی جو اللہ کی منع کی ہوئی باتین چھوڑ دیوے **ف** ہجرت کے معنے چھوڑ دینا اور مہاجر اسی سے نکلا ہی یعنی وہ شخص جو اپنے وطن کو اللہ کی خوشنودی کے لیے چھوڑ دیوے۔ مثلاً کفر کے ملک سے نکلکر اسلام کے ملک مین چلا آوے اس حدیث کا

مطلب یہ ہے کہ صرف منہ چھپانے سے حاجر نہیں ہو سکتا جب تک کہ نہ چھپائے ہوئے کو نہ چھپائے ہوئے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکُمُ الْمُسْلِمُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کیطرف منہ کرے نمازمیں اور ہمارا کھانا ہوا جانور کھالیوے وہ مسلمان ہے حُسْنُ اِسْلَامِ الْمُسْلِمِ جب کوئی شخص اچھی طرح مسلمان ہو عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ کُلَّ حَسَنَۃٍ کَانَ اَزْلَفَہَا وَمُحِیَتْ عَنْہُ کُلُّ سَیِّئَۃٍ کَانَ اَزْلَفَہَا ثُمَّ کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِہَا اِلَّا اَنْ یَتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَنْہَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اچھی طرح مسلمان ہوتا ہے تو اللہ اسکی ہر نیکی کو لکھ لیتا ہے جو اس نے کی تھی (اسلام سے پہلے) اور ہر برائی اسکی مٹ دیتا ہے جو اس نے کی تھی پھر اسلام کے بعد سے نیا حساب یوں ہوتا ہے کہ ہر نیکی کے بدلے دس نیکیاں سات سو نیکیوں تک لکھی جاتی ہیں اور ہر برائی کے بدلے ایک برائی لکھی جاتی ہے مگر جب اللہ اس کو معاف کر دیوے تو وہ برائی بھی نہیں لکھی جاتی اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ بہتر اسلام کیا ہے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کون سا اسلام افضل ہے آپ نے فرمایا جسمیں اور مسلمان بچیں اس کی زبان اور ہاتھ سے اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ اچھا اسلام کیا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا اسلام اچھا ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا (محتاجوں کو اور دوستوں کو) اور سلام کرنا ہر شخص کو خواہ اس سے پہچانت ہو یا نہ ہو عَلٰی کَمْ بُنِیَ الْاِسْلَامُ اسلام کے تم کیا ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَہٗ اَلَا تَغْزُوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصِیَامِ رَمَضَانَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے ان سے کہا تم جہاد نہیں کرتے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اسلام کے پانچ ستون ہیں جن پر اسلام ٹھہرا ہوا ہے (پہلی گواہی دینا اس بات کی کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا اللہ کے۔ دوسری نماز پڑھنا۔ تیسری زکوۃ دینا چوتھی حج کرنا پانچویں روزے رکھنا رمضان کے اَلْبَیْعَۃُ عَلَی الْاِسْلَامِ اسلام کے اوپر بیعت کرنا عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا۔ ثُمَّ اَحْلَفَہُمْ الْاٰیَۃَ فَمَنْ وَّفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ فَھُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک مجلس میں آپنے فرمایا بیعت کرتی ہو مجھ سے بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نہ چوری کرو نہ زنا کرو پھر یہ آیت پڑھی جو شخص تم میں سے پورا کرے اپنے اقرار کو یعنے یہ کام نہ کرنے سے تو اسکا ثواب اللہ کے پاس ہیگا اور جس سے ایسا کوئی کام ہوجاوے پھر اللہ دنیا میں اوس کو چھپا دیوے تو آخرت میں وہ اللہ کے مرضی پر ہے چاہے اوسکو عذاب دیوے اور چاہے بخشدیوے **محل** مایقاتل الناس کس بات پر لوگوں سے لڑنا چاہیے

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فاذا شھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واستقبلوا قبلتنا وکلوا ذبیحتنا وصلوا صلوتنا فقد حرمت علینا دماؤھم واموالھم الا بحقھا لھم ما للمسلمین وعلیھم ما علیھم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو حکم ہوا لوگوں سے لڑنیکا یہانتک کہ گواہی دین اسبات کی کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور حضرت محمد رسول اللہ اوسکے بھیجے ہوئے ہین جب وہ یہ گواہی دین اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرین (نماز مین) اور ہمارا کاٹا ہوا جانور کھاوین اور ہماری جیسی نماز پڑہین تو اون کی جان اور مال ہم پر حرام ہوگئی مگر کسی حقکے بدلے (یعنے وہ کسی کی جان لین یا مال لین تو اون کی بھی جان اور مال لین) اور جو مسلمانون کا حق ہے وہ اونکا بھی ہے اور جو مسلمانون پر حق ہے وہ اون پر بھی ہے **ف** یعنے نفع اور نقصان مذہب مین وہ مسلمانون کے مثل ہونگے **ذکر شعب الایمان** ایمان کی شاخون کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان بضع وسبعون شعبۃ والحیاء شعبۃ من الایمان **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر کچھ شاخین ہین اور حیا شرم بھی ایمان کی شاخ ہے **ف** کیونکہ حیا اور شرم بھی انسان کو بُرے کام کرنیسے روکتی ہی جنکو حکیم ہین سب حیا کی تعریف کرتے ہین کہ وہ ایک عمدہ صفت ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ افضلھا لا الہ الا اللہ وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ستر کچھ شاخین ہین سب سے افضل شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم راہ سے تکلیف دینی والی چیز (جیسے کانٹا پتھر نجاست) کو ہٹانا ہے اور شرم بھی ایمان کی ایک شاخ ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاء شعبۃ من الایمان **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرم ایمان کی اکشاخ ہے **فضائل اھل الایمان** ایمان والونکا ایک دوسری پر بڑہنا **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملأ عمارا ایمانا الی مشاشہ **ترجمہ** ایک شخص سے روایت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار نے ایمان بھر لیا ہی ٹہیون تک (یعنی ہر رگ و پی مین ان کی ایمان سما گیا ہی) **عن** طارق بن شہاب قال قال ابو سعید سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ جس
ابوسعید سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے کوئی بری بات دیکھے اوسکو
اپنے ہاتھ سے دور کرے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے برا کہے اگر اتنی ہی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ کم سے کم درجہ ایمان کا ہے
تب یعنی دل سے بھی نفرت نہ کرے تو سمجھ لیوے کہ ذرہ بھی ایمان اوسکے دل میں باقی نہیں ہا سفیان بن عیینہ المحذر

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَغَيَّرَهُ بِيَدِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِلِسَانِهِ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَذَلِكَ
أَضْعَفُ الْإِيمَانِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم
میں سے بری بات دیکھے اوسکو اپنے ہاتھ سے دور کرے تو وہ بری ہوا اور جو اتنی طاقت نہ رکھے اور زبان سے اوسکو دور کرے وہ بھی
بری ہوا اور جو شخص اتنی طاقت نہ رکھے وہ دل سے برا جانے وہ بھی بری ہوا اور یہ کم درجہ ہی ایمان کا ہے زِيَادَةُ الْإِيمَانِ
ایمان کا گھٹنا بڑھنا ف ایمان کہتے ہیں دل سے یقین کرنیکو اور زبان سے اقرار کرنیکو اور ہاتھ پاؤں سے عمل کرنیکو اور یہی
مذہب ہے اہل سنت کا اسوجہ سے ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے اور مرجئہ کا قول یہ ہے کہ ایمان عبارت ہے صرف زبان کے اقرار سے
اور اعمال ایمان میں داخل نہیں ہے۔ اسوجہ سے اون کے نزدیک ایمان میں کمی اور زیادتی نہیں ہوتی۔ اور بعض لوگوں نے ایمان
کی معنی صرف دلسے یقین کرنا کہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یقین میں کمی بیشی نہیں ہوتی حالانکہ اگر غور سے دیکھیے تو یقین ایک صفت
نفسانی ہے جیسی خوشی اور رنج اور غصہ وغیرہ اور تمام صفات نفسانی میں کمی اور بیشی ہوتی ہے پھر یقین میں کیونکر نہ ہوگی بہت
آیتیں اور حدیثیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور یہی مذہب ہے ائمہ اہل سنت کا جیسے سفیان ثوری اور
مالک بن انس اور اوزاعی وغیرہم کا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةُ أَحَدٍ
فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ يَقُولُونَ
رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَحُجُّونَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا
فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ فَيَأْتُونَهُمْ فَيَعْرِفُ نَصْفُهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَنَصْفُهُمْ مِنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ
وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُونَهُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ وَيَقُولُ أَخْرِجُوا مَنْ
كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِينَارٍ حَتَّى يَقُولَ مَنْ كَانَ فِي
قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ
مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ إِلَى عَظِيمًا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ایک
جھگڑا دنیا میں کسی حق کے لیے اوس سے زیادہ نہیں ہے جو مسلمان جھگڑا کرین گے اپنے پروردگار سے اون بھائیوں کے لیے جو جہنم میں
گئے ہوں گے یہ مسلمان کہینگے اے پروردگار ہمارے تو نے ہمارے ان بھائیوں کو جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور

جمع کرتے تھے اگ میں ڈالدیا پروردگار فرماویگا اچھا جاؤ اور جسکو تم پہچانتے ہو نکالو وہ جہنم میں اون کے پاؤں آدھی گی اور اون کی صورتیں دیکھکر اور پہچان لیں گے اون میں سے بعضوں کو اگ نے پکڑا ہوگا بعضوں کے نصف تک اور بعضوں کو ٹخنوں تک پھر وہ اون کو نکالیں گے اور کہیں گے اے پروردگار ہماری جنکو نکالنے کا تو نے ہم کو حکم کیا اون کو ہم نے نکالا پھر پروردگار فرماوے گا اونکو بھی نکالو جنکے دل میں ایک دینار برابر ایمان ہو پھر فرماوے گا اون کو بھی نکالو جنکے دل میں آدھی دینار برابر ایمان ہو یہاں تک کہ فرماوے گا اوسکو بھی نکالو جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہو ابو سعید نے کہا اب جسکو یقین نہ ہو تو آیت پڑھے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الخ تک جسکے معنی یہ ہیں کہ اللہ شرک کو نہیں بخشیگا اور اس سے کم گناہوں کو جسکو چاہیگا بخشدیگا **عن**

ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سویا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا مجھپر پیش کیے جاتے ہیں اور وہ سب کرتے پہنے ہیں کسیکا کرتہ چھاتی تک ہے کسی کا اس سے نیچا ہے اور میں نے عمر کو دیکھا کہ وہ اپنی کرتے کو سمیٹ رہے ہیں (اسقدر نیچا ہے) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اوس کی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین (یعنی عمر کا دین اور ایمان سب سے قوی ہے اس میں کسی عاقل کو شک نہ ہوگا بشرطیکہ تعصب نہ کرے امیر سنیں عمر رضی اللہ عنہ کیوجہ سے اسلام کو بیحد قوت اور شوکت حاصل ہوئی جو کسی خلیفہ سے نہیں ہوئی **عن** طارق بن شہاب قال جاء رجل من الیہود الی عمر بن الخطاب فقال یا امیر المؤمنین ایۃ فی کتابکم تقرؤنہا لو علینا معشر الیہود نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیدا قال ای ایۃ قال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر انی لاعلم المکان الذی نزلت ہو والیوم الذی نزلت فیہ نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرفات فی یوم الجمعۃ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک شخص یہودیوں میں سے حضرت امیر المؤمنین عمر رضہ کے پاس آیا اور بولا کہ ایک آیت تمہاری قرآن میں جسکو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیوں پر وہ آیت اترتی تو جس روز اوترتی ہم اوس دن کو عید کر لیتے حضرت عمر نے کہا کون سی آیت وہ بولا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنی آج کے دن پورا کر دیا میں نے دین تمہارا اور پورا کر دیا اپنی نعمت کو تمپر اور پسند کیا میں نے تمہاری لیے اسلام کو دین کو۔ حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں اوس مقام کو جہاں یہ آیت اوتری ہے اور جسدن اوتری ہے یہ آیت اوتری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں جمعہ کے روز **ف** اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین اور ایمان میں کمی اور بیشی ہوتی ہے ورنہ پورا کرنیکو کیا معنی ہوں گے۔ حضرت عمر نے یہودی کو بتلایا کہ ہماری قوم میں بھی وہ دن عید کا ہے اور نویں تاریخ ذی حجہ کی عرفات پر بڑا اجتماع ہوتا ہے **علامۃ الایمان**

ایمان کی نشانی کیا ہے **عن** انس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اوسکو میری محبت اپنے اولاد اور ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن (ایماندار) نہیں ہوتا جبتک وہ مجھکو اپنی گھر اور جائداد اور لوگوں سے زیادہ نہ چاہے ف یعنی دین کے کام میں کسی کی پرواہ نہ کرے اپنی دین بڑھانے کیلئے سطی یا اپنی دین اور مذہب کو قوت دینے کیلئے کیسا ہی نقصان ہو گوارا کرے جان جاوے مال جاوے گھر بار لٹ جاوے حاکم ناراض ہو جاوے پر خدا اور رسول کی خلاف نہ کرے اوسوقت اوسکو سچا مومن کہیں گے ورنہ نام کا مسلمان ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی تم میں سے ایماندار نہیں ہوتا جبتک وہ مجھکو اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ نہ چاہے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنے بھائی (یعنی دوسری مسلمان) کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے ویسی ہی اور بھائی مسلمانوں کی بھی بھلائی چاہے اس سے زیادہ تو می ہمدردی کی اور کوئی کیا کہیگا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنے لیے جتنی بھلائی چاہتا ہے اوتنا ہی اپنے بھائی مسلمان کے لیے چاہے **عَنْ** زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِنَّهُ لَعَهِدَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ ترجمہ زر سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے بیان فرمایا تھا کہ تیری محبت نہیں کریگا مگر مومن اور تجھسے دشمنی نہیں کریگا مگر منافق (جو ظاہر میں مسلمان ہو پر دل میں ایمان کا نشان نہ ہو ممکن نہیں کہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھے اور جن لوگوں سے آپ محبت رکھتے ہیں اون سے دشمنی کہے) **عَنْ** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُ الْأَنْصَارِ آيَةُ النِّفَاقِ ترجمہ انس ہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار (یعنی وہ لوگ جو مدینہ کے رہنے والے تھے اور جنہوں نے آپکو دکی جسوقت آپ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ میں آ رہے تھے) سے محبت کہ ایمان کی نشانی ہے اور اون سے دشمنی کھنا نفاق کی نشانی ہے **عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ** منافق کی نشانی **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ الْأَرْبَعِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

یعنی جس میں یہ بھلائی چاہتا ہے

ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جس شخص میں چاروں ہوں گی وہ تو منافق ہے (ہر گز مومن نہیں) اور اگر ایک خصلت ہوگی تو وہ ایک خصلت نفاق کی ہے جبتک اوسکو چھوڑ نہ دے (مومن کامل نہ ہوگا) جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اقرار کرے توڑ ڈالے اور جب کسی سے لڑے تو گالیاں بکنے لگے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک تو جب بات کرے جھوٹ۔ دوسری جب وعدہ کرے خلاف تیسری جب اوس کے پاس کوئی امانت رکھے تو اوس میں خیانت کرے عن زید بن حبیش عن علی قال عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق ترجمہ حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا کہ جو کوئی مجھ سے محبت کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو کوئی مجھ سے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا عن ابی وائل قال قال عبداللہ ثلث من کن فیہ فھو منافق اذا حدث کذب واذا اؤتمن خان واذا وعد اخلف ثم کانت فیہ واحدۃ منھن لم تزل فیہ خصلۃ من النفاق حتی یترکھا ترجمہ ابووائل سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا تین باتیں جسمیں ہوں گے وہ تو منافق ہے جب بات بولی تو جھوٹ جب امانت اوس کے پاس رکھی تو خیانت کرے جب وعدہ کرے تو خلاف اور جسمیں ان میں سے ایک خصلت ہوگی تو وہ نفاق کی ایک خصلت اوس میں رہیگی یہاں تک کہ اوسکو چھوڑ دے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام شھر رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں راتوں کو کھڑا ہو (تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے تو اوس کے اگلے گناہ سب بخشدیے جاوینگے عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا قیام لیلۃ القدر شب قدر میں عبادت کرنا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے اور جو شخص شب قدر میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے الزکوۃ زکوۃ کا ایمان میں داخل ہونا عن طلحۃ بن عبیداللہ یقول جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھل نجد ثائر الراس یسمع دوی صوتہ ولا یفقھ ما یقول حتی دنا فاذا ھو یسأل عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس

صلوات فی الیوم واللیلۃ قال ھل علی غیرھن قال لا الا ان تطوع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وصیام شھر رمضان قال ھل علی غیرہ قال لا الا ان تطوع وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الزکوۃ فقال ھل علی غیرھا قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وھو یقول لا ازید علی ھذا ولا انقص
منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا نجد والوں مین سے بال بکھری ہوئی آواز مین اوس کے گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن بات سمجھ
مین نہ آتی تھی دو نزدیک آیا تب معلوم ہوا کہ اسلام کو پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازین ہین رات
اور دن مین وہ بولا اس کے سوا اور کچھ مجھپر ہے آپ نے فرمایا نہین مگر تو نفل پڑھنا چاہے پھر آپ نے رمضان کے روزے
اوسکو بتلائے وہ بولا اس کے سوا اور کوئی روزہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو زکوۃ
کو بیان کیا وہ بولا اس کے سوا اور کچھ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو صدقہ دینا چاہے نفل پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا
تھا مین اس سے زیادہ کرون گا نہ کم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ بولتا ہے تو اس نے نجات پائی (عذاب سے)
اَلْجِھَادُ جہاد کافرون سے لڑنا دین کے لیے) بھی ایمان مین داخل ہے عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِنْتَدَبَ اللّٰہُ لِمَنْ یَخْرُجُ فِیْ سَبِیْلِہٖ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الْاِیْمَانُ بِیْ
وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِیْ اَنَّہٗ ضَامِنٌ حَتّٰی اُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ بِاَیِّھِمَا
کَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ وَّ اِمَّا وَفَاۃٍ اَوْ اَنْ یَّرُدَّہٗ اِلٰی مَسْکَنِہِ
الَّذِیْ خَرَجَ مِنْہُ یَنَالُ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ ضامن ہے اوس شخص کے لیے جو اوس کی
راہ مین نکلے مگر نکلے ایمان کے خیال سے اور خدا کی راہ مین کوشش کرنے
کے لیے (نہ مال وزر کے طمع سے) اسبات کا کہ اللہ اوس کو جنت مین
لیجاوے گا جسطرح سے ہو خواہ وہ مارا جاوے یا مرجاوے اپنی موت سے یا پھر
لاوے گا اپنے وطن کو جہان سے نکلا تھا ثواب اور مال غنیمت کا لیکر عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَہٗ فِیْ سَبِیْلِہٖ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِیْ وَاِیْمَانٌ
بِیْ وَتَصْدِیْقٌ بِرُسُوْلِیْ فَھُوَ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ اَرْجِعَہٗ اِلَی مَسْکَنِہِ الَّذِیْ خَرَجَ
مِنْہُ قَالَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اس شخص کا

اوس کو راہ مین نکلے مگر نکلے اللہ کی راہ مین کوشش کرنے کے لیے اور اوسپر یقین کہکر اور اوس کے پیغمبر پر یقین کہکر کہ اللہ اوس کو جنت مین لیجاویگا یا اوسکی ملک کو لوٹا لاویگا ثواب اور غنیمت دیکر اَدَاءُ الْخُمُسِ غنیمت کے مال مین سے پانچوان حصہ خدا کے لیے دینا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَيَّ الْخُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم آپ تک نہین آسکتی مگر حرام مہینے مین (یعنی رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم مین اس لیے کہ بیچ مین مضر قبیلے کے کفار رہتے جو راہ مین لوٹتے اور ستاتے مگر ان حرام مہینون مین لوٹ پوٹ موقوف کرتی) تو آپ ہم کو حکم دیجیے کسی بات کا جسپر ہم عمل کرین اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہین اونکو بھی سناوین آپنے فرمایا مین تم کو حکم دیتا ہون چار باتون کا۔ اور منع کرتا ہون چار باتون سے جن چار باتون کا حکم دیتا ہون وہ یہ ہین ایمان لانا اللہ پر پھر اوس کے تفسیر بیان کی۔ ایک تو گواہی دینا اسبات کی کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے اور مین اللہ کا پیغمبر ہون دوسری نماز پڑہنا تیسری زکوۃ دینا چوتھی جو تم غنیمت کماؤ اوس مین سے پانچوان حصہ مجھے دو اور منع کرتا ہون مین تم کو کدو کے تونبی اور لاکھی برتنون اور رال لگے ہوئے برتنون سے جسکو مقیر اور مزفت کہتے ہین ف اور بعضے روایتون مین نقیر ہی وہ بھی ایک برتن ہی درخت کی جڑ کا ان برتنون کے استعمال سے منع کیا اس لیے کہ لوگ ان مین شراب کہا کرتے تو اون مین نبیذ بنانے سے بھی منع کیا اب اختلاف ہی کہ یہ ممانعت باقی ہی یا منسوخ ہوگئی جمہور علما کہتے ہین کہ یہ ممانعت اوائل اسلام مین آپنے حیا طا کی تھی پھر اجازت دی شُهُودُ الْجَنَازَةِ جنازہ مین حاضر ہونا بھی ایمان مین داخل ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهِ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ کے پیچھے جاوے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے پھر اوسپر نماز پڑہی بعد اوس کے ٹھہرا رہی یہانتک کہ وہ قبر مین رکہا جاوے اوسکو دو قیراط ثواب کے ملینگے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہی اور جو شخص نماز پڑہ کر لوٹ آوے اوس کو ایک قیراط ثواب کا ملیگا اَلْحَيَاءُ شرم کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گزرے جو اپنی بہائی کو نصیحت کر رہا تہا حیا کے باب مین (یعنی حیا سے منع کرتا تہا) آپ نے فرمایا جانے دے حیا تو ایمان مین داخل ہی اَلدِّينُ دین آسان ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ

يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَيَسِّرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دین آسان ہے اور جو کوئی دین میں سختی کریگا تو دین اوسپر غالب ہوگا یعنی دین اوسکو تھکا دیگا اور عاجز کر دیگا تو ٹھیک راہ پر چلو یا اگر ٹھیک راہ نہ ہو سکے تو اوس سے قریب ہو اور لوگوں کو خوش رکھو اور اونکو آسانی دو اور مدد چاہو صبح اور شام اور کچھ رات میں چلنے سے ف یعنی جیسی مسافر اگر ساری دن اور ساری رات چلے تو تھک کر ماندہ ہو جاویگا اسی طرح جو کوئی رات دن عبادت کرے وہ بھی تھک جاویگا بلکہ احتمال ہے کہ دل میں نفرت پیدا ہو اور عبادت بالکل چھوٹ جاوے اس واسطے صبح اور شام اور رات کو عبادت کر لیا کرو مقصود نماز ہے فجر کی صبح سے اور شام سے ظہر اور عصر کی اور رات سے مغرب اور عشا کی یہ پانچ نمازیں ہمیشہ پڑھنا بہتر ہیں اس سے کہ چند روز تک ساری دن رات عبادت کرے پھر بالکل چھوڑ دیوے **أَحَبُّ** الدِّينِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اللہ کو کیسا دین پسند ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے وہاں ایک عورت تھی آپ نے فرمایا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانی عورت ہے جو رات کو سوتی نہیں یاد کرتی ہے اوسکی عبادت کا حال آپ نے فرمایا ایسا مت کرو اتنا کام کرو جتنی تم کو طاقت ہے قسم اللہ کی اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکیگا۔ بلکہ تم عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے آپ کو وہ دین بہت پسند تھا جو ہمیشہ کیا جاوے یعنی وہ عبادت جو اعتدال سے ہو اور ہمیشہ تھوڑی بھی ادا کرنا پھر چھوڑ دینا اس سے کیا فائدہ ہے **الْفِرَارُ** بِالدِّينِ مِنَ الْفِتَنِ دین بچانے کے لیے فتنوں سے بھاگنا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جب بہتر مال مسلمان کا بکریاں ہونگی جنکو لیکر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں چلا جاوے گا اور پانی پڑنے کی جگہ میں ہوگا اپنی دین کو لیکر بھاگیگا فتنوں سے ف یعنی شہروں اور بستیوں میں ایسی گمراہی پھیلی گی کہ دین کا بچانا دشوار ہو جاویگا آخر جو دیندار ہوگا وہ جنگل میں جا کر رہیگا **مَثَلُ** الْمُنَافِقِ منافق کے مثال **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً لَا تَدْرِي أَيَّهُمَا تَتْبَعُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال ایسی ہے جیسی ایک بکری دو گلوں کے بیچ میں آجاوے کبھی اس گلے میں جاتی ہے کبھی دوسرے گلے میں وہ نہیں جانتی کس کے ساتھ ہو ف یہی حال منافق کا ہے کبھی مسلمانوں میں ملتا ہے کبھی کافروں میں ایک طرف اوسکو قرار نہیں **مَثَلُ** الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ مومن اور منافق کے مثال جو قرآن پڑھتے ہوں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل اترجۃ طعمھا طیب وریحھا طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرۃ طعمھا طیب ولا ریح لھا ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانۃ ریحھا طیب وطعمھا مر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ طعمھا مر ولا ریح لھا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ابوموسی اشعری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اوس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسے ترنجہ اوسکا مزہ بھی بہتر ہے اور خوشبو بھی بہتر ہے اور مثال اوس مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا ایسی ہے جیسے کھجور اوسکا مزہ عمدہ ہے لیکن اوس میں خوشبو نہیں اور مثال منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے جیسے دونا مردا اوسکی خوشبو عمدہ ہے لیکن مزہ کڑوا ہے اور مثال اوس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا جیسی اندرائن کا پھل مزہ بھی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں **ف** یعنی مومن قرآن خوان میں دو صفتیں ہیں ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا دوسری ظاہری جسکا اثر لوگوں کو پہونچتا ہے اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوانکا ظاہر اور باطن دونوں بہتر ہیں اور جو مومن کہ قرآن خوان نہیں اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہیں اور منافق قرآن خوان میں ظاہری اثر ہے مگر باطنی نہیں کہ اوسکا اعتقاد درست نہیں اور جو منافق کہ قرآن خوان نہیں نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن **علامۃ المؤمن** مومن کی نشانی **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنی بہائی کے لیے وہ بات نہ چاہے جو اپنی لیئے چاہتا ہے **آخر کتاب الایمان** تمام ہوئی کتاب ایمان کی **کتاب الزینۃ** کتاب آرایش کے بیان میں **من السنن الفطرۃ** پیدایشی سنتیں **عن** عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عشرۃ من الفطرۃ قص الشارب وقص الاظفار وغسل البراجم وانتقاف الابط وحلق العانۃ والاستنجاء والمضمضۃ والاستنشاق وقص الشارب والسواک والاستنشاق ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء قال مصعب بن شیبۃ ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتیں پیدائشی سنت ہیں (یعنی ہمیشہ سے چلی آتی ہیں پیغمبروں نے اسکا حکم کیا) مونچھیں کترانا۔ ناخون اتارنا پوروں اور جوڑوں کا دھونا) اس لیے کہ کثرت کان میل جمتا ہے) داڑھی کا چھوڑنا مسواک کرنا ناک میں پانی ڈالنا بغل کے بال نکالنا زیر ناف کے بال مونڈنا۔ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ مصعب بن شیبہ نے کہا میں دسویں بات بھول گیا شاید کلی کرنا ہوگا **عن** سلیمان التیمی قال سمعت طلقا یذکر عشرۃ من الفطرۃ السواک وقص الشارب وتقلیم الاظفار وغسل البراجم وحلق العانۃ وانتاف الابط واستنشاق وذکر انہ شکت فی المضمضۃ ترجمہ سلیمان تیمی سے روایت ہے طلق نے دس باتیں بیان کرتے تھے قدیمی سنتیں مسواک کرنا۔ مونچھیں کترانا۔ ناخون اتارنا۔ جوڑ دھونا۔

زیر ناف کے بال مونڈنا ناک میں پانی ڈالنا اور مجھ سے شک ہوا کلی کرنا بھی کہا عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَ عَشْرَةٌ مِنَ السُّنَّةِ لِلرَّجُلِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَتَقْلِیْمُ اَظْفَارِهٖ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ ترجمہ ابوبشر سے روایت ہے جسکا نام جعفر بن ایاس ہے اور نہایت ثقہ ہے طلق بن حبیب سے وہ کہتے تھے دس باتیں سنت ہیں۔ مسواک کرنا اور موچھیں کترانا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور داڑھی بھر کر چھوڑ دینا اور ناخون کترانا اور بغل کے بال اکھاڑنا اور ختنہ کرنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور پاجانے کے جگہ کو دھونا۔ امام نسائی نے کہا سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت ایک ہے مصعب بن شیبہ کی روایت سے وہ منکر الحدیث ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ سنتیں قدیمی ہیں ایک ختنہ کرنا دوسری زیر ناف کے بال مونڈنا تیسرے بغل کے بال اکھیڑنا چوتھی ناخون کاٹنا۔ پانچویں مونچھیں کترانا۔ امام مالک نے اس حدیث کو موقوف روایت کیا جیسی آگے آتی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا پانچ باتیں پرانی پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخون کاٹنا دوسری مونچھیں کترانا۔ تیسرے بغل کے بال لینا چوتھے زیر ناف کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا اَحْفَاءُ الشَّارِبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منڈاؤ یا کترواؤ مونچھوں کو اور چھوڑ دو داڑھیوں کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْفُوا اللِّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَمْ یَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مونچھیں نہ لیوے یعنی کتروا دے (بلکہ ہونٹوں سے بڑھا دیوے) وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی مسلمانوں کی وضع پر نہیں ہے اَلرُّخْصَةُ فِیْ تَرْکِ الْاَخْذِ مِنْ شَارِبِهٖ اجازت دینا مونچھ نہ کترانے کی عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی صَبِیًّا حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَتُرِکَ بَعْضٌ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ اِحْلِقُوْهُ کُلَّهٗ اَوِ اتْرُکُوْهُ کُلَّهٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جسکا سر کچھ منڈا تھا کچھ نہیں منڈا تھا آپ نے اس سے منع کیا اور فرمایا سارا سر منڈوا یا ساری سر پر بال رکھو اَلنَّهْیُ عَنْ حَلْقِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا عورت کو سر منڈانے کی ممانعت عَنْ عَلِیٍّ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے اَلنَّهْیُ عَنِ التَّفْرِیْعِ تفریع کی ممانعت (تفریع کہتے ہیں سر کے بال کچھ منڈانے کچھ نہ منڈانے کو) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهٰی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ التَّفْرِیْعِ ترجمہ عبداللہ

بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا مجھ کو اللہ نے قزعہ سی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزعہ سی قزع کہتی ہین ابر کو جو پہٹا ہوا ہو جب سر کے بال کیے مندے ہوں کچھ منڈے ہوں تو وہ مانند اس ابر کے ہوتا ہی الْأَخْذُ مِنَ الشَّعْرِ سر کے بال کترانا عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعَرٌ فَقَالَ ذُبَابٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِينِي فَأَخَذْتُ مِنْ شَعَرِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میری سر پر بال تھے آپ نے فرمایا مخوست ہی مین سمجھا مجھی آپ کہتے ہین مین نے بال کتروا لیے پھر آیا آپ نے فرمایا مین نے تجھی نہین کہا تھا اور یہ اچھا ہے (یعنی بال کترانا) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بیچ کے تھے نہ بہت گھونگر نہ بہت سیدھی کانون اور کاندھون کے بیچ مین عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہی مین ایک شخص سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین چار برس تک رہا تھا جیسے ابو ہریرہ رہے تھے وہ بولا منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کنگھی کرنے سے ف یہ ممانعت تنزیہی ہی اور مقصد اس سی یہ ہے کہ مسلمان کا کام کاج نہین کہ عورتون کیطرح ہر روز بناؤ سنگار مین مصروف رہی بلکہ مسلمان کے لیے جو کام ضروری ہین ان مین توجہ کرے اَلتَّرَجُّلُ غِبًّا ایکدن آڑ کنگی کرنا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگی کرنے سے مگر ایکدن آڑ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا ترجمہ حسن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کنگی کرنے سے مگر ایک دن آڑ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالَا التَّرَجُّلُ غِبًّا ترجمہ حسن اور محمد نے کہا کنگی ایکدن آڑ کرنا چاہیے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلًا بِمِصْرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَحِبَهُ فَإِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّأْسِ مُشْعَانٌ قَالَ مَالِي أَرَاكَ مُشْعَانًا وَأَنْتَ أَمِيرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الدَّفَارِ قُلْنَا وَمَا الدَّفَارُ قَالَ التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سی مصر مین عامل تھا (یعنی حاکم تھا مصر کا) اوسکا ایک دوست اوس کے پاس آیا دیکھا تو وہ سر پریشان ہی بال اوس کے بکھرے ہوئے ہین وہ بولا کیا وجہ ہی تمہاری بال پریشان ہین اور تم امیر ہو اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہم کو ارفاہ سی ہم نے کہا ارفاہ کیا ہی اوس نے کہا ہر روز کنگی کرنا ف ایسی قسم کی جو اور باتین ہون جنکی وجہ سے

حسان تعیش وعشرت کا عادی ہوجاوے۔ جو شخص رات دن تعیش میں پڑجاتا ہے وہ سست اور کاہل ہوجاتا ہے جس سے
پھر نہ دنیا کے کام ہوتے ہیں نہ دین کے اسی لئی ہر شخص کو چاہیے کہ وہ جفاکشی اور محنت کی عادت رکھے زمانہ کسان نہیں
جو قوم زیادہ عیش میں پڑجاتی ہے وہ رفتہ رفتہ خراب اور برباد ہوجاتی ہے اور محنتی اور جفاکش قوم اوسکو مغلوب کرتی
ہے اس لیی کہ محنتی قوم کے لوگ ہاتھ پانوں سے جسمانی کام اور دماغ سے عقلی کام میں ترقی کرتے جاتے ہیں اور عیش میں
پڑی ہوئی قوم نہ ہاتھ پانوں سے کام کرتے ہیں نہ دماغ سے محنت لیکر علم حاصل کرتی ہے پھر وہ ضرور خراب ہوگی **التیامن**
فی التنعل کہنگی داہنی طرف سے پہننا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیامن
یاخذ بیمینہ ویعطی بیمینہ ویحب التیمن فی جمیع امورہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنیکو لیتے تھے داہنی ہاتھ سے دیتے تھے داہنی ہاتھ سے ہر کام میں
داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے **اتخاذ الشعر** بال رکھنا سر **عن** البراء قال ما رایت احدا احسن فی
حلۃ حمراء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجمتہ تضرب منکبیہ ترجمہ براء سے روایت ہے اوسنے
کہا میں نے کسی کو خوب صورت زیادہ نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آپ سرخ جوڑا پہنے تھے اور بال آپکے
مونڈھوں تک تھے **عن** انس قال کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی انصاف اذنیہ ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں کے نصف تک تھے (یعنی کانوں کی لو سے کچھ کم) **عن** البراء قال ما رایت
رجلا احسن فی حلۃ حمراء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ورایت لہ لمۃ تضرب قریبا من منکبیہ
ترجمہ براء سے روایت ہے میں نے کسی شخص کو سرخ جوڑی میں اتنا بھلا نہیں دیکھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے
دیکھا آپکے بال مونڈھوں کے قریب تھے **عن** ھبیرۃ بن یریم قال قال عبد اللہ بن مسعود حین قرا من اول
اقرأ لقد قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضعا وسبعین سورۃ وان زیدا الصاحب
ذوابتین یلعب مع الصبیان ترجمہ ھبیرہ بن یریم سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا تم کس کے قرات پر مجھی
کہتے ہو قرآن پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر پر کئی سورتیں پڑھ چکا تھا جب زید بن حارثہ کے سر
دو چوٹیاں تھیں اور لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے (یعنی یہ حضرت جانے تھے اوس وقت بچے تھے مطلب یہ ہے کہ میں سب سے
آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا) **عن** ابی وائل قال خطبنا ابن مسعود فقال کیف تری
اقرأ علی قراءۃ زید بن ثابت بعد ما قرأت من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضعا وسبعین سورۃ
وان زیدا لمع الغلمان لہ ذوابتان ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے ہم کو خطبہ سنایا اور کہا تم
مجھ کو حکم کرتے ہو زید بن ثابت کی قرات پر قرآن پڑھنے کا بعد اس بات کے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے ستر
سے زیادہ سورتیں اوسوقت زید لڑکوں کے ساتھ پھرتے تھے اون کے سر پر دو چوٹیاں تھیں **عن** زید بن خصیفۃ عن ابیہ

قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ائْذَنْ مِنِّي قَدَنَا مِنْهُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى ذُؤَابَتِهِ ثُمَّ أَجْرَى يَدَهُ وَسَمَّتَ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ ترجمہ زیاد بن الحصین سے روایت ہے انہوں نے سنا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علی رضؓ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اے علی میرے پاس آؤ وہ نزدیک گئے آپ نے ان کے بالوں کی ایک لٹ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ پھیرا اور اللہ کا نام لیا اور دعا کی ان کے لیے **تَطْوِيلُ** لَمِّيَّةٍ بالوں کو لمبا کرنا **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي لِمَّةٌ قَالَ ذُبَابٌ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِينِي فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میری سر پر لمبے بال تھے آپ نے فرمایا مکھی ہے میں سمجھا مجھے کہتے ہیں میں گیا اور سر کے بال کترائے آپ نے فرمایا میں نے تجھے نہیں کہا تھا لیکن یہ اچھا کیا تو نے۔

عَقْدُ اللِّحْيَةِ داڑھی کو موڑ موڑ کر چوٹا کرنا **عَنْ** رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيءٌ مِنْهُ ترجمہ رویفع بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے رویفع شاید تیری زندگی بہت دنوں تک ہو میرے بعد تو لوگوں سے کہہ دینا کہ جس شخص نے داڑھی میں گرہیں دیں (یعنی اسکو موڑا اور گھونگر کیا چوٹا کرنے کے لیے) یا گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالا تاکہ اوسکو نظر نہ لگے) یا استنجا کیا جانور کی لید یا ہڈی سے تو محمد ﷺ اوس سے بیزار ہیں **النَّهْيُ** عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سفید بال اکھیڑنے سے **الْإِذْنُ** بِالْخِضَابِ خضاب کرنے کی اجازت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم ان کے خلاف کرو (اسلیے کہ اچھی بات پر عمل کرنے کے لیے کافروں کا خلاف کرنا بہتر ہے مسلمان کو ہمیشہ اس قاعدہ سے عمل کرنا چاہیے کہ جو بات بہتر اور حکمت کے موافق ہو اوسکو اختیار کرے اگرچہ کافروں کے خلاف ہو تو اور بہتر ہے) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رنگ بدلو بڑھاپے کا یعنی خضاب کرو اور مت مشابہت کرو یہود کی (وہ خضاب نہیں کرتے) **عَنِ** الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ ترجمہ زہیر سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ امام نسائی نے کہا دونوں روایتیں محفوظ نہیں ہیں **النَّهْيُ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ** کالا خضاب کرنے کی ممانعت **عَنِ** ابن عباس رضی اللہ عنہ قَالَ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ بِهٰذَا السَّوَادِ آخِرَ الزَّمَانِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخیر زمانے میں ایک قوم ہوگی جو کالا خضاب کریں گے کبوتروں کے پوٹوں کی طرح نہیں سونگھیں گے جنت کی خوشبو **عَنْ** جابر رضی اللہ عنہ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فُتِحَ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ ترجمہ جابر سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا تو ابو قحافہ کو لیکر آئے (جو حضرت ابوبکر صدیق کے باپ تھے نام انکا عثمان بن عامر تھا) انکا سر اور داڑھی کی دونوں ثغامہ (ایک گھاس ہے جسکی پھل اور پھول سب سفید ہوتے ہیں) کے مانند تھی سفیدی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رنگ کو بدلو کسی اور رنگ سے لیکن سیاہی سے پرہیز کرو **الْخِضَابُ** بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ مہندی اور وسمہ کا خضاب **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے ف گران دونوں کے ملانے سے رنگ کالا ہو جاتا ہے اور وہ منع ہے تو جدا جدا استعمال کرنا چاہیے **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ترجمہ عبداللہ بن بریدہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عَنْ** أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَنَا وَأَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ ترجمہ ابورمثہ سے روایت ہے میں اور میرے باپ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اپنی اپنی داڑھی میں مہندی لگائی تھی **عَنْ** أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ ترجمہ ابورمثہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اپنے اپنی داڑھی میں زردی لگائی تھی **الْخِضَابُ** بِالصُّفْرَةِ زردی سے خضاب کرنیکا بیان **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْمَغْرَةِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْمَغْرَةِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصَّبْغِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَلَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا وہ اپنی داڑھی میں زرد خلوق سے

خلوق ایک خوشبو ہے جو مرکب ہے کئی چیزوں سے اوسمین ورس ہوتی ہے اور زعفران بھی) امین نے کہا ہمیں عبدالرحمن نے اپنی داڑھی زرد کرتے ہو خلوق سے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی داڑھی زرد کرتے تھے اوس سے اور کوئی رنگ آپکو اس سے زیادہ پسند نہ تھا آپ اپنے سب کپڑے اوس مین رنگتی یہانتک کہ عمامہ بھی۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ ٹھیک ہے پہلی روایت سے **عن** انس سئل قتادۃ ھل خضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یبلغ ذلک انما کان شیئا فی صدغیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے قتادہ نے اون سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا اونہون نے کہا نہین خضاب کی حاجت نہ تھی آپ کے بالون مین کچھ سفیدی تھی کنپٹیون کی طرف **ف** اور باقی سب سیاہ تھے اسلیے آپکو خضاب کی حاجت نہ تھی اس روایت سے معلوم ہوا کہ اپنے خضاب ہمیشہ نہین کیا بلکہ کبھی کبھی کیا **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یخضب انما کان الشمط عند الصدغین یسیرا وفی الصدغین یسیرا وفی الراس یسیرا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہین کرتے تھے آپ کے سفیدی تھوڑی سی نیچی کے ہونٹ کے بالون مین تھی اور تھوڑی سی کنپٹیون کیطرف اور تھوڑی سے سر مین **عن** عبداللہ بن مسعود ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینھی عشر خصال الصفرۃ یعنی الخلوق وتغییر الشیب وجر الازار والتختم بالذھب والضرب بالکعاب والتبرج بالزینۃ لغیر محلھا والرقی الا بالمعوذات وتعلیق التمائم وعزل الماء بغیر محلہ وافساد الصبی غیر محرمہ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے دس باتون کو ایک زردی لگانا یعنی خلوق (دوسرے بڑھاپے کا رنگ بدلنا تیسرے ازار لٹکانا (ٹخنون کے نیچے) چوتھے سونے کی انگوٹھی پہننا پانچوین چوسر کھیلنا یا شطرنج چھٹی بیموقعہ خوبصورتی بتلانا (یعنی عورت کو غیر مردون کے سامنے) ساتوین منتر پڑھنا سوا معوذات کے (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے) آٹھوین تعویذون کا لٹکانا نوین لطفی کو بے موقع بہانا (جیسی ہاتھ سے حلق لگکر یا اور کسیطرح) دسوین لڑکے کو بگاڑنا (یعنی اوسکو ضعیف اور ناتوان کردینا اسطرح کہ اوس کے مان جو دودھ پلاتی ہو اوس سے جماع کرنا) مگر حرام نہین کرتے تھے ان باتون کو **ف** یعنی ان باتو کو برا جانتے تھے لیکن حرام نہین فرمایا بعضون نے کہا کہ مراد خیر بات ہے کیونکہ بعضی باتین ان مین حرام ہین جیسے سونے کی انگوٹھی پہننا اور بعضون نے کہا کہ مراد سب باتین ہین یون نہین کوئی حرام نہین مگر مکروہ ہین **الخضاب للنساء** عورتون کو رنگ کرنا **عن** عائشۃ ان امرأۃ ملدت یدھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکتاب فقبض یدہ فقالت یا رسول اللہ مدرت یدی الیک بکتاب فلم تاخذہ فقال انی لم ادر ایدُ امرأۃ ھی او رجل قالت بل ید امرأۃ قال لو کنت امرأۃ لغیرت اظفارک بالحناء **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنا ہاتھ لمبا کیا رسول اللہ کی طرف ایک کتاب دینے کو آپنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا وہ بولی یا رسول اللہ مین نے آپ کو کتاب دی اور آپ نے نہ لی آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہین ہوا کہ

عورت کا ہاتھ ہی یا مرد کا، وہ بولی عورت کا ہاتھ ہے اگر وہ عورت ہوتی تو اپنی ہتھیلیوں کو کچھ بدلتی (یعنی مہندی کی وجہ سے سرخ کرتی) **بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ** مہندی کی بوٹا پسند ہونا **عَنْ عَائِشَةَ** سألتها امرأة عن الخضاب بالحناء قالت لا بأس به ولكن كره لي هذا لأن حبي صلى الله عليه وسلم كان يكره ريحه **تَمْيِيزُ النَّبِيِّ** صلى الله عليه وسلم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے ایک عورت نے پوچھا کہ مہندی کا رنگ کیسا ہے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں ہے لیکن مجھ کو یہ اچھی نہیں ہوتی اس لیے کہ میرے پیارے اس کی بو سے نفرت کرتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) **التَّنَوُّفُ** سفید بال اکھیڑنا **عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ** الهيثم بن شفي وقال أبو الأسود شفي أنه سمعه يقول خرجت أنا وصاحب لي يسمى أيانا من حمير من المعافر ليصلي بإيلياء وكان قاصهم رجلا من الأزد يقال له أبو ريحانة من الصحابة قال أبو الحصين فسبقني صاحبي إلى المسجد ثم أدركته فجلست إلى جنبه فقال هل أدركت قصص أبي ريحانة قلت له فقال سمعته يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مكامعة الرجل الرجل إزار وعن مكامعة المرأة المرأة بغير إزار وعن تختم الرجل أسفل من مفصل أنملته حريرا مثل الأعاجم وعن يجعل على منكبيه حريرا مثل الأعاجم وعن النهبى وعن ركوب النمور ولبوس الخواتيم إلا لذي سلطان ترجمہ ابوالحصین ہیثم بن شفی سے روایت ہے میں اور میرا ایک ساتھی جس کا نام ابو عامر تھا قبیلہ معافر سے نکلے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لیے اور ہمارا واعظ ایک شخص تھا ازد کے (ازد ایک قبیلہ ہے) جس کا نام ابو ریحانہ تھا اور وہ صحابی تھے تو مجھ سے پہلے میرا ساتھی مسجد میں گیا پھر میں پہنچا اور اس کے پاس بیٹھا وہ بولا تم نے ابو ریحانہ کا وعظ نہیں سنا میں نے کہا نہیں وہ بولا میں نے سنا کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں سے ایک دانتوں کا باریک کرنا کرکر **ف** یہ بڑھیا عورتیں کرتی ہیں تاکہ جوان معلوم ہوں (زہر الربی) **ت** دوسری گودنا تیسری بال اکھیڑنا (یعنی سفید بال) چوتھی انگوٹھی دوسری (کے ساتھ) سونا لگے ہو کر (ایک کپڑے میں) پانچویں عورت کا عورت کے ساتھ ایسی طرح سونا جیسی کہ مرد کی مرد کے ساتھ کیفیت ہے ساتویں مردوں کا ریشم یا زعفران کیا ہوا کپڑا پہننا نویں کپڑا جس میں صلیب کی مہر ہو اس کا پہننا دسویں انگوٹھی پہننا مگر جو حکومت رکھتا ہو **ف** اور سکو ضرورت کی ہے درست ہے کیونکہ مہر کرنے کے وقت حاجت پڑتی ہے **حلیمی** نے کہا انگوٹھی کا پہننا صرف بادشاہ کی منع ہے **بیہقی** نے کہا یہ بھی تیر بھی ہے ابن القطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا اور کہا ہیثم بن شفی کا حال معلوم نہیں لیکن ابن الموانق نے کہا وہ مشہور ہے اور ابن حبان نے اس کو ثقات میں لکھا اور ابن حجر نے کہا اس کے اسناد میں اکثیں شیخ ہیں یعنی جس سے ہیثم نے سنا تو حدیث صحیح نہ ہوئی (زہر الربی) **وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ** بالوں کو جوڑنا **عَنْ مُعَاوِيَةَ** قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الزور ترجمہ معاویہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بالوں کو جوڑنے سے (یعنی اور بال لیکر اس کا چوٹلہ بنا کر اپنی بالوں میں شریک کرنا) **عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ** قال رأيت معاوية بن أبي سفيان على المنبر ومعه في يده كبة من شعر فقال ما بال النساء يصنعن

مِثْلَ هٰذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَإِنَّهُ زُورٌ وَتَزِيدُ فِيهِ ترجمہ سعید مقبری سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان کو دیکھا منبر پر اون کے ہاتھ میں عورتوں کا ایک چوٹلہ تھا بالوں کا انھوں نے کہا کیا حال ہے مسلمان عورتوں کا ایسا کام کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت اپنے سر میں بال زیادہ کرے وہ ایک فریب کرتی ہے **الْوَاصِلَةَ** جو عورت بالوں کو جوڑے

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بال جوڑنیوالی پر اور جسکے بال جوڑے جاویں **الْمُسْتَوْصِلَةَ** جسکے بال جوڑے جاویں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنیوالی پر اور جسکے بال جوڑے جاویں اور گودنے والی پر اور جسکا گودا جاوے **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ حضرت عائشہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عَنْ** مَسْرُوقٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ذَكَرَ لِي مَا يَصْلُحُ أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِي فَقَالَ لَا فَقَالَتْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَسِيَاقُ الْحَدِيثِ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ عورت عبداللہ بن مسعود کے پاس آئی اور کہنے لگی میرے سر پر بال بہت کم ہیں کیا میں بال جوڑوں انہوں نے کہا نہیں عورت نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اللہ کی کتاب میں ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اللہ کی کتاب میں بھی ایسا ہے پاتا ہوں۔ پھر بیان کیا حدیث تک **الْمُتَنَمِّصَاتُ** جو عورتیں منہ کے روئیں اکھیڑیں خوبصورتی کے لیے جیسے اکثر ایران کی عورتیں کرتی ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنا گودنیوالی پر اور جسکا گودا جاوے اور بال اکھیڑنیوالی پر مشابہ کے یا منہ کے اور جو دانتوں کے بیچ سے کہولیں خوبصورتی کے لیے اللہ کی پیدائش بدلنے والیاں **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُولُ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے سے اور گودانے سے اور جوڑنے سے اور جوڑانے سے بالوں کے اور اکھیڑنے اور اکھیڑوانے سے بالوں کے **الْمُوتَشِمَاتِ** گودانیوالیکا بیان وَذِكْرُ الْخِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ وَالشَّعْبِيِّ فِي هٰذَا اور راویوں کا اختلاف **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَكْلُ الرِّبَا وَمُوَكِّلُهُ وَكَاتِبُهُ إِذَا عَلِمُوا ذٰلِكَ

وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ لِلْحُسْنِ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَالْمُرْتَدَّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُوْنُوْنَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا سود کھانے والا اور کھلانے والا
اور سود کا حساب لکھنیوالا جب وہ جانتے ہوں (کہ سود لینا حرام ہے) اور گودنے والی اور گدانیوالی خوبصورتی کے لیے اور
صدقہ کو روکنی والا اور جو بعد ہجرت کے اسلام سے پھر جاوے۔ ان سب لوگوں پر لعنت ہے حضرت محمد کی زبان سے قیامت
تک عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ
وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے اور
کھلانے والے پر اور سود کے لکھنیوالے پر اور صدقے کو روکنے والے پر اور آپ منع کرتے تھے چلا کر رونے سے مردے پر
عَنِ الْحَارِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ
وَالْمُوْتَشِمَةَ قَالَ اِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَنَحَّالَ وَاسْتَحَلَّ لَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ
يَقُلْ لَعَنَ ترجمہ حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانیوالے پر اور
سود کے گواہ پر اور لکھنیوالے پر اور گودنے والی اور گودانے والی پر ایک شخص نے کہا اگر بیماری کے لیے ہو آپ نے فرمایا تو خیر
اور حلالہ کرنے والی پر اور جسکے لیے حلالہ کیا جاوے اور صدقہ روکنی والے پر اور آپ منع کرتی تھے نوحہ سے لیکن لعنت نہیں کی
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَ
الْمُوْتَشِمَةَ وَنَهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اسمیں حلالے اور صدقے کا ذکر نہیں ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ تَشِمُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا
يَشِمْنَ وَلَا يَسْتَوْشِمْنَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے حضرت عمر پاس یہ عورت لائی گئی جو گودنا کرتی تھی انہوں نے کہا میں
تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس باب میں) میں اٹھا اور کہا اسی
امیر المؤمنین میں نے سنا ہے انہوں نے کہا کیا سنا ہے میں نے کہا آپ فرماتے تھے نہ گودو نہ گداؤ **المتفلجات** دانتوں کو کشادہ
کرنیوالیاں ف تاکہ خوبصورت معلوم ہوں یا باریک کرنیوالیاں رگڑ کر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت کرتے تھے بال اوکھیڑنیوالیوں اور
دانتوں کو کشادہ کرنیوالیوں پر اور گودنا گدانے والیوں پر جو بدلتی ہیں اللہ جل جلالہ کی خلقت کو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ

والمتوتیمات والمتفلجات اللاتی یغیرن خلق اللہ عزوجل ترجمہ اوپر گزرا **تحریم الوشر** دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہے **عن** ابی الحصین الخیر انہ کان ھو وصاحب لہ یلزمان ابا ریحانۃ یصحبانہ زمنا خیرا قال فحضر صاحبی یوما فاخبرنی صاحبی انہ سمع ابا ریحانۃ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم الوشر والوشم والنتف ترجمہ ابوالحصین حمیری اور ان کے ایک ساتھی ابوریحانہ کے ساتھ رہتے اور دونوں سے نیک باتیں سیکھتے ایک روز ابوالحصین نے کہا میرا ساتھی ابوریحانہ کے پاس تھا اوس نے بیان کیا ابوریحانہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا دانتوں کو باریک کر نا رگڑ کر اور گودنے کو اور بال اکھیڑنے کو **عن ابی ریحانۃ** قال بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الوشر والوشم **عن ابی ریحانۃ** قال بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الوشر والوشم ترجمہ دونوں روایتوں کا۔ ابوریحانہ نے کہا ہم کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دانتوں کو رگڑ کر برابر کرنے سے اور گودنے سے **اکحل** سرمہ لگانے کا بیان **عن ابن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من خیر اکحالکم الاثمد ینبت الشعر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر سرمہ تمہارا اثمد ہے (جو ایک پتھر ہوتا ہے) وہ روشن کرتا ہے نگاہ کو اور اوگاتا ہے بالوں کو۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں ابوعبدالرحمن عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہے جسکی حدیث ضعیف ہے **الدھن** تیل لگانے کا بیان **عن جابر بن سمرۃ** سئل عن شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان اذا ادھن راسہ لم یر منہ وان لم یدھن رؤی منہ ترجمہ جابر بن سمرہ سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی اوہنوں نے کہا جب آپ تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہیں ہوتی اور جب تیل نہ لگاتے تو معلوم ہوتی **الزعفران** زعفران کا رنگ **عن عبداللہ بن زید عن ایمان ابن عمر** کان یصبغ ثیابہ بالزعفران فقیل لہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ ترجمہ عبداللہ بن عمر اپنے کپڑوں کو زعفران میں رنگتے لوگوں نے کہا یہ کیا اوہنوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنگتے تھے **العنبر** عنبر لگانے کا بیان **عن محمد بن علی** قال سألت عائشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتطیب قالت نعم بذکارۃ الطیب المسک والعنبر ترجمہ محمد بن علی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگاتے تھے اوہنوں نے کہا ہاں مردانہ خوشبو مشک اور عنبر **الفصل بین طیب الرجال وطیب النساء** مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیب الرجال ما ظھر ریحہ وخفی لونہ وطیب النساء ما ظھر لونہ وخفی ریحہ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جسکی بو معلوم ہو لیکن رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ معلوم ہو لیکن بو نہ پہیلے **عن ابی ھریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طیب

الرجال ماظهر ريحه وخفي لونه وطيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اطیب الطیب سب سے بہتر خوشبو کیا ہے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأة من بني إسرائيل اتخذت خاتما من ذهب وحشته مسكا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما هو اطيب الطيب ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کے ایک عورت نے ایک انگوٹھی بنائی اور اس میں مشک بھری آپ نے فرمایا بہت سے عمدہ خوشبو ہے الزعفران وللخلوق زعفران کا اور خلوق زعفران کا اور خلوق ایک خوشبو ہے مرکب جس میں زعفران اور کئی چیزیں ہوتی ہیں عن ابی هريرة قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم وبه ردع من خلوق فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اذهب فاغسله ثم اتاه فقال اذهب فاغسله ثم اتاه فقال اذهب فاغسله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس خوشبو لگائے ہوئے (یعنی خلوق) آیا آپ نے فرمایا جا اور دھو ڈال پھر آیا پھر آپ نے فرمایا جا اور دھو ڈال پھر آیا پھر آپ نے فرمایا جا اور دھو ڈال پھر لگا عن یعلی بن مرة انه مر على النبي صلى الله عليه وسلم وهو متخلق فقال له هل لك امرأة قلت لا قال فاغسله ثم اغسله ثم لا تعد ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے نکلے اور خلوق لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا تیری عورت ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دھو دھو پھر نہ لگانا اس حدیث سے زعفران اور خلوق لگانے کی ممانعت ہوئی اس مرد کے لیے جو بی بی نہ رکھتا ہو اور بی بی والے کے لیے بھی منع ہے لیکن بعض حدیثوں سے جواز ثابت ہوتا ہے بعضوں نے کہا جو نکاح حدیثیں خوشبو کی ہیں لیکن یہ دعوی بغیر دلیل کے عن یعلی بن مرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابصر رجلا متخلقا قال اذهب فاغسله ثم اغسله ثم لا تعد ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکشخص کو دیکھا خلوق لگائے ہوئے آپ نے فرمایا جا دھو ڈال دھو ڈال پھر نہ لگا عن یعلی بن مرة الثقفي قال ابصرني رسول الله صلى الله عليه وسلم وبي ردع من خلوق فقال يا يعلى لك امرأة قلت لا قال اغسله ثم اغسله ثم لا تعد ثم اغسله ثم لا تعد قال فغسلته ثم لا اعلم ثم غسلته ثم لا اعلم ثم غسلته ثم لا اعلم ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا اور میری بدن پر وہ بہتا تھا خلوق کا آپ نے فرمایا اے یعلی کیا تیری عورت ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دھو ڈال دھو ڈال پھر نہ لگا پھر دھو ڈال دھو ڈال پھر نہ لگا یعلی نے کہا میں نے دھویا پھر نہ لگایا پھر دھویا پھر نہ لگایا عن یعلی قال مررت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا متخلق فقال لي يعلى لك امرأة قلت لا قال اذهب فاغسله ثم اغسله ثم لا تعد قال ثم ذهبت فغسلته ثم غسلته ثم لا اعلم ترجمہ یعلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرا اور خوشبو لگائے تھا آپ نے فرمایا اے یعلی کیا تیری عورت ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جا دھو ڈال پھر نہ لگا یعلی نے کہا میں گیا اور دھویا

پھر دھویا پھر دھویا پھر نہ لگایا **مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّيبِ** عورتوں کو کون سے خوشبو لگانا منع ہے **عَنْ** الاشعری رضی اللہ عنہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ
زَانِيَةٌ ترجمہ ابوموسےٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت عطر لگاوے پھر جاوے لوگوں پر
اسلیے کہ وہ اوسکی خوشبو سونگھیں تو وہ چنال ہے **اِغْتِسَالُ الْمَرْأَةِ مِنَ الطِّيبِ** عورت کو خوشبو دفع کرنا ہا کر (اگر تمام
بدن میں ہو یا دھوکر اگر کسی انگ میں ہو) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَتِ
الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت مسجد کو جانے لگے (اور اوسکی خوشبو لگی ہو) تو غسل کرڈالے خوشبو سے جیسے غسل کرتی ہے
جنابت سے **النَّهْيُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَشْهَدَ الصَّلٰوةَ إِذَا أَصَابَتْ مِنَ الْبَخُورِ** جب عورت خوشبو لگائے ہو تو جماعت میں
نہ آوے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ
مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائی
ہو وہ ہماری ساتھ عشا کی جماعت میں نہ آوے **عَنْ** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا ترجمہ زینب سے روایت ہے جو عبداللہ بن مسعود کی بی بی تھیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کوئی عورت عشا کی جماعت میں آنا چاہے تو خوشبو نہ لگاوے **عَنْ**
زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا
عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُنْ مَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا
عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ لَا تَمَسَّ الطِّيبَ إِذَا
خَرَجَتْ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ترجمہ زینب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ خوشبو نہ لگاوے جب عشا کی نماز کو نکلے
عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
فَلَا تَمَسَّ طِيبًا **عَنْ** زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ
الصَّلٰوةَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا ترجمہ اوپر گزر چکا **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ
غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يُطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب خوشبو لگاتے تو دھوان لیتی عود کا اوس میں اور کوئی خوشبو ملاتے
اور کبھی کافور عود کے ساتھ ملا لیتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح خوشبو لگائی **اَلرُّخْصَةُ**
لِلنِّسَاءِ فِي إِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ عورتوں کو زیور پہننا اور سونا پہننا کیسا ہے **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحُلِيَّةَ وَالْحَرِيرَ وَيَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَ

(یعنی حضرت علی رض) نے تانبے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور وہ نار فاطمہ رض کے ہاتھ میں تھا آپ نے فرمایا ای فاطمہ کیا تو پسند کرتی ہے کہ لوگ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ میں ایک زنجیر ہے آگ کی پھر آپ چلے گئی اور بیٹھی نہیں فاطمہ نے وہ زنجیر بازار بھیجدی اور اوسکو بیچکر ایک غلام خریدا پھر اوس کو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپنے فرمایا شکر ہے خدا کا جسنے فاطمہ کو نجات دی جہنم کے آگ سے عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتٌ لِهُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ أَيْ خَوَاتِيمُ ضِخَامٌ وَنَحْوُهُ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے ہبیرہ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اوسکے ہاتھ میں موٹی موٹی انگوٹھیاں تھیں پھر ویسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَانِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرُهُمَا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِعَبِيرٍ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا آپنے ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرے پاس دو کنگن ہیں سونے کے آپنے فرمایا دو کنگن ہیں آگ کے وہ بولی یا رسول اللہ ایک طوق ہے سونے کا آپنے فرمایا طوق ہے آگ کا وہ بولی یا رسول اللہ دو بالیاں ہیں سونے کے آپنے فرمایا دو بالیاں ہیں آگ کے پھر اوسنے کہا اوس عورت پاس دو کنگن تھے سونے کے سنکر پہینک دیے اور بولی یا رسول اللہ اگر عورت اپنا بناؤ کرے خاوند کے سامنے تو بھاری ہو جاتی ہے اوسپر آپنے فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کر سکتی کہ دو بالیاں چاندی کی بنا دے پھر اوسکو زعفران یا عبیر سے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهَا سَكَتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا لَوْ نَزَعْتِ هَذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اون کو پانی پیپ پہنے ہوئی سونے کی آپنے فرمایا میں تجھکو بتلاتا ہوں اس سے بہتر تو اوسکو اوتار ڈال اور چاندی کی دو پیپ بنالے پھر اوسکو زعفران سے رنگ لے یہ بہتر ہے امام نسائی نے کہا یہ حدیث محفوظ نہیں ہے عَلَى الرِّجَالِ مردوں پر دو نام حرام ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنی داہنی ہاتھ میں اور سونا لیا بائیں ہاتھ میں پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذھبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ھذین حرام علی
ذکور امتی عن علی یقول اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھبا بیمینہ وحریرا بشمالہ فقال
ھذا حرام علی ذکور امتی ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احل
الذھب والحریر لاناث امتی وحرم علی ذکورھا ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا حلال ہے سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں کو اور حرام ہے مردوں کو عن معاویۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الحریر یعنی والذھب الا مقطعا ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے منع کیا ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کرکے (یعنی کوفت کے کام یا جامدانی کے
کھوب کے) عن معاویۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الذھب الا مقطعا وعن رکوب النمار
ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کرکے اور سرخ زینوں پر چڑھنے
سے عن ابی شیخ انہ سمع معاویۃ وعندہ جمع من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال اتعلمون ان نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الذھب الا مقطعا قالوا اللھم نعم ترجمہ ابوشیخ سے روایت ہے اوس نے سنا معاویہ سے اور ان
کے پاس کئی اصحاب تھے تو معاویہ نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے
مگر ریزہ ریزہ کرکے اونہوں نے کہا ہاں عن ابی شیخ قال بینا نحن مع معاویۃ فی بعض حجاتہ اذ جمع رھطا
من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھم السنم تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس
الذھب الا مقطعا قالوا اللھم نعم ترجمہ ابوشیخ سے روایت ہے ہم معاویہ کے ساتھ تھے ایک حج میں اونہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کو اکٹھا کیا اور کہا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سونے کے پہننے سے
مگر ریزہ ریزہ کرکے اونہوں نے کہا ہاں یا اللہ عن ابی حمان ان معاویۃ عام حج جمع نفرا من اصحاب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فقال لھم انشدکم اللہ انھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الذھب
قالوا نعم قالہ وانا اشھد ترجمہ ابوحمان سے روایت ہے معاویہ نے جس سال حج کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ
کو جمع کیا مکے میں کعبہ کے اندر پھر اون سے کہا میں تمکو قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سونے کے پہننے سے
اونہوں نے کہا ہاں معاویہ نے کہا میں بھی گواہ ہوں اس بات کا عن حمان ان معاویۃ عام حج جمع نفرا
من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فقال انشدکم باللہ ھل نھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن لبوس الذھب قالوا نعم قال وانا اشھد عن حمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا
من الانصار فی الکعبۃ فقال انشدکم باللہ الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن الذھب
قالوا نعم قال وانا اشھد عن حمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا من الانصار فی الکعبۃ فقال انشدکم

باللہ الذی لا الہ الا ھو سمعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الذھب قالوا اللھم نعم قال وانا اشھد عن ابی رحمان قال حج معاویۃ فمر علی نفر من الانصار فی الکعبۃ فقال الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الذھب قالوا ربما قال وانا اشھد عن رحمان قال حج معاویۃ فمر علی نفر من الانصار فی الکعبۃ فقال انشدکم باللہ الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن الذھب قالوا اللھم نعم قال وانا اشھد

ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عن ابی شیخ الھنائی قال سمعت معاویۃ وھو یقول ناشد من لاقیت من المھاجرین والانصار فقال لھم اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الحریر قالوا اللھم نعم قال ونھی عن لبس الذھب الا مقطعا ترجمہ ابو الشیخ ہنائی سے روایت ہے میں نے سنا معاویہ سے وہ ان کے گرد کئی آدمی بیٹھے تھے مہاجرین اور انصار میں سے انہوں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ریشمی کپڑا پہننے سے انہوں نے کہا اور منع کیا سونے کے پہننے سے مگر اوسکو ریزہ ریزہ کرکے عن ابی الشیخ قال سمعت ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الذھب الا مقطعا ترجمہ ابو الشیخ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کرکے من اصیب انفہ ھل یتخذ انفا من ذھب جس شخص کے ناک کٹ گئی ہو وہ سونے کے ناک بنا سکتا ہے عن عرفجۃ بن سعد انہ اصیب انفہ یوم الکلاب فی الجاھلیۃ فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ انفا من ذھب ترجمہ عرفجہ بن سعد کی ناک جاتی رہی کلاب کے روز جاہلیت کے زمانے میں (ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کو کلاب کہتے ہیں) اونہوں نے چاندی کی ناک بنالی تھی وہ بدبودار ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا سونے کی ناک بنانے کا عن عرفجۃ بن سعد قال اصیب انفہ یوم الکلاب فی الجاھلیۃ قال فاتخذ انفا من فضۃ فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذہ من ذھب ترجمہ اوپر گزرا الرخصۃ فی خاتم الذھب للرجال سونے کی انگوٹھی مردوں کو پہننے کی اجازت عن سعید بن المسیب قال قال عمر یعنی لصیب مالی اری علیک خاتم الذھب قال قد رآہ من ھو خیر منک فلم یعبہ قال من ھو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت عمر رض نے صہیب کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو کہا کیا وجہ ہے میں تم کو دیکھتا ہوں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے اونہوں نے کہا اسکو تو اونہوں نے دیکھا جو تم سے بہتر تھے اور عیب نہیں کیا حضرت عمر نے کہا وہ کون تھے صہیب نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الذھب سونے کی انگوٹھی کا بیان عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ذھب فلبسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذ الناس خواتیم من ذھب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت البس ھذا الخاتم وانی لن البسہ ابدا فنبذہ فنبذ الناس خواتیمھم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سونے کی انگھوٹی پہنی سب لوگوں نے سونے کی انگھوٹیاں پہنیں پھر آپ نے فرمایا میں پہنتا تھا اس انگھوٹی کو مگر اب کبھی نہ پہنوں گا پھر آپ نے اوسکو اتار کر پھینک دیا لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگھوٹیاں اتار کر پھینک دیں عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ الْحُمَرِ وَعَنِ الْجِعَةِ ترجمہ ہبیرہ بن یریم سے روایت ہے حضرت علی نے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی پہننے سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور گیہوں اور جو کی شراب پینے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ الْحُمْرِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی پہننے سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور لال زینوں پر چڑھنے سے (جو ریشم کے ہوں) عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ الْحُمْرِ وَعَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنِ الْجِعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهِ ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا پہننے سے اور لال زینوں پر چڑھنے سے اور ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور جعہ کے پینے سے (راوی نے کہا جعہ ایک قسم کا شراب ہے جو جو اور گیہوں سے بنایا جاتا ہے اور بیان کیا اوس کے تیزی کا حال) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَالْجِعَةِ ترجمہ امیر المومنین علی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور لال زین پر چڑھنے سے اور جعہ کے پینے سے آمام نسائی نے کہا پہلی روایت ٹھیک ہے عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانِي عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَحَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحُمْرِ ترجمہ صعصعہ بن صوحان سے روایت ہے میں نے حضرت علی سے کہا ہم کو منع کر جس سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہوں نے کہا مجھ کو آپ نے توبی اور لاکھی برتن سے اور سونے کے چھلے اور حریر اور ریشمی کپڑے سے اور لال زین سے عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ وَنَهَانَا عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحُمْرَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ منع کیا کھجور کے برتن میں نبیذ کرنے سے اور جو اور گیہوں کی شراب پینے سے عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْهَنَا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ وَعَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ الْحُمْرِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُقَدَّمِ

وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو میری دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا منع کیا مجھکو سونے کے انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور کسم کے رنگ سے جو ڈھلا ہوا ہو اور رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور سرخ رنگ اور کسم کے رنگ کے کپڑے کے پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگا پہننے سے عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنْ أَنْ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرَ الْأُرْجُوَانِ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا سرخ زینوں سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی سے عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ نَهَى عَنِ الْمَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ ترجمہ جو اوپر گزرا مگر اس میں ریشمی کپڑے کا ذکر نہیں ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے عَنْ عِمْرَانَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ التَّرَبُّبِ فِي الْحَنَائِمِ ترجمہ عمران سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے کے پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور سنبر یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے

جو لاکھی ہوتے ہیں اسلیے کہ اوس زمانے میں وہ شراب کے برتن تھے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَیْشَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَھَبٍ فَاَعْرَضَ عَنْہُ فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّکَ جِئْتَنِیْ وَفِیْ یَدِکَ جَمْرَۃٌ مِّنْ نَّارٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ شخص نجران کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وہ سونے کی انگھوٹی پہنے تھا آپنے اوسکے طرف توجہ نہ کی اور فرمایا تو یا میرے پاس آتا ہے اور تیرے ہاتھ میں انگارہ ہے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَجُلًا کَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَھَبٍ وَّفِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُصْرَۃٌ اَوْ جَرِیْدَۃٌ فَضَرَبَ بِھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَہٗ فَقَالَ الرَّجُلُ مَالِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا تَطْرَحُ ھٰذَا الَّذِیْ فِیْ اِصْبَعِکَ فَاَخَذَہُ الرَّجُلُ فَرَمٰی بِہٖ فَرَمَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ اَدْمَیْتُ بِہٖ قَالَ مَا یَھْدَاُ اَمَرْتُکَ اِنَّمَا اَمَرْتُکَ اَنْ تَبِیْعَہٗ فَتَسْتَعِیْنَ بِثَمَنِہٖ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا وہ سونے کی انگھوٹی پہنا تھا اور آپکے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی یا شاخ آپنے اوس سے مارا اوسکی انگلی پر وہ شخص بولا میں نے کیا کیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا نکالدے اسکو اپنی انگلی سے یہ سنکر اوس شخص نے انگھوٹی کو نکالا اور پھینک دیا پھر آپنے اوس شخص کو دیکھا تو پوچھا انگھوٹی کیا ہوئی وہ بولا میں نے پھینک دی آپنے فرمایا میں نے یہ نہیں کہا تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اوسکو بیچ اور قیمت اوسکی اپنی کام میں صرف کر۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ فِیْ یَدِہٖ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ یَقْرَعُہٗ بِقَضِیْبٍ مَّعَہٗ فَلَمَّا عَقَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ اِلَّا قَدْ اَوْجَعْتُکَ وَاَغْرَمْنَاکَ ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی کے ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی دیکھی سونے کی آپ ایک چھڑی سے اوسکو مارنے لگے جب آپ غافل ہوئے تو ثعلبہ نے اوسکو نکالکر پھینک دیا آپنے فرمایا ہم نے تجھے تکلیف دی اور تیرا نقصان کیا عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ تَحْتَہٗ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی رَجُلٍ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ تَحْتَہٗ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ یَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَھَبٍ فَضَرَبَ اِصْبَعَہٗ بِقَضِیْبٍ کَانَ مَعَہٗ حَتّٰی رَمٰی بِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ۔ ابن شہاب نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا۔ امام نسائی نے کہا مرسل زیادہ ٹھیک ہے مِقْدَارُ مَا یُجْعَلُ فِی الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّۃِ انگھوٹی میں کتنی چاندی ہونا چاہیے عَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ مَالِیْ اَرٰی عَلَیْکَ حِلْیَۃَ اَھْلِ النَّارِ فَطَرَحَہٗ ثُمَّ جَاءَہٗ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبَہٍ فَقَالَ مَالِیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَہٗ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ اَتَّخِذُہٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّہٗ مِثْقَالًا ترجمہ بریدہ

سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور وہ لوہے کی انگھوٹی پہنا تھا آپنے فرمایا میں دیکھتا ہوں تو دوزخیوں کا زیور پہنے ہے اوسنے اوتار کر پھینک دیا پھر آیا اور پیتل کی انگھوٹی پہنا تھا آپنے فرمایا میں تجھ میں سے بتوں کی بو پاتا ہوں (اس لیے کہ بت پیتل کے بنتے ہیں) اوس نے اوتار کر پھینک دی اور کہا یا رسول اللہ پھر کس چیز کی بناؤں آپنے فرمایا چاندی کی لیکن ایک مثقال سے کم رہے (مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے) صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی کیسی تھی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگھوٹی بنائی تھی اوسکا نگینہ حبشی تھا (یعنی عقیق کیونکہ وہ حبش میں ہوتا ہے) اور اوس میں نقش تھا محمد رسول اللہ ۞ دوسری روایت میں ہے کہ اوسکا نگینہ بھی چاندی کا تھا شاید دو انگھوٹیاں ہوں اور شاید حبشی سے مراد ہو کہ اوسکا بنانے والا حبشی تھا یا حبش سے آئی ہو اور عقیق جیسے یمن میں ہوتا ہے ویسی ہی حبش میں بھی ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ عقیق یمن میں ہوتا ہے اور حبشی سی یہ مراد ہے کہ وہ عقیق کالے رنگ کا تھا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُهُ فِضَّةٍ يَخْتِمُ بِهِ فِيْ يَمِيْنِهِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا لوگوں نے کہا روم کے لوگ نہیں پہچانتے اوس کتاب کو جب تک مہر نہ ہو (لکھنیوالیکی) تب آپنے ایک انگھوٹی بنوائی چاندی کی گویا میں اوسکی سفیدی کو دیکھتا ہوں اوس میں کھدوایا محمد رسول اللہ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِهٖ فِيْ يَدِهٖ مِنْ فِضَّةٍ ترجمہ انس سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں دیر کی آدھی رات تک پھر باہر نکلے اور نماز پڑھی ہماری ساتھ میں گویا آپ کے انگھوٹی کی سفیدی کو دیکھتا ہوں جو آپکے ہاتھ میں تھی چاندی کی مَوْضِعُ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ کون سے ہاتھ میں انگھوٹی پہنے عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی ہاتھ میں انگھوٹی پہنتے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتِمُ بِيَمِيْنِهٖ ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے بھی ایسی ہی روایت ہے لُبْسُ خَاتَمِ حَدِيْدٍ مُمَلَّوٍ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ لوہے کی انگھوٹی پہننا جسپر چاندی چڑھی ہو عَنْ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْدًا مُمَلَّوًّا عَلَيْهِ فِضَّةً قَالَ وَرُبَّمَا كَانَ فِيْ يَدِيْ فَكَانَ مُعَيْقِيْبٌ عَلٰى خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی لوہے کی تھی اوسپر چاندی لپیٹی ہوئی تھی کبھی وہ انگھوٹی میرے ہاتھ میں ہوتی تو معیقیب آپکی انگھوٹی پر مقرر تھے یعنی اوس کی حفاظت کرتے لُبْسُ خَاتَمِ صُفْرٍ کانسی کی انگھوٹی پہننا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَكَانَ

اِفِی یَدِہٖ خَاتَمٌ مِّنْ ذَھَبٍ وَّجُبَّۃُ حَرِیْرٍ فَاَلْقَاھُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ اَلْقَیْتَ اِلَیْنَا

فَاَعْرَضْتُ عَنِّیْ فَقُلْتُ اِنَّہٗ کَانَ فِیْ یَدِکَ خَاتَمٌ مِّنْ نَّارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ اِذًا بِجَمْرٍ کَثِیْرٍ قُلْتُ اَنَّ مَا جِئْتَ بِہٖ

لَیْسَ بِاَجْرَءَ عَنَّا مِنْ جَاوِرِہِ الْحَرِیْرَ وَلٰکِنَّہٗ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا قَالَ ثُمَّ اِذَا اَتَیْتُکُمْ قَالَ حَلْقَۃٌ مِّنْ حَدِیْدٍ اَوْ

وَرِقٍ اَوْ صُفْرٍ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک شخص بحرین سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دوسری سلم کیا آپنے

جواب نہ دیا اسکے ہاتھ میں ایک انگوٹھے تہی سونے کی اور ایک جبہ پہنے تہا ریشم کا وہ دونوں اوتار دالے پھر آیا اور سلام کیا آپنے

سلام کا جواب دیا وہ بولا یا رسول اللہ بھی میں آپ پاس آیا تھا آپنے دیکھا نہیں میری طرف آپنے فرمایا میرے ہاتھ میں اسوقت

ایک انگارہ تہا وہ بولا تو میں بہت سے انگارے لایا ہوں آپنے فرمایا جو تو لایا وہ ہمارے لیے حرہ (ایک مقام ہے مدینہ کے پاس)

کے پتھروں سے زیادہ مبغوض ہیں ہی (یعنی سونے کے ڈلے اور زمین کے پتھر دونوں برابر ہیں) البتہ دنیا کی پونجی ہے پھر وہ بولا

میں کس چیز کی انگوٹھی بنا دوں آپنے فرمایا دوسے ایک چھلہ بنا لے یا پانسی کا کانسی کا عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَۃً مِّنْ فِضَّۃٍ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّصْنَعَ خَاتَمًا فَلْیَصْنَعْ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰی

نَقْشِہٖ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپنے ایک چاندی کا چھلہ بنایا تہا تو فرمایا جسکا جی چاہے ایسا

چھلہ بنوالے مگر جو اوسپر کہدا ہے وہ نہ کہدا دے (اس لیے کہ اوسپر محمد رسول اللہ کہدا تہا اور وہ آپکے مہر تھی جو پروانوں اور

خط پر کیجاتی پھر دوسرا ایسی ہے مہر اگر کھدوا تو خرابی ہوتی) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَّنَقَشَ عَلَیْہِ نَقْشًا قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَّنَقَشْنَا فِیْہِ نَقْشًا فَلَا یَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِہٖ

ثُمَّ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِہٖ فِیْ یَدِہٖ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

انگوٹھی بنائی اور اوسپر کندہ کرایا پھر فرمایا ہم نے انگوٹھی بنائی ہے اور کندہ کرایا ہے اب کوئی دوسرا ویسا کندہ نہ کرادے انس نے

کہا میں دیکھ کر چمک گویا اسکی ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوْا عَلٰی خَاتَمِیْ

عَرَبِیًّا انگوٹھی پر عربی کندہ نہ کراؤ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِیْئُوْا

بِنَارِ الْمُشْرِکِیْنَ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰی خَوَاتِیْمِکُمْ عَرَبِیًّا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مت روشنی لو مشرکوں کی آگ سے (یعنی ان سے صلاح اور مشورہ نہ لو وہ تو دشمن ہیں تم کو بری بات بتاویں گے) اور مت کندہ کراؤ عربی

اپنی انگوٹھیوں پر ف عربی سے مراد آپنے اپنی تئیں کہا ہے یعنی میرا نام کندہ مت کراؤ یعنی محمد رسول اللہ نہ کہدو تو اگر میرے

مہر کا نقشہ نہ ہو النَّہْیُ عَنِ التَّخَاتُمِ فِی السَّبَّابَۃِ کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ

قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ سَلِ اللّٰہَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ وَنَھَانِیْ اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِیْ فِیْ ھٰذِہٖ وَ

ھٰذِہٖ اَشَارَ یَعْنِی بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی ترجمہ ابوبردہ سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

فرمایا اللہ سے مانگ ہدایت اور ٹھیک بات اور ٹھیک کام اور منع کیا مجھکو اس انگلی اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اشارہ

کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے پاس ہے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاتِمِ فِي هٰذِهِ هٰذِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَأَشَارَ يَزِيدُ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَقَالَ عَاصِمٌ أَحَدُهُمَا ترجمہ وہی جو گزرا

بَابُ الْخَاتَمِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ انگوٹھی اوتار لینا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے میں جانے لگتے تو انگوٹھی اوتار لیتے ف اسلیے کہ اوس میں اللہ جل جلالہ کا نام تھا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ قِبَلِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَأُلْقِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا وَأَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتیلے کی طرف رکھا لوگون نے بھی سونے کی انگوٹھیان بنوائین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اوتار کر پہنک دی لوگون نے بھی اوتار ڈالین عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ فَطَرَحَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنائی اور اوسکا نگینہ ہتیلے کی طرف رکھا لوگون نے بھی انگوٹھیان بنائین آپنے اپنی انگوٹھی پہنک دی اور فرمایا اب کبھی نہ پہنونگا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِمُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُشَ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا ثُمَّ جَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی سونے کی پھر اوسکو ڈالدیا اور چاندی کی انگوٹھی پہنی جسمین کہدیا تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا کسی کو نہین چاہیے کہ اپنی انگوٹھی مین یہ کندہ کرادی اور اوسکا نگینہ ہتیلی کیطرف رکھا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ لَمَّا رَآهُ أَصْحَابُهُ شَقَّتْ خَوَاتِيمَ بِالذَّهَبِ فَرَمَى بِهِ فَلَا أَدْرِي مَا فَعَلَ ثُمَّ أَمَرَ بِخَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ أَنْ يُنْقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِينَ مِنْ عِمَارَتِهِ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ فَخَرَجَ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى قَلِيبِ لِعُثْمَانَ فَسَقَطَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يُوجَدْ فَأَمَرَ بِخَاتَمٍ مِثْلِهِ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی تین دن تک جب آپکے اصحاب نے یہ دیکھا تو سونے کی انگوٹھیان پھینک دیں یعنے سب نے پہننا شروع کیا) آپنی یہ دیکھکر اوس انگوٹھی کو پھینک دیا معلوم نہین وہ کیا ہوئی پھر آپنے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور حکم کیا اوسمین یہ کھدوانے کا محمد رسول اللہ

انگوٹھی رہی ہاتھ میں ہی یہانتک کہ آپنے وفات پائی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہی یہانتک کہ انہوں نے وفات پائی پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہی یہانتک کہ انہوں نے وفات پائی پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہی چھ برس تک اون کی عملداری میں جب بہت خط لکھے جانے لگے تو عثمان نے وہ انگھوٹی ایک انصاری کو دیدی کہ اسے مہر کیجاتی ایک روز وہ انصاری عثمان کے ایک کنوے پر گیا وہ انگھوٹی اوسمیں گر پڑی بہت ڈھنڈوایا لیکر نہ ملی آخر عثمان نے حکم کیا ویسی ہی اور ایک انگھوٹی بنانے کا اور اوس میں کندہ کرایا محمد رسول اللہ عثمان ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من ذهب وكان يجعل فصه في باطن كفه فاتخذ الناس خواتيم من ذهب فطرحه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطرح الناس خواتيمهم واتخذ خاتما من فضة فكان يختم به و كا يلبسه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنوائی اور اوسکا نگینہ اندر کیطرف کیا ہتھیلی کیطرف لوگوں نے بھی سونے کی انگھوٹیاں بنوائیں رسول اللہ صلعم نے اوسکو پھینک دیا لوگوں نے بھی اپنی انگھوٹیاں اوتار کر پھینک دیں پھر آپنے ایک چاندی کی انگھوٹی بنوائی اوس سے مہر کیجاتی لیکن آپ اوسکو پہنتے نہیں فقط

باب الجراد جل گھونگرو اور گھنٹے کا بیان عن ابی بکر بن ابی شیخ قال کنت جالسا مع سالم فمر بنا راکب فاذا البنین معهم اجراس فحدثنا فیما سالته عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملائکة رکبا معهم جلجل کم ترى مع هؤلاء من الجلاجل ترجمہ ابوبکر بن ابی شیخ سے روایت ہے میں سالم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ام البنین کا ایک قافلہ نکلا اون کے ساتھ گھنٹیاں تھیں تو سالم نے ہم سے حدیث بیان کی کہ میں نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہیں جاتے اوس قافلے کے جسمیں گھنٹا ہو ان کی ساتھ تو کتنی گھنٹیوں میں ث مراد گھنٹی ہے وہ جو جانور کے گلے میں پڑا ہوتا ہے اور جب جانور چلتا ہے تو اوسکی آواز برابر آتی رہتی ہے عن ابی بکر بن منبه قال کنت مع سالم بن عبد اللہ فحدث سالم عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملائکة رفقة فیها جلجل ترجمہ ابوبکر بن منبہ سے روایت ہے میں سالم کے ساتھ تھا اونہوں نے حدیث بیان کی اپنے باپ سے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا فرشتے نہیں ساتھ رہتے ہیں اون قافلوں کے جن میں گھنٹا ہو عن سالم عن ابیه رفعه قال لا تصحب الملائکة رفقة فیها جلجل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملائکة بیتا فیه جلجل ولا جرس ولا تصحب الملائکة رفقة فیها جرس ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جسمیں گھونگرو یا گھنٹا ہو اور فرشتے اون لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹا ہو عن ابی الاحوص عن ابیه قال کنت جالسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض فرسا لی فمر بی رجل فقال لک مال قلت نعم یا رسول اللہ من کل المال قال فاذا

اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُهٗ عَلَيْكَ ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اپنے میری کپڑے پھٹے ہوئے دیکھ تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ سب کچھ موجود ہے اپنے فرمایا پھر جب اللہ نے تجھکو مال دیا ہے تو اوسکا اثر تیری اوپر ظاہر ہونا چاہیے (یعنی اپنی اوپر صرف کر اسلیے کہ مال کی غایت یہی ہے کہ انسان اوسکو اپنے کامون میں صرف کرے آپ راحت اوٹھاوے اور خدا کے بندون کو راحت دیوے گریہ نہیں تو مال سے کیا فائدہ بڑی نہاون سنگ وچہ زر عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ دُوْنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ اٰتَانِي اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے برے کپڑے پہنے ہوئے آپنے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے وہ بولا ہان سب طرح کا مال ہے آپنے فرمایا کون کون سی طرح کا وہ بولا اللہ نے مجھے اونٹ اور گائے اور بکریان اور گھوڑے اور غلام اور لونڈی یہ ہین آپنے فرمایا پھر جب اللہ نے تجھکو مال دیا ہے تو چاہیے کہ اوسکا احسان اور فضل تیرے اوپر معلوم ہو (یعنی لوگ تجھکو کہانا پیتا مزہ الحال دیکھین) **اٰخِرُ كِتَابِ الزِّيْنَةِ مِنَ السُّنَنِ** تمام ہوئی کتاب زینت کی سنتون مین سے **ذِكْرُ الْفِطْرَةِ** فطرت کا بیان **ف** فطرت کے معنے لغت مین پیدایش کے ہین اور یہان پر مراد وہ سنتین ہین جو اگلے پیغمبرون کیوقت سے چلی آئی ہین اور یہانتک پرانی ہوگئی ہین کہ اونکو فطرت کہنا چاہیے تو درستی نے کہا فطرت سے مراد دین ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا مراد یہان دین ہے جو اللہ نے اپنے بندون کے لیے مقرر دیا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَحَفُّ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزین فطرتی ہین مونچھین کترنا اور بغل کے بال اکھیڑنا اور ناخون کاٹنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور ختنہ کرنا **اِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ** مونچھین کٹوانا اور داڑھی چھوڑ دینا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کترو مونچھون کو اور چھوڑ دو داڑھیون کو **حَلْقُ دُبُرِ الصِّبْيَانِ** بچے کا سر مونڈنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَعْفَرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ يَبْتَهِرُ ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ شُجَيْعًا بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَ بِحَلْقِ رُءُوْسِنَا مختصر ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی جعفر بن ابی طالب کے (جو بہائی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) عزیزون کو تین روز کی (اون پر رونے کے لیے اور رنج کرنے کے لیے) پھر آپ انکے پاس آئے اور فرمایا مت رو اب میرے بہائی پر آج کسی اور فرمایا بلاؤ میرے بہائی کے بچون کو تو ہمارے گئے جیسے جوزون کی طرح (یعنی چھوٹے چھوٹے

ابڑی پر بال) آپ نے فرمایا بلاؤ حجام کو پھر آپ نے حکم دیا سر مونڈنے کا **ذکر النہی** عن ان یحلق بعض شعر
صبی و یترک بعضہ بچہ کا سر کچھ مونڈا اور کچھ رکھنا منع ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن
القزع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے (قزع کہتے ہیں سر پر کچھ
بال رکھ اور کچھ مونڈنے کو دوسری حدیث میں ہے کہ یا سارا سر منڈا یا سارے سر پر بال رکھو) **عن** ابن عمر رفعوا شعرکم
فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن القزع **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن القزع **عن** ابن عمر سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن القزع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اتخاذ**
الجمۃ ترا بال رکھنا **عن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ممزوعا من شعر ما بین
الاذنین الی منکبیہ فرایتہ فی حلۃ حمراء ما رایت شیئا احسن منہ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد میانہ تھا دونوں مونڈھوں کے بیچ میں بہت جگہ تھی
(یعنی سینہ چوڑا تھا) داڑھی خوب گھنی تھی اوپر کچھ سرخی نمودار تھی سر کے بال کانوں کی لو تک تھے میں نے آپ کو سرخ جوڑا
پہنے ہوئے دیکھا آپ سے زیادہ میں نے کسی کو جچتا نہیں دیکھا **عن** البراء قال ما رایت من ذی لمۃ فی حلۃ
احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وللہ شعر یضرب منکبیہ ترجمہ براء سے روایت ہے میں نے کسی بال والے
کو جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال مونڈھوں کے قریب تھے **عن**
انس قال کان شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی نصف اذنیہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بال کانوں کے آدھوں آدھ تک تھے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضرب شعرہ الی منکبیہ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے **تسکین** الشعر بالون کو برابر کرنا (یعنی
کنگھی کر کے یا تیل ڈال کے) **عن** جابر بن عبداللہ انہ قال اتانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای رجلا ثائر
الراس فقال اما کان یجد ھذا ما یسکن بہ شعرہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
پاس آئے تو یکبخص کو دیکھا اوس کے بال سر کے پریشان تھے آپ نے فرمایا کیا اس کے پاس نہیں ہو سکتا کہ اپنے بال برابر کرے **عن**
ابی قتادۃ قال کانت لہ جمۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر ان یحسن الیھا وان یترجل
قال ففعل ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے اون کے سر پر بالوں کا انبوہ تھا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا آپ نے فرمایا ان کو اچھی طرح رکھو اور سر کو کنگھی کرو **شرۃ الشعر** بالوں میں ہاگ لگنا **عن** ابن عباس ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسدل شعرہ وکان المشرکون یفرقون شعورھم وکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ بشیء ثم فرق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بعد ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو چھوڑ دیتے تھے اور

مشرکین یعنی ناک نکالتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اہل کتاب کی موافقت کو (یعنی یہود و نصاریٰ کی) جن باتوں میں آپ کو کچھ حکم نہ ہوتا) اور جن میں حکم ہو جاتا اون میں آپ کبھی اہل کتاب کی موافقت نہ کرتے) پھر آپ نے مانگ نکالنی الگ اس کے بعد ف شاید آپ کو حکم گیا مانگ نکالنے کا اب نانگ نکالنا سنت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور جو کوئی اس سنت کو چھوڑ کر نصاریٰ کی مشابہت کرے وہ گمراہ ہے **الترجل** کہنگی کرنا **عن** عبید اللہ بن بریدۃ ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ عبید قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینھانا عن کثیر من الارفاہ قال منہ الترجل ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جسکا نام عبید تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے بہت عیش میں پڑ جانے سے اوسی کی ایک قسم کھنگی کرنا ہے ف یعنی ہر وقت کھنگی کرنا اپنے تئیں عورتوں کی طرح آراستگی میں کہنا مکروہ ہے مردوں کا یہ کام نہیں کہ وہ رات دن ایسے نفع کاموں میں اپنی اوقات صرف کریں اونکا کام یہ ہے کہ وہ علم حاصل کریں **التیامن** فی الترجل کھنگی داہنی طرف سے شروع کرنا **عن** عائشۃ وذکرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب التیامن ما استطاع فی طھورہ وتنعلہ وترجلہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنے کو وضو اور جوتا پہننے اور کھنگی کرنے میں **الامر بالخضاب** خضاب کرنیکا حکم **عن** ابی سلمۃ وسلیمان بن یسار انھما سمعا ابا ھریرۃ یخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الیھود والنصاریٰ لا یصبغون فخالفوھم ترجمہ ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے اون دونوں نے سنا ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتی تم اونکا خلاف کرو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھی اور فائدہ مند کاموں کو اگر یہود اور نصاریٰ سے نہ کریں تو ہم کو کرنا چاہیے اور اونکی مخالفت کو برا نہ سمجھنا چاہیے مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ جو اچھی بات حکمت کے مطابق دیکھے اوسکو اختیار کرے بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو بلکہ جو بات شریعت کے خلاف ہے وہ حکمت کے بھی خلاف ہے **عن** جابر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی قحافۃ ورأسہ ولحیتہ کانہ ثغامۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا واخضبوا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ابو قحافہ (ابو بکر صدیق کے باپ) کو لیکر آئے اون کے سر کے بال اور داڑھی کے بال دونوں ثغامہ (ایک گھاس ہے جو بالکل سفید ہوتی ہے) کے طرح ہو رہے تھے آپنے فرمایا انکا رنگ بدلو اور خضاب کرو **تصفیر اللحیۃ** داڑھی کا نہ کرنا **عن** عبید قال رأیت ابن عمر یصفر لحیتہ فقلت لہ فی ذلک فقال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصفر لحیتہ ترجمہ عبید سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رض کو دیکھا وہ اپنی داڑھی کو زرد کرتے تھے میں نے اون سے سبب میں پوچھا اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے **تصفیر اللحیۃ بالورس والزعفران** داڑھی کو زرد کرنا ورس

اور زعفران سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ رضہ مدینہ میں آئے تو ہم کو خطبہ سنایا اور ایک گچھہ بالوں کا لیا اور کہا میں نے یہ کام کسی کو کرتے نہیں دیکھا سوا یہودیوں کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام زور رکھا ہے ف اسلیے کہ زور کہتے ہیں فریب کو یہ بھی ایک فریب ہے کہ دوسری کسی کے بال اپنے سر میں لگالیوے اور لوگوں کو دکھاوے کہ میرے سر کے بال ہیں وَصْلِ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ چیتھڑوں سے بال جوڑنا عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ قَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ جَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَاَلْقَاهَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَقَالَ هٰذَا جَعَلَهُ الْمَرْاَةُ فِيْ رَاْسِهَا تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو زور سے پھر ایک کالا چیتھڑا (یعنے کپڑا) لیکر اسکو چندی ہی کہتے ہیں) نکالا اور لوگوں کے سامنے ڈالدیا اور کہا زور یہی ہے عورت اسکو اپنے سر میں کہکر اوپر سے اوڑھنی اوڑھ لیتی ہے عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ وَالزُّوْرُ الزَّرَّةُ تُلْقَى عَلٰى رَاْسِهَا ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زور سے زور وہ ہے جو اپنی سر پر لپیٹی (بال) زیادہ دکھلانے کو) لَعْنِ الْوَاصِلَةِ جوڑنیوالی پر لعنت عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بال جوڑنیوالی پر لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ بال جوڑنیوالی اور جوڑانے والی دونوں پر لعنت عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ بِنْتًا لِيْ عُرِّسَتْ وَاَنَّهَا اشْتَكَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ وَصَلْتُ لَهَا فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ اسماء سے روایت ہے ایکعورت آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی یا رسول اللہ اوسکی ایک بیٹی ہے جسنی دولہن ہوئی وہ بیمار ہوئی اوس کے سر کے بال گر گئے تو کیا مجھپر گناہ ہوگا اگر میں اور بال اوسکی سر میں جوڑ دوں آپنے فرمایا اللہ نے لعنت کی ہے بال جوڑنیوالی اور جوڑانے والی پر لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ گودنے والی اور گودانے والی پر لعنت عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لعنت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جوڑانیوالی پر اور گودنے والی اور گودانے والی پر لَعَنَ الْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ منہ کے روئیں اکھیڑنیوالیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَعْنِيْ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے منہ کے روئیں اکھیڑنیوالیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر اگاہ ہو جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوسپر میں بھی لعنت کرتا ہوں عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

پر اور دانتوں کو کشادہ کرنیوالیوں پر اور منہ کے رونیں اوکھیڑنے والیوں پر جو اللہ کی پیدایش کو بدلتی ہیں ف معلوم ہوا کہ اللہ کی پیدایش یا فطرت کو بدلنا برا ہے مگر ختنہ کرنا مونچھیں کترنا ناخن کے بال لینا زیر ناف کے بال لینا اور جو چیزیں ان کے مثل ہیں اون سے بھی خلقت بدلتی ہی لیکن چونکہ یہ باتیں سب پیغمبر کرتے چلے آئے اسوجہ سے مثل فطرت اور پیدایش کے ہوگئیں اسی لیے ان چیزوں کو ہماری پیغمبر فطرتی سنت کہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَمَالِيْ لَا اَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی لعنت کی اللہ نے منہ کے بال اوکھیڑنیوالیوں پر اور دانت کو کشادہ کرنیوالیوں پر اور گودنا گودانے والیوں پر جو اللہ تعالی کی خلقت کو بدلتی ہیں ایکعورت اون کے پاس آئی اور کہنے لگی تم ایسا ایسا کہتے ہو انہوں نے کہا میں کیوں نہ کہوں جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی عَنْ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اِلَّا الْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی عبداللہ بن مسعود نے کہا لعنت کی اللہ نے گودانیوالیوں پر اور منہ کے بال اوکھیڑنیوالیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنیوالیوں پر آگاہ ہو میں لعنت کرتا ہوں جن پر رسول اللہ صلعم نے لعنت کی **الزَّعْفَرَةُ** زعفران کا رنگ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ترجمہ انس سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ سے عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ جِلْدَهٗ ترجمہ انس سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو بدن پر زعفران لگانے سے **الطِّيْبُ** خوشبو کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطِيْبٍ لَمْ يَرُدَّهٗ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب خوشبو کوئی لاتا تو اپ اوسکو نہیں پھیرتے رہنے لیتے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيْبٌ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے سامنے خوشبو پیش کیجاوے تو وہ اوسکو نہ پھیرے اس لیے کہ اوسکا بوجھ ہلکا ہوتا ہی اور خوشبو عمدہ ہی عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا ترجمہ زینب سے روایت ہی جو بی بی تھیں عبداللہ بن مسعود رضہ کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے عشا کی نماز میں آوے (یعنی جو عورت عشا کی نماز کیلیے مسجد میں آنا چاہے) تو خوشبو نہ لگاوے عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا خَرَجْتِ اِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا ترجمہ زینب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو عشا کی نماز کو یعنی نکلے تو خوشبو نہ لگا عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيْبًا ترجمہ زینب سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے

فرمایا جو کوئی تم میں سے مسجد کو جانے لگے تو خوشبو لگائے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اصابت بخورا فلا تشهد معنا العشاء الاخرۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عورت دھونی لیوے (خوشبو کی) تو ہمارے ساتھ عشا کی جماعت میں نہ آوے ذکر واطیب الطیب عمدہ خوشبو کا ذکر ہے عن ابی سعید قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ حشت خاتمها بالمسك قال وهو اطيب الطيب ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ذکر کیا جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھری تھی تو فرمایا یہ بہت عمدہ خوشبو ہے تحریم لبس الذهب سونا پہننے کی ممانعت عن ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل احل لاناث امتی الحریر والذهب وحرمه علی ذکورها ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے حلال کیا میری امت کی عورتوں کو ریشم اور سونے کو اور حرام کیا مردوں پر النهی عن لبس خاتم الذهب سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت عن ابن عباس قال نهيت عن الثوب الاحمر وخاتم الذهب وان اقرأ وانا راكع ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا منع کیا گیا میں سرخ رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے عن علی قال نهانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذهب وان اقرأ القرآن وانا راكع وعن التختم بالقسی وعن المعصفر ترجمہ امیرالمومنین علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن رکوع میں پڑھنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگ کپڑے پہننے سے عن علی یقول نهانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذهب وعن لبوس القسی والمعصفر وان القرآن وانا راكع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن علی قال نهانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القراءۃ فی الرکوع ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے عن علی قال نهانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثياب المعصفر وعن خاتم الذهب ولبس القسی وان اقرأ وانا راكع عن علی قال نهانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اربع عن لبس ثوب معصفر وعن التختم بخاتم الذهب وعن لبس القسية وان اقرأ القرآن وانا راكع عن علی قال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس ثوب معصفر وعن خاتم الذهب وان نقرأ وانا راكعون عن ثياب المعصفر وعن الحرير وان يقرأ وهو راكع وعن خاتم الذهب ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه نهی عن خاتم الذهب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کی انگوٹھی سے عن ابی هريرة قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تختم الذهب ترجمہ اوپر گزرا صفة خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونقشه رسول اللہ صلعم کی انگوٹھی کا بیان اور اوپر جو کچھ کہا عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الذهب فلبسه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذ الناس خواتيم الذهب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت البس هذا الخاتم وانی لن البسه ابدا فنبذه فنبذ الناس خواتيمهم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے انگھوٹی بنوائی پھر اوسکو پھینا لوگون نے بھی سونے کی انگھوٹیان بنوائین آپنے فرمایا میں اوسکو پہنتا تہا اسلیئے اب نہ پہنونگا کبھی پھر آپنے اوسکو اتار ڈالا لوگون نے بھی اتار ڈالین عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی پر یہ کندہ تہا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَفَصُّہٗ حَبَشِیٌّ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگھوٹی بنوائی اوسکا نگینہ عقیق تہا سیاہ اور اوسپر کندہ تہا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلٰی الرُّوْمِ فَقَالُوْا اِنَّہُمْ لَا یَقْرَءُوْنَ کِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّۃٍ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِہٖ فِیْ یَدِہٖ وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا لوگون نے کہا روم کے لوگ اوس خط کو نہین پڑہتے (یعنے اوسپر لحاظ نہین کرتے) جسپر مہر نہ ہو اوسوقت آپنے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا مین اوسکی سفیدی کو دیکھ رہا ہون اوراوس مین کندہ کرایا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَفَصُّہٗ حَبَشِیٌّ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی بنوائی چاندی کی اوسکا نگینہ حبشی تہا (یعنے کالا تہا حبش کے ملک سے آیا تہا) یا بنانیوالا اوسکا حبشی تہا عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ وَفَصُّہٗ مِنْہُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی چاندی کی تھی اور نگینہ بھی چاندی کا تہا (ابن عبدالبر نے کہا بھی صحیح ہے) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا عَلَیْہِ نَقْشًا فَلَا یَنْقُشْ عَلٰی نَقْشِہٖ اَحَدٌ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے انگھوٹی بنوائی اور اوسپر کندہ کرایا اب کوئی ویسا کندہ نہ کراوے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَاتَمَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ یَدِہٖ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داہنی ہاتھ مین انگھوٹی پہنتے) عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ خَاتَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِصْبَعِ الْیُسْرٰی ترجمہ انس سے روایت ہے گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی کی سفیدی کو دیکھ رہا ہون آپکے بائین ہاتھ کی انگلی مین عَنْ ثَابِتٍ اَنَّہُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ خَاتَمِہٖ مِنْ فِضَّۃٍ وَرَفَعَ اِصْبَعَہُ الْیُسْرٰی الْخِنْصَرَ ترجمہ ثابت سے روایت ہے لوگون نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی کا حال اونہون نے کہا گویا مین اوس انگھوٹی کی چمک دیکھ رہا ہون

جو چاندی کی تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کو بلند کیا یعنی اسمیں انگھوٹی پہنتے تھے عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ
سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ نَهَانِیْ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِی السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی ترجمہ ابوبردہ سے روایت
ہے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگھوٹی پہننے سے کلمے کی انگلی اور
بیچ کی انگلی میں عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْبَسَ فِیْ اَصْبَعِیْ هٰذِهٖ وَفِی الَّتِیْ تَلِیْهَا
ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگھوٹی پہننے سے اس انگلی
میں (یعنی کلمے کی انگلی میں) اور بیچ کی انگلی میں اور جو انگلی اسکے پاس ہے مَوْضِعُ الْفَصِّ نگینہ کدھر رہے عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْتِمُ بِخَاتَمٍ مِّنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهٗ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ
عَلَیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّنْقُشَ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ هٰذَا وَجَعَلَ فَصَّهٗ فِیْ بَطْنِ کَفِّهٖ
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگھوٹی پہنتے تھے پھر اوسکو اتار ڈالا اور چاندی کی انگھوٹی
پہنی اور اوسپر کندہ کرایا محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسیکو نہیں چاہیے کہ اپنی انگھوٹی پر کندہ کرادے اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کیطرف
کیے طَرَحَ خَاتَمَهٗ وَتَرَکَ لُبْسَهٗ انگھوٹی اتار ڈالنا اور اوسکو نہ پہننا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَّخِذُ خَاتَمًا فَلْبَسَهٗ قَالَ شَغَلَنِیْ هٰذَا عَنْکُمْ مُنْذُ الْیَوْمِ اِلَیْهِ نَظْرَۃً وَاِلَیْکُمْ نَظْرَۃً
ثُمَّ اَلْقَاهُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی بنوائی اور اوسکو پہنا پھر اپنے
نے فرمایا اس انگھوٹی نے مجھ کو خیال بٹا دیا کبھی میں تم کو دیکھتا ہوں کبھی انگھوٹی کو دیکھتا ہوں پھر اوسکو اتار ڈالا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّکَانَ یَلْبَسُهٗ یَجْعَلُ فَصَّهٗ فِیْ بَاطِنِ
کَفِّهٖ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اَنَّهٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهٗ وَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهٗ
مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰی بِهٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَهُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنائی اوسکو اپہنا کرتے تھے اپنی اوسکا نگینہ ہتھیلی کیطرف کیا لوگوں
نے بھی ایسا ہی کیا پھر آپ منبر پر بیٹھے اور انگھوٹی کو اتارا اور فرمایا میں اس انگھوٹی کو پہنتا تھا اور اوسکا نگینہ اندر کیطرف
رکھتا تھا پھر اپنے اوسکو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا قسم خدا کی اب کبھی اوسکو نہ پہنوں گا لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگھوٹیاں
اتار کر پھینک دیں عَنْ اَنَسٍ اَکْتُبُ لِیْ فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَصَنَعُوْهُ فَلَبِسَهٗ فَطَرَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَحَ النَّاسُ ترجمہ انس سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگھوٹی دیکھی ایک دن لوگوں نے بھی انگھوٹیاں بنوائیں اور پہنیں پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اتار ڈالی اور لوگوں نے بھی اتار ڈالیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّکَانَ جَعَلَ فَصَّهٗ فِیْ بَطْنِ کَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهٗ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطرح الناس خواتیمھم واتخذ خاتما من فضۃ فکان یختم بہ ولا یلبسہ ترجمہ
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا
لوگون نے بھی سونے کی انگھوٹیان بنوائین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوتار ڈالا لوگون نے بھی اوتار ڈالین
پھر آپنے چاندی کی ایک انگھوٹی بنوائی اوس سے مہر کرتے لیکن اوسکو پہنتے نہین عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خاتما من ذھب وجعل فصہ مما یلی بطن کفہ فاتخذ الناس الخواتیم فالقاہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا البسہ ابدا ثم اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق
فاد خلہ فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر ثم کان فی ید عمر ثم کان فی ید عثمان حتی ملت فی بیر اریس ح
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی سونے کی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا لوگون
نے بھی ویسی ہی انگھوٹیان بنوائین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوتار ڈالا اور فرمایا اب کبھی اوسکو نہ پہنونگا پھر آپنے
چاندی کی ایک انگھوٹی بنائی اور اوسکو اپنی ہاتھہ مین رکھا پھر وہ آپکی وفات کے بعد ابوبکر صدیق رضہ کے ہاتھہ مین رہی
پھر عمر فاروق رضہ کے ہاتھہ مین رہی پھر عثمان رضہ کے ہاتھہ مین رہی یہان تک کہ اریس کے کنوے مین گر پڑی پھر مدتون تلاش کی
لیکن نہ ملی اور اوس روز سے فتنہ شروع ہوگیا ذکر ما یستحب من لبس الثیاب وما یکرہ منھا کپڑے
پہننا بہتر ہین اور کیسے بری ہین عن ابی الاحوص عن ابیہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرانی سیئ
الھیئۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک من شیء قال نعم من کل المال قد اتانی اللہ فقال اذا کان
لک مال فلیر علیک ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہی اوس نے سنا اپنی باپ سے وہ کہتے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گیا آپنے میری حالت بری دیکھی (یعنی میلے کچیلے کپڑے) آپنے فرمایا کیا تیری پاس کچھہ ہی مین نے کہا ہان ہر طرحکا مال اللہ نے مجھے
دیا ہی آپنے فرمایا جب تیری پاس مال ہی تو تجھپر دکھنا چاہیے (یعنی مال کا اثر تیری اوپر ظاہر ہو وہی اچھی صاف کپڑے پہنے اچھے
صاف مکان مین رہے ف حکما نے اتفاق کیا ہی کہ انسان کی صحت اور تندرستی کے لیے غذا سے بھی زیادہ صفائی اور
پاکیزگی کی ضرورت ہی ہر روز نہانا اور پانچون وقت وضو کرنا اور کپڑون کو صاف اوجلی رکھنا اور مکان کو جھاڑ پونچھہ کر صاف
رکھنا ضرور ہی ذکر النھی عن لبس الشیاب سیر کے پہننے کی ممانعت ف سیر ایک قسم کی چادر ہی جس مین زرد دھاریان
ہوتی ہین اور اوس مین ریشم ملا ہوتا ہے اور بعضون کی کہنا ہی ریشم ہوتا ہی اور یہی صحیح ہے عن عمر بن الخطاب انہ رای
حلۃ سیراء تباع عند باب المسجد فقلت یا رسول اللہ لو اشتریت ھذا فلبستہ یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا
علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ھذہ من لا خلاق لہ فی الاخرۃ قال فاتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد منھا بحلل فکسانی منھا حلۃ فقال یا رسول اللہ کسوتنیھا
وقد قلت فیھا ما قلت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم اکسکھا لتلبسھا انما کسوتکھا لتکسوھا او لتبیعھا

فَكَانَهَا عُمَرُ لِخَالَةٍ مِنْ اَهْلِهٖ بِمَكَّةَ ترجمہ حضرت امیر المومنین عمر رض سے روایت ہے انہوں نے ایک جوڑا دیکھا سیراء کا جو بک رہا تھا
وہ ادھی پر بک رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کاش آپ اسکو لیتے جمعے کے روز پہننے کے لیے اور جب ادھر سے لوگ
آپکے پاس آتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو تو وہ پہنے گا جسکو آخرت سے کچھ حصہ نہیں پھر اوسی قسم کی کئی جوڑے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے ایک جوڑا اوس میں سے حضرت عمر رض کو دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے
پہناتے ہیں اور پہلے پہننے کیا فرمایا تھا پہنو فرمایا میں نے تم کو اس لیے نہیں دیا کہ تم پہنو بلکہ کسی کو پہنا دو یا بیچ ڈالو حضرت عمر نے
وہ جوڑا اپنی ایک مادری بھائی کو دیدیا جو مشرک تھا ف احدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی عزیزوں کے ساتھ جو کافر ہوں
سلوک کرنا درست ہے **ذکر** الرخصۃ للنساء فی لبس الحریر اے عورتوں کو سیراء پہننے کی اجازت **عن** انس قال
رایت علی زینب بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قمیص حریر سیراء ترجمہ انس سے روایت ہے انہوں نے حضرت
زینب کو دیکھا جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کرتہ پہنے ہوئی ریشمی سیراء کا **عن** انس بن مالک
انہ رای علی ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بردا سیراء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
انہوں نے حضرت ام کلثوم کو دیکھا جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چادر پہنے ہوئی سیراء کی۔
الرخصۃ فی المصلع بالقز سیراء ایک کپڑا جسمیں کچھ ریشم کی ہوتی ہیں **عن** علی یقول اھدیت لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فبعث بھا الی فلبستھا فعرفت الغضب فی وجھہ فقال انی لم اکسکھا
لتلبسھا فامرنی فقطعتھا بین نسائی ترجمہ امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جوڑا
آیا سیراء کا آپنے میرے پاس بھیجدیا میں نے اوسکو پہنا تو آپکے چہرے پر غصہ پایا آپنے فرمایا میں نے تجھے اس لیے نہیں دیا تھا کہ
تو پہنے پھر آپنے مجھے حکم کیا میں نے اوسکو بانٹ دیا اپنی عورتوں میں **ذکر** النہی عن لبس القسی ریشمی کپڑے
پہننے کی ممانعت رجو ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے **عن** ابن عمر حدیث ان عمر رای حلۃ استبرق تباع فی
السوق فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اشترھا فالبسھا یوم الجمعۃ وحین یقدم
علیک الوفد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ھذا من لا خلاق لہ ثم اتی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بثلث حلل منھا فکسا عمر حلۃ وکسا علیا حلۃ وکسا اسامۃ حلۃ فاتاہ فقال یا رسول
اللہ قلت فیما ما قلت ثم بعثت الی فقال بعتھا واقض بھا حاجتک او شققھا خمرا بین نساءک ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے حضرت عمر رض باہر نکلے انہوں نے دیکھا ایک جوڑا استبرق کا بازار میں بک رہا ہے وہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور کہا یا رسول اللہ اس کو خرید لیجیے اور جمعے کے روز پہنا کیجیے اور جب آپکے پاس دوسری ملکوں سے
نئی لوگ آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جسکو آخرت میں کچھ نہ ملیگا پھر اوسی قسم کے تین جوڑے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے ایک جوڑا عمر کو دیا ایک علی کو ایک اسامہ کو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

اور کہنے لگے پہلے آپ نے اس کے باب میں کیا فرمایا تھا پھر آپنے مجھے کیوں دیا آپ نے فرمایا اس کو بیچدے اور اپنی حاجت روائی کر یا بیچ کر کے اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنا دے صفحہ ۱۲۷ **اِسْتَبْرَقٌ** سبز رنگ کا دیبا ہے **عَنْ** یحییٰ وھو ابن ابی اسحاق قال قال سالم ما الاستبرق قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منہ قال سمعت عبد اللہ یقول رای عمر مع رجل حلۃ سندس فاتی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اشتر ھذہ وسا ق الحدیث ترجمہ یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت ہے سالم نے کہا استبرق کیا ہے میں نے کہا ایک قسم کا دیبا ہے جو موٹا ہوتا ہے دیبا کہتے ہیں ریشمی کپڑے کو سالم نے کہا میں نے عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر نے ایک جوڑا سندس کا (سندس بھی ریشمی کپڑا ہے) دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور فرمایا اس کو خرید لیجیے خیر حدیث تک (جیسی اوپر گزری) **ذِکْرُ النَّھْیِ عَنْ لُبْسِ الدِّیْبَاجِ** دیبا پہننے سے ممانعت **عَنْ** عبد اللہ بن محمد بن حکیم استسقی حذیفۃ فاتاہ دھقان بماء فی اناء من فضۃ فحذفہ ثم اعتذر الیھم مما صنع بہ وقال انی نھیتہ فلم ینتہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تشربوا فی اناء الذھب والفضۃ ولا تلبسوا الدیباج ولا الحریر فانھا لھم فی الدنیا ولنا فی الاٰخرۃ ترجمہ عبد اللہ بن حکیم سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لایا حذیفہ نے اوسکو پھینک دیا پھر عذر کیا لوگوں سے کہ اسکا اور کہا مجھکو ممانعت ہے اس کی میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت پھنو دیبا اور حریر کو یہ دنیا میں ہمارے لیے اور آخرت میں تمہارے لیے **لُبْسُ الدِّیْبَاجِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّھَبِ** دیبا پھننا جسمیں سنہری کام ہو **عَنْ** واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال دخلت علی انس بن مالک حین قدم المدینۃ فسلمت علیہ فقال من انت فقلت انا واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال ان سعدا کان اعظم الناس واطوله ثم بکی فاکثر البکاء ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی اکیدر صاحب دومۃ فارسل الیہ بجبۃ دیباج منسوجۃ بھا الذھب فلبسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام علی المنبر وقعد علیہ ثم نزل فجعل الناس یلمسونھا بایدیھم فقال اتعجبون من ھذہ لمناديل سعد فی الجنۃ احسن منھا ترجمہ واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے روایت ہے کہتے ہیں انس بن مالک پاس گیا جب وہ مدینے میں آئے میں نے اونکو سلام کیا اونہوں نے کہا تم کون ہو میں نے کہا میں واقد ہوں بیٹا عمرو کا پوتا سعد بن معاذ انصاری کا جو بڑے صحابی جلیل القدر تھے اوس کے سردار وں کو بہت خطاب تھا میں ایک تیر لگا جس سے وہ شہید ہوئے انس نے کہا سعد بن معاذ تو بڑے شخص تھے اور بہت لمبے تھے یہ کہکر رونے لگے اور بہت روئے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کرا کیدر بادشاہ پاس بھیجا جو دومہ کا رہنے والا تھا دومہ ایک ملک تھا مدینے سے تیرہ منزل پر) اوس نے رسول اللہ صلعم کے لیے ایک جبہ بھیجا دیبا کا جو سونے سے بنا ہوا تھا (یعنی سونے کے تاروں سے) رسول اللہ صلعم نے اوسکو پہنا پھر منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے کچھ بات نہ کی اور اوتر آئے لوگ اوسکو ہاتھ سے چھونے

لگی اور تعجب کرنے لگے اسکی چپ اور دبک سے آپنے فرمایا کیا تم تعجب کرتی ہو اسکو دیکھکر سعد بن معاذ کے رومال جنت
مین اس سے بہترین اور تو اور کپڑون کا کیا حال ہوگا اف یہ حدیث دوسری حدیث سے منسوخ ہو جاگے آتی ہے ذکر کس
نسخ ذلک اسکے منسوخ ہونے کا بیان عن جابر یقول لبس النبی صلی اللہ علیہ وسلم قباء من دیباج اھدی
لہ ثم اوشک ان نزعہ فارسل بہ الی عمر فقیل لہ قد اوشک ما نزعتہ یا رسول اللہ قال نھانی عنہ
جبریل علیہ السلام فجاء عمر یبکی فقال یا رسول اللہ کرھت امرا واعطیتنیہ قال انی لم اعطکہ
لتلبسہ انما اعطیتکہ لتبیعہ فباعہ عمر بالف درھم ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک قبا پہنی مبایکی جو تحفہ آئی تھی پھر تھوڑی دیر کے بعد اوتار ڈالی اور حضرت عمر رض کو بھیجدی لوگون نے
کہا بھی آپنے کیون اوتار ڈالی یارسول اللہ آپنے فرمایا مجھ جبرئیل نے منع کیا اس کے پہننے سے یہ سنکر حضرت عمر روتے
ہوئے آئے اور کہنے لگے۔ یارسول اللہ آپنے مجھکو وہ چیز دی جسکو آپ برا جانتے ہین آپنے فرمایا مین نے اسلیئے نہین دی کہ تم پہنو
مین نے تو اسواسطے دی کہ تم اسکو بیچڈالو حضرت عمر نے اسکو دو ہزار درہم کو بیچا التشدید فی لبس الحریر وان
من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ حریر پہننے کی سزا اور جو اوس کو پہنے وہ آخرت مین اوس کو نہ پہنیگا اسکا بیان
عن عبد اللہ بن الزبیر وھو علی المنبر یخطب ویقول قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم من لبس الحریر فی الدنیا
فلن یلبسہ فی الاخرۃ ترجمہ عبد اللہ بن زبیر رض سے روایت ہے وہ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے اوسکو آخرت مین نہ ملیگا عن عبد اللہ بن الزبیر قال لا تلبسوا نساءکم الحریر
فانی سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی
الاخرۃ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے انہون نے کہا اپنی عورتون کو ریشمی کپڑا مت پہناؤ کیونکہ مین نے
حضرت عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے آخرت مین اوسکو نہ پہنے گا عن
عمران بن حطان انہ سال عبد اللہ بن عباس عن لبس الحریر فقال سل عائشۃ فسالت عائشۃ قالت سل عبد
اللہ بن عمر فسالت ابن عمر فقال حدثنی ابو حفص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر
فی الدنیا فلا خلاق لہ فی الاخرۃ ترجمہ عمران بن حطان سے روایت ہے انہون نے عبد اللہ بن عباس رض سے
پوچھا ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے انہون نے کہا عائشہ رض سے پوچھو عائشہ نے کہا عبد اللہ بن عمر سے پوچھو مین نے
عبد اللہ بن عمر سے پوچھا انہون نے کہا مجھ سے ابو حفص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے اوسکو آخرت مین کچھ بھروسہ نہین ہے عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال انما یلبس الحریر من لا خلاق لہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا
وہ پہنتا ہے جسکو آخرت مین حصہ نہین ہے عن علی الازدی قال اتتنی امراۃ تستفتینی فقلت لھا ھذا

ابن عمر فاتبعته تسأله واتبعتها اسمع ما يقول قالت أفتيني في الحرير قال فنهى عنه رسول الله صلى
الله عليه وسلم ترجمہ علی بارقی سے روایت ہے کہ عورت میرے پاس آئی مجھ سے مسئلہ پوچھنے لگی میں نے کہا عبداللہ بن
عمر میں (اون سے پوچھ) وہ اون کے پیچھے گئی پوچھنے کو میں اوس کے پیچھے سننے کو گیا کہتی ہیں وہ عورت بولی مجھ کو تو
دو ریشمی کپڑے میں اونہوں نے کہا منع کیا اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ذكر النهي عن الثياب**
القسية ریشمی کپڑوں کے پہننے کی ممانعت **عن البراء بن عازب** قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بسبع ونهانا عن سبع نهانا عن خواتيم الذهب وعن آنية الفضة وعن المياثر والقسية وآلا استبرق
والديباج والحرير ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا اور منع کیا
سات چیزوں سے منع کیا سونے کی انگوٹھیوں سے اور چاندی کے برتنوں سے اور چار جاموں سے (جو ریشمی ہوں) اور ریشمی
استبرق اور دیبا اور حریر سے (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں) **الرخصة في لبس الحرير** حریر پہننے کی اجازت **عن**
أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام في قمص حرير
من حكة كانت بهما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عبدالرحمن بن عوف اور
زبیر بن عوام کو ریشمی کرتے پہننے کی خارش کے سبب سے جو اون کو ہو گئی تھی (یعنی کھجلی اسلیے کہ حریر سے تکلیف نہیں ہوتی اور عنبون
نے کہا کہ کھجلی کے لیے ریشمی کپڑا پہننا مفید ہے) **عن أنس** أن النبي صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن والزبير
في قميص حرير كانت بهما يعني حكة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن عثمان النهدي** قال كنا مع عتبة بن فرقد
فجاء كتاب عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يلبس الحرير إلا من ليس له منه شيء في الآخرة
الا هكذا وقال أبو عثمان بإصبعيه اللتين تليان الإبهام فرأيتهما أو رأى الطيالسة حتى رأيت
الطيالسة ترجمہ ابوعثمان نہدی سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے اتنے میں حضرت عمر کا فرمان آیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حریر نہیں پہنتا مگر وہ شخص جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں مگر اتنا اشارہ کیا ابوعثمان نے اپنی
دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہیں یعنے بیچ کی انگلی ملا کر میں سمجھتا ہوں جیسے طیلسان کی گھنڈیاں پھر دیکھا
میں نے طیلسان کو وہ ایک کپڑا ہے جسکو کندھے پر ڈالتے ہیں **عن عمر** أنه لم يرخص في الديباج إلا موضع أربع
أصابع ترجمہ حضرت عمر نے دیبا پہننے کی اجازت نہیں دی مگر چار انگل (یعنے سنجاف کی سی اگر چار انگل ریشمی کپڑا لگا ہو تو قباحت نہیں) **لبس الحلل** کپڑوں کے جوڑے پہننا **عن البراء** قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في
حلة حمراء مرتين لم أر قبله ولا بعده أحلا هو أجمل منه ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سرخ جوڑا پہنے ہوئے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے آپ سے خوب صورت زیادہ میں نے
کسیکو نہیں دیکھا نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد **لبس الجبة** یمن کی چادر پہننا **عن أنس** قال كان أحب الثياب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان معصفران فقال ھذہ ثیاب الکفار فلا تلبسہ ترجمہ عبداللہ
بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے پہنے ہوئے کسم کے رنگ کے پس فرمایا یہ کافروں
کے کپڑے ہیں لہٰذا تم نہ پہنو ف احادیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی مشابہت لباس میں منع ہے عن عبداللہ بن عمرو
انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان معصفران فخضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اذھب
فاصنع ھذا عنک قال این یا رسول اللہ قال فی النار ترجمہ عبداللہ بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کے کسم
میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہوئے اور فرمایا جا کپڑے پھینک دی انہوں نے جا کہا ان کپڑوں کو
یا رسول اللہ آپ نے فرمایا انگار میں عن علی یقول نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب وعن
لبوس القسی والمعصفر وقراءۃ القرآن وانا راکع ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سونے کی انگوٹھی اور ریشمی کپڑے اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے سے اور قرآن پڑھنے سے رکوع میں لبس کے فصل میں ثیاب
سبز کپڑے پہننا عن ابی ھریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ قوبان اخضران ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے دو سبز کپڑے پہنے ہوئے لبس کے بیان میں چادریں پہننا عن خباب
بن الارت قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو متوسد بردۃ لہ فی ظل الکعبۃ فقلنا
الا تستنصر لنا الا تدعو اللہ لنا ترجمہ خباب بن ارت سے روایت ہے ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
یعنی کافروں کی طرح طرح تکلیفیں دیتے ہیں آپ چادر پر تکیہ کیے بیٹھے تھے کعبہ کے سائے میں ہم نے کہا آپ ہمارے لیے مدد نہیں
چاہتے خدا سے ہمارے لیے دعا نہیں کرتے عن سعد بن سعد قال جلدت امرأۃ ببردۃ قال سھل اتدرون ما البردۃ
ما البردۃ قالوا ھو النمرۃ ھذہ الشملۃ منسوج فی حاشیتھا قالت یا رسول اللہ انی نسجت ھذہ بیدی اکسوکھا
فاخذھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محتاجا الیھا فخرج الینا وانہ لازارہ ترجمہ سھل بن سعد نے کہا
ایک عورت چادر بنکر لائی کیسی چادر جانتے ہو یہی شملہ جس کے حاشیے بنے ہوئے تھے وہ بولی یا رسول اللہ میں نے اسکو اپنے
ہاتھ سے بنا ہے میں آپ کو پہناؤں گی آپ نے اسکو لے لیا آپ کو اسکی احتیاج تھی جب آپ نکلے تو اوسکی تہبند باندھے تھے
لا یلبس الثیاب من الثیاب سفید کپڑے پہننے کا حکم عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البسوا
من ثیابکم البیاض فانھا اطھر واطیب وکفنوا فیھا موتاکم ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں اور کفن دیا کرو اپنے مردوں کو سفید کپڑوں کا عن سمرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالبیاض من الثیاب فلیلبسھا احیاؤکم وکفنوا فیھا
موتاکم فانھا من خیر ثیابکم ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو زندے
بھی پہنیں اور مردوں کو اونکا کفن دو بیشک یہ کپڑے عمدہ اور پاکیزہ ہیں لبس الاقبیۃ قبا پہننا عن میمونۃ قال

قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَلَبِسَهُ مَخْرَمَةُ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں بانٹیں اور مخرمہ کو نہیں دی اونہوں نے مجھ سے کہا بیٹا میرے ساتھ چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہمیں اون کے ساتھ گیا اونہوں نے مجھ سے کہا تو اندر جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا میں گیا اور آپ کو بلایا آپ نکلے اونکی قباؤں میں سے ایک قبا پہنی ہوئی آپنے فرمایا یہ میں نے تیرے لیے چھپا رکھی تھی مخرمہ نے اوسکو دیکھا پھر اوسکو پہنا لیا اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخرمہ کو دیکھتے ہی سمجھ گئی کہ یہ ضرور شکایت کریگا آپ نے پہلے ہی سے وہ شکایت دور کردی اور جو قبا آپ خود پہنی تھی وہ اتار کر اوسکو دیدی۔ خلق محمدی اسی کا نام ہے۔ **لُبْسُ السَّرَاوِيلِ** پاجامہ پہننا **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں آپ فرماتے تھے جو تہبند نہ پاوے وہ پاجامہ پہنے اور جو چپل نہ پاوے وہ موزے پہنے **التَّعْلِيظُ فِي جَرِّ الْإِزَارِ** تہبند بہت لٹکانے کی ممانعت **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنے ازار لٹکاتا تہا تکبر سے تو وہ زمین میں دہنستا جاتا ہے قیامت تک ف مراد کوئی شخص ہے اگلے امتوں میں سے یہ سزا تکبر اور غرور کے ازار لٹکانا کوئی اتنا بڑا کام نہیں ہے مگر غرور کے راہ سے لٹکانا بڑا گناہ ہے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لٹکاوے اپنے کپڑے کو غرور سے اللہ قیامت کے روز اوسکی طرف نہ دیکھیگا **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا **مَوْضِعُ الْإِزَارِ** ازار کہانتک چاہیے **عَنْ حُذَيْفَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ الْإِزَارِ إِلَى نِصْفِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلَةِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقَيْنِ وَلَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار آدہی پنڈلیوں تک چاہیے جہاں پر بہت گوشت ہے وہاں تک اگر اس سے زیادہ چاہے تو اور نیچا بھی اگر اس سے زیادہ چاہے تو پنڈلیوں کے اخیر تک لیکن ٹخنوں کا کوئی حق نہیں ازار میں یعنی ٹخنے ڈھپنے نہ دیں **مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ** ٹخنوں سے نیچے ازار کہنا کیسا۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** يَقُولُ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تحت الکعبین من الازار ففی النار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچی ازار جہنم میں جاوے گی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اسبال الازار اور لٹکانا ازار کا
عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل لا ینظر الی مسبل ازارہ ترجمہ عبداللہ
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں دیکھیگا ازار لٹکانیوالے کی طرف عن ابی ذر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم المنان
بما اعطاہ والمسبل ازارہ والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ انکو پاک کریگا گناہوں سے اور انکو دکھ
کا عذاب ہوگا ایک تو وہ جو دیکر احسان جتاوے۔ دوسری وہ جو ازار لٹکاوے۔ تیسرے وہ جو جھوٹی قسم کھاکر اپنا مال بیچے
(نیچی) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار اور کرتہ اور عمامہ جو شخص ان تینوں میں سے کسیکو لٹکاوے اللہ اسکی طرف نہیں دیکھیگا ف ازار
لٹکانا یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچا کرے کرتے کا لٹکانا یہ ہے کہ ازار سے بڑھ جاوے یا تینوں بہت بڑی بڑی کہے اور ان سے زیادہ
زیادہ چوڑی کرے عمامے کا لٹکانا یہ ہے کہ شملہ کو بہت لمبا چھوڑے آدھی پیٹھ سے زیادہ سرین تک جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے
یہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ کپڑا بیکار صرف ہوتا ہے اگر دوسرے بھائی مسلمان کو دیوے تو اسکا فائدہ ہے دوسری یہ کہ جب ازار
سے نیچا ہوتا اکثر مٹی میں خراب ہوتا ہے اور کبھی آدمی چلتے میں الجھ کر گر پڑتا ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من جر ثوبہ من خیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ قال ابوبکر یا رسول اللہ ان احد شقی ازاری
یسترخی الا ان اتعاہد ذلک منہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لست ممن یصنعہ ذلک خیلاء ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے لٹکاوے اللہ اسکی طرف نہیں دیکھیگا
قیامت کے روز ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ میری ازار کا ایک کونا لٹک جاتا ہے بے اختیاری سے البتہ اگر میں اسکا خیال
رکھوں تو نہیں لٹکیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو تکبر اور غرور سے یہ کام کرتے ہیں ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا غرور اور تکبر ہے اگر کسی شخص کی مزاج میں تکبر نہ ہو اور بے اختیار ازار کا یا عمامہ ٹخنوں سے نیچی ہو جاوے
تو گنہ گار نہ ہوگا مگر افضل یہ ہے کہ احتیاط رکھے اور ٹخنوں سے نیچا نہ کرے ذیول النساء عورتوں کے آنچل کتنا لٹکاویں عن
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ من خیلاء لم ینظر اللہ الیہ قالت ام سلمۃ یا
رسول اللہ فکیف یصنع النساء بذیولہن قال یرخین شبرا قال قالت اذا تنکشف اقدامہن قال

ترجمہ ذراعا لا یزید علیہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کپڑا اپنا تکبر سے لٹکاوے اللہ تعالیٰ اوسکی طرف نہ دیکھیگا ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ پھر عورتیں کیا کریں اپنی دامنوں کو آپنے فرمایا ایک بالشت لٹکاویں ام سلمہ نے کہا اون کے پانوں کھلجاوینگے آپنے فرمایا اچھا ایک ہاتھ لٹکاویں اس سے زیادہ نہ کریں

عن ام سلمۃ ذکرت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیول النساء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرخین شبرا قالت ام سلمۃ اذا تنکشف عنہا قال ترخی ذراعا لا تزید علیہ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے بیان کیا عورتوں کے دامنوں کو آپنے فرمایا ایک بالشت لٹکاویں اونہوں نے کہا کھلجاوے گا۔ آپنے فرمایا ایک ہاتھ لٹکاویں اس سے زیادہ نہ کریں عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ذکر فی الازر ما ذکر قالت ام سلمۃ فکیف بالنساء قال یرخین شبرا قال اذا تبدو اقدامہن قال فذراع لا یزدن علیہ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازار کا ذکر کیا تو ام سلمہ نے کہا پھر عورتیں کیا کریں آپنے فرمایا ایک بالشت لٹکاویں اونہوں نے کہا تب میں تو اون کے پانوں کھلجاوینگے آپنے فرمایا تو ایک ہاتھ بھی اس سے زیادہ نہ کریں عن ام سلمۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم یجعل للرکاب من ذیلہا قال شبرا قالت اذا تنکشف عنہا قال ذراع لا تزید علیہا ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عورت اپنا دامن کتنا لٹکاوے آپنے فرمایا ایک بالشت اونہوں نے کہا اتنا تو کھلجاویگا آپنے فرمایا اچھا ایک ہاتھ اس سے زیادہ نہ کرے **النہی عن اشتمال الصماء** ساری بدن پر کپڑا لپیٹ لینا اسطرح کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں) منع ہے عن ابی سعید قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشتمال الصماء وان یحتبی فی ثوب واحد لیس علی فرجہ منہ شیء ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا ساری بدن پر لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے (جیسے کتا بیٹھتا ہے) دونوں پانوں سامنے کھڑے کرکے سرین کو زمین پر رکھکر) جب شرمگاہ پر کچھ نہ ہو (کیونکہ اس میں ستر کھلجاتا ہے) عن ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشتمال الصماء وان یحتبی الرجل فی ثوب واحد لیس علی فرجہ منہ شیء ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی حدیث جو اوپر گزری۔ **النہی عن احتباء فی ثوب واحد** ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اشتمال الصماء وان یحتبی فی ثوب واحد ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ساری بدن پر ایک کپڑا لپیٹ لینے سے (کیونکہ آدمی مثل قیدی کے ہوجاتا ہے جسکے ہاتھ پانوں بندھے ہوں اور احتمال ہے کہ بیٹھنے میں گر پڑے) اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے **لبس الصماء** لبس قبانیۃ کالا عمامۃ باندھنا عن عمرو بن حریث قال رایت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمامۃ حرقانیۃ ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے

مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے ف حرفانیہ حرف سے ہے یعنے جیسے کسی چیز کو انگار جلا دیوے تو وہ کالی ہو جاتی ہے اسی طرح عمامے کا رنگ نہاد (زہر الربی) لَبِسَ الْعَمَائِمَ السُّوْدَ کالے رنگ کے عمامے باندھتے تھے

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا کے مین داخل ہوئے بغیر احرام کے کالا عمامہ باندھے ہوئے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اختصار

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اختصار

عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ اَكْتَافِ رونون مونڈھون کے بیچ مین لٹک رہا تھا عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى طَرَفَيِ الْعِمَامَةِ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ مِنْ خَلْفِهِ ترجمہ عمرو بن امیہ سے روایت ہے گویا مین اسوقت دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اوسکا شملہ دونو مونڈھون کے بیچ مین لٹک رہا تھا التَّصَاوِيْرُ تصویر کا بیان عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا تصویر عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جہان پر کتا ہو یا مورت عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَاَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نُمْطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ اَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ ابو طلحہ کے دیکھنے کو گئے بیماری مین اون کے پاس سہل بن حنیف کو پایا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو حکم کیا کہ اون کے نیچے سے بچھونا نکالے سہل نے کہا کیون ابو طلحہ نے کہا اوسمین مورتین ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے تم جانتے ہو سہل نے کہا اپنے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ اگر کپڑے مین نقش ہون مورتون کے تو قباحت نہین ابو طلحہ نے کہا ہان لیکن مجھکو یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ کسی

قسم کی مورت نہ رکھون ف امام محمد نے موطا مین لکھا کہ اگر تصویر کسی بچھونے مین ہو جو بچھایا جاوے یا تکیہ پر ہو تو قباحت نہین لیکن پیر پر منع ہے اسی طرح جو چیز لٹکائی جاوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مکسی اور دستی تصویرین جو صرف نقش ہوتے ہین مکان مین لٹکانا یا لگانا منع ہے۔ اس زمانے مین دنیا داروں کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ مکان کو تصویرون سے سجاتے ہین اگرچہ نقشی تصویر مین کچھ خلاف بھی ہے لیکن پھر اسی کام کو کرنا کیا ضرور ہے جسکی حرام ہونے کا خوف ہو اور جسمانی تصویر یعنی مجسم مورت تو رکھنا بالکل حرام ہے اوس مین کسی کا اختلاف نہین۔ جب نقشی تصویر کو رد کنا لوگون نے چھوڑ دیا تو اب یہ نوبت پہونچی ہے

کہ ہمارے گھر آنے کے مسلمان امیر اور نواب مجسم مورتین بھی رکھنی ہونگی۔ اس مصلحت سے بالکل تصویر کو موقوف کرنا چاہیے مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ تصویر حیوان کی حرام ہے اور جو مکان یا باغ یا جھاڑ یا پہاڑ کی ہو تو کچھ قباحت نہیں عَنْ اَبِی طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَکٰی زَیْدٌ فَعُدْنَاہُ فَاِذَا عَلٰی بَابِہٖ سِتْرٌ فِیْہِ صُوْرَۃٌ قُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ اَلْخَوْلَانِیِّ اَلَمْ یُخْبِرْنَا زَیْدٌ عَنِ الصُّوْرَۃِ یَوْمَ الْاَوَّلِ قَالَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ اَلَمْ تَسْمَعْہُ یَقُوْلُ اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو۔ بسر جو راوی ہے اس حدیث کا اوس نے کہا زید بن خالد بیمار ہوئے ہم اون کے دیکھنے کو گئے اون کے دروازے پر ایک پردہ لٹکتا ہوا جس میں مورت تھی میں نے عبید اللہ سے کہا زید نے تصویر کے باب میں ہم سے کیا کہا تھا پہلے روز عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا اونہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کپڑے میں تصویر بنی ہو تو قباحت نہیں عَنْ عَلِیٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَاٰی سِتْرًا فِیْہِ تَصَاوِیْرُ فَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ تَصَاوِیْرُ ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے میں نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا آپ تشریف لائے تو ایک پردہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں آپ باہر چلے گئے اور فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃً ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِیْہِ الْخَیْلُ اُولَاتُ اَجْنِحَۃٍ قَالَ فَلَمَّا رَاٰہُ قَالَ اَنْزِعِیْہِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے پھر اندر آئے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں پر دار گھوڑوں کی صورتیں بنی تھیں آپ نے اوسکو دیکھا فرمایا نکال ڈال اوسکو عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ لَنَا سِتْرٌ فِیْہِ تِمْثَالُ طَیْرٍ وَکَانَ مُسْتَقْبِلَ الْبَیْتِ اِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ حَوِّلِیْ ہٰذَا فَاِنِّیْ کُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَیْتُہُ ذَکَرْتُ الدُّنْیَا قَالَتْ وَکَانَ لَنَا قَطِیْفَۃٌ لَہَا عَلَمٌ کُنَّا نَلْبَسُہَا فَلَا نَقْطَعُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر چڑیوں کی مورتیں تھیں جب کوئی اندر آتا تو پردہ سامنے ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اسکو پلٹ دے کیونکہ میں جب اندر آتا ہوں اور اسکو دیکھتا ہوں دنیا یاد آتی ہے اور ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر نقش تھے ہم اوسکو بچھاتے تھے اوسکو ہم نے کاٹا نہیں عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْ بَیْتِیْ ثَوْبٌ فِیْہِ تَصَاوِیْرُ وَجَعَلْتُہُ اِلَی سَہْوَۃٍ فِی الْبَیْتِ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلَیْہِ ثُمَّ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اَخِّرِیْہِ عَنِّیْ فَنَزَعْتُہُ فَجَعَلْتُہُ وَسَائِدَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس پر مورتیں تھیں میں نے اوسکو دیوار دان پر لٹکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس طرف نماز پڑھا کرتے پھر فرمایا اے عائشہ ہٹا دے اوسکو میں نے اوتار کر دو تکیے بنا ڈالے عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِیْہِ تَصَاوِیْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَہُ فَقَطَّعْتُہُ وَسَادَتَیْنِ فَاَبْصَرَ اِلَیَّ وَاَنَا بَیْنَ الْبَیْتِ حَتَّی

فقال له ربيعة بن عطاء أنا سمعت أبا محمد يعني القاسم عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يرتفق عليهما ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک پردہ لٹکا تھا جس میں مورتیں تھیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہوں اور اوسکو اوتار ڈالا پھر حضرت عائشہ نے اوسکو کاٹ کر دو تکیے بنا ڈالے ایک شخص جو مجلس میں
بیٹھا تھا کہا میں نے ابو محمد یعنی قاسم سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ
لگاتے تھے اوسپر

ذکر أشد الناس عذابا

سب سے زیادہ سخت کن لوگوں کو ہوگا

عن عائشة قالت قدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم من سفر وقد سترت بقرام على سهوة لي فيه تصاوير فنزعه وقال أشد الناس
عذابا يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر
سے تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا روشندان پر جسپر مورتیں تھیں آپ نے اوسکو اوتار ڈالا اور فرمایا سب سے زیادہ عذاب
قیامت کے روز ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں یعنی جاندار کی عن عائشة زوج النبي صلى
الله عليه وسلم قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سترت بقرام فيه تماثيل فلما رآه
تلون وجهه ثم هتكه بيده وقال إن أشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يشبهون بخلق الله ترجمہ
وہی اتنا زیادہ ہے کہ جب آپ نے اوس پردے کو دیکھا تو آپ کا رنگ بدل گیا پھر اوسکو پھاڑ ڈالا اوسکو اپنے ہاتھ سے

ذکر ما يكلف أصحاب الصور يوم القيامة

تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن کیا عذاب ہوگا

عن النضر بن أنس
قال كنت جالسا عند ابن عباس فأتاه رجل من أهل العراق فقال إني أصور هذه التصاوير فما تقول فيها
فقال ادنه ادنه سمعت محمدا صلى الله عليه وسلم يقول من صور صورة في الدنيا كلف يوم القيامة
أن ينفخ فيها الروح وليس بنافخ ترجمہ نضر بن انس سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں
ایک شخص عراق کا رہنے والا آیا اور کہنے لگا میں تصویریں بناتا ہوں تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا نزدیک آ نزدیک میں نے حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی صورت بناویگا قیامت کے روز اوسکو حکم ہوگا اوس میں
جان ڈالنے کا اور وہ جان ڈال نہ سکیگا عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صور صورة
عذب حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ فيها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص صورت بناویگا اوس کو عذاب ہوگا یہانتک کہ وہ اوس میں جان ڈالے اور جان ڈال نہ سکیگا عن أبي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صور صورة كلف يوم القيامة أن ينفخ فيها الروح و
ليس بنافخ ترجمہ ابوہریرہ سے ویسی روایت ہے جو اوپر گزری عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أصحاب
هذه الصور الذين يصنعونها يعذبون يوم القيامة يقال لهم أحيوا ما خلقتم ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویر بنانے والے عذاب دیئے جاوینگے قیامت کے روز اون سے

پہنایا ویگا جادو جو تم نے بنایا ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ترجمہ حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ اللهَ فِي خَلْقِهِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے اونہون نے کہا سخت عذاب قیامت کو جو اون لوگون کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی صورتین بناتے ہین ذِكْرُ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا سخت عذاب کس پر ہوگا عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخت عذاب سب لوگون سے زیادہ قیامت کے روز تصویر بنانیوالون کو ہوگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ أَدْخُلُ فِي بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَإِمَّا أَنْ تُقْطَعَ رُؤُسُهَا أَوْ تُجْعَلَ بِسَاطًا يُوطَأُ فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی آپنے فرمایا آؤ انہون نے کہا کیونکر آؤن یہان تو پردہ لٹک رہا ہے جسپر تصویرین ہین یا تو اوسکا سر کاٹ ڈالو یا بچھا ڈالو تاکہ روندا جاوے کیونکہ ہم فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جہان مورتین ہون - اللُّحُفُ اوڑھنی کی چادرین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لُحُفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مُلَاحِفِنَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہین پڑھتے تھے ہمارے اوڑھنی کی چادرون مین صِفَةُ نَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تھی عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ قِبَالَانِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی مین دو تسمی تھے ف یعنی ہر ایک جوتی مین ایک تسمی مین انگھوٹا اور اوس کے پاس والی انگلی کرتی اور دوسرے تسمی مین باقی اونگلیان عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَتْ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ ترجمہ عمرو بن اوس سے ایسی ہی روایت ہے ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ایک جوتی پہنکر چلنا منع ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ حَتَّى يُصْلِحَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی ایک جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی مین نہ چلے جبتک اوسکو درست نہ کرلے ف یعنی ایک پانون مین جوتی ایک پانون ننگا چلنا منع ہے کیونکہ اس سے پانون نیچا اونچا پڑتا ہے اور وہ مرض پیدا کرتا ہے اور بدنما بھی ہے عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا ترجمہ ابوزرعہ سے روایت ہے

مین نے ابوہریرہ رضہ کو دیکھا وہ اپنی ایڑھی پر پانی پھیرتے تھے اور کہتے تھے اے عراق کے ہنی والو تم سمجھتے ہو کہ مین جھوٹ بولتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مین کہانی دیتا ہون مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کسی کے جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو دوسری جوتی پہنکر نہ چلے جبتک اوس کو درست نہ کرلے **مساجد**

فی الانتعال کھڑاون پر بیٹھنا یا لیٹنا **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصطبح عند ام سلیم فاتی بنطع فبسطته فجعلته فی قارورة فراها النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام ام سلیم الی عرقه فنشفته فجعلته فی قارورة فراها النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما هذا الذی تصنعین یا ام سلیم قالت نجعل عرقک فی طیبنا فنجعلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ام سلیم کے گھر پر آپ کو پسینا آیا تو ام سلیم اوٹھین اور آپ کے پسینے کو پونچھکر ایک شیشی مین بھرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا کرتی ہو اے ام سلیم انہون نے کہا یا رسول اللہ ہمارا پسینا مین اپنی خوشبو مین شریک کرونگی اس لیے کہ ہمارا پسینا خوشبودار ہوتا ہے **استخدام** خادم والرکب نوکر کہنا خدمت کرنی اور سواری کہنا **عن** سمرة بن سهم رجل من قومه قال نزلت علی ابی هاشم بن عتبة وهو طعین فاتاه معاویة یعوده فبکی ابو هاشم فقال معاویة ما یبکیک اوجع یشترک امر علی الدنیا فقد ذهب صفوها قال کلا ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عهد الی عهدا وددت انی کنت تبعته قال انه تعالک تدبر امورا فتشعبت بین اقوام فی اثنا یکفیک من ذلک خادم ومرکب فی سبیل اللہ فادرکت جمعت

ترجمہ سمرہ بن سہم روایت ہے مین ابوہاشم بن عتبہ پاس گیا وہ وبا مین مبتلا تھے اتنے مین معاویہ آئے اون کو دیکھکر ابوہاشم رونے لگے معاویہ نے کہا کیون روتے ہو کیا کچھ درد ہے یا دنیا کے لیے روتے ہو وہ تو اچھی گذری انہون نے کہا یہ کوئی بات نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک نصیحت کی تھی مین چاہتا تھا کہ اوسکی پیروی کرتا آپنے فرمایا تو بہت مال دیکھیگا جو لوگون کو بہت جاوین گے (یعنی غنیمت کا مال) مگر تجھکو کفایت ہے ایک نوکر خدمت کی اور ایک سواری خدا کی راہ مین جہاد کے لیے مگر مین نے جمع کیا

نی جبال پایا تو جمع کیا **ف** یعنی کفایت سے زیادہ مال اکٹھا کیا اس سے معلوم ہوتا ہون دوسری حدیث مین ہے کہ دنیا اس قدر کافی ہے کہ ایک مکان ہو رہنے کو اور ایک نوکر ہو خدمت کی اور ایک سواری ہو اس سے زیادہ کی طمع کرنا بیفائدہ ہے

حلیة السیف تلوار کا زیور **عن** ابی امامة بن سهل قال کانت قبیعة سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضة

ترجمہ ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کوٹھی چاندی کی تھی **عن** انس قال کان نعل سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضة وقبیعة سیفه فضة وما بین ذلک حلق فضة

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کوٹھی چاندی کی تھی اور اوسکی کوٹھی بھی چاندی کی تھی اور اوسکے بیچ مین چاندی کے حلقے تھے **عن** سعید بن ابی بردة عن ابیه قال کانت قبیعة سیف رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرفوعۃً ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کوڑی چاندی کی تھی **النہی عن الجلوس** علی المیاثر من الارجوان سرخ رنگ کی زین پوشوں کی ممانعت **عن** علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم سددنی واھدنی ونھانی عن الجلوس علی المیاثر و المیاثر قطی کانت تصنعہ النساء لبعولتھن علی الرحال کالقطائف من الارجوان ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یا اللہ مجھ کو مضبوط کر اور راہ دکھلا اور منع کیا مجھ کو میاثر پر بیٹھنے سے اور میاثر ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہی جسکو عورتیں بناتی تھین اپنے خاوندون کے لیے پالان پر ڈالنے کی لیے جیسی لحافونی چادرین جو ریشمی ہوتی ہین **الجلوس** علی الکراسی پر بیٹھنا **عن** حمید بن ھلال قال قال ابو رفاعۃ انتھیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب فقلت یا رسول اللہ رجل غریب جاء یسأل عن دینہ لا یدری ما دینہ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وترک خطبتہ حتی انتھی الی فأتی بکرسی خلت قوائمہ حدیدا فقعد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یعلمنی مما علمہ اللہ ثم اتی خطبتہ فاتمھا ترجمہ حمید بن ہلال سے روایت ہی ابو رفاعہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے مین نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص مسافر آیا ہی وہ دین کو پوچھتا ہے اوس کو نہین معلوم دین کیا ہی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور خطبہ چھوڑ دیا یہان تک کہ میرے پاس آئے اوسوقت ایک کرسی لائی گئی مین سمجھتا ہون اوس کے پائے لوہے کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر بیٹھے اور مجھے سکھانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھلایا تھا پھر آپ نے اور خطبہ پورا کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کرسی پر بیٹھنا درست ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ضروری کام کے لیے خطبہ موقوف کر دینا برا نہین **استعمال** القباب الحمر سرخ خیمون کا استعمال **عن** ابی جحیفۃ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبطحاء وھو فی قبۃ حمراء وعندہ اناس یسیر فجاء بلال فاذن فجعل یتتبع فاہ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بطحا مین آپ ایک سرخ خیمے مین تھے اور تھوڑے آدمی آپ کے پاس تھے اتنے مین بلال آئے اور انھون نے اذان دی آپ اون کے منھ کی پیروی کرنے لگے (یعنے جو وہ کہتے تھے آپ بھی وہی کہتے جاتے تھے) **کتاب ادب القضاۃ** کتاب قاضیون کے تعلیم کی **فضل الحاکم** العادل فی حکمہ جو حاکم منصف ہو اوسکی تعریف **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المقسطین عند اللہ تعالی علی منابر من نور علی یمین الرحمن الذین یعدلون فی حکمھم واھلیھم وما ولوا قال محمد فی حدیثہ وکلتا یدیہ یمین ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہین وہ اللہ جل جلالہ کے پاس نور کے منبرون پر ہونگے داہنی طرف خدا کے یعنے وہ لوگ جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے گھر والون مین اور جن چیزون

۵ ۱۲ منہ

مین اون کو اختیار ہو۔ محمد نے اپنی روایت مین کہا کہ خدا کے دونو ہاتھ داہنے مین ف یعنے کوئی خدا کو مخلوق کی طرح نہ سمجھے جیسے مخلوق کا بایان ہاتھ کمزور ہوتا ہو داہنے ہاتھ کی نسبت ایسی ہی خدا کا بھی ہوگا اس لیے کہ یہ عیب ہے اور خدا سب عیبون سے پاک ہو۔ اپنی حکم مین عدل کرتے ہین یعنے جب کوئی فیصلہ کرتے ہین تو انصاف سے بغیر رعایت اور پاسداری کے اور انصاف کرتے ہین گھر والون مین یعنے بی بیون بچون مین غلامون لونڈیون مین

الامام العادل انصاف کرنیوالا بادشاہ **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلھم اللہ عز وجل یوم القیامۃ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل و شاب نشأ فی عبادۃ اللہ عز وجل ورجل ذکر اللہ فی خلاء ففاضت عیناہ و رجل کان قلبہ معلقا فی المسجد و رجلان تحابا فی اللہ عز وجل اجتمعا علی ذلک و تفرقا علیہ و رجل دعتہ امرأۃ ذات منصب و جمال الی نفسھا فقال انی اخاف اللہ عز وجل و رجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما صنعت یمینہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیون کو خدا اوس روز سایہ مین رکھیگا جسدن کسی کا سایہ نہوگا سوا اون کے ایک تو عادل بادشاہ کو دوسرے اوس جوان کو جو اللہ کی عبادت مین پرورش پاوے تیسرے اوس شخص کو جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد کیا تو اوسکی آنکھین بھر آئین آنسو نکل پڑے (خدا کے ڈر سے اپنی گناہونکو یاد کرکے) چوتھے اوسکو جسکا دل مسجد مین لگا ہوا ہے (کہ جب نماز کا وقت آوے اور مین جاؤن) پانچوین اون دو شخصون کو جو ایک دوسرے کے دوست ہین خدا کے لیے اور دونو اسی غرض کیواسطے) چھٹے اوسکو جسکو کوئی بڑے منصب والی خوبصورت عورت بلاوے (اپنے ساتھ برا کام کرنیکو) اور وہ خدا سے ڈر کر (اوسے رد بدنامی کی خوف سے نہ عزت یا جان کے ڈر سے) ساتوین اوس شخص کو جس نے خدا کی راہ مین دیا اور ایسا چھپایا کہ داہنے ہاتھ کو معلوم نہ ہوا کہ داہنے ہاتھ نے کیا کیا (یعنے کسی کو خبر نہ کی سوا خدا کے) ف ان مین سے کوئی ایک بات بھی نہین کر سکتا جبتک اوسکے دل مین سچا اعتقاد اور پورا یقین خدا کا نہ ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص خدا کو نہ مانے اور سچ عدل اور انصاف بھی نہین ہو سکتا وہ جب موقع ملیگا چوری اور خیانت کریگا رشوت لیگا ظلم کریگا کیا خوب کہا ہی خدا ترسی سب نیکیون کی جڑ ہے۔ بیدین سے کبھی توقع خیر کی نہ کرنا چاہیے **الاصابۃ فی الحکم**

اگر ٹھیک فیصلہ کرے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتھد فاصاب فلہ اجران واذا اجتھد فاخطأ فلہ اجر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم کوئی حکم کرے سوچ سمجھ کر پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اوسکو دوہرا ثواب ہو اور جو سوچی (اور اپنی دانست مین انصاف کرے) لیکن وہ ٹھیک نہ ہو تب بھی اوسکو اکہرا ثواب ہو ف اس وجہ سے کہ اوس نے اپنا کام ادا کیا یہ ایک انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ سچائی کو جیسکو ٹھیک سمجھے اوسکو اختیار کرے پھر اگر اوس کے سمجھ مین غلطی ہوئی تو مواخذہ نہین ہے۔ مواخذہ اوس کا ہو جو ایک بات کو اپنی ایمانی قوت سے غلط سمجھی پھر دنیاوی کو خیال سے یا مال یا جاہ کی طمع

اوسکو حق بتلاوے یا اوسکو کہنی میں خلق پیدا کرے خدا کی لعنت ایسے شخص پر جو پندرہ روز زندگی کے لیے ہنسی بھی خوشی میں خلل ڈالے اور زبان کے کہڑی بھر کے مزہ کو واسطے ہمیشہ کی اپنی زندگی کو تلخ کرے جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں جس کو ناحق یا حق کو حق کہکر دنیا کما لونگا دولت حاصل کر لونگا تو میرے لیے خوشی ہوگی وہ بڑا بیوقوف کوتہ اندیش ہے خوشی وہی ہے جو ہمیشہ قائم رہے اور وہ نہیں ہوتی مبتلا انسان اپنی ایمانی قوت سے جسکو حق سمجھتا ہے اوسکو حق کہے جسکو غلط سمجھتا ہو اوسکو غلط کہے اب جو یہ خوشی دل کو پیدا ہوتی ہے کہ میں نے اچھا کام کیا خدا میرا مجھ سے خوش ہے یہی اصل خوشی ہے جو کبھی نہیں مٹتی نہ کم ہوتی ہے **باب** ترک استعمال من یحرص علی القضاء جو شخص قاضی بننے کی خواہش کرے وہ کبھی قاضی نہ بنایا جاوے

عن ابی موسیٰ قال اتانی رجلان من الاشعریین فقالوا ذهب معذار الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فان لنا حاجة فذهبت معهم فقالوا یا رسول الله استعمل بعضنا فی عملک قال ابو موسیٰ فاعتذر له وما قالنی واخبرت انی لا ادری ما حاجتهم فصدقنی وعذرنی فقال انا لا نستعین فی عملنا من سالنا ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے میرے پاس اشعری لوگ آئے اور بولے ہم کو لیجاو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہمیں کام ہے میں اونکے ساتھ گیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو کوئی کام دیجیے (یعنی کوئی عہدہ کوئی خدمت) یہ سنکر میں نے عذر کیا اونکے بات کہی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نہیں جانتا تھا کہ یہ اس مطلب سے آتے ہیں ورنہ میں اپنی ہمراہ نہ لاتا آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور میرا عذر قبول کیا پھر اون لوگوں کو جواب دیا کہ ہم سے جو کوئی کام مانگتا ہے ہم اوسکو کام پر نہیں کرتے اس خیال سے کہ وہ خیانت کریگا جب تو قاضی بننا چاہتا ہے ورنہ قاضی بننا ایسے مواخذہ کا کام ہے کہ ہر ایک مسلمان کو اوس سے ڈرنا چاہیے خواہش کرنا کیسا

عن اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الا تستعملنی کما استعملت فلانا قال انکم ستلقون بعدی اثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھکو کوئی کام نہیں دیتے فلانے شخص کو آپنے کام دیا ہے آپنے فرمایا (میں تو انصاف سے لیاقت دیکھکر ہر ایک شخص کو کام دیتا ہوں) لیکن تم میرے بعد تم دیکھو گے کہ تمہاری اوپر زیادہ ہوگا (یعنی نالائق لوگوں کو کام ملینگے اور جو مستحق ہونگے وہ محروم رہینگے) ایسے وقت میں صبر کرنا یہانتک کہ مجھ سے ملو گے قیامت کے روز حوض کوثر پر **النہی** عن مسالة الامارة حکومت کی خواہش نہ کرنا

عن عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسال الامارة فانک ان اعطیتها عن مسالة وکلت الیها وان اعطیتها عن غیر مسالة اعنت علیها ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت درخواست کر حکومت کی اس لیے کہ اگر تجھ حکومت مانگنے سے تو تو چھوڑ دیا جاویگا یعنی پھر تجھ خدا کی طرف سے کچھ کومدد نہ دی جاویگی

عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انکم ستحرصون علی الامارة وانها ستکون ندامة وحسرة یوم القیامة فنعمت المرضعة وبئست الفاطمة ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرص کرتی ہو حکومت کی حالانکہ قیامت کے روز وہ حسرت اور شرمندگی ہی ہوگی
چھی ہے دودھ دینے والی پھر بری ہے دودھ سے چھوڑانیوالی ف یعنی جب پہلے حکومت ملتی ہے تو بہت خوشی ہوتی ہے ایسا مزہ
ہوتا ہے جیسے بچی کو دودھ پلانے میں لیکن آخر جب حکومت جاتی رہتی ہے اور انسان کو اوس کے بداعمالوں کی سزا ملتی ہے
تو اوسوقت تکلیف ہوتی ہے جیسے بچی کو دودھ چھوڑانے میں باب استعمال العرفاء اشرفی لوگوں کو حکومت دینا عمرو

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ
وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرْ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَتْ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى انْقَضَتِ الْآيَةُ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ

ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کچھ سوار بنی تمیم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ قعقاع
بن معبد کو حاکم بنایئے اور عمر نے کہا نہیں اقرع بن حابس کو حاکم بنایئے پھر دونوں جھگڑنے لگے یہانتک کہ اون کی آوازیں
بلند ہوگئیں تب یہ آیت اوتری اے ایمان والو مت آگے بڑھو اللہ اور اوس کے رسول کے سامنے یعنی اوسکے فرمانے سے پہلے اپنی اپنی
رائے بیان نہ کرو یا اوسکے حکم کو کاٹو نہیں) یہانتک کہ آیت ختم ہوگئی اس مضمون پر کہ اگر وہ لوگ صبر کرتے تیرے باہر نکلنے تک تو اونکے
لئے بہتر ہوتا ف بعض لوگوں کی یہ عادت تھی کہ وہ آنحضرت کے سامنے چلا کر بات کرتی یا جب آپ گھر میں ہوتے تو گھڑی
گھڑی پکارتے صبر نہ کرتے کہ آپ خود باہر تشریف لاویں اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا جب یہ آیت اوتری تو ابوبکر نے کہا
قسم خدا کی میں آپ سے بات نہ کرونگا مگر آہستہ سے اور حضرت عمر نے بھی آہستہ ہی باتیں کرنا شروع کیں اِذَا حَكَمُوا
رَجُلًا فَقَضَى بَيْنَهُمْ جب کسی کو منصف کریں اور وہ فیصلہ کردے عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يَكْنُونَ هَانِئًا أَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ قَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ
أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ قَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ
وَمُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَلِوَلَدِهِ ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے
اوس نے سنا اپنے باپ ہانی سے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے سنا لوگوں کو وہ پکارتے تھے اوسکو ابوالحکم
(حکم اللہ کے ماموں کنیت ہی اوسکو معنی ایسا حکم کرنیوالا جو ٹل نہ سکے) آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ ہی اور حکم کرنا اوسی کا کام
ہی پھر تو امام ابوالحکم کیوں ہی وہ بولا میری قوم کے لوگ جب کسی بات میں جھگڑتے ہوں تو میرے پاس آتے ہیں میں جو حکم
دیتا ہوں اوس سے دونو طرف کے لوگ راضی ہو جاتے ہیں آپنے فرمایا اس سے کیا بہتر ہے تیرے کتنے لڑکے ہیں اوسنے کہا شریح اور عبداللہ
اور مسلم آپنے فرمایا بڑا کون ہی وہ بولا شریح آپنے فرمایا تو تیرا نام ابوشریح ہی پھر دعا کی اوس کے لیے اور اوس کے لڑکے کے لیے النہی
عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَاءِ فِي الْحُكْمِ عورتوں کو حاکم بنانے کی ممانعت عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰی قَالَ حِیْنَ اسْتَخْلَفُوْا ابْنَتَهٗ قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمْ
امۃ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے اللہ نے مجھکو بچایا ایک بات سے جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی جب کسریٰ
ایران کا بادشاہ مرگیا تو آپ نے فرمایا اب کسکو بٹھایا لوگوں نے کہا اوس کی بیٹی کو آپ نے فرمایا وہ قوم کبھی نہ بچے
گی جو اپنی حکومت عورت کے اختیار میں دیوے ف اسلیے کہ شخص حکومت میں اکثر مرد جاہل اور ناتربیت یافتہ
نکلتے ہیں جنکی وجہ سے سلطنت تباہ ہوجاتی ہے پھر اگر عورت مقرر ہوگی جو مرد سے بھی کم عقل ہی تو سلطنت کیا خاک
چلیگی **الحکم بالتشبیہ والتمثیل** مثال دیکر ایک حکم نکالنا **وذکر الاختلاف علی الولید بن مسلم**
فی حدیث ابن عباس اور راویوں کا اختلاف ولید بن مسلم پر ابن عباس کی حدیث میں **عن** الفضل بن عباس انہ کان
رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ
فَرِیْضَةَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِی الْحَجِّ عَلٰی عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِیْ شَیْخًا كَبِیْرًا لَّا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّرْكَبَ اِلَّا مُعْتَرِضًا
فَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے دسویں تاریخ صبح کو نحر کے روز تھے میں عورت آئی خثعم قبیلہ کی اور کہنے لگی
یارسول اللہ اللہ کا فرض اوس کے بندوں پر حج میرے باپ پر اوسوقت ہوا جب وہ بوڑھا ہے سواری پر نہیں کرسکتا اگر پڑے
کیا میں اوسکے طرف سے حج کروں آپنے فرمایا ہاں حج کرو اوسکے طرف سے اس لیے کہ اگر اوس کے اوپر قرض ہوتا تو ادا کرتی ایسے مثال دیکر
آپنے حج کا حکم کیا **عن** ابن عباس ان امرأة من خثعم استفتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والفضل رَدِیْفُ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِی الْحَجِّ عَلٰی عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِیْ
شَیْخًا كَبِیْرًا لَّا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّسْتَوِیَ عَلَی الرَّاحِلَةِ فَهَلْ یُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ
لها نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے خثعم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوسوقت فضل آپکے ساتھ
سوار تھے یارسول اللہ اللہ کا فرض حج اوس کے بندوں پر ایسے وقت میں ہوا کہ میرا باپ بوڑھا ایسا ہے اونٹ پر نہیں سکتا کیا اس
کیطرف سے کافی ہوگا یا ادا ہوگا اگر میں حج کروں آپنے فرمایا ہاں **عن** عبد اللہ بن عباس قال کان الفضل بن عباس رَدِیْفَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِیْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَتَنْظُرُ اِلَیْهِ وَ
جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰہِ
عَزَّوَجَلَّ عَلٰی عِبَادِهٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِیْ شَیْخًا كَبِیْرًا لَّا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّثْبُتَ عَلَی الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ
فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوار تھے
اتنے میں ایک عورت آئی خثعم کی آپ سے مسئلہ پوچھنے کو فضل نے اوسکیطرف دیکھنا شروع کیا اور عورت نے فضل کیطرف اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یارسول اللہ اللہ کا فرض بندوں پر حج ہے وقت

مین ہو اگر میرا باپ بوڑھا پہونس ہی جو اونٹ پر بیٹھ نہین سکتا مین اوسکے طرفسے حج کرون آپنے فرمایا ہان یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے
جسکی دوسری سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی۔ عن ابن عباس ان امراۃ من خثعم قالت یا رسول
اللہ ان فریضۃ اللہ عز وجل فی الحج علی عبادہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستوی علی الراحلۃ فھل یقضی
عنہ ان احج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی خثعم کی ایک عورت بولی یارسول اللہ اللہ کا فرض حج اوس کے بندون پر میرے باپ پر اوس وقت ہوا جب
بوڑھا پہونس ہی اونٹ پر جم نہین سکتا کیا اوسکے طرف سے ادا ہو جاویگا اگر مین حج کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان حج کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا منہ دوسری طرف
پھیرنے لگے عن عبداللہ بن عباس ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابی ادرکہ الحج وھو شیخ
کبیر لا یثبت علی راحلتہ فان شددتہ خشیت ان یموت افاحج عنہ قال ارایت لو کان علیہ دین
فقضیتہ اکان یجزیہ قال نعم قال فحج عن ابیک ترجمہ عبداللہ بن عباس ہی روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرے باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا پہونس ہی اونٹ پر بیٹھ نہین سکتا اگر اوس کو باندہ دون تو ڈرتا
ہون کہین مر جاوے کیا مین اوس کیطرف سے حج کرون آپنے فرمایا دیکھو اگر اوس پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتا تو کافی ہوتا وہ بولا
ہان آپنے فرمایا تو حج کر اپنے باپ کے صرف سے وہ بھی اللہ کا قرض ہے) عن الفضل بن عباس انہ کان ردیف النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فقال یا رسول اللہ ان امی عجوز کبیرۃ ان حملتھا لم تستمسک وان ربطتھا
خشیت ان اقتلھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت لو کان علی امک دین اکنت قاضیتہ قال
نعم قال فحج عن امک ترجمہ فضل بن عباس ہی روایت ہی وہ خود مین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا مین ایک مرد آیا
اور بولا یارسول اللہ میری ماں بڑھیا پہونس ہی اگر مین اوس کو اونٹ پر سوار کرون تو تھم نہ سکیگی اگر باندہ دون تو ڈرتا ہون کہ مر جاوے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ اگر تیری ماں پر قرضہ ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو پھر حج کر اپنی ماں کے
طرفسے عن الفضل بن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ ان ابی شیخ کبیر
لا یستطیع الحج وان حملتہ لم یستمسک افاحج عنہ قال حج عن ابیک ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ میرا باپ بوڑھا پہونس ہی حج نہین کرسکتا اگر مین اوسکو اونٹ
پر سوار کرون تو تھم نہین سکتا آپنے فرمایا حج کر اپنے باپ کے طرف سے عن ابن عباس ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ان ابی شیخ کبیر افاحج عنہ قال نعم ارایت لو کان علیہ دین فقضیتہ اکان یجزئ عنہ
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا میرا باپ بوڑھا پہونس ہے

کیا میں اسکے خلاف سے حجر کروں آپنے فرمایا ہاں تو دیکھ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتا تو کیا کافی نہ ہوتا
الحکم باتفاق اہل العلم علما جس امر پر اتفاق کریں اوس کے موافق حکم کرنا عمر عبد الرحمن بن یزید قال
اکثرنا علی عبد اللہ ذات یوم فقال عبد اللہ انہ قد اتی علینا زمان ولسنا نقضی ولسنا ھنالک
ثم ان اللہ عز وجل قدر علینا ان بلغنا ما ترون فمن عرض لہ منکم قضاء بعد الیوم فلیقض بما
فی کتاب اللہ فان جاءہ امر لیس فی کتاب اللہ فلیقض بما قضی بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم
فان جاءہ امر لیس فی کتاب اللہ ولا قضی بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقض بما قضی بہ الصالحون
فان جاءہ امر لیس فی کتاب اللہ ولا قضی بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا قضی بہ الصالحون فلیجتہد
رایہ ولا یقول انی اخاف وانی اخاف فان الحلال بین والحرام بین وبین ذلک امور مشتبہات
فدع ما یریبک الی ما لا یریبک ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے ایک روز لوگون نے عبد اللہ بن مسعود سے
بہت باتین کین اونہون نے کہا ایک زمانہ ایسا تھا کہ ہم کوئی حکم نہین کرتے تھے نہ حکم کرنیکے لائق تھے پھر اللہ جل جلالہ نے
ہماری قسمت مین لکھا تھا ہم اوس مرتبہ کو پہونچے جسکو تم دیکھتے ہو اب آج کے روز سے جس شخص کو تم مین سے فیصلہ کرنے کی
ضرورت آپڑے تو چاہیے کہ حکم دیوے اللہ کی کتاب کے موافق اگر وہ امر اللہ کی کتاب مین نہ ملے تو حکم دیوے اوس کے پیغمبر کے
فیصلون کے موافق اگر وہ امر اللہ کی کتاب مین بھی نہ ہو اور اوس کے پیغمبرون کے فیصلون مین بھی نہ ہو تو حکم دیوے نیکبخت
لوگون کے فیصلے کے موافق (یعنی خلفاے راشدین اور صحابہ کرام کے موافق) اگر وہ امر ایسا ہو جو نہ اللہ کی کتاب مین ملے نہ اوس
کے رسول کے حکمون مین نہ نیک لوگون کے فیصلون مین تو اپنی عقل سے کام لیوے اور یہ نہ کہے مین ڈرتا ہون اور ڈرتا ہون اس
لیے کہ حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے (دونون اللہ کی کتاب اور اوس کے رسول کی حدیث سے معلوم ہو سکتے ہین البتہ
ان دونون کے بیچ مین بعض امر ہین جنمین شبہ ہے (نہ اوسکو حلال کہہ سکتے ہین نہ حرام تو چھوڑ دی اوس کام کو جو شک مین ڈالے
تجھکو اور کرو وہ کام جس مین شک نہو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث جید ہے یعنی صحیح ہے ف اس قول سے معلوم ہوا کہ
جب مسئلہ کتاب اور سنت مین اور اقوال صحابہ سے معلوم نہو سکے تو قیاس کرنا درست ہے عمر عبد اللہ بن مسعود حدثنا عیسی
حدثنا نقضی ولسنا ھنالک وان اللہ عز وجل قد ران بلغنا ما ترون فمن عرض لہ قضاء بعد
الیوم فلیقض فیہ بما فی کتاب اللہ فان جاءہ امر لیس فی کتاب اللہ فلیقض بما قضی بہ نبیہ فان
جاءہ امر لیس فی کتاب اللہ ولم یقض بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقض بما قضی بہ الصالحون
ولا یقول احدکم انی اخاف وانی اخاف فان الحلال بین والحرام بین وبین ذلک امور
مشتبہۃ فدع ما یریبک الی ما لا یریبک ترجمہ وہی جواب پر گزرا عمر شریح انہ کتب الی عمر یسالہ
فکتب الیہ ان اقض بما فی کتاب اللہ فان لم یکن فی کتاب اللہ بسنۃ رسول اللہ فان لم یکن فی کتاب

اللہ وکلا فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقض بما تقضی بہ الصالحون فان لم یکن فی کتاب اللہ
وکلا فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکم تقض بہ الصالحون فان شئت فتقدم وان شئت
فتاخر وکلا ارای التاخر لک خیرا لک والسلام علیک ترجمہ شریح نے حضرت عمر رضہ کو لکھا اون سے پوچھتے ہے
اونہون نے جواب مین لکھا تو فیصلہ کر اللہ کی کتاب کے موافق اگر اللہ کی کتاب مین نہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
کیموافق اگر اوس مین بھی نہو تو نیکون کے حکم کے موافق اگر اللہ کی کتاب اور اوس کے رسول کی سنت اور نیکون کے حکمون
مین بھی نہو تو تیرا جی چاہے تو آگے بڑہ اور اپنی عقل کے موافق حکم کر اور تیرا جی چاہے تو پیچھے ہٹ رضی کہہ حکم نہ دی) اور
مین سمجھتا ہون کہ پیچھے ہٹنا تیرے لیے بہتر ہے۔ **تاویل** قول اللہ عزوجل۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک
ھم الکافرون ہن اس آیت کی تفسیر ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون **عن** ابن عباس قال کانت ملوک
بعد عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم بدلوا التوراۃ والانجیل وکان فیہم ملوک یقرأون التوراۃ
فقیل لملوکہم ما نجد شیئا اشد مما تصنعون تشتمون ھؤلاء انہم یقرأون ومن لم یحکم بما انزل اللہ
فاولئک ھم الکافرون وھؤلاء الایات مع ما یعیبون زیدا فی قرأتہم فاذا عرضوا فیقفون
کما تقرأ الیوم متواکما امتا فذ عالم فجمعہم وعرض علیہم القتل او یترکوا قرأۃ التوراۃ والانجیل
الا ما بدلوا منہا فقالوا ما تریدون الی ذلک دعونا فقالت طائفۃ منہم ایتوا لنا اسطوانۃ نشرف علیہا
ثم اعطوہ شیئا ترفع بہ طعاما وشرابا فلا نرد علیکم وقالت طائفۃ منہم دعونا نسیح فی
الارض وہیم ونشرب کما یشرب الوحش فان قدرتم علینا فی ارضکم فاقتلونا وقالت طائفۃ
منہم ایتوا لنا دورا فی الفیافی ونحترث الاثار ونحترث البقول فلا نرد علیکم ولا نتم بکم ولکم
احد من القبائل الا ولہ جمیعکم فیہم قال فصنعوا ذلک فانزل اللہ عزوجل ورھبانیۃ ابتدعوھا ما
کتبناھا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتہا والاخرون قالوا نتعبد کما تعبد
فلان ونسیح کما ساح فلان ونتخذ دورا کما اتخذ فلان وقومہم علی شرکہم لا عاصم الیوم من امر اللہ
فقد رایہ فلما بعث اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبق منہم الا قلیل انحط رجل من صومعتہ
وجاء سائح من سیاحتہ وصاحب الدیر من دیرہ فامنوا بہ وصدقوہ فقال اللہ تبارک وتعالی
یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وامنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ اجرین بایمانہم بعیسی وبالتوراۃ وبالانجیل وبایمانہم بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وتصدیقہم
بہ القرآن وباتباعہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لئلا یعلم اہل الکتاب یحسبون یکون لا یقدرون
علی شیء من فضل اللہ الایۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد کئی بادشاہ ہوے

جنہون توراۃ اور انجیل کو بدل ڈالا یعنی اون دونون کے خلاف کرنے لگے) اور کچھ لوگ ایمان دار بھی تھے جو توراۃ اور انجیل کو پڑھا کرتے لوگون نے اون بادشاہون سے کہا اس سے زیادہ گالی جو ہے لوگ ہم کو دیتے ہین کیا ہوگے یہ پڑھتے ہین اس آیت کو ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون یعنے جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اوتارے کیموافق وہ کافر ہے اس قسم کی آیتین اور اور جن سے ہماری کو مونکا عیب نکلتا ہے یہ پڑھا کرتے ہین تو حکم دو ان کو پڑھین جسطرح ہم پڑھتے ہین یعنے ان آیتونکو نکال ڈالین یا بدل دین) اور ایمان لاوین جسطرح ہم ایمان لائے بادشاہ نے اون لوگون کو اکٹھا کیا اور اون سے کہا یا تو قتل ہو یا توراۃ اور انجیل کا پڑھنا چھوڑ دو البتہ جسطرح ہم نے بدلے ہے اوسطرح بھی چاہیے تو پڑھو اون لوگون نے کہا اس سے مطلب کیا ہے ہمکو چھوڑ دیجے لوگون نے اون سے کہا ہماری لیے ایک مینار بنوا دو پھر ہم کو اوسپر چڑھا دو اور کچھ کھانے پینے کو دیدو ہم کبھی تمھارے پاس نہ آوین گے (تاکہ تم کو ہمارا پڑھنا ناگوار ہو) بعضون نے کہا ہم کو چھوڑ دو ہم سیاحی کرین گے اور جنگل مین چلے جاوین گے اور جنگلی جانورون کیطرح کھایا پیا کرین گے اگر تم ہم کو بستی مین دیکھنا تو مار ڈالنا بعضون نے کہا ہم کو جنگل بیابان مین گھر بنا دو ہم کنوین کھودلین گے اور ترکاریان بودین گے نہ تمہارے پاس آوین گے نہ تمپر سے ہو کر گزرین گے اور کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جسکا آدھ شخص ان لوگون مین نہ ہوا آخر اونہون نے ایسا ہی کیا اونہی لوگون کے شان مین اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری رہبانیۃ ابتدعوہا الخ یعنے اس قسم کی درویشی اونہون نے خود نکالی ہم نے اونکو حکم نہین کیا تھا اسکا پھر اوسکو بھی جیسا چاہیے ویسا نہ کرسکے بعضے لوگ زبان سے کہنے لگے ہم بھی ویسی ہی عبادت کرین گے جیسے فلان شخص کرتا ہے اور اوسی طرح جنگل کے سیر کرین گے جیسے فلانے نے کی اور ویسا ہی گھر بنا دین گے جیسے فلان نے بنایا لیکن وہ شرک مین گرفتار تھی اور جنکی پیروی کا دعوے کرتے تھے اون کے ایمان سے آگاہ نہ تھے جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو اون مین سے تھوڑے سے لوگ باقی تھے کوئی اپنی عبادت خانے سے اور اور کوئی جنگل سے آیا کوئی گرجا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپ کو سچا کہا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یا یہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم کفلین یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ اوسکے پیغمبر پر وہ تم کو دونا حصہ اپنی رحمت کا دیگا ایک تو حضرت عیسی اور توراۃ اور انجیل پر ایمان لانیکا ثواب دوسری حضرت محمد پر ایمان لانے اور اونکو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہاری لیے ایک روشنی دیگا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی پھر کھایا اس لیے کہ اہل کتاب یعنے یہود و نصاری جو تمھاری مشابہت کرتے ہین لیکن تمہاری طرح ایمان نہین لائے حضرت محمد اور قرآن پر) وہ جان لیوین کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کرسکین گے) **لکی کم بالظاہر** قاضی ظاہر شریعت پر حکم کرتا ہے **ف** لیکن باطن کا علم خدا کو ہی ہے اب اگر کوئی جھوٹا ہی اور اوس نے قاضی کے سامنے مقدمہ جیت لیا تو جو مال اوسنے کمایا وہ قاضی کے فیصلے سے اوس کے لیے حلال نہ ہوگا بلکہ خدا کا گنہگار ہی گا **عن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فمن

قضیت لہ من حق اخیہ شیئا فلا یاخذہ فانما اقطعہ بہ قطعۃ من النار ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے سامنے مقدمہ لاتی ہو میں تو آدمی ہوں شاید تم ہو کسی کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں
اوسکی بپائی کا حق دسکو دلادوں تو وہ نہ لیوی اور یہ سمجھو کہ میں نے ایک ٹکڑا انگار کا اوسکو دلادیا **حاکم الحاکم**
بعلمہ حاکم اپنی علم سے فیصلہ کرسکتا ہی عن ابی ھریرۃ حدث بہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و
قال بینما امرأتان معہما ابناہما جاء الذیب فذہب بابن احداہما فقالت ھذہ لصاحبتہا انما ذہب
بابنک وقالت الاخری انما ذہب بابنک فتحاکمتا الی داود علیہ السلام فقضی بہ للکبری فخرجتا الی
سلیمان بن داود فاخبرتاہ فقال ایتونی بالسکین اشقہ بینہما فقالت الصغری لا تفعل یرحمک اللہ
ھو ابنہا فقضی بہ للصغری قال ابوھریرۃ واللہ ما سمعت بالسکین قط الا یومئذ ما کنا نقول الا
المدیۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں ایکجگہ تہیں اور اون دونوں کا
ایک ایک بچہ تہا انمیں بہیڑیا آیا اور ایک کے بچے کو اوٹھالے گیا جسکا بچہ لیگیا وہ دوسری سے کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا اور وہ
کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام پاس گئیں جھگڑا فیصل کرانیکو انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلادیا
بعد اوس کے وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام پاس گئیں اور اون سے بیان کیا اونھوں نے کہا ایک چھری لاؤ میں بچہ کو
کاٹکر دو حصے کر دونگا یہ سنکر چھوٹی عورت بولی نہیں ایسا مت کرو اللہ تمپر رحم کرے وہ بڑیکا بچہ ہی حضرت سلیمان نے یہ
سنکر وہ بچہ اوس چھوٹی عورت کو دلادیا (کیونکہ اوسکی شفقت اور محبت سے معلوم ہوگیا کہ اوسی کا بچہ ہی) ابوہریرہ نے کہا ہم نہیں
کانام سکین ہمنے کبھی نہیں سنا ہم تو اوسکو مدیہ کہا کرتے **السکین للحاکم ینبغی ان یقول للشیء الذی**
لا یفعلہ افعل لیتبین الحق حاکم کو اس بات کی گنجایش کہ ایک بات کرنی نہ ہو لیکن حق کے ظاہر ہونی کی لیے کہے میں کرونگا
عن ابی ھریرۃ عن الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال خرجت امرأتان معہما صبیان لہما فعدا الذیب
علی احدھما فاخذ ولدھا فاصبحتا تختصمان فی الصبی الباقی الی داود علیہ السلام فقضی بہ للکبری
منہما فمرتا علی سلیمان فقال کیف امرکما فقضا علیہ فقال ایتونی بالسکین اشقہ بینہما فقالت الصغری
اتشقہ قال لکم فقالت لا تفعل حیاتی منہ لہا قال ھو ابنک فقضی بہ لہا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں نکلیں اون کے ساتھ اون کی بچی تھی ایک کے بچے کو بہیڑیا ہی ہمکہ کیا اوسکو لیگیا پھر دونوں
اوس لڑکے کے لیی جو باقی تہا لڑنی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام پاس آئیں اونہوں نے بڑی عورت کو دلادیا (حالانکہ اوس کا
لڑکا نہ تھا) پھر وہ دونوں حضرت سلیمان پر گزریں انہنے حال پوچھا عورتوں نے بیان کیا حضرت سلیمان نے فرمایا میرے پاس
چھری لاؤ میں بچے کی دو حصے کر دونگا یہ سنکر چھوٹی عورت بولی بچہ کیا آپ اوسکو کاٹینگے حضرت سلیمان نے فرمایا ہاں (حالانکہ
آپکا قصد کاٹنے کا نہ تہا مگر حق ظاہر کرنے کے لیے ایسا فرمایا) وہ بولی جانی دیجیے میرا حصہ اوسی کو دیدیجیے حضرت سلیمان نے کہا جاؤ

تیرا بیٹا ہی پھر اوسی کو دلوا دیا نَقْضِ لِلْحَاکِمِ صَابَقَضَاہُ بِہٖ غَیْرُہٗ مِمَّنْ ھُوَ مِثْلُہٗ اَوْ اَجَلُّ مِنْہُ ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجہ والے کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اوس میں غلطی معلوم ہو اَخْبَرَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَتْ اِمْرَاَتَانِ مَعَھُمَا وَلَدَاھُمَا فَاَعْدَا الذِّئْبُ بِاِحْدٰھُمَا فَاخْتَصَمَتَا فِی الْوَلَدِ اِلٰی دَاوٗدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی بِہٖ لِلْکُبْرٰی مِنْھُمَا فَمَرَّتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ کَیْفَ قَضٰی بَیْنَکُمَا قَالَتَا قَضٰی بِہٖ لِلْکُبْرٰی قَالَ سُلَیْمَانُ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّہٗ بَیْنَکُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ھُوَ وَلَدُھَا فَقَضٰی بِہٖ لِلصُّغْرٰی اَبُوْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے دو عورتیں تھیں اون کے ساتھ اون کے لڑکے بھی تھے بھیڑیا آیا اور ایک کو لے گیا وہ دونوں جھگڑتی ہوئیں حضرت داؤدؑ پیغمبر کے پاس گئیں اونہوں نے بڑی کو دلوا دیا پھر وہ دونوں حضرت سلیمانؑ بن داؤدؑ کے پاس گئیں اونہوں نے پوچھا داؤدؑ نے کیا فیصلہ کیا عورتوں نے کہا بڑی کو دلوا دیا حضرت سلیمانؑ نے کہا میں تو اس کو کاٹ کر دو حصے کرتا ہوں تم دونوں کو ایک حصہ اور سکو بڑی عورت بولی اچھا کاٹ دو چھوٹی بولی مت کاٹو وہ اوسی کا لڑکا ہے پھر حضرت سلیمانؑ نے وہ لڑکا اوس عورت کو دلوا دیا جس نے کاٹنے سے منع کیا تھا ف نووی نے کہا اگر کوئی اعتراض کرے کہ سلیمانؑ نے اپنے باپ حضرت داؤدؑ علیہ السلام کا فیصلہ کیونکر توڑا اور اسکا جواب کئی طرح ہے ایک یہ کہ داؤدؑ نے قطعی فیصلہ نہیں کیا تھا بلکہ اپنی رائے ظاہر کی تھی دوسری یہ کہ داؤدؑ نے فیصلہ بطور حاکمانہ نہیں کیا تھا بلکہ فتوی کے طور پر تھا تیسری یہ کہ اون کی شریعت میں فیصلہ فسخ کرنا درست ہوگا مہلب کہتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے حضرت داؤدؑ کا فیصلہ کو جو محض رائے سے تھا نہ وحی سے غلط سمجھا اور اسی واسطے اوس کو فسخ کیا ہر ایک حاکم کو پہنچتا ہے کہ اگر وہ دوسرے حاکم کا حکم برابر کا ہو خواہ اعلیٰ غلط فیصلہ دیکھے تو اوسکو فسخ کر دے بَابُ الرَّدِّ عَلَی الْحَاکِمِ اِذَا قَضٰی بِغَیْرِ الْحَقِّ جب حاکم ناحق فیصلہ کرے تو اوسکو رد کرنا درست ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اِلٰی بَنِیْ جَذِیْمَۃَ فَدَعَاھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَلَمْ یُحْسِنُوْا اَنْ یَقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا یَقُوْلُوْنَ صَبَاْنَا وَجَعَلَ خَالِدٌ یَقْتُلُ مَنْ اَدْرَکَ فَقَالَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ اِلٰی کُلِّ رَجُلٍ لَہٗ اَسِیْرٌ حَتّٰی اِذَا اَصْبَحَ یَوْمًا اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ یَقْتُلَ کُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِیْرَہٗ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَا اَقْتُلُ اَسِیْرِیْ وَلَا یَقْتُلُ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِیْ اَسِیْرَہٗ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْنَا لَہٗ صَنِیْعَ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ زَکَرِیَّا فِیْ حَدِیْثِہٖ فَذَکَرُوْنِیْ حَدِیْثَ بِشْرٍ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَیْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ (ایک قبیلہ عرب کے) پاس بھیجا اونہوں نے بلایا اون کو اسلام کیطرف مگر وہ اچھی طرح یہ کہہ نہ سکے ہم مسلمان ہوگئے اور کہنے لگے ہم نے اپنا دین چھوڑا خالد نے اونکو قتل کرنا شروع کیا پھر ہر ایک شخص کو اوسکا قیدی سپرد کر دیا جب صبح ہوئی تو خالد نے حکم دیا

ہر شخص کو اپنی قیدی کو قتل کرنیکا جسد اللہ بن عمر نے کہا قسم خدا کی میں اپنے قیدی کو قتل نہ کرونگا اور نہ کوئی میرے لوگوں میں سے اپنے قیدی کو قتل کریگا رتو خالد کے حکم کو جو ناحق تھا رد کر دیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا جو خالد نے کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ میں الگ ہوں اس کام سے جو خالد نے کیا دوسری روایت میں ہے کہ آپنے دو بار بھی فرمایا (یعنی خالد کے فعل کا سو لفظہ مجھ سے کرکیونکہ میرے حکم سے انہوں نے یہ کام نہیں کیا) **ذکر الامر بتنبیہ للحاکم ان یجتنب حاکم کو کن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے**

عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ قال کتب ابی وکتبت لہ الی عبید اللہ بن ابی بکرۃ وھو قاضی سجستان ان لا تحکم بین اثنین وانت غضبان فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحکم احد بین اثنین وھو غضبان ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نے لکھوایا مجھ سے عبید اللہ بن ابی بکرہ کو جو قاضی تھا سجستان کے کہ مت حکم کر دو شخصوں کے بیچ میں جب تو غصہ ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مت حکم کرے کوئی دو شخصوں میں جب غصہ ہو **ف** کیونکہ غصہ میں عقل درست نہیں ہوتی فیصلہ حق ہوگا)

الخصمان یجلسان بین یدی الحاکم ای ینبغی ان یحکم وھو غضبان جو حاکم ہو اور اوس کو اپنے نفس پر پورا بھروسا ہو کہ وہ حق سے تجاوز نہ کریگا) تو وہ غصہ کی حالت میں حکم کر سکتا ہے **عن الزبیر بن العوام انہ خاصم رجلا من الانصار قد شھدا بدرا** زبیر بن العوام سے روایت ہے کہ وہ جھگڑا ایک مرد انصاری سے جو شریک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر کی لڑائی میں **عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شراج الحرۃ کانا یسقیان بہ کلاھما النخل فقال الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک فغضب الانصاری وقال یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فاستوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر حقہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذلک اشار علی الزبیر برای فیہ السعۃ لہ وللانصاری فلما احفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصاری استوفی للزبیر حقہ فی صریح الحکم فقال الزبیر فما احسب ھذہ الآیۃ نزلت الا فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم** وکان ذلک فیما نرید واللہ اعلم **والقصۃ** ترجمہ زبیر بن عوام نے ایک مرد انصاری سے جھگڑا کیا پانی کے بہاؤ میں حرہ پر (حرہ ایک زمین ہے پتھریلی مدینہ میں) دونوں اس سے اپنے کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے انصاری کہتا تھا پانی بہنے دو وہ چلا جاتا ہے زبیر نے اوسکو نہ مانا (کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ پانی پہنچے درختوں کے پھر چھوڑ دیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر پانی پہنچے درختوں کو دیدے پھر چھوڑ دے پانی ہمسائے کیطرف یہ سنکر انصاری غصہ ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر کی پھوپھی کی بیٹی تھی (اس لیے آپنے اوس کی رعایت کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ بدل گیا (غصہ سی) آپنے فرمایا اے زبیر پانی پلا درختوں کو پھر روک رکھ پانی کو یہانتک کہ درختوں کی منڈیوں کے برابر جمع ہو جاوے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو اونکا پورا حق دلایا اور پہلے

آپنے جو حکم دیا تھا زبیر کو اور ہمین انصاری کو فائدہ تھا اور زبیر کا بھی کام چلتا تھا لیکن جب انصاری نے آپ کو غصہ کر دیا تو آپ نے زبیر کا پورا حق دلوا دیا حالانکہ زبیر کو حکم دیکر (چونکہ آپ امین تھے اور غصہ مین بھی حق سے تجاوز نہ کرتے اس لیے آپنے غصے کیحالت مین حکم دیا اور کسی شخص کے لیے درست نہین) زبیر نے کہا مین سمجھتا ہون یہ آیت اسی باب مین اتری فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم یعنے قسم تیرے رب کی وہ کبھی مسلمان نہ ہون گے جبتک اپنی جھگڑون مین تمہاری حکومت قبول نہ کرین پھر جو حکم دیوے اوس سے تنگ دل نہ ہون اور بلا عذر مان لیوین) اس حدیث کے دو راوی مین ایک نے دوسرے سے زیادہ قصہ بیان کیا ہے **حکم الحاکم فی دار نفسہ** اپنے گھر مین حکم کرنا

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ اللّٰہَ تَقَاضٰی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا کَانَ عَلَیْہِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُھُمَا حَتّٰی سَمِعَھَا رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْھِمَا فَکَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِہٖ فَنَادٰی یَا کَعْبُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَیْنِکَ ھٰذَا وَاَوْمَاَ اِلَی الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِہٖ ترجمہ کعب نے اپنی قرض کا تقاضا کیا

ابن ابی حدرد سے اور دونون کی آوازین بلند ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر مین سے سنا آپ دروازے پر آئے اور پردہ اٹھایا اور پکارا اے کعب بولے حاضر ہون یارسول اللہ آپنے فرمایا اپنا آدھا قرض معاف کر دے کعب نے کہا مین نے معاف کیا پھر آپ نے ابن ابی حدرد سے کہا اوٹھ قرض ادا کر **الاستعذار** مدد چاہنا **عن عباد بن شرحبیل** فَاَقْرَضْتُ

مَعَہٗ عَشْرَ اَوَاقٍ فِی الْمَدِیْنَۃِ فَرَحَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِیْطَانِھَا فَفَرَکْتُ مِنْ سُنْبُلِہٖ فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَاَخَذَ کِسَائِیْ

وَضَرَبَنِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْتَعْدِیْ عَلَیْہِ فَاَرْسَلَ اِلَی الرَّجُلِ فَجَاءَ بِہٖ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی

ھٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ دَخَلَ حَائِطِیْ فَاَخَذَ مِنْ سُنْبُلِہٖ فَفَرَکَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا

عَلِمْتُ اِذْ کَانَ جَاھِلًا وَلَا اَطْعَمْتَ اِذْ کَانَ جَائِعًا اُرْدُدْ عَلَیْہِ کِسَائَہٗ وَاَمَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

سَلَّمَ بِوَسْقٍ اَوْ نِصْفِ وَسْقٍ ترجمہ عباد بن شرحبیل سے روایت ہے مین اپنی چچاؤن کے ساتھ نیچے مین آیا تو ایک باغ مین گیا

اور وہان سے ایک پہلی لیکر مین نے مل ڈالی تو مین باغ والا آیا اور میرا کمل چھین لیا اور مجھکو مارا مین رسول اللہ صلعم پاس آیا

اور آپ سے فریاد کی آپنے باغ والے کو بلا بھیجا اور پوچھا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا یارسول اللہ یہ میرے باغ مین آیا اور ایک پہلی

گھولیکر ملدالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ نہین جانتا تھا تو تو نے سکھایا کیون نہین اور جو وہ بھوکا تھا تو نے

کھلایا کیون نہین جا اوسکا کمل پھیر دی پھر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وسق یا آدھا وسق دینے کا حکم کیا (وسق

ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) **صون النساء عن مجلس الرجال** عورتون کو عدالت مین لانے سے بچانا **عن ابی ھریرۃ**

وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُھَنِیِّ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ

اللّٰہِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَھُوَ اَفْقَھُھُمَا اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاْذَنْ لِیْ فِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ھٰذَا

فَزَنٰی بِامْرَاَتِہٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِیْ الرَّجْمَ فَاَفْتَدَیْتُ بِمِائَۃِ شَاۃٍ وَبِجَارِیَۃٍ لِیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَھْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ

ثُمَّ عَنِ ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَمَّا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَا عَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ
وَأُنَيْسًا أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا تَرجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد
روایت ہے وہ دونوں نے کہا کہ ایک شخص نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نے کہا یا رسول اللہ فیصلہ کیجیے ہمارا ہم میں موافق کتاب
اللہ کی کتاب کے اور دوسرے نے کہا جو زیادہ سمجھدار تھا ہاں یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے بات کرنیکی۔ میرا بیٹا اسکے یہاں نوکر
تھا تو اس نے زنا کی اسکی عورت سے لوگوں نے مجھ سے کہا تیرے بیٹے کو پتھروں سے مارڈالنا چاہیے میں نے سو بکریاں اور ایک
لونڈی کے بدلے بیٹے کو چھڑایا پھر میں علم والوں سے پوچھا انہوں نے کہا تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایکسال کے لیے ملک
سے باہر ہونا تھا اور اسکی عورت کو پتھروں سے مارڈالنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جسکے قبضے میں میری جان ہے
میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرونگا تیری بکریاں اور لونڈی تجھکو پھیر میں کی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے
اور ایکسال کیواسطے جلاوطن کیا اور انیس کو حکم دیا کہ دوسرے شخص کے جورو کے پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو پتھروں سے
مار ڈالے (لیکن انصاف کی مجلس میں اس عورت کو طلب نہیں کیا) اوس نے اقرار کیا پھر وہ رجم کی گئی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ
زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ إِلَّا قَضَيْتَ
بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ
عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَكَأَنَّهُ أَخْبَرَانِي أَنَّهُ عَلَى ابْنِهِ الرَّجْمُ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ
ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ
وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ
فَرَجَمَهَا تَرجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے وہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے اتنے میں ایکشخص آیا اور بولا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ فیصلہ کیجیے ہمارا اللہ کی کتاب کے موافق پھر اوسکا مقابل
اوٹھا وہ اوس سے زیادہ سمجھدار تھا وہ بولا سچ کہتا ہے اسد کی کتاب کے موافق حکم کیجیے آپنے فرمایا کہہ وہ بولا میرا بیٹا اس کے
پاس نوکری کرتا تھا تو اس کی عورت سے زنا کی میں نے سو بکریاں اور ایک خادم دیکر اوس کو چھڑایا اس لیے کہ مجھسے لوگوں نے
کہا تھا کہ تیرے بیٹے پر رجم (پتھروں سے مار ڈالنا) ہے تو میں نے فدیہ دیا پھر میں نے کئی علم والوں سے پوچھا انہوں نے کہا تیرے
بیٹے کو تو سو کوڑے پڑنا چاہیے اور ایکسال کے لیے ملک سے باہر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے
ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرونگا سو بکریاں اور خادم تو اپنے لے پھیر اور تیرے
بیٹے کو سو کوڑے پڑینگے اور ایکسال کے لیے ملک سے باہر ہونا ہوگا اور اے انیس تو اس کی عورت پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اوسکو

پچھتر دن سے زیادہ ڈال صبح کو انکے پاس گئے اوس نے اور لڑکیا انہون نے رجم کردالا **توجیہ** الحاکم الی من احبابہ
ترجمہ حاکم کا بلا بھیجنا اوس شخص کو جسنے زنا کی ہو **عن** ابی امامۃ بن سہل بن حنیف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بامرأۃ
قد زنت فقال لمن قال من المقعد الذی فی حایط سعد فارسل الیہ فاتی بہ محمولا فوضع بین یدیہ فامرت
فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتکال قصرہ ورجحہ لہا نتہ وخفف عنہ ترجمہ ابو امامہ بن سہل
بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایکعورت کو لیکر آئے جسنے زنا کرائی تھی آپنے فرمایا کس شخص نے
اس کے ساتھ زنا کی لوگون نے کہا اوسی لنجر (اپاہج) نے جو سعد کے باغ مین رہتا ہے آپنے وسکو بلوایا لوگ اوسکو اوٹھاکر لائے
آپنے کھجور کی چھڑی لیکر اوس سے اوسکو مارا (ایک ہی ضرب ایسی خوشی سے مارا جس مین سو ٹہنیان تہین) اور تخفیف کے
واسطے یہ کہا کہ وہ اپاہج اور ضعیف تھا اگر دیدی تے تو اوسکو مرجانے کا ڈر تہا **مرصیر الحاکم** الی رعیتہ
ترجمہ حاکم کا خود جانا رعیت کے بیچ مین صلح کرانے کو **عن** سہل بن سعد الساعدی یقول وقع بین حیین
من الانصار کلام حتی ترامو ایالحجارۃ فذہب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلح بینہم فحضرت الصلوۃ فاذن
بلال وانتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحتبس فاقام الصلوۃ وتقدم ابوبکر رض فجاء النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وابوبکر یصلی بالناس فلما رآہ الناس صفحوا وکان ابوبکر لا یلتفت فی الصلوۃ فلما
سمع تصفیقہم التفت فاذا ہو برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یتاخر فاشار الیہ ان اثبت فرفع
ابوبکر رض یدیہ فحمد اللہ ثم نکص القہقری وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلما قضی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال یا ابا بکر ما منعک ان تثبت قال ما کان ابن ابی قحافۃ یصلی بین یدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اقبل علی الناس فقال مالکم اذا نابکم شیء فی صلوتکم صفحتم انما التصفیق للنساء من نابہ شیء فی
صلوتہ فلیقل سبحان اللہ ترجمہ سہل بن سعد عدی سے روایت ہے انصار کے دو قبیلون مین سخت گفتگو ہوئی یہانتک
کہ پتھر چلے آپس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اوندونون مین صلح کرانے کو آپنے مین نماز کا وقت آگیا بلال نے
اذان دی اور آپکا انتظار کیا لیکن آپ وہین کو دیر ہے یہانتک کہ تکبیر ہوئی اور ابوبکر آگے بڑہے نماز پڑہانے کو پھر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر نماز پڑہا رہے تہے جب لوگون نے آپکو دیکہا تو دستک دی ابوبکر نماز مین کسی اور طرف خیال
نہین کرتے تہے لیکن جب سب کی دستک کی آواز سنی تو نگاہ پھیر کر دیکہا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین
انہون نے ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا آپنے اشارہ فرمایا اپنی جگہہ پر رہو ابوبکر نے دونو ہاتہہ اوٹہائے (اور خدا کا شکر ادا کیا)
پھر الٹے پانون پیچھے ہٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے اور نماز پڑہائی جب آپ نماز پڑہ چکے تو ابوبکر سے
فرمایا تم اپنی جگہہ پر کیون نہین رہے اونہون نے کہا یہ کہان ہوسکتا ہے کہ ابن جلالہ ابو قحافہ کے بیٹے کو (ابوقحافہ ابوبکر رض
کے باپکا نام تہا) اپنی پیغمبر کے آگے دیکہے پھر آپ لوگون کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے جبتمہین کوئی حادثہ پیش

آدمیان بجاتے ہوئے عورتوں کے لیے چاہیے جس شخص کو کوئی بات پیش آوے نماز میں تو سبحان اللہ کہے **اشارہ** الحاکم علی الخصم حاکم احد الفریقین کو (یعنے مدعی یا مدعا علیہ کو) صلح کرنیکی لیے اشارہ کرسکتا ہے **عن** کعب بن مالک انہ کان لہ علی عبد اللہ بن ابی حدرد الاسلمی دین فلقیہ فلزمہ فکلمہا حتی ارتفعت الاصوات فمر بہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا کعب فاشار بیدہ کانہ یقول النصف فاخذ نصف ما علیہ وترکہ نصفا ترجمہ کعب بن مالک کا قرض عبد اللہ بن ابی حدرد پر آتا تہا وہ ان سے راہ میں ملے اور انکو دیکہا تو پکڑا اور باتیں میں آواز میں بلند ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادہر کے گہر سے آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یعنے آدہا لینے کا آدہا چہوڑ دینے کی اشارت کرتا ہے **عن** ابی قتادۃ قال تبعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولۃ فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین فاتیتہ من ورائہ حتی ضربتہ بالسیف علی حبل عاتقہ فاقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منہا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی فلحقت عمر فقلت ما بال الناس قال امر اللہ ثم ان الناس رجعوا وجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ فقمت لالتمس بینۃ علی قتیلی فلم ار احدا یشہد لی فجلست ثم بدا لی فذکرت امرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل من جلسائہ سلاح ہذا القتیل الذی یذکر عندی فارضہ من حقہ فقال ابو بکر لا ہا اللہ اذا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ ورسولہ فیعطیک سلبہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاداہ الی فابتعت منہ مخرفا فی بنی سلمۃ فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ساتہ حنین کو گیا جب مقابلہ ہوا تو مسلمانوں کو ایک دست ہٹنا پڑا میں نے دیکہا ایک مشرک ایک مسلمان پر چڑہا ہے میں نے پیچہے سے آکر اسکی گردن پر تلوار ماری اس نے مجہکو ایسا دبایا کہ میں نے سمجہا کہ اب مرا پہر اسکو موت آگئی اور مجہکو چہوڑ دیا میں عمر سے ملا میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا کہا اللہ کا امر ہے پہر لوگ پہرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے فرمایا جو کسی کو مار کر گواہ مانگے اسکا اسباب اسکو ملیگا میں گواہ ڈہونڈہنے کو کہڑا ہوا کسی کو گواہ نہ پایا پہر بیٹہ رہا پہر مجہکو خیال آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ایک شخص نے جو پاس بیٹہا تہا کہا اسکا اسباب جو یہ کہتا ہے میں نے مارا ہے میرے پاس ہے اسکو راضی کر دیجیو ابو بکر نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور رسول کی طرف سے لڑے اور تجہکو اسکا اسباب دلوا دیجیو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دلوا دیا میں نے اسکو بیچ کر بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا یہ پہلا مال ہے جو میں نے اسلام میں کمایا **اشارۃ** لتحکیم بالرفق پہلے حاکم نرمی کا کہی حکم کرسکتا ہے **عن** عبد اللہ بن الزبیر ان رجلا من الانصار خاصم الزبیر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شراج الحرۃ التی یسقون بہا النخل فقال الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ فاختصموا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک فغضب الانصاری فقال یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتی یرجع

الی المدینۃ فقال الزبیر فی نفسہ ما نزلت ہذہ الآیۃ الا فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون الآیۃ ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پانی کے بہاؤ میں جس سے کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو چلا جاوے گا زبیر نے نہ مانا رجتک کہ اپنے درختوں کو جی طرح پانی نہ پہنچ جاوے آخر جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے (پہلے) نرم حکم دیا اور زبیر کو اونکا پورا حق نہ دلایا فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا دے پھر چھوڑ دے پانی پاس کے کیطرف پھر سنکر انصاری غصہ ہوا اور کہا یا رسول اللہ آخر زبیر تیرے پھوپھی کے بیٹے ہے آپکے چہرہ کا رنگ بدل گیا پھر اپنے نرمی کی اور جو صحیح حکم چاہیے تھا وہ دیا پہلے فرمایا اے زبیر پانی پلا درختوں کو پھر پانی روک رکھ یہانتک کہ تہالوں کی مینڈھوں تک آجاوے زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ آیت اسی بابت میں اتری ہے۔ فلا وربک لا یؤمنون تک یحکموک (جسکے معنی اوپر گزر چکے) **شفاعۃ الحاکم للخصوم قبل فصل الحکم** مقدمہ فیصل کرنے سے پہلے حاکم سفارش کرسکتا ہے **عن** ابن عباس ان زوج بریرۃ کان عبدا یقال لہ مغیث کانی انظر الیہ یطوف خلفہا یبکی ودموعہ تسیل علی لحیتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عباس الا تعجب من حب مغیث بریرۃ ومن بغض بریرۃ مغیثا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو راجعتیہ فانہ ابو ولدک قالت یا رسول اللہ اتامرنی قال انما انا شافع قالت فلا حاجۃ لی فیہ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے بریرہ (جسکو حضرت عائشہ نے خرید کر کے آزاد کیا تھا) کا خاوند غلام تھا اس کا نام مغیث تھا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں وہ اس کے پیچھے پیچھے پھرتا تھا اور روتا جاتا تھا آنسو اس کی ڈاڑھی پر بہتے تھے (اسلیے کہ بریرہ اوس سے جدا ہونا چاہتی تھی اور اوس کو اختیار حاصل ہوا تھا اسکا بوجہ آزادی کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا اے عباس تم تعجب نہیں کرتے مغیث کی محبت سے جو بریرہ کے ساتھ ہے اور بریرہ کی نفرت سے جو مغیث سے ہے پھر کہا بریرہ سے فرمایا اگر تو پھر چلی جاوے مغیث کے پاس (تو بہتر ہے) وہ تیرے بچے کا باپ ہے بریرہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھکو حکم کرتے ہیں تو ضرور ماننا پڑیگا آپنے فرمایا نہیں میں تو سفارشی ہوں بریرہ نے کہا تب مجھکو اس کے احتیاج نہیں ہے **منع الحاکم** رعیتہ من التصرف فی اموالہم وبہ حاجۃ الیہ اگر کسی شخص کو مال کے احتیاج ہو اور وہ اپنے مال کو تلف کرے تو حاکم روک سکتا ہے **عن** جابر بن عبداللہ قال اعتق رجلا من الانصار غلاما لہ عن دبر ولم یکن لہ مال غیرہ فاعطاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانمائۃ درہم فاعطاہ وقال اقض دینک وانفق علی عیالک ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک انصاری نے جو محتاج تھا اپنے غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا تھا اور قرضدار بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اوس کے آزادی کو نہ کرکے) اوس غلام کو آٹھسو درہم کو بیچا اور فرمایا اپنا قرض ادا کر اور اپنے بال بچوں پر خرچ کر **القصاص فی قتل القتال وغیرہ** جو لڑائی میں مارا جاوے بہت مال دونوں برابر ہیں **عن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اقتطع حق امرئ مسلم بیمینہ فقد اوجب

اللہ لہ النار وحرم علیہ الجنۃ فقال لہ رجل وان کان شیئا یسیرا یا رسول اللہ قال وان کان قضیبا من
اراک ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا حق لیوے قسم کھاکر تو اللہ نے اوس کے
لیے دوزخ واجب کردی اور جنت اوس کے لیے حرام کردی ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگرچہ وہ چیز معمولی ہو فرمایا اگرچہ پیلو کے
ایک ٹہنی ہو **قضاء الحاکم علی الغائب اذا عرفہ** جب حاکم کسی شخص کو پہچانتا ہو اور وہ غائب ہو تو اوس پر فیصلہ
کرنا درست ہے **عن** عائشۃ قالت جاءت ھند الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان
ابا سفیان رجل شحیح ولا یعطینی من النفقۃ ما یکفینی وولدی ما یکفیتی الا ما اخذت منہ وھو لا یعلم فقال خذی ما یکفیتک
وولدک بالمعروف ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہند ابوسفیان کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور بولی یا رسول اللہ ابوسفیان ایسا بخیل ہے نہ مجھ خرچ دیتا ہے نہ میری اولاد کو کیا میں اوس کے مال میں سے لے لوں بی اوس
اطلاع کے آپنے فرمایا لے جسقدر تجھکو اور تیرے بچے کو کافی ہو کیونکہ اتنا تیرا حق ہے اوس کے لینے میں گناہ نہیں **قضا**
تو ابوسفیان اگرچہ مجلس قضا میں حاضر نہ تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر یکطرفہ فیصلہ کیا اور یہی معنی ہیں قضا علی الغائب
کے **الکتب** **عن** ان یقضی فی قضاءین بقضاء ایک حکم میں دو حکم کرنا **عن** ابی بکرۃ یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقضین احد فی قضاء بقضائین ولا یقضی احدان بین متخاصمین وھو غضبان ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہرگز حکم کرے کوئی ایک
مقدمے میں دو مقدموں کا اور نہ کوئی حکم کرے دو آدمیوں میں جب وہ غصے ہو **ما یقطع** القضاء حکم کرنے میں حال حاصل
ہو **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم
الحن بحجتہ من بعض فاقضی بینکما علی نحو ما اسمع فمن قضیت لہ من حق اخیہ شیئا فلا یاخذ فانما
اقطع لہ قطعۃ من النار ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس جھگڑتے آتے ہو میں تو آدمی
ہوں تم میں کوئی زبان دراز ہو دوسرے سے میں فیصلہ کرونگا اوسی پر جو سنونگا پھر اگر میں کسی کو اوس کے بھائی کا حق زیادہ
دلادوں تو وہ اوسکو درست نہ ہوگا بلکہ انگارہ کا ایک ٹکڑا اوس کو دلاتا ہوں **باب** الالد الخصم ٹرا کا جھگڑالو **عن**
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا اللہ کے نزدیک ٹرا جھگڑالو آدمی ہے (جو ناحق ہر ایک سے لڑا کرے)
القضاء فیمن لم تکن لہ بینۃ جہاں گواہ نہ ہوں تو کیونکر حکم کرے **عن** ابی موسی ان رجلین اختصما الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی دابۃ لیس لواحد منہما بینۃ فقضی بھا بینھما نصفین ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے
دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جانور میں کسی کے پاس گواہ نہ تھا آپنے دونوں کو آدھا آدھا دلادیا۔
عظۃ الحاکم علی الیمین حاکم کا قسم کہلاتے وقت نصیحت کرنا **عن** ابن ابی ملیکۃ قال کانت جاریتان تغرزان

یا شاہد ثالث فشرح ذلک فحلفہما ویدہ ثم قضی ان صاحبتہا اصابہا وانکرت الاخری فکتب الی ابن
عباس فی ذلک فکتب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الیمین علی المدعی علیہ ولو ان الناس اعطوا
بدعواہم لادعی ناس اموال ناس ودمہ فاقرءوہا واتل علیہا ہذہ الآیۃ ان الذین یشترون بعہد اللہ
وایمانہم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لہم فی الآخرۃ حتی ختم الآیۃ فدعوتہا فتلوت علیہا فاعترفت
فاخبرت بقصۃ ذلک فشرح ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے دو عورتیں طائف میں سوزہ یعنی تہیں ایک کنگی تو اوس کے ہاتھ
میں خون بھرا تھا اوس نے کہا میری ساتھی نے مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے عبداللہ بن عباس کو لکھا اونہوں نے
جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعی علیہ پر ہے اگر لوگوں کو اون کے دعوی کیموافق مل جاتا
تو لوگ دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعوی کرتے اور پڑہ اوس عورت کے سامنے اس آیت کو ان الذین یشترون بعہد اللہ یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کے بدلے تھوڑی مالیت خرید کرتی ہیں یعنی دنیا کے طمع سے جھوٹی قسم کہاتے ہیں اون کو
آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے یہانتک کہ ختم کیا آیت کو اس آیت کو سنانے سے یہہ غرض تھی کہ عورت ڈرے اور جھوٹی قسم نکہاوے
پھر میں نے بلایا اوس عورت کو اور یہہ آیت پڑہ کر سنائی اوس نے اقرار کیا اپنے قصور کا جب یہہ خبر ابن عباس کو پہونچی وہ بہی خوش ہوئے

کیونکہ میتوفلف اشاعت حکم کو یہ قسم یسری عن ابی سعید بن الخدری قال قال معاویۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی
ما ہدانا للاسلام ومن علینا بک قال آللہ ما اجلسکم الا ذلک قالوا واللہ ما اجلسنا الا ذلک قال اما
انی لم استحلفکم تہمۃ لکم ولکنہ اتانی جبریل علیہ السلام فاخبرنی ان اللہ عزوجل یباہی بکم الملائکۃ
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے معاویہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اپنے اصحاب کے حلقے پر پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو
وہ بولے بیٹھے ہیں اللہ سے دعا کرتے ہوئے اور اوسکا شکر کرتے ہیں کہ اوس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بھیجکر آپ
نے فرمایا ان قسم خدا کی تم اس لیے بیٹھے ہو وہ بولے قسم اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہیں آپنے فرمایا میں نے تم کو اللہ کی قسم نہیں دی کہ
تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس لیے کہ جبرئیل علیہ السلام میری پاس آئے اور مجھ سے بیان کیا کہ اللہ تعالی فخر کرتا ہے تم لوگوں سے فرشتوں پر
(یعنی فرشتوں سے کہتا ہے کہ دیکھو میری بندگی میں جو اوجود دنیا کی خواہشوں کے میری یاد میں مصروف ہیں) اپنے صحابہ
کو اللہ کی قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہیں کہانا چاہیے **عن ابی ہریرۃ قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای عیسی بن مریم علیہ السلام رجلا یسرق فقال لہ اسرقت قال لا واللہ الذی
لا الہ الا ہو قال عیسی علیہ السلام امنت باللہ وکذبت بصری ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکہا چوری کرتی ہوئی اوس سے کہا تو نے چوری کی وہ بولا نہیں قسم
اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے عیسی علیہ السلام نے فرمایا میں نے یقین کیا اللہ پر اور جھوٹا سمجھا ہوں اپنی آنکھ کو

ف سو حضرت عیسیٰ کے اور دوسرا کوئی چوری کا گواہ نہ تھا اگرچہ انہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا تھا پر خدا کا نام سنکر کانپ گئے اور ڈرانے لگے جب جھ قسم کھاتا ہے تو جھوٹ نہ کہیو مگر کھا دیگا میری آنکھ سے غلطی ہو سکتی ہے کہ وہ چوری کا مال نہ ہو کسی کا مال ہو

آخر کتاب آداب القاضی تمام ہوئی کتاب قاضی کے آداب کی

کتاب الاستعاذۃ کتاب پناہ مانگنے کی

عن معاذ بن عبد اللہ عن ابیہ قال اصابنا طش وظلمۃ فانتظرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی بنا ثم ذکر کلمۃ معناہ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہادی بنا فقال قل فقلت ما اقول قال قل ھو اللہ احد والمعوذتین حین تمسی وحین تصبح ثلثا یکفیک کل شیء ترجمہ معاذ بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ہم پر بارش ہوئی اور تاریکی تو ہم نے انتظار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھانے کے لیے پھر کچھ کہا جملہ کا مطلب ہے یہ کہ رسول اللہ صلعم باہر تشریف لائے نماز پڑھانے کو آپنے فرمایا کہ میں نے کہا کیا کہوں آپنے فرمایا پڑھ قل ھو اللہ احد اور معوذتین (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) صبح اور شام تین بار یہ تجھکو ہر برائی سے عن عبد اللہ بن خبیب قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ مطیرۃ وظلمۃ شدیدۃ فاصابتنا ظلمۃ وریح فانتظرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما خرج قلت قل فقال ما اقول قال قل ھو اللہ احد والمعوذتین حین تمسی ثلثا وحین تصبح ثلثا تکفک کل شیء ترجمہ عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کسی شب میں اندھیارا میں نے انتظار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب آپ باہر آئے میں نے کہا کیا کہوں آپنے فرمایا کہ قل ھو اللہ احد اور معوذتین تین بار صبح اور شام یہ تجھکو ہر برائی سے عن عبد اللہ بن خبیب قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ مطیرۃ وظلمۃ ریح فقرأ قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم قال یا عبد اللہ ما رأیت مثلھما قط ترجمہ عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کسی شب میں اندھیارا میں نے انتظار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب آپ باہر آئے میں نے کہا کیا کہوں آپنے فرمایا کہ قل اعوذ برب الفلق پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا اور قل اعوذ برب الناس یہاں تک کہ ختم کیا پھر فرمایا نہیں پناہ مانگی لوگوں نے اندھیری رات میں ایسی پناہ نہیں مانگی عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال بینا انا اقود برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقتہ فی غزوۃ اذ قال یا عقبۃ قل فاسکت ثم قال یا عقبۃ قل فاسکت فقالھا الثالثۃ فقلت ما اقول فقال قل ھو اللہ احد فقرأ السورۃ حتی ختمھا ثم قرأ قل اعوذ برب الفلق وقرأت معہ حتی ختمھا ثم قرأ قل اعوذ برب الناس وقرأت معہ حتی ختمھا ثم قال ما تعوذ متعوذ بمثلھن قط احد ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تھا ایک جگہ کے نزدیک آپنے فرمایا کہ اے عقبہ میں سنکر چپ رہا پھر آپنے فرمایا کہ اے عقبہ میں سنکر چپ رہا پھر تیسری بار آپنے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپنے فرمایا کہ قل ھو اللہ احد سورت کو پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا پھر قل اعوذ برب الفلق پڑھا میں نے بھی آپکے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا پھر قل اعوذ برب الناس پڑھا میں نے بھی آپکے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا پھر فرمایا ان کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل قلت ما اقول قال قل ھو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس فقرأھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لم یتعوذ الناس بمثلھن او لا یتعوذون الناس بمثلھن ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھسے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپنے فرمایا کہ قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر پڑہا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کسی نے پناہ نہیں مانگی انکے مثل یا لوگ پناہ نہیں مانگتی ان
کی مثل (یعنی ان سورتوں سے بڑہ کر کوئی پناہ نہیں ہے) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَامِرٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَوْ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ ترجمہ ابن جابر جہنی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اے ابن عامر کیا میں تجھکو نہ بتلاؤں سب سے بہتر جس سے پناہ مانگنی میں پناہ
مانگنی والے وہ بولے کیوں نہیں بتلائے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ دونوں
سورتیں عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا فَأَخَذَ عُقْبَةُ يَقُودُهَا
بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُقْبَةَ اقْرَأْ قَالَ وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَأَعَادَهَا عَلَيَّ حَتَّى قَرَأْتُهَا تَعَرَّفَ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا
فَأَنْتَ بَعْدُ فَمَا تَهَاوَنْتَ بِهَا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر تحفہ آیا آپ اوپر
سوار ہوئے اور عقبہ اوس کو کھینچتے ہوئے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ سے فرمایا ای عقبہ پڑہ وہ بولے کیا
پڑہوں آپنے فرمایا پڑہ قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق پھر دوہرایا اوسکو یہانتک کہ میں نے پڑہا اوسکو آپنے پہچان لیا
کہ بہت خوش نہیں ہوا پھر سنکر آپنے فرمایا شاید تونے قدر نہیں کی اس کی مجھے اس کے مثل کوئی سورت نہیں ملی عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا معوذتین کو (یعنی اوس کو سیکھنا چاہا) عقبہ نے کہا پھر آپنے امامت کی فجر نماز کی اور بھی دونوں سورتیں پڑہیں (تاکہ سب
لوگ سنکر سیکھ لیں) عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهِمَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ ترجمہ عقبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا ان دونوں سورتوں کو فجر کی نماز میں عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ
سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ
لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ
فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی جاذر کھینچ رہا تہا
سفر میں اتنے میں آپنے فرمایا ای عقبہ کیا میں تجھکو سب سے بہتر جو پڑہی گئی ہیں دو سورتیں سکھلاؤں پھر آپنے مجھے سکھلایا قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس آپنے دیکھا میں زیادہ خوش نہیں ہوا جب صبح کی نماز کو آپ اوتری تو نماز میں بھی سورتیں پڑہیں

جب نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف دیکھا اور فرمایا اے عقبہ تو کیا سمجھا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَقُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقَبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ إِذْ قَالَ أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَأَجْلَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَأَشْفَقْتُ أَنْ تَكُونَ مَعْصِيَةً فَنَزَلَ وَرَكِبْتُ هُنَيْهَةً وَنَزَلْتُ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ فَأَقْرَأَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَأَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِي فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةُ اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا رَقَدْتَ وَقُمْتَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا ایک گھاٹی میں گھاٹیوں میں سے آپ نے فرمایا اے عقبہ سوار نہیں ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا خیال کیا اور کہا میں کیونکر آپ کی سواری پر چڑھ سکتا ہوں تھوڑی دیر بعد پھر آپ نے فرمایا سوار نہیں ہوتا اے عقبہ میں ڈرا کہ میں نافرمانی میں گناہ نہ ہو پس آپ اتر پڑے فرما چکے سواری کی کیسی اب اگر سوار نہ ہوں تو بھی مشکل ہے کہیں گنہگار نہ ہوں) پھر آپ اتر پڑے اور میں تھوڑی دیر کے لیے سوار ہوا پھر میں اترا اور آپ سوار ہوئے آپ نے فرمایا میں تجھ کو دو بہتر سورتیں کہلاؤں جن کو لوگوں نے پڑھا ہے پھر مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھایا اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی آپ آگے بڑھے اور ہی دو سورتیں پڑھیں پھر میرے پاس سے نکلے اور فرمایا تو کیا سمجھا اے عقبہ پڑھ ان دونوں سورتوں کو سوتے اور اٹھتے وقت عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ عَنِّي فَقُلْتُ اللَّهُمَّ ارْدُدْهُ عَلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مَا سَأَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهِمَا وَلَا اسْتَعَاذَ بِمِثْلِهِمَا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے فرمایا اے عقبہ کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ آپ چپ ہو رہے پھر فرمایا اے عقبہ کہہ عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ پھر آپ چپ ہو رہے میں نے کہا خدا کرے پھر آپ فرماویں آپ نے فرمایا اے عقبہ کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ قل اعوذ برب الفلق میں نے پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا اس کو پھر آپ نے فرمایا کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ قل اعوذ برب الناس میں نے اس کو پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا آپ نے فرمایا کسی مانگنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے اس کے برابر پناہ چاہی عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَادِمَتِهِ فَقُلْتُ أَقْرِئْنِي سُورَةَ هُودٍ أَوْ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سواری میں تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو پڑھائیے سورہ ہود کی یا سورہ یوسف کی آپ نے فرمایا تو کچھ نہیں پڑھے گا اللہ کے نزدیک بہتر زیادہ سورہ فلق ہے یعنی پناہ مانگنے کے لیے اس سے بہتر دوسری سورت نہیں ہے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر کئی آیتیں اتریں جن کی مثل دیکھنے میں نہیں آئی قل اعوذ برب الفلق تک اور قل اعوذ برب الناس تک عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا جَابِرُ قُلْتُ وَمَا أَقْرَأُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأَهُمَا فَقَالَ اقْرَأْ بِهِمَا وَإِنْ كُفِيتَ بِهِمَا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر پڑھ میں نے کہا کیا پڑھوں میری ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ میں نے ان دونوں کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا پڑھ تو ان کے مثل ہرگز نہ پڑھے گا **الاستعاذة** مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ پناہ جس دل سے کہ نہ ڈرے خدا کا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے چار باتوں سے۔ اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دل سے جو خوف نہ کرے خدا کا اور اوس دعا سے جس کی شنوائی نہ ہو اور اوس نفس سے جو سیر نہ ہو **الاستعاذة** مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ سینے کی فتنہ سے پناہ مانگنا (سینہ کا فتنہ موت بغیر توبہ کے) عَنْ عِمْرَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ حضرت عمران سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور بخیلی اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے **الاستعاذة** مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ کان اور آنکھ کے فتنے سے پناہ مانگنا عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي قَالَ حَتَّى عَدَّ أَرْبَعًا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهُ ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھ کو تعوذ بتلاویں جس سے میں پناہ مانگا کروں آپ نے فرمایا کہہ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری کان کی برائی سے اور آنکھ کی برائی سے اور زبان کی برائی سے اور دل کی برائی سے اور منی کی برائی سے راوی نے کہا یہاں تک کہ میں نے یاد کر لیا۔ سعد نے کہا منی سے مراد نطفہ ہے راوی کی بات یہ ہے کہ حرام میں اوسکو بہاوے) **الاستعاذة** مِنَ الْجُبْنِ نامردی اور بزدلی سے پناہ مانگنا عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ

بلکہ صحیح باب القبر ترجمہ مصعب بن سعد نے کہا ہمارے باپ سعد بن وقاص ہم کو پانچ باتیں سکھاتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی دعا کرتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دنیا کی فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے **الاستعاذۃ من البخل** بخیلی سے پناہ مانگنا **عن ابی سعد** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من خمس من البخل والجبن وسوء العمر وفتنۃ الصدر وعذاب القبر ترجمہ ابو سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے بخیلی اور نامردی اور برے عمر اور سینے کی فتنے اور قبر کے عذاب سے **عن عمرو بن میمون** ودی قال کان سعد یعلم بنیہ ھؤلاء الکلمات کما یعلم المعلم الغلمان و یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ دبر الصلوۃ اللھم انی اعوذ بک من البخل و اعوذ بک من الجبن واعوذ بک ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا واعوذ بک من عذاب القبر فحدثت بھا مصعبا فصدقہ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے سعد اپنی بیٹوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے جس طرح استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے تھے نماز کے بعد یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ذلیل عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں قبر کے عذاب سے (راوی) نے کہا یہ حدیث میں نے مصعب سے بیان کی انہوں نے کہا سچ ہے **عن انس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل والبخل والھرم وعذاب القبر وفتنۃ المحیا والممات ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے اور بخیلی سے اور بوڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے **الاستعاذۃ من الھم** رنج سے پناہ مانگنا **عن انس بن مالک** قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات یدعو بھن اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والکسل والبخل والجبن وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں جنکو آپ نہیں چھوڑتے تھے آپ دعا فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور لوگوں کے غلبے سے **عن انس** بن مالک قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات یدعو بھن اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں جنکو آپ نہیں چھوڑتے تھے۔ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض سے اور لوگوں کے غلبے سے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطا ہے **عن انس** کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والجبن والبخل وفتنۃ الدجال وعذاب

القبر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور دجال کے فساد اور قبر کے عذاب سے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بڑھاپے اور بخیلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے **الاستعاذۃ** مِنَ الْحُزْنِ رنج سے پناہ مانگنا ف اوپر کا باب بھی یہی تھا ترجمہ ہم اور حزن کا ایک ہے مگر ہم اوپر جو ہے جو آئندہ واقع ہونیوالا ہو اور حزن اوپر جو واقع ہو چکا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَعَا قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تو فرماتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے بڑھ جانے سے۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں سعید بن بشیر ضعیف ہے اور ہم نے اس روایت کو لکھا کیونکہ اس میں عبارت زائد ہے **باب الاستعاذۃ** مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ تاوان اور گناہ سے پناہ مانگنا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ مَا یَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَکْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّہٗ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پناہ مانگتے تھے قرضداری اور گناہ سے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ قرضداری سے بہت پناہ مانگتے ہیں آپ نے فرمایا جو قرضدار ہوگا وہ بات کہے گا جھوٹی اور وعدہ کریگا خلاف **الاستعاذۃ** مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا عَنْ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ قَالَ حَتّٰی حَفِظْتُھَا قَالَ سَعْدٌ وَالَّذِیْ مَاؤُہٗ ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ کے مجھ کوئی تعوذ بتلائیے جسکو پڑھا کروں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہ پناہ مانگتا ہوں میں کان کی برائی اور آنکھ کی برائی اور زبان کی برائی اور دل کے برائی اور نطفے کی برائی (دونا) سے عَنْ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَتَنْفَعُ بِہٖ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ عَافِنِیْ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَلِسَانِیْ وَقَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ یَعْنِیْ ذَکَرَہٗ ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو کچھ سکھلایئے کہ اوس سے فایدہ اوٹھاؤں آپ نے فرمایا کہ یا اللہ بچا مجھکو کان اور آنکھ کی اور زبان اور دل کی اور ذکر کی برائی سے **الاستعاذۃ** مِنَ الْکَسَلِ سستی سے پناہ مانگنا عَنْ ثُمَامَۃَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ وَھُوَ اَنْ مَالِکٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ کَانَ یَقُوْمُ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يقول اللهم اني اعوذ بك من الكسل والهرم والجبن والبخل وفتنة الدجال وعذاب القبر ترجمہ
روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا قبر کے عذاب کو اور دجال کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں
پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے **الاستعاذة من**
البحر عاجزی سے پناہ مانگنا **عن** زيد بن ارقم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا
يقول اللهم اني اعوذ بك من العجز والكسل والبخل والجبن والهرم وعذاب القبر اللهم آت نفسي
تقواها وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها اللهم اني اعوذ بك من قلب لا يخشع ومن
نفس لا تشبع ومن علم لا ينفع ودعوة لا يستجاب لها ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تم کو ویسی ہی کہتا ہوں
مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھلاتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بخیلی اور
نامردی اور بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میری نفس کو پرہیزگاری دے اور اس کو پاک کر (تو ہی سب سے) بہتر پاک کرنے
والا ہے اور تو ہی اس کا مالک اور مختار ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر
نہ ہو اور اس علم سے جس میں فائدہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو **عن** انس ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم اني
اعوذ بك من العجز والكسل والبخل والجبن والهرم وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور بڑھاپے اور
قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے **الاستعاذة من الذلة** ذلت سے پناہ مانگنا **عن** ابي هريرة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذ بك من الفقر واعوذ بك من القلة والذلة واعوذ
بك ان اظلم او اظلم ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں
تیری فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے (دین اور دنیا کی ضرورتوں میں) اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں
تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا
بالله من الفقر والقلة والذلة وان تظلم او تظلم ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے **عن** ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذ بك من القلة والفقر والذلة واعوذ بك
ان اظلم او اظلم ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری
کمی اور فقیری اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے **الاستعاذة**
من القلة کمی سے پناہ مانگنا **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من الفقر
ومن القلة والذلة وان اظلم او اظلم ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے **الاستعاذۃ من الفقر** فقیری سے پناہ مانگنا **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعوذوا باللہ من الفقر والقلۃ والذلۃ وان تظلم او تظلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے **عن مسلم** یعنی ابن ابی بکرۃ انہ کان سمع والدہ یقول فی دبر الصلوٰۃ اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر جعلت اذ عوذ بھن فقال یا بنی اتی سمعتک تدعو بھؤلاء الکلمات فلت ھؤلاء الکلمات قلت یا ابت سمعتک تدعو بھن فی دبر الصلوٰۃ فاحببت ھن عنک قال فالزمھن یا بنی وانتم یعلمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھن فی دبر الصلوٰۃ ترجمہ مسلم سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ نماز کے بعد کہا کرتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری کفر سے اور فقیری سے اور قبر کے عذاب سے وہ جب یہی دعا مانگنے لگے انکے باپ نے کہا بیٹا تو نے یہ دعا کیسی سیکھی انہوں نے کہا اے باپ میں نے تم کو یہ دعا مانگتے سنا ہر نماز کے بعد تو میں نے بھی یاد کر لی انکے باپ نے کہا لازم کر لے اس دعا کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے **الاستعاذۃ من فتنۃ القبر** قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا **ف** قبر میں پہلے ایک فتنہ ہوگا یعنی امتحان کہ مسلمان ہے یا کافر خدا اوس امتحان میں قائم رکھے پھر اگر امتحان میں ٹھیک نہ نکلا تو عذاب ہوگا اللہ بچاوے اور بعضوں نے کہا فتنہ قبر یہی ہے کہ جب مردہ قبر میں کہا جاتا ہے تو ایکبار زمین اوس کو دبوچتی ہے جس سے پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ما یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذ بک من فتنۃ النار وعذاب النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر وشر فتنۃ المسیح الدجال وشر فتنۃ الفقر وشر فتنۃ الغناء اللھم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد وانق قلبی من الخطایا کما انقیت الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والمأثم والمغرم ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے فتنے سے اور جہنم کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے اور میری کے فتنے سے یا اللہ میری خطائیں دھو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر میرے دل کو گناہوں سے جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو میل سے اور دور کر دے مجھ کو گناہوں سے جتنی دور پورب ہے پچھم سے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض داری سے **الاستعاذۃ من فقر** کہ شبع پناہ مانگنا اوس سے جو پیٹ بھرے **ف** شبع اور جس میں کفایت ہو **عن** ابی ھریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من ضیق یقع من عیشتی ویتقع وکفر قلبی کان یشتع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار چیزوں سے۔ اس علم سے جو فائدہ نہ دیوے۔ اور اس دل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو۔ اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو **الاستعاذۃ من الجوع** بھوک سے پناہ مانگنا عن ابی ہریرۃ

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع واعوذ بک من الخیانۃ فانہ بئست البطانۃ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے وہ بری ساتھی ہے اور پناہ مانگتا ہوں تیری خیانت سے (امانت میں) وہ بری بات ہے جو ہمیشہ ہے

الاستعاذۃ من الخیانۃ خیانت سے پناہ مانگنا عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع واعوذ بک من الخیانۃ فانہ بئست البطانۃ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے وہ بری ساتھی ہے اور خیانت سے وہ بری خصلت ہے

الاستعاذۃ من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق دشمنی اور نفاق اور بری اخلاق سے پناہ مانگنا عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الدعوات اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع وقلب لا یخشع ودعاء لا یسمع ونفس لا تشبع ثم یقول اللھم انی اعوذ بک من ھؤلاء الاربع ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اس دل سے جس میں ڈر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو پھر فرماتے تھے یا اللہ میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری دشمنی اور نفاق اور بری اخلاق (عادتوں اور خصلتوں) سے

الاستعاذۃ من المغرم قرضدار ہونے سے پناہ مانگنا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر التعوذ من المغرم والمأثم فقیل لہ یا رسول اللہ انک تکثر التعوذ من المغرم والمأثم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت پناہ مانگتے تھے گناہ اور قرضدار ہونے سے کسی نے پوچھا آپ بہت پناہ مانگتے ہیں قرضداری اور گناہ سے آپنے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے **الاستعاذۃ من الدین** قرض سے پناہ مانگنا عن ابی سعید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اعوذ باللہ من الکفر والدین قال رجل یا رسول اللہ تعدل الدین بالکفر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی کفر سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر کرتی ہیں آپنے فرمایا ہاں ف

یہ ہے کہ جیسا کفر معاف نہیں ہوگا ویسی ہی قرض بھی حق العباد ہے اسکی معافی مشکل ہے برخلاف اور گناہوں کے کہ وہ توبہ

معاف ہو سکتی ہیں عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعوذ باللہ من الکفر والدین فقال رجل یعدل الدین بالکفر قال نعم ترجمہ اوپر گزرا الاستعاذۃ من غلبۃ الدین قرضداری کے غلبہ سے پناہ مانگنا عن عبداللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین وغلبۃ العدو وشماتۃ الاعداء ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرضی کے غلبے سے اور دشمن کے غلبے سے اور دشمنوں کی ملامت سے الاستعاذۃ من ضلع الدین قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والکسل والجبن والبخل وضلع الدین وغلبۃ الرجال ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج اور غم اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور قرضداری کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبے سے (یعنی لوگوں کے بلوے سے) الاستعاذۃ من شر فتنۃ الغنی والمداری کے فتنے سے پناہ مانگنا مالداری کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کے مزوں میں پڑ کر خدا کو بھول جائے انصاف اور عدل اور راستبازی چھوڑ دیوے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر وفتنۃ النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر وشر فتنۃ المسیح الدجال وشر فتنۃ الغنی وشر فتنۃ الفقر اللھم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والمغرم والمأثم ترجمہ عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے فتنے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور مالداری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے یا اللہ میرے گناہ دھو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر دے میری لکوبرائیوں سے جیسی صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور قرضداری اور گناہ سے الاستعاذۃ من فتنۃ الدنیا دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا عن مصعب بن سعد قال کان سعد یعلمھن ھؤلاء الکلمات ویزعمھن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے سعد اولاد کو یہ دعا سکھلاتے تھے اور اوکو روایت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے عن مصعب بن سعد وعمرو بن میمون الاودی قالا کان سعد یعلم بنیہ ھؤلاء الکلمات کما یعلم المکتب الغلمان ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ بھن فی دبر کل صلوۃ اللھم انی اعوذ

بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے روایت ہے دونوں نے کہا سعد اپنے بیٹوں کو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور تیری پناہ مانگتا ہوں نکمی عمر کی طرف اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عِمْرَانَ الْبَنِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ حضرت عمران سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور بخیلی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں نے حضرت عمر سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری نامردی اور بخیلی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَالْجُبْنِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا کہ آپ پناہ مانگتے تھے بخیلی اور نامردی اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مُرْسَلٌ ترجمہ عمرو بن میمون سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِاذُهٗ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ ذکر کی برائی سے پناہ مانگتا عَنْ

شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي ذَكَرَهُ ترجمہ شتیر بن شکل بن حمید سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو ایسی دعا سکھلا جس سے فائدہ اٹھاؤں آپ نے فرمایا کہہ یا اللہ بچا مجھ کو کان کی اور آنکھ کی اور زبان کی اور دل کی اور ذکر (یعنی عضو تناسل) کی برائی سے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِاذُهٗ مِنْ شَرِّ

الْكُفْرِ کفر کی برائی سے پناہ مانگتا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ أَيُعَدَّلَانِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری کفر کی اور محتاجی سے ایک شخص نے کہا کیا دونوں برابر ہیں آپ نے فرمایا ہاں ف کیونکہ محتاجی کبھی کفر تک پہنچا دیتی ہے خدا کی نافرمانی کی نوبت آجاتی ہے اور روٹی کے غم سے حق کو ناحق اور ناحق کو حق کہنے لگتا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِاذُهٗ مِنَ الضَّلَالِ گمراہی سے پناہ مانگتا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر کے باہر تشریف لاتے

تو کہو (چلتی وقت) بسم اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری ای پروردگار پہلے سے (یعنی بی قصد گناہ کرنے سے یا چلتی میں پھل جانے سے) یا راہ بھول لینے سے یا ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنی ہی یا مجھ پر جہالت ہونے سے

الاستعاذة من غلبة العدو وشماتة من عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بهؤلاء الکلمات اللهم انی اعوذ بک من شماتة الاعداء و

شماتة الاعداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری قہر کے غلبے سے اور دشمن کے غلبے سے اور دشمنوں کی ملامت سے الاستعاذة من شماتة الاعداء

دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنا عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یدعو بهؤلاء الکلمات

اللهم انی اعوذ بک من شماتة الاعداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری

الاستعاذة من الهرم وردالة العمر عن عثمان بن ابی العاص ان النبی صلی الله علیه وسلم

کان یدعو بهذه الدعوات اللهم انی اعوذ بک من الکسل والهرم والجبن والبخل وارذل العمر وفتنة المحیا و

الممات ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے اور نامردی اور عاجزی سے اور رذالت عمر سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے

الاستعاذة من فتنة المسیح الدجال عن عبد الله بن عمرو بن العاص

قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من عذاب النار ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے

روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے

اور قرضداری اور گناہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ

مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے الاستعاذة من سوء القضاء بری قضا سے پناہ مانگنا قضا اللہ جل

کا حکم ہے جو کسی بندے کے برائی یا بھلائی کے نسبت صادر ہوتا ہے پھر اگر دعا مانگی اور خدا کی درگاہ میں رو پیٹے تو وہ اپنے

حکم کو بدل دیتا ہے اور یہ بدلنا ہم لوگوں کی نسبت ہے نہ خدا کی نسبت اوسکو پہلے سے یہ معلوم تھا کہ یہ بندہ دعا کریگا اور پھر حکم

اسطرح سے ہوگا عن ابی هریرة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یتعوذ من هذه الثلاث من درک الشقاء و

شماتة الاعداء وسوء القضاء وجهد البلاء - قال سفیان هو ثلاثة فذکرت اربعة وانی لا احفظ

الذی لیس فیه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے تین چیزوں سے

بدبختی آنے سے اور دشمنوں کی ملامت سے اور بری قضا سے اور سخت بلا سے سفیان نے کہا حدیث میں تین چیزیں ہیں

مگر میں نے چار بیان کیں اسلیے کہ مجھ کو یاد نہیں ہا کون سی اوس میں نہ تھی الاستعاذة من درک الشقاء بدبختی

سے پناہ مانگنا عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یستعیذ من سوء القضاء وشماتة الاعداء ودرک

الشقاء وسوء القضاء ترجمہ بدبختی سے اور بری قضا سے پناہ مانگنا **الاستعاذۃ من** فتنۃ المحیا والممات **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من الجنون والجذام والبرص وسیئ الاسقام ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری جنون اور جذام اور برص اور بری بیماریوں سے **الاستعاذۃ** من عین الجان جنون کی نگاہ سے پناہ مانگنا **عن** ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من عین الجان وعین الانس فلما نزلت المعوذتان اخذ بھما وترک ما سوی ذلک ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنون کی نگاہ سے اور آدمیوں کی جب معوذتین اتریں معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس تو آپ نے ان کو لیا اور سب کو چھوڑ دیا **الاستعاذۃ** من سوء الکبر غرور کی برائی سے پناہ مانگنا **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ فی الکلمات کان یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والجبن والبخل وسوء الکبر وفتنۃ الدجال وعذاب القبر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ان الفاظ سے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور غرور کی برائی اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے **الاستعاذۃ** من ارذل العمر بری عمر سے پناہ مانگنا **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ قال کان یعلمنا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدا یعوذھن ویقول اللھم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک من ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من عذاب القبر ترجمہ مصعب بن سعد نے سنا انہیں باتوں سے وہ بچاتی تھے ہم کو پانچ باتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ان کی اور کہتی تھی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں بری عمر تک نہ رہنے سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے **الاستعاذۃ** من سوء العمر عمر کی برائی سے پناہ مانگنا **عن** عمرو بن میمون قال حججت مع عمر فسمعتہ یقول بجمع لا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ من خمس اللھم انی اعوذ بک من البخل والجبن واعوذ بک من سوء العمر واعوذ بک من فتنۃ الصدر واعوذ بک من عذاب القبر ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں نے حج کیا حضرت عمر کے ساتھ وہ مزدلفہ میں کہتے تھے میں نے خود سنا آگاہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری بخیلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری بری عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری سینے کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے **الاستعاذۃ** من الحور بعد الکور نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنا **ف** حور بعد الکور یعنی سب کام نیچے پھر بگڑ جانا **عن** عبداللہ بن سرجس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر قال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب والحور بعد الکور ودعوۃ المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال **عن** عبداللہ بن سرجس ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر قال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب وسوء المنظر فی الاھل والمال والولد ترجمہ دونوں روایتوں کا۔ عبد اللہ بن سرجس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو فرماتے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے
کے رنج سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر میں اور مال میں اور دوسری روایت میں
اتنا زیادہ ہے اور اولاد میں الاستعاذۃ من دعوۃ المظلوم مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنا عن عبد اللہ بن سرجس
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب والحور بعد الکور ودعوۃ
المظلوم وسوء المنظر ترجمہ عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو پناہ مانگتے سفر کی
سختی سے اور خیر سے جیسی اور پھر کرنا الاستعاذۃ من کآبۃ المنقلب سفر سے لوٹنے کی مصیبت سے عن
ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فرکب راحلتہ قال باصبعہ قال اللھم انت
الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اونٹ پر تو اشارہ کرتی انگلی سے (یعنی کیا شعبہ نے اپنی انگلی کو)
پھر فرماتے یا اللہ تو ہی ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں اور مال میں (یعنی میں اب جاتا ہوں گھر بار کا محافظ تو ہی ہے) یا اللہ
میں پناہ مانگتا ہوں تیری سفر کی سختی اور سفر سے لوٹنے کی مصیبت سے (یعنی سفر میں بھی آرام سے رہے اور جب لوٹوں تو مع الخیر لوٹوں
اور سب کو صحیح سالم پاؤں الاستعاذۃ من جار السوء جری ہمسائے سے پناہ مانگنا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جار السوء فی دار المقام فان جار البادیۃ یتحول عنک ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اس کی بری ہمسائے سے رہنے کے گھر میں (یعنی بستی میں
اور شہر میں) اس لیے کہ جنگل کا ہمسایہ تو ہٹ جاتا ہے دو ایک روز میں اگر برا بھی ہو تو خیر اور بستی کا ہمسایہ تو جما رہتا ہے نہیں ہٹتا
الاستعاذۃ من غلبۃ الرجال لوگوں کے بلوے سے پناہ مانگنا عن انس بن مالک یقول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان ابو طلحۃ انس لنا غلاما من غلمانہ یخدمنی مشجر فی ابو طلحۃ یردفنی وراءہ
فکلت احدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ما نزل فکنت اسمعہ یکثر ان یقول اللھم انی اعوذ بک من
الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میرے لیے ڈھونڈو میری خدمت کے لیے ابو طلحہ مجھکو لیکر
نکلے اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے سواری پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جب آپ اترتے تو میں سنتا آپ اکثر فرماتے
یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج اور عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرضداری کے بوجھ اور لوگوں کے
زور سے الاستعاذۃ من فتنۃ الدجال دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كان يستعيذ بالله من عذاب القبر ومن فتنة الدجال قال فانكم تفتنون في قبوركم ترجمہ الزامی
عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور تم
تم کو فتنہ ہوگا قبروں میں الاستعاذة من عذاب جهنم ومن فتنة المسيح الدجال جہنم کے عذاب سے اور دجال کے
شر سے پناہ مانگنا عن ابي هريرة انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعوذ بالله من عذاب جهنم
اعوذ بالله من شر المسيح الدجال واعوذ بالله من شر فتنة المحيا والممات ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی قبر کے عذاب سے
پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے عن ابي هريرة
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يقول اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من عذاب
النار واعوذ بك من فتنة المحيا والممات واعوذ بك من شر المسيح الدجال ترجمہ وہی جو اوپر گزرا الاستعاذة
من شر شياطين الانس آدمیوں کے شیطان سے پناہ مانگنا عن ابي ذر قال دخلت المسجد ورسول الله صلى الله عليه
وسلم فيه فجئت فجلست اليه فقال يا ابا ذر تعوذ بالله من شر شياطين الجن والانس قلت او للانس شياطين
قال نعم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف رکھتے تھے میں آپ کے پاس جا کر
بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اے ابوذر پناہ مانگ اللہ کی جنوں کے شیطانوں سے اور آدمیوں کے شیطانوں سے میں نے کہا کیا آدمیوں میں بھی
شیطان ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں الاستعاذة من فتنة المحيا والممات زندگی کے فتنے سے پناہ مانگنا عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عوذوا بالله من عذاب القبر عوذوا بالله من فتنة المحيا والممات
عوذوا بالله من فتنة المسيح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کے قبر کے
عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنے سے عن ابي هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ من خمس يقول عوذوا بالله من عذاب القبر ومن عذاب جهنم ومن فتنة
المحيا والممات ومن شر المسيح الدجال ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں
سے فرماتے تھے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کی برائی سے
عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني
فقد عصى الله وكان يتعوذ من عذاب القبر وعذاب جهنم وفتنة المحيا والممات وفتنة المسيح الدجال
ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی
اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی
اور مردوں کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے عن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم استعيذوا بالله

مِنْ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو پانچ چیزوں سے جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی فتنے اور دجال کے فتنے سے **الاستعاذۃ من فتنۃ الممات** موت کے فتنے سے پناہ مانگنا **عن عبداللہ** بن عباس اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قُولُوا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ذکر کیا دعا کا سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے تھے آپ نے فرمایا کہو اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے **عن ابی ھریرۃ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوذُوا بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے **الاستعاذۃ من عذاب القبر** قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا **عن ابی ھریرۃ** اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے **الاستعاذۃ من فتنۃ القبر** قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا **عن ابی ھریرۃ** يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اپنی دعا میں یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں غلطی ہوئی ہے بجائے سلیمان بن یسار کے سلیمان بن بلال صحیح ہے **الاستعاذۃ من عذاب اللہ** خداوند تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگنا **عن ابی ھریرۃ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنے سے **الاستعاذۃ من عذاب جھنم** جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْمَسِيحِ
الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے
اور دجال کے عذاب سے الاستعاذۃ مِنْ عَذَابِ النَّارِ دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی جہنم کے عذاب سے
اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کی برائی سے الاستعاذۃ مِنْ حَرِّ النَّارِ جہنم
کی گرمی سے پناہ مانگنا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ
وَرَبَّ إِسْرَافِيلَ عُذْ بِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نماز میں یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے فتنے اور دجال کے فتنے اور
زندگی اور موت کے فتنے اور جہنم کی گرمی سے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اللہ سے جنت مانگتا ہے تین بار تو جنت کہتی ہے یا اللہ اسکو جنت میں داخل کر اور جو شخص دوزخ سے تین بار پناہ مانگتا ہے تو دوزخ
کہتی ہے یا اللہ اسکو بچا دے دوزخ سے الاستعاذۃ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعَ کام کی برائی سے پناہ مانگنا عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سَيِّدَ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي
وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ
بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي مُوقِنًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یہ کہے یا اللہ تو میرا رب ہے سوا تیری کوئی برحق معبود نہیں تو نے مجھکو پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں
اور میں تیری اقرار اور وعدے پر ہوں جہاں تک کہ مجھ سے ہو سکتا ہے پناہ مانگتا ہوں میں تیری بری سے اپنی کاموں کے اور اقرار
کرتا ہوں اپنے گناہ کا اور اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا مجھ پر بخشدے مجھکو کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو پھر اگر یہ دعا صبح کو
پڑھی اور یقین کر کے اور مر جاوے تو جنت میں جاویگا اور شام کو پڑھے اوس یقین کر کے تو بھی جنت میں جاویگا الاستعاذۃ

من شر ما عمل اعمال کی برائی سے پناہ مانگنا **عن** عبدہ بن ابی لبابۃ ان بن یسار قال حدثہ انہ سأل عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اکثر ما یدعو بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ قالت کان اکثر ما کان یدعو بہ اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل بعد ترجمہ عبدہ بن ابی لبابہ سے روایت ہے ابن یسار نے ان سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کیا دعا مانگتے تھے اپنی وفات سے پہلے انہوں نے کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا **عن** ابن یسار قال سألت عائشۃ اکثر ما کان یدعو بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان اکثر دعائہ ان یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل بعد ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** فروۃ بن نوفل قال سألت ام المؤمنین عائشۃ عما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو قالت کان یقول اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ فروہ بن نوفل سے روایت ہے میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا مانگتے تھے انہوں نے کہا آپ دعا کرتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں تیری برائی سے اس کام کی جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الاستعاذۃ** جو کام ابھی نہیں کیا ان کی برائی سے پناہ مانگنا **عن** فروۃ بن نوفل قال سألت عائشۃ فقلت حدثینی بشیء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ قالت کان یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل **عن** فروۃ بن نوفل قال قلت لعائشۃ اخبرینی بدعاء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ قالت کان یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الاستعاذۃ** من الخسف وغیرہ جانے سے پناہ مانگنا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک بعظمتک ان اغتال من تحتی قال جبیر وھو الخسف قال عباد ۃ فاخبرنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قول جبیر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری بڑائی کی کہ بہنچا جاؤں اس سے جو میرے نیچے کی طرف سے - یہ حدیث مختصر ہے جبیر نے کہا نیچے کی طرف سے مراد زمین میں دھس جانا ہے عبادہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا جبیر کا **عن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک ان اغتال من تحتی یعنی بذلک الخسف ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الاستعاذۃ** من التردی وغیرہ الھدم گرنے سے اور مکان گر کر دبنے سے پناہ مانگنا **عن** ابی الیسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من التردی والھدم والغرق والحریق واعوذ بک ان یتخبطنی الشیطان عند الموت

وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ مُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ترجمہ ابو الیسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گر پڑنے سے (جیسے پہاڑ پر سے یا کوٹھے پر سے) اور مکان کے نیچے دب
اوس میں دب جانے) اور پانی میں ڈوب جانے اور جل جانے سے آگ میں اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے
مرنے وقت اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری تیری راہ میں مرنے سے پیٹھ پھیر کر (یعنے جہاد میں بھاگتے ہوئے) اور پناہ مانگتا ہوں
تیری سانپ بچھو کے ہر موذی سے عَنْ اَبِي الْيَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِيْقِ وَالْغَرَقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَنْ اَمُوْتَ
فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ وَاَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری برے
سرد رعم سے عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ السُّلَمِيِّ هٰكَذَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ
وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ترجمہ ابو الاسود سلمی سے بھی ایسی ہی روایت ہے
جو اوپر گزری اَلْاِسْتِعَاذَةُ بِرِضَاءِ اللّٰهِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ اللہ کے غصے سے پناہ مانگنا اوس کے رضامندی کے ساتھ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ فِرَاشِيْ فَلَمْ اَجِدْهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ
عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ
بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات
اپنی بچھونے میں ڈھونڈھا تو نہ پایا میں نے اپنا ہاتھ پھیرا بچھونے پر سیدھا ہاتھ آپ کے پاؤں پر لگا اوسجگہ پر جسمبارک وقت زمین سے اٹھا
رہتا ہے معلوم ہوا آپ سجدے میں ہیں آپ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری پسند
کی تیرے غصے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے
پناہ مانگنا عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلَتْ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ
سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ
اهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاَعُوْذُ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عاصم بن حمید سے روایت ہے میں نے حضرت
عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس طرح سے شروع کرتی تھی اونہوں نے کہا تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی کسی نے
نہیں پوچھی تھی آپ تکبیر کہتے تھے دس بار اور سبحان اللہ کہتے تھے دس بار اور استغفار کہتے تھے دس بار اور فرماتے تھے یا اللہ بخش دے
مجھکو اور ہدایت کر مجھکو اور روزی دے مجھکو اور تندرست رکھ مجھکو اور پناہ مانگتا ہوں تیری جگہ کی تنگی سے قیامت کے روز اَلْاِسْتِعَاذَةُ
مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ اوس دعا سے پناہ مانگنا جو نہ سنی جاوے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اس دل سے جس میں خدا کا ڈر نہ ہو اور اس جی سے جو نہ بہرے اور اس دعا سے جو نہ سنی جاوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہی جو اوپر گزرا **الاستعاذۃ من دعاء لا یستجاب** اس دعا سے پناہ مانگنا جو قبول نہ ہو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ إِذَا قَفَلَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نَحْدُثُكُمْ إِلَّا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِهِ وَيَأْمُرُنَا أَنْ نَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْتَجَابُ ترجمہ عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے زید بن ارقم سے جب یہ کہتے تم بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے میں نہیں بیان کرونگا تم سے مگر جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہنے کا یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میری نفس کو پرہیزگاری دے اور اسکو پاک کر تو بہتر پاک کرنیوالا ہے تو مالک اور مختار ہے اسکا (یعنی نفس کا) یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس دل سے جو بیسبر نہ ہو اور اس دل سے جس میں ڈر نہ ہو خدا کا اور اس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے تھے میں اللہ کا نام لیکر اے میری پالنے والے میں پناہ مانگتا ہوں تیری پھسلنے سے اور گمراہ ہونے سے اور ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے **کتاب الاشربۃ** کتاب شربتوں کے بیان میں **باب تحریم الخمر** خمر کی حرمت کا بیان **ف** خمر کہا گیا ہے مخامرت سے جسکی معنی چھپانے کے ہیں پس جس کے پینے سے عقل چھپ جاوے یعنے نشہ ہو وہ خمر ہے خواہ انگور سے بنی خواہ کھجور سے خواہ جو سے خواہ جوار سے یہی قول ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور نہیں خلاف کیا اس میں مگر امام ابوحنیفہ نے اور انہوں نے خمر کو خاص کیا ہے انگور سے **قال اللہ تبارک وتعالیٰ** یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب پلیدی ہے شیطان کے کام تو ان سے بچو اس لیے کہ تم نجات پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تمہاری بیچ میں دشمنی اور لڑائی کرا دے شراب پلا کر اور جوا کھلا کر اور روک دیوے

تحریم کو اسکی یاد سے اور نماز سے تم جھوٹے ہو کہ نہیں عن عمر رض قال لما نزل تحریم الخمر قال عمر اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الایۃ التی فی البقرۃ فدعی عمر فقرئت علیہ فقال عمر اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الایۃ التی فی النساء یا ایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری فکان منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ نادی لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری فدعی عمر فقرئت علیہ فقال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الایۃ التی فی المائدۃ فدعی عمر فقرئت علیہ فلما بلغ فھل انتم منتھون قال عمر رض انتھینا انتھینا ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے جب شراب کے حرمت اتری تو انہوں نے دعا کی یا اللہ شراب کے بابہ میں ہم کو صاف صاف بیان کر دے تو وہ آیت اتری سورۂ بقر میں ہے ویسئلونک عن الخمر والمیسر فخیر کہدو جو ہے میں بڑا گناہ ہے اور جو سے کو تو کھا اون دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدہ بھی ہے پر لیکن گناہ فائدہ سے زیادہ ہے) پھر عمر بلائے گئے اور اون کو وہ آیت سنائی گئی، انہوں نے کہا یا اللہ ہم کو صاف صاف بیان کر شراب کا کیونکہ یہ آیت بھی گول کول تھی اس سے صاف نہیں نکلتا تھا کہ شراب پینا مطلقاً حرام ہے) پھر وہ آیت اتری جو سورہ نساء میں ہے یعنی والتم نزدیک جاؤ نماز کے جب تم نشہ میں ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی جب نماز کو کھڑے ہوتا تو پکار دیتا مت نزدیک جاؤ نماز کے جب تم نشہ میں ہو تو عمر بلائے گئے اور اونکو یہ آیت سنائی گئی اونہوں نے کہا یا اللہ ہم کو شراب کے بابہ میں صاف صاف بیان کر دی آخر وہ آیت اتری جو سورہ مائدہ میں ہے جسکا ترجمہ بابہ کے شروع میں گزرا پھر عمر بلائے گئے اور یہ آیت انکو سنائی گئی جب فھل انتم منتھون پر پہنچی تو عمر نے کہا ہم نے چھوڑا چھوڑا ف اس آیت میں صاف اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت بیان کی فرمایا وہ پلید ہے اور ہر پلید حرام ہے اور فرمایا وہ شیطان کا کام ہے اور فرمایا اوس سے بچو ف کل الشراب الذی اطرح فیہ بعض ھذہ الخمر کہ جس شراب کی حرمت اتری تو کونسا شراب بہایا گیا عن سلیمان التیمی ان انس بن مالک اخبرھم قال بینما انا قائم حتی الحی وانا اصغرھم سنا علی عمومتی اذ جاء رجل فقال انھا قد حرمت الخمر وانا قائم علیھم اسقیھم من فضیخ لھم فقالوا اکفأھا فکفأتھا فقلت لانس ما ھو قال البسر والتمر قال ابوبکر بن انس کان خمرھم یومئذ ظم یکن انس ترجمہ سلیمان تیمی سے روایت ہے میں انہ نے قبیلے میں کھڑا ہوا تھا انہ چچاؤں کے بابہ سب سے کمسن میں ہی تھا انہ میں ایک شخص آیا اور کہا کہ شراب حرام ہوا اور میں کھڑا ہوا تھا انکو فضیخ پلا رہا تھا (فضیخ ایک قسم کا شراب ہے جو گدری کھجور کو توڑ کر بناتے ہے) اونہوں نے کہا پھینک دی) یعنی اوس برتن کو جس میں شراب تھا) میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا وہ شراب کا ہے کا تھا انس نے کہا گدر کھجور اور خشک کھجور کا) ابوبکر بن انس نے کہا اون دنوں لوگ یہی شراب پیتے تھے انس نے یہ سنا اور اسکا انکار نہ کیا ف تو معلوم ہوا کہ خمر شامل ہے کھجور کے شراب کو عن انس قال کنت اسقی ابا طلحۃ وابی بن کعب وابا دجانۃ فی رھط من الانصار فدار علینا رجل فقال حدث خبر وانزل تحریم الخمر فکفانا قال وما ھی یومئذ الا الفضیخ وخلیط البسر

قال ر قال انس لقد حرمت الخمر وان خمورهم یومئذ الفضیخ ترجمہ انس سے روایت ہے میں ابوطلحہ اور ابی بن کعب اور ابو دجانہ کو انصار کی ایک جماعت میں شراب پلا رہا تھا اتنے میں منادی آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہو گیا یہ سنکر مٹکے شراب کا برتن اوندھا دیا اور ان دنوں میں شراب فضیخ تھا یعنی گدر اور خشک کھجور کا شراب ابن عیینہ نے کہا فضیخ گدر کھجور کا) انس نے کہا شراب حرام ہوا اوسوقت جب وہ لوگ فضیخ پیا کرتے تھے اخبرنا اسحاق الخمر للتمر البسر والتمر گدر اور کھجور خشک کے شراب کو خمر کہتے ہیں عن جابر یعنی ابن عبد اللہ قال البسر والتمر خمر ترجمہ جابر نے کہا گدر اور خشک کھجور کا ہو شراب ہے وہ خمر ہے عن جابر بن عبید اللہ قال البسر والتمر خمر ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا گدر اور خشک کھجور کا شراب خمر ہے عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزبیب والتمر لحوا الخمر ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور اور کھجور کا شراب خمر ہے نہی البیان عن شرب نبیذ الخلیطین الزہو والتمر خلیطین کا نبیذ پینے کی ممانعت ف نبیذ کہتے ہیں اوس پانی کو جس میں کھجور یا انگور بھگو دیے جاویں اور وہ شیریں ہو جاوے اوس میں تیزی اور جوش نہو جس سے نشہ کا احتمال ہو یہ نبیذ سب علما کے نزدیک پینا درست ہے مگر مخلوط چیزیں ملا کر بھگوئی جاویں جیسی گدر اور کچی کھجور یا کھجور اور انگور اور اسکو خلیطین کہتے ہیں اور بعض علما کے نزدیک درست ہے اور بعضوں کے نزدیک درست نہیں یہی قول ہے مالک اور احمد اور اسحاق کا عن ترجمہ رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن البلح والتمر والزبیب والتمر ترجمہ ایک صحابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گدر (جو کچھ پک گئی ہو) اور خشک کھجور سے اور انگور اور کھجور سے (یعنی اوس نبیذ سے جو ان دونوں سے مکر تیار کیا جاوے) خلیط البلح والزہو والبسر والتمر عن ابن عباس قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والمقیر وان یخلط البلح والزہو ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی بتن اور روغنی باسن اور لکڑی کی باسن میں نبیذ بھگونے اور منع کیا کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے (کیونکہ احتمال ہے جلدی نشہ لانیکا) عن ابن عباس قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والمزفت وزاد مرة المزرا والنقیر وان یخلط التمر بالزبیب والزہو بالتمر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے کدو کی تونبی اور روغنی مل کے باسن سے دوسری بار اتنا زیادہ کیا اور چوبی باسن سے اور کھجور کو انگور کے ساتھ اور کچی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے عن ابن سعید الخدری قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الزہو والتمر والزبیب والتمر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور خشک کھجور اور انگور اور کھجور ملا کر بھگونے سے خلیطا الزہو والرطب کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت عن ابی قتادة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجمعوا بین التمر والزبیب ولا بین الزہو والرطب ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا مت ملاؤ کھجور اور انگور کو اور نہ کچی کھجور اور تر کھجور کو عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا وَلَا تَنْبِذُوا الزَّبِیْبَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایکساتھ اور نہ انگور اور کھجور کو ایک ساتھ خَلِیْطُ الزَّهْوِ وَالْبُسْرِ کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِیْبُ وَاَنْ یُّخْلَطَ الزَّهْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّهْوُ وَالْبُسْرُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملانے سے اور کچی اور خشک کھجور اور کچی اور گدر کھجور کو ملانے سے خَلِیْطُ الْبُسْرِ وَالرُّطَبِ گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور اور انگور اور گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْلِطُوا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ وَلَا الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملاؤ انگور اور کھجور کو اور نہ گدر کھجور اور خشک کھجور کو خَلِیْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونا منع ہے عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یُّنْبَذَ الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًا وَنَهٰی اَنْ یُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اسی طرح گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ تَخْلِطَا وَعَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ تَخْلِطَا وَكَتَبَ اِلٰی اَهْلِ هَجَرَ اَنْ لَّا تَخْلِطُوا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ جَمِیْعًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی سے بنے اور روغن برتن اور چوبین ہانس سے اور گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اسیطرح انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور لکھا آپ نے ہجر (ایک بستی کا نام ہے) والوں کو مت ملاؤ انگور اور کھجور کو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْبُسْرُ وَحْدَهٗ حَرَامٌ وَمَعَ التَّمْرِ حَرَامٌ ترجمہ ابن عباس نے کہا گدر کھجور کو الگ بھی بھگونا حرام ہے اور سوکھی کھجور کے ساتھ بھی حرام ہے خَلِیْطُ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملانے سے اور سوکھی کھجور اور گدر کھجور کو ملانے سے عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَنَهٰی عَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ یُّنْبَذَا جَمِیْعًا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور سے اور منع کیا گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے خَلِیْطُ الرُّطَبِ وَالزَّبِیْبِ کھجور اور انگور کو ملانے کی ممانعت عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ وَلَا تَنْبِذُوا

الزہو والرطب جمیعا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگو کچی اور تر کھجور کو اور مت بھگو تر کھجور اور انگور کو ملا کر **حَلِيطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ** کہ کھجور اور انگور کو ملانے کی ممانعت **عَنْ جَابِرٍ** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی ان ینبذ الزبیب والبسر جمیعا و نہی ان ینبذ البسر والرطب جمیعا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے **ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نُهِيَ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ وَهِيَ لَيْسَتْ لِلْحَظْرِ** علی صاحبہ سبب کیا ہے جو دو چیزوں کو ملا کر بھگونا منع ہوا وہ یہ ہے کہ ایک سے دوسری کو قوت ہوتی ہے (یہ احتمال ہے کہ جلد ہی نشہ پیدا ہو جاوے) **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تجمع شيئين بيدك تبغي أحدهما على صاحبه قال وسألته عن الفضيخ فقال في عنه قال كان يكره الدباء من البسر مخافة أن يكون شيئين فكنا تقطعه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں کو ملا کر بھگونے سے اس لیے کہ ایک دوسری پر زور ڈالے اور میں نے پوچھا آپ سے فضیخ کو (اور اوس کے معنے گزر چکے) آپ نے فرمایا اوس سے اور آپ برا جانتے تھے اوس گدری کھجور کو جو ایکطرف سے پکنا شروع ہو گئے ہو اوس ڈر سے کہ دو چیزیں ہیں ہم ایسی کھجور کو اگر بھگوتے تو اوس طرف کی کاٹ ڈالتے جو پکی جاتی **عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ** قال شهدت أنس بن مالك أتي ببسر فقال منه يقطع منه ترجمہ ابو ادریس سے روایت ہے انس بن مالک پاس گدر کھجور آئی جو ایکطرف سے پکنی لگی تھی وہ اوس کو کاٹنے لگے **عَنْ قَتَادَةَ** كان أنس يأمرنا بالذنوب فيقرض ترجمہ قتادہ نے کہا انس حکم کرتے تھے ہم کو اوس کھجور کے کترنے کا جو ایک طرف سے پکی جاتی (تو جتنی پکی ہوتی اوسکو نکال ڈالتے تاکہ خلیطین نہ ہوں) **عَنْ** أنس أنه كان لا يدع شيئا قال أبو طيبة عزله عن فضيخه ترجمہ انس سے روایت ہے وہ جسقدر پکی ہوئی کھجور اوتنی نکال ڈالتے اپنے فضیخ میں سے (فضیخ گدر کھجور کے نبیذ کو بھی لیتے ہیں) **الترخيص في انتباذ البسر وحدها وتمرة وحدها قبل تغيره** فی فضیخہ صرف گدر کھجور کو بھگونے کی اجازت اور اوسکا نبیذ پینے کی جبتک اوس میں تغیر نہو (یعنی تیزی اور نشہ نہ آوے) **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ** أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تنبذوا الزهو والرطب جميعا ولا البسر والرطب جميعا وانبذوا كل واحد منهما على حدته ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگو کچی اور تر کھجور کو ملا کر اور نہ گدر کھجور اور انگور کو ملا کر لیکن ہر ایک کو علحدہ علحدہ بھگو **ذِكْرُ الِانْتِبَاذِ فِي الْأَسْقِيَةِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا** مشکوں میں نبیذ بنانا جنکے منہ بندھے ہوں تاگے سے **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ** صلى الله عليه وسلم نهى عن خليط الزهو والتمر وخليط البسر والتمر وقال لينبذ كل واحد منهما على حدته في الأسقية التي يلاث على أفواهها ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کچی اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور گدر اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور آپنے فرمایا ہر ایک کو جدا جدا بھگو دو ان

مشکوں میں جنکے منہ باندھ دیئے جاویں (تاکہ کیڑا اور مکھی وغیرہ گھسنے نپاوے) اَلنَّهْيُ عَنِ الْخَلِيطِ فِي انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَحْدَهُ
صرف کھجور بھگونیکی اجازت عَنْ اَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْلَطَ بُسْرٌ بِتَمْرٍ
اَوْ زَبِيبٌ بِتَمْرٍ وَزَبِيبٌ بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا اَوْ
زَبِيبًا فَرْدًا ترجمہ ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گدر کھجور کو سوکھی کھجور کے ساتھ
ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو گدر کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص پینا چاہے انکو
تو ہر ایک کو جدا جدا پیے کھجور کو جدا گدر کو جدا انگور کو جدا عَنْ اَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى اَنْ يُخْلَطَ بُسْرٌ بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيبٌ بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيبٌ بِبُسْرٍ قَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا اَلنَّهْيُ عَنِ انْتِبَاذِ الزَّبِيبِ وَحْدَهُ صرف انگور کو بھگونا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِيبُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَقَالَ انْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَةٍ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدر کھجور اور انگور یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا بھگونو
ہر ایک کو جدا جدا اَلرُّخْصَةُ فِي انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ گدر کھجور الگ بھگونے کی اجازت عَنْ اَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَقَالَ انْبِذُوا الزَّبِيبَ فَرْدًا وَالتَّمْرَ فَرْدًا
وَالْبُسْرَ فَرْدًا ترجمہ ابوسعید سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے اور سوکھی
گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا انگور کو الگ بھگوؤ اور کھجور کو الگ اور گدر کھجور کو الگ تَاوِيلُ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ
وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا اس آیت کی تفسیر تم کو غور کرنا چاہیے
کھجور اور انگور کے پہلوں میں بناتے ہو اوس میں نشا اور روزی خاصی ف روزی تو اون دونو سے ہوتی ہے سکا کھانا بھی حلال ہے
اور نشہ اوسکا شراب بنانا جو وقت یہ آیت اوتری تو شراب حلال تھا پھر اوس کے بعد حرام ہوا کیونکہ یہ آیت سورہ نحل میں ہے
اور وہ مکی ہی اور شراب کی حرمت سورہ مائدہ میں ہی جو مدینہ میں اوتری آپ اختلاف ہی مفسرین کا کہ سکر سے اس آیت میں کیا
مراد ہی اکثر قول ہی کہ سکر سے مراد خمر ہی جو کھجور اور انگور دونوں سے بنتا ہے اور بعض حنفیہ کہتے ہیں کہ سکر کھجور کا شیریں پانی
ہی جسمیں نشہ نہ آیا ہو لیکن یہ قول ضعیف ہی عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي جِبْرِيلُ
هَاتَيْنِ وَقَالَ سُوَيْدٌ فِي هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ
قَالَا السُّكَّرُ خَمْرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السُّكَّرُ خَمْرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السُّكَّرُ خَمْرٌ ترجمہ
ابراہیم اور شعبی اور سعید بن جبیر (یہ تابعین ہیں) نے کہا سکر خمر ہی عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السُّكَّرُ حَرَامٌ وَالرِّزْقُ
الْحَسَنُ حَلَالٌ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی اونہوں نے کہا سکر حرام ہی اور روزی خاصی حلال ہے ذِكْرُ
اَنْوَاعِ الْاَشْيَاءِ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا الْخَمْرُ حِينَ تُرِكَ تَحْرِيمُهَا جب شراب حرام ہوا تو کن کن چیزوں سے شراب بنتا تھا

عن ابن عمر قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ علی منبر المدینۃ فقال ایھا الناس انہ نزل تحریم الخمر یوم نزل وھی من خمسۃ من العنب والتمر والعسل والحنطۃ والشعیر والخمر ما خامر العقل ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں حضرت عمر سے سنا آپ مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے کہا اے لوگو دیکھو جس دن شراب حرام ہوا تو پانچ چیزوں سے شراب بنا کرتا تھا انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو چھپا دے یعنی خمر جو مخامرہ کرنے عقل کے یعنی خمر نکالا گیا ہے مخامرت سے جس کے معنے چھپانے کے ہیں تو جو شراب عقل کو چھپا دے یعنی نشہ لا دے وہ حرام ہے خواہ انگور سے بنے یا اور کسی چیز سے

عن ابن عمر قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اما بعد فان الخمر نزل تحریمھا وھی من خمسۃ من العنب والحنطۃ والشعیر والتمر والعسل ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت عمر سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ جب شراب حرام ہوا تو پانچ چیزوں سے بنا کرتا تھا انگور اور گیہوں اور جو اور کھجور اور شہد سے عن ابن عمر قال الخمر من خمسۃ من التمر والحنطۃ والشعیر والعسل والعنب ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے کھجور اور گیہوں اور جو اور شہد اور انگور

ثم حرم کل مسکر من الاشربۃ المنکرۃ من الثمار والحبوب کانت علی اختلاف اجناسھا والشاذ منھا جو شراب کھلے یا چھپ کے بنے اگرچہ کسی قسم کا ہو پر اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے عن ابن سیرین قال جاء رجل الی ابن عمر فقال ان اھلنا ینبذون لنا شرابا عشیا فاذا اصبحنا شربنا قال انھاک عن المسکر قلیلہ وکثیرہ واشھد اللہ علیک انھاک عن المسکر قلیلہ وکثیرہ واشھد اللہ علیک ان اھل خیبر ینبذون شرابا فنشربہ وکذا یسقونہ لکذا وکذا وھی الخمر وان اھل قدرک ینبذون شرابا فنشربہ وکذا یسقونہ لکذا وکذا انھاک عن الخمر حتی عد اشربۃ اربعۃ احدھا العسل ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے کہ شخص عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پاس آیا اور بولا ہمارے لوگ ہمارے لیے ایک شراب بھگوتے ہیں شام کو پھر صبح کو ہم اس کو پیتے ہیں عبداللہ نے کہا میں تجھ کو منع کرتا ہوں نشہ لانیوالے سے تھوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرتا ہوں میں اللہ کو تجھ پر کہ میں منع کرتا ہوں نشہ لانیوالے سے تھوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرتا ہوں میں اللہ کو تجھ پر کہ خیبر کے لوگ فلاں فلاں چیزوں سے شراب بناتے ہیں اور اس کا نام ہوا ہے کہتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اور تیرے ذلے فلاں فلاں چیزوں کا شراب بناتے ہیں اور اس کے نام ہیں کہتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اسی طرح چار قسم کے شرابوں کو بیان کیا ان میں سے ایک شہد کا شراب تھا تو نام بدلکر رکھ لینے سے کچھ نہیں ہوتا جس شراب میں نشہ ہو اس کا تھوڑا بہت دونوں پینا حرام ہے **اثبات** اسم الخمر لکل مسکر من الاشربۃ جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے اگرچہ انگور سے نہ بنا ہو عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر حرام وکل مسکر خمر ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالا خمر ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کل مسکر حرام وکل مسکر خمر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا حسین بن منصور نے کہا امام احمد بن حنبل سے کہا
یہ حدیث صحیح ہی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
مگر اس میں یہ نہیں ہی کہ ہر نشہ لانے والا حرام ہی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر
خمر وکل مسکر حرام عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر حرام وکل مسکر خمر
ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہی اور ہر نشہ لانیوالا شراب خمر ہے
وکل خمر حرام کل شراب اسکر فہو حرام ہی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر
حرام ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہی عن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شکر حرام ترجمہ ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہی عن ابی ھریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان ینتبذ فی الدباء والمزفت والنقیر والحنتم وکل مسکر حرام ترجمہ
ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی مانجن میں نبیذ بنانے
سے اور فرمایا کہ جو نشہ کرے حرام ہی عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنبذوا فی الدباء ولا المزفت و
لا النقیر وکل مسکر حرام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے ایسی ہی روایت ہی مگر اس میں روغنی برتن کا ذکر نہیں ہے عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شراب اسکر فہو حرام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہی عن عائشۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سئل عن البتع فقال کل شراب اسکر حرام ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی
شہد کے شراب کو پوچھا فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہی عن عائشۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن البتع فقال
کل شراب اسکر فہو حرام والبتع من العسل عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن البتع فقال کل
شراب اسکر فہو حرام والبتع شیء یعمل من العسل ترجمہ اندونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عن ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ترجمہ ابوموسے سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر
نشہ لانیوالا حرام ہی عن ابی موسی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا ومعاذ الی الیمن فقال معاذ انا ناتی
ارضا نتخوفنا فیہا من شرابک شراب من العسل یقال لہ البتع ومن الذرۃ شراب یقال لہ المزر فقال ما اسکر فہو حرام
قال نعم ترجمہ ابوموسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا معاذ نے کہا آپ ہم کو اوس ملک میں بھیجتے ہیں جہاں لوگ بہت شراب
پیتے ہیں آپنے فرمایا تو بھی پی لیکن وہ شراب ہے جو نشہ کرے ف البتہ جس شراب میں نشہ نہ ہو جیسے نبیذ یعنی شربت انگور یا کھجور
کا اوسکی پینے کی ممانعت نہیں ہی عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ترجمہ ابوموسے
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہی عن الاسود بن سفیان السلمی قال سمعت عطاء

سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَرْكَبُ أَسْفَارًا فَنَتَّخِذُ لَنَا الْأَشْرِبَةَ فِي الْمَسْوَاقِ كَالدِّبَاءِ وَالْمُزَفَّتِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيدُ فَقَالَ هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ ترجمہ اسود بن شیبان سے روایت ہے ایک شخص نے عطاء سے کہا ہم سفر میں
جاتے ہیں اور بازاروں میں شراب بکتا ہوا دیکھتے ہیں لیکن معلوم نہیں کن برتنوں میں وہ بنی ہے عطاء نے کہا جو شراب
نشہ لاوے وہ حرام ہے پھر وہ شخص تھوڑی دور گیا عطاء نے کہا جیسا میں کہتا ہوں ویسا ہی ہے عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ
كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابن سیرین نے کہا ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْجُزَرِيِّ
قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَاشْرَبُوا مِنَ الطِّلَاءِ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
ترجمہ عبدالملک بن طفیل نے کہا عمر بن عبدالعزیز نے (جو خلیفہ تھے خلفائے بنی امیہ میں سے) ہم کو لکھا مت پیو طلاء کو (طلاء
شراب ہے جو آگ پر رکھکر جوش دیا جاوے یہانتک کہ گاڑھا ہو جاوے) جبتک دو حصے اس کے جل نہ جاویں اور ایک حصہ رہ
جاوے (جو نہایت گاڑھا ہو جیسے اونٹ کی منی کے دوا اسی جیسا اسکو طلا کہتے ہیں) اور ہر نشہ لانے والا حرام ہے عَنِ
الصَّقْعَبِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ صعق بن حزن سے
روایت ہے عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا کہ ہر نشہ کرنے والا حرام ہے عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوموسے اشعری رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے تَفْسِيرُ الْبِتْعِ وَالْمِزْرِ وَالْمِزْرُ نوع کس شراب کا کہتے ہیں عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً فَمَا أَشْرَبُ وَمَا آدَعُ قَالَ وَمَا هِيَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً فَمَا أَشْرَبُ وَمَا أَدَعُ قَالَ وَمَا هِيَ
قُلْتُ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ قُلْتُ أَمَّا الْبِتْعُ فَنَبِيذُ الْعَسَلِ وَأَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيذُ الذُّرَةِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ فَإِنِّي حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کیطرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ وہاں شراب ہوتے ہیں مجھ میں کونسا شراب پیوں اور کونسا
نہ پیوں آپنے فرمایا وہاں کونسے شراب ہوتے ہیں میں نے کہا بتع اور مزر کیا میں نے کہا بتع تو شہد کا
شراب ہے اور مزر جوار کا شراب ہے ..... آپنے فرمایا جو نشہ لاوے اوسکو نہ پی کیونکہ میں حرام کر چکا ہر نشہ
لانے والے شراب کو عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً يُقَالُ لَهَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ قُلْتُ شَرَابٌ يَكُونُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يَكُونُ
مِنَ الشَّعِيرِ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کیطرف بھیجا
میں نے کہا یا رسول اللہ وہاں شراب ہوتے ہیں جنکو بتع اور مزر کہتے ہیں آپنے فرمایا بتع کیا ہے میں نے کہا ایک شراب
بنتا ہے شہد سے اور مزر جو سے بنتا ہے آپنے فرمایا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْخَمْرَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْمِزْرَ قَالَ مَا الْمِزْرُ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ

قال سکر قال نعم قال کل مسکر حرام ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا پھر عمر کی آیت کو بیان کیا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ مزر کیسا ہے آپ نے فرمایا مزر کیا وہ بولا ایک دانہ ہے جو یمن میں بنایا جاتا ہے آپ نے فرمایا اوس میں نشہ ہوتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عن ابی الزبیر قال سمعت ابن عباس سئل فقیل له افتنا فی البادق فقال سبق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان البادق وما اسکر فهو حرام ترجمہ ابوالزبیر سے روایت ہے ابن عباس سے کسینی نے پوچھا بادق (بادہ سے نکلا ہے جو فارسی لفظ ہے یعنی شراب جسکو تھوڑا سا پکایا جاوے) میں فتوی دیجیے انہوں نے کہا بادق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہ تھا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے (تو اگر بادق میں نشہ پیدا ہو گیا تو حرام ہے ورنہ حلال ہے) عن عمر بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیره فقلیله حرام ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شراب کا بہت پینا نشہ لاوے اسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے عن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انهما کره عن قلیل ما اسکر کثیره ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھکو منع کرتا ہوں اوس شراب کے تھوڑی پینے سے جسکا بہت پینا نشہ لاوے عن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن قلیل ما اسکر کثیره ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھوڑا پینا اوس چیز کا جسکا بہت پینا نشہ لاوے عن ابی هریرة قال علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یوم فتحت خطر بینی صبیة له فی دنان فجئته به فقال اذهبی فاذنیته منه فاذا هو ینش فقال اخبری بهذا الشارب فان هذا شراب من لا یؤمن باللہ والیوم الآخر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مجھکو معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہیں میں آپکے روزہ افطار کرنی کی وقت بھیجدیا کہ پہونچا جسکو میں نے کدو کے توبے میں تیار کیا تھا جب میں لیکر آیا تو آپنے فرمایا نزدیک لا میں نے دیکھا اوس میں جوش آرہا تھا آپنے فرمایا پھینک دے دیوار پر یہ تو وہ پیے گا جسکو یقین نہیں اللہ پر اور قیامت پر امام نسائی نے کہا یہ دلیل اسکی ہے کہ نشہ لانیوالا شراب حرام ہے تھوڑا ہو یا بہت اور ویسا نہیں ہے جیسے حیلہ کرنیوالے لوگ اپنی حیلہ نکالتے ہیں کہ خمیر گھونٹ جسکے بعد نشہ پیدا ہو حرام ہے اور پہلے گھونٹ سب حلال ہیں جن سے نشہ نہیں ہوتا ہے اور علما کا اتفاق ہے اسپر کہ بالکل نشہ اخیر گھونٹ سے پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ اوسکے پہلے گھونٹ جو پیے اون سے بھی نشہ ہوا ہے ف بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ جو شراب انگور کا نہ ہو اوس کو تھوڑا پینا درست ہے اتنا جس سے نشہ نہ ہو اگر پیتا چلا گیا یہانتک کہ نشہ پیدا ہوا تو خیر کا گھونٹ جسکے ساتھ نشہ پیدا ہوا حرام ٹھہرا اور پہلے گھونٹ درست یہ حیلہ ہے درحقیقت نشہ خیر کے گھونٹ سے پیدا نہیں ہوا بلکہ اگلے پچھلے سب گھونٹوں کی تاثیر سے تو سب حرام ہوئے الدشتی عن بسید الجهنی وهو شراب یتخذ من الشعیر جو کے شراب سے ممانعت عن علی کرم اللہ وجهه

قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ وَلُبْسِهِ ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور لال زین پوش پر چڑھنے سے اور جو کے شراب پینے سے عَنْ صَعْصَعَةَ قَالَ لِعَلِيٍّ نَرَاكَ طَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ إِنْهَنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا هَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ ترجمہ حضرت صعصعہ نے کہا حضرت علی رض سے اے امیر المومنین منع کر دیجئے ہم کو ان چیزوں سے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو منع کیا تھا انہوں نے کہا منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی بن سے اور جو کے شراب کا ذکر نہیں کیا ذِكْرُ مَا كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مِنَ الْأَوْعِيَةِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بھگویا جاتا تھا پتھر کی کٹوری میں ذِكْرُ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي نَهَى عَنِ انْتِبَاذٍ فِيهَا دُونَ مَا سِوَاهَا لِمَا اشْتَدَّ أَثَرُهَا فِي اشْتِدَادِهِ فِيهَا ان برتنوں کا بیان جن میں نبیذ بنانا منع ہے اس لیے کہ ان برتنوں میں جلدی آتی ہے برخلاف اور برتنوں کے بَابُ النَّهْيِ عَنِ انْتِبَاذِ الْخَمْرِ مُعَرَّفًا فِي الظُّرُوفِ مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ طَاوُسٌ وَاللهِ إِنِّي لَسَمِعْتُهُ مِنْهُ ترجمہ طاؤس سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے انہوں نے کہا ہاں طاؤس نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ عبداللہ بن عمر سے سنا عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ رَجُلًا إِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فِي سَلَّتِهِ وَالدُّبَّاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ کہ تونبے کے نبیذ سے بھی منع کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْجَرِّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جر کے نبیذ سے جر کہتے ہیں مٹی کے گھڑے کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ قُلْتُ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجَرُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے یعنی دس میں نبیذ بنانے سے میں نے کہا حنتم کیا ہے انہوں نے کہا جر یعنی مٹی کا برتن جس پر لاکھ چڑھی ہو عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ سُئِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْجَرِّ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے روایت ہے عبداللہ بن الزبیر سے پوچھا جر کا نبیذ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے اس سے عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا عَجِبْتُ مِنْهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

صدق ابن عمر قلت ما الحنتم قال کل شیء من مدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے ہم نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا جر کے
نبیذ کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حرام کیا ہے یہ سنکر میں ابن عباس پاس آیا اور ان سے کہا آج میں نے
ایسی ایک بات سنی جس سے تعجب ہوا انہوں نے کہا وہ کیا میں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے جر کے نبیذ کو پوچھا تو انہوں نے
حرام کہا ابن عباس بولے عبداللہ بن عمر نے سچ کہا میں نے کہا جر کیا ہے انہوں نے کہا جو برتن مٹی کا ہو عن سعید بن
جبیر قال اتیت ابن عمر فسئل عن نبیذ الجر فقال حرمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشق علی لما
سمعته فاتیت ابن عباس فقلت ان ابن عمر سئل عن شیء فجعلت اعظمه قال ما هو قلت سئل عن نبیذ الجر
فقال صدق حرمه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت وما الجر قال کل شیء صنع من مدر ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا سعید نے کہا جب میں نے ابن عمر سے یہ سنا تو مجھ پر شاق ہوا پھر میں ابن عباس پاس آیا اور میں نے کہا ابن عمر سے ایک بات
پوچھی گئی تھی مجھے وہ بہت بڑی معلوم ہوئی خیر تک الجر والاخضر سبز لکھی برتن عن ابن ابی اوفی یقول نهی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر الاخضر قلت فالابیض قال لا ادری ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز لکھی برتن کے نبیذ سے میں نے کہا اور سفید برتن سے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا عن
ابن ابی اوفی یقول نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر الاخضر والابیض ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سبز برتن اور سفید برتن کے نبیذ سے عن ابی جحاف قال سالت الحسن عن نبیذ
الجر احرام هو قال حرام قد ثنا من لم یکذب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن نبیذ الجر
والدباء والمزفت والمقیر ترجمہ ابو جحاف سے روایت ہے میں نے حسن سے پوچھا کیا جر کا نبیذ حرام ہے انہوں نے کہا ہاں حرام
ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو جھوٹ نہیں بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لاکھی برتن اور تونبی اور روغنی اور
چونہ برتن سے النهی عن نبیذ الدباء تونبی کے نبیذ سے ممانعت عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی
عن الدباء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی کے نبیذ سے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نهی عن الدباء ترجمہ وہی جو اوپر گزرا النهی عن نبیذ الدباء والمزفت تونبی اور روغنی برتن کے نبیذ سے
ممانعت عن عائشة قالت نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والمزفت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے عن علی کرم اللہ وجهه عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه نهی عن الدباء والمزفت ترجمہ حضرت علی سے بھی ایسی ہی روایت ہے عن عبد الرحمن بن یعمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الدباء والمزفت ترجمہ عبدالرحمن بن یعمر سے بھی ایسی ہی روایت ہے عن انس بن مالک
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الدباء والمزفت ان ینبذ فیهما ترجمہ انس بن مالک سے بھی ایسی ہی
روایت ہے عن ابی هریرة یقول نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والمزفت ان ینبذ فیهما ترجمہ

ابو ہریرہ قریب ایسی ہی روایت ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الزفت والدباء ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روغنی اور کدو کے برتن میں ذکر کرنے عن نبیذ الدباء والحنتم والمقیر کدو کی تونبی اور لاکھی اور چوبین برتن کے نبیذ پینے سے ممانعت عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والمزفت والمقیر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور چوبین برتن یعنی تقیر سے (جو کھجور کی لکڑی سے بنتا ہے اہل لوگ ان برتنوں میں شراب بنایا کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو چند روز تک ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت ہوئی تاکہ شراب کا خیال بالکل جاتا رہے) عن ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب فی الحنتم والدباء والنقیر ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور تونبی اور چوبین ابن سیرین سے النھی عن نبیذ الدباء والحنتم والدباء والنقیر ترجمہ تونبی اور لاکھی اور روغنی برتن کے نبیذ کی ممانعت عن ابن عمر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور روغنی یعنی رال پھری ہوئے برتن سے عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزفت والدباء والظروف المزفتۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکوں سے اور تونبی سے اور اون برتنوں سے جو رال پھری ہو عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن شراب صنع فی دباء او حنتم او مزفت او یکون زبیبا او سکرا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع فرماتے تھے اوس شراب سے جو بنایا جاوے تونبی یا لاکھی یا روغنی برتن میں سوا زبیبوں کی تیل کے ذکر کرکے والنھی عن نبیذ الدباء والتمر والمقیر والحنتم کدو کی تونبی اور چوبین اور روغنی اور لاکھی برتن کے نبیذ کی ممانعت عن ابی ھریرۃ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتن سے عن ثمامۃ بن حزن القشیری قال اتیت عائشۃ فسألتھا عن النبیذ فقالت قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألوہ فیما ینبذ فنھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبذ فی الدباء والنقیر والحنتم ترجمہ ثمامہ بن حزن سے روایت ہے میں حضرت عائشہ سے ملا اور اون سے پوچھا نبیذ کو انہوں نے کہا عبدالقیس (ایک قبیلہ ہے) کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے پوچھا کس برتن میں نبیذ بناویں آپ نے منع کیا تونبی اور چوبین اور روغنی اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے عن عائشۃ قالت نھی عن الدباء یعنی الدباۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ کدو کی تونبی سے منع کیا گیا ہے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن نبیذ التقیر والمقیر والدباء

والحنتم وحدیث ابن علیۃ قال اسحاق وذکرت ھدبۃ عن عائشۃ مثل حدیث معاذۃ وشعبۃ الجرار قلت لھدبۃ انت سمعتیھا سمعت الجرار قالت نعم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نبیذ اور روغنی اور تونبی اور لاکھی برتن جنید سے ابن علیہ کی روایت میں ہے اسحاق نے کہا ہدبہ نے بیان کیا حضرت عائشہ سے مثل معاذہ کے اور گھڑنکا بھی ذکر کیا میں ہدبہ سے کہا تو نے حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے سنا جرار سے انہوں نے کہا ہاں عن ھدبۃ بنت شبیل بن عباد قالت لقیت عائشۃ بامرأۃ فسألتھا عن النکیر فنھتنی عنہ وقالت ابتدی عندنا مرأۃ فشربہ فدعوۃ فاوکی علیہ ونھتنی عن الدباء والنقیر والمزفت والحنتم ترجمہ ہدبہ بنت شبیل سے روایت ہے میں حضرت عائشہ سے ملی خیبہ میں اور میں نے پوچھا ان سے شراب کی بھیجنے کو انہوں نے منع کیا اور کہا شام کو بھگو نبیذ اور صبح کو پی اور اوس کو دانت لگا دے (اگر مشکیزہ میں ہو) اور منع کیا مجھکو تونبی اور روغنی اور لاکھی برتن سے المزفتۃ روغنی برتنوں کا بیان عن انس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نقر فت انس قفتہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتنوں سے ذکر الدباء علی النھی الموصوف عن الاوعیۃ التی تقدم ذکرھا کان حتما لا دما علی ما ذہب الیہ بعض اھل العلم ان النھی بطور تادیب کے (یعنی صرف کراہت ہی نہیں بلکہ انکا استعمال حرام ہوگیا تھا) عن ابن محمد بن عباس انہ شھد اعلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن الدباء والحنتم وللزفت والنقیر ثم ما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ وما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا ترجمہ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انہی نے منع کیا تونبی اور لاکھی اور روغنی اور چوبی برتن سے پھر فرمایا اس آیت کو جو دیوے تم کو رسول اوس کو لو اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو عن اسماء بنت یزید عن ابن عباس ھا یقال لہ انس قال قال ابن عباس الحدیث قال اللہ عز وجل ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا قلت لی قال الی قول اللہ وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم قلت بلی قال فانی اشھد ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن التقیر والنقیر والدباء والمحنتم ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے اوس نے سنا چچا کے بیٹے سے جسکو ابن عباس کہتے تھے ابن عباس نے کہا کیا اللہ تعالی نے نہیں فرمایا جو حکم کرے تم کو رسول اوسکو مانو اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو میں نے کہا کیوں نہیں پھر اوسنے کہا کیا اللہ تعالی نے فرمایا نہیں کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو جب اللہ اور اوسکا رسول کسی بات کا فیصلہ کردیں تو اپنے کاموں میں اختیار نہیں رہتا بلکہ اللہ اور رسول کے فیصلے کیمانند عمل کرنا ضرور ہوجاتا ہے میں نے کہا کیوں نہیں تب اوسنے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے حبیر سے اور روغنی اور تونبی اور لاکھی برتن سے (تو نکتہ پر نہی معلوم ہوا کہ یہ ممانعت تادیبی ہے نہ بطور ادب کے) تفسیر الاوعیۃ

ان ترجمہ مجھ سے بیان مین عن ذاذان وقال سألت عبد اللہ بن عمر قلت حدثنی بشیء سمعتہ من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الوعیۃ وفسرہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتم وھو الجر
تسمونہ انتم الجرۃ ونھی عن الدباء وھو الذی تسمونہ انتم القرع ونھی عن التقیر وھی النخلۃ یدیر ون بھا
ونھی عن المزفت وھو المقیر ترجمہ ذاذان سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا مجھ سے کچھ بیان کرو جو تم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو برتنون کے باب مین مع اونکی تفسیر کے اونہون نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حنتم سے جسکو تم جرہ کہتے ہو (یعنی ہنڈی کا بدسن لاکھی) اور منع کیا دبا سے جسکو تم قرع کہتے ہو (یعنی توبی کدو کی) اور منع کیا نقیر
سے (یعنی کھجور کی جڑ کو کھود کر جو برتن بناتے ہین) اور منع کیا مزفت یعنی مقیر سے (رال چڑھی ہوئی سے) الاذن
فی الانتباذ الذی حتمھا بعض الرواۃ ایاتی الکلام علی ذکرھا والاذن فیما کان فی الاسقیۃ منھا کن تبور
مین نبیذ بنانا درست ہے اوکما بیان اور مشکون مین نبیذ بنانے کی بہ بابت عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وفد عبد القیس حین قدموا علیہ عن الدباء وعن التقیر وعن المزفت والمزادۃ المجبوبۃ و
قال انتبذ فی سقائک واوکہ واشربہ حلوا قال بعضھم ائذن لی یا رسول اللہ فی مثل ھذا قال اذا نجھلھا
مثل ھذہ واشار بیدہ یصف ذلک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کے
لوگون کو منع کیا جب وہ آئے آپ پاس تونبی اور نقیر اور روغنی اور لکھال سے اور فرمایا نبیذ بناؤ اپنی مشکیزہ سے مین پھر اوس کا
ڈانٹ لگاؤ اور پیو اوسکو میٹھا میٹھا بعضون نے کہا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجیے اسی کی آپنے فرمایا تو چاہتا ہے کہ اوس کی مثل
کرلے پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے بیان کی دو لگے اوس کی تیزی اور شدت کو عن جابر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن المزفت والدباء والتقیر وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا لم یجد سقاء ینبذ
لہ فیہ نبذ لہ فی دلو من حجارۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی ہنڈی اور توبی
اور چوبین برتن سے اور آپ پاس جب مشکیزہ نہ ہوتا نبیذ بنانے کو تو پتھر کے برتن مین نبیذ بنایا جاتا عن جابر قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبذ لہ فی سقاء فاذا لم یکن لہ سقاء نبذ لہ فی تور من حجارۃ قال وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن الدباء والتقیر والمزفت ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
مشک مین نبیذ بناتا پھر اگر مشکیزہ نہ ہوتی تو پتھر کے برتن مین اور منع کیا آپنے کدو کی توبی اور چوبین اور روغنی برتن سے عن
جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والتقیر والحنتم والمزفت ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا توبی اور چوبین اور لاکھی اور روغنی برتن سے الاذن فی الجر خاصۃ مٹی کے برتن
کی اجازت عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الجر غیر مزفت ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی مٹی کے برتن مین نبیذ بنانے کی جسپر لاکھ نہ لگی ہو الاذن فی شیء من الاوعیۃ

کی جہت سے عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت نہیتکم عن لحوم الاضاحی
فتزودوا وادخروا وبین لکم ان زیارۃ القبور فانہا تذکر الاخرۃ واشربوا ولا تسکروا کل مسکر
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمکو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت رکھ چھوڑنے سے اب کہا ہو
اور رکھ چھوڑو اور جو شخص قبر کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے اسلیے کہ قبر کی زیارت یاد دلاتی ہے آخرت کو اور پیو ہر ایک شراب کو
جس میں مسکر ہو مسکر وہ ہے جو نشہ دے اوس سے بچو عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت نہیتکم
عن زیارۃ القبور فزوروہا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلثۃ ایام فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم عن
النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے لیکن اب زیارت کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت تین دن سے
زیادہ رکھنے سے لیکن اب جتنا تمہارا جی چاہے رکھو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے مگر مشک میں اب سب برتنوں میں بناؤ
لیکن پیو اوس شراب سے جو نشہ لاوے عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت نہیتکم
عن ثلث زیارۃ القبور فزوروہا وترددکم زیارتہا خیرا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی بعد ثلث فکلوا
منہا ما شئتم ونہیتکم فی الاشربۃ فی الادعیۃ فاشربوا فی اوعیتکم ولا تشربوا مسکرا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا تین چیزوں سے ایک تو قبروں کی زیارت سے
لیکن اب زیارت کرو اور تم کو زیارت سے بہتری ہوگی اور منع کیا تھا میں نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے اسلیے کہ اس
زمانے میں محتاج لوگ بہت تھے تو بانٹ دینا بہتر تھا اب جتنا جی چاہے اوس میں سے کھاؤ اور منع کیا تھا میں نے برتنوں میں شراب
پینے سے اب جس برتن میں چاہو پیو لیکن جو نشہ لاوے وہ کبھی نہ پیو عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت
نہیتکم عن ثلث فانتبذوا فی ما بدا لکم ولا تشربوا مسکرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن اب نبیذ بناؤ جس برتن میں چاہو اور جو نشہ لاوے اسے مت پیو عن بریدۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا ہو یسیر اذ دخل علی قوم فسمع لہم لغطا فقال ما ہذا اللغوت قالوا یا نبی اللہ
ہم شراب یشربونہ فبعث الیہم مدعاہم فقال ای شیء تعتبذ فیہن قالوا نعتبذ فی النقیر والدباء والحنتم
ظروف فقالہ تشربوا الا فی اسقیتکم علیہ قال فلیت بذلک ما شاء اللہ ان لبثت ثم رجع علیہم فاذا ہم قد
اصابہم وبا فی صفرۃ قال ما لی اراکم قد ہلکتم قالوا یا نبی اللہ ارضنا وبیئۃ وحرمت علینا انہا ما او کینا
علیہ قال اشربوا وکل مسکر حرام ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جا رہے تھے آپ نے سنا کہ لوگ
شور مچا رہے ہیں کسی چیز کے واسطے آپ نے پوچھا اسکے وہ ایک قسم کا شراب پیا کرتے ہیں اوسکو بتایا ہے میں آپ نے کسی کو بھیجا ان کے پاس
بھیجا اور بلایا پھر فرمایا تم کن برتنوں میں نبیذ بناتے ہو وہ بولے کہا جو میں برتن ہیں اور تونبی میں اور مشک میں آپ نے فرمایا

آپنے فرمایا مت پیو مگر دو میں سے جسپر تو انت لگاؤ دو پیشکیزہ ابریق چھاگل) پھر آپ تھوڑی دیر ٹھہر کر جبتک اللہ کو منظور تھا اور دیر پھر آپنے اون لوگون کو دیکھا وہ دوبارہ سو رہے ہین (یعنی مستقل کی بیماری سے آپنے فرمایا کیا ہوا جبکو مین دیکھتا ہون تم تباہ ہو گئے اونھون نے کہا اسی نبی اللہ کے ہمارے زمین دابانی ہے یعنی کثرت باران رہتی ہے ہوا کے فساد سے اور آپ نے حرام کردیا ہمپر ہر ایک شراب مگر جسپر ہم ڈانٹ لگائین آپنے فرمایا پیو ہر ایک شراب لیکن بچو اوس سے جو نشہ لاوے **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الظروف فقالت الانصار فقالت یا رسول اللہ لیس لنا وعاء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا اذا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب منع کیا برتنون سے تو انصار نے شکایت کی اور فرمایا ہمارے پاس کسم کے برتن نہین ہین آپنے فرمایا تو خیر مین منع بھی نہین کرتا **فائدہ** اس حدیث سے شراب کی بیسی چیز سے **عن** ابی ھریرۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ بقدحین من خمر ولبن فنظر الیھما فاخذ اللبن فقال لہ جبریل علیہ السلام الحمد للہ الذی ھداک للفطرۃ لو اخذت الخمر غوت امتک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس معراج کی رات دو پیالے لائے گئے ایک مین شراب تھا اور ایک مین دودھ آپنے دودھ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا شکر ہے اوس خدا کا جس نے تمکو ہدایت کی فطرت کی (کیونکہ دودھ فطرت یعنی پیدایش کے موافق ہے جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو غذا اوسکی دودھ ہوتی ہے تمام قوی جسمانی اور روحانی دودھ سے ترقی پاتے ہین برخلاف شراب کے کہ وہ فطری غذا نہین بلکہ مصنوعی ہے اوس سے عقل مین فتور پڑتا ہے) اگر تم شراب پیالیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یشرب ناس من امتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا ترجمہ ایک صحابی سے روایت ہے اوس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کچھ لوگ میری امت کے شراب پینگے لیکن نام اوسکا اور رکھینگے بہانے کے لیے تو اونکو دوہرا گناہ ہوگا ایک تو شراب پینے کا دوسری فریب کرنیکا) **ذکر الروایات المغلظات فی شرب الخمر** شراب پینے کی برائی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مومن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن ولا ینتھب نھبۃ یرفع الناس الیہ فیھا ابصارھم حین ینتھبھا وھو مومن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبتک زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب کوئی لوٹ کرتا ہے ایسی جسکو لوگ آنکھ اوٹھا کر دیکھین (یعنی بڑی لوٹ قیمتی مال کی) تو وہ مومن نہین ہوتا (بلکہ ان گناہون کے کرتے وقت ایمان جاتا رہتا ہے اگر ایمان تھا تو ایسے کام کیون کرتا) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مومن ولا ینتھب نھبۃ ذات شرف

ترجمہ المثنی بہ یعقوب وھو مرسل ترجمہ وہی ہے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب کوئی بڑی بوٹ کرتا ہے جس کی طرف
اسمعن انکہ دیکھا کہ دیکھیں عثمن بن عمر وبعض من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قالوا قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر فاجلدوہ ثم ان شرب فاجلدوہ ثم ان شرب
فاقتلوہ ترجمہ بن عمر وغیرہ کسی صحابہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص شراب پیئے اوسکو کوڑے مارو
پھر پیئے تو کوڑے مارو پھر اگر پیئے تو اوسکو مار ڈالو (کیونکہ معلوم ہوا اوس سے شراب چھوٹنے والا نہیں ہے
یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے اور قتل کرنا شرب پینے کے جرم میں جائز نہیں) عثمن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم قال اذا سکر فاجلدوہ ثم ان سکر فاجلدوہ ثم ان سکر فاجلدوہ ثم قال فی الرابعۃ
فاضربوا عنقہ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مست ہو جاوے (یعنی
شراب پیوے) تو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو تو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو تو چوتھی بار اوسکو قتل کرو عثمن ابی ھریرۃ انہ
کان یقول ما ابالی شربت الخمر او عبدت ھذہ الساریۃ من دون اللہ عزوجل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
اونہوں نے کہا میں پروا نہیں کرتا شراب پیوں یا اسپر جل جلالہ کے سوا اس ستون کو پوجوں (یعنی شراب پینا معاذ اللہ شرک کے برابر ہے)
ذکر الروایۃ البتۃ عن صلوات شارب الخمر شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی عثمن عروۃ بن روایۃ
ابن الدیلمی رکب یطلب خالد اللہ بن عمر و بن العاص قال ابن الدیلمی فدخلت علیہ فقلت ھل سمعت یا عبد اللہ
بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر شان الخمر شیئا فقال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا یشرب الخمر رجل من امتی فیقبل اللہ منہ صلوۃ اربعین یوما ترجمہ عروہ بن سعید سے روایت ہے بن دیلمی
سوار ہوئے عبد اللہ بن عمر و بن العاص کو ڈھونڈھنے کے لیئے (بن دیلمی کہتے ہیں) میں عبد اللہ پاس پہونچا اور اون سے کہا کیا تم نے
رسول اللہ صلعم سے شراب کے باب میں کچھ سنا ہے اونہوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ کہتے تھے کوئی شخص میری امت
میں سے اگر شراب پیئے گا تو تعالی اوس کے چالیس دن کی نماز قبول نہ کریگا عثمن مسروق قال الغاضی اذا اکل الھدیۃ فقد
اکل السحت واذا قبل الرشوۃ بلغت بہ الکفر وقال مسروق من شرب الخمر فقد کفر وکفرہ ان لیس لہ
صلوۃ ترجمہ مسروق نے کہا (وجہ تعین میں سے ہے) قاضی نے جب ہدیہ لیا اوس شخص سے جو ہمیشہ ہدیہ دیتا تھا بلکہ قاضی ہونے
کے بعد دینے لگا تو اوس نے حرام کھایا اور جب رشوت لی تو کفر کے قریب پہونچا اور مسروق نے کہا جس نے شراب پیا وہ کافر ہو گیا اسکی
کافر ہونے کی نماز درست نہیں ہوتی ذکر الاثار المتولدۃ عن شرب الخمر من ترک الصلوۃ ومن قتل النفس التی
حرم اللہ ومن وقوع علی المحارم شراب پینے سے کیا کیا گناہ پیدا ہوتے ہیں نماز ترک کرنا خون ناحق کرنا جس کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے
زنا کرنا عثمن عثمان رضہ یقول لمتنبوا الخمر فانھا ام الخبائث انہ کان رجل ممن خلا قبلکم تعبد فعلقتہ
امرۃ فارسلت الیہ جاریتھا فقالت لہ انا ندعوک للشھادۃ فانطلق مع جاریتھا وطفقت کلما دخل

بَابُ اِذَا خَلَّفَتْهُ دُوْنَهُ حَتّٰى اَنْقَضِيَ اِمْرَاَتِيْ وَصِيَّتِهِ عِنْدَهَا غُلَامٌ مَوَالِيَهُ خَمْرٌ فَشَانَتْ اِنِّيْ لِلّٰهِ مَادَعَوْتُكَ

لِلشَّهَادَةِ وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ اَوْ تَشْرَبَ مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَاسًا وَتَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ قَالَ فَاسْقِيْنِيْ

مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَاسًا فَسَقَتْهُ كَاسًا فَاَبٰى اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهَا وَقَالَ اسْقِيْنِيْ كَاسًا اُخْرٰى فَلَمَّا شَرِبَ قَالَ خَلِّيْ عَنِّيْ فَاَنَا

وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْاِيْمَانُ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ اَبَدًا لَمْ يَشَأْ اَنْ يَّخْرُجَ لَهَا اِلَّا خَرَجَ

ترجمہ حضرت عثمانؓ نے کہا بچو خمر (شراب) سے وہ سب برائیوں کی جڑ ہے اگلے زمانے میں ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا پھر اس کو ایک بدکار عورت نے پھانسنا چاہا ایک لونڈی کو اس کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں تجھ کو بلاتی ہوں گواہی کے لیے (یہ بہانہ کیا کیونکہ گواہی کے لیے جانا ضرور ہے) وہ اس لونڈی کے ساتھ چلا آیا اس لونڈی نے مکان کے ہر ایک دروازے کو جب وہ اس کے اندر جاتا بند کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک عورت پاس پہنچا جو خوب صورت تھی اور اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک برتن شراب کا وہ عورت بولی قسم خدا کی میں نے تجھ کو گواہی کے لیے نہیں بلایا لیکن اس لیے بلایا ہے تاکہ مجھ سے صحبت کرے یا اس شراب کا ایک گلاس پیے یا اس لڑکے کو قتل کر ڈالے وہ شخص بولا مجھ کو شراب کا ایک گلاس پلا دے اس نے ایک گلاس اس کو پلایا وہ بولا اور دے جب مست معلوم ہوا پھر وہاں سے نہ ٹلا یہاں تک کہ اس عورت سے صحبت کی اور اس لڑکے کا خون کیا تو بچو شراب سے اس لیے کہ قسم اللہ کی ایمان اور شراب کا ہمیشہ پینا دونوں ساتھ نہیں رہتے یہاں تک کہ ایک دوسری کو نکال دیتا ہے اگر ایمان غالب ہوا شراب چھوڑ دے اور جو شراب نہ چھوڑا تو ایمان جاتا رہتا ہے (اسناد مذکور) عَنْ عُثْمَانَ يَقُوْلُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ فَاِنَّهُ كَانَ

رَجُلٌ مِّمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ وَيَعْتَزِلُ النَّاسَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ

اَبَدًا اِلَّا يُوْشِكُ اَحَدُهُمَا اَنْ يُّخْرِجَ صَاحِبَهُ ترجمہ حضرت عثمانؓ نے کہا بچو شراب سے کیونکہ وہ برائیوں کی جڑ ہے تم سے پہلے اگلے زمانے میں ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا پھر وہی قصہ بیان کیا اور کہا جو خمر سے کیونکہ قسم اللہ کی خمر اور ایمان ساتھ نہیں جمع ہونگے مگر ایک دوسرے کو نکال باہر کریگا عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَسْكَرْ

لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ مَا دَامَ فِيْ جَوْفِهِ اَوْ عُرُوْقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَاِنِ انْتَشٰى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ

اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اِنْ مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِرًا ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا جس شخص نے شراب پیا پھر نشہ نہ ہوا تو اس کے نماز قبول نہیں ہوگی جبتک وہ شراب اس کے پیٹ یا رگوں میں رہی اور اگر اس حالت میں مر جاوے تو کافر مریگا اور جو نشہ میں مست ہو گیا تو چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اس حالت میں مر جاوے تو کافر مریگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَمَجَّهَا فِيْ بَطْنِهِ

لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلٰوةً سَبْعَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ مَاتَ فِيْهَا وَقَالَ ابْنُ اٰدَمَ فِيْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا فَاِنْ اَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَيْءٍ

مِنَ الْفَرَائِضِ وَقَالَ ابْنُ اٰدَمَ الْقُرْاٰنِ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ مَاتَ فِيْهَا وَقَالَ ابْنُ اٰدَمَ فِيْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شراب پیا اور پیٹ میں اتار لیا اللہ تعالیٰ

تو اللہ تعالیٰ اوس کے سات روز کی نماز قبول نہ کریگا اور اگر اوس عرصہ مین مرجاویگا تو کافر مریگا اگر دس دفعہ تک قے ہوتی رہی اور کسی فرض چھوٹ گیا تو اوسکی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اس عرصہ مین مرجاویگا تو کافر مریگا **توبۃ شارب الخمر** شراب پینے والے کے توبہ کرنیکے بیان **عن** عبداللہ بن الدیلمی قال دخلت علی عبداللہ بن عمرو بن العاص وھو حائط لہ بالطائف یقال لہ الوھط وھو جالس فی ظل فسطاط من قریش فرأیت ذبان الخمر فقال رجل من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شرب الخمر سکر بہ لم تقبل توبتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم تقبل توبتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینۃ الخبال یوم القیمۃ ترجمہ عبداللہ بن علی سے روایت ہے مین عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس گیا وہ طائف مین اپنے باغ مین تھے جسکو وھط کہتے تھے اور قریش کے ایک جوان کا ہاتھ پکڑے ہوئے ٹہل رہے تھے جسپر لوگ شراب پینے کا گمان کرتے تھے تب عبداللہ نے کہا مینے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص شراب کا ایک گھونٹ پیے اوسکی توبہ چالیس روز تک قبول نہ ہوگی پھر توبہ کریگا تو اللہ معاف کردیگا پھر اگر شراب پیے تو چالیس روز تک توبہ قبول نہ ہوگی لیکن اوسکے بعد اگر توبہ کریگا تو اللہ تعالیٰ معاف کردیگا پھر اگر شراب پیے تو اللہ جل جلالہ ضرور اوسکو جہنم کے بدن کی پیپ پلاویگا اور توبہ قبول نہ ہوگی مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال سمجھکر پیے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منہا حرمھا فی الاخرۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیگا پھر اوس سے توبہ نہ کریگا اوسکو آخرت مین شراب نہ ملیگی **اخبرنا** ابو ایوب المدینی فی المسجد جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہین اون کے باب مین کیا آیا ہے **عن** عبداللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ سکران ولا عاق ولا منان ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین نہین جاویگا احسان کہنیوالا (جو احسان کرکے جتلاوے) اور بعضون نے کہا ماتوڑنے والا) اور نافرمانی کرنیوالا اپنے ماں باپ کی اور ہمیشہ شراب پینیوالا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا ثم مات وھو یدمنہا لم یشربہا فی الاخرۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیے کر مرجاوے اور وہ ہمیشہ پیتا ہو اوس کو آخرت مین شراب نہ ملیگی (یعنی جنت سے محروم رہیگا) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر فی الدنیا ثم مات وھو یدمنہا لم یشربہا فی الاخرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** الضحاک قال من مات مدمنا للخمر لقی ربہ وھو یعبد وثنا ترجمہ ضحاک نے کہا جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو پھر مرجاوے تو دنیا سے جدا ہوتے وقت اوسکے منہ پر گرم پانی کا جھٹکا دیا جاویگا (یعنی جہنم کے پانی کا) **تعزیت** شارب الخمر شراب پینے والے کو جلاوطن کرنا **عن** سعید بن المسیب قال غرب عمر رجلا الی خیبر فلحق بہرقل فتنصر فقال عمر لا اغرب بعدہ مسلما ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن امیہ کو شراب پینے کی حد

مجالد یا خیبر کیطرف وہ ہرقل بادشاہ روم کے پاس چلا گیا اور نصرانی ہوگیا حضرت عمر نے فرمایا اب ہرمین کسی مسلمان کو جلاوطن نہ کرونگا ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا مَنْ أَبَاحَ قَلِيلَ الْمُسْكِرِ بیان ان حدیثوں کا جن سے دلیل پکڑی ہے اس شخص نے جو نشہ لانیوالے شراب کو درست کہتا ہے ہر بشر طی کہ تھوڑا سا پیا جاوے جس سے نشہ نہ ہو عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبُوا فِي الظُّرُوفِ وَلَا تَسْكَرُوا ترجمہ ابوبردہ بن نیار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیو برتنوں میں (اگرچہ کسی قسم کا برتن ہو) لیکن مست ہو (یعنی اتنا زیادہ نہ پیو جس سے نشہ ہو) ان حدیث سے صاف صاف اوس شراب کے پینے کی جس میں نشہ ہو جازت نہیں نکلتی علاوہ اسکے امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور اس میں غلطی کی ہے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے اور کسی نے اوس کے متابعت نہیں کی سماک کے اصحاب میں سے اور سماک خود قوی نہیں ہے اور وہ قبول کرتا تھا تلقین کو امام احمد نے کہا ابوالاحوص اس حدیث میں غلطی کرتا تھا مخالفت کی ہے اوسکی شریک نے اسناد میں اور حدیث کے الفاظ میں اور شریک کی روایت پچھے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا کدو کی توبنی اور لاکھی اور کھجور بن اور روغنی برتن سے مگر خلاف کیا ہے اسکو ابوعوانہ نے اور وہ روایت یہ ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْرَبُوا وَلَا تَسْكَرُوا ترجمہ ام المومنین عائشہ نے کہا شراب پیو لیکن مست نہ ہو۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے قرصافی نے اسکو حضرت عائشہ سے روایت کیا اور وہ مجہول ہے اور مشہور حضرت عائشہ سے اسکے خلاف ہے عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَهَا أُنَاسٌ كُلُّهُمْ يَسْأَلُ عَنِ النَّبِيذِ يَقُولُ نَبِيذُ التَّمْرِ عُذْوَةٌ وَنَشْرَبُهُ عَشِيًّا وَنَبِيذُهُ عَشِيًّا وَنَشْرَبُهُ غُدْوَةً قَالَتْ لَا أَحِلُّ مُسْكِرًا وَإِنْ كَانَ خَبَرًا وَلَئِنْ كَانَتْ مَاءَ قِرْبَتِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے لوگوں نے نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا ہم صبح کو کھجور بھگوتے ہیں اور شام کو پیتے ہیں اور شام کو بھگوتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا میں حلال نہیں سمجھتی کسی نشہ لانے والے شراب کو اگرچہ روٹی کیوں نہ ہو اگرچہ پانی کیوں نہ ہو تین بار فرمایا عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ لَهُمْ عَنِ الذُّبَّاءِ لَهُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ لَهُمْ عَنِ الْمُزَفَّتِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَتْ إِيَّاكُنَّ وَالْجَرَّ الْأَخْضَرَ وَإِنِ اسْتَنْكَرْتُنَّ مَاءَ جُبِّكُنَّ فَلَا تَشْرَبْنَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمکو ممانعت ہے تونبی سے تمکو ممانعت ہے لاکھی برتن سے تمکو ممانعت ہے روغنی برتن سے پھر منہ کیا عورتوں کی طرف اور کہا بچو تم سبز لاکھی کہڑے سے اور اگر تمہارے مٹکے کا پانی نشہ کرنے لگے تو اوسکو مت پیو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے اوسنے پوچھا کسی نے شرابوں کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہر نشہ لانے والے سے۔ امام نسائی نے کہا ان لوگوں نے دلیل پکڑی ہے عبداللہ بن شداد کی روایت سے انہوں نے ابن عباس سے اور وہ یہ ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ترجمہ ابن عباس نے کہا خمر تو بہت سا اور باقی اور قسم کا شراب اتنا حرام ہے جس سے نشہ ہو ف اس پر دلیل ابوحنیفہ ہی کی روایت ہے مگر یہ روایت موقوف ہے ابن عباس پر اگرچہ دارقطنی نے اسکو مرفوعا بھی نقل کیا ہے علاوہ اسکے یہ روایت منقطع ہے کیونکہ ابن شبرمہ نے اسکو عبداللہ بن شداد سے نہیں سنا اور دلیل اسکی یہ ہے جو دوسرے اسناد میں ابن شبرمہ سے ہی ہے عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الثِّقَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ترجمہ ابن شبرمہ نے کہا مجھ سے ایک ثقہ نے بیان کیا عبداللہ بن شداد سے اور اس نے سنا ابن عباس سے انہوں نے کہا خمر تو بعینہ یعنی لذاتہ حرام ہے تو وہ سوا یا بہت اور باقی قسم کی شراب اتنی جس سے نشہ ہو۔ ابوحنیفہ مجہول ہے اگر کہا جائے کہ ابوحنیفہ نے تو یہ حدیث ابوعون سے روایت کی اور ابوعون نے عبداللہ بن شداد سے اور وہ روایت یہ ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ دوسری روایت یہ ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَمَا أَسْكَرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ ٹھیک ہے ابن شبرمہ کی روایت سے اور ہشیم بن بشیر تدلیس کرتا تھا اور اس میں ذکر بھی نہیں ہے کہ اس نے سنا ابن شبرمہ سے اور روایت ابوعون کی بہت مشابہ ہے نعمان کی روایت کے ابن عباس سے مجمل حال یہ روایت موقوفا صحیح تھی لیکن بعض کے مضمون میں اختلاف ہے بہت سے صحابہ اور علما یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے اوپر ثابت ہو چکا کہ خمر ہر مسکر کو کہتے ہیں پھر یہ بات مانی جاوے کہ خمر خاص ہے انگور سے اور اگر ان بھی لیں تو معارض ہیں اس کے بہت سے آثار اور احادیث اور خود ابن عباس سے اسکی خلاف ثابت ہے عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ الْجَرْمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذَقَ وَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ أَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَهُ ترجمہ ابوالجوزاء جرمی سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا اور وہ اپنی پیٹھ کعبہ کی طرف کیے ہوئے تھے باذق (یعنی وہ جو ایک قسم کا شراب ہے انگور کے شیرہ کو تھوڑا جوش دیکر) سو انہوں نے کہا حضرت محمد باذق نکلنے سے پہلے گذرے جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے انہوں نے کہا سب سے پہلے جس نے باذق کو پوچھا وہ میں تھا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيَحْرِمِ النَّبِيذَ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا جسکو بھلا لگے حرام کہنا اس چیز کو جسکو حرام کیا اللہ نے اور اس کے رسول نے تو وہ حرام کہے نبیذ کو (مولف) نبیذ ہے جس میں تیزی آجاوے اور نشہ کرنے لگے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ وَإِنَّا نَتَّخِذُ سُكُرًّا نَشْرَبُهُ مِنَ الزَّبِيبِ وَالْعِنَبِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ أَشْكَلَ عَلَيَّ فَذَكَرَ لَهُ ضُرُوبًا مِنَ الْأَشْرِبَةِ فَأَكْثَرَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَمْ يَعْصِمْهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ اجْتَنِبْ مَا أَسْكَرَ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَبِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ ترجمہ عبدالرحمن سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عباس سے کہا ہمارے ملک میں خوب سان کا رہنے والا ہوں اور ہمارا ملک بہت سرد ہے ہم ایک قسم کا شراب بناتے ہیں انگور خشک اور تر اور اور میوہ سے مجھکو مشکل معلوم ہوتا ہے پھر اس نے کئی قسمیں شراب کی بیان کیں

اور بہت تحسین بیان کیں یہانتک کہ میں نے گمان کیا کہ ابن عباس نے اونکو جنت سے بہرا آخر ابن عباس نے کہا تو نے بہت بیان کیا کیا تجھ
اس شراب سے جو نشہ لاوے کھجور کا ہو یا انگور کا یا اور کسی چیز کا عتبہ بن عباس قال نبیذ البتع سئلت عنہ فیصل ترجمہ ابن عباس سے
کہا گدر کھجور کا نبیذ حرام ہے ہر گز حلال نہیں عن ابی جمرۃ قال کنت اترجم بین ابن عباس وبین الناس فاتتہ امراۃ
تسالہ عن نبیذ الجر فنہی عنہ قلت یا ابا عباس انی انتبذ فی جرۃ خضراء نبیذا حلوا فاشرب منہ
فیقوم فرمطنی قال اشرب منہ وان کان کحماۃ من العسل ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے میں ترجمہ کیا کرتا تھا درمیان
ابن عباس اور اور لوگوں کے انجا دن کے پاس آئے لیکن عربی زبان نہ سمجھتی ایکبار ایکعورت اون کے پاس آئی اور لاکھی
گھڑے کے نبیذ کو پوچھنے لگے اونہونے اوس سے منع کیا میں نے کہا اے ابن عباس میں سبز گھڑے سے میں نبیذ بہکوتا ہوں میٹھا
پھر اوسکو پیتا ہوں تو میری پیٹ میں قرقر ہوتا ہے (یعنی باد پیدا کرتا ہے) اونہونے کہا اوسکو پی اگرچہ جھاگ
زیادہ میٹھا ہو عن ابی جمرۃ نحوہ قال قلت یا ابن عباس ان جدتی لی تبذ لی نبیذا فی جرۃ احمر تشد منہ حلوا ان
اکثرت منہ جالست القوم فخشیت ان افتضح فقال قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال رجل منہم یا رسول اللہ انا من ہذا الحی من ربیعۃ وبیننا وبینک المشرکین
وانا لا نصل الیک الا فی اشہر الحرم فحدثنا بامر نعمل بہ ندخل بہ الجنۃ وندعو بہ من وراءنا قال
امرکم باربع وانہاکم عن اربع امرکم بالایمان باللہ وہل تدرون ما الایمان باللہ قالوا اللہ و
رسولہ اعلم قال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تعطوا من المغانم
الخمس وانہاکم عن اربع عما ینبذ فی الدباء والنقیر والحنتم والمزفت ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے جسکا نام
نصر تھا میں نے ابن عباس سے کہا میری دادی نبیذ بناتی ہے ایک گھڑے میں جسکو میں پیتا ہوں اور وہ میٹھا ہوتا ہے اگر میں
اوسکو بہت پیوں پھر لوگوں میں بیٹھوں تو ڈرتا ہوں کہیں رسوا نہ ہوں (یعنی کہکی باتیں کرے) اونہوں نے کہا عبد القیس
کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپنے فرمایا مرحبا ان لوگوں کو یہ نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ (کیونکہ خوبی ایمان لانے
قتل اور قید کی ذلت سے بچی) پھر اون لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے اور آپکے درمیان مشرکوں کی یہ قوم ہے جو ہم کو
آنے نہیں دیتی اور ہم نہیں آسکتے آپاس مگر حرام مہینوں میں (جب راہ میں امن ہوتا ہے) تو ہم کو بتلا دیجیے ایک ایسی
بات کہ اگر اوسکو ہم کریں تو جنت میں جاویں اور ہم بلا دیں گے اور لوگوں کو اوسی بات کیطرف آپنے فرمایا میں تم کو تین باتوں کا
حکم کرتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں حکم کرتا ہوں میں تم کو اللہ پر ایمان لانے کا جانتے ہو ایمان کیا ہے اونہوں نے کہا
اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا اسبات پر یقین کرنا دل سے اور زبان سے اقرار کرنا کہ سوا خدا کے کوئی پوجنے
کے لائق نہیں اور نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور جو کچھ تم غنیمت کا مال (کافروں سے لیکر) حاصل کرو اوسمیں سے پانچوان حصہ
دخل کرو اور منع کرتا ہوں میں تم کو چار چیزوں سے کدو کی تونبی کے اور چوبین لاکھی اور روغنی برتن کے نبیذ سے عن

قَيْسِ بْنِ وَهْبَانَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّي رَجُلٌ أَنْبِذُ فَيَشْتَدُّ عَلَيَّ فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا وَيَسْكُنُ عَلَيَّ فَأَشْرَبُهُ فَقَالَ ذَلِكَ حَلَالٌ

هٰذَا شَرَابُكَ قُلْتُ مُنْذُ عِشْرُونَ سَنَةً وَقَالَ مُنْذُ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ هَا مَرَّوْتَ هُرْ قُلْتُ أَحْسَبُ

ترجمہ

قیس بن وہبان سے روایت ہے کہا میں نے ابن عباس سے کہا میرے پاس ایک چھوارا گھر کا ہے میں دو میں نبیذ بناتا ہوں جب وہ جوش مار کر کھڑا ہوتا ہے تو اسکو پیتا ہوں اور بیٹھ جاتا ہے تو بھی پیتا ہوں کہا کتنے دنوں سے تو یہ پیتا ہے میں نے کہا بیس برس سے یا چالیس برس سے (راوی کو شک ہے) ابن عباس نے کہا بہت دنوں تک تیری گیں پسندی سے سیر ہو گیں وَهُمَا اعْتَلَّا بِهِ بِنْتِ

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ جو لوگ تھوڑی شراب کو درست کہتے ہیں اور کی دلیل ایک یہ حدیث ہے جسکو عبد الملک بن نافع نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَرَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ رَجُلٌ وَهُوَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ وَهُوَ جَدِيدُ الزَّبَدِ وَدُونَهُ الْبَكْرُ الْقَدَحَ فَرَدَّهُ إِلَى صَاحِبِهِ شَدِيدًا

فَرَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ مِنَ الْفَجِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْرَامٌ هُوَ فَقَالَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَأُتِيَ بِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ

الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيهِ ثُمَّ رَضَّهُ إِلَى فِيهِ فَقَطَبَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ أَيْضًا فَصَبَّهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا اغْتَلَتْ

عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْعِيَةِ فَاكْسِرُوا أَشْرَافَهَا بِالْمَاءِ ترجمہ عبد الملک بن نافع سے روایت ہے ابن عمر نے کہا میں نے ایک شخص کو دیکھا رسول اللہ صلعم پاس ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپ کے پاس کھڑا ہوا تھا وہ پیالہ آپ کو دیا آپ نے اس کو سخت سمجھا تیز معلوم ہوا آپنے پھیر کر اسی شخص کو دیدیا آخر میں ایک اور شخص بولا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپنے فرمایا بلاؤ اس شخص کو (جو پیالہ لایا تھا) پھر وہ آیا آپنے پیالہ اس سے لیا اور پانی منگوایا اور اس میں ملایا پھر اسکو منہ سے لگایا اور منہ بنایا (اسکی تیزی سے) پھر اور پانی منگوایا اور اس میں ملایا پھر اس کے فرمایا جب ان برتنوں میں تم نبیذ تیز ہو جاوے تو اسکی تیزی پانی سے مٹا دو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبیذ میں اگر تیزی آجاوے تو پانی ملا کر اسکو پینا درست ہے اور وہی شراب ہے تو تھوڑا سا پینا درست ٹھہرا یہ دلیل ہے ان لوگوں کی جو تھوڑا شراب درست کہتے ہیں مگر روایت سے یہ نہیں نکلتا کیونکہ صرف تیزی آجانے سے حرمت نہیں ہوتی جبتک نشہ پیدا ہو۔ علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہی جیسا کہ آگے آتا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عمر سے اسی طرح روایت ہے امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں عبد الملک بن نافع جو مشہور نہیں اور اوس کی روایت لینے کے لائق نہیں بلکہ ابن عمر سے اسکے خلاف مشہور ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ شَرْبَةٍ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَجَّةٍ بَيِّنَةٍ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ایک شخص نے شراب کو پوچھا اونہوں نے کہا جو نشہ کرے اوس سے بچ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ

قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَجَّةٍ بَيِّنَةٍ ترجمہ زید بن حسین نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا شراب کو اونہوں نے کہا جو نشہ کرے اوس سے بچ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُسْكِرُ قَلِيلُهُ حَرَامٌ كَثِيرُهُ عَنْ

ترجمہ ابن عمر نے کہا جو نشہ کرے اوسکا تھوڑا بہت سب حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

ابن عمر نے کہا جو نشہ لاوے وہ خمر ہے اور جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے حرام کیا خمر کو اور ہر ایک نشہ لانیوالا حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالی چیز خمر ہے امام نسائی نے کہا یہ لوگ معتبر ہیں اور حافظ ہیں اور شہور ہیں ساتھ صحت روایت کے اور عبدالملک بن نافع ان لوگوں میں سے ایک کبیر ہی نہیں ہے اگرچہ عبدالملک کی تائید اوسی کیا ایسے چند اور لوگوں نے بھی کی ہے عَنْ رُقَيَّةَ بِنْتِ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ كُنْتُ فِي حَجْرِ ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ الْغَدِ طَرَحَهُ وَيُلْقِي عَلَيْهِ زَبِيبًا آخَرَ وَيَجْعَلُ فِيهِ مَاءً فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ الْغَدِ طَرَحَهُ ترجمہ رقیہ بنت عمیر بن سعید سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے گود میں تھی اونکے لیے سوکھی انگور بھگوئے جاتے پھر وہ اُس کو دوسرے دن پیتے پھر انگور خشک کر لیے جاتے اور اور دوسری انگور لاکر پانے میں ڈالے جاتے پھر دوسرے دن اوسکو پیتے پھر پھینک دیتے اور ان لوگوں نے حجت پکڑی ہے ابو مسعود کی حدیث سے جو یہ ہے عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ عَطِشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقَى فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنَ السِّقَايَةِ فَنَقَّعَهُ فَقَطَّبَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ نُوبٍ مِنْ زَمْزَمَ فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ أَحَرَامٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ قَالَ لَا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیاسے ہوئے کعبہ کے پاس آپنے پانی مانگا لوگ مشک میں سے نبیذ لائے آپنے اوسکو سونگھا اور منہ بنایا پھر فرمایا میرے پاس ایک ڈول لاؤ مدتکے پانی کا آپنے اوس پر پانی ڈالا پھر پیا ایک شخص نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں امام نسائی نے کہا یہ روایت منکر ہے کیونکہ اس کے اسناد میں یحیی بن یمان ہے جس نے اکیلے اوسکو روایت کیا سفیان سے اور یحیی یمان کی روایت قابل حجت لانے کے نہیں کیونکہ اوسکا حافظہ برا ہے اور وہ بہت خطا کرتا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ فِي بَعْضِ أَيَّامِ النَّبِيِّ كَانَ تَصْرِمُهَا فَجِئْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَسَاءُ جِئْتُهُ أَحْمِلُهَا إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَصُومُ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَجِئْتُ فِطْرَكَ بِهَذَا النَّبِيذِ فَقَالَ ادْنُهِ مِنِّي يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مُنْتِنٌ فَقَالَ أَخُذْ هَذِهِ فَاضْرِبْ بِهَا الْحَائِطَ فَإِنَّ هَذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے مجھکو معلوم تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعضے روز روزہ کہتے ہیں میں نے ایکبار آپ کے روزہ افطار کرنے کے لیے نبیذ رکھا جو کدو میں بنایا میں نے طیار کیا تہا جب شام ہوئی تو میں اوسکو لیکر حاضر ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو معلوم تھا کہ آپ آج روزہ رکھتے ہیں تو میں آپ کے افطار کیوقت یہ نبیذ لیکر آیا آپنے فرمایا میرے پاس لا اے ابوہریرہ میں اوسکو آپکے سامنے لے گیا تو وہ جوش مار رہا تہا آپنے فرمایا لیجا اوس کو اور دیوار پر مار دے تو وہ پیوے جو یقین نہ رکھتا ہو اللہ پر قیامت کے

دن پر۔ اور ایک دلیل اون لوگون کی حضرت عمر کا فعل ہے جو بیان ہوا ہے عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب قال اذا غلی فاخثوہ ثلثیہ شدۃ فاکسروہ بالنار قال عبد اللہ من قبل ان یشتد ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا جب تم دردنبید کی تیزی سے تو اوسکی تیزی توڑ ڈالو آگ سے عبد اللہ نے کہا یعنی تیزی سے پہلے (اگر خوف ہو تیزی کا تو آگ سے توڑ ڈالو اور بعد تیزی کے تو پینا درست نہیں) عن سعید بن المسیب یقول تلقت نفیف عمر بشراب فلما قربہ الی فیہ کرھہ فرماہ بالماء فقال ھکذا فافعلوا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ لوگون نے حضرت عمر کے سامنے شراب رکھا اونہون نے منگایا جب منہ سے لگایا تو برا معلوم ہوا پھر پانی ملا کر اوس کی تیزی توڑ دی اور ایسا ہی کیا کرو عن عتبۃ بن فرقد کان النبیذ الذی یشربہ عمر بن الخطاب فدخل ترجمہ عتبہ بن فرقد سے روایت ہے کہ حضرت عمر جو نبیذ پیا کرتے تھے وہ سرکہ ہوتا۔ امام نسائی نے کہا اسکی صحت پر یہ روایت دلالت کرتی ہے عن السائب بن یزید ان عمر بن الخطاب خرج علیھم فقال انی وجدت من فلان ریح شراب فزعم انہ شراب الحلال وانا سائل عما شرب فان کان مسکرا جلدتہ فجلدہ عمر بن الخطاب حدا تاما ترجمہ سائب بن یزید سے مروی ہے حضرت عمر لوگون کے پاس گئے اور فرمایا کہ میں نے فلان شخص کے منہ سے شراب کی بو پائی (وہ صید لمہ نہی خود کہتے ہیں صاحبزادی) پھر وہ بولا کہ یہ حلال کا شراب ہے (جو کچی کچی کھاڑا ہوجاتا ہے) لیکن میں دریافت کرونگا اوس نے کہا پیا ہے اگر نشہ والا شراب پیا ہوگا تو میں اوسکو حد ماروں گا پھر حضرت عمر نے اوسکو پوری حد ماری (پس اس سے معلوم ہوا کہ تھوڑا شراب پینا درست نہیں جب اوسمیں نشہ ہو لیکن طحاوی نے کہا کہ اوسکو پوری حد ماری جس سے نشہ پیدا ہو بدلیل دوسری روایتون کی جو حضرت عمر سے خلاف اس حدیث کے وارد ہوئی ہیں) ذکر ما اعد اللہ عز وجل لشارب الخمر من الذل والھوان والیم العذاب بیان اس ذلت اور خواری اور دکھ کے جو اللہ تعالی نے شراب پینے والے کیلئے تیار کیا ہے عن جابر ان رجلا من جیشان ومن جیشان من الیمن قدم فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شرابہ یشربونہ بارضھم من الذرۃ یقال لہ المزر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اومسکر ھو قالوا نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ان اللہ عز وجل عھد لمن شرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق اھل النار او قال عصارۃ اھل النار ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شخص جیشان کا آیا اور جیشان ایک قبیلہ ہے یمن میں اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس شراب کو جو اوسکے ملک میں لوگ پیتے ہیں اور وہ جوار سے بناتے ہیں اوسکو مزر کہتے ہیں آپنے فرمایا جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے اور اللہ جل جلالہ نے یہ بات مقرر کردی ہے کہ جو شخص نشہ پیے اوسکو طینۃ الخبال پلاویگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا ہے آپنے فرمایا جہنمیون کا پسینا یا جہنمیون کے بدن کے میل کچیل کا عصارہ عن النعمان بن بشیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الحلال بین وان الحرام بین وبین ذلک امورا

مشتبہات ترجمہ بیان کرتا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال بیّن ہے اور حرام بیّن ہے اور درمیان ان دونوں کے مشتبہات ہیں پس جو شخص بچا مشتبہات سے اس نے بچا لیا اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو اور جو شخص پڑا مشتبہات میں تو وہ ایسا ہے جیسا کہ چرواہا چراتا ہے اپنے جانوروں کو گرد چراگاہ کے قریب ہے کہ چر جائیں جانور اس میں خبردار ہو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے خبردار ہو کہ چراگاہ اللہ کی زمین میں اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں خبردار ہو کہ جسم میں ایک ٹکڑا گوشت کا ہے جب وہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔

عن ابی الورداء السعدی قال قلت الحسن بن علی رضی ما احفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حفظت منہ دع ما یریبک الی ما لا یریبک ترجمہ ابوالورداء سعدی نے امام حسن سے کہا جو کچھ تم نے کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر یاد کیا ہو ہمیں سنا دو کہا میں نے یاد رکھا ہے آپ فرماتے تھے چھوڑ دے جو تجھ کو شک میں ڈالے اس کو چھوڑ کر وہ کر جس میں شک نہ ہو۔

الکراھیۃ فی بیع الزیب لمن یتخذہ نبیذا جو شخص شراب بنا دے اس کے ہاتھ انگور بیچنا مکروہ ہے

عن طاؤس انہ کان یکرہ ان یبیع الزبیب لمن یتخذہ نبیذا ترجمہ طاؤس جو تابعین میں سے ہیں مکروہ جانتے تھے انگور اس شخص کے ہاتھ بیچنا جو شراب بنا دے کیونکہ اس میں اعانت ہے گناہ پر اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہے مدد کرو ایک دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری پر اور مدد نہ کرو ایک دوسرے کی گناہ اور ظلم پر۔

الکراھیۃ فی بیع العصیر انگور کا شیرہ بیچنا مکروہ ہے

عن مصعب بن سعد قال کان لسعد کروم واعناب کثیرۃ وکان لہ فیہا امین فحملت عنبا کثیرا فکتب الیہ انی احتاط علی الاعناب الضیعۃ فان رایت ان لعصر عصرتہ وکتب الیہ سعد اذا جاءک کتابی ھذا فاترک ضیعتی فواللہ لا اتمنک علی شیء بعدہ ابدا فعزلہ عن عصرہ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ سعد کے باغ میں انگور بہت ہوتے تھے اور داروغہ ان کا امین تھا پس اس دفعہ بہت سے انگور ہوئے تو داروغہ نے سعد کو لکھا کہ مجھ کو ڈر ہے انگور کے تلف ہونے کا تو اگر تم اجازت دو تو میں داروغہ شکاران سے لکھا جب میرا یہ خط تجھ کو پہنچے تو باغ چھوڑ دے قسم خدا کی میں اب سے تیرا اعتبار کسی بات پر نہ کروں گا پھر اس کو موقوف کر دیا انگور سے کہ نکالنا شیرہ کا ذریعہ ہے شراب بنانے کا۔

عن ابن سیرین قال بعثہ عصیرا عن یتخذ خلا فباعہ ترجمہ ابن سیرین نے کہا شیرہ داروغہ کے ہاتھ بیچ جو سرکہ بنا دے مگر شراب نہ بنا دے۔

ذکر ما یجوز من الطلاء طلا کون سی ہے جو جائز ہے

عن سوید بن غفلۃ قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عمالہ ان ارزق المسلمین من الطلاء ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر نے لکھا بعض عاملوں کو لکھا کہ مسلمانوں کو پینے کی وہ طلا جس کے دو حصے جل گئے ہوں اور ایک حصہ گیا ہو (یعنی انگور کا شیرہ پکا

اوسکا تہائی باقی رہ جاوے عن عامر بن سعد عن ابیہ
قال قدمت کتاب عمر بن الخطاب الی ابی موسی اما بعد فانکم قدمتم علی عین من عیون الشام فجئتم امرا ابانا غلظا
فشوروکم فی امرکم فاذا جاءکم کتابی ہذا فاحبسوا الاشربۃ حتی یذہب ثلثاہا ویبقی ثلثاہا
فاکتبوا الی برایکم فکتبنا الیہ ان عندنا شرابا یعجبنا فاخبرونا انہم یطبخونہ علی الثلثین ذہب ثلثاہ
وبقی ثلثاہ وثلث بسقیہ وثلث برجعہ فرخص لہم فی ذلک یشربونہ ترجمہ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت ہے میں نے حضرت عمر کو کتاب لکھی جو ابوموسی نے بھیجی تھی بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو میرے پاس ایک قافلہ آیا شام سے وس کے پاس ایک شراب تھا گاڑھا سیاہ جیسی اونٹ کھانے کی ملامین نے پوچھا اسکو تم کتنا پکاتے ہو انہوں نے کہا دو حصے رہ کر دونوں ایک حصہ اوسکے جل گیے ایک شرارت کا دوسری برکت تو حکم کر دے اپنی ملک کے لوگوں کو اوس کے پینے کا عن عبداللہ بن یزید الخطمی قال
کتب الینا عمر بن الخطاب رض اما بعد فاطبخوا شرابکم حتی یذہب منہ الشیطان فان لہ ثلثین
وللشیطان ثلث ترجمہ عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے حضرت عمر رض نے لکھا بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو تم پکا رشراب کو یہانتک کہ اوس میں سے شیطان کے دو حصے جل جاویں کیونکہ دو حصے اوسکے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے عن الشعبی قال کان
علی رض یرزق الناس الظلماء یقع فیہ الذباب ولا یستطیع ان یخرج منہ ترجمہ شعبی سے روایت ہے حضرت علی رض
لوگوں کو ظلماء دیتے تھے وہ آٹے کی دوری ہوتی کہ اگر مکھی اوس میں گر جاتی تو پھر نکل نہ سکتی عن داود قال سالت سعیدا ما
الشراب الذی احلہ عمر رض قال الذی یطبخ حتی یذہب ثلثاہ ویبقی ثلثہ ترجمہ داود سے روایت ہے میں نے
سعید سے پوچھا حضرت عمر نے کس شراب کو حلال کیا تھا اونہوں نے کہا جو دو حصے جلائی جاوے اور ایک حصہ جاوے عن
سعید بن المسیب ان ابا الدرداء کان یشرب ما ذہب ثلثاہ وبقی ثلثہ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ابوالدرداء
دو شراب پیتے تھے جسکے دو حصے جل جاویں اور ایک حصہ جاوے عن ابی موسی الاشعری انہ کان یشرب من الطلاء ما ذہب
ثلثاہ وبقی ثلثہ ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے وہ طلا پیتے تھے جسکے دو حصے جل جاتے اور ایک حصہ رہ جاتا عن سعید
بن المسیب وسالہ اعرابی عن شراب یطبخ علی النصف فقال لا حتی یذہب ثلثاہ ویبقی الثلث ترجمہ سعید بن المسیب
سے اعرابی نے پوچھا جس شراب میں سے آدھا حصہ جل جاوے اوسکا پینا درست ہے اونہوں نے کہا نہیں جبتک دو حصے جلیں اور ایک
رہ جاوے عن سعید بن المسیب قال اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس بہ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جب
طلا جلکر تہائی حصہ رہ جاوے تو اوسکے پینے میں قباحت نہیں عن ابی رجاء قال سالت الحسن عن الطلاء المنصف فقال
لا تشربہ ترجمہ ابورجاء نے کہا میں نے حسن سے پوچھا وہ طلا جو جاوے جسکا آدھا حصہ جلا ہو اونہوں نے کہا نہیں عن
بشیر بن المہاجر قال سالت الحسن عما یطبخ من العصیر قال ما طبخ حتی یذہب اثنتان وبقی الثلث ترجمہ
بشیر بن المہاجر سے روایت ہے میں نے حسن سے پوچھا کہ نسا شیرہ درست ہے جو پکایا جاوے اونہوں نے کہا وہ جسکا تہائی رہ جاوے دو حصے جل
جاویں اور ایک حصہ رہ جاوے عن انس بن مالک ان نوحا صلی اللہ علیہ وسلم نازعہ الشیطان فی غرس الکرمۃ

فقال هذا لی وقال هذا لی فاصطلح علی ان لنوح ثلثها وللشیطان ثلثیها ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے حضرت نوحؑ اور شیطان سو جھگڑا ہوا انگور کے درخت میں وہ لگا کہنے یہ میرا ہے یہ میرا ہے آخر صلح ہوئی
اس بات پر کہ دو حصے شیطان کے ہیں اور ایک حصہ نوحؑ کا عن عبد الملک بن طفیل الجزری قال کتب
الینا عمر بن عبد العزیز ان لا تشربوا من الطلاء حتی یذهب ثلثاه ویبقی ثلثه وکل مسکر
حرام ترجمہ عبد الملک بن طفیل سے روایت ہے ہم کو عمر بن عبد العزیز نے لکھا مت پیو طلا کو جبتک اوس کے
دو حصے جل نہ جاویں اور ایک حصہ رہ جاوے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے عن مکحول قال کل
مسکر حرام ترجمہ مکحول نے کہا ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے ما یجوز شربه من العصیر
وما لا یجوز کونسا شیرہ پینا درست ہے اور کونسا نہیں عن ابی ثابت الثعلبی قال کنت عند ابن
عباس فجاءه رجل فسأله عن العصیر فقال اشربه ما کان طریا قال انی طبخت شرابا قد فنی
فنی منه قال اکنت شاربه قبل ان تطبخه قال لا قال فان النار لا تحل شیئا قد حرم ترجمہ
ابو ثابت ثعلبی سے روایت ہے میں ابن عباس پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور شیرے کو پوچھنے لگا انہوں
نے کہا پی جبتک تازہ ہو اوس نے کہا میں نے شراب کو پکا لیا ہے لیکن میری جی میں کہتا ہے ابن عباس نے
کہا پکانے سے پہلے تو اوسکو پی سکتا تھا اوس نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا پھر آگ تو حلال نہیں کر سکتی اس
چیز کو جو حرام ہے (اس روایت کے بموجب طلا بھی حرام ہے) عن عطاء قال سمعت ابن عباس یقول
والله ما احل النار شیئا ولا حرمه قال ثم فسر لنا قوله لا یحل شیئا لقولهم فی الطلاء وهو الحرام
الموصوف بما مست النار ترجمہ عطا سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے قسم خدا کی آگ کسی چیز
کو حلال نہیں کر سکتی اور نہ کسی چیز کو حرام کر سکتی ہے پھر اونہوں نے حلال نہ کر سکنے کی تفسیر بیان کی کہ لوگ
کہتے ہیں طلا حلال ہے حالانکہ وہ حرام تھی پکانے سے پہلے پھر آگ اوسکو نہ حلال کر سکیگی (تو جو حلال کہتی ہیں
اونکا خیال غلط ٹھہرا) اور حرام نہ کر سکنی کے تفسیر یہ بیان کی کہ لوگ کہتے ہیں وضو کر وہ کہا نا کہا کہ جو انگار سے
پکا ہو حالانکہ وہ کہانا حلال تھا انگار لگنے سے پہلے تو انگار سے پکنے کے بعد بھی حلال ہوگا پھر اوس سے وضو
کیا ضرور ہے عن سعید بن المسیب قال اشرب العصیر ما لم یزبد ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا
شیرہ پیو جبتک اوسمیں پھین نہ آوے عن هشام بن عائذ بن الاسدی قال سألت ابراهیم عن
العصیر قال اشربه ما لم یغیر ترجمہ ہشام بن عائذ سے روایت ہے میں نے ابراہیم سے پوچھا شیرہ کو
اونہوں نے کہا پی جبتک بگڑی نہیں یعنی اوسمیں تیزی نہ آوے عن عطاء فی العصیر قال اشربه حتی
یغلی ترجمہ عطا نے کہا شیرہ پی جبتک اوس میں جھاگ آوے عن الشعبی قال اشربه ثلثة ایام الا ان

یعنی ترجمہ نسبی نے کہا شیرینی تین روز تک مگر جوش آنے لگے (یعنی کف لاوے) تو پھینک دے ذکر
ما یجوز شربہ من الاشربۃ وما لا یجوز (بیان ان کا جنکا پینا درست ہے اور جنکا پینا درست نہیں)
عن فیروز الدیلمی قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا
اصحاب کرم وقد اکرمنا اللہ عز وجل بحب الخمر فما ذا تصنع فقال اتجدونہ زبیبا قلت فنصنع یا
لزبیب ما ذا قال تنقعونہ علی غدائکم وتشربونہ علی عشائکم وتنقعونہ علی عشائکم
وتشربونہ علی غدائکم قلت اذا ترمزہ حتی یشتد قال اجعلوہ فی
الشنان فانہ ان تاخر صار خلا ترجمہ فیروز دیلمی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم انگور والے ہیں اور اللہ جل جلالہ نے حرام کر دیا شراب کو پھر ہم کیا کریں
آپ نے فرمایا سکھا لو انگور کو ہم نے کہا سکھا کر کیا کریں آپ نے فرمایا جبھ اوسکو بھگو دو رات کو پیو اور
شام کو بھگو دو اور صبح کو پیو ہم نے کہا کیا ہم اوسکو ہنڈیا تک کہ تیز ہو جاوے آپ نے فرمایا گھڑوں میں
مت کرو اگر وہ دیر تک رہیگا تو سرکہ ہو جاوے گا عن فیروز الدیلمی قال قلنا یا رسول اللہ ان لنا
اعنابا فما ذا نصنع بھا قال زبیبوھا قلنا فما ذا نصنع بالزبیب قال ینبذونہ علی غدائکم
واشربوہ علی عشائکم وانبذوہ علی عشائکم واشربوہ علی غدائکم وانبذوہ فی
الشنان ولا تنبذوہ فی القلال فانہ ان تاخر صار خلا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابن عباس قال
کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیشربہ من الغد ومن بعد الغد فاذا کان مساء
الثالثۃ فان بقی فی الاناء شیء لم یشربوہ اھراقہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جبھی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لیے نبیذ بھگویا جاتا آپ اوسکو پیتے دوسرے اور تیسرے دن تک پھر تیسرے دن کے شام کو اگر کچھ بچ
رہتا تو بہا دیتے اور اوسکو نہ پیتے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینقع لہ
الزبیب فیشربہ یومہ والغد وبعد الغد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لیے منقی بھگوتے پھر آپ اوسکو اسدن پیتے اور دوسرے دن اور تیسرے دن عن ابن عباس
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبذ لہ النبیذ من اللیل فیجعلہ فی سقاء فیشربہ
یومہ ذلک والغد وبعد الغد فاذا کان من آخر الثالثۃ مساء او تنی بہ فان اصبح منہ
شیئا اھراقہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے انگور خشک رات کو
بھگوتے پھر آپ اوسکو ایک مشک میں بھر دیتے اور صبح کو دن بھر پیتے پھر دوسرے دن پیتے پھر تیسرے
دن پیتے جب تیسرا دن ختم ہونے کو ہوتا تو اوس کو پیتے اور جو کچھ بچتا پھر صبح کو اگر کچھ بچ رہتا تو اوسکو

پہادیتے یعنی چوتھی روز صبح کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُنْبَذُ لَهٗ فِي السِّقَاءِ اَلنَّبِيْذُ غَدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ مِسَ الْغَدِ
وَيُنْبَذُ لَهٗ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهٗ غَدْوَةً فَكَانَ يَغْسِلُ الْاِسْقِيَةَ وَلَا يَصُبُّ فِيْهَا دُرْدِيًّا وَلَا شَيْئًا قَالَ
نَافِعٌ فَكُنَّا نَشْرَبُهٗ مِثْلَ الْعَسَلِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے اون کے لیے مشک مین انگور بھگوئے
جاتے صبح کو وہ رات کو پیتے اور شام کو بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکون کو دھویا کرتے اور اوس
مین تلچھٹ نہ ملاتے ذخیرہ کرنے کو کوم اور نہ کوئی اور چیز ملاتے نافع نے کہا ہمنے وہ نبیذ پیا ہے شہد کے مانند
ہوتا عَنْ ثِمَامٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيْذِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ يُنْبَذُ لَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ
غَدْوَةً وَيُنْبَذُ لَهٗ غَدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ ثمام سے روایت ہے مین نے ابوجعفر سے پوچھا
نبیذ کو اونہون نے کہا علی بن حسین یعنے امام زین العابدین علیہ و علے آبائہ السلام کے لیے نبیذ رات
کو بھگویا جاتا وہ صبح کو اوسے پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو وہ شام کو اوسے پیتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
سَمِعْتُ سُفْيَانَ سُئِلَ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَ اَنْبِذُ عَشِيًّا وَاَشْرَبُهٗ غَدْوَةً ترجمہ عبداللہ سے روایت
ہے مینے سفیان سے پوچھا نبیذ کو اونہون نے کہا شام کو بھگو اور صبح کو پی عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ وَكَيْفَ يَا
لَهْفَ اُمِّ الْفَضْلِ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَسْاَلُهٗ عَنِ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَحَدَّثَهَا عَنِ النَّضْرِ
ابْنِهٖ اَنَّهٗ كَانَ يُنْبَذُ فِيْ جَرٍّ نَبِيْذُهٗ غَدْوَةً وَيُشْرَبُ عَشِيَّةً ترجمہ ابوعثمان سے روایت ہے
وہ ہندی نہین اور شخص ہے کہ ام الفضل نے انس بن مالک سے پوچھا ہیجا گہڑی کی نبیذ کو اونہون
نے حدیث بیان کی اپنی بیٹی نضر سے کہ وہ نبیذ بھگوتے ایک ٹہلیا مین صبح کو اور شام کو اوس کو پیتے
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُفْعَلَ فَضْلُ النَّبِيْذِ فِي النَّبِيْذِ لِيَشْتَدَّ بِالْفَضْلِ ترجمہ
سعید بن المسیب مکروہ جانتے تھے نبیذ مین تلچھٹ ڈالنے سے وہ خمر ہو جاتا ہے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ
اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْخَمْرُ لِاَنَّهَا تُرِكَتْ حَتّٰى مَضٰى صَفْوُهَا وَبَقِيَ كَدْرُهَا وَكَانَ يُكْرَهُ كُلُّ شَيْءٍ يُنْبَذُ عَلٰى
عَكَرٍ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا خمر اس لیے کہتے ہین کہ وہ چہوڑ دیا جاتا ہی یہانتک کہ صاف صاف تمام
ہو جاتا ہے اور نیچے کا تلچھٹ رہ جاتا ہے اور وہ مکروہ جانتے تھے ہر نبیذ کو جس مین دردی یعنی تلچھٹ ملائی جاوے
ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي النَّبِيْذِ ابراہیم پر راویون کا اختلاف نبیذ کے بیان مین عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ شَرِبَ شَرَابًا فَسَكِرَ مِنْهُ لَمْ يَصْلُحْ لَهٗ اَنْ يَعُوْدَ فِيْهِ ترجمہ ابراہیم نے
کہا لوگ یون خیال کرتے تھے کہ جو شخص کسی قسم کا شراب پیے پھر اوس سے مست ہو جاوے تو دوبارہ اوس
کو نہ پیے عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِنَبِيْذِ الْفَتِّ ترجمہ ابراہیم نے کہا کی ہوئی نبیذ یعنی شیرہ نبیذ مین
کچھ قباحت نہین عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اِنَّا نَاْخُذُ دُرْدِيَّ الْخَمْرِ اَوِ الطِّلَاءِ فَنَطْفُ

ثُمَّ يُنْفَعُ فِيهِ الزَّبِيبُ ثَلَاثًا ثُمَّ يُصَفَّى وَيُتْرَكُ حَتَّى يَبْلُغَ فَيُشْرَبُ قَالَ يَكُونُ مُسْكِرًا ترجمہ ابوسکین سے روایت ہے میں نے ابراہیم سے پوچھا ہم شراب یا الطلا کی تچھٹ لیتے ہیں پھر اوسکو صاف کرکے انگور کو اوس میں بھگوتے ہیں تین روز تک پھر تین روز کے بعد اوسکو صاف کرکے پینے دیتے ہیں یہانتک کہ وہ اپنی حد کو پہونچ جاوے (یعنی تیز ہو جاوے) ابراہیم نے کہا یہ مکروہ ہے مگر اور علما کے نزدیک حرام ہے کیونکہ شراب کی تچھٹ خود نجس ہے اور حرام ہے پس وہ جس میں ملائی جاوے وہ بھی حرام ہے) عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ شَدَّدَ النَّاسُ فِي النَّبِيذِ وَرَخَّصَ فِيهِ ترجمہ ابن شبرمہ نے کہا رحم کرے اللہ ابراہیم پر لوگ سختی کرتے تھے نبیذ میں اور وہ اجازت دیتے عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي السُّكْرِ عَنْ أَحَدٍ صَحِيحًا إِلَّا عَنْ إِبْرَاهِيمَ ترجمہ ابو اسامہ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن المبارک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے کسی کو مست کرنیوالی شراب کو اجازت دیتے نہیں پایا صحت کے ساتھ مگر ابراہیم سے سنا (ابراہیم تابعین میں سے ہیں اور وہ اوستاد تھے حماد کے جو اوستاد تھے امام حنیفہ رح کے پس ابراہیم کی تقلید سے ابوحنیفہ نے بھی مست کرنیوالی شراب کو اجازت دی مگر یہ اجازت جب ہے تک ہے کہ وہ ایسی ہو جس سے نشہ نہ ہو اور اس قدر پیا جس سے نشہ ہو سب کے نزدیک حرام ہے - ابو اسامہ نے کہا میں نے کسی شخص کو علم کا طلب کرنے والا عبداللہ بن مبارک سے زیادہ نہیں دیکھا شام یا مصر یا یمن یا حجاز

مِنْ ذِكْرِ الْأَشْرِبَةِ الْمُبَاحَةِ کونسی شربت مباح ہیں عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ فَقَالَتْ سَقَيْتُ فِيهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ أَشْرِبَةِ الْمَاءِ وَالْعَسَلِ وَاللَّبَنِ ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم پاس ایک پیالہ تھا لکڑی کا اونہوں نے کہا میں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ایک قسم کا شربت پلایا ہے پانی اور شہد اور دودھ اور نبیذ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيذِ قَالَ اشْرَبِ الْمَاءَ وَاشْرَبِ الْعَسَلَ وَاشْرَبِ السَّوِيقَ وَاشْرَبِ اللَّبَنَ الَّذِي نُجِعْتَ بِهِ فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ الْخَمْرُ تُزِيدُ الْخَمْرَ تُزِيدُ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے میں نے ابی بن کعب سے پوچھا نبیذ کو اونہوں نے کہا پانی پی اور شہد پی ستو پی دودھ پی جس سے تو پلا ہے (یعنے چھوٹے سے اتنا بڑا ہوا ہے) میں نے پھر پوچھا اونہوں نے کہا تو شراب پینا چاہتا ہے شراب پینا چاہتا ہے عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَضَلَّتِ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ فَمَا لِي شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً أَوْ قَالَ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءَ وَالسَّوِيقَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ النَّبِيذَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے لوگوں نے شراب نکال ایسی معلوم نہیں کیا کیا لیکن میرا شراب تو

بیس برس سے یا چالیس برس سے کچھ نہیں سوا پانی اور ستو کے اور نبیذ کا ذکر نہیں کیا عن
عُبَيْدَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَتْ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ وَمَا فِي شَرَابٍ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً إِلَّا
الْمَاءَ وَاللَّبَنَ وَالْعَسَلَ ترجمہ عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے لوگوں نے شراب
نکال لی معلوم نہیں کیا کیا لیکن میرا شراب تو بیس برس سے یہی ہے پانی اور دودھ اور شہد
عن ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ فِي النَّبِيذِ فِتْنَةٌ يَرْبُو فِيهَا
الصَّغِيرُ وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ قَالَ وَكَانَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ عُرْسٌ كَانَ
طَلْحَةُ وَزُبَيْدٌ يَسْقِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ فَقِيلَ لِطَلْحَةَ أَلَا تَسْقِيهِمُ النَّبِيذَ قَالَ إِنِّي
أَكْرَهُ أَنْ يُنْكِرَ مُسْلِمٌ فِي سَكَبِي ترجمہ ابن شبرمہ سے روایت ہے طلحہ نے
کہا کوفے والے نبیذ کے باب میں ایک فتنے میں پڑ گئے جس میں چھوٹا بڑا ہوتا ہے اور
بڑا بوڑھا ہوتا ہے (یعنے سب اس بلا میں مبتلا ہیں) ابن شبرمہ نے کہا جب کوئی شادی
ہوتی تو طلحہ اور زبید لوگوں کو دودھ اور شہد پلاتے کسی نے طلحہ سے کہا تم نبیذ
کیوں نہیں پلاتے اونہوں نے کہا مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ میرے سبب سے کسی مسلمان کو
نشہ ہو جاوے عن جَرِيرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَا يَشْرَبُ إِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ
ترجمہ جریر سے روایت ہے ابن شبرمہ (جو کوفے کے فقہا میں سے تھے) نہیں پیتے تھے
مگر پانی اور دودھ (یہہ کمال تقوے تھا ورنہ نبیذ جس میں تیزی نہ آئی ہو اور نشہ
کا کچھ خوف نہ ہو بلکہ مثل شربت کے شیریں اور لطیف ہو پینا درست ہے * فقط

کتاب الاشربہ

تمام ہوئی کتاب اشربہ کی اور یہہ آخر ہے کتاب مجتبیٰ کا جو امام نسائی نے
بنائی۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا کہ چوتھا ربع بھی ترجمہ سنن نسائی علیہ الرحمۃ کا
پورا ہوا۔ اور اوس کے پورے ہونے سے ساری کتاب ختم ہو گئی۔ اللہ جل جلالہ
اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے۔ اور اوس کی وجہ سے مسلمانوں
کو ہدایت کرے اور اپنے کرم و رحم سے مترجم کے گناہ معاف کرے اور اوسکا خاتمہ
بالخیر کرے اور جناب فیض مآب حامی دین و ملت نواب مستطاب نواب والا جاہ امیر الملک

جناب نواب معلے القاب مولانا سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کہ جنکی ذات بابرکات کے فیض سے تمام حدیث کی کتابوں کی شروح اور ترجمہ ہو رہا ہے اور اس زمانہ مین اللہ جل جلالہ نے انہی کو اپنے دین اور ملت کی حمایت کے لیے منتخب اور برگزیدہ کیا ہے انہین کی ذات بابرکات کے باعث سے ریاست بھوپال تمام جہان مین مشہور ہو گئی ہے ورنہ اس ریاست کا نام بھی کبھی نہین سنا گیا تھا لیکن حاسدون نے جو اپنے جھوٹی جھوٹی تہمتین کھڑی کر کر منصب عالیہ ریاست مذکور سے انکو معزول کرا دیا ہے پروردگار انکو پھر وہی منصب عطا فرماوے بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی قبال کرے اور تمام مناصب اور بلیات دینی اور دنیوی سے انکو محفوظ رکھے اور جو فیض کہ انکی ذات بابرکات کی ذریعہ سے ایک جہان کو انسے ہو رہا ہے اسکو برقرار رکھے اور انکے دونو صاحبزادون یعنے جناب نواب زین العابدین خان بہادر اور جناب نواب علیحسن خان بہادر کو اپنے پدر بزرگوار کے قدم بقدم چلاوے اور عمل بالحدیث اور اتباع سنت اور ابطال بدعت مین مصروف رکھے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حالات مصنف

واضح ہو کہ اس کتاب کا حال مفصل طور پر اسکی جلد اول کے مقدمہ مین درج ہے لیکن فائدے آگاہی عام کے تھوڑا سا یہان بھی نقل کیا جاتا ہے کہا حافظ ابن حجر نے کہ کہا ابو جعفر بن الزبیر نے سب سے بہتر وہ کتابین ہین جنپر بالاتفاق مسلمانون نے اعتماد کیا الا وہ پانچ کتابین ہین صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ابی داؤد جامع ترمذی سنن نسائی اور موطا امام مالک جو تالیفین سب پر مقدم ہے وہ تین ہین ان سے کم نہین ہے اور ان لوگون کے مقاصد مختلف تھے صحیحین ہین اور طرح کی فوائد ہین اور ابوداؤد مین احکام کی حدیثین اتنی جمع ہین جو اور کسی کتاب مین نہین ہین اور ترمذی مین فنون اور علوم حدیث ایسے ہین جو اور کتابون مین نہین ہین - اور نسائی نے سب سے باریک اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے ابو الحسن مقدسی نے کہا جب تو دیکھے حدیث کی تخریج کیطرف تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کیطرف زیادہ قریب ہے بہ نسبت اسکے جسکو سوا نسائی کے اور لوگون نے نکالا مدقلت

تاریخ طبع ہذا خادم العلماء شیخ محی الدین تاجر کتب ساکن شیخ لاہور تمم ہذا الکتاب

اللہ تعالے کے فضل و کرم سے یہ کتاب	ہو چکی نسائی ترجمہ تمام	سال تاریخ اسکی ترجمہ ہی		ماہ ربیع الاول ۱۳۰۲ ہجری مین طبع ہوئی
ہمنے کی	بدعتی کا کاٹ سر دل نے کہا	خوبصورت زیب زینت سی چھپی		

قیمت فی جلد ۲ روپیہ اشتہار محصول ڈاک ۴

تاجران و قارئین و خریدارن اشاعت شائق گنجینہ متمنین التماس ہے کہ اس کتاب کے ترجمہ کا حق لیف جناب نواب الاجا امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے اس حقیر کو عطا فرمایا ہے اور بموجب فقرہ ایکٹ ۲۵ کے یہ کتاب داخل بھی رجسٹری کرائی گئی ہے بدون اجازت راقم کوئی شخص اسکی چھاپے یا چھپوانیکا ارادہ نفرماوے ۴

راقم محی الدین تاجر کتب ساکن لاہور بازار کشمیری